

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب مستطاب

الشانى

کتاب الحجة

خلافت رسالت نبوت، امامت

ترجمہ اصول کافی جلد دوم

حضرت ثقه الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسین صاحب قلم مدظلہ العالی نقوی الامروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

معتمد دوسد کتب

ناشر

دفتر میم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

ناشر ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مطبع قریشی آرٹ پریس

کتابت سید محمد رضا زیدی

ہدیہ ۲۰۰ روپے

سال اشاعت مارچ ۲۰۰۴ء

## پیش لفظ

یہ ایک حقیقت ہے کہ قرآن مجید رُشد و ہدایت، علم و معرفت کا سب سے بڑا سرچشمہ ہے لیکن قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے احادیث نبوی اور اقوال ائمہ اشد ضروری ہیں جن کے بغیر قرآن سمجھ میں نہیں آسکتا۔ چونکہ قرآن مجید میں آیاتِ محکمات، آیاتِ متشابہات میں قصص ہیں، رموز ہیں، ناسخ و منسوخ ہیں، قوانین ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے تفسیر درسی ہے کہ ان کو ان ہی حضرات سے سمجھا جائے جو علمِ لُذنی کے حامل ہیں اور آنحضرت کے تعلیم کردہ ہیں۔ جن کی زبان پر عصمت کا پہرہ ہے جو آئینہ تطہیر کے مصداق ہیں یعنی چارہ معصومین علیہم السلام جن کے گھر میں قرآن نازل ہوا جو رموز قرآن سے بخوبی واقف ہیں۔

میری اور میرے سب بھائیوں خاص کر عالی جناب سید شمیم الحسن صاحب نقوی (مرحوم) جنہوں نے بسترِ مرگ پر بھی مجھ سے یہی سوال کیا تھا کہ جس طرح تفسیرِ العتسآن دیدہ زیبی میں اپنا مقام آپ رکھتی ہے اسی طرح اصول کافی کب آ رہی ہے۔ لیکن افسوس کہ بھائی صاحب کا انتقال ۳۰ نومبر ۱۹۸۴ء کو کرومیل ہسپتال لندن میں ہو گیا اور وہ یہ خواہش لئے ہوئے معصومین علیہم السلام کے جو ارجمت میں تشریف لے گئے۔

میں نے قارئین کی آسانی کے لئے اصول کافی جلد اول کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا۔ پہلا حصہ زیور طباعت سے آناستہ ہو کر ۱۹۸۶ء میں آچکے ہے جو کتاب العقل اور کتاب التوحید پر مشتمل ہے، دوسرا حصہ جس میں کتاب الرسائل، نبوت، خلافت اور ائمہ آپ کے سامنے ہے تیسرا حصہ کتاب الولادت معصومین سے تعلق رکھتا ہے اور چوتھے حصے میں کتاب الایمان و الکفر ہے، پانچواں حصہ کتاب الدعا اور فضل القرآن اور کتاب الثناء پر مشتمل ہو گا اس طرح اصول کافی جس کا ترجمہ والد محترم مفسر قرآن مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ نے دو حصوں میں کیا تھا۔ میں نے آپ حضرات کی آسانی کے لئے اس کو پانچ حصوں میں تقسیم کر دیا۔ تاکہ کتاب کے دیکھنے سے یہ معلوم ہو سکے کہ اس میں کس عنوان کے تحت احادیث ہیں دوسرے یہ کہ کتاب زیادہ ضخیم بھی نہ ہونے پائے۔ انشاء اللہ اگر مدد باری تعالیٰ اور تائیدِ امام عصر شامل حال رہی تو جلد ہی یہ جلدیں مومنین کرام کے سامنے ہوں گی۔ اسی طرح ضرور کافی کو بھی مختلف جلدوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

میں اپنی ادا اپنے والد بزرگوار عالی جناب مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ کی طرف سے ارباب عقل و دانش اور علمائے کرام کی خدمت میں دست بستہ عرض کروں گا کہ اگر اس ترجمہ میں کسی قسم کی کمی نظر آئے تو اسے نظر انداز فرمائیں کیونکہ دامن بشریت غلطیوں سے پاک نہیں۔

والتوفیق للہ

ڈاکٹر سید ندیم الحسن نقوی

بی ایس سی، ایم بی بی ایس

کراچی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## کتاب الحج

### اس کتاب میں حسب ذیل ابواب ہیں

- ۱- حجت خدا کی طرف لوگوں کا مفسط ہونا۔
- ۲- طبقات انبیاء و مرسلین و آئمہ۔
- ۳- رسول و نبی و محدث کا فرق۔
- ۴- بغیر وجود امام مفلوک پر حجت خدا قائم نہیں ہوتی۔
- ۵- زمین کسی وقت حجت خدا سے خالی نہیں رہتی۔
- ۶- اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی رہ جائیں تو ان میں ایک ضرور حجت خدا ہوگا۔
- ۷- معرفت امام اور اس کی طرف رجوع۔
- ۸- اطاعت آئمہ کا فرض ہونا۔
- ۹- آئمہ لوگوں پر اللہ کی طرف سے گواہ ہیں۔
- ۱۰- آئمہ علیہم السلام ہادی خلق ہیں۔
- ۱۱- آئمہ علیہم السلام ولی امر اور خزانہ علم الہی ہیں۔
- ۱۲- آئمہ خلفاء اللہ میں زمین میں اور ابواب ہیں جن سے علم لیا جلتے۔
- ۱۳- آئمہ نور خدا ہیں۔
- ۱۴- آئمہ علیہم السلام ارکان ارض ہیں۔
- ۱۵- فضیلت امام اور اس کی صفات۔
- ۱۶- آئمہ علیہم السلام ولایۃ امر ہیں اور وہ محسوس خلق ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔
- ۱۷- آئمہ علیہم السلام وہ علامات الہیہ ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔
- ۱۸- وہ آیات جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔
- ۱۹- آئمہ علیہم السلام۔
- ۲۰- اللہ و رسول نے آئمہ کے ساتھ ہونا فرض کیا ہے۔
- ۲۱- وہ اہل الذکر جن سے سوال کرنے کا اللہ نے لوگوں کو حکم دیا ہے آئمہ علیہم السلام ہیں۔
- ۲۲- خدا نے اپنی کتاب میں جن کے علم کی تعریف کی ہے وہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔
- ۲۳- راسخون فی العلم آئمہ ہیں۔
- ۲۴- جن کو خدا کی طرف سے علم ملا ہے اور جن کے سینوں میں علم نے قرار پڑا ہے آئمہ ہیں۔
- ۲۵- جن کا خدا نے اصطفایا ہے اور اپنی کتاب کا وارث بنایا ہے وہ آئمہ ہیں۔
- ۲۶- کتاب خدا میں دو اماموں کا ذکر ہے اول جو خدا کی طرف بلانے والے ہیں وہ ہمارے آئمہ ہیں دوسرے جو جہنم کی طرف بلاتے ہیں۔
- ۲۷- جن نعمتوں کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے وہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔
- ۲۸- متوسمین جن کا ذکر قرآن میں ہے آئمہ ہیں اور صراط مستقیم وہی ہیں۔
- ۲۹- نبی ادا آئمہ کے سامنے اعمال پیش ہوتے ہیں۔

- ۳۱/۳۲۔ آئمہ علیہم السلام معدن علم و شجرہ نبوت و ملائکہ کے آنے کی جگہ ہیں۔
- ۳۲۔ آئمہ وارثان علم ہیں۔
- ۳۳۔ آئمہ آنحضرت صلعم اور تمام انبیاء و اوصیاء کے جوا آنحضرت سے پہلے ہوئے ان سب کے علم کے وارث ہیں۔
- ۳۴۔ آئمہ تمام کتب سادہ کی کے عالم ہیں۔
- ۳۵۔ پورا قرآن سوائے آئمہ کے کسی نے جمع نہیں کیا اور پورے قرآن کے عالم ہیں۔
- ۳۶۔ آئمہ اسمائے عظم الہیہ ہیں۔
- ۳۷۔ آیات و معجزات انبیاء و آئمہ کے پاس ہیں
- ۳۸۔ آئمہ رسول کے سلاح و منافع کے مالک ہیں۔
- ۳۹۔ رسول اللہ کے تبرکات مثل تابوت بنی اسرائیل کے تھے۔
- ۴۰۔ ذکر صحیفہ و جفر و جامعہ اور مصحف فاطمہؑ
- ۴۱۔ انا انزلنا فی لیلة القدر کی تفسیر۔
- ۴۲۔ آئمہ علیہم السلام اور شب جمعہ۔
- ۴۳۔ آئمہ علیہم السلام زیادہ کرتے ہیں اس چیز کو جو ان کے پاس ہے۔
- ۴۴۔ آئمہ وہ تمام علوم جلتے ہیں جن کا تعلق ملائکہ، انبیاء و مرسلین سے رہا ہے۔
- ۴۵۔ وکریب اور آئمہ۔
- ۴۶۔ آئمہ جب جانا چاہتے ہیں تو ان کو علم دیا جاتا ہے
- ۴۷۔ آئمہ جلتے ہیں کب مرے گے اور وہ نہیں مروتہ مگر اپنے اختیار سے۔
- ۴۸۔ آئمہ علم ماکان و لیکن کو جلتے ہیں اور ان پر
- ۴۹۔ کوئی شے مخفی نہیں۔
- ۴۹۔ خدا نے جو علم نبی کو دیا ہے اس کے متعلق آنحضرت کو علم دیا کہ امیر المؤمنین کو تعلیم دیں اور حضرت علی شریک الہم رسالت تھے۔
- ۵۰۔ جہات علوم آئمہ علیہم السلام
- ۵۱۔ آئمہ علیہم السلام سے اگر چھپا یا جلتے تو وہ ہر اچھی بری بات کو بتا دیتے ہیں۔
- ۵۲۔ امر دین کو تفویض رسول اور آئمہ کو۔
- ۵۳۔ آئمہ گزشتہ لوگوں میں کس سے مشابہ ہیں اور ان کو نبی نہ کہنا چاہیے۔
- ۵۴۔ آئمہ محدث و مفہم ہیں
- ۵۵۔ ارواح آئمہ کا ذکر۔
- ۵۶۔ اس روح کا ذکر جو آئمہ سے مخصوص ہے۔
- ۵۷۔ امام کے جلنے کا وقت اپنے سے پہلے امام کے علوم کو
- ۵۸۔ آئمہ علیہم السلام علم و شجاعت و اطاعت میں سب برابر ہیں۔
- ۵۹۔ امام اپنے بعد والے امام کو پہچانتا ہے اور یہ آیت ان ہی کے بارے میں ہے ان اللہ یمران تو دو الاما نات الی الہما۔
- ۶۰۔ امامت اللہ کا عہد ہے جو ایک کے بعد دوسرے کو پہنچتا ہے۔
- ۶۱۔ آئمہ علیہم السلام نے نہیں کیا اور نہیں کریں گے کوئی کام عہد الہی کے خلاف اور جو حکم خدا ہے اس سے تجاوز نہیں کرتے۔
- ۶۲۔ وہ امور جو حجت امام کو واجب کرتے ہیں۔

- ۶۳- اثبات امامت اعتقاد ہیں۔
- ۶۴- ہر امام کے متعلق نصوص۔
- ۶۵- نص امامت حسن بن علیؑ۔
- ۶۶- نص بر امامت حسین بن علیؑ۔
- ۶۷- نص بر امامت علی بن الحسینؑ۔
- ۶۸- نص بر امامت امام محمد باقرؑ۔
- ۶۹- نص بر امامت امام جعفر صادقؑ۔
- ۷۰- نص بر امامت موسیٰ کاظمؑ۔
- ۷۱- نص بر امامت امام رضاؑ۔
- ۷۲- نص بر امامت امام محمد تقیؑ۔
- ۷۳- نص بر امامت امام محمد تقیؑ۔
- ۷۴- نص بر امامت امام حسن عسکریؑ۔
- ۷۵- نص بر امامت حضرت حجت علیہ السلام۔
- ۷۶- ان لوگوں کا ذکر جنہوں نے حضرت حجتؑ کو دیکھا تھا۔
- ۷۷- حضرت حجتؑ کا نام لینے کی نہیں۔
- ۷۸- حال فہیت۔
- ۷۹- مسئلہ فہیت۔
- ۸۰- امر امامت میں حق و باطل کے دعوے کا فیصلہ۔
- ۸۱- کراہیت توقیت۔
- ۸۲- خالص کو غیر خالص سے جدا کرنا۔
- ۸۳- جس نے امام کو پہچانا اس کے لئے تقدم و تاخير مضر نہیں۔
- ۸۴- اہل کا و زہا امامت۔
- ۸۵- اس کا بیان جس نے بے معرفت امام عبادت کی۔
- ۸۶- اس کا بیان جو بے معرفت امام مرگیا۔
- ۸۷- حق اہلیت کو جاننے والا اور انکار کرنے والا۔
- ۸۸- لوگوں پر امام کے مرنے پر کیا واجب ہے۔
- ۸۹- امام کب جانتا ہے کہ حق امامت اس کی طرف منتقل ہوا۔
- ۹۰- حالات آئمہ علیہم السلام۔
- ۹۱- امام کو امام ہی غسل دیتے ہیں۔
- ۹۲- آئمہ کی کیفیت ولادت۔
- ۹۳- آئمہ کے ابدان و ارواح و قلوب کی خلقت۔
- ۹۴- تسلیم اور فضیلت مسلمین۔
- ۹۵- لوگوں پر واجب ہے کہ مناسک بجالانے کے بعد امام کے پاس آئیں اور معامدین میں ان کی طرف رجوع کریں۔
- ۹۶- ملائکہ آئمہ کے پاس آتے ہیں ان کے فرش پر قدم رکھتے ہیں اور ان کو خبر دیتے ہیں۔
- ۹۷- جن آئمہ کے پاس آتے ہیں ان سے علم حاصل کرتے ہیں۔
- ۹۸- آئمہ علیہم السلام کے فیصلے۔
- ۹۹- علم کی سیرانی خانہ آئی محمدؐ سے ہوتی ہے۔
- ۱۰۰- امر حق جو لوگوں کو ملا ہے وہ آئمہ سے ملا ہے۔
- ۱۰۱- احادیث آئمہ صعب و متصعب ہیں۔
- ۱۰۲- نبیؐ نے کیا نصیحت کی آئمہ مسلمین کے لئے۔
- ۱۰۳- حق امام سے کیا واجب ہے۔
- ۱۰۴- زمین ساری امام کی ہے۔
- ۱۰۵- سیرت امامؑ۔
- ۱۰۶- نوادر۔
- ۱۰۷- ولایت کے بارے میں تنزیل۔
- ۱۰۸- روایات آئمہ و ملائکہ متعلق ولایت۔
- ۱۰۹- معرفت اولیاء آئمہ۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## پہلا باب اضطرار الی الحجۃ

### کِتَابُ الْحُجَّةِ (بَابُ الْأَضْطِرَارِ إِلَى الْحُجَّةِ)

[ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ مُتَعَدِّبٌ يَمْقُوبُ الْكَلْبَنِيُّ مُصَنِّفُ هَذَا الْكِتَابِ رَحِمَهُ اللَّهُ : حَدَّثَنَا ]

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَبَّاسِ بِعَمْرِ الْقَعْبِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ لِلزَّنْدِيقِ الَّذِي سَأَلَهُ مِنْ أَيْنَ أَثَبَّتَ الْأَنْبِيَاءَ وَالرُّسُلَ؟ قَالَ: إِنَّا لَمَّا أَثَبَّنَا أَنَّ لَنَا خَالِقًا صَانِعًا مُتَعَالِيًا عَدْنَا وَعَنْ جَمِيعِ مَا خَلَقَ وَكَانَ ذَلِكَ الشَّانِعُ حَكِيمًا مُتَعَالِيًا لَمْ يَجْزِ أَنْ يُشَاهِدَهُ خَلْقُهُ وَلَا يُلَامِسُوهُ فَيُشَارَهُمْ وَيُبَاشِرُوهُ وَيُحَاجُّوهُمْ وَيُحَاجُّوهُ، ثَبَتَ أَنَّ لَهُ سُفْرَاءَ فِي خَلْقِهِ؛ يُعَيِّرُونَ عَنْهُ إِلَى خَلْفِهِ وَعِبَادِهِ وَيَدُلُّونَهُمْ عَلَى مَنَافِعِهِمْ وَمَا بِهِ بَقَاؤُهُمْ وَفِي تَرْكِهِ قَنَاقُهُمْ؛ فَثَبَتَ الْأَمْرُ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْحَكِيمِ الْعَلِيمِ فِي خَلْقِهِ وَالْمُعَيِّرُونَ عَنْهُ جَلَّ وَعَزَّ وَهُمْ الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَصَفَوْتُهُ مِنْ خَلْقِهِ، حُكْمَاءَ مُؤَدِّبِينَ بِالْحِكْمَةِ، مَبْعُوثِينَ بِهَا، غَيْرَ مُشَارِكِينَ لِلنَّاسِ عَلَى مُشَارَكَتِهِمْ لَهُمْ فِي الْخَلْقِ وَالنَّزْكِ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَمُؤَيَّدِينَ مِنْ عِنْدِ الْحَكِيمِ الْعَلِيمِ بِالْحِكْمَةِ؛ ثُمَّ ثَبَتَ ذَلِكَ فِي كُلِّ دَهْرٍ وَزَمَانٍ وَمَا أَثَبَّتَ بِهِ الرُّسُلَ وَالْأَنْبِيَاءُ مِنَ الدَّلَائِلِ وَالْبُرَاهِينِ، لِكَيْلَا تَخْلُقُوا أَرْضَ اللَّهِ مِنْ حُجَّةٍ يَكُونُ مَعَهُ عِلْمٌ يَدُلُّ عَلَى صِدْقِ مَقَالَتِهِ وَجَوَازِ عَدَالَتِهِ .

اد ہشام بن الحکم سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک زندیق (دوہریہ) نے کہا۔ اہمبارد  
مسلین کے آنے کا ثبوت کیسے فرمایا جب ہم پر یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ہمارا ایک خالق ہے جو صانع عالم ہے اور ہم سے اور  
تمام مخلوق سے بلند و برتر ہے اور یہ صانع حکیم سب پر غالب ہے اور یہ بھی جان لیا کہ مخلوق میں سے کوئی اس کو دیکھ نہیں سکتا

اور نہ اس کو چھو سکتا ہے اور نہ وہ مخلوق سے ملتا ہے اور نہ مخلوق اس سے ملتی جلتی ہے تو ثابت ہو گیا کہ اس کے کچھ بیجا ممبر اس کے بندوں کی طرف آئے تاکہ وہ اس کی باتیں بتائیں اور اس کے مصالح اور منافع کو سمجھائیں اور ان چیزوں کو بتائیں جن کے بجالانے میں ان کی بقا اور ترک میں ان کی موت ہو پس وہ ثابت ہوئے خدا کی مخلوق کو امر و نہی کرنے والے اور اس کے احکام کو بتانے والے دہی لوگ انبیاء علیہم السلام ہیں جو اس کے برگزیدہ بندے صاحب حکمت اور ادب آموز ہیں اور راست گفتار اور درست کردار ہیں ان کی اس خصوصیت میں کوئی ان کا شریک نہیں باوجودیکہ وہ یسماط خلقت وہ لوگوں کے شریک ہیں اور وہ خدائے حکیم و علیم کی طرف سے مرید یا الحکمہ ہیں۔

یہ بھی ثابت ہے کہ زمانہ کے ہر حصہ میں انبیاء و مرسلین، دلائل دبراہین کے ساتھ آتے رہے تاکہ زمین کسی وقت حجت خدا سے خالی نہ رہے اور ہر حجت کے ساتھ علم ہوتا ہے جو دلیل ہوتا ہے ان کے راستی گفتار اور صاحب عدل و انصاف ہونے کے۔

۲۔ عَنِ النَّبِيِّ بْنِ شاذَانَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْنَبِيٍّ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ حَارِثٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنَّ اللَّهَ أَجَلَ وَأَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُعْرِفَ بِخَلْقِهِ، بَلِ الْخَلْقُ يُعْرِفُونَ بِاللَّهِ؛ قَالَ: صَدَقْتُ، إِنْ مَنْ عَرَفَ أَنَّ لَهُ رَبًّا، فَقَدْ يَتَّبِعِي لَهُ أَنْ يَعْرِفَ أَنَّ لَذَلِكَ الرَّبِّ رِضًا وَسَخَطًا وَأَنَّهُ لَا يُعْرِفُ رِضَاهُ وَسَخَطَهُ إِلَّا بِوَحْيٍ أَوْ رَسُولٍ، فَمَنْ لَمْ يَأْتِهِ الْوَحْيُ فَقَدْ يَتَّبِعِي لَهُ أَنْ يَطْلُبَ الرَّسُلَ فَإِذَا لَقِيَهُمْ عَرَفَ أَتَهُمُ الْحُجَّةُ وَأَنَّ لَهُمُ الطَّاعَةَ الْمُفْتَرَضَةَ وَقُلْتُ لِلنَّاسِ: تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ هُوَ الْحُجَّةُ مِنَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ؟ قَالُوا: بَلَى قُلْتُ فَحِينَ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ الْحُجَّةَ عَلَى خَلْقِهِ؟ قَالُوا: الْقُرْآنُ فَنَظَرْتُ فِي الْقُرْآنِ فَإِذَا هُوَ يُخَايِمُهُ بِالْمُرْجِيٍّ وَالْقَدَرِيِّ وَالزَّنْدِيقِ الَّذِي لَا يُؤْمِنُ بِهِ حَتَّى يَقْبَلَ الرِّجَالُ بِخُصُومَتِهِ فَعَرَفْتُ أَنَّ الْقُرْآنَ لَا يَكُونُ حُجَّةً إِلَّا بِشَيْءٍ، فَمَا قَالَ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ كَانَ حَقًّا، فَقُلْتُ لَهُمْ: مَنْ قَيَّمَهُ الْقُرْآنُ؟ قَالُوا: ابْنُ مَسْعُودٍ قَدْ كَانَ يَعْلَمُ وَعُمَرُ يَعْلَمُ وَحَدِيثُهُ يَعْلَمُ، قُلْتُ: كَلَّهْ، قَالُوا: لَا، فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُقَالُ: إِنَّهُ يَعْرِفُ ذَلِكَ كَلَّهْ إِلَّا عَلِيًّا عليه السلام وَإِذَا كَانَ الشَّيْءُ بَيْنَ الْقَوْمِ فَقَالَ هَذَا: لَا أَدْرِي وَقَالَ هَذَا: لَا أَدْرِي وَقَالَ هَذَا: لَا أَدْرِي وَقَالَ هَذَا: أَنَا أَدْرِي، فَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا عليه السلام كَانَ قَيِّمَ الْقُرْآنِ وَكَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً وَكَانَ الْحُجَّةَ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَّ مَا قَالَ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَهُ حَقٌّ؛ فَقَالَ: رَحِمَكَ اللَّهُ.

۲۔ منسور ابن حارث راوی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا اللہ تعالیٰ اجل و اکرم ہے اس سے کہ مخلوق کو اپنی معرفت کر لے بلکہ مخلوق کو چاہیے کہ اللہ کی معرفت حاصل کرے فرمایا ٹھیک ہے میں نے کہا جو کوئی اتنی بات سمجھے کہ اس کا کوئی رب ہے تو اس کو چاہیے کہ یہ بھی جانتے کہ اس کے لئے رضا اور غصہ بھی ہے پس اس کی رضا مندی اور نافرمانی کو نہیں جانا چاہئے

مگر وحی سے یا رسول اللہ سے۔ لہذا جس کے پاس وحی نہیں آتی اسے چاہیے کہ رسولوں کو تلاش کرے اور جب مل جائے تو یہ جان لے کہ یہ لوگ حجت خدا ہیں ان کی اطاعت فرض ہے لوگوں نے کہا کہ حجت خدا تو قرآن ہے میں نے کہا قرآن سے تو مرجیہ، قدریہ اور وہ زندقہ جو قرآن پر ایمان نہیں رکھتے اپنے مقصد و عقیدہ کے مطابق دلیل لاتے ہیں یہاں تک کہ اپنے مقابل کو مغلوب کر لیتے ہیں لہذا معلوم ہوا کہ قرآن حجت نہیں ہے مگر اپنے ایک حافظ کے ساتھ تاکہ اس کے بارے میں جو کچھ بیان کرے وہ حق ہو میں نے ان لوگوں سے پوچھا۔ تمہارے نزدیک محافظ قرآن کون ہے انھوں نے کہا کہ ابن مسعود کہ وہ عالم ہے عمر کہ وہ عالم ہیں مدلیفہ کہ وہ سہی عالم ہیں میں نے کہا کہ کیا یہ سب قرآن کے عالم ہیں انھوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا پھر میں کسی کو یہ کہتے کیوں نہیں پاتا کہ پورے قرآن کا علم رکھنے والا اور کوئی نہیں، میں تو ان کے سوا ایک کو بھی ایسا نہیں پاتا۔ اگر تو میں عالم قرآن ہوتا تو ایسا کیوں ہوتا۔

ایک کہے میں یہ نہیں جانتا، دوسرے کہے میں یہ نہیں جانتا اور علی کہیں میں جانتا ہوں پس میں گواہی دیتا ہوں کہ علی عالم و محافظ قرآن اور لوگوں پر حجت ہیں۔ رسول کے بعد اور جو کچھ انھوں نے قرآن کے مطابق بتایا ہے وہ حق ہے یہ سن کر امام علیہ السلام نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ! عَنْ أَبِيهِ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ يَتْعُوبَ قَالَ :  
كَانَ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ مِنْهُمْ حُمْرَانُ بْنُ أَعْيَنَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ وَ هِشَامُ بْنُ سَالِمٍ وَ الطَّيَّارُ وَ جَمَاعَةٌ فِيهِمْ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ وَ هُوَ شَابٌّ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا هِشَامُ ! أَلَا تُخْبِرُنِي كَيْفَ صَنَعْتَ بِعَمْرٍو بْنِ عَبِيدٍ؟ وَ كَيْفَ سَأَلْتَهُ؟ فَقَالَ هِشَامُ : يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ ! إِنِّي أُحِلِّقُكَ أَسْتَحْبِبُّكَ وَ لَا يَمْعَلُ لِسَانِي بَيْنَ يَدَيْكَ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَافْعَلُوا قَالَ هِشَامُ : بَلَّغْنِي مَا كَانَ فِيهِ عَمْرٍو بْنُ عَبِيدٍ وَ جُلُوسُهُ فِي مَسْجِدِ الْبَصْرَةِ فَقَطَعْتُ ذَلِكَ عَلَيَّ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ وَ دَخَلْتُ الْبَصْرَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاتَيْتُ مَسْجِدَ الْبَصْرَةِ فَإِذَا أَنَا بِحِلْقَةٍ كَبِيرَةٍ فِيهَا عَمْرٍو بْنُ عَبِيدٍ وَ عَلَيْهِ شِمْلَةٌ سَوْدَاءُ مُتَرَرًّا بِهَا مِنْ صَوْفٍ ، وَ شِمْلَةٌ مُرْتَبِطًا بِهَا وَ النَّاسُ يَسْأَلُونَهُ ، فَاسْتَفْرَجْتُ النَّاسَ فَأَفْرَجُوا لِي : ثُمَّ قَعَدْتُ فِي آخِرِ الْقَوْمِ عَلَى رُكْبَتَيَّ ، ثُمَّ قُلْتُ : أَيُّهَا الْعَالِمُ ! إِنِّي رَجُلٌ غَرِيبٌ تَأَذَّنْ لِي فِي مَسْأَلَةٍ : فَقَالَ لِي : نَعَمْ ؛ قُلْتُ لَهُ أَلَاكَ عَيْنٌ؟ فَقَالَ : يَا بُنَيَّ أَتَيْتُ هَذَا مِنَ السُّؤَالِ وَ شَيْءٌ تَرَاهُ كَيْفَ تَسْأَلُ عَنْهُ؟ قُلْتُ هَكَذَا مَسْأَلَتِي ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ سَلْ وَ إِنْ كُنْتَ مَسْأَلْتُكَ حُلُمَاءَ قُلْتُ : أَجِئَنِي فِيهَا ؛ قَالَ لِي : سَلْ ، قُلْتُ : أَلَاكَ عَيْنٌ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَمَا تَصْنَعُ بِهَا؟ قَالَ : أَرَى بِهَا الْأَلْوَانَ وَ الْأَشْخَاصَ قُلْتُ : فَكَلَّ أَشْفُ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ : أَشْفُ بِهِ الرَّائِحَةَ قُلْتُ : أَلَاكَ فَمٌ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ فَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ : أَذُوقُ بِهِ اللَّعْمَ ، قُلْتُ : فَكَلَّ

أَدْنَى : قَالَ : نَعَمْ : قُلْتُ : فَمَا تَصْنَعُ بِهَا ؟ قَالَ : أَسْمَعُ بِهَا الصَّوْتِ : قُلْتُ : أَلَيْكَ قَلْبٌ ، قَالَ : نَعَمْ : قُلْتُ : فَمَا تَصْنَعُ بِهِ ؟ قَالَ : أُمِيزُ بِهِ كُلَّمَا وَرَدَ عَلَى هَذِهِ الْجَوَارِحِ وَالْحَوَاشِ ، قُلْتُ : أَوَلَيْسَ فِي هَذِهِ الْجَوَارِحِ غِنًى عَنِ الْقَلْبِ ؟ فَقَالَ : لَا : قُلْتُ : وَكَيْفَ ذَلِكَ وَهِيَ صَاحِبَةُ سَلِيمَةٍ ؟ قَالَ : يَا بُنَيَّ ! إِنَّ الْجَوَارِحَ إِذَا شَكَّتْ فِي شَيْءٍ شَمَتَتْهُ أَوْ رَأَتْهُ أَوْ ذَاقَتْهُ أَوْ سَمِعَتْهُ رَدَّتْهُ إِلَى الْقَلْبِ فَيَسْتَبْقِيَنَّ الْيَقِينَ وَيَبْطُلُ الشَّكُّ : قَالَ هِشَامٌ : فَقُلْتُ لَهُ : فَإِنَّمَا أَقَامَ اللَّهُ الْقَلْبَ لِشَاكِّ الْجَوَارِحِ ؟ قَالَ : نَعَمْ : قُلْتُ : لِأَبَدٍ مِنَ الْقَلْبِ وَإِلَّا لَمْ تَسْتَبْقِيَنَّ الْجَوَارِحُ ؟ قَالَ : نَعَمْ فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبَا مَرْوَانَ فَاللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَتْرِكْ جَوَارِحَكَ حَتَّى جَعَلَ لَهَا إِمَامًا يُصَحِّحُ لَهَا الْمَصْحِيحَ وَيَتَّقِنُ بِهَا مَا شَكَّ فِيهِ وَيَتْرِكُ هَذَا الْخَلْقَ كُلَّهُمْ فِي خَيْرَتِهِمْ وَشَكِّيهِمْ وَاحْتِلَافِهِمْ : لَا بُدَّ لَهُمْ إِمَامًا يَرُدُّونَ إِلَيْهِ شَكَّهُمْ وَخَيْرَتَهُمْ وَيُقِيمُ لَكَ إِمَامًا لِيَجْوَازِكَ تَرُدُّ إِلَيْهِ خَيْرَتَكَ وَشَكَّكَ : قَالَ فَسَكَتَ وَلَمْ يَقُلْ لِي شَيْئًا ثُمَّ انْفَتَحَ إِلَيَّ فَقَالَ لِي : أَنْتَ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ فَقُلْتُ : لَا ، قَالَ : آمِنُ جُنَاسِيهِ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : فَمَنْ أَيْنَ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ : مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَالَ : فَأَنْتَ إِذَا هُوَ ثُمَّ صَمَمَنِي إِلَيْهِ وَأَقْعَدَنِي فِي مَجْلِسِهِ وَزَالَ عَنِ مَجْلِسِهِ وَمَا انْطَقَ حَتَّى قُمْتُ ، قَالَ : فَصَحَّحَكَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ : يَا هِشَامُ مَنْ عَلَّمَكَ هَذَا ؟ قُلْتُ : شَيْءٌ أَخَذْتُهُ مِنْكَ وَآلَفْتُهُ ، فَقَالَ : هَذَا وَاللَّهِ مَكْنُوبٌ فِي مِصْحَابِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اصحاب کی ایک جماعت حاضر تھی جن میں محمد بن ابیہر بن محمد بن نعمان و ہشام بن سالم اور طیار اور ہشام بن الحکم بھی تھے۔ ہشام بن الحکم ایک جوان آدمی تھے۔ حضرت ابو عبد اللہ (امام) نے فرمایا اے ہشام ذرا بتاؤ تو عمر بن عبید اور تم نے کیا گفتگو کی تھی اور کیا کیا سوال کئے تھے۔ ہشام نے کہا یا بن رسول اللہ! آپ کا احترام میری نظر میں بہت زیادہ ہے جیسا مانع ہے اور آپ کے سامنے بولنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ حضرت نے فرمایا جو میں نے حکم دیا ہے اس کو بھلاؤ۔ ہشام نے کہا مجھے پتہ چلا کہ عمرو بن عبید مسجد بصرہ میں وعظ کیا کرتے تھے اور یہ مجھ پر بڑا شائق گورا میں کوفہ سے چلا اور مجھ سے روز بصرہ پہنچا۔ پھر مسجد بصرہ میں آیا۔ میں نے دیکھا ایک بہت بڑا حلقہ جماعت ہے اور عمرو بن عبید معتزل ان میں بیٹھا ہے سیاہ عمامہ باندھے ہوئے اور اونی چادر اوڑھے ہوئے لوگ اس سے سوال کر رہے ہیں میں لوگوں کو ہٹاتا بچاتا آگے بڑھا اور آخر حصہ میں دوڑا تو ہو بیٹھا۔ میں نے کہا اے عالم میں مرد مسافر ہوں تجھ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں اس نے کہا پوچھو۔ میں نے کہا۔ تمہارے آنکھ ہے۔ اس نے کہا بیٹا یہ کیسا سوال ہے تم دیکھتے ہو اور پھر یہ سوال کرتے ہو۔ میں نے کہا میرا سوال ایسا ہی ہے اس نے کہا خیر پوچھو اگر چہ یہ اجتماع سوال ہے میں نے کہا جیسا بھی ہے آپ جواب دیجئے۔ اس نے کہا بہتر پوچھو، میں نے کہا۔

میں :- آپ کے آنکھ ہے؟

عمرو:- ہے۔

میں:- اس سے آپ کیا کام لیتے ہیں؟

عمرو:- رنگ اور اجسام کو دیکھتا ہوں۔

میں:- آپ کے ناک بھی ہے؟

عمرو:- ہے۔

میں:- اس سے کیا کام لیتے ہیں؟

عمرو:- خوشبو، بدبو سونگھتا ہوں

میں:- آپ کے کان بھی ہیں

عمرو:- ہیں۔

میں:- ان سے کیا کام لیتے ہیں؟

عمرو:- آواز سننا ہوں

میں:- آپ کے زبان ہے۔

عمرو:- ہے۔

میں:- اس سے کیا کام لیا جاتا ہے؟

عمرو:- کھانے کا ذائقہ معلوم ہوتا ہے

میں:- آپ کے دل بھی ہے؟

عمرو:- ہے۔

میں:- یہ کیا کام کرتا ہے؟

عمرو:- جب مجھے حواس کی مدرکات میں شک واقع ہوتا ہے تو دل کی طرف رجوع کرتا ہوں جس سے یقین حاصل ہو جاتا ہے اور شک دور ہو جاتا ہے۔

میں:- تو خدا نے دل کو حواس کا شک دور کرنے کے لئے بنایا ہے۔

عمرو:- بے شک۔

میں:- تو بغیر قلب کے اعضاء کا شک دور نہیں ہو سکتا۔

عمرو:- بے شک۔

میں:- اے ابو مروان، جب خدا نے ان چند حواس کو بغیر امام نہیں چھوڑا کہ ان کا علم صحیح رہے اور یقین حاصل ہو کہ شک



دور ہو تو بھلا اپنے تمام بندوں کو حیرت، شک و اختلاف کی حالت میں کیسے چھوڑ دیا اور کوئی ایسا ہادی نہ بنایا۔  
 کران کے شک و حیرت کو دور کرے اور ان کے اختلاف کو مٹائے یہ سن کر وہ سکت ہو گیا اور کچھ نہ کہا اور پھر  
 میری طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا تم ہشام ابن الحکم ہو، میں نے کہا نہیں، کہا ان کے مصاحبو میں سے ہو میں نے کہا نہیں۔ اس نے  
 پھر کہا۔ تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ میں نے کہا کہ اہل کوفہ سے ہوں۔  
 اس نے کہا بس تم وہی ہو پھر مجھے اپنے پاس بٹھایا اور جب تک میں بیٹھا رہا فاموش رہا۔ امام یہ سن کر ہنسے اور  
 فرمایا۔ اے ہشام! یہ تمہیں کس نے سکھایا میں نے کہا کہ یہ تو آپ ہی سے اخذ کر کے ترتیب دیا ہے۔ فرمایا یہی دلیل ابراہیم دعوے  
 کے صحیفوں میں ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ : عَنْ أَبِيهِ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ  
 أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَوَدَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ فَقَالَ : إِنِّي رَجُلٌ صَاحِبُ كَلَامٍ وَفِيهِ وَفَرَايِضُ  
 وَقَدْ جِئْتُ لِمُناظَرَةِ أَصْحَابِكَ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَلَامُكَ مِنْ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوْ مِنْ  
 عِنْدِكَ ؟ فَقَالَ : مِنْ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمِنْ عِنْدِي ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : فَأَنْتَ إِذَا شَرِيكُ  
 رَسُولِ اللَّهِ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَسَمِعْتَ الْوَحْيَ عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يُخْبِرُكَ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : فَتَجِبُ  
 طَاعَتَكَ كَمَا تَجِبُ طَاعَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ : لَا ، فَالْتَمَعْتُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِلَيَّ فَقَالَ : يَا يُونُسُ  
 ابْنُ يَعْقُوبَ ! هَذَا قَدْ خَصَمَ نَفْسَهُ قَبْلَ أَنْ يَنْكَلِمَ ، ثُمَّ قَالَ : يَا يُونُسُ ! لَوْ كُنْتَ تُحْسِنُ الْكَلَامَ  
 كَلِمَتُهُ ، قَالَ يُونُسُ : فَيَا لَهَا مِنْ حَسْرَةٍ - فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنِ الْكَلَامِ وَ  
 تَقُولُ : وَإِنَّ لِأَصْحَابِ الْكَلَامِ يَقُولُونَ : هَذَا يُنْقَادُ وَهَذَا لَا يُنْقَادُ وَهَذَا يُنْسَأُ وَهَذَا لَا يُنْسَأُ وَهَذَا  
 نَعْمَلُهُ وَهَذَا لَا نَعْمَلُهُ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّمَا قُلْتُ ، فَوَيْلٌ لَهُمْ إِنْ تَرَكَوْا أَقُولُ وَدَّعُوهَا إِلَى  
 مَا يُرِيدُونَ ثُمَّ قَالَ لِي : أَخْرِجْ إِلَى الْبَابِ فَانْظُرْ مَنْ تَرَى مِنَ الْمُتَكَلِّمِينَ فَأَدْخِلْهُ ؛ قَالَ :  
 فَأَدْخَلْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَعْيَنَ وَكَانَ يُحْسِنُ الْكَلَامَ وَأَدْخَلْتُ الْأَحْوَلَ وَكَانَ يُحْسِنُ الْكَلَامَ وَ  
 أَدْخَلْتُ هِشَامَ بْنَ سَالِمٍ وَكَانَ يُحْسِنُ الْكَلَامَ وَأَدْخَلْتُ قَيْسَ بْنَ الْمَاصِرِ وَكَانَ عِنْدِي أَحْسَنُهُمْ  
 كَلَامًا ، وَكَانَ قَدْ تَعَلَّمَ الْكَلَامَ مِنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام ، فَلَمَّا اسْتَقَرَّ بَيْنَا الْمَجْلِسُ - وَكَانَ  
 أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَبْلَ الْحَجِّ يَسْتَقِرُّ أَيْشًا فِي جَبَلٍ فِي طَرَفِ الْحَرَمِ فِي فَادَةِ لَهُ مَضْرُوبَةٌ - قَالَ  
 فَأَخْرَجَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام رَأْسَهُ مِنْ فَادَتِهِ فَإِذَا هُوَ بِبَعِيرٍ يُحِبُّ فَقَالَ : هِشَامُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ ، قَالَ  
 فَقُلْنَا أَنْ هِشَامًا رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ عَقِيلٍ كَانَ شَدِيدَ الْمَحَبَّةِ لَهُ قَالَ : فَوَدَّ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ

قَالَ يَا عِزِّي كَلِمَةً، فَكَلِمَةً فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْاَحْوَالُ، ثُمَّ قَالَ: يَا هِشَامُ بْنُ سَالِمٍ كَلِمَةً، فَنَادَانِي ثُمَّ قَالَ  
 أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام لِقَبِيصٍ الْمَاصِرِ: كَلِمَةً فَكَلِمَةً فَأَقْبَلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَضْحَكُ مِنْ كَلَامِهِمَا مِثْلًا قَدْ أَصَابَ  
 الشَّامِي فَقَالَ لِلشَّامِيِّ: كَلِمَةً هَذَا الْعُلَامُ يَعْنِي هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ، فَقَالَ: نَعَمْ فَقَالَ لِهِشَامٍ: يَا غُلَامُ اسْكُنْ فِي  
 إِمَامَةٍ هَذَا؛ وَقَضِبَ هِشَامٌ حَتَّى ارْتَمَدَتْ ثُمَّ قَالَ لِلشَّامِيِّ: يَا هَذَا أَرَبْتُكَ أَنْظُرْ لِحَلْفِهِ أَمْ خَلْفُهُ لَا تُفْسِمُ  
 فَقَالَ الشَّامِيُّ: بَلْ رَبِّي أَنْظُرْ لِحَلْفِهِ، قَالَ فَقَمَلَ بِنَظَرِهِ لَهُمْ مَا ذَا؟ قَالَ: أَقَامَ لَهُمْ حُجَّةً وَدَلِيلًا لَا  
 يَشْتَكُونَ أَوْ يَخْتَلِفُونَ، وَيَتَأَلَّمُونَ وَيُقِيمُونَ أَوْدَهُمْ وَيُخْبِرُهُمْ بِقُرْبِ رَبِّهِمْ، قَالَ: فَمَنْ هُوَ؟ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ، قَالَ هِشَامٌ: قَبِعَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ، قَالَ هِشَامٌ: فَهَلْ نَفَعَنَا الْيَوْمَ الْكِتَابُ  
 وَالسُّنَّةُ فِي رَفْعِ الْأَخْيَالِ عَمَّا؟ قَالَ الشَّامِيُّ: نَعَمْ، قَالَ: قَامَ اخْتَلَفْتُ أَنَا وَأَنْتَ وَصِرْتَ الْبَيْنَيْنِ الشَّامِ  
 فِي مُحَالَفَتِنَا إِيَّاهُ؟ قَالَ: فَسَكَتَ الشَّامِيُّ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام لِلشَّامِيِّ: مَا لَكَ لَا تَتَكَلَّمُ؟ قَالَ الشَّامِيُّ:  
 إِنْ قُلْتُ: لَمْ نَخْلُفْ كَذِبًا وَإِنْ قُلْتُ: إِنْ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ يَرْفَعَانِ عَمَّا الْأَخْيَالَ أَنْبَلْتُكَ لَا تُثْمِنَا  
 يَحْتَمِلَانِ الْوُجُوهَ وَإِنْ قُلْتُ: قَدْ اخْتَلَفْنَا وَكُلُّ وَاحِدٍ لِمَا يَدْعِي الْحَقُّ فَلَمْ يَنْفَعْنَا إِذْ الْكِتَابُ وَ  
 السُّنَّةُ، إِلَّا أَنَّ لِي عَلَيْهِ هَذِهِ الْحُجَّةُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: سَلْ نَحْنُ مِلَّةً، فَقَالَ الشَّامِيُّ: يَا هَذَا مَنْ  
 أَنْظَرَ لِلخَلْقِ أَرْبَهُمْ أَوْ أَنْفُسَهُمْ؟ فَقَالَ هِشَامٌ: رَبُّهُمْ أَنْظَرَهُمْ لَهُمْ مِنْهُمْ لَا تُفْسِمُ، فَقَالَ الشَّامِيُّ: فَهَلْ أَقَامَ لَهُمْ  
 مَنْ يَجْمَعُ لَهُمْ كَلِمَةً وَيُقِيمُ أَوْدَهُمْ وَيُخْبِرُهُمْ بِحَقِّهِمْ مِنْ بَاطِلِهِمْ؟ قَالَ هِشَامٌ: فِي وَقْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
 أَوْ السَّاعَةِ؟ قَالَ الشَّامِيُّ: فِي وَقْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالسَّاعَةِ مَنْ؟ فَقَالَ هِشَامٌ: هَذَا النَّاعِدُ الَّذِي تُشَدُّ  
 إِلَيْهِ الرِّحَالُ وَيُخْبَرُنَا بِأَخْبَارِ السَّمَاءِ (وَالْأَرْضِ) وَرِثَاةُ عَنْ أَبِي عَنْ جَدِّ، قَالَ الشَّامِيُّ: فَكَيْفَ لِي أَنْ  
 أَعْلَمَ ذَلِكَ؟ قَالَ هِشَامٌ: سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ، قَالَ الشَّامِيُّ: قَطَعْتَ عُذْرِي فَقَمَلِي السُّؤَالَ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
ﷺ: يَا شَامِي، أُخْبِرَكَ كَيْفَ كَانَ سَفَرُكَ وَكَيْفَ كَانَ طَرِيقُكَ؟ كَانَ كَذَا وَكَذَا، فَأَقْبَلَ الشَّامِيُّ يَقُولُ:  
 صَدَقْتَ، أَسَلَمْتُ لِلَّهِ السَّاعَةَ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: بَلْ آمَنْتَ بِاللَّهِ السَّاعَةَ، إِنْ الْأَسْلَامَ قَبْلَ الْإِيمَانِ وَ  
 عَلَيْهِ يَتَوَارَثُونَ وَيَتَنَاقِضُونَ وَالْإِيمَانُ عَلَيْهِ يُنَابُونَ، فَقَالَ الشَّامِيُّ: صَدَقْتَ فَأَنَا السَّاعَةُ أَشْهَدُ أَنْ لَا  
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَّكَ وَبِيُّ الْأَوْصِيَاءِ، ثُمَّ التَّقَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِلَى حُزْرَانٍ،  
 فَقَالَ: تُجْرِي الْكَلَامَ عَلَى الْأَنْبَرِ فَصِيبٌ، وَالتَّقَى إِلَى هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، فَقَالَ: تَرِيدُ الْأَشْرَ وَلَا تَعْرِفُهُ، ثُمَّ  
 التَّقَى إِلَى الْاَحْوَالِ، فَقَالَ: فَيَسَّاسَ رَوْحِ الْاِتِّكَاسِ بِاطِلَا بِاطِلِ إِلَّا أَنْ بَاطِلُكَ أَظْهَرَ، ثُمَّ التَّقَى إِلَى  
 قَبِيصِ الْمَاصِرِ، فَقَالَ: تَتَكَلَّمُ وَأَقْرَبُ مَا تَكُونُ مِنَ الْخَبَرِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَبَعَدَ مَا تَكُونُ مِنْهُ، تَمَرُّجُ

وَهُوَ أَوَّلُ مَا اخْتَلَفَتْ إِحْيَيْنُهُ وَلَيْسَ فِيْنَا إِلَّا لَأَمِنْ هُوَ أَكْبَرُ مِنَّا مِنْهُ قَالَ: فَوَسَّعَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَ  
 قَالَ: نَاصِرُنَا بِقَلْبِهِ وَلِسَانِهِ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا حُمْرَانُ! كَلِمَةُ الرَّجُلِ، فَكَلِمَةُ فَظْهَرِ عَلَيْهِ حُمْرَانُ، ثُمَّ  
 قَالَ: يَا طَاقِي! كَلِمَةُ، فَكَلِمَةُ فَظْهَرِ عَلَيْهِ الْأُخُولُ، ثُمَّ قَالَ: يَا هِشَامُ بْنُ سَالِمٍ، كَلِمَةُ، فَتَمَارَقَا ثُمَّ قَالَ  
 أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام لِقَبَسِ الْمَاصِرِ: كَلِمَةُ فَكَلِمَةُ فَأَقْبَلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَضْحَكُ مِنْ كَلَامِهِمَا مِمَّا قَدْ أَصَابَ  
 الشَّامِي فَقَالَ لِلشَّامِيِّ: كَلِمَ هَذَا الْغُلَامُ يَعْنِي هِشَامُ بْنُ الْحَكِيمِ، فَقَالَ: نَعَمْ فَقَالَ لِهِشَامٍ: يَا غُلَامُ اسْلُبْنِي فِي  
 إِمَامَةٍ هَذَا؛ فَغَضِبَ هِشَامٌ حَتَّى ارْتَعَدَتْ ثُمَّ قَالَ لِلشَّامِيِّ: يَا هَذَا أَرَبْتَكَ أَنْظِرْ لِي خَلْفِي أَمْ خَلْفَهُ لَا تَقْسِمُ  
 فَقَالَ الشَّامِيُّ: بَلْ رَبِّي أَنْظِرْ لِي خَلْفِي، قَالَ فَقَعَلَ يَنْظُرُهُ لَهُمْ مَا ذَا؟ قَالَ: أَقَامَ لَهُمْ حُجَّةً وَدَلِيلًا كَيْ لَا  
 يَشْتَبَهُوا أَوْ يَخْتَلِفُوا، وَيَتَأَلَّفَهُمْ وَيُقِيمَ أَوْدَهُمْ وَيُخَيِّرُهُمْ يَقْرِضَ رَبِّهِمْ، قَالَ: فَمَنْ هُوَ؟ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ، قَالَ هِشَامُ: قَبِعَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ، قَالَ هِشَامُ: قَبِلْ نَقَعْنَا الْيَوْمَ الْكِتَابَ  
 وَالسُّنَّةَ فِي رَفْعِ الْأَخْتِلَافِ عَنَّا؟ قَالَ الشَّامِيُّ: نَعَمْ، قَالَ: فَلِمَ اخْتَلَفْتُ أَنَا وَأَنْتَ وَصَرْتَ إِلَيْنَا مِنَ الشَّامِ  
 فِي مُخَالَفَتِنَا إِيَّاكَ؟ قَالَ: فَسَكَتَ الشَّامِيُّ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام لِلشَّامِيِّ: مَا لَكَ لَا تَتَكَلَّمُ؟ قَالَ الشَّامِيُّ:  
 إِنْ قُلْتُ: لَمْ نَخْتَلِفْ كَذِبْتُ وَإِنْ قُلْتُ: إِنَّ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ يَرْفَعَانِ عَنَّا الْأَخْتِلَافَ أَبْطَلْتُ لَا تَهْمَا  
 يَحْتَمِلَانِ الْوُجُوهَ وَإِنْ قُلْتُ: قَدْ اخْتَلَفْنَا وَكُلُّ وَاحِدٍ مِمَّا يَدْعِي الْحَقَّ فَلَمْ يَنْقَعْنَا إِذْنِ الْكِتَابِ وَ  
 السُّنَّةِ، إِلَّا أَنَّ لِي عَلَيْهِ هَذِهِ الْحُجَّةُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: سَلْهُ تَحِجُّهُ مِلَّتِي، فَقَالَ الشَّامِيُّ: يَا هَذَا مَنْ  
 أَنْظِرْ لِي خَلْفِي أَرَبْتَهُمْ أَوْ أَنْفُسَهُمْ؟ فَقَالَ هِشَامُ: رَبِّهِمْ أَنْظِرْ لَهُمْ مِنْهُمْ لَا تَقْسِمُ، فَقَالَ الشَّامِيُّ: قَبِلْ أَقَامَ لَهُمْ  
 مَنْ يَجْمَعُ لَهُمْ كَلِمَتَهُمْ وَيُقِيمُ أَوْدَهُمْ وَيُخَيِّرُهُمْ بِحَقِّهِمْ مِنْ بَاطِلِهِمْ؟ قَالَ هِشَامُ: فِي وَقْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
 أَوِ السَّاعَةِ؟ قَالَ الشَّامِيُّ: فِي وَقْتِ رَسُولِ اللَّهِ رَسُولِ اللَّهِ وَالسَّاعَةِ مِنْ؟ فَقَالَ هِشَامُ: هَذَا الْقَاعِدُ الَّذِي تَشُدُّ  
 إِلَيْهِ الرِّجَالُ وَيُخَيِّرُنَا بِأَخْبَارِ السَّمَاءِ (وَالْأَرْضِ) وَرِثَانَةٍ عَنْ أَبِي عَنْ جَدِّ، قَالَ الشَّامِيُّ: فَكَيْفَ لِي أَنْ  
 أَعْلَمَ ذَلِكَ؟ قَالَ هِشَامُ: سَلْهُ عَمَّا بَدَا لَكَ، قَالَ الشَّامِيُّ: قَطَعْتَ عُذْرِي فَعَلَيْ الشُّوَالِ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
عليه السلام: يَا شَامِي، أُخَيِّرَكَ كَيْفَ كَانَ سَقَرُكَ وَكَيْفَ كَانَ طَرَبُكَ؟ كَانَ كَذَا وَكَذَا، فَأَقْبَلَ الشَّامِيُّ يَقُولُ:  
 صَدَقْتَ، أَسَلَمْتُ لِلَّهِ السَّاعَةَ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: بَلْ آمَنْتُ بِاللَّهِ السَّاعَةَ، إِنَّ الْأَسْلَامَ قَبْلَ الْإِيمَانِ وَ  
 عَلَيْهِ يَتَوَارَثُونَ وَيَتَنَاقِضُونَ وَالْإِيمَانُ عَلَيْهِ يُثَابُونَ، فَقَالَ الشَّامِيُّ: صَدَقْتَ فَأَنَا السَّاعَةُ أَشْهَدُ أَنْ لَا  
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَّكَ وَصِيُّ الْأَوْصِيَاءِ، ثُمَّ انْتَقَتَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِلَى حُمْرَانَ،  
 فَقَالَ: تُجْرِي الْكَلَامَ عَلَى الْأَثَرِ فَتُصِيبُ، وَانْتَقَتَ إِلَى هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، فَقَالَ: تُرِيدُ الْأَثَرُ وَلَا تَعْرِفُهُ، ثُمَّ



ہم کو معلوم ہوا تھا کہ ہشام اولاد حقیل ابن ابوطالب سے ہیں اور بڑے شدید المحدث ان ہیں۔ پس ہشام ابن حکم آگئے وہ سبزہ آغاز تھے اور وہ ہم سب سے کم سن تھے امام علیہ السلام نے ان کو اپنے پہلو میں جگہ دی اور فرمایا ہماری مدد کرو اپنے قلب اور زبان اور ہاتھ سے۔

پھر فرمایا اے حمران اس شامی سے مناظرہ کرو۔ وہ اس پر غالب آگئے پھر فرمایا۔ اے طاقی اب تم بحث کرو، وہ بھی اس پر غالب آئے۔ پھر ہشام بن سالم سے فرمایا۔ اب تم اس کی خبر لو۔ انھوں نے دونوں سے الگ بحث کی۔ پھر امام علیہ السلام نے قیس یا مکر حکم دیا۔ حضرت ان دونوں کے مکالمہ سے پیچھے ر شامی کو ان کے مقابل کا میا بی نہ ہوئی اور اس کو افسطراب لاحق ہوا۔

شامی نے کہا۔ اے لڑکے مجھ سے ان کی امامت میں گفتگو کرو، ہشام کو یہ سن کر غصہ میں آیا اور انتہائی غیظ میں تھر تھر کانپنے لگے اور فرمایا۔ اے شخص بی تبار تیرا رب مخلوق کی کار سازی زیادہ کر سکتا ہے یا مخلوق خود، شامی نے کہا اللہ ہی بہتر کار ساز ہے بہ نسبت مخلوق کے۔

ہشام نے کہا۔ خدا نے مخلوق کی بہتری کے لئے کیا کیا۔ اس نے کہا۔ ان کے لئے دین اور حجت کو قائم کیا۔ تاکہ وہ متفرق نہ ہوں اور اختلاف ان میں پیدا نہ ہو اور الفت سے رہیں اور ان کی کج روی درست ہو جائے۔ ہشام نے کہا۔ وہ کون ہے؟ شامی نے کہا۔ رسول اللہؐ پوچھا رسولؐ کے بعد کس کتاب وسنت، کیا کتاب وسنت نے ہمارے اختلاف کو دودھ کر دیا۔ شامی نے کہا ضرور، ہشام نے کہا پھر ہمارے تمھارے درمیان اختلاف کیوں ہے اور تم ہماری مخالفت میں شام سے کیوں آئے ہو۔ یہ سن کر وہ شامی چپ ہو گیا۔ امام نے فرمایا بولتے کیوں نہیں، اس نے کہا۔ کیا بولوں، اگر کہتا ہوں اختلاف نہیں تو جھوٹ ہے اور اگر یہ کہوں کہ کتاب وسنت اختلاف کو دور کرنے والے ہیں تو بھی صحیح نہیں اور اگر کہتا ہوں کہ ہم میں اختلاف ہے اور ہم میں ہر شخص اپنے حق پر ہونے کا مدعی ہے تو ایسی صورت میں کتاب وسنت نے ہمیں فائدہ کیا دیا۔ بے شک اس کی یہ حجت مجھ پر قائم ہوئی۔ حضرت نے فرمایا۔ اے شامی۔ اب یہی سوال تو ہشام سے کر تو اس کو پورا پائے گا۔ یہ سن کر شامی نے کہا۔ اے ہشام یہ بتاؤ کہ خدا بندوں کا زیادہ سازگار ہے یا بندے خود اپنے لئے۔ ہشام نے کہا۔ ان کا رب ان کے لئے ان سے زیادہ کار ساز ہے۔ شامی نے کہا پس اس نے کوئی ایسی چیز بندوں کے لئے کہے جس سے وہ ایک مرکز پر جمع ہو جائیں ان کی کجی دور ہو جائے اور ان کو اپنے حق سے آگاہی ہو۔ ہشام نے کہا۔ رسولؐ کے وقت میں بتاؤں یا اب؟ اس نے کہا۔ اب کے لئے بتاؤ۔ ہشام نے کہا۔ اب حجت خدا یہ ہیں جو تیرے سامنے بیٹھے ہیں دور دور سے لوگ اگر انہی سے زمین آسمان کی خبریں معلوم کرتے ہیں یہ اپنے باپ دادا کے علوم کے دارث ہیں اس نے کہا میں یہ کیسے جانوں، ہشام نے کہا۔ جو تیرا دل چاہے ان سے سوال کر لے۔ شامی نے کہا تم نے مجھے قائل کر دیا۔ اب مجھے سوال کرنا ہے حضرت نے فرمایا۔ اے شامی! کیا میں تجھے تیرے سفر کے حالات بتا دوں۔ سن یہ یہ واقعات تجھے راہ میں پیش آئے۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ میں اب اللہ پر اسلام لے آیا۔ کیونکہ اسلام قبل ایمان ہے اسلام

لانے کے بعد میراث ملتی ہے مناکحت صحیح ہوتی ہے اور ایمان کے بعد اعمال کا ثواب ملتا ہے، ہشام نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور آپ صبی الاوصیاء ہیں پھر حضرت نے حمران سے فرمایا۔ تم نے اپنے کلام کو بنا بر اثر جاری کیا اور اس میں اس لئے کامیاب ہوئے کہ آپ کی سند محکمات سے تھی۔ پھر احوال سے فرمایا۔ تم نے قیاس سے کام لیا اور باطل کو باطل سے توڑا۔ لیکن تمہارا باطل زیادہ ظاہر تھا۔ پھر تیس ماصریٰ فرمایا۔ تم نے جو کچھ کہا۔ وہ احادیث رسول سے زیادہ قریب تر تھا اور احادیث مخالفان سے کم یعنی تم نے ان احادیث شیعہ کو پیش کیا۔ جن کو مخالف نہیں مانتا۔ تم نے حق و باطل کو ملا کر پیش کیا۔ حالانکہ کم حق باطل کثیر ہے غالب آتے ہیں تم اور احوال کو دیکھا نہ کہ کہائے پر آنے والے ہو۔ یونس نے کہا کہ میرا گمان یہ تھا کہ ہشام کے بارہ میں بھی کچھ ایسا ہی کہیں گے جیسا کہ ان دونوں کے بارہ میں کہا ہے۔ لیکن آپ نے فرمایا۔ اے ہشام تم مخالفوں کے قریب میں کبھی نہ آؤ گے اور پائے ثبات میں تزلزل اور اضطراب نہ ہو گا۔ جب تم قصد بحث کرتے ہو تو زمین سے بلند ہو کر اس کے اطراف پر خوب نظر کر لیتے ہو۔ پس اللہ نے چاہا تو اس کے بعد ہر لغزش

سے محفوظ رہ گئے۔

عَنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ : أَخْبَرَنِي الْأَخْوَلُ : أَنَّ رَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) بَعَثَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُسْتَخْفٍ، قَالَ : فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ لِي : يَا أَبَا جَعْفَرٍ مَا تَقْسُولُ إِنْ طَرَفَكَ طَارِقٌ مِنَّا أُنْتَرَجُ مَعَهُ؟ قَالَ : فَقُلْتُ لَهُ : إِنْ كَانَ أَبَاكَ أَوْ أَخَاكَ، حَرَجْتُ مَعَهُ، قَالَ : فَقَالَ لِي : فَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ أَجَاهِدَ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ فَأَخْرَجَ مَعِي، قَالَ : قُلْتُ : لَأَمَّا أَفْعَلُ جُعِلْتُ فِدَاكَ، قَالَ : فَقَالَ لِي : أُنْرَعُ بِتَفِيكَ عَتِي؟ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنَّمَا هِيَ نَفْسٌ وَاحِدَةٌ فَإِنْ كَانَ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ حُجَّةً فَالْمُخْلَفُ عَنْكَ نَاجٍ وَالْخَارِجُ مَعَكَ هَالِكٌ وَإِنْ لَا تَكُنْ لِلَّهِ حُجَّةً فِي الْأَرْضِ فَالْمُخْلَفُ عَنْكَ وَالْخَارِجُ مَعَكَ سَوَاءٌ، قَالَ فَقَالَ لِي : يَا أَبَا جَعْفَرٍ كُنْتُ أَجْلِسُ مَعَ أَبِي عَلِيٍّ الْخَوَانِ فَيُلْقِمُنِي الْبُضْعَةَ السَّمِيَّةَ وَيُبْرِئُنِي اللَّفْمَةَ الْحَادَّةَ حَتَّى تَبْرُدَ شَفَقَةٌ عَلَيَّ وَلَمْ يَشْفُقْ عَلَيَّ مِنْ حَزَنِ الثَّارِ، إِذَا أَخْبَرَكَ بِالذِّمِّ وَلَمْ يُخَيِّرْ بَيْنَهُ؟ فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَنْ شَفَقَنِي عَلَيْكَ مِنْ حَزَنِ الثَّارِ لَمْ يُخَيِّرْكَ خَافَ عَلَيْكَ أَنْ لَا تَقْبَلَ فَتَدْخُلَ الثَّارَ وَأَخْبَرَنِي أَنَا فَإِنْ قَبِلْتُ نَجَوْتُ وَإِنْ لَمْ أَقْبَلْ لَمْ يَبَالِ أَنْ أَدْخُلَ الثَّارَ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَنْتُمْ أَفْضَلُ أَمْ الْأَنْبِيَاءُ؟ قَالَ : بَلِ الْأَنْبِيَاءُ قُلْتُ : يَقُولُ يَعْقُوبُ لِيُوسُفَ (عَلَيْهِ السَّلَامُ) : « يَا بَنِيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلَى إِخْوَانِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدَهُ لَمْ يَخَيِّرْهُمْ حَتَّى كَانُوا لَا يَكِيدُونَهُ وَلَكِنْ كَتَمَهُمْ ذَلِكَ فَكَذَّ أَبُوكَ كَتَمَكَ لِأَنَّهُ خَافَ عَلَيْكَ، قَالَ : فَقَالَ : أَمَّا وَاللَّهِ لَئِنْ قُلْتُ ذَلِكَ لَقَدْ حَدَّثَ شَيْءٌ صَاحِبُكَ بِالْمَدِينَةِ أَنِّي أُقْتَلُ وَأُصْلَبُ بِالْكُنَاسَةِ وَأَنْ عِنْدَهُ لَصَحِيفَةٌ فِيهَا قَتْلِي وَ

صَلِّي. فَحَجَّجْتُ فَحَدَّثْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَقَالَةِ زَيْدٍ وَمَا قُلْتُ لَهُ، فَقَالَ لِي: أَخَذْتَهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ فَوْقِ رَأْسِهِ وَمِنْ تَحْتِ قَدَمَيْهِ وَلَمْ تَنْزُكْ لَهُ مَسْلَكًا يَسْلُكُهُ.

۵۔ اہان سے مروی ہے کہ خبر دی مجھے اسول نے کہ زید بن علی بن الحسین نے کسی کو ان کی تلاش میں بھیجا۔ اس زمانے میں زید چھپے ہوئے تھے پس میں ان کے پاس آیا۔ انھوں نے مجھ سے کہا۔ اے ابوجعفر اگر ہم میں سے کوئی آنے والا تمہارے پاس آئے تو کیا تم اس کے ساتھ خروج کرو گے میں نے کہا اگر آپ کے باپ یا بھائی ہوں گے تو میں ان کے ساتھ ضرور خروج کروں گا انھوں نے کہا میرا ارادہ ہے کہ میں اس قوم سے جہاد کرنے نکلوں لہذا تم میرے ساتھ ہو۔ میں نے کہا میں ایسا نہ کروں گا انھوں نے کہا کیا تم مجھ سے نفرت کرتے ہو۔ میں نے کہا میری ایک اکیلی جان ہے (آپ کو اس سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ اگر روئے زمین پر خدا کی کوئی حجت (منصوص من اللہ امام) ہے تو آپ سے روگردانی کرنے والا ناجی ہے اور آپ کے ساتھ نکلنے والا ہلاک ہونے والا ہے اور اگر روئے زمین پر کوئی حجت خدا نہ ہو تو آپ سے روگردانی کرنے والا اور آپ کے ساتھ خروج کرنے والا دونوں برابر ہیں انھوں نے کہا کہ اے ابوجعفر تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ جب میں دسترخوان پر کھانا کھاتا تھا تو میرے پدر بزرگوار میرے منہ میں لٹے دیتے تھے اور عمدہ گوشت کی بوئیاں مجھے کھلاتے تھے۔

اور گرم نمکوں کو پھونک کر ٹھنڈا کرتے تھے تاکہ گرم نہ کھاؤں، یہ شفقت تھی میرے حال پر۔ تو جب کھانے کی گوی میرے لئے برداشت نہ کرتے تھے تو کیا دوزخ میں جانا برداشت کر لیتے ہیں طور جس امر سے تم کو آگاہ کیا۔ مجھے اس کی خبر نہ دی میں نے کہا کہ یہ بھی اسی شفقت کے لحاظ سے تھا جو ان کو آپ پر بھی اس لئے آپ کو خبر نہ دی کہ اگر آپ نے اس کی امامت کو قبول نہ کیا تو نارجہنم کا سامنا ہو گا اور مجھے اس لئے آگاہ کیا کہ اگر میں نے اس کی امامت کو قبول کر لیا تو نجات ہو جائے گی اور اگر قبول نہ کر لیا گا تو انھیں میرے دوزخ میں جلنے کی پرواہ نہ ہو گی پھر میں نے کہا یہ تو بتلیے آپ افضل ہیں یا انبیا را انھوں نے کہا انبیا را، میں نے کہا۔

یعقوب نے اپنے بیٹے یوسف سے کہا تھا کہ اپنے خواب اپنے بھائیوں سے نہ بیان کرنا ورنہ کوئی چال تمہارے ساتھ چل جائے گی غرض ان کو خبر نہ دی تاکہ مکر نہ کریں اور یہ خبر ان سے چھپائے ہی رکھی ایسے ہی آپ کے پدر بزرگوار نے چھپایا کیونکہ ان کو آپ سے خوف تھا۔ انھوں نے کہا۔ جو کچھ تم نے کہا میں اس سے رکنے والا نہیں۔ کیوں کہ تمہارے صاحب امام جعفر صادقؑ نے مدینہ میں لوگوں کو بتایا ہے کہ میں کنسہ میں قتل کیا جاؤں گا اور سولی دیا جاؤں گا ان کے پاس ایک صحیفہ ہے جس میں میرے قتل ہونے اور سولی دینے جانے کا ذکر ہے اس کے بعد میں نے حج کیا اور امام علیہ السلام سے یہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا تم نے تو سامنے سے سچے سے دائیں بائیں اور نیچے ہر طرف سے ان کو گھیرا۔ مگر وہ اپنی راہ نہ چھوڑیں گے۔

## دوسرا باب

### طبقات انبیاء و رسل و ائمتہ

#### «(باب ۱)»

#### (طبقات الأنبياء والرسل والأئمة (ع))

۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ؛ وَدُرِّسَتْ عَنْ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام الْأَنْبِيَاءُ وَالْمُرْسَلُونَ عَلَى أَرْبَعِ طَبَقَاتٍ: فَنَبِيٌّ مُنْتَبَأٌ فِي نَفْسِهِ، لَا يَعْدُو غَيْرَهَا وَنَبِيٌّ يَرَى فِي النَّوْمِ وَيَسْمَعُ الصَّوْتِ وَلَا يُعَايِنُهُ فِي الْيَقَظَةِ وَلَمْ يُبْعَثْ إِلَى أَحَدٍ عَلَيْهِ إِمَامٌ مِثْلُ مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ عَلَى لُوطٍ عليهما السلام وَنَبِيٌّ يَرَى فِي مَنَامِهِ وَيَسْمَعُ الصَّوْتِ وَيُعَايِنُ الْمَلِكَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَى طَائِفَةٍ قَلَّوْا أَوْ كَثُرُوا، كَيُونُسَ قَالَ اللَّهُ لِيُونُسَ: «وَأَرْسَلْنَاكَ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ» قَالَ: يَزِيدُونَ ثَلَاثِينَ أَلْفًا وَعَلَيْهِ إِمَامٌ وَالَّذِي يَرَى فِي نَوْمِهِ وَيَسْمَعُ الصَّوْتِ وَيُعَايِنُ فِي الْيَقَظَةِ وَهُوَ إِمَامٌ مِثْلُ أُولَى الْعِزِّ، وَقَدْ كَانَ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام نَبِيًّا وَلَيْسَ بِإِمَامٍ حَتَّى قَالَ اللَّهُ: إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا، قَالَ: وَمِنْ ذُرِّيَّتِي، فَقَالَ اللَّهُ: لَا يَتَّالِ عَهْدِي الظَّالِمِينَ، مَنْ عَبْدَ صَمًّا أَوْ وَثَنًا لَا يَتَكُونُ إِمَامًا.

۱- فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے انبیاء و رسلین کے چار طبقے ہیں ایک نبی وہ ہے جس کے نفس کو بذریعہ وحی غیب سے آگاہ کیا گیا ہے۔ دوسرے سے اس کی آگاہی کا تعلق نہیں، یعنی فرشتہ اس پر نہیں آیا نہ تیسرے وہ ہے جو خواب میں فرشتے کو دیکھتا ہے اس کی آواز سنتا ہے اور جگتے میں نہیں دیکھتا اور کسی کی طرف مبعوث نہیں کیا گیا بلکہ اس کا ایک امام ہوتا ہے جیسے ابراہیم علیہ السلام لوط پر امام تھے اور ایک نبی وہ ہے جو خواب میں دیکھتا ہے اور فرشتہ کی آواز سنتا ہے اور اس کو ظاہر بظاہر دیکھتا ہے اور اس کو بھیجا جاتا ہے ایک گروہ کی طرف، کم ہو یا زیادہ کی طرف اور وہ زیادہ سے زیادہ تیس ہزار ہیں اور اس پر بھی امام ہوتا ہے اور چوتھے وہ نبی ہے جو بحالت خواب فرشتے کو دیکھتا ہے اس کا کلام سنتا ہے اس کا وجود بجا ہے بیداری دیکھتا ہے وہ امام ہوتا ہے جیسے انبیاء اولوالعزم حضرت ابراہیم پہلے نبی تھے امام نہیں تھے پھر خدا نے ان کو امام بنایا انھوں نے کہا اور میری ذریت سے بھی امام بنایا گا۔ فرمایا اس عہدہ امامت کو ظالم نہ پائیں گے یعنی جس نے بت پرستی کی ہوگی وہ امام نہیں ہوگا۔



۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَامِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ عَبْدًا قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ نَبِيًّا وَإِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَهُ نَبِيًّا قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ رَسُولًا وَإِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَهُ رَسُولًا قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ خَلِيلًا وَإِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَهُ خَلِيلًا قَبْلَ أَنْ يَجْعَلَهُ إِمَامًا فَلَمَّا جَمَعَ لَهُ الْأَشْيَاءَ قَالَ: «إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا» قَالَ: فَمِنْ عَظَمَتِهَا فِي عَيْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: «وَمِنْ ذَرِّيَّتِي» قَالَ لَا يَتَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ، قَالَ: لَا يَكُونُ الشَّفِيعُ إِمَامًا النَّقِيُّ.

۲۔ زید شحام سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہلے عبد بنایا پھر نبی اس کے بعد رسول اس کے بعد خلیل اور خلیل بنانے کے بعد امام بنایا پس جب یہ فضائل جمع ہو گئے تو فرمایا کہ میں تم کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں چونکہ نظر ابراہیم میں عظمت امامت تھی لہذا عرض کی اور میری اولاد سے بھی امام بنائے گا فرمایا میرے عہد امامت کو ظالم نہیں پاسکیں گے یہ قوت انسان امام پر ہیزگار پر نہیں ہو سکتا۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْخُثَمِيِّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي تَعْفُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: سَادَةُ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ خَمْسَةٌ وَهُمْ أُولُو الْعَرْشِ مِنَ الرُّسُلِ وَعَلَيْهِمْ ذَاتُ الرَّحَى (۱) نُوحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَمُوسَى وَعِيسَى وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَعَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ سے سنا کہ انبیاء میں پانچ سردار ہیں وہی اولو العزم رسول ہیں، وہی مرکز ہیں حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسی پر تمام انبیاء کی تعلیمات ہیں۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَبِي الشَّافِعِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ عَبْدًا قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ نَبِيًّا وَاتَّخَذَهُ نَبِيًّا قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ رَسُولًا وَاتَّخَذَهُ رَسُولًا قَبْلَ أَنْ يَتَّخِذَهُ خَلِيلًا وَاتَّخَذَهُ خَلِيلًا قَبْلَ أَنْ يَجْعَلَهُ إِمَامًا فَلَمَّا جَمَعَ لَهُ هَذِهِ الْأَشْيَاءَ - وَقَبَضَ يَدَهُ - قَالَ لَهُ: يَا إِبْرَاهِيمُ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا، فَمِنْ عَظَمَتِهَا فِي عَيْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: يَا رَبِّ وَمِنْ ذَرِّيَّتِي، قَالَ لَا يَتَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ.

۴۔ جابر سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

(ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے)

## تیسرا باب

### نبی و رسول و محدث کا فرق

۳۔ (باب ۳)

(( الْفَرْقُ بَيْنَ الرَّسُولِ وَالنَّبِيِّ وَالْمُحَدِّثِ ))

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَكُلٌّ رُسُلًا نَبَّيْنَاهُ مَا الرُّسُلُ وَالنَّبِيُّ؟» قَالَ: النَّبِيُّ الَّذِي يَرَى فِي مَنَامِهِ وَيَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلَا يُعَايِنُ الْمَلَكَ وَالرُّسُلُ الَّذِي يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى فِي الْمَنَامِ وَيُعَايِنُ الْمَلَكَ. قُلْتُ: الْأَمَامُ مَا مَنَزَلَتْهُ؟ قَالَ: يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلَا يَرَى وَلَا يُعَايِنُ الْمَلَكَ، ثُمَّ تَأْذِيهِ الْآيَةُ: «وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُلٍ وَلَا نَبِيِّ وَلَا مُحَدِّثٍ».

۱۔ زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آیہ کا رسولان نبیاء کے متعلق سوال کیا اور پوچھا کہ نبی و رسول میں کیا فرق ہے فرمایا نبی وہ ہے جو فرشتہ کو خواب میں دیکھتا ہے اس کی آواز سنتا ہے لیکن ظاہرِ بظاہر حالت بیداری میں نہیں دیکھتا اور رسول وہ ہے جو آواز بھی سنتا ہے اور خواب میں بھی دیکھتا ہے اور ظاہر میں بھی۔ میں نے پوچھا امام کی منزلت کیلئے فرمایا فرشتہ کی آواز سنتا ہے مگر دیکھتا نہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی اور ہم نے نہیں بھیجے تم سے پہلے نہ رسول اور نہ نبی اور نہ محدث مگر الخ

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ: كَتَبَ الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَعْرُوفِيُّ إِلَى الرَّسُولِ عليه السلام: «جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبِرْنِي مَا الْفَرْقُ بَيْنَ الرَّسُولِ وَالنَّبِيِّ وَالْأَمَامِ؟» قَالَ: فَكَتَبَ أَوْ قَالَ: الْفَرْقُ بَيْنَ الرَّسُولِ وَالنَّبِيِّ وَالْأَمَامِ أَنَّ الرَّسُولَ الَّذِي يُنْزَلُ عَلَيْهِ خَبَرٌ نَبِيلٌ فَيَرَاهُ وَيَسْمَعُ كَلَامَهُ وَيُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وَرُبَّمَا رَأَى فِي مَنَامِهِ نَحْوَ رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَالنَّبِيِّ وَرُبَّمَا سَمِعَ الْكَلَامَ وَرُبَّمَا رَأَى الشَّخْصَ وَلَمْ يَسْمَعْ وَالْأَمَامُ هُوَ الَّذِي يَسْمَعُ الْكَلَامَ وَلَا

یرى الشخص.

۲۔ جن عباس معروفی نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا۔ میں آپ پرندراہوں، کیا فرق ہے رسول و نبی و امام میں، آپ نے جواب میں فرمایا۔ رسول وہ ہے جس پر جبرئیل نازل ہوں اور ان کا کلام سننے اور اس پر وحی نازل ہوا دیکھی خواب میں بھی دیکھے۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام کا خواب اور نبی وہ ہے کہ کبھی کلام سنتا ہے اور کبھی فرشتہ کے وجود کو دیکھتا ہے اور امام وہ ہے کہ کلام سنتا ہے اور وحی کو نہیں دیکھتا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ، عَنِ الْأَخْوَلِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام، عَنِ الرَّسُولِ وَالنَّبِيِّ وَالْمُحَدَّثِ، قَالَ: الرَّسُولُ الَّذِي يَأْتِيهِ جِبْرِئِيلُ قُبْلًا فَيَرَاهُ وَيُكَلِّمُهُ وَهَذَا الرَّسُولُ وَآمَنَّا النَّبِيُّ فَهُوَ الَّذِي يَرَى فِي مَنَامِهِ نَحْوَ رُؤْيَا إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَنَحْوَ مَا كَانَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَسْبَابِ النَّبُوءَةِ قَبْلَ الْوَحْيِ حَتَّى آتَاهُ جِبْرِئِيلُ عليه السلام مِنْ عِنْدِ اللَّهِ بِالرِّسَالَةِ وَكَانَ مُحَمَّدٌ ﷺ حِينَ جُمِعَ لَهُ النَّبُوءَةُ وَجَاءَتْهُ الرِّسَالَةُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يَجِيئُهُ بِهَا جِبْرِئِيلُ وَيُكَلِّمُهُ بِهَا قُبْلًا <sup>(۱)</sup> وَمِنْ الْأَنْبِيَاءِ مَنْ جُمِعَ لَهُ النَّبُوءَةُ وَيَرَى فِي مَنَامِهِ وَيَأْتِيهِ الرُّوحُ وَيُكَلِّمُهُ وَيَحْدُثُهُ، مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ يَرَى فِي الْيَقَظَةِ وَآمَنَّا الْمُحَدَّثُ فَهُوَ الَّذِي يُحَدِّثُ فَيَسْمَعُ وَلَا يُعَايِنُ وَلَا يَرَى فِي مَنَامِهِ.

۳۔ اخول سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے رسول و نبی و محدث کا فرق پوچھا۔ فرمایا رسول وہ ہے جس کے پاس جبرئیل آتے ہیں ظاہر بظاہر وہ ان کو دیکھتا ہے اور کلام کرتا ہے یہ ہے رسول، اور وہ نبی ہے جو خواب میں دیکھتا ہے جیسے ابراہیم نے خواب میں دیکھا یا جیسے رسول اللہ نے قبل وحی اسباب نبوت کو خواب میں دیکھا پھر ان کے پاس خدا کی طرف سے رسالت کے لئے اور جب محمد مصطفیٰ پر نبوت و رسالت جمع ہوئیں تو جبرئیل نے ان کے پاس آکر ظاہر بظاہر کلام کیا اور بعض انبیاء ایسے ہیں کہ جب نبوت ان کو ملی تو انہوں نے خواب میں دیکھا اور روح فرشتہ ان کے پاس آیا اور ان سے کلام کیا اور حدیث بیان کی لیکن انہوں نے حالت بیداری میں اس کو نہ دیکھا اور محدث وہ ہے جو ملائکہ سے ہم کلام ہوتا ہے ان کا کلام سنتا ہے لیکن اسے دیکھتا نہیں اور نہ خواب میں نظر آتا ہے۔

۴۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَحَدَّثَ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَعْقُوبَ الْأَشَمِيِّ، عَنْ مَرْزَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليهما السلام فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ وَلَا مُحَدَّثٍ»، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ لَيْسَتْ هَذِهِ قِرَائِنًا فَمَا الرَّسُولُ وَالنَّبِيُّ وَالْمُحَدَّثُ؟ قَالَ: الرَّسُولُ الَّذِي يَظْهَرُ لَهُ الْمَلَكُ وَيُكَلِّمُهُ وَالنَّبِيُّ هُوَ الَّذِي يَرَى فِي مَنَامِهِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَتِ النَّبُوءَةُ وَالرِّسَالَةُ لِوَاحِدٍ وَالْمُحَدَّثُ الَّذِي يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلَا يَرَى

الصُّورَةَ قَالَ : قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ كَيْفَ يَعْلَمُ أَنَّ الَّذِي رَأَى فِي التَّوَمِ حَقٌّ وَأَنَّهُ مِنَ الْمَلِكِ ؟  
قَالَ : يُوقِقُ لِدَلِكْ حَتَّى يَعْرِفَهُ ، لَقَدْ حَتَمَ اللَّهُ بِكِتَابِكُمْ الْكُتُبَ وَحَتَمَ بِنَبِيِّكُمْ الْأَنْبِيَاءَ .

۴- راوی کہتا ہے حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق سے آیہ وما ارسلنا الخ کی تلاوت کر کے پوچھ دیا یہ

ہماری قرأت نہیں، پس کیا فرق ہے رسول و نبی و محدث میں فرمایا، رسول وہ ہے جس کے پاس ظاہر و باطن ہر فرشتہ آتا ہے اور اس سے ہم کلام ہوتا ہے اور نبی وہ ہے جو خواب میں دیکھتا ہے اور با اوقات نبوت و رسالت شخص خاص و احاد میں جمع ہوتی ہیں اور محدث وہ ہے کہ آواز سنتا ہے اور صورت نہیں دیکھتا میں نے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے وہ کیسے جانتا ہے کہ خواب میں جو دیکھا وہ حق ہے اور یہ فرشتہ کہہ رہا ہے، فرمایا، بتوفیق الہی وہ جان لیتا ہے تمہاری کتاب پر خدا کی کتابیں ختم ہو گئیں اور تمہارے نبی پر انبیاء ختم ہو گئے

## چوتھا باب

### خدا کی حجت بندوں پر بغیر امام تمام نہیں ہوتی

(باب)

( أَنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ لِلَّهِ عَلَى خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ )

۱- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ دَاوُدَ الرِّقِيِّ ، عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ لِلَّهِ عَلَى خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ حَتَّى يَعْرِفَ .

۱- فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ بغیر امام کی معرفت کرائے خدا کی حجت بندوں پر تمام نہیں ہوتی۔

۲- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُنْجَبٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَاءِ قَالَ : سَمِعْتُ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ حَتَّى يَعْرِفَ .

۲- فرمایا امام رضا علیہ السلام نے خدا کی حجت بندوں پر بغیر امام کی معرفت کرائے پوری نہیں ہوتی۔

۳- أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَبْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عُمَارَةَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُومُ لِلَّهِ عَلَى خَلْقِهِ إِلَّا بِإِمَامٍ حَسْبَى يُعَرَفُ.

۳۔ امام رضاؑ نے فرمایا اللہ کی حجت کسی بھی مخلوق پر تمام نہیں بغیر عزت امام۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنْ خَلْفِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِيَانَ بْنِ تَغْلِبٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْحُجَّةُ قَبْلَ الْخَلْقِ وَمَعَ الْخَلْقِ وَبَعْدَ الْخَلْقِ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادقؑ علیہ السلام نے حجت خلق سے پہلے بھی تھی اس کے ساتھ بھی اس کے بعد بھی۔

## پانچواں باب

زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی

(بَابُ ۵)

( أَنَّ الْأَرْضَ لَا تَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ )

۱۔ عَدُوٌّ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرِو، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْمَلَاءِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: تَكُونُ الْأَرْضُ لَيْسَ فِيهَا إِمَامٌ، قَالَ: لَا، قُلْتُ: يَكُونُ إِمَامَانِ؟ قَالَ: لَا إِلَّا وَاحِدُهُمَا صَامِتٌ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادقؑ علیہ السلام سے پوچھا۔ ایسا ہو سکتا ہے کہ زمین پر کوئی حجت خدا نہ ہو فرمایا نہیں۔ میں نے کہا۔ دو امام بھی ایک وقت میں ہو سکتے ہیں فرمایا نہیں۔ مگر ایک ان میں سے صامت ہو سکتا ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَمْرِو، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ وَسَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَخْلُو إِلَّا وَفِيهَا إِمَامٌ كَيْفَمَا إِنَّ زَادَ الْمُؤْمِنُونَ شَيْئًا زَادَهُمْ. وَإِنْ نَقَدُوا شَيْئًا أَتَمَّتْ لَهُمْ.

۲۔ راوی کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادقؑ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہتی اس میں ایک امام ضرور رہتا ہے تاکہ مومنین اگر مومنین میں کوئی زیادتی کریں تو وہ رد کر دے اور اگر کمی کر دیں تو اس کو ان کے لئے پورا کر دے۔

۳- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ نُجَيْمٍ الْمُسَلِّي، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَامِرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا زِلْتُ الْأَرْضُ إِلَّا وَلِلَّهِ فِيهَا الْحُجَّةُ، يَعْرِفُ الْحَادِلَ وَالْجَرَامَ، وَيَدْعُو النَّاسَ إِلَى سَبِيلِ اللَّهِ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے زمین میں کوئی نہ کوئی حجت خدا ضرور رہتا ہے وہ لوگوں کو حلال و حرام کی معرفت کرتا ہے اور ان کو راہ خدا کی طرف بلاتا ہے۔

۴- أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: تَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ؟ قَالَ: لَا.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ زمین بغیر حجت خدا کے باقی نہیں رہ سکتی۔

۵- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَفْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَدَعْ الْأَرْضَ بِغَيْرِ عَالِمٍ وَلَوْلَا ذَلِكَ لَمْ يَعْرِفِ الْحَقُّ مِنَ الْبَاطِلِ.

۵۔ فرمایا صادق آل محمد نے خدا نے بغیر عالم کے زمین کو نہیں چھوڑا اور اگر ایسا نہ ہوتا تو حق باطل سے جدا نہ ہوتا۔

۶- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَجَلَ وَأَعْظَمُ مِنْ أَنْ يَتْرَكَ الْأَرْضَ بِغَيْرِ إِمَامٍ عَادِلٍ.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ذات باری اس سے اجل و اعظم ہے کہ وہ زمین کو بغیر امام عادل کے چھوڑ دے۔

۷- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، وَهَشَامُ بْنُ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ لَا تَخْلِي أَرْضَكَ مِنْ حُجَّةٍ لَكَ عَلَى خَلْقِكَ.

۷۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے خداوند اوز زمین کو بغیر اپنی حجت کے اپنے بندوں پر خالی نہیں چھوڑتا۔

۸- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَفْسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضِيلِ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ

ﷺ قَالَ قَالَ : وَاللَّهِ مَا تَرَكَ اللَّهُ أَرْضًا مُنْذُ قَبَسَ آدَمُ ﷺ إِلَّا لَوْ فِيهَا إِمَامٌ يُهْتَدَى بِهِ إِلَى اللَّهِ وَهُوَ حُجَّتُهُ عَلَى عِبَادِهِ وَلَا تَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ حُجَّةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ .

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خداوند تعالیٰ نے زمین پر جب سے آدم کا انتقال کیا۔ کبھی اپنی زمین کو بغیر امام کے نہیں چھوڑا۔ یہ امام لوگوں کو اللہ کی طرف ہدایت کرتا ہے اور اس کے بندوں پر اس کی حجت ہوتا ہے زمین کسی وقت وجود امام سے خالی نہیں رہی۔ یہ حجت خدا ہوتا ہے اس کے بندوں پر۔

۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ ﷺ : إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ وَأَنَا وَاللَّهُ ذَلِكَ الْحُجَّةُ .

۹۔ خدا نے کبھی زمین کو اپنی حجت سے خالی نہیں چھوڑا اور ہم اس کی حجت ہیں۔

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ ، أَتَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ؟ قَالَ : لَوْ بَقِيَتِ الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ لَسَاخَتْ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ کیا زمین بغیر امام باقی رہتی ہے۔ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا ہم امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہ روایت کرتے ہیں کہ بغیر امام زمین باقی نہیں رہتی۔ مگر جب اللہ اہل ارض اور بندوں سے ناراض ہو ایسی صورت میں وہ باقی نہ رہے گی اور دیران ہو جائے گی۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ﷺ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَتَبْقَى الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ؟ قَالَ : لَا ؛ قُلْتُ : فَإِنَّا نَرَوْهَا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهَا لَا تَبْقَى بِغَيْرِ إِمَامٍ إِلَّا أَنْ يَسْخَطَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ أَوْ عَلَى الْعِبَادِ ؛ فَقَالَ : لَا ، لَا تَبْقَى إِذَا لَسَاخَتْ .

۱۱۔ امام رضا نے فرمایا کہ زمین کے طبق بغیر امام کے نہیں رہ سکتے، یہی حدیث نقل ہوئی ہے راوی کے باپ دادا سے امام جعفر صادق سے۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْمُؤْمِنِ، عَنْ أَبِي هُرَاسَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : لَوْ أَنَّ الْإِمَامَ رَفَعَ مِنَ الْأَرْضِ سَاعَةً لَمَاجَتْ بِأَهْلِهَا كَمَا يَمُوجُ الْبَحْرُ بِأَهْلِهِ .

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر ایک ساعت کے لئے بھی امام روئے زمین پر نہ ہو تو زمین معوا اپنے

اہل کے اس طرح حرکت میں آئے گی جس طرح کشتی والوں کے لئے دریا میں تہوج پیدا ہوتا ہے

۱۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثَيْبٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُثْمَانَ عَنِ الْوَشَاءِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام هَلْ نَبَقِيَ الْأَرْضُ بِغَيْرِ إِمَامٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: إِنَّمَا نَرَوْهَا أَنفَهَا لَا تَبْقَى إِلَّا أَنْ يَسْخَطَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعِبَادَةِ؟ قَالَ: لَا تَبْقَى إِذَا لَسَاخَتْ.

۱۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا بغیر امام کے زمین باقی نہیں رہ سکتی۔ فرمایا نہیں۔ میں نے کہا ہم روایت کرتے ہیں کہ زمین بے امام نہ رہے گی۔ مگر جب خدا اپنے بندوں سے ناخوش ہو فرمایا اس وقت وہ اضطراب میں آئے گی۔

## چھٹا باب

اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی ہوں گے تو ان میں ایک حجت خدا ہوگا

(باب ۶)

أَنَّهُ لَوْ لَمْ يَبْقَ فِي الْأَرْضِ إِلَّا رَجُلَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةَ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ الطَّيَّارِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: لَوْ لَمْ يَبْقَ فِي الْأَرْضِ إِلَّا اثْنَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةَ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا اگر روئے زمین پر صرف دو آدمی باقی رہ جائیں گے تو ان میں سے ایک حجت خدا ہوگا

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى جَمَعَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ حَمَزَةَ بْنِ الطَّيَّارِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَوْ بَقِيَ اثْنَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةَ عَلَى صَاحِبِهِ.

مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى مِثْلَهُ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر زمین پر دو آدمی بھی ہوں گے تو ان میں ایک دوسرے پر حجت ہوگا



۳۔ عَمَّارُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ دَاوُدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ كُرَّامٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَوْ كَانَ النَّاسُ رَجُلَيْنِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْإِمَامَ وَقَالَ: إِنَّ آخِرَ مَنْ يَمُوتُ الْإِمَامُ لِفُلَانٍ يَحْتَجُّ أَحَدًا عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنَّهُ تَرَكَهُ بِغَيْرِ حُجَّةٍ لِلَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر دو آدمی بھی باقی رہیں گے تو ایک ان میں امام ہوگا اور سب سے آخر میں مرنے والا امام ہوگا تا کہ بندہ کی فدا کی یہ حجت نہ ہو کہ اس کو بے حجت فدا چھوڑ دیا گیا ہے

۴۔ عَمَّارُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ ابْنِ سِينَانَ، عَنْ حَمْرَةَ بْنِ الطَّيْبَارِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: لَوْ لَمْ يَبْقَ فِي الْأَرْضِ إِلَّا اثْنَانِ لَكَانَ أَحَدُهُمَا الْحُجَّةُ أَوِ الثَّانِي الْحُجَّةُ الشَّكُّ مِنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر دو آدمی بھی باقی رہیں گے تو ان میں سے ایک حجت ہوگا یا دوسرا۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَوْ لَمْ يَكُنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا اثْنَانِ لَكَانَ الْإِمَامُ أَحَدَهُمَا.

۵۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر زمین پر صرف دو آدمی باقی رہیں گے تو ایک ان میں حجت ہوگا۔

## ساتواں باب

### معرفت امام اور اس کی طرف رجوع

(( بَابُ مَعْرِفَةِ الْإِمَامِ وَالرَّجْعِ إِلَيْهِ ))

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْقُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّمَا يَعْبُدُ اللَّهَ مَنْ يَعْرِفُ اللَّهَ، فَأَمَّا مَنْ لَا يَعْرِفُ اللَّهَ فَأَمَّا يَعْبُدُهُ هَكَذَا ضَالًّا فَلَمْ يَلَمْ: جُمِلْتُ فِذَاكَ فَمَا مَعْرِفَةُ اللَّهِ؟ قَالَ: تَصْدِيقُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَصْدِيقُ

رَسُولُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْإِيمَانُ بِهِ وَبِأَمَّةِ الْهُدَى وَالْبَرَاءَةُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ  
عَدُوِّهِمْ هَكَذَا يَعْرِفُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ .

۱۔ ابو حمزہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا عبادت خدا وہ کرتا ہے جو اللہ کی معرفت رکھتا ہے اور جو معرفت نہیں رکھتا وہ ضلالت کے ساتھ عبادت کرتا ہے میں نے پوچھا اللہ کی معرفت کیا ہے فرمایا اللہ کی اور اس کے رسول کی تصدیق اور علی علیہ السلام سے دوستی اور ان کو اور دیگر ائمہ ہدی کو امام ماننا اور ان کے دشمنوں سے اظہار برأت کرنا۔ اس طرح معرفت الہی باری تعالیٰ حاصل ہوتی ہے

۲۔ الْحُسَيْنُ، عَنْ مُعَلَّى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَحَدِهِمَا عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: لَا يَكُونُ الْعَبْدُ مُؤْمِنًا حَتَّى يَعْرِفَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْأَمَّةَ كُلَّهُمْ وَإِمَامَ زَمَانِهِ وَيَرُدَّ إِلَيْهِ وَيُسَلِّمَ لَهُ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ يَعْرِفُ إِلَّا خَرَهُ وَهُوَ يَجْعَلُ الْأَوَّلَ

۲۔ ابن اذینہ سے مروی ہے کہ ایک سے زیادہ لوگوں نے امام محمد باقر علیہ السلام یا امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا۔ کوئی بندہ مومن نہیں ہو سکتا جب تک اللہ اور اس کے رسول اور تمام ائمہ کو نہ پہچانے اور اپنے امام زمانہ کو بھی اور اپنے معاملات ان کی طرف رجوع کرے اور اپنے کو ان کے سپرد کرے پھر فرمایا جو اول سے جاہل ہے وہ آخرت کو کیا جائے گا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَخْبِرْنِي عَنْ مَعْرِفَةِ الْإِمَامِ مِنْكُمْ وَاجِبَةً عَلَى جَمِيعِ الْخَلْقِ؟ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ بَعَثَ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ رَسُولًا وَحُجَّةً لِلَّهِ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِهِ فِي أَرْضِهِ، فَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ وَبِالْأَمَّةِ وَاتَّبَعَهُ وَصَدَّقَهُ فَإِنَّ مَعْرِفَةَ الْإِمَامِ مِنْهَا وَاجِبَةٌ عَلَيْهِ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَلَمْ يَتَّبِعْهُ وَلَمْ يَصَدِّقْهُ وَيَعْرِفْ حَقَّهُمَا فَكَيْفَ يَجِبُ عَلَيْهِ مَعْرِفَةُ الْإِمَامِ وَهُوَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَيَعْرِفُ حَقَّهُمَا؟ قَالَ: قُلْتُ: فَمَا تَقُولُ فِيمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَبُصِّدَ رَسُولُهُ فِي جَمِيعِ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ؟ يَجِبُ عَلَى أُولَئِكَ حَقُّ مَعْرِفَتِكُمْ؟ قَالَ: نَعَمْ أَلَيْسَ هَؤُلَاءِ يَعْرِفُونَ قُلَانَا وَفُلَانًا؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: أَتَرَى أَنَّ اللَّهَ هُوَ الَّذِي أَوْفَعَ فِي قُلُوبِهِمْ مَعْرِفَةَ هَؤُلَاءِ؟ وَاللَّهِ مَا أَوْفَعَ ذَلِكَ فِي قُلُوبِهِمْ إِلَّا الشَّيْطَانُ، لَا وَاللَّهِ مَا أَلْهَمَ الْمُؤْمِنِينَ حَقَّنَا إِلَّا

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

۳۔ زراہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ مجھے معرفت امام کے متعلق بتائیے کہ کیا وہ واجب ہے تمام مخلوق پر۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ کو بھیجا۔ تمام لوگوں کی طرف رسول اور اپنی حجت بنا کر تمام مخلوق پر۔

پس جو اللہ اور محمد رسول اللہ پر ایمان لایا اور اللہ کی پیروی کی اور تصدیق کی تو اس پر ہم میں سے ہر امام کی معرفت واجب ہے اور جو اللہ اور رسول پر ایمان نہ لایا اور نہ انکا اتباع کیا اور نہ رسول کی اُمت کی اور نہ ان دونوں کے حق کو پہچانا تو معرفت امام ان پر کسے واجب ہوگی۔ راوی کہتے ہیں۔ میں نے پوچھا۔ آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا اور جو کچھ رسول پر نازل ہوا ہے اس کی تصدیق کی ہو تو کیا آپ لوگوں کا حق معرفت ان پر واجب ہے۔ فرمایا ہاں یہ لوگ فلاں فلاں کو پہچانتے ہیں۔ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا اللہ نے ان کے دلوں میں ان کی معرفت ڈالی ہے اللہ نے تو مومنین کے دلوں میں ہمارے حق کا اہام کیا ہے۔

۱۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمَقْدَامِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ إِنَّمَا يَعْرِفُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيَعْبُدُهُ مَنْ عَرَفَ اللَّهَ وَعَرَفَ إِمَامَهُ وَمَا أَهْلُ الْبَيْتِ وَمَنْ لَا يَعْرِفُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَعْرِفُ الْإِمَامَ مِمَّا أَهْلُ الْبَيْتِ فَإِنَّمَا يَعْرِفُ وَيَعْبُدُ اللَّهَ هَكَذَا وَاللَّهُ ضَالًّا.

۴۔ جابر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جو خدا کی معرفت رکھتا ہے اور اس کی عبادت کرتا ہے وہ ہم اہلبیت میں سے اپنے امام کو بھی پہچانتا ہے اور جو اللہ کی معرفت نہیں رکھتا اور ہم اہلبیت کی معرفت رکھتا ہے تو غیر خدا کی عبادت کرتا ہے اور یہ کھلی گمراہی ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ جُمُورٍ، عَنْ فَصَّالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ ذَرِيجٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْأُئِمَّةِ بَعْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِمَامًا ثُمَّ كَانَ الْحَسَنُ إِمَامًا، ثُمَّ كَانَ الْحُسَيْنُ إِمَامًا، ثُمَّ كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ إِمَامًا، ثُمَّ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ إِمَامًا، مَنْ أَنْكَرَ ذَلِكَ كَانَ كَمَنْ أَنْكَرَ مَعْرِفَةَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَمَعْرِفَةَ رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله، ثُمَّ قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ؟ جَعَلْتُ فِذَاكَ فَأَعَدْتُهَا عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ لِي: إِنِّي إِنَّمَا حَذَّ ثَنُكَ لِمَتَكُونَ مِنْ شَهْدَاءِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَرْضِهِ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آنحضرت صلعم کے بعد آئمہ سے متعلق پوچھا۔  
فرمایا حضرت کے بعد امیر المؤمنین امام تھے پھر امام حسن پھر امام حسین پھر علی بن الحسین پھر محمد بن علی امام ہوئے۔  
جس نے انکار کیا۔ ان سے، اس نے معرفت باری تعالیٰ سے انکار۔ اس نے رسول کی معرفت سے انکار کیا۔ میں نے کہا کہ امام محمد  
باقر علیہ السلام کے بعد آپ امام ہیں۔ میں نے اس کا اعادہ تین بار کیا۔ فرمایا۔ میں نے تم سے سلسلہ بیان کر دیا۔ اب  
میرے سوا اور کون ہوگا؟ یہ اس لئے بیان کیلئے کہ روئے زمین پر تم اللہ کے گواہوں میں سے ہو جاؤ۔

عَنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دَاوُدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّكُمْ لَا تَكُونُونَ مَالِحِينَ حَتَّى  
تَعْرِفُوا وَلَا تَعْرِفُوا حَتَّى تَصَدِّقُوا وَلَا تَصَدِّقُوا حَتَّى تَسْلَمُوا أَبْوَابًا أَرْبَعَةً لَا يَصْلَحُ أُولَئِكَ إِلَّا بِالْخِرَاءِ ،  
حَتَّى أَصْحَابُ الثَّلَاثَةِ وَتَاهُوا تَبِعَهَا بَعْدُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَا يَقْبَلُ إِلَّا الْأَعْمَلَ الصَّالِحَ وَلَا يَقْبَلُ  
اللَّهُ إِلَّا الْوَعْدَ ، بِالْإِسْرَافِ وَالْعُبُورِ ، فَمَنْ دَفَعَ اللَّهُ عَنَّا وَجَلَّ بِشَرِّهِ وَاسْتَعْمَلَ مَا وَصَفَ فِي عَهْدِهِ نَالَ  
مَا عِنْدَهُ وَاسْتَكْمَلَ [عَمَلَهُ] وَعَدَهُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَحْبَبَ الْعِبَادَ بِطُرُقِ الْهُدَى وَشَرَعَ لَهُمْ فِيهَا  
الْمَنَارَ وَاسْتَبْرَأَهُمْ كَيْفَ يَسْلَكُونَ فَقَالَ : «وَأَيُّيَا لَعَنَةُ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحَاتٍ هَاهُنَا اهْتَدَى»  
وَقَالَ : «إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ» فَمَنْ اتَّقَى اللَّهَ فِيمَا أَمَرَهُ لَقِيَ اللَّهَ مُؤْمِنًا بِمَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
هَيَّاتُ هَيَّاتُ فَاتَ قَوْمٌ وَمَاتُوا قَبْلَ أَنْ يَهْتَدُوا وَطَسُوا أَنفُسَهُمْ آمَنُوا وَأَشْرَكُوا مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ،  
إِنَّهُ مَنْ أَتَى الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا اهْتَدَى وَمَنْ أَخَذَ فِي غَيْرِهَا سَلَكَ طَرِيقَ الرَّدَى ، وَصَلَّ اللَّهُ طَاعَةَ  
وَلِيٍّ أَمْرِهِ بِطَاعَةِ رَسُولِهِ وَطَاعَةَ رَسُولِهِ بِطَاعَةِ ذِمَّتِهِ فَمَنْ تَرَكَ طَاعَةَ وَلَاؤِ الْأَمْرِ لَمْ يُطِيعِ اللَّهَ وَلَا رَسُولَهُ وَهُوَ  
إِلَّا قَرَارٌ بِمَا نُزِّلَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَالنَّاسُ أَلْبَسُوا الْبُيُوتَ النَّبِيَّ  
إِنَّ اللَّهَ أَنْ تَرْفَعَ وَيَدَّ كَرَفِيهَا اسْدُدْ فَإِنَّهُ أَحْبَبَ كُمْ أَنَسَهُمْ رِجَالًا لَا تُلْهِمُهُمْ تِجَارَةً وَلَا يَبِيعُ عَنْ ذِكْرِ  
اللَّهِ وَإِقَامِ الْعَمَلِ وَإِيثَارِ الرَّبِّ ، يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ : إِنَّ اللَّهَ قَدِ اسْتَخْلَصَ  
الرُّسُلَ لِأَمْرِهِ ، ثُمَّ اسْتَخْلَعَهُمْ مَدَّ فِيهِ يَدَ الْيَدِ فِي نَذَرِهِ : فَقَالَ : «وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ»  
نَا مِنْ حَيْثُ وَاهْتَدَى مَنْ أَبْصَرَ وَعَقَلَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : «فَإِنَّهَا لَأَنْعَمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِنْ  
تَنْعَمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي السُّدُورِ» وَكَيْفَ يَهْتَدِي مَنْ لَمْ يُبْصِرْ وَكَيْفَ يُبْصِرُ مَنْ لَمْ يَتَذَبَّرْ : إِنَّمَا  
رَسُولُ اللَّهِ وَاهْلُ بَيْتِهِ وَأَقْبَرُ مَا نَزَلَ مِنَ عِنْدِ اللَّهِ وَاتَّبِعُوا آثَارَ الْهُدَى ، فَإِنَّهُمْ عِلَامَاتُ الْأَمَانَةِ

وَالْقُنَىٰ وَاعْلَمُوا أَنَّهُ لَوْ أَنَا نَكَّرَ رَجُلٌ عِيسَىٰ ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَقَرَّ بِمَنْ يَزُوهُ مِنَ الرُّسُلِ لَمْ يُؤْمِنُوا  
إِفْتَصَحُوا الطَّرِيقَ بِالنَّمَّاسِ الْمَنَارِ وَالْتَمِسُوا مِنْ وَرَاءِ الْحُجُبِ إِلَّا نَارًا تَشْتَكِمُلُوا أَمَرَ دِينِكُمْ وَتُؤْمِنُوا  
بِاللَّهِ رَبِّكُمْ.

۶۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تم صالحین میں سے نہیں ہو سکتے جب تک خدا کی معرفت حاصل نہ کرو  
اور معرفت نہیں ہوگی بغیر نبی کی تصدیق کئے اور یہ تصدیق نہیں ہوگی بغیر چار باتوں کے تسلیم کئے اور نہیں درست ہوگا پہلا  
بغیر آخر کے جس نے صرف تین کو مانا وہ گمراہ ہو گیا اور بہت حیران (سرگرداں) پھرا۔ خدا نہیں قبول کرتا۔ مگر عمل صالح کو۔  
اور خدا نہیں قبول کرتا۔ مگر وہ کو جو شرط و عہد کے ساتھ ہو پس جس نے شرط و عہد کو پورا کیا اور ان امور کو بجالایا  
جو داخل عہد تھے تو اس نے اپنے وعدے کو پورا کر لیا۔ خداوند عالم نے بندوں کو آگاہ کیا ہے ہدایت کے طریقوں سے۔ اور تمام  
کئے اور انکے لئے ہدایت کے منار اور آگاہ کیا ان کو کہ شریعت کی راہ میں کیسے چلیں اور فرمایا میں گناہوں کا بخشنے والا ہوں اس  
کے جو توبہ کرے اور ایمان کے ساتھ عمل صالح بجالائے اور ہدایت قبول کرے اور فرمایا خدا متقیوں کے عمل کو قبول کرتا ہے  
پس جو اللہ سے ڈرا اس عمل میں جس کا اس نے حکم دیا ہے تو وہ مومن ہو کر اللہ سے ملے گا انیسویں فرسوس اس قوم پر جو ہدایت حاصل  
کرنے سے پہلے مر گئی اور اسے اپنے مومن ہونے کا گمان رہا اور انہوں نے شکر کیا اس صورت سے کہ انھیں پتہ بھی نہ چلا۔ بے  
شک جو گھروں میں دروازے سے آیا اس نے ہدایت پائی اور جس نے غیر سے لیا اس نے ہلاکت کا راستہ لے لیا۔ خدا  
نے اپنے ولی امر کی اطاعت کو اپنے رسول کی اطاعت سے ملایا اور رسول کی اطاعت کو اپنی اطاعت سے جس نے ایمان امر کی  
اطاعت ترک کی، اس نے نہ اللہ کی اطاعت کی نہ رسول کی اور یہ اطاعت اقرار ہے ماجاہ النبی کا یعنی جو احکام آنحضرت  
پر نازل ہوئے ہر نماز کے وقت نیت کرو اور ان گھروں کو تلاش کرو جن کو بلند کیلئے اور جن میں ذکر خدا ہو تلے اس  
لئے کہ تم کو خبر ہو ہے کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ نہ بیع نہ فروخت، ان کو ذکر خدا سے غافل کرتی ہے اور نہ تجارت اور وہ نماز کو قائم  
کرنے والے اور زکوٰۃ کو دینے والے ہیں اور ڈرتے ہیں اس روز سے جس میں دل پلٹ جائیں گے اور آنکھیں خدا نے مخصوص  
کیا اپنے رسولوں کو اپنے امر کئے اور فالص کیا ان کو اس کی تصدیق کرنے کے لئے اپنے انداز میں جیسا کہ فرمایا ہے کہ کوئی امت  
ایسی نہیں ہوگی کہ جن میں ڈرنے والا نہ آیا ہو حیران و پریشان ہو جو اس سے جاہل رہا اور ہدایت یافتہ ہو جو جس نے غور کیا اور  
عقل سے کام لیا۔

خدا کہتا ہے کہ جہالت آنکھوں کو اندھا نہیں کرتی بلکہ وہ ان دونوں کو اندھا بنا دیتی ہے جو سینوں کے اندر ہیں کیونکہ  
ہدایت پلے گا وہ جس نے سمجھا نہیں اور کیوں کہ سمجھے گا وہ جس نے غور نہیں کیا۔ اللہ کے رسول کا اتباع کرو اور ان کے ہدایت  
کا اتباع کرو اور آثار ہدایت کا کہ وہ امانت اور تقویٰ کے نشان ہیں اور سمجھ لو اگر کوئی عیسیٰ ابن مریم کا انکار کرے اللہ

ان کے سوا دوسرے رسولوں کا اقرار کرے تو وہ ایمان نہیں لایا۔ جو ہدایت کے منارے ہیں۔ ان تک پہنچو اور پردوں کے پیچھے آثار قدرت تلاش کرو تاکہ تمہارے دین کا معاملہ پورا ہو جائے اور تم اپنے رب اللہ پر ایمان لانے والے بن جاؤ۔

۷- عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ صَغِيرٍ، عَنْ مَنْ حَدَّثَهُ، عَنْ رِيعِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: أَبِي اللَّهِ أَنْ يُجْرِيَ الْأَشْيَاءَ لَا بِأَسْبَابٍ؛ فَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا وَجَعَلَ لِكُلِّ سَبَبٍ شَرْحًا وَجَعَلَ لِكُلِّ شَرْحٍ عِلْمًا وَجَعَلَ لِكُلِّ عِلْمٍ بَابًا نَاطِقًا، عَرَفَهُ مَنْ عَرَفَهُ وَجْهَهُ مَنْ جَهِلَهُ، ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَحَنُّ.

۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے تمام اشیاء کو اسباب سے جاری کیا ہے اور ہر شے کا ایک سبب قرار دیا ہے اور ہر سبب کی ایک شرح ہے اور ہر شرح کے لئے ایک علم ہے اور ہر علم کے لئے ایک باب ناطق ہے جس نے ان کو جانا اس نے معرفت حاصل کر لی اور جو جاہل رہا وہ جاہل رہا، اور یہ علم ولے رسول اللہ ہیں اور ہم۔

۸- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صفوان بن يحيى، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: كُلُّ مَنْ دَانَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِعِبَادَةٍ يَجْهَدُ فِيهَا نَفْسَهُ وَلَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللَّهِ، فَسَعِيهِ غَيْرُ مَقْبُولٍ وَهُوَ ضَالٌّ مُنْحَرِقٌ وَاللَّهُ شَانِيهِ؛ لَا عَمَالِهِ وَمَنْ لَهُ كَمَلٌ شَاءَ ضَلَّتْ عَنْ رَايِعِيَا وَقَطِيعِيَا فَهَجَمَتْ دَائِبَةٌ وَجَائِئِيَّةٌ يَوْمَهَا: فَلَمَّا جَسَّهَا اللَّيْلُ بَصُرَتْ بِقَطِيعٍ غَنِمَ مَعَ رَايِعِيَا، فَحَسَّتْ إِلَيْهَا وَاعْتَرَّتْ بِهَا. فَبَانَتْ مَعَهَا فِي مَرَبِضِهَا فَلَمَّا أَنْ سَاقَ الرَّايِعِي قَطِيعَهُ أَتَكَرَّتْ رَايِعِيَا وَقَطِيعِيَا، فَهَجَمَتْ مُنْحَرِقَةً تَطْلُبُ رَايِعِيَا وَقَطِيعِيَا فَبَصُرَتْ بِغَنِمٍ مَعَ رَايِعِيَا فَحَسَّتْ إِلَيْهَا وَاعْتَرَّتْ بِهَا، فَصَاحَ بِهَا الرَّايِعِي: الْحَقِّي بِرَايِعِيكَ وَقَطِيعِكَ فَأَنْتِ تَائِهَةٌ مُنْحَرِقَةٌ عَنْ رَايِعِكَ وَقَطِيعِكَ فَهَجَمَتْ دُغْرَةً: مُنْحَرِقَةً، تَائِهَةً، لَارَايِي لَهَا يُرِيدُهَا إِلَى مَرَاغَا أَوْ يُرِيدُهَا: فَبَيْنَا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا غَنِمَ الذِّئْبُ ضَيْعَتَهَا، فَأَكَلَهَا، وَكَذَلِكَ وَاللَّهُ يَا مُحَمَّدُ! مَنْ أَصْبَحَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ظَاهِرٌ غَادِلٌ أَصْبَحَ ضَالًّا تَائِهًا، وَإِنْ مَاتَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ مَاتَ بِمِثَّةِ كُفْرٍ وَنِفَاقٍ وَاعْلَمْ يَا مُحَمَّدُ! أَنَّ أُمَّةَ الْجَوْرِ وَاتَّبَاعَهُمْ لَمَعَزُولُونَ عَنْ دِينِ اللَّهِ فَذَلُّوا وَأَضَلُّوا فَأَعْمَلُهُمُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَهَا كَرَمًا! اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ لَا يَقْدِرُونَ وَمَا كَسَبُوا عَلَى شَيْءٍ، ذَلِكَ هُوَ الصَّلَاةُ الْبَعِيدُ.

۸۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے، جو شخص اللہ سے قربت چاہے اور عبادت میں مشغول رہے اور

اس کا منصوبہ من اللہ امام نہ ہو تو اس کی یہ کوشش غیر مقبول ہے وہ گمراہ اور امر دین میں متوجہ ہے اور خدا اس کے اعمال کا دشمن ہے اس کی مثال اس بکری کی سی ہے جو اپنے چرواہے سے جدا ہو گئی ہو اور اپنے گلہ کو اس نے چھوڑ دیا ہو اور اپنی گمشدگی کے دن اپنی آمد و رفت کے دن مضطرب ہو اس حالت میں کہ جب رات نے اس کو آلیا تو اس نے بکریوں کے ایک گلہ کو اپنے چرواہے کے ساتھ دیکھا۔ پس وہ دھوکہ میں اس کی طرف چلی اور رات کو انہی کے تھکان پر رہی۔ صبح کو جب گلہ بان اپنے گلے کو لے کر چلنے لگا تو اس کو یہ بکری غیر معلوم ہوئی۔ لہذا اپنے گلہ سے اسے جدا کر دیا۔ اب وہ حیران ہو کر اپنے چرواہے اور گلہ کو ڈھونڈنے لگی اب اس نے ایک بکری کو اس کے چرواہے کے ساتھ دیکھا پس دھوکا کھا کر اس کے ساتھ ہوئی۔ چرواہے نے کہا تو اپنے چرواہے اور گلے کے پاس جا۔ یہاں کیسے آگئی تو اپنے چرواہے اور گلے سے الگ ہو کر حیران و پریشان پھر رہی ہے اب وہ اس حالت میں مضطرب الحال اور گم کردہ راہ تھی کہ کوئی چرواہا اس کا نہ تھا ناگاہ ایک بھیڑیہ نے اس کی گمشدگی کو غنیمت جان کر چیر بھاڑ ڈالا۔ پس لے محمد! در ادوی ایہی حال اس امت کے اس شخص کا ہے جس کا کوئی امام منصوب من اللہ نہیں جو ظاہر و عادل ہو ایسی صورت میں وہ گمراہ ہو کر حیران و پریشان پھر تلے اگر وہ اس حالت میں مر گیا تو کفر کی تہمت اور نفاق کی تائید ہو۔ محمدیان کو کہہ کفر اور ان کے تابعین دین سے الگ ہیں اور خود گمراہ ہیں اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے۔ ان کے اعمال اس را کھ کی طرح ہیں جس کی ندری کا جھونکا اڑا کر لے جاتے جو کچھ انھوں نے کیلئے وہ اس کی کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے بس اس کا نام کھلی گمراہی ہے۔

۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَائِدٍ، عَنْ مُقَرِّنٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: جَاءَ ابْنُ الْكَوَاكِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ «وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كَلَامَ سِبْطِهِمْ؟» فَقَالَ: نَعْنُ عَلَى الْأَعْرَافِ، نَعْرِفُ أَنْصَارَنَا وَسِبْطَهُمْ وَنَعْنُ الْأَعْرَافُ الَّذِي لَا يُعْرِفُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بِسَبِيلِ مَعْرِفَتِنَا وَنَعْنُ الْأَعْرَافُ يَعْرِفُنَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى الصِّرَاطِ؛ فَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ عَرَفَنَا وَعَرَفْنَاهُ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا مَنْ أَنْكَرَنَا وَأَنْكَرْنَاهُ، إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَوْ شَاءَ لَعَرَفَ الْعِبَادَ نَفْسَهُ وَلَكِنْ جَعَلْنَا أَبْوَابَهُ وَصِرَاطَهُ وَسَبِيلَهُ وَالْوَجْهَ الَّذِي يُؤْتِي مِنْهُ، فَمَنْ عَدَلَ عَنْ وَلَايَتِنَا أَوْ فَصَلَ عَلَيْنَا غَيْرَنَا، فَارْتَمَى عَنِ الصِّرَاطِ لَنَا كِبُورٌ فَلَا سَوَاءَ مَنِ اعْتَصَمَ النَّاسُ بِهِ وَلَا سَوَاءَ حَيْثُ دَهَبَ النَّاسُ إِلَى عِيُونٍ كِيدَةٍ يَفْرُغُ بَعْضُهَا فِي بَعْضٍ، وَدَهَبَ مَنْ دَهَبَ إِلَيْنَا إِلَى عِيُونٍ صَافِيَةٍ تَجْرِي بِأَمْرِ رَبِّهَا؛ لَا تَفَادَلَهَا وَلَا تَنْقِطَاعُ.

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ابن الکواکب امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس آیا اور کہنے لگا امیر المؤمنین

کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ اعراف پر کچھ لوگ ہوں گے جو سب کو ان کی پیشانیاں دیکھ کر پہچانیں گے فرمایا۔ اعراف ہم ہیں ہم اپنے انصار کو ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے ہم ہی وہ اعراف ہیں کہ اللہ کی معرفت نہیں ہوتی مگر ہماری معرفت کی راہ سے اور ہم ہی وہ اعراف ہیں جن کی معرفت خدا درذ قیامت صراط پر کرنا ہوگا۔ پس جنت میں داخل نہ ہوگا مگر وہ جس نے ہمیں پہچانا ہوگا اور جس کو ہم نے پہچانا ہوگا اور دوزخ میں نہیں داخل ہوگا مگر وہ جس نے ہمارا اور ہم نے اس کا انکار کیا ہوگا۔ اگر خدا چاہتا تو اپنے بندوں کو اپنی معرفت خود کرا دیتا۔ لیکن اس نے ہم کو اپنے دروازے، اپنی صراط اور اپنا راستہ قرار دیا اور وجہ بنایا جس سے اس کی طرف توجہ کی ہے پس جس نے ہماری ولایت سے مدول کیا اور ہمارے غیر کو ہم فیض ملت دی تو ایسے لوگ صراط سے دھکیں دیئے جائیں گے جو لوگ غیروں سے تمسک کریں اور مکدر چشموں سے سیراب ہوں وہ کیسے برابر ہوں گے ان کی جو ہماری طرف رجوع کریں اور ایسے چشموں سے سیراب ہوں جو امر رب سے جا رہی ہیں ان کے لئے ختم ہونا ہے اور نہ قطع ہونا۔

۱۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُتَيْبٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ مُتَيْبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُتَيْبٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ الزَّيْثَانِ بْنِ شَيْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا أَبَا حَمْزَةَ! يَخْرُجُ أَحَدُكُمْ فَرَأْسُخَ فَيَطْلُبُ لِنَفْسِهِ دَلِيلًا وَأَنْتَ بِطُرُقِ السَّمَاءِ أَجْهَلُ مِنْكَ بِطُرُقِ الْأَرْضِ، فَاطْلُبْ لِنَفْسِكَ دَلِيلًا.

۱۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اے ابو حمزہ اگر تم میں سے کوئی چند فرسخ جاتا ہے تو اپنے لئے ایک رہنما تلاش کرتا ہے اور تم آسمانی راستوں سے بہ نسبت زمین کے راستوں کے زیادہ بے خبر ہو تو ایسی صورت میں اس کے لئے بھی ایک رہنما تلاش کرو۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ بْنِ الْحَزَّ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا» فَقَالَ: طَاعَةُ اللَّهِ وَمَعْرِفَةُ الْأَمَامِ.

۱۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جس کو حکمت دی گئی اسے خیر شہیدی گئی اس حکمت سے مراد اللہ کی اطاعت اور معرفت امام ہے۔

۱۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِيانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: هَلْ عَرَفْتَ إِمَامَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: إِي وَ اللَّهِ، قَبْلَ أَنْ أَخْرُجَ مِنَ الْكُوفَةِ،



فَقَالَ : حَسْبُكَ إِذَا .

۱۲۔ ابوبصیر سے امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ تم نے اپنے امام کو پہچانا۔ میں نے کہا خدا کی قسم میں نے کوفہ سے نکلنے سے پہلے یہ کیسا ہے یعنی آپ کی خدمت میں اسی لئے آیا ہوں۔ فرمایا۔ تو ٹھیک ہے۔

۱۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَنصُورِ بْنِ يُوسُفَ، عَنْ بُرَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «أَوْ مَنْ كَانَ مِنَّا فَأَخْبَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ» فَقَالَ: مَيِّتٌ لَا يَعْرِفُ شَيْئًا وَ«نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ»: إِمَامًا يُؤْتَمُّ بِهِ، «كَمَنْ مَنَلَهُ فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا» قَالَ: الَّذِي لَا يَعْرِفُ الْإِمَامَ.

۱۳۔ برید سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا آ یہ جو میت کی طرح تھا ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس کے لئے ایک نور شرار دیا کہ وہ اس کی روشنی میں لوگوں کے درمیان چلے۔ کے متعلق فرمایا۔ میرے مراد وہ شخص ہے جو اپنی مشکلات کو ہمیں پہچاننا اور نور سے مراد امام ہے جس کی اقتدا کی جائے مشکلات میں۔ اور جو پیروی نہ کرے وہ اس کی مانند ہے کہ شبہات کی تاریکیوں میں اس طرح پھٹا ہوا ہو کہ اس سے نہ نکل سکے۔ یہ وہ ہے جو ہم کی معرفت نہیں رکھتا۔

۱۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُخَيَّبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُودَمَةَ وَنَحْوِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: دَخَلَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيَّ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ: أَلَا أَخْبَرُكَ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَهُمْ مِنْ قَرَعِ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ» وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكَفَبَتْ وَجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ؟ قَالَ: بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! جَعَلْتُ فِدَاكَ، فَقَالَ: الْحَسَنَةُ مَعْرِفَةُ الْوَلَايَةِ وَحُبُّ أَهْلِ الْبَيْتِ وَالسَّيِّئَةُ انْكَارُ الْوَلَايَةِ وَبُغْضُ أَهْلِ الْبَيْتِ، ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ.

۱۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ابو عبد اللہ علی امیر المؤمنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا۔ حضرت نے کہا کیا خبروں تھے اس آیت کے متعلق جس نے نبی کی خدا کی طرف سے بہترین کی اس کے لئے ہے اور وہ قیامت کے دن کی بے چینی سے امن پلے گا اور جس نے بدی کی وہ اوندھے منہ جہنم میں دھکیل دیا جائے گا یہ بدلہ اس عمل کا ہے جو اس نے کیا تھا۔ میں نے کہا۔ اے امیر المؤمنین ضرور آگاہ کیجئے۔ فرمایا۔ حسد سے مراد معرفت ولایت اور ہم اہلبیت کی محبت اور سیئہ سے مراد انکار ولایت اور ہم اہلبیت سے بغض۔

## آٹھواں باب

### فرض اطاعت آئمہ علیہم السلام

#### (باب فرض طاعة الأئمة)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ ذُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : ذُرَّادَةُ الْأَمِيرُ وَسَنَامُهُ وَمِفْتَاحُهُ وَبَابُ الْأَشْيَاءِ وَرِضَا الرَّحْمَنِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الطَّاعَةُ لِلْإِمَامِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ : «مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ تَوَلَّى فَمَا أَرْسَلْنَاكَ عَلَيْهِمْ حَفِظًا» ۝

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا بلندی امر دین اور اس کی شان و شوکت اور اس کی مقتاح اور تمام چیزوں کا دروازہ خدا کی رضا مندی اور معرفت کے بعد امام کی اطاعت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے روگردانی کی تو اسے رسول ملے گا تم کو ان کا گھبرانہا کر نہیں سکیا۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْأَوْشَاءِ ، عَنْ أَبِي بَابٍ بِنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ قَالَ : أَشْهَدُ أَنْتَنِي سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : أَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا إِمَامًا قَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ وَأَنَّ الْحَسَنَ إِمَامًا قَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ وَأَنَّ الْحُسَيْنَ إِمَامًا قَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ وَأَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ إِمَامًا قَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ إِمَامًا قَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ ۝

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ علی امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض کیا ہے اور حسن امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض کیا ہے اور حسین امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض کیا ہے اور علی بن الحسین امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض کیا اور محمد بن علی امام ہیں خدا نے ان کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے۔

۳۔ وَبِهَذَا الْإِسْلَامُ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَشِيرِ الْعَطَّارِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : نَحْنُ قَوْمٌ قَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَنَا وَأَنْتُمْ تَأْتِمِرُونَ بِمَنْ لَا يَمْنَعُ النَّاسَ بَعْثَالَتِهِ ۝

۳۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ ہم وہ لوگ ہیں جن کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے اور تم نے امام بنایا ہے اس کو جو اپنی جہالت کی وجہ سے لوگوں کو معذور نہیں بنا سکتا۔

۴۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَأَتَيْنَاهُمُ مُلُكًا عَظِيمًا» قَالَ : الطَّاعَةُ الْمَقْرُوضَةُ .

۴۔ آیہ اور ہم نے ان کو مملکت عظیم دیا۔ کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے مراد ہماری وہ اطاعت ہے جو لوگوں پر فرض کی گئی ہے۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْقَمَاطِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْعَطَّارِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : أَشْرَكَ بَيْنَ الْأَوْصِيَاءِ وَالرُّسُلِ فِي الطَّاعَةِ .

۵۔ راوی کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے سنا کہ اوصیاء و مرسلین کی اطاعت میں میں شریک ہوں۔

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ سَنَنْدِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ طَاعَتَنَا ، لَنَا الْأَنْفَالُ وَلَنَا صَفْوُ الْمَالِ وَ نَحْنُ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ وَ نَحْنُ الْمَحْسُودُونَ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ : « أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلٍ » .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم وہ ہیں کہ خدا نے ہماری اطاعت کو فرض کیا ہے ہمارے لئے مال و فہمیت ہے اور ہر قسم کا پاک و صاف مال۔ ہم راسخون فی العلم ہیں اور ہم ہی وہ محسود ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے کیا وہ حسد کرتے ہیں اس چیز پر جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دے رکھی ہے۔

۷۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ : ذَكَرْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَوْلَ لَنَا فِي الْأَوْصِيَاءِ أَنْ طَاعَتَهُمْ مَقْرُوضَةٌ قَالَ : فَقَالَ : نَعَمْ هُمُ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : « أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ » وَ هُمُ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : إِنَّمَا

وَلَيْسَ كُمْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۝

۷۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ذکر کیا اپنے اس قول کا کہ اوصیاء کی اطاعت فرض ہے حضرت نے فرمایا۔ ہاں وہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اور ان کی جو تم میں اولی الامر ہیں اور وہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے تمہارے ولی اللہ ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں۔

۸۔ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ فَرَسِي أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : طَاعَتُكَ مُفْتَرَضَةٌ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ . قَالَ : مِثْلُ طَاعَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ .

۸۔ ایک ایرانی نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ کیا آپ کی اطاعت فرض ہے فرمایا۔ بے شک۔ اس نے پوچھا کیا اطاعت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی طرح فرمایا ہاں۔

۹۔ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ الْأَثَمَةِ هَلْ يَجْرُونَ فِي الْأَمْرِ وَالطَّاعَةِ مَجْرَى وَاحِدٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

۹۔ ابو بصیر سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا تمام آئمہ امرو اطاعت میں ایک ہی ہیں؟ فرمایا۔ ہاں۔

۱۰۔ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ الطَّبْرِيِّ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى رَأْسِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ بِحُرَّاسَانَ وَ عِنْدَهُ عِدَّةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَ فِيهِمْ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى بْنِ عِيسَى الْعَبَّاسِيُّ فَقَالَ : يَا إِسْحَاقُ ! بَلَّغْنِي أَنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ : إِنَّا نَزَعْنَا أَنَّ النَّاسَ عِبِيدٌ لَنَا ، لَا وَ قَرَابَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا فَلَنَهُ قَطُّ وَلَا سَمِعْنَاهُ مِنْ آبَائِنَا قَالَهُ وَلَا بَلَّغْنِي عَنْ أَحَدٍ مِنْ آبَائِنَا قَالَهُ ؛ وَلَكِنِّي أَقُولُ : النَّاسُ عِبِيدٌ لَنَا فِي الطَّاعَةِ ، مُوَالٍ لَنَا فِي الدِّينِ ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدَ الْغَائِبَ .

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں خراسان میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اور حضرت کے پاس اس وقت کچھ بنی ہاشم بھی بیٹھے تھے ان میں اسحاق بن موسیٰ بن عیسیٰ عباسی بھی تھا۔ فرمایا۔ اے اسحاق! مجھے خبر ملی ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا اگمان یہ ہے کہ لوگ ہمارے غلام ہیں۔ قسم ہے قربت رسول کی، میں نے کبھی ایسا نہیں کہا اور نہ اپنے آبا و اجداد سے ایسا کہتے سنا ہے اور نہ مجھے کسی سے معلوم ہوا کہ انھوں نے ایسا کہا ہے لیکن میں یہ ضرور کہتا ہوں کہ

وہ اطاعت میں ہمارے غلام ہیں اور امر دین میں ہمارے سوا ہیں لوگوں کو چاہیے کہ وہ یہ بات غائب لوگوں تک پہنچادیں

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: نَحْنُ الَّذِينَ فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَنَا، لَا يَسْعُ النَّاسُ إِلَّا مَعْرِفَتَنَا وَلَا يُعَذِّدُ النَّاسُ بِجَاهِنَا، مَنْ عَرَفَنَا كَانَ مُؤْمِمًا وَمَنْ أَنْكَرَنَا كَانَ كَافِرًا وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنَا وَلَمْ يُنْكِرْنَا كَانَ ضَالًّا حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْبَدْيِ الَّذِي افْتَرَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنَ طَاعَتِنَا الْوَاجِبَةِ فَإِنْ يَمُتْ عَلَى ضَلَالَتِهِ يَفْعَلِ اللَّهُ بِهِ مَا يَشَاءُ.

۱۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم وہ ہیں جن پر اللہ نے اپنی اطاعت فرض کی ہے لوگوں کو بڑوں ہماری معرفت کے چارہ نہیں اور ہم سے جاہل رہنا قبول نہ ہو گا جس نے ہم کو پہچانا وہ مومن ہے اور جس نے انکار نہ کیا وہ کافر ہے اور جس نے ہم کو نہ پہچانا لیکن انکار نہ کیا وہ گمراہ ہے جب تک اس ہدایت کی طرف نہ لوٹے جس کو اللہ نے ہماری اطاعت واجب کی صورت میں فرض کیا ہے پس اگر وہ اسی گمراہی کی حالت میں مر گیا تو اللہ جو سزا چاہے گا اسے دے گا۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُضَيْلِ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ أَفْضَلِ مَا يَنْتَسِبُ بِهِ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: أَفْضَلُ مَا يَنْتَسِبُ بِهِ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ طَاعَةُ اللَّهِ وَطَاعَةُ رَسُولِهِ وَطَاعَةُ أَوْلِي الْأَمْرِ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: حُبُّنَا إِيْمَانٌ وَبُغْضُنَا كُفْرٌ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ بندہ کے لئے تقرب الی اللہ کا بہترین ذریعہ کیا ہے فرمایا خداوند عالم کی اطاعت اس کے رسول کی اطاعت اور اولی الامر کی اطاعت۔ فرمایا امام محمد باقر نے ہماری محبت ایمان ہے اور ہمارا بغض کفر۔

۱۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي بَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: أَعَرَضَ عَلَيْكَ دِينِي الَّذِي أَدْبَنُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأُفَرِّقُ بَيْنَ حَيَاتِهِ بَعْدَ اللَّهِ وَأَنَّ عَلِيًّا كَانَ إِمَامًا فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ ثُمَّ قَالَ: أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: أَلَمْ يَكُنْ بَعْدَهُ الْحُسَيْنُ إِمَامًا فَرَضَ اللَّهُ

طَاعَتُهُ، ثُمَّ كَانَ بَعْدَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ إِمَامًا فَرَضَ اللَّهُ طَاعَتَهُ حَتَّىٰ انْتَهَى الْأَمْرُ إِلَيْهِ - ثُمَّ قُلْتُ : أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ . قَالَ : فَقَالَ : هَذَا دِينُ اللَّهِ وَدِينُ مَلَائِكَتِهِ .

۱۳۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں اپنا عقیدہ جس پر خدا بدلہ دے گا آپ کے سامنے پیش کروں۔ فرمایا۔ بیان کرو۔ میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ وحدہ لا شریک ہے اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں اور امتزار ان تمام باتوں کا جو خدا کی طرف سے لے کر آئے اور یہ کہ علی امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے اس کے بعد حسن امام ہیں اللہ نے ان کی اطاعت فرض کی ہے ان کے بعد حسین اور ان کے بعد علی بن حسین اور ان کے بعد آپ امام ہیں اور ان سب کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے حضرت نے فرمایا۔ یہی اللہ اور اس کے ملائکہ کا دین ہے۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : اَعْلَمُوا أَنَّ صُحْبَةَ الْعَالِمِ وَاتِّبَاعَهُ دِينٌ يُدَانُ اللَّهُ بِهِ وَطَاعَتُهُ مَكْسَبَةٌ لِلْحَسَنَاتِ وَمِنْخَاتٌ لِلْسَيِّئَاتِ وَذَخِيرَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَرَفْعَةٌ فِيهِمْ فِي حَيَاتِهِمْ وَجَمِيلٌ بَعْدَ مَمَاتِهِمْ .

۱۴۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جان لو محبت عالم اور اس کی پیروی وہ دین ہے جس کی جزا اللہ دے گا اور اس کی اطاعت سے نیکیاں حاصل ہوں گی اور بدیاں محو ہوں گی اور ذخیرہ حسنات ہے مومنین کے لئے اور ان کے درجات کی بلندی ہے ان کی زندگی میں اور رحمت خدا ہے بعد ان کے مرنے کے۔

۱۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مَسْوُورِ بْنِ خَازِمٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ اللَّهَ أَجَلٌ وَأَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُعْرِفَ بِخَلْقِهِ ، بَلِ الْخَلْقُ يُعْرِفُونَ بِاللَّهِ ، قَالَ : صَدَقْتَ ، قُلْتُ : إِنَّ مَنْ عَرَفَ أَنَّ لَهُ رَبًّا فَقَدْ يَتَّبِعِي لَهُ أَنْ يَعْرِفَ أَنَّ لِدَاكِ الرَّبَّ رِضًا وَسَخَطًا ، وَأَنَّهُ لَا يَعْرِفُ رِضَاهُ وَسَخَطُهُ إِلَّا بِوَحْيٍ أَوْ رَسُولٍ ، فَمَنْ لَمْ يَأْتِهِ الْوَحْيُ فَيَتَّبِعِي لَهُ أَنْ يَطْلُبَ الرَّسُلَ فَإِذَا قِيَمَهُمْ عَرَفَ أَنَّهُمُ الْحُجَّةُ وَأَنَّ لَهُمُ الطَّاعَةَ الْمُفْتَرَضَةَ ، فَقُلْتُ لِلنَّاسِ : أَلَيْسَ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله كَانَ هُوَ الْحُجَّةَ مِنَ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ ؟ قَالُوا : بَلَى ، قُلْتُ : فَحِينَ مَضَى صلى الله عليه وآله مَنْ كَانَ الْحُجَّةَ ؟ قَالُوا : الْقُرْآنُ أَنْ فَتَنَّا فِي الْقُرْآنِ فَإِذَا هُوَ يُخَاصِمُ بِهِ الْمَرْجِيءُ وَالْقَدِيدِي وَالرَّانِدِي الَّذِي لَا يُؤْمِنُ بِهِ حَتَّى يَغْلِبَ الرِّجَالُ بِخُصُومَتِهِ ، فَعَرَفْتُ أَنَّ الْقُرْآنَ لَا يَكُونُ حُجَّةً إِلَّا بِقِيَمِهِ ، فَمَا قَالَ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ كَانَ حَقًّا ، فَقُلْتُ لَهُمْ : مَنْ قِيَمَ الْقُرْآنَ ؟ قَالُوا ابْنُ مَسْعُودٍ

فَدَكَانَ يَعْلَمُ وَعُمَرُ يَعْلَمُ وَحُدَيْفَةُ يَعْلَمُ ، قُلْتُ : كُلُّهُ قَالُوا : لَا ، فَلَمْ أَجِدْ أَحَدًا يُقَالُ : إِنَّهُ يَعْلَمُ الْقُرْآنَ كُلَّهُ إِلَّا عَلِيًّا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِذَا كَانَ الشَّيْءُ بَيْنَ الْقَوْمِ فَقَالَ هَذَا : لَا أَذْرِي وَقَالَ هَذَا : لَا أَذْرِي وَقَالَ هَذَا لَا أَذْرِي ، وَقَالَ هَذَا : أَنَا أَذْرِي ، فَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ قَسَمَ الْقُرْآنَ وَكَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً وَكَانَ الْحُجَّةَ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَّ مَا قَالَ فِي الْقُرْآنِ فَهُوَ حَقٌّ ، فَقَالَ : رَحِمَكَ اللَّهُ ، فَقُلْتُ : إِنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ كَمَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، وَأَنَّ الْحُجَّةَ بَعْدَ عَلِيِّ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ كَمَا تَرَكَ أَبُوهُ وَجَدُّهُ وَأَنَّ الْحُجَّةَ بَعْدَ الْحَسَنِ الْحُسَيْنِ وَكَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً ، فَقَالَ : رَحِمَكَ اللَّهُ ، فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ وَقُلْتُ : وَأَشْهَدُ عَلَى الْحُسَيْنِ أَنَّهُ لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ عَلِيٌّ بْنُ الْحُسَيْنِ فَقَالَ : رَحِمَكَ اللَّهُ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ وَقُلْتُ وَأَشْهَدُ عَلَى عَلِيٍّ أَنَّهُ لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَبَا جَعْفَرٍ وَكَانَتْ طَاعَتُهُ مُفْتَرَضَةً ، فَقَالَ : رَحِمَكَ اللَّهُ ، قُلْتُ : أَعْطِنِي رَأْسَكَ حَتَّى أَقْبِلَهُ ، فَضَحِكَ ، قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ فَذَعَلْتُ أَنَّ أَبَاكَ لَمْ يَذْهَبْ حَتَّى تَرَكَ حُجَّةً مِنْ بَعْدِهِ كَمَا تَرَكَ أَبُوهُ وَأَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنتَ الْحُجَّةُ وَأَنَّ طَاعَتَكَ مُفْتَرَضَةٌ ، فَقَالَ : كَفَى رَحِمَكَ اللَّهُ ، قُلْتُ : أَعْطِنِي رَأْسَكَ أَقْبِلَهُ فَقَبَّلْتُ رَأْسَهُ فَضَحِكَ وَقَالَ : سَلْنِي عَمَّا شِئْتَ ، فَلَا تُكْرِكَ بَعْدَ الْيَوْمِ أَبَدًا .

۱۵۱ منصور بن حازم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ اللہ کی ذات اس سے بلند و برتر ہے کہ اپنی مخلوق سے پہچانی جائے بلکہ مخلوق اللہ سے پہچانی جاتی ہے فرمایا : تم نے سچ کہا۔ میں نے کہا جو یہ جان لے کہ اس کا رب ہے اس کو یہ بھی جانا چاہیے کہ اس کے لئے رضا و غضب ہے اور اس کا پتہ نہیں چلتا۔ مگر وحی سے یا رسول اللہ سے۔ پس جس کے پاس وحی نہ آئے اس کو چاہیے کہ رسولوں کو تلاش کرے اور جب ان سے ملے تو ان کے حجت ہونے کی معرفت حاصل کرے اور یہ سمجھے کہ ان کی اطاعت فرض ہے۔ میں نے لوگوں سے کہا کہ کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ حجت تھے اللہ کی طرف سے اس کی مخلوق پر۔ انھوں نے کہا بے شک، میں نے کہا۔ جب رسول اللہ کا انتقال ہوا تب کون حجت تھا انھوں نے کہا قرآن میں نے کہا۔ میں نے قرآن کے متعلق غور کیا تو میں نے دیکھا کہ اسی سے مناظرہ میں دلیل لاتے ہیں، مرجع، تفسیر اور لاندہ تک جو قرآن پر ایمان بھی رکھتا اور اپنی دیل سے لوگوں پر غالب آجاتے ہیں پس میں نے سمجھ لیا کہ قرآن حجت نہیں ہے مگر اپنے عالم کے ساتھ کہ جو کچھ وہ اس کے بارے میں کچھ سچ ہو۔ میں نے ان لوگوں سے پوچھا کہ قرآن کا عالم کون ہے انھوں نے کہا ابن مسعود عالم تھے عمر عالم تھے حذیفہ عالم تھے میں نے کہا کیا کل قرآن کے عالم تھے انھوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا میں نے تو کسی کو کبھی یہ کہتے نہیں سنا کہ کوئی کل قرآن کا عالم ہے سوائے علی علیہ السلام کے۔ جب تو

میں کوئی مسئلہ الجھتا ہے تو ایک کہتا ہے میں نہیں جانتا، دوسرا کہتا ہے میں نہیں جانتا۔ مگر علیؑ کہتے ہیں میں جانتا ہوں پس میں گواہی دیتا ہوں کہ علیؑ قرآن کے عالم ہیں اور ان کی اطاعت فرض ہے اور رسول اللہؐ کے بعد حجت خدا ہیں اور قرآن کے متعلق جو کچھ انھوں نے بتایا وہ زیادہ حق ہے اور دنیا سے نہیں گئے جب تک کہ اپنے بعد رسول اللہؐ کی حجت کو قائم نہیں کر دیا۔ ان کے بعد حجت خدا حسن بن علیؑ ہوئے اور جب وہ دنیا سے جانے لگے تو اپنے باپ اور جد کی طرح انھوں نے حسین بن علیؑ کو حجت چھوڑا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ انھوں نے اپنے بعد علی بن حسینؑ کو حجت چھوڑا اور ان کی اطاعت فرض ہوئی اور ان کے بعد محمد بن علیؑ ابو جعفر حجت خدا ہوئے اور ان کی اطاعت فرض ہوئی۔ فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت نازل کرے میں نے حضرت کے سر مبارک کو بوسہ دیا۔ آپؑ ہنسے، میں نے کہا۔ اللہ آپؑ کی حفاظت کرے میں جانتا ہوں کہ آپؑ کے پدر بزرگوار دنیا سے نہیں گئے جب تک اپنے باپ کی طرح حجت خدا کو نہیں چھوڑا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ حجت خدا ہیں اور آپؑ کی اطاعت فرض ہے فرمایا۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ میں نے کہا۔ اپنا سر مبارک بڑھائیے کہ میں بوسہ دوں تو حضرت ہنسے اور فرمایا۔ اب پوچھ، جو پوچھنا چاہتا ہے اس کے بعد میں کبھی انکار نہ کروں گا۔

۱۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ، قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: الْأَوْصِيَاءُ طَاعَتُهُمْ مُفْتَرَضَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ هُمُ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» (۱)، وَهُمْ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ ذَاكِعُونَ».

۱۶۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا اوصیاء کی اطاعت فرض ہے فرمایا ہاں۔ یہ وہ ہیں جن کے لئے خدا نے فرمایا ہے تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسولؐ اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں نماز کو تمام کرتے ہیں زکوٰۃ دیتے ہیں در آنحالیکہ وہ رکوع میں ہوتے ہیں اور اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کی اطاعت کرو اور اولی الامر کی جو تم میں سے ہو۔

۱۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ أَبْوَابُ الْخَيْرِ، السَّمْعُ الْمُطِيعُ لَا حُجَّةَ عَلَيْهِ وَالسَّمْعُ الْعَاصِي لَا حُجَّةَ لَهُ وَإِنَّمَا الْمُسْلِمِينَ تَمَّتْ حُجَّتُهُ وَاجْتِاجُهُ يَوْمَ يَلْقَى اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ».



۱۴۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ ہدایات کا سننا اور اطاعت کرنا نیکیوں کے دروازے ہیں وہ سامع جو فرمانبردار ہو اس پر روز قیامت حجت نہ ہوگی اور جو سننے والا نافرمان ہے اس کے لئے عذر نہ ہوگا امام مسلمین کا کریگا اپنی حجت کو جب وہ روز قیامت خدا سے ملاقات کرے گا اور خدا سے ملتا ہے روز قیامت ہم ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔

## نواں باب

### آئمہ گواہ ہیں خدا کے اس کی مخلوق پر

(باب ۹)

فِي أَنَّ الْأَئِمَّةَ شُهَدَاءُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى خَلْقِهِ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ زِيَادِ الْقَنْدِيِّ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَاكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا» قَالَ: نَزَلَتْ فِي أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله خَاصَّةً، فِي كُلِّ قَرْنٍ مِنْهُمْ إِمَامٌ مِنْ شَاهِدٍ عَلَيْهِمْ وَنَحْنُ شَاهِدٌ عَلَيْهِمْ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، روز قیامت ہم ہر گروہ کو اس کے گواہ کے ساتھ بلائیں گے۔ اور اے رسول! تم کو بنائیں گے ان سب پر گواہ فرمایا یہ آیت امت محمدیہ کے بارے میں خاص طور پر نازل ہوئی ہے ان میں سے ہر فرقہ اپنے امام کے ساتھ ہوگا ہم ان پر گواہ ہوں گے اور محمد صلیم ہم پر گواہ ہوں گے۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدِيْنَةَ، عَنْ بَرِيْدِ الْعَجَلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام، عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ» قَالَ: نَحْنُ الْأُمَّةُ الْوَسْطَى وَنَحْنُ شُهَدَاءُ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ وَحُجَّتُهُ فِي أَرْضِهِ، قُلْتُ: قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَلَّةٌ أَبْيَكُمُ إِِبْرَاهِيمَ» قَالَ: إِنِّي نَاعَتِي خَاصَّةً، «هُوَ سَمَّاكُمْ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ» فِي الْكُتُبِ الَّتِي مَضَتْ وَفِي هَذَا الْقُرْآنِ، «لِيَكُونَ

الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا» فَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّهِيدُ عَلَيْنَا بِمَا بَلَّغْنَا عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَحْنُ الشُّهَدَاءُ عَلَى النَّاسِ فَمَنْ صَدَّقَ صَدَقْنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ كَذَبَ كَذَبْنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ اس آیت کے متعلق ہم نے تم کو درمیان میں امت بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو جاؤ۔ فرمایا وہ اُمتِ وسط ہم ہیں اور ہم اللہ کی طرف سے اس کی مخلوق پر گواہ ہیں اور اس کی زمین میں اس کی برحق جہتیں ہیں میں نے آیتِ ہدایت الہیکم الخ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا۔ اس سے مراد ہم ہیں خاص طور پر ہم وہی ہیں جن کا نام مسلمان پہلی کتابوں میں بھی تھا اور اس ترجمان میں بھی تاکہ رسول تم پر گواہ ہوں پس رسول اللہ ہم پر گواہ ہیں اس امر کے متعلق جو اللہ کی طرف سے ہم تک پہنچا ہے پس جس نے ہماری تعین کی روز قیامت ہم اس کی تعین کریں گے اور جس نے ہماری تکذیب کی روز قیامت ہم اس کی تکذیب کریں گے۔

۳۔ وَ هَذَا الْإِسْنَادُ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُنَجَّجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَالِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ﷺ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَأَمَّا كَانَ عَلَى بَيْتِهِ مِنْ رِبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ» فَقَالَ: أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ الشَّاهِدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى بَيْتِهِ مِنْ رِبِّهِ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے آیتِ اہم کا ترجمان پوچھا۔ فرمایا۔ امیر المؤمنین رسول اللہ کی رسالت کے گواہ ہیں اور رسول اللہ کی طرف سے شہید ہیں۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُدَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدِ الْعَجَلِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ﷺ: قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا»، قَالَ: نَحْنُ الْأُمَّةُ الْوَسْطَى وَنَحْنُ شُهَدَاءُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ وَحُجَّتُهُ فِي أَرْضِهِ، قُلْتُ: قَوْلُهُ تَعَالَى: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَزْكِعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ» وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ هُوَ اجْتَبَاكُمْ» قَالَ: إِثَانًا عَلَيْنَا وَنَحْنُ الْمُجْتَبُونَ وَلَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي الدِّينِ مِنْ ضَيْقٍ فَالْخُرُجُ أَشَدُّ مِنَ الضَّيْقِ «وَلَمْ أَبْهَمِمْ» إِثَانًا عَلَيْنَا خَاصَّةً وَشَامَةً الْمُسْلِمِينَ، اللَّهُ سَعَانَا الْمُسْلِمِينَ «مِنْ قَبْلِ» فِي الْكُتُبِ الَّتِي مَضَتْ «وَفِي هَذَا» الْقُرْآنِ «لِيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ» فَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشَّهِيدُ عَلَيْنَا بِمَا بَلَّغْنَا عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَنَحْنُ الشُّهَدَاءُ

عَلَى الثَّانِي ، فَمَنْ صَدَّقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَدَّقْنَا وَمَنْ كَذَّبَ كَذَّبْنَا

۴۔ میں نے امام محمد باقرؑ سے کہا کیا مراد ہے اس آیت سے وَكَذَلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ أُمَّةٍ وَسْطًا لِّمَنْ فَرَسَ مَا يَأْتِيهِمْ

ہم ہیں اور ہم اللہ کے گواہ ہیں اور اس کی مخلوق پر اور ہم اللہ کی رحمت ہیں اس کی زمین میں۔ میں نے کہا کیا مراد ہے اس آیت سے یا ایہا الذین (اے ایمان والو! رکوع کرو اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور نیکی کرو تاکہ تم فلاح پاؤ، اور راہ خدا میں ڈٹ کر جہاد کرو اس نے تم کو چن لیا ہے۔ فرمایا اس سے مراد ہم ہیں کہ اس نے چنا ہے اور فرمایا اس خدا نے۔ دین میں مسائل کے سمجھنے میں کوئی اشکال نہیں رکھتا۔ پس مسائل میں حرج ہونا۔ دل تنگی سے زیادہ بُرا ہے۔ ملتہ ابراہیم سے خاص کر ہم مراد ہیں اور سہم مسلمین سے مراد ہم ہیں ہمارا ہی یہ نام کتب سابقہ میں آچکا ہے اور اس قرآن میں بھی ہے تاکہ رسول ہم پر گواہ ہو اور ہم تم لوگوں پر۔ پس جس نے دنیا میں ہماری تصدیق کی۔ ہم روز قیامت اس کی تصدیق کریں گے اور جس نے ہمیں جھٹلایا۔ ہم اسے جھٹلائیں گے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ . عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ الْيَمَانِيِّ ، عَنْ سَلِيمِ بْنِ قَبِيصٍ الْهَلَالِيِّ ، عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى طَهَّرَنَا وَعَصَمَنَا وَجَعَلَنَا شُهَدَاءَ عَلَى خَلْقِهِ وَحُجَّتَهُ فِي أَرْضِهِ وَجَعَلَنَا مَعَ الْقُرْآنِ وَجَعَلَ الْقُرْآنَ مَعَنَا لَا نَفَارَ بَيْنَهُ وَلَا يُفَارِقُنَا .

۵۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ نے ہم کو پاک کیلئے اور معصوم بنالیا ہے اور اپنی مخلوق پر گواہ بنالیا ہے اور زمین پر اپنی حجت قرار دیا ہے اور قرآن کو ہمارے ساتھ کیلئے اور ہم کو قرآن کے ساتھ، نہ ہم اس سے جدا ہو گئے نہ وہ ہم سے۔

## دسواں باب

### آئمہ علیہم السلام صادی ہیں

(بَابُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ هُمُ الْهَادِيَةُ)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ وَفَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ ، عَنِ الْقُسَيْنِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ

عَزَّ وَجَلَّ «وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ» فَقَالَ كُلُّ إِمَامٍ هَادٍ لِلْقَوْمِ الَّذِي هُوَ فِيهِمْ

۱۔ آپ ہر قلم قوم ہادی کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہر امام اپنے زمانہ کے لوگوں کے لئے ہادی ہوتا ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُثَنَّى، عَنْ أَبِي أُذَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدِ الْعَجَلِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ» فَقَالَ: «سُئِلَ اللَّهُ تَعَالَى الْمُنْذِرُ وَلِكُلِّ زَمَانٍ وَشَاهِدٌ بِهِمْ إِلَى مَا جَاءَ بِهِ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ الْهَادُ مِنْ بَعْدِهِ عَلِيُّ ثُمَّ الْأَوْصِيَاءُ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ»

۲۔ آیت انت منذر و لكل قوم ہادی کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منذر میں اور ہر زمانہ میں ہم میں سے ایک ہادی ہوتا ہے جو لوگوں کو ماہد یا الہدی کی طرف ہدایت کرتا ہے حضرت رسول خدا کے بعد ہادی خلق حضرت علی ہیں اور ان کے بعد اوصیاء میں ایک کے بعد دوسرا۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْجَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُخَيَّرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَمْهَوْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ سَعْدَانَ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ: «قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: «إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ» فَقَالَ: «رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُنْذِرُ وَعَلِيُّ الْهَادِي يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! عَلٌّ مِنَ هَادِي الْيَوْمِ؟ قُلْتُ: «بَلَى جُعِلْتُ فُداكَ مَا ذَال مِنْكُمْ هَادٍ بَعْدَ هَادٍ حَتَّى دُفِعَتْ إِلَيْكَ» فَقَالَ: «رَحِمَكَ اللَّهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! لَوْ كَانَتْ إِذَا تَرَلْتَ آيَةً عَلَى رَجُلٍ ثُمَّ مَاتَ ذَلِكَ الرَّجُلُ مَا مَاتَ إِلَّا يَمَاتُ الْكِتَابُ وَلَكِنَّهُ حَيٌّ يَخْرُجُ فِيهِمْ بَقِي كَمَا جَرَى فِيهِمْ مَضَى»

۳۔ ابوالنیر سے روایت ہے میں نے امام جعفر صادق سے آیت انت منذر و لكل قوم ہادی کے متعلق پوچھا۔ فرمایا رسول اللہ منذر ہیں اور علی ہادی ہیں ابو محمد بتاؤ اس زمانہ میں بھی کوئی ہادی ہے۔ میں نے کہا۔ میں آپ پر ہوں آپ حضرات میں سے ہر زمانہ میں ایک کے بعد دوسرا ہادی رہا ہے۔ فرمایا۔ اے ابو محمد! اللہ تم پر رحم کرے۔ اگر آیت کسی منزل پر نازل ہوئی پھر یہ شخص مر جائے اور اس کے بعد کوئی ہادی نہ ہو تو یہ آیت (متشابه) بھی مر جائے گی اور وہ کتاب بھی (کیونکہ آیات متشابہات کی تائید کو نبی والا کوئی نہ ہو گا) لیکن وہ زندہ رہتا ہے اور وہ اپنا قائم مقام اسی طرح چھوڑتا ہے جس طرح اس سے پہلے نے چھوڑا تھا۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مَقْوَانَ، عَنْ مَنْشُورٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْقَمِيرِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ

وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ، فَقَالَ : رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُنْذِرُ وَعَلِيٌّ الْهَادِي ، أَمَا وَاللَّهِ مَا ذَهَبَتْ مِنَّا وَمَا ذَلَّتْ فِينَا إِلَى السَّاعَةِ .

۴۔ آیت انت منذر وکل قوم ہاد کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا منذر (ڈرانے والے) رسول ہیں اور ہادی (ہدایت دہنے والے) ہیں۔ واللہ ہم سے امر ہدایت کبھی نہیں اور نہ قیامت تک جائے گا۔

## گیارہواں باب

### آئمہ علیہم السلام والیانِ امر اور حازنِ الہی ہیں

ناب ۱۱

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وُلاَةُ أَمْرِ اللَّهِ وَخَزَنَةُ عِلْمِهِ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَطْلَبِيُّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُشَيْنٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : نَحْنُ وُلاَةُ أَمْرِ اللَّهِ وَخَزَنَةُ عِلْمِ اللَّهِ وَعَبِيدُ وَحْيِ اللَّهِ .

۱۔ راوی کہتے ہیں کہ امام جعفر علیہ السلام سے سنا کہ ہم والیانِ امر الہی ہیں ہم علومِ الہی کا خزانہ ہیں اور مرکزِ اسرار الہیہ ہیں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ سَوْرَةَ بْنِ كَلْبٍ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ : وَاللَّهِ إِنَّا لَخَزَنَةُ اللَّهِ فِي سَمَائِهِ وَأَرْضِهِ ، لَا عَلَى ذَهَبٍ وَلَا عَلَى فِضَّةٍ إِلَّا عَلَى عِلْمِهِ .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا واللہ ہم زمین و آسمان میں اللہ کے خزانہ دار ہیں مگر سونے چاندی کے خزانہ نہیں بلکہ علمِ الہی کے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، وَنَحْنُ بْنُ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ رَفَعَهُ ، عَنْ سَدِيدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ مَا أَنْتُمْ؟ قَالَ : نَحْنُ خَزَنَةُ عِلْمِ اللَّهِ وَنَحْنُ تَرَاجِمُهُ وَحْيِ اللَّهِ وَنَحْنُ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلَى مَنْ دُونَ السَّمَاءِ

وَمَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا آپ کیا ہیں۔ فرمایا ہم علم اللہ کے خزانہ دار ہیں ہم وحی الہی کے ترجمان ہیں ہم خدا کی حجت بالغہ ہیں ان پر جو آسمانوں کے اور ہیں اور ان پر جو زمین کے اور ہیں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَعْبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : اسْتِكْمَالُ حُجَّتِي عَلَى الْأَشْقِيَاءِ مِنْ أَمَّتِكَ مِنْ تَرْكِ وَلَايَةِ عَلِيٍّ وَالْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِكَ ، فَإِنَّ فِيهِمْ سُنَّتَكَ وَ سُنَّةَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَ مَعَهُمْ خَزَائِنِي عَلَى عِلْمِي مِنْ بَعْدِكَ ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَقَدْ أَنْبَأَنِي جِبْرِيلُ عليه السلام بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہتے سنا کہ رسول اللہ نے فرمایا (محدیث قدسی) مجھ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ تمہاری امت میں میری حجت تمام ہوگی ان اشقیاء پر جنہوں نے ولایت علی کو ترک کیا اور تمہارے بعد تمہارے اوصیاء کو چھوڑا، بیشک ان میں تمہاری اور تم سے پہلے انبیاء کی سنت قائم ہے وہ میرے علم کے خزانہ دار ہیں تمہارے بعد پھر رسول اللہ نے فرمایا جبریل نے مجھ ان کے اور ان کے آباء کے نام بتلائے۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ ! إِنَّ اللَّهَ وَاحِدٌ مُتَوَحِّدٌ بِالْوَحْدَانِيَّةِ ، مُتَعَزِّدٌ بِأَمْرِهِ ، فَخَلَقَ خَلْقًا فَقَدَرَهُمْ لِذَلِكَ الْأَمْرِ ، فَتَحَنَّنَ هُمْ يَا ابْنَ أَبِي يَعْفُورٍ ! فَتَحَنَّنُ حُجُّجُ اللَّهِ فِي عِبَادِهِ وَخَزَائِنُهُ عَلَى عِلْمِهِ وَالْقَائِمُونَ بِذَلِكَ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابن ابی یعفور سے اللہ واحد ہے اور اپنی وحدانیت میں اکیلا ہے اور اپنے حکم میں منفرد ہے اس نے مخلوق کو پیدا کیا اور امر دین کو ان کے لئے مقرر کیا۔ اے ابن ابی یعفور ہم اللہ کے بندوں پر اس کی رحمتیں ہیں اور اس کے علم کے خزانے ہیں اور اس علم پر قائم رہنے والے ہیں۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنِ التَّمَرِ كِيِّ بْنِ عَلِيٍّ جَمِيعًا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَنَا فَأَحْسَنَ خَلْقَنَا وَصَوَّرَنَا فَأَحْسَنَ صُورَنَا وَجَعَلَنَا خَزَائِنَهُ فِي سَمَائِهِ وَأَرْضِهِ وَلَنَا نَطَقَتِ الشَّجَرَةُ وَبِعِبَادَتِنَا عَبْدُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَوْلَا مَا عَمِدَ اللَّهُ ﷻ .

۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے ہم کو بہترین خلقت سے پیدا کیا اور ہمیں بہترین صورت دی اور ہم کو آسمان و زمین کا خزانہ دار بنادیا۔ ہم نے درختوں سے کلام کیا۔ ہمارے عبادت سے اللہ کی عبادت ہوئی۔ ہم نہ ہوتے تو اللہ کی عبادت نہ کی جاتی۔

## بارہواں باب

آئمہ خلفا اللہ ہیں زمین پر اور وہ ابواب ہیں جن سے آیا جاتا ہے

(بَابُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ خُلَفَاءُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَرْضِهِ)  
وَأَبْوَابُهَا الَّتِي يُؤْتِي

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، عَنِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ: الْأَئِمَّةُ خُلَفَاءُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَرْضِهِ.

۱۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ آئمہ اللہ کے خلیفہ ہیں اس کی زمین پر۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ مُعَلَّى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَمْهُورٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: الْأَوْصِيَاءُ هُمُ أَبْوَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّتِي يُؤْتِي مِنْهَا وَلَوْلَاهُمْ مَا عُرِفَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَبِهِمُ احْتَجَّ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اوصیاء اللہ کے ابواب ہیں جن سے (ثواب کی طرف یا فائدہ ہدایت کے اندر) آیا جاتا ہے اگر وہ نہ ہوتے تو اللہ کی معرفت نہ ہوتی۔ ان سے خدا نے اپنی مخلوق پر رحمت قائم کی ہے۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ جَلَالُهُ: وَعَدَدَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۖ قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں پوچھا۔ اللہ نے وعدہ کیا ہے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور عمل صالح کئے ہیں کہ وہ ان کو روئے زمین پر اسی طرح خلیفہ بنائے گا

جس طرح ان سے پہلوں کو خلیفہ بنایا تھا۔ فرمایا۔ ان سے مراد آئمہ ہیں۔

## تیرہواں باب

### آئمہ علیہم السلام نور خدا ہیں

۱۱۳ ((بَابُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ نُورُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ))

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ نُجَيْمٍ، عَنْ مَعْلَى بْنِ نَجْمٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ وَرْدَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ يَحْيَى وَالْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكُبَلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَأَنزَلْنَا إِلَهُهُ وَرَسُولَهُ وَالنُّورَ الَّذِي أَنزَلْنَاهُ وَقَالَ: يَا أَبَا خَالِدٍ النُّورُ وَاللَّهُ الْأَئِمَّةُ مِنَ آلِ مُحَمَّدٍ وَاللَّهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ وَاللَّهُ نُورُ اللَّهِ الَّذِي أَنزَلَ وَهُمْ وَاللَّهُ نُورُ اللَّهِ فِي السَّمَاوَاتِ وَفِي الْأَرْضِ وَاللَّهُ يَا أَبَا خَالِدٍ! لَنُورُ الْأَمَامِ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ نُورٌ مِنَ الشَّمْسِ الْمُضِيئَةِ بِالنَّهَارِ، وَهُمْ وَاللَّهُ يُنَوِّرُ قُلُوبَ الْمُؤْمِنِينَ وَيَحْجُبُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ نُورَهُمْ عَمَّنْ يَشَاءُ فَتَظْلَمُ قُلُوبُهُمْ، وَاللَّهُ يَا أَبَا خَالِدٍ! لَا يُحِبُّنَا عَبْدٌ وَيَمُوتُ لَنَا حَتَّى يُطَهِّرَ اللَّهُ قَلْبَهُ وَلَا يُطَهِّرَ اللَّهُ قَلْبَ عَبْدٍ حَتَّى يُسَلِّمَ لَنَا وَيَكُونَ سَلَامًا لَنَا، فَإِذَا كَانَ سَلَامًا لَنَا سَلَّمَ اللَّهُ مِنْ شَدِيدِ الْحِسَابِ وَآئِمَّةٌ مِنْ فِرْعَاقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَكْبَرِ.

۱۔ ابو خالد سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آیتہ فَاَسْمُوا بِاللّٰهِ دُوسرے نور اللہ کے نور اللہ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا۔ اے ابو خالد نور سے مراد نور آئمہ ہیں۔ آل محمد سے قیامت تک ہونے والے اور وہی نور ہیں جو نازل کیا گیا اور وہی اللہ کے نور ہیں آسمان و زمین میں۔ واللہ اے ابو خالد نور امام قلوب مومنین میں ہے وہ نصف النہار کے سورج سے زیادہ روشن ہوتا ہے اور وہ (آئمہ) قلوب مومنین کو منور کر دیتے ہیں اور اللہ ان کے نور کو جس سے چاہتا ہے چھپاتا ہے ان کے قلوب تاریک ہو جاتے ہیں واللہ اے ابو خالد ہم سے نہیں محبت کرتا کوئی بندہ اور نہیں دوست رکھتا ہم کو، مگر یہ کہ اللہ اس کے قلب کو پاک کر لے اور پاک نہیں کرتا کسی کے دل کو جب تک وہ ہمیں نہ ملنے اور ہم سے صلح نہ کرے پس جب ہم سے صلح کر لے تو خدا اس کو سخت عذاب سے اور روز قیامت کے خوف عظیم سے محفوظ رکھتا ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بِإِسْنَادِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ النَّبَّاءَ الْأُمَمَةَ الَّتِي تَحْدُوثُهُ مَكْنُوءٌ بِأَعْيُنِهِمْ فِي الثَّوَرَةِ وَالْأَنْجِيلِ، يَأْمُرُهُمُ بِالْمَعْرُوفِ



فَيَنْبَاهُهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيَجْعَلُ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيَحْزَرُّهُمْ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ - إِلَى قَوْلِهِ - : وَاتَّبِعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿٥﴾ قَالَ: النُّورُ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ [ عَلَيَّ ] أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَيْمَةُ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ لوگ جنہوں نے اتباع کیا رسول ربی امی کا جس کا ذکر انہوں نے لکھا ہوا توریت و انجیل میں پایا ہے جو ان کی کوئی حکم دیتا ہے اور ہدایتی سے رد کرتا ہے اور پاک چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتا ہے اور ناپاک کو حرام، اسی قولہ اور انہوں نے اتباع کیا اس نور کا جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں فرمایا نور سے مراد یہاں علی امیر المؤمنین اور آئمہ علیہم السلام ہیں۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ ابْنِ فَصَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَقَدْ آتَى اللَّهُ أَهْلَ الْكِتَابِ خَيْرًا كَثِيرًا، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قُلْتُ: قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: «الَّذِينَ آمَنُوا هُمُ الْكِتَابُ مِنْ قَبْلِهِمْ يَدْعُوهُمْ إِلَى قَوْلِهِ: أُولَئِكَ يُؤْتُونَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا» قَالَ: فَقَالَ: قَدْ آتَاكُمْ اللَّهُ كَمَا آتَاهُمْ، ثُمَّ تَلَا: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرُسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ» يَعْنِي إِمَامًا تَأْتُمُونَ بِهِ.

۳۔ ابو جارود سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ اللہ نے اہل کتاب کو خیر کثیر دیا ہے یہ کیا بات ہے فرمایا خدا فرماتا ہے وہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم نے قرآن سے پہلے کتاب دی ہے وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں وہی لوگ ہیں جن کو ان کے صبر کے بدلے میں دوسرا اجر دیا جائے گا اور یہ بھی فرمایا ہے تم کو اللہ نے اسی طرح دیا ہے جیسے ان کو دیا تھا پھر یہ آیت پڑھی اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اس نے رحمت کے دو ٹکڑے دیئے ہیں اور تمہارے لئے ایک نور قرار دیا ہے کہ تم ان کے سہارے چلو یعنی امام جس کی تم اقتدار کرو۔

۴۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ وَالْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَلْبِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أُنْزِلَنَا» فَقَالَ: يَا أَبَا خَالِدٍ! النُّورُ وَاللَّهُ الْأَيْمَةُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، يَا أَبَا خَالِدٍ! لَنُورِ الْأِمَامِ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ أَنْوَرُ مِنَ الشَّمْسِ الْمُضِيئَةِ بِالنَّهَارِ وَهُمْ الَّذِينَ يُتَوَرَّونَ قُلُوبُ الْمُؤْمِنِينَ وَيَحْجُبُ اللَّهُ نُورَهُمْ عَنْ يَسَاءٍ فَنُظْلَمَ قُلُوبُهُمْ وَيَعْشَاهُمْ بِهَا.

۴۔ ابو خالد کاہلی سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا ایمان

لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر، اتباع کرو اس نور کا جو ہم نے نازل کیا ہے۔ فرمایا: اے ابو خالد واللہ نور سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں اے ابو خالد نور امام ہے قلوب مومنین نور ہیں اور دن میں چمکنے والے سورج سے زیادہ روشن ہیں وہ آئمہ وہ ہیں جو قلوب مومنین کو روشن کرتے ہیں اور اس کو روک دیتا ہے اللہ جس سے چاہتا ہے پس ان کے قلوب تاریک ہو جاتے ہیں اور ان پر پردے پڑ جاتے ہیں۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ خَتَّابٍ وَخُزَيْمَةُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُّونَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصَمِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «اللَّهُ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ» مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فَاطِمَةٌ عَلَيْهَا السَّلَامُ «فِيهَا مِصْبَاحٌ الْحَسَنِ الْمِصْبَاحُ فِي رُجَاةٍ الْحُسَيْنِ الرُّجَاةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ» فَاطِمَةٌ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ بَيْنَ نِسَاءِ أَهْلِ الدُّنْيَا. «يُوقَدُ مِنْ شَجَرٍ مُبَارَكَةٍ» إِبْرَاهِيمَ عليه السلام «رَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ» لَا يَهُودِيَّةٌ وَلَا نَصْرَانِيَّةٌ «يَكَادُ رَيْتُهَا يُبْصِرُ» يَكَادُ الْعِلْمُ يَتَفَجَّرُ بِهَا «وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارُ نُورٍ عَلَى نُورٍ» إِمَامٌ مِنْهَا بَعْدَ إِمَامٍ. «يَهْدِي اللَّهُ لِنُورٍ مِمَّنْ يَشَاءُ» يَهْدِي اللَّهُ لِلْأُئِمَّةِ مَنْ يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الْأَمْثَالَ لِلنَّاسِ، قُلْتُ «أَوْ كَظُلُمَاتٍ» قَالَ: «الْأَوَّلُ وَصَاحِبُهُ» يَعْنِي «مَوْجٌ» الثَّالِثُ «مِنْ قَوْفِهِ» مَوْجٌ ظُلُمَاتٍ الثَّانِي «بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ» مُعَاوِيَةَ لَعَنَهُ اللَّهُ وَفَتَنَ بَنِي أُمَيَّةَ «إِذَا أُخْرَجَ يَدُهُ» الْمُؤْمِنُ فِي ظُلْمَةٍ فَتَنَتْهُمْ «لَمْ يَكُنْ يَرَاهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا» إِمَامًا مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ «فَمَالَهُ مِنْ نُورٍ» إِمَامٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَقَالَ فِي قَوْلِهِ «يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ»: أُئِمَّةُ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَسْعَى بَيْنَ يَدَيْ الْمُؤْمِنِينَ وَبِأَيْمَانِهِمْ حَتَّى يَمُرُّوهُمْ مَنَازِلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

عَلِيُّ بْنُ خَتَّابٍ وَخُزَيْمَةُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ الْبَجَلِيِّ؛ وَخُزَيْمَةُ بْنُ خَتَّابٍ، عَنْ الْعَمْرِيِّ بْنِ عَلِيٍّ جَمِيعًا، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام، عَنْ أَخِيهِ مُوسَى عليه السلام مِثْلَهُ.

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ اللہ نور السموات والارض مثل نورہ مشکوۃ میں مشکوۃ

رچا افغان سے مراد فاطمہ ہیں اور فیہا مصباح (اس میں چراغ) میں مصباح سے مراد حسن ہیں اور وہ چراغ شیشہ میں ہے اور شیشہ سے مراد حسین ہیں اور فاطمہ زنان عالم کے درمیان روشن ستارہ ہیں اور وہ چراغ روشن ہے شجر مبارک ابراہیم سے تیل اس چراغ کا تینوں ہے جو نہ شرقی ہے نہ غربی یعنی نہ یہودی ہے نہ نصرانی، اس کا روشن روشن ہے یعنی قریب ہے کہ علم اس سے پھوٹ نکلتے اور اگرچہ آگ مس نہ کرے تب بھی نور علی نور ہے یعنی امام کے بعد

امام، خدا اس نور سے جس کی چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے یعنی آئمہ کے ذریعہ سے اور اللہ ایسی ہی مثالیں بیان کرتا ہے میں نے پوچھا اور ظلمات سے کیا مراد ہے فرمایا اول اس کا صاحب جس کو ڈھانپ لیا۔ ثالث نے تاریک مومین ایک دوسرے پر چڑھی ہوئی ہیں اور وہ معادیہ اور اس کے زمین کے فتنے ہیں اور اس میں لم یجعل اللہ نوراً سے یہ مراد ہے جس کو اولاد فاطمہ زہرا کے نور سے ہدایت ہوئی اس کے لئے روز قیامت نور نہ ہوگا اور آیت میں جو یہ ہے ان کا نور ان کے سامنے اور داہنی طرف دوڑتا ہوگا تو اس سے مراد آئمہ مومنین ہیں جن کا نور مومنین کے سامنے اور داہنی طرف دوڑے گا اور وہ ان کو منازل جنت کی طرف لے جائے گا۔

«ایسی ہی حدیث حضرت امام موسیٰ علیہ السلام سے بھی مروی ہے»

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَمِيْدٍ اللَّهِ، عَنْ تَحِيْبِ بْنِ الْحَسَنِ وَمُوسَى بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ تَحِيْبِ بْنِ النُّضَيْلِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ» قَالَ: يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا وَلَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَفْوَاهِهِمْ، قُلْتُ: قَوْلُكَ تَعَالَى: «وَاللَّهُ مُمْتٌ نُّورِهِ» قَالَ: يَقُولُ: وَاللَّهُ مُنِمْ الْإِمَامَةَ وَالْإِمَامَةُ هِيَ النُّورُ وَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «آمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنْزَلْنَا» قَالَ: النُّورُ هُوَ الْإِمَامُ.

۷۔ ابی الحسن امام رضا علیہ السلام سے میں نے، آئیہ وہ چاہتے ہیں کہ نور خدا کو اپنی مچھوٹوں سے بکھادیں اور اس آیت کے متعلق خدا اپنے نور کا تمام کرنے والے پوچھا یہ کیا فرمایا وہ کہتے ہیں کہ اللہ امامت کا تمام کرنے والے امامت نور ہے اور اب یہی قول باری تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے فرمایا۔ نور سے مراد امام ہے۔

## پتہ دہوال باب

آئمہ علیہم السلام ارکان ارض ہیں

(بَابُ أَنَّ الْأَئِمَّةَ هُمْ أَرْكَانُ الْأَرْضِ)

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ تَحِيْبِ بْنِ عَلِيٍّ، وَتَحِيْبِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ شَيْخٍ جَمِيعاً، عَنْ تَحِيْبِ بْنِ

سنان ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : مَا جَاءَ بِهِ عَلِيٌّ عليه السلام أَحَدٌ بِهِ وَمَا نَهَى عَنْهُ أَنْتَهَى عَنْهُ ، جَرَى لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مِثْلُ مَا جَرَى لِمُحَمَّدٍ عليه السلام وَ لِمُحَمَّدٍ عليه السلام الْفَضْلُ عَلَى جَمِيعٍ مَنِ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ، الْمُتَعَقِّبُ عَلَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ أَحْكَامِهِ كَالْمُتَعَقِّبِ عَلَى اللَّهِ وَ عَلَى رَسُولِهِ وَ الرَّأْدُ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَى حَدِّ الشَّرْكَ بِاللَّهِ ، كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام بَابَ اللَّهِ الَّذِي لَا يُؤْتَى إِلَّا مِنْهُ وَ سَبِيلُهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَ يَغْيِرُهُ هَلَكٌ وَ كَذَلِكَ يَجْرِي الْأَيْمَةُ الْهُدَى وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ ، جَعَلَهُمُ اللَّهُ أَزْكَانَ الْأَرْضِ أَنْ تَمِيدَ بِأَهْلِهَا وَ حُجَّتَهُ الْبَالِغَةُ عَلَى مَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ وَ مَنْ تَحْتَ الثَّرَى وَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ كَثِيرًا مَا يَقُولُ : أَنَا قَسِمُ اللَّهِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَ النَّارِ وَ أَنَا الْفَارُوقُ الْأَكْبَرُ وَ أَنَا صَاحِبُ الْعَصَاءِ وَ الْمِيسَمِ أَقْدَأُ ثَرَاتٍ لِي جَمِيعُ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّوحُ وَ الرُّسُلُ بِمِثْلِ مَا أَقْرَأَ بِهِ لِمُحَمَّدٍ عليه السلام وَلَقَدْ حَمَلْتُ عَلَى مِثْلِ حَمُولَتِهِ وَ هِيَ حَمُولَةُ الرَّبِّ وَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ عليه السلام يُدْعَى فَيُكْسَى وَادْعَى فَاكْسَى وَ يُسْتَنْطَقُ وَاسْتَنْطَقُ فَانْطَقَ عَلَى حَدِّ مَنْطِقِهِ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ خِصَالًا مَا سَبَقَنِي إِلَيْهَا أَحَدٌ قَبْلِي ، عَلِمْتُ الْمَنَابِيحَ وَ الْبَلَايَا وَ الْأَنْسَابَ وَ فَضَلَ الْخُطَابِ فَلَمْ يَقْنِيَنِي مَا سَبَقَنِي وَلَمْ يَعْرِزْ عَنِّي مَا غَابَ عَنِّي ، ابْتَشِرْ بِإِذْنِ اللَّهِ وَ اقْدِرْ عَلَيْهِ ، كُلُّ ذَلِكَ مِنَ اللَّهِ مَكْنِي فِيهِ يَعْلَمُهُ

الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ الشَّعْرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُهورٍ الْعَمِّيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ - ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ الْأَوَّلَ .

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کچھ علی علیہ السلام نے فرمایا اس کو لو اور جس سے منع کیا ہے اس سے باز رہو، تفصیلت کا یہ وہی طریقہ ہے جو حضرت رسول خدا کے لئے تمام مخلوق پر تھا احکام شرعی میں حضرت علی کی عیب جوئی کرنے والا شخص ایسا ہی ہے جیسے خدا و رسول کی عیب جوئی کرنے والا اور کسی پر چھوٹی یا بڑی بات کو ان کی مذکرنا شرک باللہ ہے امیر المومنین علیہ السلام اللہ کے وہ دروازے تھے جس سے آیا جاتا ہے اور وہ راستہ تھے جس کو چھوڑ کر چلنے والا ہلاک ہوتا ہے یہی طریقہ جاری رہا۔ تمام آئمہ ہدی کے لئے یکے بعد دیگرے خدا نے ان کو ارکان ارض قرار دیا ہے تاکہ وہ اپنے ساکنوں کے ساتھ مضطرب نہ ہوں، وہ زمین کے اوپر اور نیچے خدا کی حجت بالغہ ہیں اور امیر المومنین اکثر فرمایا کرتے تھے میں اللہ کی طرف سے جنت و دوزخ کا تقسیم کرنے والا ہوں میں فساد و کبر میں میں صاحب عصا یعنی اجتماع مسلمین کا سبب ہوں میں صاحب میسم یعنی وہ آیات ہوں جو دلیل امامت ہوں میری وصایت کا اقرار کیا ہے تمام ملائکہ روح اور سرسلین نے جس طرح اقرار کیا ہے محمد صلعم کے شعلق اور سوا کیا گیا ہوں

منصب امامت پر جیسے آنحضرت (نبوت پر) اور یہ منصب ہمارا خدا کی طرف سے ہے روز قیامت رسول اللہ کو بلایا جائے گا پس وہ لباس امامت خلق پہنے ہوئے ہوں گے اور میں بلایا جائوں گا پس میں بھی لباس امامت پہنے ہوئے ہوں گا وہ کلام کرے گا میں بھی ان ہی کی طرح کلام کروں گا۔ میں دیا گیا ہوں چار خصلتیں کہ مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں مجھے علم دیا گیا ہے موتوں کا بلاؤں کا، انساب کا اور قضایا کے فیصل کرنے کا، اور نہیں فائب ہوا مجھ سے جو پہلے ہو چکا اور نہیں دوست مجھ سے جو پوشیدہ ہے باذن الہی میں لوگوں کو بشارت دیتا ہوں لوگوں کو باذن الہی اور یہ سب کچھ خدا کی طرف سے مجھے سپرد کیا گیا ہے اور اپنے علم میں مجھ اس میں قدرت دی ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَنَحْبُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَبَابِ الصَّيْرِ فِي قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْأَعْرَجِ قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَسُلَيْمَانُ بْنُ خَالِدٍ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَبْتَدَأَنَا فَقَالَ : يَا سُلَيْمَانُ ! مَا جَاءَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُؤْخَذُ بِهِ وَمَا نَهَى عَنْهُ يُنْتَهَى عَنْهُ ، جَرَى لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مَا جَرَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْفَضْلُ عَلَى جَمِيعٍ مَنِ خَلَقَ اللَّهُ ، الْمُعْتَبَرُ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَحْكَامِهِ كَالْمُعْتَبَرِ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى رَسُولِهِ ﷺ وَالرَّادُّ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَى حَدِّ الشَّرِكِ بِاللَّهِ ، كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ بَابَ اللَّهِ الَّذِي لَا يُؤْتَى إِلَّا مِنْهُ وَسَبِيلُهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَ يَغْيِرُهُ هَلَكٌ وَبِذَلِكَ جَرَتْ الْأَنْشُكَةُ عَلَيْهِ وَأَجِدُا بَعْدَ وَاحِدٍ ، جَعَلَهُمُ اللَّهُ أَرْكَانَ الْأَرْضِ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ وَالْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلَى مَنْ فَوْقَ الْأَرْضِ وَمَنْ تَحْتَ الثَّرَى وَقَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَنَا فَسَمِ اللَّهُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ أَنَا الْفَارُوقُ الْأَكْبَرُ وَأَنَا صَاحِبُ الْمَطَا وَالْمِيسَمِ وَلَقَدْ أَقْرَأَنِي جَمِيعُ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحُ بِمِثْلِ مَا أَقْرَأَتْ لِمُحَمَّدٍ ﷺ وَلَقَدْ حَمَلْتُ عَلَى مِثْلِ حَمُولَةِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَهِيَ حَمُولَةُ الرَّبِّ وَإِنْ مُحَمَّدًا ﷺ يُدْعَى فَيُكْسَى وَيُسْتَنْطَقُ وَادْعَى فَأُكْسَى وَاسْتَنْطَقُ فَأَنْطَقُ عَلَى حَدِّ مَنْطِقِهِ وَلَقَدْ أُعْطِيتُ خِصَالًا لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ قَبْلِي ، عَلِمْتُ عِلْمَ الْمَنَانِي وَالْبَلَايَا وَالْأَنْسَابِ وَفَصَلَ الْخِطَابِ ، فَلَمْ يَقْنِي مَا سَبَقَنِي وَلَمْ يَعْزُبْ عَنِّي مَا غَابَ عَنِّي ، ابْشُرْ بِإِذْنِ اللَّهِ وَادْعِي عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، كُلُّ ذَلِكَ مَكْنَنِي اللَّهُ فِيهِ بِإِذْنِهِ

۲۔ سعید اعرج سے مروی ہے کہ میں اور سلیمان آئے خدمت میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کے ہم نے کلام شروع کیا۔ فرمایا۔ اے سلیمان جو امیر المومنین علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے وہ لینا چاہیے اور جس سے منع کیا گیا ہے اسے ترک کرنا چاہیے۔ علی کی تفصیل ویسی ہے جیسے رسول کی اور رسول اللہ افضل ہیں اللہ کی تمام مخلوق سے، جس نے امیر المومنین

کے احکام میں سے کسی حکم پر بھی عیب لگایا اس نے خدا کو عیب لگایا۔ اس کے رسول کو عیب لگایا اور چھوٹی یا بڑی کسی چیز میں ان کی بات کو رد کرنا شرک باللہ ہے اور امیر المؤمنین باب اللہ ہیں نہیں آیا ماتا خدا کی طرف سے مگر اسی دروازہ سے۔ اور خدا کا وہ راستہ ہوں کہ جو اس کے خلافت چلا ہلاک ہو گیا اور یہی طریقہ آئمہ کے لئے رہا۔ یکے بعد دیگرے۔ خدا نے ان کو ارکان ارض قرار دیا ہے تاکہ وہ ان کے ساتھ قائم رہے اور وہ خدا کی حجت بالخبر ہیں ان لوگوں پر جو زمین کے اوپر ہیں اور جو زمین کے نیچے ہیں اور امیر المؤمنین نے فرمایا میں جنت و نار کا خدا کی طرف سے تعین کرنے والا ہوں میں فاروق اکبر ہوں میں صاحب عصا و میہم ہوں تمام ملائکہ اور روح نے میرا اقرار اسی طرح کیا ہے جس طرح محمد کا اقرار کیا ہے اور میرے اوپر بھی وہی بار رکھا گیا ہے جو محمد مصطفیٰ پر رکھا گیا ہے اور وہ بار خدا کی طرف سے ہے اور روز قیامت حضرت محمد مصطفیٰ کو بلایا جائے گا۔ پس آپ لباس نبوت پہنے ہوں گے اور کلام کریں گے اور میں بلایا جاؤں گا اور لباس امامت پہنے ہوئے گا پس میں بھی کلام کر دوں گا انہی کی طرح اور چار فضیلتیں ایسی دیا گیا ہوں کہ کسی کو نہیں دی گئیں، مجھے متولوں کا بلایا کا انساب کا اور فصل قضایا کا علم دیا گیا ہے پس نہیں مٹھی ہوگی وہ چیز جس نے میری طرف سبقت کی اور جو چیز مجھ سے فائز ہے وہ مجھ سے دور نہ رہی، میں اللہ کی طرف سے بشارت دینے والا ہوں اور خدا کی طرف سے تمام کے تمام احکام کا پہنچانے والا ہوں خدا نے اپنے اذن سے مجھے قدرت دی ہے۔

۳۔ مُحَمَّدٌ بْنُ يُحْيَىٰ وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسْتَانَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الرَّيَّاحِيُّ ، عَنْ أَبِي الصَّامِتِ الْجُلَوَانِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : فَضَّلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَا جَاءَ بِهِ أَحَدٌ بِهِ وَمَا نَهَى عَنْهُ أَنْتَهَى عَنْهُ ، جَرَى لَهُ مِنَ الطَّاعَةِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا لِرَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالْفَضْلُ لِمُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وسلم الْمُتَقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالْمُتَقَدِّمِ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْمُتَفَضِّلُ عَلَيْهِ كَالْمُتَفَضِّلِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَالرَّادُّ عَلَيْهِ فِي صَغِيرَةٍ أَوْ كَبِيرَةٍ عَلَى حَدِّ الشَّرْكِ بِاللَّهِ ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بَابُ اللَّهِ الَّذِي لَا يُؤْتَى إِلَّا مِنْهُ وَ سَبِيلُهُ الَّذِي مَنْ سَلَكَهُ وَصَلَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ كَذَلِكَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مِنْ بَعْدِهِ وَ جَرَى لِلْأَمَّةِ عليه السلام وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ ، جَعَلَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَرْكَانَ الْأَرْضِ أَنْ تَمِيدَ بِأَهْلِهَا وَ عُمَدَ الْأَسْلَامِ وَ زَابِطَةً عَلَى سَبِيلِ هُدَاهُمْ ، لَا يَهْدِي هَادٍ إِلَّا لَاهِدَاهُمْ وَلَا يَضِلُّ خَارِجٌ مِنَ الْهُدَى إِلَّا لِيَتَقَبَّرَ عَنْ حَقِّهِمْ ، أَمْنَاءُ اللَّهِ عَلَى مَا أَعْطَا مِنْ عِلْمٍ أَوْ عُدَةٍ أَوْ نَذِيرٍ وَالْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلَى مَنْ فِي الْأَرْضِ ، يَجْرِي لِأَخَرِهِمْ مِنَ اللَّهِ مِثْلُ الَّذِي جَرَى لِأَوَّلِهِمْ وَلَا يَصِلُ أَحَدٌ إِلَى ذَلِكَ إِلَّا لَيَعُونَ اللَّهَ وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : أَنَا قَسِيمُ اللَّهِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ، لَا يَدْخُلُهَا دَاخِلٌ إِلَّا أَعْلَى حَدِّ قِسْمِي وَأَنَا الْإِمَامُ لِمَنْ بَعْدِي وَالْمُؤَدِّي عَمَّنْ كَانَ قَبْلِي ،

لَا يَنْفَعُنِي أَحَدٌ إِلَّا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ إِنِّي وَ إِسَاءَهُ لَعَلِّي سَبِيلٌ وَاحِدٍ، إِلَّا أَنَّهُ هُوَ الْمَدْعُو بِاسْمِهِ وَ لَقَدْ أُعْطِيَتْ السَّيِّئَاتُ عِلْمُ الْمَنِيَا وَ الْبَلَايَا وَ الْقَوَايَا وَ فَضِّلَ الْخِطَابُ وَ إِنِّي لَصَاحِبُ الْكَرَامَاتِ وَ دَوْلَةُ الدُّوَلِ وَ إِنِّي لَصَاحِبُ الْعَمَاءِ وَ الْوَيْسَمِ وَ الدَّابَّةِ الَّتِي تَكَلِّمُ النَّاسَ.

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جو رسول اللہ پر نازل ہوا وہ اس پر عمل کرنے والے ہیں اور جس چیز کو منع کیا اس سے باز رہنے والے ہیں رسول اللہ کے بعد مثل ان کی اطاعت کا حکم بھی ہے اور ان پر تقدم کرنا الایسا ہے جیسے خدا اور رسول پر سبقت کی اور ان پر فضیلت چاہنے والا ایسا ہے جیسے رسول پر فضیلت اور چھوٹے یا بڑے علم کو ان کے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب اللہ تھے جس میں داخل ہونا تھا اور وہ ایک یا راستہ تھے کہ جاس پر چلا وہ اللہ سے مل گیا اور ایسے ہی امیر المومنین تھے ان کے بعد اور یکے بعد دیگرے تمام آئمہ کے لئے یہی صورت ہے خدا نے ان کو ارکان ارض قرار دیا تاکہ زمین پر اپنے ساتھیوں کے ساتھ قائم رہے اور وہ آئمہ ستون اسلام ہیں اور رابطہ الہیہ ہیں اس کے دین میں جس کی وہ ہدایت کرنے والے ہیں نہیں ہدایت کرتا کوئی ہادی مگر ان ہی کی ہدایت سے اور کوئی دائرہ ہدایت سے خارج نہیں ہوتا مگر جبکہ کوتاہی کرے ان کا حق ادا کرنے میں، وہ خدا کے امین بندے ہیں اس امر کے متعلق جو ان کو دیا گیا ہے علم سے قبول خدا سے اور عذاب الہی سے ڈرانے کے متعلق وہ اللہ کی محبت بالغہ ہیں ان لوگوں پر جو روئے زمین پر ہیں ان کے آخر کے لئے بھی خدا کی طرف سے وہی ہے جو ان کے اول کے لئے ہے اور اس مرتبہ تک نہیں پہنچتا کوئی مگر خدا کی مدد سے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا۔ میں اللہ کی طرف سے تقسیم کرنے والا ہوں جنت اور دوزخ کا اور نہیں داخل ہوگا جنت و دوزخ میں کوئی مگر میری اجازت سے، میں حق و باطل میں سب سے بڑا فرق کرنے والا ہوں میں اپنے بعد والوں کا بھی امام ہوں اور پہنچانے والا ہوں اس چیز کا جو مجھ سے پہلے لوگ لئے تھے حضرت محمد کے سوا کوئی مجھ پر سبقت نہیں لے گیا اور میں اور حضرت رسول خدا ایک ہی راستہ پر ہیں مگر یہ کہ وہ پکارے جلتے ہیں اپنے نام سے، اور مجھے چھ چیزیں عطا کی گئی ہیں موت کا علم، بلا کا علم، اوصیلئے انبیاء کا علم، قضایا فیصل کرنے کا علم اور مسلمانوں کے فتح پانے کا کفار پر اور حصول سلطنت کا اور میں صاحب عسلئے امامت ہوں اور نشان امامت ہوں اور وہ روئے زمین پر چلنے والا ہوں جو رزق امامت لوگوں سے کلام کرے گا۔

## پندرہواں باب

### فضیلت امام اور اس کی صفات

(باب ۱۵)

#### نادِرُ جَامِعٍ فِی فَضْلِ الْإِمَامِ وَ صِفَاتِهِ

۱- أَبُو نَجْمٍ الْقَاسِمُ بْنُ الْعَلَاءِ رَحِمَهُ اللَّهُ رَفَعَهُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ الرَّضَا عليه السلام يَمُرُّ وَفَاجْتَمَعْنَا فِي الْجَامِعِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي بَدْءِ مَقَدِّ مَنَافِدَارُوا أَمْرَ الْإِمَامَةِ وَذَكَرُوا كَثْرَةَ اخْتِلَافِ النَّاسِ فِيهَا فَدَخَلْتُ عَلَى سَيِّدِي عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَعْلَمْتُهُ حَوْضَ النَّاسِ فِيهِ، فَتَبَسَّمَ عليه السلام ثُمَّ قَالَ: يَا عَبْدَ الْعَزِيزِ [بْنِ مُسْلِمٍ]! جَهْلُ الْقَوْمِ وَخُدَعُوا عَنْ آدَائِهِمْ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَقْبِضْ نَبِيَّهُ عليه السلام حَتَّى أَكْمَلَ لَهُ الدِّينَ وَ أَنْزَلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ فِيهِ تَبَيَّنَ كُلُّ شَيْءٍ بَيِّنٍ فِيهِ الْحَلَالُ وَالْحَرَامُ وَالْحُدُودُ وَالْأَحْكَامُ وَ جَمِيعُ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ النَّاسُ كَمَلًا، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: «مَا قَرَأْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ» وَأَنْزَلَ فِي حِجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ آخِرُ عُمرِهِ عليه السلام: «الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ أَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا» وَ أَمْرُ الْإِمَامَةِ مِنْ تَمَامِ الدِّينِ وَلَمْ يَمُضْ عليه السلام حَتَّى بَيَّنَّ لِأُمَّتِهِ مَعَالِمَ دِينِهِمْ وَ أَوْضَحَ لَهُمْ سَبِيلَهُمْ وَ تَرَكَهُمْ عَلَى قَصْدِ سَبِيلِ الْحَقِّ وَ أَقَامَ لَهُمْ عَلِيًّا عليه السلام عِلْمًا وَ إِمَامًا وَ مَا تَرَكَ [لَهُمْ] شَيْئًا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ الْأُمَّةُ إِلَّا بَيَّنَّهُ، فَمَنْ رَعِمَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَكْمِلْ دِينَهُ فَقَدْ رَدَّ كِتَابَ اللَّهِ وَ مَنْ رَدَّ كِتَابَ اللَّهِ فَهُوَ كَافِرٌ بِهِ،

هَلْ يَعْرِفُونَ قَدْرَ الْإِمَامَةِ وَ مَحَلَّهَا مِنَ الْأُمَّةِ فَيَجُوزَ فِيهَا اخْتِيَارُهُمْ؟! إِنَّ الْإِمَامَةَ أَجَلٌ قَدْرًا وَ أَعْظَمُ شَأْنًا وَ أَعْلَى مَكَانًا وَ أَمْنَعُ جَانِبًا وَ أَبْعَدُ غَوْرًا مِنْ أَنْ يَبْلُغَهَا النَّاسُ بِقَوْلِهِمْ أَوْ يَنَالُوهَا بِأَرَائِهِمْ أَوْ يَقْبِضُوا إِمَامًا بِاخْتِيَارِهِمْ، إِنَّ الْإِمَامَةَ خَصَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلَ بَعْدَ النَّبِيِّ وَ الْخَلْفَةَ مَرْتَبَةً ثَالِثَةً وَ فَضِيلَةً شَرَفَهُ بِهَا وَ أَشَادَ بِهَا ذِكْرَهُ فَقَالَ: «إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا» فَقَالَ الْخَلِيلُ عليه السلام سُرُورًا بِهَا: «وَمِنْ دَرِيَّتِي» قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: «لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا» نَدِي الظَّالِمِينَ



فَأَبْطَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ إِمَامَةَ كُلِّ ظَالِمٍ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَصَارَتْ فِي الصَّفْوَةِ، ثُمَّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى بِأَنْ جَعَلَهَا فِي ذُرِّيَّتِهِ أَهْلَ الصَّفْوَةِ وَالطَّهَارَةِ فَقَالَ: «وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ نَافِلَةً وَكُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِينَ» وَجَعَلْنَاهُمْ أئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا وَأَوْحَيْنَا إِلَيْهِمْ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَإِقَامَ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءَ الزَّكَاةِ وَكَانُوا لَنَا عَابِدِينَ فَلَمْ تَزَلْ فِي ذُرِّيَّتِهِ يَرِثُهَا بَعْضٌ عَنْ بَعْضٍ قَرْنَا فَقَرْنَا حَتَّى وَرَّثَهَا اللَّهُ تَعَالَى النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ جَلَّ وَتَعَالَى: «إِنَّ أَوَّلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ» فَكَانَتْ لَهُ خَاصَّةٌ فَقَلَدَهَا ﷺ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى رَسْمِ مَا قَرَضَ اللَّهُ، فَصَارَتْ فِي ذُرِّيَّتِهِ الْأَصْفِيَاءُ الَّذِينَ آتَاهُمُ اللَّهُ الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ، يَقُولُهُ تَعَالَى: «وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا الْوَيْلَ لِلْعِلْمِ وَالْإِيمَانِ لَقَدْ كُنْتُمْ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِلَى يَوْمِ الْبَعْثِ» فِيهِ فِي وُلْدِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَاصَّةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، إِذْ لَا نَبِيَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَمِنْ أَيْنَ يَخْتَارُ هَؤُلَاءِ الْجُهَالُ؟ إِنَّ الْأَئِمَّةَ هِيَ مَنَزِلَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِثْرُ الْأَوْصِيَاءِ، إِنَّ الْأَئِمَّةَ خِلَافَةُ اللَّهِ وَخِلَافَةُ الرَّسُولِ ﷺ وَمَقَامُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمِيرَاتُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ.

إِنَّ الْأَئِمَّةَ رِئَاسَةُ الدِّينِ، وَنِظَامُ الْمُسْلِمِينَ، وَصَلَاحُ الدُّنْيَا وَعِزُّ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ الْأَئِمَّةَ أَسُّ الْإِسْلَامِ النَّامِي وَفَرْعُهُ السَّامِي، بِالْأَئِمَّةِ تَمَامُ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّيَامِ وَالْحَجِّ وَالْجِهَادِ وَتَوْفِيرُ الْفَقْرِ وَالصَّدَقَاتُ وَإِمْنَاءُ الْحُدُودِ وَالْأَحْكَامُ وَمَنْعُ الثُّغُورِ وَالْأَطْرَافِ؛ الْأَئِمَّةُ يُجِلُّ حَلَالَ اللَّهِ وَيُحَرِّمُ حَرَامَ اللَّهِ وَيُقِيمُ حُدُودَ اللَّهِ وَيَذُبُّ عَنْ دِينِ اللَّهِ وَيَدْعُو إِلَى سَبِيلِ رَبِّهِ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَالْحُجَّةِ الْبَالِغَةِ.

الْأَئِمَّةُ كَالشَّمْسِ الظَّالِمَةِ الْمُجَلِّمَةِ بِنُورِهَا لِلْعَالَمِ وَهِيَ فِي الْأَفْقِ بِحَيْثُ لَا تَنَالُهَا الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارُ، الْأَئِمَّةُ الْبَدْرُ الْمُنِيرُ وَالسَّرَاجُ الزَّاهِرُ وَالنُّورُ السَّاطِعُ، وَالنَّجْمُ الْهَادِي فِي غَيَابِ الدُّجَى وَأَجْوَارِ الْبُلْدَانِ وَالْفَقَارِ وَلُجَجِ الْبَحَارِ، الْأَئِمَّةُ الْمَاءُ الْعَذْبُ عَلَى الظَّمَاءِ وَالذَّالُّ عَلَى الْهَدْيِ وَالْمُنْجِي مِنَ الرَّدَى، الْأَئِمَّةُ الثَّارُ عَلَى الْبِغَاغِ، الْعَادُّ لِمَنِ اضْطَلَّ بِهِ وَالذَّلِيلُ فِي الْمَهَالِكِ، مَنْ فَارَقَهُ فَهَالِكٌ.

الْأَئِمَّةُ السَّحَابُ الْمَاطِرُ وَالْعَيْشُ الْهَاطِلُ وَالشَّمْسُ الْمُضِيئَةُ وَالسَّمَاءُ الظَّلِيلَةُ وَالْأَرْضُ السَّيْطَةُ وَالْعَيْنُ الْغَزِيرَةُ وَالْغَدِيرُ وَالرَّوْضَةُ، الْأَئِمَّةُ الْأَنْبَسُ الرَّفِيقُ وَالْوَالِدُ الشَّقِيقُ وَالْأَخُ الشَّقِيقُ وَالْأُمُّ الْبَرَّةُ بِالْوَلَدِ الصَّغِيرِ وَمَفْرَعُ الْعِبَادِ فِي السَّدَائِمِ النَّادِ.

الْإِمَامُ أَمِيرُ اللَّهِ فِي خَلْفِهِ وَحُجَّتُهُ عَلَى عِبَادِهِ وَخَلِيفَتُهُ فِي بِلَادِهِ وَالدَّاعِي إِلَى اللَّهِ وَالذَّاهِبُ  
 عَنْ حُرْمِ اللَّهِ، الْإِمَامُ الْمُطَهَّرُ مِنَ الذُّنُوبِ وَالْمَبْرَأُ عَنِ الْعُيُوبِ، الْمَخْصُومُ بِالْعِلْمِ،  
 الْمَوْسُومُ بِالْحِلْمِ، نِظَامُ الدِّينِ وَعِزُّ الْمُسْلِمِينَ وَغَيْظُ الْمُنَافِقِينَ وَبَوَارُ الْكَافِرِينَ، الْإِمَامُ وَاحِدٌ  
 دَهْرُهُ لَا يُدَانِيهِ أَحَدٌ وَلَا يُعَادِلُهُ عَالِمٌ وَلَا يُوْجَدُ مِنْهُ بَدَلٌ وَلَا لَهُ مِثْلٌ وَلَا نَظِيرٌ، مَخْصُومٌ بِالْفَضْلِ  
 كُلِّهِ مِنْ غَيْرِ طَلَبٍ مِنْهُ لَهُ وَلَا اكْتِسَابٍ؛ بَلْ اخْتِصَاصٌ مِنَ الْمُفَضِّلِ الْوَهَّابِ فَمَنْ ذَا الَّذِي يَنْلُغُ  
 مَعْرِفَةَ الْإِمَامِ أَوْ يُمَكِّنُهُ اخْتِيَارَهُ، هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ، ضَلَّتِ الْعُقُولُ وَتَاهَتِ الْحُلُومُ وَخَارَبَتِ الْأَلْبَابُ  
 وَخَسَّتِ الْعُيُونُ <sup>(١)</sup> وَتَضَاعَسَتِ الْعُظَمَاءُ وَتَحَيَّرَتِ الْحُكَمَاءُ وَتَقَاصَرَتِ الْخُلَمَاءُ وَ  
 حَصُرَتِ الْخُطَبَاءُ وَجَبَلَتِ الْأَلْبَاءُ وَكَثَلَتِ الشُّعْرَاءُ وَعَجَزَتِ الْأَذْيَاعُ وَعَيَّيَتِ الْبُلَغَاءُ عَنْ وَصْفِ شَأْنٍ مِنْ  
 شَأْنِهِ أَوْ فَضِيلَةٍ مِنْ فَضَائِلِهِ وَأَقْرَبَتْ بِالْعَجْزِ وَالتَّقْصِيرِ وَكَيْفَ يَوْصَفُ بِكُلِّهِ أَوْ يُنْعَتُ بِكُنْهِهِ أَوْ يُفْهَمُ شَيْءٌ  
 مِنْ أَمْرِهِ أَوْ يُوْجَدُ مَنْ يَقُومُ مَقَامَهُ وَيُغْنِي عَنْهُ، لَا، كَيْفَ وَآشَى؟ وَهُوَ بِحَيْثُ النِّجْمِ مِنْ يَدِ  
 الْمُنَاوِيهِ وَوَصَفِ الْوَاصِفِينَ فَأَيْنَ الْإِخْتِيَارُ مِنْ هَذَا وَآيْنَ الْعُقُولُ عَنْ هَذَا وَآيْنَ يُوْجَدُ مِثْلُ هَذَا؟  
 أَنْظُرُوا أَنْ ذَلِكَ يُوْجَدُ فِي غَيْرِ آلِ الرَّسُولِ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَذَبْتُمْ وَاللَّهُ أَتَقْسَمُ وَمَنْتُمْ إِلَّا بِاطِّبِلُ  
 فَأَتَقَمُوا مَرْتَبًا مَعْنِيًا دَخَضًا تَزَلُّ عَنْهُ إِلَى الْحَضِيضِ أَقْدَامُهُمْ، زَامُوا أَقَامَةَ الْإِمَامِ بِعُقُولٍ خَائِرَةٍ بِأَمْرَةٍ  
 نَاقِصَةٍ وَآدَاءٍ مُضَلَّةٍ، فَلَمْ يَزِدُوا إِيَّاهُ إِلَّا بُعْدًا، [فَاتْلُوهُمُ اللَّهُ آشَى يُؤْفَكُونَ] وَلَقَدْ زَامُوا صَعْبًا وَقَالُوا  
 أَفْكَأ وَتَمَلُّوا خَالَا بَعِيدًا وَوَقَعُوا فِي الْخَيْرَةِ إِذْ تَرَكُوا الْإِمَامَ عَنْ بَصِيرَةٍ وَزَيْنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ  
 أَعْمَالُهُمْ، فَسَدَّ هُمْ عَنِ السَّبِيلِ وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ رَغِبُوا عَنْ اخْتِيَارِ اللَّهِ وَاخْتِيَارِ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ  
 وَ أَهْلٍ بَيْنَهُ إِلَى اخْتِيَارِهِمْ وَالْقُرْآنُ يُنَادِيهِمْ: «وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخَيْرَةُ  
 سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ» وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى  
 اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخَيْرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ - الْآيَةُ» وَقَالَ: «مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ؟»  
 أَمْ لَكُمْ كِتَابٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ إِنْ لَكُمْ فِيهِ لَمَّا تَحْكُمُونَ أَمْ لَكُمْ آيَةٌ أَنْ عَلَيْنَا بِالْعَقَّةِ إِلَى يَوْمِ  
 الْقِيَامَةِ إِنْ لَكُمْ لَمَّا تَحْكُمُونَ سَلِّمُوا أَيْسَرُكُمْ بِذَلِكَ دَعِيهِمْ أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ فَلْيَأْتُوا بِشُرَكَائِهِمْ إِنْ  
 كَانُوا حَادِثِينَ وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: «أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا؟» أَمْ طَبَعَ اللَّهُ عَلَى  
 قُلُوبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ؟ أَمْ «فَالُوا سَمِعْنَا وَهُمْ لَا يَسْمَعُونَ» إِنْ شَرَّ الدَّوَاتِ عِنْدَ اللَّهِ الْعَشْمُ الْبُكْمُ  
 الَّذِينَ لَا يَفْقَهُونَ وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَأَسْمَعَهُمْ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ أَمْ وَقَالُوا سَوْنَا

وَعَصَيْنَا، بَلْ هُوَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ، فَكَيْفَ لَهُمْ بِاخْتِيَارِ الْإِمَامِ ١٩  
وَالْإِمَامُ عَالِمٌ لَا يَجْهَلُ وَدَاعٌ لَا يَنْكُلُ مَعْنَى الْقُدْسِ وَالطَّهَارَةِ وَالنَّسْكِ وَالزَّهَادَةِ وَالْعِلْمِ  
وَالْعِبَادَةِ، مَخْصُوصٌ بِدَعْوَةِ الرَّسُولِ ﷺ وَنَسْلِ الْمَطَهَّرَةِ الْبَتُولِ، لَمْغَمَزٍ فِيهِ فِي نَسَبٍ وَلَا يُدَانِيهِ  
ذُو حَسَبٍ فِي الْبَيْتِ مِنْ فَرِيشٍ وَالْذُرَّةِ مِنْ هَاشِمٍ وَالْعَتَرَةِ مِنَ الرَّسُولِ ﷺ وَالرَّضَا مِنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ،  
شَرَفُ الْأَشْرَافِ وَالْفَرْعُ مِنْ عَبْدِ مَنْفَى، نَامِي الْعِلْمِ كَامِلُ الْحِلْمِ، مُضْطَلِعٌ بِالْإِمَامَةِ عَالِمٌ بِالشَّيَاسَةِ، مَقْرُومٌ  
الطَّاعَةِ، قَائِمٌ بِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، نَاصِحٌ لِعِبَادِ اللَّهِ، حَافِظٌ لِدِينِ اللَّهِ. إِنْ الْأَنْبِيَاءُ وَالْأُئِمَّةُ صَلَوَاتُ اللَّهِ  
عَلَيْهِمْ يَوْفِقُهُمُ اللَّهُ وَيُؤْتِيهِمْ مِنْ مَخْزُونٍ عَلَيْهِمْ وَحِكْمِهِ مَا لَا يُؤْتِيهِ غَيْرُهُمْ، فَيَكُونُ عِلْمُهُمْ فَوْقَ عِلْمِ أَهْلِ الزَّمَانِ  
فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «أَقَمَّنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُسَبَّحَ أَمَّنْ لَا يَهْدِي إِلَّا أَنْ يَهْدِي، فَمَا لَكُمْ كَيْفَ  
تَحْكُمُونَ» وَقَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا» وَقَوْلُهُ فِي  
طَالُوتَ: «إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ وَاللَّهُ يُؤْتِي مَلَكُهُ مَنْ يَشَاءُ» وَاللَّهُ  
وَاسِعٌ عَلَيْهِمْ، وَقَالَ لِنَبِيِّهِ ﷺ: «أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ  
فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا» وَقَالَ فِي الْأُئِمَّةِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّهِ وَعَتَرَتِهِ وَذُرِّيَّتِهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ:  
«أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ، فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَ  
آتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا» فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ وَكَفَى بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا، وَإِنَّ الْعَبْدَ  
إِذَا اخْتَارَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِأُمُورِ عِبَادِهِ شَرَحَ صَدْرَهُ لِذَلِكَ وَأَوْدَعَ قَلْبَهُ بِتَابِعِ الْحِكْمَةِ وَالْهَمَةِ الْعِلْمِ  
الْهَامَا فَلَمْ يَمَيَّ بَعْدَهُ بِجَوَابٍ وَلَا يَجِبُ فِيهِ عَنِ الصَّوَابِ، فَهُوَ مَغْصُومٌ مُؤَيَّدٌ مُوَفَّقٌ مُسَدَّدٌ، قَدْ  
أَمِنَ مِنَ الْخَطَايَا وَالزَّلَلِ وَالْعِنَارِ، يَخُصُّهُ اللَّهُ بِذَلِكَ لِيَكُونَ حُجَّتَهُ [الْبَالِغَةَ] عَلَى عِبَادِهِ وَشَاهِدَهُ  
عَلَى خَلْقِهِ وَذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ، فَهَلْ يَقْدِرُونَ عَلَى وِثْلِ هَذَا  
فَيَخْتَارُونَهُ؟ أَوْ يَكُونُ مُخْتَارَهُمْ بِهَذِهِ الصِّفَةِ فَيُقَدِّمُونَهُ؟ تَعَدَّوْا وَبَيَّنَّ اللَّهُ الْحَقَّ وَنَبَذُوا كِتَابَ اللَّهِ  
وَرَأَوْا ظُهُورَهُمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ، وَفِي كِتَابِ اللَّهِ الْهُدَى وَالشِّفَاءُ، فَتَبِعُوهُ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ،  
فَدَمَرَهُمُ اللَّهُ وَمَقْتَنَهُمْ وَأَنْعَسَهُمْ فَقَالَ جَلَّ وَتَعَالَى: «وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللَّهِ  
إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ» وَقَالَ: «فَتَسَاءَ لَهُمْ وَأَضَلُّ أَعْمَالُهُمْ» وَقَالَ: «كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ وَ  
عِنْدَ الَّذِينَ آمَنُوا كَذَلِكَ يَطْبَعُ اللَّهُ عَلَى كُلِّ قَلْبٍ مُنْكَبِرٍ جَبَّارٍ» وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا.

ابو عبد العزیز بن مسلم نے بیان کیا ہے کہ ہم مقام مرو میں امام رضا علیہ السلام کے ساتھ تھے ہم روز جمعہ اپنے آنے کے آغاز میں جامع مسجد میں جمع تھے ہم نے امامت کا ذکر چھیڑا اور اس بارے میں جو اختلاف بہت تھے اس کا ذکر کیا میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور امامت کے بارے میں لوگوں کے غور و فکر کو بتایا حضرت مسکرائے اور فرمایا اے ابو عبد العزیز یہ قوم جہالت کا شکار ہے اور انھوں نے اپنی رلے میں دھوکا کھایا ہے خداوند عالم نے اپنے نبی کی روح کو اس وقت تک قبض نہیں کیا جب تک دین کو کامل نہیں کیا اور قرآن کو نازل کیا جس میں ہر شے کا بیان ہے اور اس میں حلال و حرام اور حدود و احکام کو بتایا گیا ہے اور وہ تمام باتیں بھی جن کی طرف لوگ محتاج ہیں اور اس نے فرمایا ہے ہم نے کتاب میں کسی چیز کو نہیں چھوڑا اور آنحضرت صلعم کی آخر عمر میں یہ آیت نازل کی کہ آج ہم نے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر تمام کر دیا اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا اور امر امامت تمام دین سے ہے اور نہیں رحلت فرمائی۔ حضرت یہاں تک ظاہر کر دیا، اپنی امت پر دین کے احکام کو اور ان کا راستہ واضح کر دیا اور ان کو حق کی راہ پر لگا کر چھوڑ دیا اور علی علیہ السلام کو ان کے لئے نشان ہدایت اور امام بنایا اور نہیں کسی ایسے امر کو چھوڑا جس کی طرف امت محتاج تھی مگر یہ کہ اس کو بیان کر دیا۔ پس جس نے یہ گمان کیا کہ خدا نے اپنے دین کو بے تمام کے چھوڑ دیا۔ تو اس نے کتاب خدا کو زور دیا اور جس نے ایسا کیا اس نے اس سے انکار کیا۔ کیا لوگ قدر امامت اور محل امامت کو پہچانتے ہیں کیا ان کو اس کے متعلق اختیار دیا گیا ہے امامت از روئے قدر و منزلت بہت اجل و ارفع ہے اور از روئے شان بہت عظیم ہے اور بلحاظ محل و مقام بہت بلند ہے۔ اور اپنی طرف غیر کے آنے سے مانع ہے اور اس کا مفہوم بہت گہرا ہے لوگوں کی عقلیں اس تک پہنچ نہیں سکتیں اور ان کی راہیں اسکو پا نہیں سکتیں وہ اپنے اختیار سے اپنے امام کو نہیں بنا سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم خلیل کو امامت سے مخصوص کیا۔ نبوت اور خلقت کے بعد امامت کا تیسرا مرتبہ ہے خدا نے ابراہیم کو اس کا شرف بخشا اور اس کا یوں ذکر کیا۔ میں تم کو لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔ خلیل نے خوش ہو کر کہا اور میری اولاد کو امام بنائے گا فرمایا ظالم میرے عہد کو نہ پاسکیں گے۔

اس آیت نے قیامت تک کے لئے ہر ظالم کی امامت کو باطل کر دیا اور اس کو اپنے برگزیدہ لوگوں میں قرار دیا اور پھر ابراہیم کو اللہ تعالیٰ نے شرف بخشا اس طرح کہ ان کی اولاد میں صاحب صفوت اور طہارت لوگ پیدا کئے اور فرمایا ہم نے ابراہیم کو اسماعیل و یعقوب عطا کئے۔ جیسا کہ انھوں نے طلب کیا اور ان سب کو صالح بنایا اور ابام بنایا کہ وہ ہمارے امر کی ہدایت کرتے اور ہم ان کی طرف نیک کاموں کی، نماز کو قائم کرنے کی، اور زکوٰۃ دینے کی وجہ کی، پس عہد اہمیت ان کی ذریت میں بطور میراث ایک دوسرے کی طرف چلا، صدیوں تک یہاں تک کہ پھر اس کے وارث نبی صلعم ہوئے جیسا کہ فرمایا ہے تمام لوگوں میں بہتر وہ ہیں جنھوں نے ابراہیم کا اتباع کیا اور یہ نبی اور جو لوگ اس پر ایمان لائے ہیں اور اللہ مومنوں کا ولی ہے پس یہ چیز آنحضرت کے لئے خاص ہو گئی پھر یہ عہد مخصوص ہوا۔ علیؑ سے پھر خدا اس رسم کی بنا پر جو اللہ نے فرض

کی ہے پس ان کی اولاد میں وہ اصفیاء ہوئے جن کو اللہ نے علم و ایمان دیا۔

بسیا کر فرماتا ہے یہ لوگ وہ ہیں جن کو علم و ایمان دیا گیا ہے اور روز قیامت ان سے کہا جائے گا تم کتاب خدا کے ساتھ رہے روز قیامت تک، کیونکہ محمد مصطفیٰ کے بعد کوئی اور نبی آنے والا نہیں، پس اس صورت میں ان جاہلوں کو امام بنانے کا حق کہاں سے حاصل ہو گیا۔ امامت منزلت انبیاء ہے اور میراث ادویاء ہے امامت اللہ کی خلافت ہے اور رسول کی جانشینی ہے اور مقام امیر المؤمنین ہے اور میراث حسن و حسین علیہم السلام ہے۔

امامت زمام دین ہے اور نظام مسلمین ہے اور اس سے امور دنیا کی درستی ہے اور مومنین کی عزت ہے۔ امامت ترقی کرنے والے اسلام کا سر ہے اور اس کی بلند شاخ ہے امام ہی سے نماز، زکوٰۃ و صوم، حج و جہاد کا تعلق ہے وہی مال غنیمت کا مالک ہے وہی صدقات کا وارث ہے وہی حدود و احکام کا جاری کرنے والا ہے وہی حدود و اطراف اسلام کی حفاظت کرنے والا ہے۔

امام حلال کرتا ہے۔ حلال خدا کو اور حرام کرتا ہے حرام خدا کو اور قلم کرتا ہے حدود اللہ کو اور دفع کرتا ہے دشمنوں کو دین خدا سے اور بلا تلبس لوگوں کو دین خدا کی طرف، حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور وہ خدا کی پوری پوری حجت ہے

امام چڑھتا سورج ہے جو اپنی روشنی سے عالم کو جگمگا دیتا ہے وہ ایسے مقام بلند ہے کہ لوگوں کے ہاتھ اور ان کی نگاہیں وہاں تک نہیں پہنچ سکتیں۔

امام روشن چاند ہے اور فیض بار چرخ ہے اور چمکتا چراغ ہے جگمگا تا نور ہے ہدایت کرنے والا ستارہ ہے خلافت کی تاریکیوں میں و شہروں کے درمیان جنگلوں اور سمندروں کی گہرائیوں میں راہ بتانے والا۔

امام چشمہ آب شیریں ہے پیاسے کے لئے، رہنمائی کرنے والا ہے (بیابانوں میں) اور ہلاکت سے نجات دینے والا ہے اور وہ اس آگ کی مانند ہے جو کسی بلندی پر لوگوں کو راستہ دکھانے کے لئے روشن کی جائے۔ اور مہلکوں میں صبح راستہ بتانے والا ہے جو اس سے الگ رہا ہلاک ہوا۔

امام برسنے والا بادل ہے اور زور کی رو ڈالنے والا ابر ہے وہ آفتاب و نفاش ہے وہ سایہ نکلن آسمان ہے وہ ہدایت کی کشاہ زمین ہے وہ آبلے والا چشمہ ہے وہ تالاب ہے وہ باغ ہے۔

امام مومن کے لئے مہربان ساتھی ہے، شفیق باپ ہے اور سگ بھائی ہے اور ایسا ہمدرد و مہربان جیسے نیک مال اپنے چھوٹے بچے پر، اور بندوں کا فریادرس ہے مصائب و آلام میں۔

امام خدا کا امین ہے اس کی مخلوق میں اس کی جوت ہے اس کے بندوں پر اور خدا کا خلیفہ ہے شہروں میں اور اللہ کی طرف سے دعوت دینے والا ہے اور حرم خدا سے دشمنوں کا دور کرنے والا ہے۔

امام گناہوں سے پاک ہوتا ہے جملہ عیوب سے بری وہ علم سے مخصوص اور علم سے موسوم ہوتا ہے وہ دین کے نظام کو درست کرنے والہ ہے مسلمانوں کی عزت ہے، منافقوں کے لئے غیظ و غضب اور کافروں کے لئے ہلاکت۔

امام اپنے زمانہ میں واحد و یگانہ ہوتا ہے کوئی فضل و کمال میں اس کے نزدیک بھی نہیں ہوتا اور نہ کوئی عالم اس کے مقابلے کا ہوتا ہے نہ اس کا بدل پایا جاتا ہے نہ اس کا مثل و نظیر ہے وہ بغیر کتاب اور خدا سے طلب کے ساتھ ہر قسم کی فضیلت سے مخصوص ہوتا ہے یہ اختصاص اس کے لئے خدا کی طرف سے ہوتا ہے پس کون ہے کہ معرفت نامہ امام حاصل کر سکے۔ یا امام بنانا اس کے اختیار میں ہو۔ ہائے لوگوں کی عقلیں گمراہ ہو گئی ہیں اور فہم و ادراک سرکشہ اور پریشان ہیں اور عقول حیران ہیں اور آنکھیں اداک سے قاصر ہیں اور عظیم المرتبت لوگ اس امر میں حقیقت ثابت ہوئے اور حکماء حیران ہو گئے اور ذی عقل پکڑا گئے اور خطیب لوگ عاجز ہو گئے عقول پر جہالت کا پرہ پڑ گیا اور شعراء تھک کر رہ گئے اور اہل ادب عاجز ہو گئے اور صاحبان بلاغت عاجز گئے۔ امام کی کسی ایک شان کو بیان نہ کر سکے اور اس کی کسی ایک فضیلت کی تعریف نہ کر سکے انھوں نے اپنے عجز کا اقرار کیا اور اپنی کوتاہی کے قائل ہوئے۔ پس جب امام کے ایک وصف کا یہ حال ہے تو اس کی تمام صفات کو کس کی طاقت ہے کہ بیان کر سکے اور ان کے حقائق پر روشنی ڈالے۔ یا اس امر امامت کے متعلق کچھ سمجھ سکے یا کوئی ایسا آدمی پا سکے کہ وہ امر دین میں اسے بے پروا کر سکے ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ دراصل ایک امام کا مرتبہ شریاستارہ سے بلند ہے پکڑنے والا اس مرتبہ کو کیسے پکڑ سکتا ہے اور وصف بیان کرنے والے کیوں کر اس کا وصف بیان کر سکتے ہیں ایسی صورت میں امام سازی میں بندوں کا اختیار کیسا اور عقول کی رسائی کے بارہ میں کہاں اور امامت جیسی چیز اور کون سی ہے۔

کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ یہ امامت آل رسول کے غیر میں پائی جاتی ہے واللہ لوگوں کے نفسوں نے ان کو جھٹلایا ہے اور ان کے نفسوں نے ان کو انتہائی باطل امور میں پھانس رکھا ہے وہ اوپر کو چڑھے سخت چڑھائی، پھران کے قدم پستی کی طرف پھیلے، انھوں نے امام بنانے کا ارادہ کیا اپنی تباہ کنیوال ناقص عقول سے اور گمراہ کرنے والی راہوں سے، پس حقیقی امام سے ان کا بُعد بڑھتا ہی گیا۔ خدا ان کو ہلاک کرے یہ کہاں پہنچے جا رہے ہیں انھوں نے سخت کام کا ارادہ کیا اور افترا پر دازی کی اور بہت خوفناک گمراہی میں پڑ گئے اور حیرت کے بھنڈ میں پھنس گئے جبکہ انھوں نے امام کو بصیرت سے لینا ترک کیا اور شیطان نے ان کے اعمال کو ان کی نگاہوں میں زینت دے دی اور ان کو صیغہ راستہ سے ہٹا دیا اور وہ صاحبان عقل تھے انھوں نے نفرت کی، انتخاب خدا اور رسول اور اہل بیت رسول سے اور اپنے انتخاب کو پسند کیا۔ حالانکہ قرآن ان سے پکار پکار کر کہہ رہا ہے تیرا رب جو کچھ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے انتخاب کرتا ہے لوگوں کو اس میں دخل نہیں، لائق تسبیح ہے اللہ شکر سے پاک ہے اور فرماتا ہے جب اللہ اور اس کا رسول کسی امر کو طے فرمادیں تو کسی مومن و مومنہ کو اپنے معاملہ میں کوئی اختیار حاصل نہیں اور اللہ نے فرمایا تمہیں کیا ہو گیا۔ تم خود کیسا حکم بنگلتے ہو۔

آیا تمہارے پاس قرآن کے علاوہ کوئی اور کتاب ہے جس کا تم دس لیتے ہو کیا تمہارا سے لئے اس میں کوئی ایسی چیز

ہے جس کی تم خبر دیتے ہو یا تمہارا ہم سے روز قیامت تک کے لئے کوئی معاہدہ ہے کہ تم اس کے متعلق حکم کرتے ہو۔ اے رسول! تم ان سے پوچھو کہ کون ان میں ان عہدوں کا ضامن ہے کیا ان کے لئے خدا کے شریک ہیں پس اگر تم سچے ہو تو لو اپنے ان شریکوں کو بلاؤ فرما دیجئے کیا یہ لوگ آیات قرآنی میں تدبر نہیں کرتے یا ان کے قلوب پر تالے پڑے ہوئے ہیں یا ان کے دلوں پر مہر لگی ہوئی ہے کہ وہ نہیں سمجھتے، کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا ہے حالانکہ وہ نہیں سنتے۔ خدا کے نزدیک روئے زمین پر بدترین چلنے والے گونگے بہرے ہیں جو سمجھتے ہی نہیں اگر اللہ جانتا کہ ان میں کوئی بہتری ہے تو ضرور ان کو سناتا لیکن اگر وہ سختے تو ابدتہ روگردانی کر کے بھاگ جاتے۔

یا انھوں نے کہا۔ ہم نے سنا اور نافرمانی کی، بلکہ یہ تو خدا کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

پس اس صورت میں امام کے متعلق ان کا اختیار کیا۔

امام عالم ہوتا ہے کسی چیز سے جاہل نہیں۔

امور دین کی رعایت کرنے والا ہوتا ہے توقف نہیں کرتا۔

معدن قدس و طہارت ہوتا ہے۔

صاحب عبادت و زہد ہوتا ہے۔

صاحب علم و عبادت ہوتا ہے۔

دعائے رسولؐ سے مخصوص ہوتا ہے۔

نسل سیدہ طاہرہ و معصومہ ہوتا ہے۔

اس کے نسب میں کھوٹ نہیں ہوتی۔

کوئی شرافت نسب میں اس کے برابر نہیں ہوتا۔

وہ خاندان قریش سے ہوتا ہے۔

اور خاندان بنی ہاشم میں سے سب سے بلند مرتبہ۔

وہ عترت رسولؐ سے ہوتا ہے۔

اور رضی الہی کا چاہنے والا ہوتا ہے۔

وہ تمام اشرف کا شرف ہوتا ہے۔

وہ عبد مناف کی شاخ ہوتا ہے۔

وہ علم کو ترقی دینے والا ہوتا ہے

وہ علم سے پُر ہوتا ہے۔

وہ جامع شرائط امامت ہوتا ہے۔

وہ سیاست الہیہ کا عالم ہوتا ہے

اس کی اطاعت لوگوں پر فرض ہوتی ہے۔

امر خدا کا قیام کرنے والا ہوتا ہے۔

خدا کے بندوں کو نصیحت کرنے والا ہوتا ہے۔

دین خدا کا نگہبان ہوتا ہے۔

انبیاء و ائمہ علیہم السلام موفق من اللہ ہوتے ہیں اور علم و حکمت الہیہ کے خزانہ سے وہ چیز ان کو دی جاتی ہے جو ان کے غیر کو نہیں دی جاتی، پس ان کا علم تمام اہل زمانہ کے علم سے زیادہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے کہ جو حق کی طرف ہدایت کرتا ہے وہ زیادہ حقدار پسروی ہے اس سے جو محتاج ہدایت ہے پس تمہیں کیا ہو گیا یہ کیسا حکم کرتے ہو اور یہ بھی فرمایا جے حکمت دی گئی اسے خیر کثیر دی گئی (قول باری تعالیٰ طاہرات کے بارہ میں) بے شک اللہ نے تم پر طاہرات کا اصطفا کیا اور اس کو علم و جسم (قوت) میں تم پر فضیلت دی اور اللہ جسے چاہتا ملک کا مالک بنا دیتا ہے اور وہ بڑی وسعت والا بڑا جلنے والا اور اپنے نبی سے فرمایا تمہارے اوپر کتاب اور حکمت کو نازل کیا اور جو تم نہ جانتے تھے اس کی تعلیم دی اور یہ تمہارے اوپر خدا کا بڑا فضل تھا اور اپنے نبی کی اہلبیت و عزت و ذریت کے متعلق فرمایا کیا لوگ حسد کرتے ہیں اس چیز پر جو ہم نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے پس ہم نے اولاد پر اہم کو کتاب و حکمت دی اور ان کو ملک عظیم دیا۔ پس ان میں سے بعض ایمان لے آئے اور بعض ایمان سے بے نصیب رہے اور ان کے لئے جہنم کے شعلے کافی ہیں جب خدا کسی بندہ کو اپنے بندوں کے امور کی اصلاح کے لئے منتخب کر لیتا ہے تو اس کام کے لئے اس کے سینہ کو کشادہ کر دیتا ہے اور حکمت کے چشمے اس کے قلب میں ودیعت فرماتا ہے اور علم کا اہام کرتا ہے پس وہ کسی سوال کے جواب میں عاجز نہیں ہوتا اور نہ وہ راہ صواب میں حیران ہوتا ہے وہ معصوم ہے مؤید موفق من اللہ ہے ہدایت یافتہ ہے وہ گناہوں، لغزشوں اور غلطیوں سے محفوظ ہوتا ہے خدا اسے ان امور سے مخصوص کرتا ہے تاکہ وہ اس کے بندوں پر اس کی حجت ہو اور اس کی مخلوق پر اس کا گواہ ہو

یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ صاحب فضل عظیم ہے پس آیا لوگ ایسا امام بنانے پر فتور ہیں کہ وہ اس کو انتخاب کر لیں اور ان صفات والے پر وہ کسی اور کو مقدم کر دیں۔ قسم ہے خدا کے کہ انہوں نے کتاب خدا کو پس پشت ڈال دیا ہے گویا وہ جانتے ہی نہیں، دسائیاں لیکھ کتاب خدا میں ہدایت اور شفا ہے انہوں نے اسے پس پشت ڈال کر اپنی خواہشوں کا اتباع کیا۔ خدا نے ان کی مذمت کی ہے اور ان کو دشمن رکھ لیا ہے اور ان کے لئے ہلاکت ہے اس نے فرمایا ہے کہ اس سے زیادہ گمراہ کون ہو گا جو ہدایت خدا کے بغیر اپنی خواہشات کا اتباع کرے بے شک خدا ظالم قوم کو ہدایت نہیں کرتا



اور فرمایا ہلاکت ہو ان کے لئے۔ ان کے اعمال امارت گئے اور فدا فرمایا۔ خدا اور ایمان والوں کی اس سے سخت دشمنی ہے  
خدا نے ہر شکر و جبار کے دل پر ہر گاہی ہے اور بکثرت درود و سلام ہو محمد اور ان کی اولاد پر۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ یَحْیٰی، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عِیْسٰی، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ غَالِبٍ، عَنْ أَبِي  
عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام فِي حُطْبَةٍ لَهُ يَذْكُرُ فِيهَا حَالَ الْأَئِمَّةِ علیہم السلام وَصِفَاتِهِمْ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْضَحَ بِأُتَمَّةِ  
الْهُدَى مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّنَا عَنْ دِينِهِ وَأَبْلَجَ بِهِمْ عَنْ سَبِيلِ مَنْهَاجِهِ وَفَتَحَ بِهِمْ عَنْ بَاطِنِ نَبَايِجِ عَلَيْهِ، فَمَنْ  
عَرَفَ مِنْ أُمَّةٍ عَمَّا يَرَى وَاجِبَ حَقِّ إِمَامِهِ وَجَدَ طَعْمَ خَلَائِفَةِ إِيْمَانِهِ وَعِلْمَ فَضْلِ طَلَاوَةِ إِسْلَامِهِ،  
لَإِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَصَّبَ الْإِمَامَ عِلْمًا لِحَلْقِهِ وَجَعَلَهُ حُجَّةً عَلَى أَهْلِ مَوَادِّهِ وَغَالِمِهِ وَالْبَسَهُ  
اللَّهُ تَاجَ الْوَقَارِ وَغَشَاهُ مِنْ نُورِ الْجَبَّارِ، يُمَدُّ سَبَبٌ إِلَى السَّمَاءِ، لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ مَوَادُّهُ وَلَا يُنَالُ  
مَا عِنْدَ اللَّهِ إِلَّا بِحُجَّةِ أَسْبَابِهِ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ أَعْمَالَ الْعِبَادِ إِلَّا بِمَعْرِفَتِهِ؛ فَهُوَ غَالِمٌ بِمَا يَرُدُّ عَلَيْهِ مِنْ مُلْتَسَّاتِ  
الدُّجَى وَمُعَمِّاتِ السُّنَنِ وَمُشَبَّهَاتِ الْفِتَنِ، فَلَمْ يَزَلِ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَخْتَارُهُمْ لِحَلْقِهِمْ وَلِوَلَدِ  
الْحُسَيْنِ علیہ السلام مِنْ عَقِبِ كُلِّ إِمَامٍ يَضْفِقُهُمْ لِذَلِكَ وَيَجْتَنِبُهُمْ، وَيَرْضَى بِهِمْ لِحَلْقِهِ وَيَرْضَاهُمْ، كُلُّهَا  
مَضَى مِنْهُمْ إِمَامٌ نَصَّبَ لِحَلْقِهِ مِنْ عَقِبِهِ إِمَامًا عِلْمًا بِبَيْنَا وَهَادِيًا نِيرًا وَإِمَامًا قِيمًا وَحُجَّةً عَالِمًا؛  
أُتَمَّةٌ مِنَ اللَّهِ، يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ، حُجَّجُ اللَّهِ وَدُعَاؤُهُ وَرُعَاؤُهُ عَلَى خَلْقِهِ يَدِينُ بِهِدْيِهِمُ  
الْعِبَادُ وَتَسْتَهْدِلُ بِنُورِهِمُ الْبِلَادُ وَيَمُوتُ بِرَكْنِهِمُ الْكَلَادُ، جَعَلَهُمُ اللَّهُ حَيَاةً لِلْأَنَامِ وَمَصَابِيحَ لِلظُّلَامِ  
وَمَفَاتِيحَ لِلْكَلَامِ وَدَعَائِمَ لِلْإِسْلَامِ، جَرَتْ بِذَلِكَ فِيهِمْ مَقَادِيرُ اللَّهِ عَلَى مَحْتَوَمِهَا، فَالْإِمَامُ هُوَ الْمُسْتَجَبُ  
الْمُرْتَضَى وَالْهَادِي الْمُتَجَنِّي وَالْقَائِمُ الْمُرْتَجَى، اسْتَطَفَاهُ اللَّهُ بِذَلِكَ وَاسْطَفَعَهُ عَلَى عَيْنِهِ فِي الذَّرِّ حِينَ ذَرَاهُ  
وَفِي الْبَرِّيَّةِ حِينَ بَرَّاهُ ظَلًّا قَبْلَ خَلْقِ نَسَمَةٍ عَنْ يَمِينِ عَرْشِهِ مَحْبُورًا بِالْحِكْمَةِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَهُ  
اخْتَارَهُ بِعِلْمِهِ وَانْتَجَبَهُ لِطَهْرِهِ، بَقِيَّةٌ مِنْ آدَمَ علیہ السلام وَخَيْرَةٌ مِنْ دَرِّيَّةِ نُوحٍ علیہ السلام وَمُضْطَفًى مِنْ آلِ  
إِبْرَاهِيمَ علیہم السلام وَسَلَاطَةٌ مِنْ إِسْمَاعِيلَ وَصَفْوَةٌ مِنْ عِمْرَةَ علیہم السلام لَمْ يَزَلْ مَرْغِبًا بِعَيْنِ اللَّهِ بِحِفْظِهِ وَيَكْلُوهُ  
بِسِرِّهِ، مَطْرُودًا عَنْ حَبَائِلِ إِبْلِيسَ وَجُنُودِهِ، مَذْفُوعًا عَنْهُ وَقُوبُ الْفَوَاسِقِ وَنُفُوثُ كُلِّ فَاسِقٍ،  
مَصْرُوفًا عَنْهُ قَوَارِفُ السُّوءِ، مُبَرَّأً مِنَ الْعَاهَاتِ؛ مَحْجُوبًا عَنِ الْآفَاتِ مَعْصُومًا مِنَ الزَّلَّاتِ مَصُونًا  
عَنِ الْفَوَاحِشِ كُلِّهَا، مَعْرُوفًا بِالْحِلْمِ وَالْبِرِّ فِي يَقَاعِهِ، مَنُوبًا إِلَى التَّقَاتِ وَالْعِلْمِ وَالْفَضْلِ عِنْدَ  
انْتِهَائِهِ، مُسْتَدًا إِلَيْهِ أَمْرُ وَالِدِهِ، صَامِنًا عَنِ الْمَنْطِقِ فِي حَيَاتِهِ، فَإِذَا انْقَضَتْ مُدَّةُ وَالِدِهِ إِلَى أَنْ  
انْتَهَتْ بِهِ مَقَادِيرُ اللَّهِ إِلَى مَشِيئَتِهِ وَجَاءَتْ الْإِرَادَةُ مِنَ اللَّهِ فِيهِ إِلَى مَحَبَّتِهِ وَبَلَغَ مُنْتَهَى مُدَّةِ وَالِدِهِ

فَمَضَى وَصَارَ أَمْرُ اللَّهِ إِلَيْهِ مِنْ بَعْدِهِ وَقَلَدَهُ دِينَهُ وَجَعَلَهُ الْحُجَّةَ عَلَى عِبَادِهِ وَقِيَمَهُ فِي بِلَادِهِ  
وَأَيَّدَهُ بِرُوحِهِ وَآثَرَهُ عِلْمُهُ وَأَنْبَأَهُ فَصْلَ بَيَانِهِ اسْتَوْدَعَهُ سِرَّهُ، وَانْتَدَبَهُ لِعَظِيمِ أَمْرِهِ وَأَنْبَأَهُ فَضْلَ  
بَيَانِ عِلْمِهِ وَنَصَبَهُ عِلْمًا لِخَلْقِهِ وَجَعَلَهُ حُجَّةً عَلَى أَهْلِ عَالَمِهِ وَضِيَاءً لِأَهْلِ دِينِهِ وَالْقِسْمَ عَلَى عِبَادِهِ،  
رَضِيَ اللَّهُ بِهِ إِمَامًا لَهُمْ، اسْتَوْدَعَهُ سِرَّهُ وَاسْتَحْفَظَهُ عِلْمُهُ وَاسْتَخْبَاهُ حِكْمَتَهُ وَاسْتَرْعَاهُ لِدِينِهِ (۲) وَ  
انْتَدَبَهُ لِعَظِيمِ أَمْرِهِ وَأَحْبَاهُ مَنَاجِحَ سَبِيلِهِ وَقَرَائِضَهُ وَحُدُودَهُ؛ فَقَامَ بِالْعَدْلِ عِنْدَ تَحْيِيرِ أَهْلِ الْجَهْلِ  
وَتَحْيِيرِ أَهْلِ الْجَدَلِ بِالتُّورِ السَّاطِعِ وَالشِّفَاءِ النَّافِعِ بِالْحَقِّ الْأَبْلَجِ وَالْبَيَانِ اللَّامِحِ مِنْ كُلِّ مَخْرَجٍ،  
عَلَى طَرِيقِ الْمَنْهَجِ الَّذِي مَضَى عَلَيْهِ الصَّادِقُونَ مِنْ آبَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ؛ فَلَيْسَ يَجْهَلُ حَقَّ هَذَا الْعَالَمِ إِلَّا لَأَشْفَقِي  
وَلَا يَجْحَدُهُ إِلَّا لَأَغْوِي وَلَا يَصُدُّ عَنْهُ إِلَّا لَأَجْرِي عَلَى اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا،

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے ایک خطبہ میں ائمہ علیہم السلام کا حال اور ان کی صفات کو بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کہ ہمارے نبی کے لئے ائمہ ہدایت کے ذریعہ سے اپنے دین کو واضح کیا اور ان کی راہوں کو ان کے وجود سے روشن کیا اور اپنے علم کے چشموں کو ان کے لئے کھولا۔ پس امت محمدیہ سے جس نے ان کو پہچانا اور حق امامت کو قبول کیا۔ اس نے ایمان کا ذائقہ چکھا اور اسلام کی فضیلت کو جانا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے امام کو مقرر کیا ہے ایک نشان اپنی مخلوق کے لئے اور حجت قرار دیا اہل اطاعت کے لئے اور تمام عوام کے لئے اور پہنایا اس کو تلبہ و قنار اور ڈھانپ لیا اس کو ایسے نور سے جو نگاہ رکھنے والا ہے آسمان و زمین کا اور زیادہ ہوتا ہے اس کا علم اس وسیلہ سے جو آسمان تک پہنچا ہوا ہے تاکہ وحی الہی کا سلسلہ منقطع نہ ہو اور جو احکام من اللہ ہیں وہ نہیں حاصل ہوتے مگر بوسیلہ امام اور خدا اپنے بندوں کے اعمال کو قبول نہیں کرتا جب تک معرفت امام نہ ہو وہ دفع کرنے والا ہے شکوک کی تاریکیوں اور فتنوں کے شبہات کو اور کھولنے والا ہے سنن کی گتھیوں کو، خدا نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے اولاد حسین سے منتخب کیا اور ایک کے بعد دوسرے کا اصطفا اور اقتبا کیا اور راضی ہوا ان سے اپنی مخلوق کی ہدایت پر اور ان کو ان کے لئے چن لیا جب ان میں سے کوئی امام دنیا سے گیا تو اس کے بعد ہی دوسرا امام معین کیا جو اس کی وحدانیت کا روشن نشان اور روشنی پھیلانے والا ہادی اور دین کو قوت بخشنے والا امام تھا اور عالم حجت خدا تھا جو ائمہ خدا کی طرف سے امام ہیں وہ حق کی طرف ہدایت کرتے ہیں اور معاملات میں عدل و انصاف سے کام لیتے ہیں وہ خدا کی جھتیں ہیں اور اس کی مخلوق پر اس کی طرف سے نگہبان ہیں وہ خدا کے بندوں کے لئے باعث ہدایت ہیں ان کے نور سے شہروں میں روشنی ہے اور لوگوں کو اولاد ان کی برکت سے منور حاصل کرتی ہے خدا نے ان کو لوگوں کے لئے زندگی قرار دیا ہے وہ اندھیروں کی روشنیاں ہیں وہ کلام الہی کی کنجیاں ہیں وہ اسلام کے ستون ہیں ان کے لئے اللہ کا ارادہ ان کے متعلق جاری ہوا ہے امام خدا کا منتخب

پسندیدہ ہوتا ہے برگزیدہ اور مقبول خدا و رسول ہے اور ایسا ہادی ہے جو محل اسرار الہیہ ہے اور قائم رہنے والی امید گاہ ہے خدا کا منتخب بندہ ہے ان صفات کے ساتھ اور کمال نظر التفات سے خدا نے اس کو اپنے لئے بنایا جبکہ عالم زمین اس کو پیدا کیا اور خلق کے پیدا کرنے سے پہلے ان کو پیدا کیا اپنے عرش کے داہنی طرف اور ان کو اپنی حکمت کی نعمت عطا فرمائی تھی اللہ تعالیٰ نے اپنے غیب کے علم میں امام کا انتخاب کیا اور اس کو ہمارے مخصوص کیا وہ بقیہ اولاد آدم اور ذریت نوح سے ہے اور آل ابراہیم کا برگزیدہ ہے اور آل اسماعیل کا خلاصہ ہے اور محمد کا جگر پار ہے ہمیشہ خدا کی آنکھ اس کی حفاظت کرتی ہے (تاکہ اس کی عصمت برقرار رہے) اور اپنے پردہ میں اس کی نگہبانی کرتی ہے اور شیطان اور اس کے لشکر کے جال سے اس کو دور رکھتی ہے اور شبہات کی تاریکیوں سے بچاتا ہے اور ہر نفس کی سرکشی سے محفوظ رکھتا ہے اور ہر برائی کے ارتکاب سے دور رکھتا ہے حبیبوں سے بڑی رکھتا ہے آفات سے بچاتا ہے لغزشوں سے حفاظت کرتا ہے فواحش سے محفوظ رکھتا ہے اول عمر سے علم اور نیکی سے متصف ہوتا ہے اور آخر عمر تک عفت علم اور فضل سے تعلق رکھتا ہے اپنے باپ کے امر پر قائم رہتا ہے اور باپ کی زندگی میں گویائی سے خاموش رہتا ہے جب اس کے باپ کی مدت حیات ختم ہوتی ہے اور اس کی امامت کا زمانہ آتا ہے اور ارادہ الہی اس کے حجت قرار دینے سے متعلق ہوتا ہے اور اس کے باپ کی مدت حیات انتہا کو پہنچ جاتی ہے تو اس کے بعد امر الہی اس سے متعلق ہوتا ہے اور دین کے معاملات میں اس سے رجوع کی جاتی ہے۔ خدا اس کو اپنے بندوں پر حجت قرار دیتا ہے۔

اور اپنے شہروں میں اس سے اپنے دین کو قائم کیا اور اپنی روح سے اس کی تائید کی اور اپنا علم اس کو عطا کیا اور حق و باطل میں فیصلہ کرنے والے بیان سے آگاہ کیا اور اپنا راز اس کے سپرد کیا اور اس کو امر عظیم انجام دینے کے لئے بلایا اور اس بیان کی فضیلت سے اس کو آگاہ کیا اور اپنی مخلوق کے لئے اس کو اپنا نشان قرار دیا اور اہل علم پر اس کو حجت قرار دیا اور اہل دین کے لئے اسے روشنی بنایا اور اپنے بندوں پر اس کو ایک رکن مستحکم قرار دیا اور اللہ نے لوگوں کے لئے اس کا امام ہونا پسند کیا۔ اپنا بھید اس کے سپرد کیا اور اپنے علم کا اسے محافظ بنایا اور اپنی حکمت کو اس کے اندر پوشیدہ رکھا اور نگاہ رکھا اور اس کو اپنے دین کے لئے بلایا اس کو امر عظیم کے لئے اور اپنے دین کے طریقوں کو اس سے زندہ کیا اپنے فرائض و حدود کو اس سے باقی رکھا۔ پس امام نے صلہ سے اس وقت کام لیا جب صاحبان جہالت حیرت میں تھے اور جھگڑا لوگوں میں تھے۔ یہ ہدایت ایک چمکدار نور سے کی اور یہ بیان امراض قلبی کو شفا دینے والا ہے اور حق واضح اور بیان روشن ہے اور ہدایت اسی نبی پر تھی اور جو طریقہ ان کے آبار طاہرین و صافین کا ہے پس ایسے عالم کے حق سے جاہل نہ ہو گا مگر شقی اور نہ انکار کرے گا مگر گمراہ، اور نہ روگردانی کریگا اس سے۔ مگر خدا زندہ عالم پر جرات کرنے والا۔

## سولہواں باب

آئمہ علیہم السلام والیانِ اُمراءِ وہ محسود ہیں جن کا ذکر قرآن میں ہے

۱۶ (باب)

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَلَاَةُ الْأَمْرِ وَهُمْ النَّاسُ الْمَحْسُودُونَ  
الَّذِينَ ذَكَرَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

۱- الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ غَامِرُ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ  
الْوُشَاءُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي أُدَيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدِ الْعَجَلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ  
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» فَكَانَ جَوَابُهُ: «أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ  
أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُؤْمِنُونَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ وَيَقُولُونَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا هَؤُلَاءِ أَهْدَى مِنَ  
الَّذِينَ آمَنُوا سَبِيلًا» يَقُولُونَ لَا أئِمَّةَ الضَّلَالَةِ وَالذُّعَاءِ إِلَى النَّارِ: هَؤُلَاءِ أَهْدَى مِنَ آلِ مُحَمَّدٍ سَبِيلًا  
«وَأُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ وَمَنْ يَلْعَنِ اللَّهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ نَصِيرًا» أَمْ لَمْ نَصِبْ مِنَ الْمُلْكِ، يَعْنِي الْأَئِمَّةَ  
وَالْخِلَافَةَ فَإِذَا لَا يُؤْتُونَ النَّاسَ تَقِيرًا، نَحْنُ النَّاسُ الَّذِينَ عَنِ اللَّهِ وَالتَّغْيِيرُ النُّقْطَةُ الَّتِي فِي وَسْطِ  
النَّوَاءِ «أَمْ يَخْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ» نَحْنُ النَّاسُ الْمَحْسُودُونَ عَلَى مَا آتَانَا  
اللَّهُ مِنَ الْأَئِمَّةِ دُونَ خَلْقِ اللَّهِ أَجْمَعِينَ وَفَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا  
عَظِيمًا يَقُولُ: جَعَلْنَا مِنْهُمْ الرُّسُلَ وَالْأَنْبِيَاءَ وَالْأَئِمَّةَ فَكَيْفَ يَقْرَءُونَ بِهِيَ آلَ إِبْرَاهِيمَ عليهم السلام وَيُنْكِرُونَ فِيهِ  
آلَ مُحَمَّدٍ عليه السلام «فَمِنْهُمْ مَنْ آمَنَ بِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ صَدَّ عَنْهُ وَكَفَى بِجَهَنَّمَ سَعِيرًا» إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا  
بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِبُهُمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ، إِنَّ اللَّهَ  
كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا

۱۔ برید علی سے منقول ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا اس آیت کے متعلق اللہ کی اطاعت کرو اور  
اطاعت کرو رسول کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی۔ حضرت نے جواب میں فرمایا۔ خدا فرماتا ہے کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں  
دیکھا جن کو کتاب خدا کا ایک حصہ دیا گیا تھا کہ وہ ایمان لائے بہت اور شیطان پر اور وہ کہتے ہیں کہ یہ لوگ جو کافر ہیں  
ان لوگوں سے زیادہ راہِ خدا پر چلنے والے ہیں جو ایمان لائے ہیں یعنی آئمہ ضلالت اور آتش جہنم کی طرف بلائے والے، آل محمد

سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی لعنت ہے اور جن پر اللہ کی لعنت ہے اے رسول! تم ان کا کوئی مددگار نہ پاؤ گے۔ کیا ان کے لئے کوئی حصہ ہے بلکہ یعنی امامت و خلافت سے تو وہ لوگوں کو ایک ریشہ بھی دینے والے نہیں امام نے فرمایا الناس سے مراد ہم ہیں اور فقیر وہ ریشہ ہے جو خرمائی گٹھلی کے وسط میں ہوتا ہے اور خدا نے فرمایا ہے کیا وہ حسد کرتے ہیں ان چیزوں پر جو اللہ نے اپنے فضل و کرم سے لوگوں کو دی ہیں فرمایا امام نے اس آیت میں محسودین سے مراد ہم ہیں کہ اس بنا پر کہ اللہ نے ہم کو امامت عطا کی ہے اور اپنی تمام مخلوق میں اور کسی کو نہیں دی۔ پھر فرماتے ہیں ہم نے اولاد ابراہیم کو کتاب اور حکمت دی اور ہم نے ان کو ملک عظیم دیا یعنی ہم نے ان میں رسول اور انبیاء اور آئمہ بنائے ہیں کسی عجیب بات ہے کہ ان فضائل کا اولاد ابراہیم میں تو اقرار کرتے ہیں اور آل محمد کی فضیلت سے انکار ہے پھر خدا فرماتا ہے بعض ان میں سے ایمان لے آئے اور بعض نے روگردانی کی اور جہنم کے شیعے ان کے لئے کافی ہیں جن لوگوں نے ہماری آیات سے انکار کیا۔ ہم ان کو جہنم کی آگ میں ڈالیں گے اور جب ان کے بدن کی کھالیں گل کر چھوٹ پڑیں گی تو ان کے بدلے اور جلد ہم بدل دیں گے تاکہ وہ اچھی طرح عذاب کا مزہ چکھ لیں، بے شک اللہ بڑی عزت والا اور حکمت والا ہے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ» قَالَ: نَحْنُ الْمَحْسُودُونَ.

۲۔ حضرت امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ آیہ ام یحسدون الناس، میں ہم وہ محسود ہیں جن سے لوگ حسد کرتے ہیں۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَلْبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْوَلٍ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَغَيْنٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ» فَقَالَ: النَّبُوءَةُ؛ قُلْتُ: «وَالْحِكْمَةُ»؟ قَالَ: «الْفَهْمُ وَالْقَضَاءُ» قُلْتُ: «وَأَتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا» فَقَالَ: الطَّاعَةُ.

۳۔ حمران بن امین کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے تعلق پوچھا۔ ہم نے آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت دی اور فرمایا کتاب سے مراد نبوت ہے اور حکمت سے فہم اور قضایا کا فیصل کرنا اور اتینا ہم ملکا عظیم سے مراد اطاعت ہے۔

۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوُشَاءِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ

قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ» فَقَالَ: يَا أَبَا الصَّبَاحِ نَحْنُ وَاللَّهُ النَّاسُ الْمَحْسُودُونَ.

۴۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسے امر یحسدون الناس الخ کے متعلق پوچھا تو فرمایا واللہ وہ محسود ہم ہیں۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُعَيْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدِيْنَةَ، عَنْ بُرَيْدِ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنِ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا» قَالَ: جَعَلَ مِنْهُمْ الرُّسُلَ وَالْأَنْبِيَاءَ وَالْأَئِمَّةَ، فَكَيْفَ يَقْرُونُ فِي آلِ إِبْرَاهِيمَ وَيُنْكِرُونَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: «وَآتَيْنَاهُمْ مُلْكًا عَظِيمًا؟» قَالَ: الْمُلْكُ الْعَظِيمُ أَنْ جَعَلَ فِيهِمْ أئِمَّةً: مَنْ أَطَاعَهُمْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَاهُمْ عَصَى اللَّهَ، فَهُوَ الْمُلْكُ الْعَظِيمُ.

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسے فقہ آئینا آل ابراہیم الخ کے متعلق اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے اولاد ابراہیم میں نبی رسول اور امام بنائے پس کیسی عجیب بات ہے کہ اولاد ابراہیم میں تو یہ فضیلت مانتے ہیں اور آل محمد میں انکار کرتے ہیں اور اس آیت میں ملک عظیم سے مراد یہ ہے کہ اولاد ابراہیم میں خدا نے امام بنائے جس نے اس کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے خدا کی نافرمانی کی پس یہی ملک عظیم ہے۔

## سترہواں باب

آئمہ علیہم السلام وہ علامات ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے

(باب ۱۷)

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ هُمُ الْعَلَامَاتُ الَّتِي ذَكَرَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسَرِّقِ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ

الْجَسَّاسُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ: «وَعَلَامَاتٍ وَبِالتَّحْمِيمِ هُمْ يَهْتَدُونَ» قَالَ: التَّحْمِيمُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْعَلَامَاتُ هُمُ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

۱۔ اس باب نے فرمایا وہ ستارے ہیں جس سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے تو وہ رسول اور

علامات ہم آئمہ ہیں۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَاءِ، عَنْ أَصْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَأَلَ الْهَيْئَمُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَنَا عِنْدَهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ»، فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّجْمُ وَالْعَلَامَاتُ [هُم] الْأَيُّمَةُ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۲۔ اسباط بن سالم راوی ہیں کہ اباعبد اللہ نے فرمایا کہ رسالت اب فرماتے ہیں کہ وہ ستارے اور علامات (جن سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے) ہم ہیں۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَاءِ قَالَ: سَأَلْتُ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ»، قَالَ: نَحْنُ الْعَلَامَاتُ وَالنَّجْمُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ۳۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ ہم ہیں اور ہم علامات الہیہ ہیں۔

## سترہواں باب الف

آئمہ علیہم السلام وہ علامتا ہیں جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کیا ہے

(باب ۷ الف)

أَنَّ الْأَيَّاتِ الَّتِي ذَكَرَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ هُمُ الْأَيُّمَةُ (ع)

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أُمِّئَةَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِصِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «وَمَا تُعْطِي الْأَيَّاتِ وَالنُّذُرُ عَنْ قَوْمٍ لَا يُؤْمِنُونَ»، قَالَ: الْأَيَّاتُ هُمُ الْأَيُّمَةُ وَالنُّذُرُ هُمُ الْأَنْبِيَاءُ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آیات کے متعلق فرمایا۔ آیات سے مراد ہم آئمہ ہیں اور نذورات (دورانے والے سے مراد انبیاء علیہم السلام ہیں۔

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَجَلِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كُلِّهَا» يَعْنِي الْأَوْصِيَاءَ كُلَّهُمْ.

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے آسیہؑ انھوں نے ہماری تمام آیات کی تکذیب کی اس سے مراد تمام اوصیاء ہیں

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ أَوْ غَيْرِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُسَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: جُمْلَتُكَ فَذَاكَ إِنَّ الشَّيْعَةَ يَسْأَلُونَكَ عَنْ تَفْسِيرِ هَذِهِ الْآيَةِ «عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ النَّبَاءِ الْعَظِيمِ» قَالَ: ذَلِكَ إِلَيَّ إِنْ شِئْتُ أَخْبِرُكُمْ وَإِنْ شِئْتُ لَمْ أَخْبِرْكُمْ ثُمَّ قَالَ: الْكِتَابِيُّ أَخْبَرَكَ بِتَفْسِيرِهَا، قُلْتُ: «عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ»؟ قَالَ: فَقَالَ هِيَ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ سَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ، كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ مَا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ آيَةٌ هِيَ أَكْبَرُ مِنِّي وَاللَّهُ مِنْ نَبَأٍ أَعْظَمَ مِنِّي.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں، شیعہ آپ سے سوال کرتے ہیں آسیہؑ عہدیتسار لوت عن النبأ العظيم کے متعلق فرمایا۔ ہاں اس کی تفسیر میرے پاس ہے اگر تم چاہو تو بیان کروں، پھر فرمایا میں تمہیں اس کی تفسیر بتاتا ہوں میں نے کہا عہدیتسار لوت سے کیا مراد ہے فرمایا وہ امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں۔ امیر المؤمنین نے فرمایا ہے کہ خدا کے لئے مجھ سے بڑی کوئی آیت نہیں اور نہ مجھ سے بڑی کوئی خبر ہے۔

## اٹھارہواں باب

اللہ عزوجل نے آئمہ علیہم السلام کے ساتھ ہونے کو فرض قرار دیا ہے

• (باب) ۱۸

مَا فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
مِنَ الْكُونِ مَعَ الْأَلَمَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ غَائِذٍ، عَنْ ابْنِ أَدِيْنَةَ، عَنْ بَرِيدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعَجَلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ» قَالَ: إِيَّانَا عَنَى.



۱۔ راوی کہتے ہیں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا آپہ اتقوا اللہ وكونوا مع الصادقين کے متعلق فرمایا صادقین سے مراد ہم ہیں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ»، قَالَ: الصَّادِقُونَ هُمُ الْأَئِمَّةُ وَالصِّدِّيقُونَ بِطَاعَتِهِمْ.

۲۔ امام رضا علیہ السلام سے راوی نے پوچھا آپہ ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وكونوا مع الصادقین میں صادقین کون ہیں فرمایا وہ آئمہ ہیں اور ان کی اطاعت کی تصدیق کرنے والے۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُوسُفَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَحْيِيَ حَيَاةَ نَسَبِهِ حَيَاةَ الْأَنْبِيَاءِ وَ يَمُوتَ مِثْلَ مِثْنَةِ نُشْبَةِ الشُّهَدَاءِ وَيَسْكُنَ الْجَنَّةَ الَّتِي عَرَسَهَا الرَّحْمَنُ فَلْيَتَوَلَّ عَلِيًّا وَلِيُؤَالِ وَلِيَّهُ وَلْيَقْتَدِ بِالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ فَإِنَّهُمْ عِزَّتِي حُلُقُوا مِنْ طِبَّتِي، اللَّهُمَّ ارْزُقْهُمْ فَهْمِي وَ عَلَمِي وَوَيْلٌ لِلْمُخَالِفِينَ لَهُمْ مِنْ أُمْنِي، اللَّهُمَّ لَا تُنَلِّمْ شَفَاعَتِي.

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو چاہتا ہے کہ ایسی زندگی بسر کرے جو انبیاء کی زندگی ہے اور ایسا مرنے والا ہے جو شہیدوں کا سا ہو اور اس جنت میں رہنا چاہے جس کو خدا نے بنایا ہے اور اس کو چاہیے کہ علی کو دوست رکھے اور اس کے بعد آئمہ کی اقتدا کرے کیوں کہ وہ میری عترت ہیں اور میری طینت سے خلق کئے گئے ہیں یا اللہ ان کو میری سی فہم اور میرا علم دے اور واسطے ہوں ان پر جو میری امت میں سے ان کے مخالف ہیں خدا ندامت میری شفاعت ان کو نصیب نہ ہو۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَعِيبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: اسْتِكْمَالُ حُجَّتِي عَلَى الْأَشْقِيَاءِ مِنْ أُمَّتِكَ مَنْ تَرَكَ وِلَايَةَ عَلِيٍّ وَذَالَ أَعْدَاءِهِ وَ أَنْكَرَ فَضْلَهُ وَ فَضْلَ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ، فَإِنْ فَضَّلَكَ فَضْلَهُمْ وَ طَاعَتَكَ طَاعَتَهُمْ وَ حَقَّكَ حَقَّهُمْ وَ مَعْصِيَتَكَ مَعْصِيَتَهُمْ وَ هُمْ الْأَئِمَّةُ الْهُدَاةُ مِنْ بَعْدِكَ جَرَى فِيهِمْ رُوحُكَ وَ رُوحُكَ [مَا جَرَى فِيكَ مِنْ رَبِّكَ وَ هُمْ عِزَّتِكَ مِنْ طِبَّتِكَ وَ لَحْمِكَ وَ دَمِكَ وَ قَدْ أَجْرَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِمْ سُنَّتَكَ وَ سُنَّةَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلَكَ وَ هُمْ حُرَابِي عَلَى عَلَمِي

مِنْ بَعْدِكَ حَقٌّ عَلَيَّ لَقَدْ اضْطَقَيْتُهُمْ وَانْتَجَبْتُهُمْ وَاخْلَصْتُهُمْ وَارْتَضَيْتُهُمْ وَنَجَيْتُهُمْ وَأَحْبَبْتُهُمْ وَأَوْلَاهُمْ  
وَسَلَّمَ لِفَضْلِهِمْ ، وَ لَقَدْ آتَانِي جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ وَأَحِبَّائِهِمْ وَالْمُسْلِمِينَ لِفَضْلِهِمْ .

۴۔ ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے رسول! تمہاری امت میں میری حجت تمام ہوئی اس پر جس نے ولایت علی کو ترک کیا اور ان کے دشمنوں کو دوست رکھا اور انکار کیا ان کی فضیلت سے اور ان کے بعد والے اوصیاء کی فضیلت سے بیشک تمہاری فضیلت ان کی فضیلت ہے اور تمہاری اطاعت ان کی اطاعت ہے تمہارا حق ان کا حق ہے اور تمہاری معصیت ان کی معصیت ہے اور ہدایت کرنے والے آئمہ ہیں تمہارے بعد جاری ہوئی ان میں تیری روح اور تجھ میں جاری ہوئی تیرے رب کی طرف سے اور تیری وہ عزت ہیں اور ان کی طینت تیری طینت اور ان کا گوشت و خون تیرا گوشت و خون ہے خدا نے جاری کیا ان میں تیری سنت کو اور ان انبیاء کی سنت کو جو تجھ سے پہلے ہوئے ہیں یہ آئمہ تیرے بعد علم کا خزانہ ہیں۔ میرے لئے، حق یہ ہے کہ میں نے ان کا اصفیاء کیا ان کا لقب کیا۔ ان کو خالص بنایا (اپنے لئے)، ان کو برگزیدہ کیا، نجات پائی اس نے جس نے ان سے محبت کی۔ ان کو دوست رکھا اور ان کی فضیلت کو تسلیم کیا۔ جبرئیل میرے پاس ان کے، اہل بار کے اور ان کے احباب کے نام لائے اور ان لوگوں کے بھی جنہوں نے ان کی فضیلت کو تسلیم کیا۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِبْسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ فَصَّالَةَ بِنِ  
أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي الْمَعْرُورِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ:  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَخْيِيَ حَيَاتِي وَ يَمُوتَ مِنْتِي وَ يَدْخُلَ حَتَّةَ عَدْنِي الَّتِي عَزَّهَا  
اللَّهُ رَبِّي بِيَدِهِ فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ لِيَتَوَلَّ وَلِيَّهُ وَ لِيَتَوَلَّ عَدُوَّهُ وَ لِيَسَلِّمْ لِلْأَوْصِيَاءِ مِنْ  
بَعْدِهِ ، فَإِنَّهُمْ عِزَّتِي مِنْ لَحْمِي وَ دَمِي ، أَعْطَاهُمُ اللَّهُ فَرْعِي وَ عِلْمِي ، إِلَى اللَّهِ أَشْكُوا أَمْرَ أَمْتِي ،  
الْمُنْكَرِينَ لِفَضْلِهِمْ ، الْقَاطِعِينَ فِيهِمْ صَلَاتِي وَ آيَتِ اللَّهِ لِيَقْتُلَنَّ ابْنِي لِأَنَّا لَهُمُ اللَّهُ شَفَاعَتِي .

۵۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کوئی میری سی زندگی بسر کرنا چاہتا ہے اور میری سی موت مرنا اور داخل جنت عدن ہونا جس کو خدا نے اپنے یدر قدرت سے تیار کیا ہے اس کو چاہیے کہ وہ علی کو دوست رکھے اور اس کے دوستوں کو بھی دوست رکھے اور اس کے دشمن سے دشمنی رکھے اور ان کے بعد آنے والے اوصیاء کو تسلیم کرے۔ بیشک وہ میری عزت ہیں میرا گوشت اور خون ہیں اللہ نے ان کو میرا فہم اور علم دیا ہے میں اپنی امت کی شکایت اللہ سے کرتا ہوں انہوں نے میری عزت کی فضیلت سے انکار کیا ہے میرے صلہ رحم کو ان کے بارے

میں قطع کیا۔ خدا کی قسم یہ میرے بیٹے کو قتل کریں گے۔ خدا میری شفاعت ان کو نصیب نہ کرے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ الْقَهَّارِ، عَنْ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَرَّ أَنْ يَحْيَى حَبَاتِي وَيَمُوتَ مِثِّي وَيَدْخَلَ الْجَنَّةَ الَّتِي وَعَدَ بِهَا رَبِّي وَيَتَمَسَّكَ بِقَضَبِ عَرْسِهِ رَبِّي بِيَدِهِ فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَأَوْصِيَاءَهُ مِنْ بَعْدِهِ، فَإِنَّهُمْ لَا يُدْخِلُونَكُمْ فِي بَابِ ضَلَالٍ وَلَا يُخْرِجُونَكُمْ مِنْ بَابٍ هُدًى، فَلَا تُعْلِمُوهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُفَرِّقَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْكِتَابِ حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، هَكَذَا - وَضَمَّ بَيْنَ أَصْبَعَيْهِ - وَعَرَّضَهُ مَا بَيْنَ صَنْغَاءَ إِلَى أَهْلَةٍ فِيهِ قَدْ حَانَ فِضَّةٌ وَذَهَبٌ عَدَدُ النُّجُومِ.

۶۔ جابر جعفی نے ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے جو اس بات سے خوش ہے کہ میری سی زندگی بسر کرے اور میری سی موت مرے اور اس جنت میں داخل ہو جس کا وعدہ میرے رب نے مجھ سے کیا ہے اور اس شاخ سے تمسک کرے جس کو اللہ نے اپنے یدِ قدرت سے لگایا ہے تو اس کو چاہیے کہ علی اور ان کے بعد آنے والے اوصیاء سے محبت کرے وہ تم کو ضلالت کے دروازہ میں داخل نہ کریں گے اور باب ہدایت سے فلج نہ ہونے دیں گے۔ تم ان کو تعلیم نہ دو وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں اور میں نے اپنے رب سے درخواست کی ہے کہ ان کے اور قرآن کے درمیان فرق نہ ڈالے یہاں تک کہ وہ دونوں حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے اس کے بعد آپ نے دونوں انگلیوں کو ملایا کہ اس طرح اور فرمایا کہ حوض کوثر کی چوڑائی اتنی ہے جتنی صنغاء الیہ تک کی مسافت اور اس پر بقدر عدد نجوم سونے چاندی کے پیلے ہوں گے۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُوهٍ، عَنْ قُصَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ الْمُضَلِّ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: وَإِنَّ الرُّوحَ وَالرَّاحَةَ وَالْفَلَاحَ وَالْعَوْنَ وَالنَّجَاحَ وَالْبَرَكَاتِ وَالْكَرَامَةَ وَالْمَغْفِرَةَ وَالْمُغَاةَ وَالْيُسْرَ وَالْبُشْرَى وَالرِّضْوَانَ وَالْقُرْبَ وَالنَّصْرَ وَالْتِمَكْنَ وَالرَّجَاءَ وَالْمَحَبَّةَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ تَوَلَّى عَلِيًّا وَأَتَمَّ بِدَوْبَرِي مِنْ عَدُوِّهِ وَسَلَّمْ لِعَسَلِهِ وَلِلْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ، حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أُدْخِلَهُمْ فِي شَفَاعَتِي وَحَقٌّ عَلَيَّ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْ يَسْتَجِيبَ لِي فِيهِمْ، فَإِنَّهُمْ أَتْبَاعِي وَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي.

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے روح و راحت کی کشادگی اور مدد و نجات، اور برکت و کرامت و مغفرت

در گزر تو نگری اور بشارت اور رضائے الہی اور قرب خداوندی و امید اور محبت الہی اس کے لئے ہے جو علی کو دوست رکھے اور ان کو امام مانے۔ ان کے دشمنوں سے برأت کا اظہار کرے۔ ان کی اور ان کے بعد آنے والے اوصیاء کی فضیلت کو تسلیم کرے۔ میرے اور فرض ہے کہ ان کو اپنی شفاعت میں داخل کروں اور اللہ کیلئے سزاوار ہے کہ وہ میری اس خواہش کو ان کے حق میں قبول کرے کیونکہ وہ میرے پیرو ہیں اور جس نے میری پیروی کی وہ مجھ سے ہے۔

## انیسواں باب

وہ اہل الذکر آئمہ علیہم السلام ہیں جن سے پوچھنے کا حکم خدا نے دیا ہے۔

(باب ۱۹)

أَنَّ أَهْلَ الذِّكْرِ الَّذِينَ أَحْرَأَهُ اللَّهُ الْخَلْقَ بِسُؤَالِهِمْ هُمُ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِي

جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَسَأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ» [قَالَ] قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: «الذِّكْرُ أَنَا وَالْأَئِمَّةُ أَهْلُ الذِّكْرِ» وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ» قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: نَحْنُ قَوْمُهُ وَنَحْنُ الْمَسْئُولُونَ.

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے آئیہ فاسلوا اہل الذکر کے متعلق فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ذکر ہوں اور آئمہ اہل الذکر ہیں اور خدا نے فرمایا ہے یہ ذکر ہے تمہارا اور تمہاری قوم کا اور عنقریب تم سے پوچھا جائے گا۔ یعنی لوگ مامور ہیں اس پر کہ تم سے سوال کریں اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ رسول کی قوم ہم ہیں اور ہم ہی وہ ہیں جن سے لوگوں کو احکام دین کے متعلق سوال کرنا چاہیے۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَّانَ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: «فَسَأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ» قَالَ: «الذِّكْرُ مُحَمَّدٌ وَآلُ مُحَمَّدٍ وَنَحْنُ أَهْلُهُ الْمَسْئُولُونَ» قَالَ: قُلْتُ: قَوْلُهُ: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ» قَالَ: «إِنَّمَا عَلَيَّ وَنَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ وَنَحْنُ الْمَسْئُولُونَ».

۲۔ عبد الرحمن بن کثیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آئیہ فاسلوا اہل الذکر۔ الخ

کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا۔ محمد ذکر میں اور ہم اہل الذکر جن سے سوال کرنے کا حکم ہے میں نے آیہ انہ الذکر لکے متعلق پوچھا تو فرمایا۔ اس سے مراد ہم ہیں اور ہم ہی وہ اہل الذکر ہیں جن سے سوال کرنے کا حکم ہے

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ: سَأَلْتُ الرَّضَا عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلَتْ فِذَاكَ فَمَسَّأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ؟ فَقَالَ: نَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ وَنَحْنُ الْمَسْئُولُونَ، قُلْتُ: فَأَنْتُمْ الْمَسْئُولُونَ وَنَحْنُ السَّائِلُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: حَقًّا عَلَيْنَا أَنْ نَسْأَلَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: حَقًّا عَلَيْكُمْ أَنْ تُجِيبُونَا؟ قَالَ: لَا، ذَاكَ إِلَيْنَا إِنْ شِئْنَا فَعَلْنَا وَإِنْ شِئْنَا لَمْ نَفْعَلْ، أَمَّا تَسْمَعُ قَوْلَ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «هَذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ».

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا میں آپ پر فدا ہوں آیہ فاسئلوا اہل الذکر کے متعلق فرمائیے فرمایا ہم اہل ذکر ہیں اور ہم ہی ہیں جن سے سوال کرنے کا حکم ہے میں نے کہا آپ مسئلہ میں اور ہم سائل، فرمایا۔ ہاں میں نے کہا کیا ہم پر فرض ہے کہ ہم آپ سے سوال کریں فرمایا ضرور کرو میں نے کہا کیا آپ پر فرض ہے کہ ہمارے ہر سوال کا جواب دیں فرمایا ہمیں اختیار ہے جس بات کا چاہیں جواب دیں اور جس کا چاہیں نہ دیں کیا تم نے یہ آیت نہیں سنی۔ یہ ہماری بخشش ہے پس یا تو دے کر احسان کرو یا روک لو جس کا حساب نہ ہو گا۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ غَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ»، فَرَسَّوْهُ عليه السلام الذِّكْرُ وَأَهْلُ بَيْنِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ الْمَسْئُولُونَ وَهُمْ أَهْلُ الذِّكْرِ (۵)۔

۴۔ ابو بصیر سے مروی ہے فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ وانہ لذكر لك المتعلق رسول اللہ ذکر ہیں اور اہل بیت علیہم السلام مسئلہ میں ہیں وہی اہل ذکر ہیں۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ رَبِيعٍ، عَنْ فَضْلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ»، قَالَ: الذِّكْرُ الْقُرْآنُ وَنَحْنُ قَوْمُهُ وَنَحْنُ الْمَسْئُولُونَ.

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ وانہ لذكر لك کے متعلق ذکر سے مراد قرآن

ہے اور ہم رسول کی قوم ہیں اور ہم ہی وہ ہیں جن سے سوال کرنے کا حکم ہے

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَدَخَلَ عَلَيْهِ الْوَزْدُ أَخُو الْكُمَيْتِ فَقَالَ: جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ اخْتَرْتُ لَكَ سَبْعِينَ مَسْأَلَةً مَا تَحْضُرُنِي مِنْهَا مَسْأَلَةٌ وَاحِدَةٌ؛ قَالَ: وَلَا وَاحِدَةٌ يَا وَزْدُ؟ قَالَ: بَلَى قَدْ حَضَرَنِي مِنْهَا وَاحِدَةٌ، قَالَ: وَمَا هِيَ؟ قَالَ: قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ» مَنْ هُمْ؟ قَالَ: نَحْنُ، قَالَ: قُلْتُ: عَلَيْنَا أَنْ نَسْأَلَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ قُلْتُ: عَلَيْنَا أَنْ تَجِيبُونَا؟ قَالَ: ذَاكَ إِلَيْنَا.

۶۔ ابو بکر خضرمی سے منقول ہے کہ مکہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ وزدہ برادرِ کیمت حاضر خدمت ہوا اور کھڑے لگائیں آپ پر فدا ہوں۔ میں نے آپ سے دریافت کرنے کے لئے ستر سترے رکھے تھے ان میں سے ایک بھی یاد نہیں، فرمایا ایک بھی یاد نہیں کیا میں نے کہا ہاں ایسا سہل یاد آیا فرمایا وہ کیا ہے۔ میں نے کہا آئیے فاسئلوا اہل الذکر فرمایا وہ ہم ہیں۔ میں نے کہا۔ ہمارے لئے دریافت کرنا ضروری ہے۔ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کیا آپ کے لئے جواب دینا لازم ہے فرمایا یہ ہماری مرضی پر ہے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الْمَلَاءِ بْنِ دَرِزِينَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنْ مَنْ عِنْدَنَا يَزْعُمُونَ أَنَّ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ» أَنَّهُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى، قَالَ: إِذَا يَدْعُونَكُمْ إِلَى دِينِهِمْ قَالَ: قَالَ يَبْدُو إِلَى صَدْرِهِ: نَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ وَنَحْنُ الْمَسْئُولُونَ.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ آئیے فاسئلوا اہل الذکر میں اہل الذکر سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں فرمایا اگر ایسا ہے تو وہ لوگ اتم کو اپنے دین کی طرف بلائیں گے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا ہم ہیں اہل ذکر اور ہم ہیں مسئلہ۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوُشَاءِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام: عَلَى الْأَيْمَةِ مِنَ الْفَرَسِ مَا لَيْسَ عَلَى شِبَعَتِهِمْ وَعَلَى شِبَعَتِنَا مَا لَيْسَ عَلَيْنَا، أَمَرَهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَسْأَلُونَا، قَالَ: «فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ» فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْأَلُونَا وَلَيْسَ عَلَيْنَا الْجَوَابُ، إِنْ شِئْنَا أَجَبْنَا وَإِنْ شِئْنَا أَمْسَكْنَا.

۸۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے سنا کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام نے فرمایا۔ آئمہ پر وہ فرض ہے جو ان کے شیعوں پر نہیں اور ہمارے شیعوں پر وہ فرض ہے جو ہم پر نہیں، خدا نے ان کو حکم دیا ہے کہ وہ ہم سے سوال کریں فرمایا۔ اہل الذکر سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے ہو ان کو سوال کا حکم دیا۔ ہمارے لئے جواب دینا لازم نہیں ہے۔ اگر ہم چاہیں جواب دیں چاہیں باز رہیں۔

۹۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ كِتَابًا فَكَانَ فِي بَعْضِ مَا كَتَبْتُ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «فَأَسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ»، وَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً، فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَ لِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ»، فَقَدْ فُرِضَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْأَلَةُ، وَ لَمْ يُفَرِّضْ عَلَيْكُمْ الْجَوَابَ؟ قَالَ: قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: «فَإِنْ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّهُمْ لَا يُفْقَهُونَ» أَمْ هُوَ أَهْلُهُمْ وَ مَنْ أَضَلَّ مِمَّنْ اتَّبَعَ هَوَاهُ، ۵

۹۔ ابونصر سے مروی ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو ایک خط میں لکھا اس میں آئیہ فاسلوا اہل الذکر الخ کے متعلق پوچھا۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مومنوں کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں ان میں سے ہر گروہ کی ایک جماعت اپنے گھروں سے کیوں نہیں نکلتی تاکہ علم دین حاصل کرے اور جب اپنی قوم کی طرف پلٹ آئے تو ان کو خدا کی آخرت سے ڈرائے۔ لوگوں پر سوال کرنا فرض ہے اور تم پر جواب دینا فرض نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے پس اگر وہ تمہارے سر کو قبول نہ کریں تو سمجھ لو کہ وہ اپنی خواہشوں کی پیروی کرنے والے ہیں اور جو اپنی خواہش کی پیروی کرے اس سے زیادہ گمراہ کون ہے۔

## بیسواں باب

قرآن مجید میں آئمہ علیہم السلام کا وصف علم سے کیا گیا ہے

۲۰ (باب)

أَنَّ مَنْ وَصَفَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ بِالْعِلْمِ هُمُ الْأَلَمَةُ (ع)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ الْقَاسِمِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ سَعْدٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَهُلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ

يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ۚ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّمَا نَحْنُ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ ، وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ عَدُوُّنَا ، وَشِعْنَانَا أُولُو الْأَلْبَابِ .

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے آپہ ہلے یستوی الذین الخ کے متعلق فرمایا ہے ہم ہیں وہ جو علم رکھتے ہیں اور جو لوگ علم نہیں رکھتے وہ ہمارے دشمن ہیں اور ہمارے شیعہ صاحبان عقل و فہم ہیں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : « هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ » إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ، قَالَ : نَحْنُ الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَعَدُوُّنَا الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ وَشِعْنَانَا أُولُو الْأَلْبَابِ .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے آپہ ہلے یستوی الذین الخ کے متعلق ہم ہیں وہ جو علم رکھتے ہیں اور ہمارے دشمن علم نہیں رکھتے اور ہمارے شیعہ صاحبان عقل ہیں۔

## اکیسواں باب

### راسخون فی العلم آئمہ علیہم السلام ہیں

۵ باب ۲۱

(( أَتَ الرَّا سِخِينَ فِي الْعِلْمِ هُمُ الْأَيْمَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ ))

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحَرِّ وَعِمْرَانَ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : نَحْنُ الرَّا سِخُونَ فِي الْعِلْمِ وَ نَحْنُ نَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ .

۱۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ہم ہیں راسخون فی العلم اور ہم ہیں تاویل قرآن کے جاننے والے

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ إِبرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ » الرَّا سِخُونَ فِي الْعِلْمِ ، فَرَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَفْضَلُ الرَّا سِخِينَ فِي الْعِلْمِ ، قَدْ عَلَّمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ جَمِيعَ مَا أُنْزِلَ



عَلَيْهِ مِنَ التَّنْزِيلِ وَالتَّوِيلِ وَ مَا كَانَ اللَّهُ لِيُنْزِلَ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَعْلَمْهُ تَأْوِيلَهُ وَ أَوْصِيَاؤُهُ مِنْ بَعْدِهِ يَعْلَمُونَهُ كُلَّهُ ، وَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ تَأْوِيلَهُ إِذَا قَالَ الْعَالِمُ فِيهِمْ يَعْلَمُ ، فَأَجَابَهُمُ اللَّهُ يَقُولُهُ : « يَقُولُونَ : آمَنَّا بِهِ كُلُّ مَنْ عِنْدَ رَبِّنَا » وَ الْقُرْآنُ خَاصٌّ وَ عَامٌّ وَ مُحْكَمٌ وَ مُتَشَابِهٌ وَ نَاسِخٌ وَ مَنْسُوخٌ ، فَالْزَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَعْلَمُونَهُ .

۲۔ حضرت امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہم السلام نے آپسہ وصایا علم تاولیہ الا للہ والراستخون فی العلم کے متعلق فرمایا۔ رسول اللہ راسخون فی العلم میں افضل ہیں خداوند تعالیٰ نے ان کو ان تمام چیزوں کا علم دیا تھا جو ان پر از قسم تنزیل و تاویل نازل کی تھیں اور خدا نے آنحضرتؐ پر کوئی ایسی شے نازل نہیں کی جس کی تاویل نہ بتادی ہو اور آنحضرتؐ کے بعد ان کے اوصیا ان تاویلات کے جاننے والے ہیں وہ لوگ جو نہیں جانتے دشعیان الہبیت، تو عالم آل محمد جب ان کو آگاہ کرتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لے آئے۔ یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے اور قرآن خاص و عام اور محکم و متشابہ اور ناسخ و منسوخ ہے اور راسخون فی العلم اس کو جانتے ہیں

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْدَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : الزَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ أُمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأُئِمَّةُ مِنْ بَعْدِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے راسخون فی العلم امیر المؤمنین ہیں اور ان کے بعد ائمہ علیہم السلام

## بائیسواں باب

### قرآن میں دو اماموں کا ذکر ہے ایک اللہ کی طرف بلانے والے دوسرے جہنم کی طرف

۲۲ (بَابُ)

أَنَّ الْأَئِمَّةَ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِمَامَانِ : إِمَامٌ يَدْعُو إِلَى اللَّهِ وَ إِمَامٌ يَدْعُو إِلَى النَّارِ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ : « يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ » قَالَ الْمُسْلِمُونَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَسْتَ إِمَامَ النَّاسِ كُلِّهِمْ أَجْمَعِينَ ؟ قَالَ : فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَنَا رَسُولُ اللَّهِ إِلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ وَلَكِنْ سَيَكُونُ مِنْ بَعْدِي أئِمَّةٌ عَلَى النَّاسِ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي ، يَقُومُونَ فِي

النَّاسَ فَيَكْذِبُونَ وَيُظْلِمُهُمُ أَيْمَةُ الْكُفْرِ وَالضَّالُّونَ وَأَشْيَاءُهُمْ، فَمَنْ وَالَاهُمْ وَاتَّبَعَهُمْ وَصَدَّقَهُمْ فَهُوَ مِنِّي وَمَعِيَ وَسَيَلْفَانِي، أَلَا وَمَنْ ظَلَمَهُمْ وَكَذَّبَهُمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَا مَعِيَ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيٌّ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے جب یہ آیت نازل ہوئی اس روز ہم ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے تو مسلمانوں نے کہا۔ یا رسول اللہ کیا آپ سب لوگوں کے امام نہیں۔ فرمایا میں اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں تمام لوگوں کی طرف، اور میرے بعد امام ہوں گے میرے اہل بیت سے، وہ لوگوں کے درمیان رہیں گے پس لوگ ان کو چھٹلائیں گے اور آئمہ کفران پر ظلم کریں گے اور آئمہ ضلال اور ان کے تابعین بھی ستائیں گے پس وہ لوگ جنہوں نے ان سے محبت کی اور ان کا اتباع کیا اور ان کی تصدیق کی کہ وہ مجھ سے ہیں اور میرے ساتھ ہیں اور منقریب مجھ سے ملاقات کریں گے اور جنہوں نے ان پر ظلم کیا اور ان کو چھٹلایا وہ مجھ سے نہیں ہیں میں ان سے بری ہوں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ: إِنَّ الْأَيْمَةَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِمَامَانِ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: وَ جَعَلْنَاهُمْ أَيْمَةً يَهْتَدُونَ بِأَمْرِنَا، لَا بِأَمْرِ النَّاسِ يُقَدِّمُونَ أَمْرَ اللَّهِ قَبْلَ أَمْرِهِمْ وَ حُكْمَ اللَّهِ قَبْلَ حُكْمِهِمْ قَالَ: وَ جَعَلْنَاهُمْ أَيْمَةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ، يُقَدِّمُونَ أَمْرَهُمْ قَبْلَ أَمْرِ اللَّهِ وَ حُكْمَهُمْ قَبْلَ حُكْمِ اللَّهِ وَ يَأْخُذُونَ بِأَهْوَائِهِمْ خِلَافَ مَا فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کتاب خدا میں دو قسم کے اماموں کا ذکر ہے ایک کے متعلق ہے ہم نے ان کو امام بنایا وہ ہمارے حکم مطابق ہدایت کرتے ہیں نہ لوگوں کے حکم کے مطابق وہ امر خدا کو بندوں کے حکم سے مقدم رکھتے ہیں اور امر خدا کو بندوں کے امر پر ترجیح دیتے ہیں اور دوسرے گروہ کے متعلق فرمایا کہ ہم نے ان کو امام قرار دیا وہ جہنم کی طرف لوگوں کو بلاتے ہیں اور ان کے امر کو امر خدا سے مقدم جانتے ہیں اور بندوں کے حکم کو حکم خدا سے زیادہ جانتے ہیں وہ اپنی ان خواہشوں پر عمل کرتے ہیں جو کتاب خدا کے خلاف ہیں۔

## تیسواں باب

ائمہ علیہم السلام کو خداوند تعالیٰ نے علم دیا اور ان کے سینوں میں ثابت رکھا  
(باب) ۲۳

أَنَّ الْأَئِمَّةَ قَدْ أُوتُوا الْعِلْمَ وَأُثِّبَتْ فِي صُدُورِهِمْ

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: «دَبْلُ هُوَ آيَاتُ بَيِّنَاتٍ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ» فَأَوْصَابِيهِ إِلَى صَدْرِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا آئینہ ہلے ہوا آیات بنیات الخ یہ وہ روشن آیات ہیں جو ان لوگوں کے سینوں میں ہیں جن کو علم دیا گیا ہے پس اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ ہیں وہ سینے۔

۲۔ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمُبْدِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «دَبْلُ هُوَ آيَاتُ بَيِّنَاتٍ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ» قَالَ: هُمْ الْأَئِمَّةُ عليہم السلام.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آئینہ ہلے ہوا آیات بنیات الخ کے متعلق فرمایا ائمہ علیہم السلام ہیں جن کے سینوں میں آیات بنیات ہیں اور جن کو علم دیا گیا ہے۔

۳۔ وَ عَنْهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ قَالَ: أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فِي هَذِهِ الْآيَةِ: «دَبْلُ هُوَ آيَاتُ بَيِّنَاتٍ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ».... ثُمَّ قَالَ: أَمَا وَاللَّهِ يَا أَبَا عَبْدِ مَا قَال: بَيْنَ دَفْئِي الْمُصْحَفِ، قُلْتُ: مَنْ هُمْ جُمِلَتْ فِدَاكَ؟ قَالَ: مَنْ عَسَى أَنْ يَكُونُوا غَيْرَنَا؟

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے آئینہ ہلے ہوا آیات بنیات الخ کے متعلق فرمایا اے ابو محمد راوی! دو دینیوں کے درمیان جو مصحف ہے خدا نے کیا کہا ہے۔ میں نے کہا اس آیت سے کون مراد ہیں۔ فرمایا کیا ہمارے علاوہ کوئی اور بھی ہو سکتا ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ يَزِيدَ شَعْرِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمَّزَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «دَبْلُ هُوَ آيَاتُ بَيِّنَاتٍ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ» قَالَ: هُمْ الْأَئِمَّةُ خَاصَّةً.

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آبیہ بکے ہو آیات بیانات میں اور تو العلم سے مراد اس طور پر آئمہ ہیں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: دَبْلُ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ، قَالَ: هُمْ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ خَاصَّةً.

۵۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آبیہ بکے ہو آیات بیانات کے مصداق کے متعلق فرمایا وہ آئمہ علیہم السلام ہیں خاص کر۔

## چوبیسواں باب

آئمہ علیہم السلام وہ ہیں جن کا اللہ عزوجل نے اصطفایا اور اپنی کتاب کا وارث بنایا

(باب ۲۴)

فِي أَنَّ مِنْ اصْطَفَاهُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ وَأَوْزَنَهُمْ سَيَابَهُ هُمُ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُودٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ عَنْ سَالِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَهُمْ أَوْزَنَّا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا، فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ، قَالَ: السَّابِقُ بِالْخَيْرَاتِ: الْأِمَامُ، وَالْمُقْتَصِدُ: الْعَارِفُ لِلْأِمَامِ، وَالظَّالِمُ لِنَفْسِهِ: الَّذِي لَا يَعْرِفُ الْأِمَامَ.

۱۔ سالم سے مروی ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے آبیہ، پھر ہم نے وارث بنایا اپنی کتاب کا ان لوگوں کو جنہیں ہم نے چن لیا ہے اپنے بندوں میں سے، پس ان میں بعض ظالم نفسہ ہیں بعض میانہ رو اور بعض نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے، یا ذن خدا امام علیہ السلام نے فرمایا۔ سابق بالخرات امام ہے۔ مقتصد عارف امام اور ظالم نفسہ امام کو نہ پہچاننے والا۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْمُعَلَّى، عَنْ الْوَشَاءِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: وَهُمْ أَوْزَنَّا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا، فَقَالَ: أَيُّ شَيْءٍ تَقُولُونَ أَنْتُمْ؟ قُلْتُ: نَقُولُ: إِنَّهَا فِي الْفَاطِمِيَّةِ؟ قَالَ: لَيْسَ حَبْتُ تَذْهَبُ لَيْسَ يَدْخُلُ فِي

هَذَا مَنْ أَشَارَ بِسَيْفِهِ وَدَعَا النَّاسَ إِلَى خِلَافٍ، فَقُلْتُ: فَأَيُّ شَيْءٍ الظَّالِمُ لِنَفْسِهِ؟ قَالَ: الْجَالِسُ فِي بَيْتِهِ لَا يَعْرِفُ حَقَّ الْأِمَامِ، وَالْمُقْتَصِدُ: الْعَارِفُ بِحَقِّ الْأِمَامِ، وَالشَّابِقُ بِالْخَيْرَاتِ: الْأِمَامُ.

۲۔ سلیمان بن خالد نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آئیہ۔ تم اور ثناء الکتاب الخ کے متعلق فرمایا تم (ذریعہ) کیا کہتے ہو۔ میں نے کہا یہ آیت تمام بنی فاطمہ کے لئے ہے۔ فرمایا۔ تمہارا خیال صحیح نہیں، اس میں داخل نہیں وہ اشارہ کیا انہی تلوار کی طرف یعنی جو تلوار سے جنگ کرے اور لوگوں کو حکم خدا بخوان دے وہ ہیں نے کہا پھر ظالم بنفسہ کون ہے فرمایا جو اپنے گھر میں بیٹھے اور حق امام کا پیچانے والا نہ ہو اور مقصد وہ ہے جو حق امام کو پہچانے اور سابق بالخرات امام ہے۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرَّضَا عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «مَنْ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا، الْآيَةُ» قَالَ: فَقَالَ: «وُلْدُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَالشَّابِقُ بِالْخَيْرَاتِ: الْأِمَامُ، وَالْمُقْتَصِدُ: الْعَارِفُ بِالْأِمَامِ، وَالظَّالِمُ لِنَفْسِهِ الَّذِي لَا يَعْرِفُ الْأِمَامَ».

۳۔ راوی نے امام رضا علیہ السلام سے آئیہ تم اور ثناء الکتاب کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا۔ وہ اولاد فاطمہ علیہما السلام ہیں اور سابق بالخرات امام ہیں اور مقصد وہ ہے جو امام کا عارف اور ظالم بنفسہ وہ جو عارف امام نہیں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي وَالَادِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ» قَالَ: «هُمْ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام».

۴۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا۔ وہ لوگ جن کو ہم نے کتاب دی ہے اس کی اچھی طرح تلاوت کرتے ہیں وہ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں فرمایا وہ آئمہ علیہم السلام ہیں۔

## پچیسواں باب

قرآن اہام کے واسطہ سے ہدایت کرتا ہے

(بَابُ أَنَّ الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلْإِمَامِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرَّضَا

عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلِكُلِّ جَعَلْنَا مَوَالِي مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلَّذِينَ عَقَدْتَ أَيْمَانُكُمْ» قَالَ: إِنَّمَا عَنِ يَذَلِكَ الْأَيْمَةُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَنْ عَقَدَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَيْمَانَكُمْ.

۱۔ راوی نے امام علیہ السلام سے پوچھا آپ یہ اور ہر ایک کو ہم نے وارث بنایا اس چیز کا جو ماں باپ نے اور رشتہ داروں اور جن سے عہد و پیمان ہو گئے ہیں انہوں نے چھوڑا ہے یہ فرمایا اس سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں انہی سے خدا نے تمہارے عہدوں کو باندھ لیا یعنی بغیر امام اقرار بربیت باری تعالیٰ تم سے ممکن نہ ہوتا جس طرح ترکہ کے لئے نسلی تعلق ماں باپ یا عزیزوں سے ہوتا ہے اسی طرح ایمانی تعلقات کی وابستگی کے لئے امام سے تعلق رکھنا ضروری ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَكْبِيلِ النَّمِيرِيِّ، عَنِ الْمَلَاءِ بْنِ سَيَابَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّذِي هِيَ أَقْوَمُ» قَالَ: يَهْدِي إِلَى الْإِمَامِ.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا آپ یہ ان ہذا القرآن الخ کے متعلق کہ یہ قرآن امام کی طرف ہدایت کرتا ہے کیوں کہ بے امام کے تعلق رکھ ہدایت ممکن نہیں۔

## چھبیسواں باب

### آئمہ علیہم السلام نعمت الہیہ ہیں

(باب ۲۶)

أَنَّ النِّعْمَةَ الَّتِي ذَكَرَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ الْأَلِئَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْطَاطِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ حَسَّانٍ، عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعَبْدِيِّ، عَنْ سَعْدِ الْأَشْكَافِ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا بِالْأَقْوَامِ غَيْرُوا سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَدَلُوا عَنْ وَصِيٍّ لَا يَتَخَوُّ فَوْقَ أَنْ يَنْزِلَ بِهِمُ الْعَذَابُ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: «أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا وَأَحْلَوْا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ جَهَنَّمَ» ثُمَّ قَالَ: نَحْنُ النِّعْمَةُ الَّتِي أَنْعَمَ اللَّهُ بِهَا عَلَيَّ عِبَادِهِ وَبِنَا يَفُودُ مَنْ فَارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۱۔ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے کیا حال ہو گا اس قوم کا جنہوں نے سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدل دیا اور ان کے دمی سے روگردانی کی۔ وہ اس سے نہیں ڈرتے کہ ان پر خدا کا عذاب نازل ہو پھر یہ آیت تلاوت فرمائی، انہوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل دیا اور اپنی قوم کو ہلاکت کے گھر جہنم میں جا آنا۔ پھر فرمایا۔ اللہ کی نعمت ہے جو اس نے لوگوں پر انعام کی ہے پھر حضرت نے فرمایا روز قیامت کامیابی ہمارے ہی ذریعہ سے ہوگی۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُخْتَارٍ رَفَعَهُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَيَأْتِي آلَؤُورِيَتِكُمْ مِّنْ تَكْدِيبَانٍ» أَمَّا الْوَصِيُّ تَكْدِيبَانٍ؛ تَرَلَّتْ فِي «الرَّحْمَنِ» .

۲۔ معلى بن محمد نے بتوسط سفر امام زمانہ سے یا کسی دوسرے امام سے روایت کی ہے کہ آئینہ فبائی آلاء بگما مذہبان میں جس نعمت کا ذکر کیا ہے وہ نبی ہے یا وصی نبی، یہ آیت سورہ حن میں ہے۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُورٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي يُوسُفَ الْبَزَّازِ قَالَ : تَلَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَذِهِ الْآيَةَ : « وَ اذْكُرُوا آلَاءَ اللَّهِ » قَالَ : أَتَدْرِي مَا آلَاءُ اللَّهِ ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : هِيَ أَعْظَمُ نِعَمِ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ وَهِيَ وَلَا يُنْأَى .

۳۔ راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے آئینہ یاد کر والہ کی نعمتوں کو فرمایا کیا تم جانتے ہو اللہ کی نعمت کیسے؟ میں نے کہا نہیں، فرمایا وہ مخلوق پر نازل کی ہوتی تمام نعمتوں سے بڑی ہے اور وہ ہے ہماری ولایت۔

۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللَّهِ كُفْرًا - الْآيَةَ » قَالَ عَنِ بِهَا قُرَيْشًا فَاطِمَةُ الَّذِينَ عَادُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَ نَسَبُوا لَهُ الْحَرْبَ وَ جَحَدُوا وَصِيَّةَ وَصِيَّتِهِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آئینہ الم تر االى الذين بدلوا النعم کے متعلق پوچھا کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ کی نعمت کو کفر سے بدل ڈالا، فرمایا اس سے مراد تمام قریش ہیں جنہوں نے رسول اللہ سے دشمنی رکھی۔ ان سے جنگ کی اور ان کے دمی کے متعلق وصیت سے انکار کیا۔

## ستائیسواں باب

وہ متوسم جن کا ذکر قرآن میں ہے ائمہ علیہم السلام ہیں اور سبیل انہی میں قائم ہے

(باب ۲۷)

أَنَّ الْمُتَوَسِّمِينَ الَّذِينَ ذَكَرَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ هُمُ الْأَلِيقَةُ  
عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَالسَّبِيلُ فِيهِمْ مُقِيمٌ

۱۔ اُحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي  
أَسْبَاطُ بَيْتَاغُ السَّرَطِيِّ (۱) قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (۲) فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:  
«إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ» (۳) وَإِنَّهَا لِسَبِيلٍ مُّقِيمٌ (۴) قَالَ: فَقَالَ: نَحْنُ الْمُتَوَسِّمُونَ وَالسَّبِيلُ  
فِيْنَا مُقِيمٌ.

۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص اہل بیت سے داخل ہوا۔ اس  
نے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے آپ کیا فرماتے ہیں اس آیت کے بارے میں، بیشک اس میں خدا کی نشانیاں ہیں صاحبانِ قرآن  
کے لئے، فرمایا وہ ہم ہیں ایک دائمی راہ پر ہیں جو قیامت تک منقطع نہ ہوگی۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَسْبَاطُ بْنُ  
سَالِمٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (۲) فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ هَيْتٍ (۳) فَقَالَ لَهُ: أَصْلَحَكَ اللَّهُ مَا  
تَقُولُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ» (۴) قَالَ: نَحْنُ الْمُتَوَسِّمُونَ وَالسَّبِيلُ  
فِيْنَا مُقِيمٌ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس تھا ایک شخص نے اس آیت کے متعلق سوال کیا ابے شک اس  
میں خدا کی نشانیاں ہیں صاحبانِ قرآن کے لئے اور یہ ایک قائم رہنے والا راستہ ہے، فرمایا وہ صاحبانِ قرآن ہیں  
اور ہم میں ہے وہ دائمی راستہ۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيسَى، عَنْ رِيعَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ  
مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (۲) فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ» قَالَ:



هُمُ الْأَيُّمَةُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ».

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت سے متعلق بے شک اس میں صاحبانِ فراست کے لئے نشانیاں ہیں کہ اس سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ فراست مومن سے ڈرتے رہو کہ وہ نور خدا سے دیکھتا ہے خدا نے فرمایا ہے بے شک اس میں اہلِ فراست کے لئے نشانیاں ہیں۔

۴۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ، عَنْ عُثَيْشِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ» فَقَالَ: هُمُ الْأَيُّمَةُ «وَأَنَّهَا لِسَبِيلٍ مُّقِيمَةٍ» قَالَ: لَا يَخْرُجُ مِنْهَا أَبَدًا.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیہ ان فی ذالک لآیات الخ کے متعلق کہ متوسمین سے مراد ائمہ ہیں اور سبیلِ مقیم کا مطلب یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی ابدالِ آباد تک اس راستہ سے الگ نہ ہوگا۔

۵۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى «إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ» قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُتَوَسِّمَ وَأَنَا مِنْ بَعْدِهِ وَالْأَيُّمَةُ مِنْ دَرَجَتِي: الْمُتَوَسِّمُونَ. وَفِي نُسَخَةٍ أُخْرَى: عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلُهُ.

۵۔ جابر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے آیہ ان فی ذالک لآیات الخ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحبِ فراست تھے اور ان کے بعد میں ہوں اور میری قدریت اور ایک دوسرے نسخہ میں یہ روایت احمد بن مہران وغیرہ سے نقل کی گئی ہے۔

## اٹھائیسواں باب

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آئمہ علیہم السلام پر اعمال کا پیش ہونا

((باب)) ۲۸

عَرَضَ الْأَعْمَالُ عَلَى النَّبِيِّ (ص) وَالْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أَعْمَالُ الْعِبَادِ كُلِّ صَبَاحٍ أَبْرَأُهَا وَفَجَّارُهَا فَاحْذَرُوهَا، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿اعْمَلُوا فَيَسِّرَ اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَسَكَتَ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام لوگوں کے اعمال خواہ نیک ہوں یا بد ہر صبح کو پیش کئے جلتے ہیں پس تم اس سے ڈرتے رہو (بد اعمالی نہ کرو) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے عمل کرو مگر یہ سمجھتے ہوئے کہ اللہ تمہارے عمل کو دیکھتا ہے اور اس کا رسول، یہ فرما کر خاموش ہو گئے یعنی آیت کا آخری لفظ والمؤمنون دفنایا یعنی رسول اور کچھ خاص مؤمن بھی اعمال کو دیکھتے ہیں (مراد آئمہ) کیونکہ اس زمانہ کے لوگ آئمہ کے اعمال کو دیکھنے کے منکر تھے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحُلَبِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الطَّائِبِيِّ، عَنْ يَمْقُوتِ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿اعْمَلُوا فَيَسِّرَ اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ﴾ قَالَ: هُمْ الْأَئِمَّةُ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ آئمہ اعمالوا الخ میں مومنوں سے کون مراد ہیں فرمایا۔ وہ آئمہ ہیں۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَمْسٍ، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا لَكُمْ تَسْوُونَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ فَقَالَ رَجُلٌ: كَيْفَ نَسْوُوهُ؟ فَقَالَ: أَمَا تَعْلَمُونَ أَنَّ أَعْمَالَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيْهِ فَإِذَا رَأَى فِيهَا مَعْصِيَةً سَاءَ ذَلِكَ فَلَا تَسْوُوا رَسُولَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ تم کو کیا ہو گیا ہے کہ رسول اللہ کو آزرہ کرتے ہو۔ ایک شخص نے کہا کہ ہم کیسے آزرہ کرتے ہیں۔ فرمایا۔ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ حضور پر تمہارے اعمال پیش کئے جاتے ہیں جب برے اعمال دیکھتے ہیں تو حضرت کو رنج ہوتا ہے پس رسول اللہ کو آزرہ نہ کرو بلکہ ان کو خوش کرو۔

۴۔ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الزِّيَّاتِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبَانَ الزِّيَّاتِ وَكَانَ مَكْنًى عِنْدَ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ لِلرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : اذْعُ اللَّهُ لِي وَلَا أَهْلَ بَيْتِي فَقَالَ : أَوْلَسْتُ أَفْعَلُ وَاللَّهِ إِنَّ أَعْمَالَكُمْ لَتُعْرَضُ عَلَيَّ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَكَلِيلَةَ قَالَ : فَاسْتَغْظَمْتُ ذَلِكَ ، فَقَالَ لِي : أَمَا تَقْرَأُ كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَقُلِ اعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ » ، قَالَ : هُوَ وَاللَّهُ عَلَيَّ بَيْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میرے اور میرے گھروالوں کے لئے دعا فرمائیے۔ فرمایا کیا میں ایسا نہیں کرتا، تمہارے اعمال ہر شب دروز میرے سامنے پیش کئے جاتے ہیں راوی کہتا ہے میں نے اس کو امر عظیم سمجھا حضرت نے مجھ سے فرمایا کیا تم نے کتاب خدا میں یہ آیت نہیں پڑھی ”عمل کر دپس تمہارے عمل کو اللہ دیکھتا ہے اس کا رسول اور مومنین“ پھر فرمایا۔ واللہ اس سے مراد میں علی ابن ابی طالب علیہ السلام۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ السَّامِتِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مُسَاوِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ ذَكَرَ هَذِهِ الْآيَةَ : « فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ » ، قَالَ : هُوَ وَاللَّهُ عَلَيَّ بَيْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۵۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے آیت ”اعملوا قیسرے اللہ علیکم ورسولہ والمومنون“ سے مراد علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَاءِ : قَالَ : سَمِعْتُ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ أَعْمَالَ تُعْرَضُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَبْرَارُهَا وَفَجَارُهَا .

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ اعمال رسول اللہ کے سامنے نیکوں اور بدوں سب کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔

## انتیسواں باب

ولایت علی علیہ السلام ہی وہ راستہ ہے جس پر قائم رہنے کی طرف رغبت دلائی گئی ہے

(باب ۲۹)

أَنَّ الطَّرِيقَةَ الَّتِي حُتَّ عَلَى الْإِسْتِقَامَةِ عَلَيْهَا وَلَايَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَظْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَرَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «وَأَنْ لَّوِ اسْتَغَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَهُمْ مَاءً غَدَقًا» <sup>(۱)</sup> قَالَ: يَعْني لَوْ اسْتَغَامُوا عَلَى وَلَايَةِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَوْصِيَاءِ مِنْ وَلَدِهِ عليهم السلام وَقِيلُوا طَاعَتُهُمْ فِي أَمْرِهِمْ وَنَهْيِهِمْ لَأَسْقَيْنَهُمْ مَاءً غَدَقًا يَقُولُ: لَا شَرَبْنَا قُلُوبَهُمْ الْإِيمَانَ، وَالطَّرِيقَةُ هِيَ الْإِيمَانُ بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ وَالْأَوْصِيَاءِ.

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے آئیہ "اگر وہ طریقہ حق پر قائم رہیں گے تو ہم ان کو بہت زیادہ پانی سے سیراب کریں گے" کے متعلق فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اگر وہ ولایت علی علیہ السلام اور ان کے اوصیاء کے راستہ پر قائم رہیں گے اور ان کی اطاعت قبول کریں گے ان کے امر و نہی میں تو البتہ ہم ان کو (روز قیامت) بہت زیادہ پانی سے سیراب کریں گے اس کا مطلب یہ کہ ہم ان کے دلوں کو ایمان سے بھر دیں گے اور طریقہ سے مراد ایمان لانا ہے ولایت امیر المؤمنین اور ان کے اوصیاء علیہم السلام پر۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُهورٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَالَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَغَامُوا» فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: اسْتَغَامُوا عَلَى الْأُئِمَّةِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ وَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَنْ لَا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ،

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا آئیہ اذینے قالوا ربنا الله الخ کے متعلق فرمایا حضرت نے اس سے مراد ہے ائمہ کی امارت پر کیے بعد دیگرے ایمان لانا ملائکہ ان پر نازل ہوتے ہیں اور کہتے ہیں نہ آئندہ کا خوف کرو نہ کھپلی باتوں کا غم تم کو اس جنت کی بشارت دی جاتی ہے جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔

## تیسواں باب

آئمہ علیہم السلام معدنِ علم شجرِ نبوت اور مختلف ملائکہ ہیں

((باب)) ۳۰

أَنَّ الْأَئِمَّةَ مَعْدِنُ الْعِلْمِ وَ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ ، عَنْ جَمَادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام : مَا يَنْفَعُ النَّاسَ مِثْلُ ؟ فَتَحَنُّ وَاللَّهُ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَ بَيْتُ الرَّحْمَةِ وَ مَعْدِنُ الْعِلْمِ وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ .

۱۔ ابو الجارود نے حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ لوگ ہماری فضیلت کے کیوں منکر ہیں ہم واللہ شجرِ نبوت ہیں علم کی کان ہیں اور ملائکہ کے آنے جلنے کی جگہ ہیں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْتَرَةِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَ مَوْضِعُ الرِّسَالَةِ وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ وَ بَيْتُ الرَّحْمَةِ وَ مَعْدِنُ الْعِلْمِ .

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا، ہم البیت شجرِ نبوت مقام رسالت اور ملائکہ کے آنے جلنے کی جگہ، رحمت کا گھر اور علم کی کان ہیں۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحَشَّابِ قَالَ : حَدَّثَنَا بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ خَيْثَمَةَ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا خَيْثَمَةُ ! نَحْنُ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَ بَيْتُ الرَّحْمَةِ وَ مَفَاتِيحُ الْحِكْمَةِ وَ مَعْدِنُ الْعِلْمِ وَ مَوْضِعُ الرِّسَالَةِ وَ مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ وَ مَوْضِعُ سِرِّ اللَّهِ ، وَ نَحْنُ وَدِيعةُ اللَّهِ فِي عِبَادِهِ وَ نَحْنُ حَرَمُ اللَّهِ الْأَكْبَرُ ، وَ نَحْنُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَ نَحْنُ عَهْدُ اللَّهِ ، فَمَنْ وَفَى بِعَهْدِنَا فَقَدْ وَفَى بِعَهْدِ اللَّهِ وَ مَنْ خَفَرَهَا فَقَدْ خَفَرَ ذِمَّةَ اللَّهِ وَ عَهْدَهُ .

۳۔ خیثمہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا۔ اے خیثمہ ہم شجرِ نبوت ہیں اور بیت

رحمت ہیں اور باب حکمت کی کنجیاں ہیں، علم کی کان ہیں اور رسالت کا مقام ہیں اور ملائکہ کے اترنے کی جگہ ہیں اور مقام برہم  
الہی ہیں اور ہم اللہ کی ودیعت ہیں اس کے بندوں میں ہم اللہ کا حرم اکبر ہیں ہم اللہ کی طرف سے اس کے دین کی بقا رکے  
ذمہ دار ہیں ہم اللہ کے عہد ہیں پس جس نے ہمارے عہد کو پورا کیا اس نے خدا کے عہد کو پورا کیا اور جس نے اسے توڑا اس نے  
اللہ کے ذمہ اور عہد کو توڑا۔

## اکیسواں باب

آئمہ علیہم السلام واثان علم ہیں یکے بعد دیگرے

(باب ۳۱)

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَرَثَةُ الْعِلْمِ، يَرِثُ بَعْضُهُمْ بَعْضَ الْعِلْمِ

۱- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُؤَيْدٍ، عَنْ  
يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُنَاوِيَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا عليه السلام  
كَانَ عَالِمًا وَالْعِلْمُ يُتَوَارَثُ وَلَنْ يَهْلِكَ عَالِمٌ إِلَّا لِبَقِيٍّ مِنْ بَعْدِهِ مَنْ يَعْلَمُ عِلْمَهُ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ

۱- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ علی عالم تھے اور یہ علم بطور میراث چلا ان کی نسل میں جب  
ان میں سے کوئی عالم مرے تو اس کے بعد علم کا دوسرا وارث ہو گا اور جتنا علم خدا نے اسے عطا فرمایا۔

۲- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيسَى، عَنْ خُرَيْزٍ، عَنْ زُرَّادَةَ وَفَضِيلٍ، عَنْ أَبِي  
جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي نَزَلَ مَعَ آدَمَ عليه السلام لَمْ يَرْفَعْ وَالْعِلْمُ يُتَوَارَثُ وَكَانَ عَلِيُّ عليه السلام عَالِمٌ هَدِيَهُ  
الْأَمَّةَ وَإِنَّهُ لَمْ يَهْلِكْ مِنْهَا عَالِمٌ قَطُّ إِلَّا خَلَفَهُ مِنْ أَهْلِهِ مَنْ عِلِمَ مِثْلَ عِلْمِهِ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ

۲- امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ علم جو آدم لے کر آئے تھے اٹھان نہیں لیا گیا۔ علم میراث میں چلتا ہے علی اس  
امت کے عالم تھے اور ہم ہیں اور ہم میں سے کوئی عالم جب مرتلے تو اس کے فائدان سے دوسرا اس کی جگہ پر آتا ہے جس کا علم بھی  
وہی ہی ہوتا ہے یا خدا جتنا چاہے اور دے دے۔

۳- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْبُرْقِيِّ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُؤَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ  
عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الطَّائِبِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّ الْعِلْمَ يُتَوَارَثُ وَلَا يَمُوتُ عَالِمٌ

إِلَّا تَرَكَ مَنْ يَعْلَمُ مِثْلَ عِلْمِهِ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ.

۳۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے علم میراث میں چلتا ہے جب کوئی عالم مرتا ہے تو ویسا ہی عالم جیسا اللہ چاہے اپنے بعد چھوڑتا ہے۔

۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ فِيَّ عَلَيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ سُنَّةَ أَلْفِ نَبِيٍّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَ إِنْ الْعِلْمُ الَّذِي نَزَلَ مَعَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يُرْفَعْ وَمَاهَاتٍ غَالِمٌ فَذَهَبَ عِلْمُهُ وَالْعِلْمُ يُتَوَارَكُ.

۴۔ راوی کہتا ہے ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا، علی انہیسا میں سے ہزار نبیوں کی عادتیں رکھتے تھے جو علم آدم کے ساتھ آیا تھا وہ اٹھایا نہیں گیا اور ایسا عالم نہیں مرا کہ اس کا علم جلا گیا ہو میراث میں چلتا ہے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُبٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي نَزَلَ مَعَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يُرْفَعْ وَمَاهَاتٍ غَالِمٌ فَذَهَبَ عِلْمُهُ.

۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام کہ وہ علم جو حضرت آدم کے ساتھ نازل ہوا وہ علم نہ دنیا سے اٹھایا جاسکے گا نہ ختم ہوگا کہ وہ علم ہی چلا جائے۔

۶۔ مُحَمَّدٌ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الثُّعْمَانِ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَمْصُونَ الثَّمَادَ وَيَدْعُونَ النَّهْرَ الْعَظِيمَ، قَبْلَ لَهُ: وَمَا النَّهْرُ الْعَظِيمُ؟ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْعِلْمُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَمَعَ لِمُحَمَّدٍ ﷺ سُنَنَ النَّبِيِّينَ مِنْ آدَمَ وَهَلَمْ جَرَّ أ إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ قَبْلَ لَهُ: وَمَا تِلْكَ السُّنَنُ؟ قَالَ: عِلْمُ النَّبِيِّينَ بِأَسْرِهِ وَ إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَيَّرَ ذَلِكَ كُلَّهُ عِنْدَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ! فَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَعْلَمُ أَمْ بَعْضُ النَّبِيِّينَ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اسْمَعُوا مَا يَقُولُ ۱۱۹ إِنَّ اللَّهَ يَفْتَحُ مَسَامِعَ مَنْ يَشَاءُ، إِنِّي حَدَّثْتُهِ: أَنَّ اللَّهَ جَمَعَ لِمُحَمَّدٍ ﷺ عِلْمَ النَّبِيِّينَ وَ أَنَّهُ جَمَعَ ذَلِكَ كُلَّهُ عِنْدَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ هُوَ يَسْأَلُنِي أَهْوَأُ أَعْلَمُ أَمْ بَعْضُ النَّبِيِّينَ.

۱۱۹۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے لوگ تیری کو جو سستے ہیں اور نہر عظیم کو چھوڑنے ہیں کسی نے پوچھا نہر عظیم کیا ہے

فرمایا رسول اللہ اور وہ علم جو اللہ نے انھیں عطا کیا اللہ نے آنحضرت صلعم میں جمع کیا تھا تمام انبیاء کی سنتوں کو، آدم سے لے کر آنحضرت تک جتنے انبیاء گزرے ہیں کسی نے کہا یہ سنن کیا ہیں، فرمایا۔ انبیاء کا کل علم، اور رسول اللہ نے وہ سب کا سب حضرت علی علیہ السلام کو تعلیم کیا۔ ایک شخص نے کہا یا بن رسول اللہ آیا امیر المؤمنین زیادہ عالم تھے یا بعض انبیاء، امام نے فرمایا سنو خدا کیا کہتا ہے اللہ جس کے چاہتا ہے کان کھول دیتا ہے میں نے بیان کیلئے کہ اللہ نے تمام نبیوں کا علم محمد مصطفیٰ میں جمع کر دیا تھا اور انھوں نے وہ سب امیر المؤمنین کو تعلیم کر دیا یہی صورت میں یہ شخص پوچھتا ہے علی علیہ السلام زیادہ عالم تھے یا بعض انبیاء علیہم السلام۔

۷- مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الطَّائِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّ الْعِلْمَ يَنْوَارُ فَلَا يَمُوتُ عَالِمٌ إِلَّا لَأَتَرَكَ مَنْ يَعْلَمُ مِثْلَ عِلْمِهِ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے شک علم میں توارث ہوتا ہے کوئی عالم (مراد امام) نہیں مرتا۔ جب تک کسی جیسا یا جیسا اللہ چاہے اس کی جگہ پر قائم نہ ہو جائے۔

۸- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي نَزَلَ مَعَ آدَمَ عليه السلام لَمْ يُرْفَعْ وَمَامَاتٍ عَالِمٌ إِلَّا لَأَوْقَدَ وَرَثَتُهُ عِلْمَهُ إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَبْقَى بِغَيْرِ عَالِمٍ.

۸۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب آدم علیہ السلام کے ساتھ نازل ہوا تھا وہ اٹھا یا نہیں گیا۔ نہیں مرتا کوئی عالم جب تک اس کے علم کا وارث اس کی جگہ نہ ہو جائے زمین بغیر عالم کے باقی نہیں رہ سکتی۔

## تیسواں باب

ائمہ علیہم السلام آنحضور صلعم اور تمام انبیاء و اوصیاء کے وارث ہیں

(باب) ۳۲

أَنَّ الْأَئِمَّةَ وَرَثُوا عِلْمَ النَّبِيِّ وَجَمِيعَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْصِيَاءِ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

۱- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُثَنَّدِي، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّهُ



كَتَبَ إِلَيْهِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ كَانَ أَمِينُ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ فَلَمَّا قُبِضَ نَبِيُّ اللَّهِ كُنَّا أَهْلَ  
الْبَيْتِ وَرَثَتُهُ ، فَنَحْنُ أُمَمَاءُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ ، عِنْدَنَا عِلْمُ الْبَلَايَا وَالْمَنَاسِبِ وَأَنْسَابُ الْعَرَبِ وَمَوْلِدُ الْأَسْلَامِ  
وَإِنَّا لَنَعْرِفُ الرَّجُلَ إِذَا دَأَيْنَاهُ بِحَقِيقَةِ الْإِيمَانِ وَحَقِيقَةِ التَّفَاقُ وَإِنْ شَبَعْنَا لَمْ كُتُبُوا بِأَسْمَائِهِمْ  
وَأَسْمَاءُ آبَائِهِمْ ، أَخَذَ اللَّهُ عَلَيْنَا وَعَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ ، يَرُدُّونَ مَوَدَّنَا وَيَدْخُلُونَ مَدَحَلَّنَا ، لَيْسَ عَلَيْنَا مَلَكَةُ الْأَسْلَامِ  
غَيْرُنَا وَغَيْرُهُمْ نَحْنُ التُّجَبُّاءُ الشُّجَاءُ وَنَحْنُ أَفْرَاطُ الْأَنْبِيَاءِ وَنَحْنُ أَثْنَاءُ الْأَوْصِيَاءِ وَنَحْنُ الْمَخْصُوصُونَ  
فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَحْنُ أَوْلَى النَّاسِ بِكِتَابِ اللَّهِ وَنَحْنُ أَوْلَى النَّاسِ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
وَ نَحْنُ الَّذِينَ شَرَعَ اللَّهُ لَنَا دِينَهُ فَقَالَ فِي كِتَابِهِ : «شَرَعَ لَكُمْ (يَا آلَ مُحَمَّدٍ) مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّي بِهِ نُوحًا  
(قَدْ وَصَّيْنَا بِمَا وَصَّي بِهِ نُوحًا) وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ (يَا مُحَمَّدُ) وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى (فَقَدْ  
عَلَّمْنَا وَبَلَّغْنَا عِلْمَ مَا عَلَّمْنَا وَاسْتَوَدَعْنَا عِلْمَهُمْ ؛ نَحْنُ وَرَثَةُ أَوْلَى الْعَزَمِ مِنَ الرُّسُلِ) أَنْ أَقْبِمُوا  
الدِّينَ (يَا آلَ مُحَمَّدٍ) وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ (وَ كُونُوا عَلَى جَمَاعَةٍ) كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ (مَنْ أَشْرَكَ  
بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ) مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ (مِنْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ) (إِنَّ اللَّهَ) (يَا مُحَمَّدُ) يَهْدِي إِلَيْهِ مَنْ يَنْسِبُ مَنْ يُجِبُّكَ  
إِلَى وَلَايَةِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

ابو عبد اللہ بن جندب سے مروی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے اسے لکھا کہ حضرت رسول خدا امین خدا تھے اس  
کی مخلوق پر جب ان کی روح قبض کی گئی تو ہم اہل بیت ان کے وارث ہوئے، پس ہم اللہ کے امین ہیں اس کی زمین میں ہمارے  
پاس علم بلایا اور موت اور انساب عرب کا علم ہے اسلام کے پیدا ہونے کی جگہ، ہم جب کسی کو دیکھتے ہیں تو اس کی حقیقت  
ایمان یا حقیقت نفاق کو پہچان لیتے ہیں اور ہمارے اور ان کے آباؤ اجداد کے نام لکھے ہوئے ہیں خدا نے ہم پر اور ان پر ایک ميثاق  
لکھ ہے وہ واد ہوں گے ہمارے وارد ہونے کی جگہ اور داخل ہوں گے ہمارے داخل ہونے کی جگہ، ملت اسلام میں ہمارے  
اور ان کے سوا کوئی نہیں، ہم نجیب الطرفین ہیں ہم نجات دہندہ ہیں، ہم اولاد انبیاء ہیں، ہم ابنائے اوصیاء ہیں ہم مخصوص ہیں  
کتاب خدا میں، ہم سب سے مقدم واولیٰ ہیں، کتاب خدا میں، ہم اولیٰ و افضل ہیں رسول اللہ کے نزدیک، اور ہم وہ ہیں کہ اللہ نے  
واضح کیا ہم پر اپنے دین کو جیسا کہ اس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ «واضح کیا تم پر اے آل محمد اس امر کو جو وہی کی ہم نے نور پر یعنی  
جو نور کو تعلیم دی تھی وہی ہم کو تعلیم دی، اور اے محمد! ہم نے اس کی وحی تم پر بھی کی اور یہ وہ ہے جس کی وحی ہم نے ابراہیم  
موسیٰ و عیسیٰ کو کی تھی پس ہم کو وہی علم دیا گیا جو ان تمام انبیاء کو دیا گیا تھا ہم اولوالعزم رسولوں کے وارث ہیں، یہ کہ  
تم دین کو (اے آل محمد) قائم کرو اور اس میں تفرق نہ ڈالو (اور ایک جماعت بنے رہو) یہ امر شاہ قہ ہے مشرکین پر (جو ولایت  
علی میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں جبکہ بلاتے ہو تم اس کی طرف یعنی ولایت علی کی طرف) اے محمد اللہ ہدایت کرتا ہے اس کی

طرف اسی کو جبر اللہ کی طرف رجوع کرے (یعنی جو قبول کرے ولایت علی کو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَوَّلَ وَصِيٍّ كَانَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ هَبَّةُ اللَّهِ بْنِ آدَمَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ مَضَى إِلَّا وَلَهُ وَصِيٌّ وَكَانَ جَمِيعُ الْأَنْبِيَاءِ مِائَةَ أَلْفٍ نَبِيٍّ وَعِشْرِينَ أَلْفٍ نَبِيٍّ مِنْهُمْ خَمْسَةٌ أُولُو الْعَرْشِ: نُوحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَمُوسَى وَعِيسَى وَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ كَانَ هَبَّةُ اللَّهِ لِمُحَمَّدٍ وَ وَرِثَ عِلْمَ الْأَوْصِيَاءِ وَ عِلْمَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ، أَمَا إِنَّ مُحَمَّدًا وَرِثَ عِلْمَ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ، عَلَى فَائِمَةِ الْعَرْشِ مَكْتُوبٌ: حَمْرُهُ أَسَدُ اللَّهِ وَ أَسَدُ رَسُولِهِ وَ سَيِّدُ الشُّهَدَاءِ وَ فِي ذُؤَابَةِ الْعَرْشِ عَلِيُّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام، فَهَذِهِ حُجَّتُنَا عَلَى مَنْ أَنْكَرَ حَقَّنَا وَ جَعَدَ مِيرَاثَنَا وَ مَا مَنَعَنَا مِنَ الْكَلَامِ وَ أَمَامُنَا الْبَقِيَّةُ فَأَيُّ حُجَّةٍ تَكُونُ أَبْلَغَ مِنْ هَذَا.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روئے زمین پر سب سے پہلے وصی ہبۃ اللہ ابن آدم تھے کوئی نبی ایسا نہ تھا جس کا کوئی وصی نہ ہو تمام انبیاء کی تعداد ایک لاکھ ۲۰ ہزار تھی ان میں سے پانچ اولو العزم تھے: نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور حضرت محمد علیہم السلام اور علیؑ محمدؑ کے ہتھ اللہ تھے اور وارث علم او میا تھے اور ان کے بھی علم کے وارث تھے جو ان سے پہلے ہوئے اور حضرت رسول خدا اپنے سے پہلے تمام انبیاء و مرسلین کے علم کے وارث تھے قائم عرش پر لکھا تھا، حمزہ شہید خدا ہیں اور اسد رسول ہیں اور سید الشہداء ہیں اور عرش کے اعلیٰ حصہ پر لکھا ہے کہ علی امیر المؤمنین ہیں پس یہ ہماری حجت ہے جس نے ہمارے حق کا انکار کیا وہ ہماری میراث سے منکر ہوا۔ اور جنہوں نے حق بات کہنے سے ہم کو روکا (انشعنا میں ما زائد ہے) دراصل ہماری نظر اپنی حقانیت کا یقین ہے پس کون سی حجت اس سے زیادہ اچھی ہو سکتی ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ رُزَّةَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنَّ سُلَيْمَانَ وَرِثَ دَاوُدَ وَإِنَّ مُحَمَّدًا وَرِثَ سُلَيْمَانَ وَإِنَّا وَرِثْنَا مُحَمَّدًا وَإِنَّ عِنْدَنَا عِلْمَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَتَبَيَّنَ مَا فِي الْأَلْوَابِ قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْعِلْمُ؟ قَالَ: لَيْسَ هَذَا هُوَ الْعِلْمُ، إِنَّ الْعِلْمَ الَّذِي يَحْدُثُ يَوْمًا بِعَدْوِيٍّ وَسَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سلیمان وارث داؤد کے اور محمد وارث داؤد کے وارث ہوئے سلیمان کے اور ہم وارث ہوئے محمد مصطفیٰ کے، بیشک ہمارے پاس توریت و انجیل و زبور کا علم ہے اور الواح موسیٰ کا بیان ہے

راوی کتب میں نے کہا۔ علم ہی کا نام ہے، فرمایا یہ وہ علم نہیں، علم وہ ہے جس کا تعلق ہر روز ہر گھڑی کے واقعات سے ہے

۴۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ شُعَيْبِ الْحَدَّادِ، عَنْ مُرَيْسِ الْكَتَّابِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَعِنْدَهُ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنَّ دَاوُدَ وَرِثَ عِلْمَ الْأَنْبِيَاءِ وَابْنُ سُلَيْمَانَ وَرِثَ دَاوُدَ وَابْنُ مُحَمَّدٍ عليه السلام وَرِثَ سُلَيْمَانَ وَإِنَّا وَرِثْنَا مُحَمَّدًا عليه السلام وَإِنَّ عِنْدَنَا صُحُفَ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّوْحَ مُوسَى عليه السلام فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ: إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْعِلْمُ فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! لَيْسَ هَذَا هُوَ الْعِلْمُ، إِنَّمَا الْعِلْمُ مَا يَخْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ يَوْمًا وَيَوْمَ سَاعَةٍ بِسَاعَةٍ

۵۔ راوی کتب میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ابو بصیر بھی موجود تھے حضرت نے فرمایا۔ داؤد وارث ہوئے علم انبیاء کے اور سلیمان وارث ہوئے داؤد کے اور محمد وارث ہوئے سلیمان کے اور ہم وارث ہوئے حضرت محمد مصطفیٰ کے اور ان کے پاس علم تھا صحف ابراہیم اور اللوح موسیٰ کا علم وہ ہے جو رات دن، روز بروز اور ساعت بڑھتا رہے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُعْطِ الْأَنْبِيَاءَ شَيْئًا إِلَّا وَقَدْ أُعْطِيَ مُحَمَّدًا عليه السلام جَمِيعَ مَا أُعْطِيَ الْأَنْبِيَاءَ وَعِنْدَنَا الصُّحُفُ الَّتِي قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «صُحُفَ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى» فَلْتُ: جُعِلْتُ قَدَاكُمِ الْأَلْوَاخُ قَالَ: رَغِمَ

۵۔ راوی نے صحف ابراہیم و موسیٰ کے بارے میں امام باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یہ اللوح (کتاب) تھیں، آپ نے فرمایا۔ ہاں ایسا ہی تھا۔

۶۔ مُحَمَّدٌ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ مَا الزَّبُورُ وَمَا الذِّكْرُ؟ قَالَ: الذِّكْرُ عِنْدَ اللَّهِ وَالزَّبُورُ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى دَاوُدَ وَكُلِّ كِتَابٍ نَزَلَ فَهُوَ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَنَحْنُ هُمْ

۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے اس پر وفد کتبانی الزبور الخ کے متعلق پوچھا تو فرمایا اور ذکر کیا ہے فرمایا۔ ذکر تو خدا کے پاس ہے اور الزبور وہ ہے جو داؤد پر نازل ہوئی وہ اہل علم کے پاس ہے اور وہ ہم ہیں۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنِي ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ أَوْغَيْرِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ أَخِيهِ أَحْمَدَ ابْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ أَخْبَرَنِي عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَرِثَ النَّبِيِّينَ كُلَّهُمْ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : مِنْ لَنْنِ آدَمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى نَفْسِهِ؟ قَالَ : مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا وَحَّدَ ﷺ أَغْلَمَ مِنْهُ ، قَالَ : قُلْتُ : إِنَّ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ كَانَ يُحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ اللَّهِ قَالَ : صَدَقَ وَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ كَانَ يَفْهَمُ مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْدُرُ عَلَى هَذِهِ الْمَنَازِلِ ، قَالَ : فَقَالَ : إِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ قَالَ لِلْمُذْهَبِ حِينَ فَقَدَهُ وَشَكَ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ : وَمَا لِي لَا أَرَى الْمُذْهَبَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ ، حِينَ فَقَدَهُ فَعَصَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ : لَا عَدَّ بَنَهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَا أَذْبَحَتْهُ أَوْ لِيَأْتِيَنِي بِسُلْطَانٍ مُبِينٍ ، وَإِنَّمَا غَضِبَ لِأَنَّهُ كَانَ يَدُلُّهُ عَلَى الْمَاءِ فَهَذَا وَهُوَ طَائِرٌ قَدْ أُعْطِيَ مَا لَمْ يُعْطَ سُلَيْمَانُ وَكَانَتْ الرِّيحُ وَالْتَّمَلُ وَالْإِنْسُ وَالْحِجْرُ وَالشَّيَاطِينُ [و] الْمَرَدَّةُ لَهُ طَائِعِينَ وَلَمْ يَكُنْ يَعْرِفُ الْمَاءَ تَحْتَ الْهَوَاءِ وَكَانَ الطَّيْرُ يَعْرِفُهُ وَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ : «وَلَوْ أَنَّ قُرْآنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ أَوْ قُطِعَتْ بِهِ الْأَرْضُ أَوْ كَلِمَةٌ بِهِ الْمَوْتَى» وَقَدْ وَرَّثْنَا نَحْنُ هَذَا الْقُرْآنَ الَّذِي فِيهِ مَا تُسِيرُ بِهِ الْجِبَالُ وَتُقَطِّعُ بِهِ الْبُلْدَانُ وَ يُحْيِي بِهِ الْمَوْتَى وَ نَحْنُ نَعْرِفُ الْمَاءَ تَحْتَ الْهَوَاءِ وَإِنَّ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَا آيَاتٍ مَا يُرَادُ بِهَا أَمْرٌ إِلَّا أَنْ يَأْذَنَ اللَّهُ بِهِ مَعَ مَا قَدْ يَأْذَنُ اللَّهُ مِمَّا كَتَبَهُ الْمَاضُونَ جَعَلَهُ اللَّهُ لَنَا فِي أُمِّ الْكِتَابِ ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : «وَمَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُبِينٍ» ثُمَّ قَالَ : «ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمَنْ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَأَوْرَثْنَا هَذَا الَّذِي فِيهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ»

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا، مجھے خبر دیجئے اس سے آنحضرتؐ کیا تمام انبیاء کے علوم کے علوم کے وارث تھے فرمایا۔ ہاں، میں نے کہا کیا آدم سے لے کر اپنی ذات تک فرمایا، خدا نے جس نبی کو بھی بھیجا، محمدؐ اس سے زیادہ عالم تھے۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا، عیسیٰ بن مریم باذن خدا امروں کو زندہ کر دیا کرتے تھے فرمایا پس ہے میں نے کہا سیمان بن داؤد جانوروں کی بولی سمجھتے تھے کیا رسول اللہ کے لئے بھی یہ منازل تھیں؟ فرمایا، سیمان نے جبکہ ہمد کو نہ پایا اور اس کے معاملے میں شک ہوا تو فرمایا، یہ کیا معاملہ ہے کہ میں ہمد کو نہیں دیکھتا کیا وہ غائب ہو گیا۔ اس کو نہ پایا کہ اس پر غضبناک ہوئے اور فرمایا۔ میں اسے ضرور سخت سزا دوں گا یا ذبح کروں گا ورنہ وہ مجھے کوئی معقول وجہ غائب ہونے کے متعلق بیان کرے

یہ غصہ اس لئے تھا کہ وہ رہنما تھا چشمہ آب تک لے جملے کا، پس اس طائر کو وہ چیز عطا کی تھی جو سیماں کو نہیں ملی تھی حالانکہ ہوا، چوٹیاں، ایشان، جن، شیطانوں اور سرکشوں کو ان کا تابع و فرمان بنا دیا تھا لیکن وہ ہوا کے نیچے پانی کا حال معلوم نہ کر سکے اور ایک پرندہ اس کو جانتا تھا اور خدا فرکان میں فرماتا ہے اگر کوئی کتاب ایسی ہو سکتی ہے کہ اس کے پڑھنے سے پہاڑ چل نکلیں اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور مردے کو زندہ کر دے اور ہم اسی قرآن کے وارث ہیں جس سے پہاڑ چل نکلیں شہروں کے ٹکڑے ہو جائیں اور مردے جی اٹھیں، ہم ہوا کے نیچے پانی کو جانتے ہیں کتاب خدا میں ایسی آیات ہیں کا ارادہ نہیں کیا جاتا ہے اذن خدا اور وہ ملحق ہیں ان چیزوں سے جس کو پہلے لوگوں نے لکھا خدا نے وہ ہمارے لئے اُم کتاب میں رکھ لیا ہے آسمان و زمین کوئی پوشیدہ چیز ایسی نہیں جو کتاب میں نہ ہو پھر فرمایا ہم نے اس کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنایا جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا پس ہم ہیں وہ لوگ جن کا اللہ نے اصطفیٰ کیا اور ہم کو وارث بنایا اس کتاب کا جس میں ہر شے کا بیان ہے۔

## تین سو اول باب

آئمہ علیہم السلام کے پاس وہ تمام کتابیں ہیں جو خدا نے نازل کیں ان سب کی باتوں کو جانتے ہیں

(باب ۳۳)

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ عِنْدَهُمْ جَمِيعُ الْكُتُبِ الَّتِي نَزَلَتْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ  
وَأَنَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا عَلَى اخْتِلَافِ السِّيَرِ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ فِي حَدِيثِ بَرِيهِ أَنَّهُ لَمَّا جَاءَ مَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَقِيَ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَحَكَى لَهُ هِشَامُ الْحِكَايَةَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لِبَرِيهِ يَا بَرِيهِ أَكَيْفَ عَلِمْتُ بِكِتَابِكَ؟ قَالَ: أَنَا بِهِ غَالِمٌ، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ ثَقَّنْتُ بِتَأْوِيلِهِ؟ قَالَ: مَا أَوْثَقَنِي بِعِلْمِي فِيهِ، قَالَ: فَأَبْتَدَأَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقْرَأُ الْأَنْجِيلَ فَقَالَ بَرِيهِ: إِذَا كُنْتُ أَطْلُبُ مِنْذُ خَمْسِينَ سَنَةً أَوْ مِثْلَكَ، قَالَ: فَأَمَنْ بَرِيهِ وَحَسَنَ إِيمَانُهُ وَآمَنَتِ الْمَرْأَةُ الَّتِي كَانَتْ مَعَهُ، فَدَخَلَ هِشَامٌ وَبَرِيهِ وَالْمَرْأَةُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَحَكَى لَهُ هِشَامُ الْكَلَامَ الَّذِي جَرَى بَيْنَ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبَيْنَ بَرِيهِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: دَرَيْتُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضِ اللَّهِ سَمِعْتُ عَلَيْهِمُ، فَقَالَ بَرِيهِ: أَتَنِي لَكُمْ التَّوْرَةُ وَالْإِنْجِيلُ وَكُتُبُ الْأَنْبِيَاءِ؟

قَالَ : هِيَ عِنْدَنَا وَرِاثَةٌ مِنْ عِنْدِهِمْ نَقَرُوهَا كَمَا قَرَّوْهَا وَنَقُولُهَا كَمَا قَالُوا ، إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْعَلُ حُجَّةً فِي أَرْضِهِ يُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي .

۱۔ ہشام بن المحکم سے حدیث بربرہہ (عالم نصاریٰ) میں منقول ہے کہ ہشام اس کے ساتھ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملنے چلے ، راہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ، ہشام نے بربرہہ کا حال بیان کیا۔ جب وہ بیان کر چکے تو امام موسیٰ کاظم نے فرمایا۔ اے بربرہہ انجیل کے متعلق تیرا علم کیسا ہے اس نے کہا میں اس کا علم ہوں فرمایا تجھے کیسے اس پر اعتماد ہے کہ جو تاویل تو بیان کر رہے وہ وہی ہے جو عیسیٰ نے بیان کی تھی۔ اس نے کہا میں اپنے علم پر اعتماد رکھتا ہوں پس حضرت نے انجیل پڑھنی شروع کی۔ اس نے کہا۔ آپ ہی وہ ہیں جن کو میں پچاس سال سے تلاش کر رہا تھا اس کے بعد وہ ایمان لے آیا اور اس کا ایمان اچھا تھا اور وہ عورت بھی ایمان لے آئی جو اس کے ساتھ تھی ہشام معہ بربرہہ (اور اس عورت کے) امام جعفر صادق کی خدمت میں آئے اور وہ گفتگو بیان کی جو امام موسیٰ کاظم اور بربرہہ کے درمیان ہوئی تھی حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ بعض کی اولاد بعض سے ہے۔ بربرہہ نے کہا توریت و انجیل وغیرہ کا علم آپ کو کہاں سے حاصل ہوا فرمایا وہ وراثتہ ہم کو ان سے پہنچا ہے ہم اسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح وہ پڑھتے تھے اور ہم وہی کہتے ہیں جو وہ کہتے تھے خدا ایسے شخص کو اپنی رحمت فرار نہیں دیتا ہے جس سے کوئی سوال کیا جائے اور وہ یہ کہہ دے کہ میں نہیں جانتا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَنَجْدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ مُقْسِلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : أَتَيْنَا بَابَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَحْنُ نُرِيدُ الْأَذْنَ عَلَيْهِ فَمَسِعْنَاهُ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ لَيْسَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَتَوَهَّمْنَا أَنَّهُ بِالسَّرْيَانِيَّةِ ثُمَّ بَكَى فَبَكَيْنَا لِبُكَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا الْغُلَامُ فَأَدِنَ لَنَا فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ أَتَيْنَاكَ نُرِيدُ الْأَذْنَ عَلَيْكَ فَمَسِعْنَاكَ تَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ لَيْسَ بِالْعَرَبِيَّةِ فَتَوَهَّمْنَا أَنَّهُ بِالسَّرْيَانِيَّةِ ثُمَّ بَكَيتَ فَبَكَيْنَا لِبُكَائِكَ ، فَقَالَ : نَعَمْ ذَكَرْتُ الْإِلَاسَ النَّبِيَّ وَكَانَ مِنْ عِبَادِ أَنْبِيَائِ بَنِي إِسْرَآئِيلَ فَقُلْتُ كَمَا كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ ، ثُمَّ انْدَفَعَ فِيهِ بِالسَّرْيَانِيَّةِ فَلَا وَاللَّهِ مَا رَأَيْنَا قَسَا وَلَا جَانِلِيًّا أَفْصَحَ لِهَجَةٍ مِنْهُ بِهِ ثُمَّ فَسَّرَهُ لَنَا بِالْعَرَبِيَّةِ فَقَالَ : كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ : أَتْرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدْ أَظْمَأْتُ لَكَ هُوَ أَحْرِي ، أَتْرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدْ عَفَرْتُ لَكَ فِي الثَّرَابِ وَجَبِي ، أَتْرَاكَ مُعَذِّبِي وَمَا أَجْنَبْتُ لَكَ الْمَعَادِي أَتْرَاكَ مُعَذِّبِي وَقَدْ أَشْهَرْتُ لَكَ لَيْلِي ، قَالَ : فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَإِنِّي غَيْرُ مُعَذِّبِكَ قَالَ : فَقَالَ : إِن قُلْتُ : لَا عَذْبُكَ ثُمَّ عَذَّبْتَنِي مَاذَا ؟ أَلَسْتُ عَبْدَكَ وَأَنْتَ رَبِّي [قَالَ] : فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَإِنِّي غَيْرُ مُعَذِّبِكَ ، إِنِّي إِذَا وَعَدْتُ وَعْدًا وَفَيْتُ بِهِ

۴۔ مفصل بن عمر سے مروی ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے دروازہ پر آئے۔ اذن باریابی چاہتے تھے ناگاہ میں نے حضرت سے ایسا کلام سنا جو عربی نہ تھا۔ میں نے خیال کیا سریانی ہے پھر حضرت روئے آپ کے گریہ کرنے سے ہم بھی روئے پھر ہمارے پاس ایک لڑکا آیا اور ہمیں اندر آنے کی اجازت ملی، ہم داخل ہوئے۔ میں نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے ہم اذن باریابی طلب کر رہے تھے کہ آپ سے ایسا کلام سنا جو عربی نہ تھا خیال کیا شاید سریانی ہے پھر آپ روئے تو آپ کے رونے سے ہم بھی روئے۔ فرمایا، ہاں میں الیاس نبیؑ کو یاد کرو یا تمہارے نبی اسرائیل کے بڑے عبادت گزار نبی تھے میں نے پوچھا وہ اپنے سجدے میں کیا کہتے تھے۔ حضرت نے سریانی زبان میں بیان فرمایا۔ واللہ میں نے کسی یہودی یا نصرانی عالم کو اس سے زیادہ اچھے لہجے میں پڑھتے نہیں سنا تھا۔ پھر حضرت نے عربی زبان میں اس کا ترجمہ کیا۔ فرمایا وہ اپنے سجدوں میں کہتے تھے۔ کیا تو دیکھے گا میرا معذب کیا جائیگا حالانکہ میں گرم دنوں میں تیری محبت میں بیاسا رہا ہوں کیا تو مجھے عذاب میں دیکھے گا۔ درآنحالیکہ میرا چہرہ تیری عبادت میں خاک پر رہا ہے کیا تو مجھے معذب دیکھے گا درآنحالیکہ میں نے تیری محبت میں گناہوں کو ترک کیا ہے کیا تو مجھے عذاب میں دیکھے گا، درآنحالیکہ میں تیری محبت میں راتوں کو جاگا ہوں خدا نے وحی کی کہ اپنا سر سجدے سے اٹھا میں تجھے معذب کر دوں گا انھوں نے کہا اگر تو نے کہلے کہ میں عذاب نہ دوں گا تو پھر کیا تو مجھے عذاب دیگا درآنحالیکہ میں تیرا بندہ ہوں اور تو میرا رب ہے۔ خدا نے وحی کی کہ اپنا سر اٹھا میں تجھے عذاب نہ دوں گا

**توضیح** جناب الیاسؑ کو پہلے نفی عذاب سے یہ خیال پیدا ہوا کہ یہ وعدہ الہی حال سے ہے نہ کہ مستقبل سے لہذا اطمینان قلب حاصل کرنے کے لئے دوبارہ اس کی توثیق چاہی، یہ امر منافی عصمت انبیاء نہیں معاذ اللہ انھوں نے اس خیال سے نہیں کہا تھا کہ ان کو وعدہ الہی پر اعتماد نہ تھا بلکہ اپنی بندگی کا خیال کرتے ہوئے یہ خدشہ پیدا ہوا کہ اگر آئندہ کوئی امر باعث غفلت پیدا ہوا تو ایسا نہ ہو کہ میں مورد عذاب بن جاؤں لہذا میں دوبارہ پھر سوال کر بیٹھا۔

## چونتیسواں باب

ائمہ علیہم السلام کے سوا کسی نے پورا قرآن جمع نہیں کیا ان کے پاس کل قرآن کا علم تھا

(باب ۳۴)

أَنَّهُ لَمْ يَجْمَعْ الْقُرْآنَ كُلَّهُ إِلَّا الْاِثْمَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَأَنَّهُمْ يَعْلَمُونَ عِلْمَهُ كُلَّهُ

۱۔ عَمَّادُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مَا ادَّعَى أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَنَّهُ جَمَعَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ كَمَا

اَنْزَلَ اِلَّا كَذَابٌ وَّمَا جَمَعَهُ وَحَفِظَهُ كَمَا نَزَّلَهُ اللهُ تَعَالٰی اِلَّا عَلٰی بْنِ اَبِي طَالِبٍ ؑ وَاِلَّا لِمَتِّعُنْ بَعْدَهُ ؑ

۱۔ جابر سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ سوائے جھوٹے کے اور کسی نے موافق تنزیل پورے قرآن جمع کرنے کا دعویٰ نہیں کیا۔ سوائے علی ابن ابی طالب اور ان کے بعد کے ائمہ علیہم السلام کے موافق تنزیل نہ کسی نے اس کو جمع کیا اور نہ حفظ کیا۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ الْمُنْخَلِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ اَنْهُ قَالَ: مَا يَسْتَطِيعُ اَحَدٌ اَنْ يَدَّعِيَنَّ اَنْ عِنْدَهُ جَمِيعَ الْقُرْآنِ كُلِّهِ ظَاهِرِهِ وَبَاطِنِهِ غَيْرَ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ

۲۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے یہ فرمایا کسی کی یہ طاقت نہیں کہ یہ دعویٰ کرے کہ اس کے پاس ظاہر و باطن قرآن کا پورا پورا علم ہے سوائے او سیار علیہم السلام کے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَنَحْنُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عَبْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ الصَّيْرَفِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُصْعَبٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مَحْزُومٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ؑ يَقُولُ: اِنَّ مِنْ عِلْمٍ مَا اَوْثَقْنَا تَفْسِيرَ الْقُرْآنِ وَاَحْكَامَهُ وَعِلْمَ تَغْيِيرِ الزَّمَانِ وَحَدَّثَانِهِ، اِذَا ارَادَ اللهُ يَوْمَ حَيْرًا اَسْمَعَهُمْ وَلَوْ اَسْمَعَ مَنْ لَمْ يَسْمَعْ لَوَلَّى مُعْرِضًا كَأَنْ لَمْ يَسْمَعْ، ثُمَّ اَمْسَكَ هُبَيْتَهُ، ثُمَّ قَالَ: وَلَوْ وَجَدْنَا اَوْعِيَةً اَوْ مُسْتَرَا حًا لَقُلْنَا وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو علم ہم کو دیا گیا ہے وہ تفسیر قرآن اور اس کے احکام کے متعلق ہے اور زمانہ کے تغیرات اور حوادث کے متعلق ہے جب خدا کسی قوم سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو اپنی آیات کے متعلق سمجھاتا ہے اور جو سنتا نہیں اور اس کے سمجھنے سے روگردانی کرتا ہے گویا اس نے سنا ہی نہیں، پھر امام مال مقام کچھ دیر کے لئے خاموش ہے پھر فرمایا۔ اگر ہم کچھ ایسے لوگ پاتے ہیں جو زبان بند رکھتے ہیں یا آرام طلبی میں ہیں تو ہم ان کو سمجھاتے ہیں اگرچہ ان پر بات کا اثر نہ ہو یہ محض اتمام حجت کے لئے ہوتا ہے اور اللہ سے مدد چاہتے ہیں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْمُؤْمِنِ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى مَوْلَى آلِ سَامٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ؑ يَقُولُ: وَاللهِ اِنِّي لَا عِلْمَ كِتَابِ اللهِ مِنْ اَوَّلِهِ



إِلَى آخِرِهِ كَأَنَّهُ فِي كَفْتِي فِيهِ خَبَرُ السَّمَاءِ وَخَبَرُ الْأَرْضِ وَخَبَرُ مَا كَانَ وَخَبَرُ مَا هُوَ كَائِنٌ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : فِيهِ تَيْنَانُ كُلِّ شَيْءٍ ۝

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا میں کتاب اللہ کا اؤل سے آخر تک جلنے والا ہوں گویا وہ میری مٹھی میں ہے اس میں آسمان و زمین کی خبر ہے اور جو کچھ ہو چکا ہے اور جو ہونے والا ہے خدا فرماتا ہے اس میں ہر شے کا بیان ہے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ، عَنِ الْحَشَابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ۑ قَالَ؟ قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ ۚ قَالَ : فَقَرَّجَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ۑ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَوَضَعَهَا فِي صَدْرِهِ ، ثُمَّ قَالَ : وَعِنْدَنَا وَاللَّهِ عِلْمُ الْكِتَابِ كُلِّهِ .

۵۔ راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے آسہ قال الذی عنده علم من الكتاب کے متعلق پوچھا کیا تو آپ نے اپنی انگلیوں کو کھول کر سینہ پر رکھا اور فرمایا ہمارے پاس کل کتاب کا علم ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ؛ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ جَمِيعاً عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ ابْنِ أَدِينَةَ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ ۑ؟ قَالَ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيداً بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ؟ قَالَ: إِيَّانَا عَنِّي وَعَلَيَّْ أَوْلْنَا وَأَفْضَلْنَا وَخَيْرْنَا بَعْدَ النَّبِيِّ ۑ وَالْأَوَّلِ ۑ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آسہ قل کفی باللہ شہیداً الخ میں عنده علم الكتاب (جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے) سے کون مراد ہے۔ فرمایا اس سے مراد ہم ہیں اور علی ہم سے اول و افضل ہیں اور آنحضرت صلعم کے بعد سب سے بہتر۔

ن و

۶/۵۹

ن و

۱۶/۸۹

ن و

۲۶/۸۹

ن و

۱۳/۸۳

## پہنچتسوواں باب

### آئمہ علیہم السلام کو اسم اعظم دیا گیا

(باب) ۳۵

مَا أُعْطِيَ الْاِئِمَّةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مِنْ اِسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَغَيْرُهُ ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضْلٍ  
قَالَ اَخْبَرَنِي شُرَيْسُ الْاَوَشِيُّ (۲) ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (۳) قَالَ : اِنْ اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ عَلَى  
ثَلَاثَةِ وَسَبْعِينَ حَرْفًا وَاِنْ مَّا كَانَ عِنْدَ اَصْفِ مِنْهَا حَرْفٌ وَاِجِدُ فَنَكَلِمَ بِهِ فَخَسَفَ بِالْاَرْضِ مَا بَيْنَهُ وَ  
بَيْنَ سَرِيرٍ يَلْقَاسُ حَتَّى تَأْوَلَ السَّرِيرَ يَبْدُو ثُمَّ عَادَتْ الْاَرْضُ كَمَا كَانَتْ اَسْرَعَ مِنْ طَرْفَةِ الْعَيْنِ وَ  
نَحْنُ عِنْدَنَا مِنَ الْاِسْمِ الْاَعْظَمِ اثْنَانِ وَ سَبْعُونَ حَرْفًا وَ حَرْفٌ وَاِجِدُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى اِسْتَنْزَرَ بِهِ فِي  
عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ .

۱۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا اسم اعظم الہی کے ۳۷ حروف ہیں آصف برخیا اور  
سلمان کے پاس صرف ایک حرف تھا اسی سے انھوں نے کلام کیا پس ان کے اور تحت بلقیس کے در بیان زمین سمٹ گئی یہاں  
تک کہ انھوں نے تخت کو اپنے ہاتھ سے اٹھالیا اور طرفہ الحسین میں زمین جیسی تھی ویسی ہی ہو گئی ہمارے پاس اسم اعظم کے ۷۲  
حروف ہیں اور ایک حرف اللہ کے پاس ہے اسی سے ممتاز ہوا وہ علم غیب میں اور نہیں ہے طاقت و قوت مگر عظیم المرتبت  
خدا سے ۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ ذَكَرِيَّا  
ابْنِ عِمْرَانَ الْقُمِّيِّ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ (۴) لَمْ اَحْفَظْ اِسْمَهُ  
قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ (۵) يَقُولُ : اِنْ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ (۶) اُعْطِيَ حَرْفَيْنِ كَانَ يَعْمَلُ بِهِمَا وَاُعْطِيَ  
مُوسٰى اَرْبَعَةَ اَحْرَفٍ وَاُعْطِيَ اِبْرَاهِيْمُ ثَمَانِيَةَ اَحْرَفٍ وَاُعْطِيَ نُوحٌ خَمْسَةَ عَشَرَ حَرْفًا وَاُعْطِيَ اٰدَمُ  
خَمْسَةَ وَعِشْرِينَ حَرْفًا وَاِنْ اللّٰهُ تَعَالٰى جَمَعَ ذَلِكَ كُلَّهُ لِمُحَمَّدٍ (۷) وَاِنْ اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ ثَلَاثَةٌ وَ  
سَبْعُونَ حَرْفًا ، اُعْطِيَ مُحَمَّدٌ (۸) اثْنَيْنِ وَسَبْعِينَ حَرْفًا وَحُجِبَ عَنْهُ حَرْفٌ وَاِجِدُ .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عیسیٰ ابن مریم کے پاس دو حرف تھے انہی دونوں سے وہ اعجاز دکھاتے تھے اور موسیٰ کو صرف یہ حرف دیئے گئے اور ابراہیم کو آٹھ اور نوح کو پندرہ، آدم کو پچیس اور حضرت محمد مصطفیٰ کے لئے خدا نے یہ سب جمع کر دیئے، خدا کے اسم اعظم میں ۳۷ حرف ہیں ان میں سے آنحضرت کو ۲۷ دیئے گئے اور ایک حرف پوشیدہ رکھا گیا۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّوْفَلِيِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ صَاحِبِ الْعَسْكَرِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُونَ حَرْفًا ، كَانَ عِنْدَ آصَفَ حَرْفٌ فَتَكَلَّمَ بِهِ فَاَنْخَرَتْ لَهُ الْأَرْضُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَبَا فَتَنَاولَ عَرْشَ بَلْقَيْسَ حَتَّى صَيَّرَهُ إِلَى سُلَيْمَانَ ثُمَّ انْبَسَطَتِ الْأَرْضُ فِي أَقْلٍ مِنْ طَرَفَةِ عَيْنٍ وَعِنْدَنَا مِنْهُ اثْنَانِ وَسَبْعُونَ حَرْفًا وَحَرْفٌ عِنْدَ اللَّهِ ، مُسْتَأْثَرٌ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ .

۳۔ امام حسن عسکری علیہ السلام کے پدر بزرگوار امام علی نقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ اسم اعظم کے ۳۷ حروف ہیں ان میں سے آصف کے پاس صرف ایک حرف تھا جس سے انھوں نے کلام کیا، زمین ان کے اور شہر صبا کے درمیان سمٹی اور انھوں نے تخت کو اٹھا لیا۔ پھر وہ طرفۃ العین میں سمٹ گئی اور ہمارے پاس ۲۷ حروف ہیں اللہ کے پاس وہ ایک حرف ہے جس سے وہ عالم غیب ہے۔

## پچھتیسواں باب

آئمہ علیہم السلام انبیاء علیہم السلام کی آیات میں سے ہیں

۳۶ (باب)

مَا عِنْدَ الْأَيْمَةِ مِنْ آيَاتِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَنِيعِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْبَصْرِيِّ، عَنْ مُجَاشِعٍ، عَنْ مُعَلَّى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَيْسِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : كَانَتْ عَصَا مُوسَى لَا دَمَ فِيهَا فَصَارَتْ إِلَى شُعَيْبٍ ثُمَّ صَارَتْ إِلَى مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ وَإِنَّمَا لَعْنَدْنَا وَإِنْ عَهْدِي بِهَا أَنِ تَأْوِيَهَا خَضْرَاءُ كَهَيْئَتِهَا حِينَ انْتَرَعَتْ مِنْ سَجَرَتِهَا وَإِنَّمَا لَنْطِقُ إِذَا اسْتَنْطَقْتُ، أُعِدَّتْ لِقَائِمِنَا عليه السلام يَصْنَعُ بِهَا مَا كَانَ يَصْنَعُ مُوسَى وَإِنَّمَا لَتُرْوَعُ وَتَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ وَتَصْنَعُ مَا تُؤْمَرُ بِهِ، إِنَّمَا حَيْثُ

أَقْبَلَتْ تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ، يُفْتَحُ لَهَا شُعْبَتَانِ (۲) أَحَدُهُمَا فِي الْأَرْضِ وَالْآخَرَى فِي السَّقْفِ وَبَيْنَهُمَا أَرْبَعُونَ ذِرَاعًا تَلْقَفُ مَا يَأْفِكُونَ بِلِسَانِهَا .

۱۔ ابو جعفر سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا عصائے موسیٰ پچھلے آدم کو ملتا تھا پھر شعیب کو ملا، پھر ان سے موسیٰ کو ملا اور وہ ہمارے پاس ہے اور اس عصا سے ہمارا تعلق اس وقت سے ہے جب وہ ہر اتھا اور اپنی اہل صورت اپنے خست سے جدا ہوا تھا اور وہ بولتا ہے جب اسے بلایا جاتا ہے اور یہ ہمارے قائم کے لئے جہیا کیا گیا ہے وہ وہی کام اس سے لے گا جو موسیٰ نے دکھایا تھا وہ ملہم ہوگا بہ الہام الہی اور نکل جائے گا ان کے فریب کے اسباب کو اور جو اسے حکم دیا جائے گا وہ وہی کرے گا وہ جب آئے گا تو ہڑپ کر جائے گا ان چیزوں کو جن سے لوگ دھوکہ دینے والے ہوں گے اس کے دو ہونٹ ہوں گے ایک زمین پر ہوگا دوسرا چھت پر اور ان کے درمیان چالیس گز کا فاصلہ ہوگا اور اپنی زبان سے نکل جائے گا اسباب فریب کو

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ الْبَغْدَادِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ فَضِيلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَلْوَا حُ مُوسَى عليه السلام عِنْدَنَا وَعَصَا مُوسَى عِنْدَنَا وَنَحْنُ وَرَثَةُ النَّبِيِّينَ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ الواح موسیٰ ہمارے پاس ہیں عصائے موسیٰ ہمارے پاس ہے اور ہم انبیاء کے وارث ہیں۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي سَمِينٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّ الْقَائِمَ إِذَا قَامَ بِمَكَّةَ وَآزَادَ أَنْ يَتَوَجَّهَ إِلَى الْكُوفَةِ نَادَى مُنَادِيهِ : أَلَا لَا يَحْمِلُ أَحَدٌ مِنْكُمْ طَمَآمًا وَلَا شَرَابًا وَ لَا يَحْمِلُ حَجَرَ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ وَهُوَ وَقُرْبَعِيرٍ ، فَلَا يَنْزِلُ مَنْزِلًا إِلَّا انْبَعَثَ عَيْنُ مِنْهُ ، فَمَنْ كَانَ جَائِعًا شَبِعَ وَمَنْ كَانَ ظَامِئًا رَوِيَ ، فَهُوَ زَادُهُمْ حَتَّى يَنْزِلُوا النَّجَفَ مِنْ ظَهْرِ الْكُوفَةِ .

۳۔ فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ قائم آل محمد جب مکہ میں نمود فرمائیں گے اور کوفہ جانے کا ارادہ کریں گے تو ایک منادی ندا دے گا تم میں سے کوئی کھانا اور پانی ساتھ نہ لے۔ حضرت موسیٰ والا پتھر اٹھالیں گے جن کا وزن ایک اونٹ کی کے بار کی برابر ہوگا پس جب آپ منزل پر آئیں گے وہاں چشمہ چھوٹ نکلے گا جو کوئی سبوتا ہوگا اس سے سیر ہوگا اور جو پیاسا ہوگا وہ سیراب ہوگا یہی ان کے لئے زادِ راہ ہوگا جب تک وہ پشتِ کوفہ سے نجف میں داخل ہوں۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام الْإِسْطَهْرِيِّ ،

عَنْ أَبِي بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : خَرَجَ أَسِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ذَاتَ لَيْلَةٍ بَعْدَ عَتَمَةٍ وَيَقُولُ هَمِّمَةٌ هَمِّمَةٌ وَ لَيْلَةٌ مُظْلِمَةٌ خَرَجَ عَلَيْكُمْ الْإِمَامُ عَلَيْهِ قَمِيصُ آدَمَ وَ فِي يَدِهِ خَاتَمُ سُلَيْمَانَ وَ عَمَّا مَوْسَى عليه السلام

۱۰۷ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک رات امیر المؤمنین علیہ السلام کچھ رات گئے یہ فرماتے ہوئے گھر سے نکلے کہ جو کچھ میں کہتا ہوں یہ ایک خفیہ راز ہے تاریک رات میں تمہارا امام کس طرح نکلا ہے کہ وہ قمیص آدم پہنے ہوئے ہے اس کے ہاتھ میں خاتم سلیمان اور عسلے موسیٰ ہے۔

**توضیح:** حضرت کا مطلب یہ تھا کہ مجھے خدا کے فضل سے اپنے دشمن پر قابو پانے کی پوری قدرت حاصل ہے بہت آسانی سے میں ان کو زیر کر سکتا ہوں مگر مصلحت دین مجھے اجانت نہیں دیتی۔

۵۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ السَّرَّاجِ، عَنْ بَشِيرٍ جَعْفَرٍ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : أَتَنْدَرِي مَا كَانَ قَمِيصُ يُوسُفَ عليه السلام ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا، قَالَ : إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام لَمَّا أَوْقَدَتْ لَهُ النَّارَ أَتَاهُ جِبْرِئِيلُ عليه السلام بِمَوْسَمٍ نَبَاتِ الْجَنَّةِ فَالْبَسَهُ إِثْمًا، فَلَمْ يَضُرَّهُ مَعَهُ حَرٌّ وَلَا بَرْدٌ فَلَمَّا حَضَرَ إِبْرَاهِيمَ الْمَوْتُ جَعَلَهُ فِي تَمِيمَةٍ عَلَّقَهُ عَلَى إِسْحَاقَ وَ عَلَّقَهُ إِسْحَاقُ عَلَى يَعْقُوبَ، فَلَمَّا وَلِدَ يُوسُفَ عليه السلام عَلَّقَهُ عَلَيْهِ فَكَانَ فِي عَضْدِهِ حَتَّى كَانَ مِنْ أَمْرِ مَا كَانَ، فَلَمَّا أَخْرَجَهُ يُوسُفُ بِمَضْرٍ مِنَ التَّمِيمَةِ وَجَدَ يَعْقُوبَ رِيحَهُ وَهُوَ قَوْلُهُ : إِنِّي لَا أَحِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا أَنْ تُقْنِدُونِ، فَهُوَ ذَلِكَ الْقَمِيصُ الَّذِي أَنْزَلَهُ اللَّهُ مِنَ الْجَنَّةِ، قُلْتُ : جَعَلْتُ فِذَاكَ قَالِي مَنْ صَارَ ذَلِكَ الْقَمِيصُ قَالَ : إِلَى أَهْلِهِ، ثُمَّ قَالَ : كُلُّ نَبِيٍّ وَرَثَ عِلْمًا أَوْ غَيْرَهُ فَقَدْ أَتَى إِلَى آلِ مُحَمَّدٍ عليه السلام .

۵۔ مفصل بن عمر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، کہا تم جانتے ہو کہ قمیص یوسف کیا تھی؟ میں نے کہا نہیں، فرمایا ابراہیم علیہ السلام کے لئے جب آگ روشن کی گئی تو جبریل جنت کا کپڑا لائے وہ اس کو پہنایا جس کی وجہ سے آگ کی گرمی نے ان کو نقصان نہ پہنچایا۔ جب ابراہیم رحلت فرماتے گئے تو انھوں نے اس کا تعویذ بنا کر اسمان کے گلیے میں ڈالا اور اسحاق نے یعقوب کو دیا اور جب یوسف پیدا ہوئے تو ان کے باپ پر باندھا گیا اس کے بعد جو اقد پیش آیا وہ آیا جب یوسف مصر میں اس تعویذ کو نکالتے تھے تو حضرت یعقوب اس کی خوشبو محسوس کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں یوسفؑ کی بوسہ نکھ رہا ہوں اگر تم مجھے سمجھنا نہ سمجھو یہ وہی قمیص تھی جو جنت سے آئی تھی میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں وہ قمیص پھر

کہاں گئی۔ فرمایا ان کے خاندان میں رہی پھر فرمایا ہر نبی علم وغیرہ کا وارث ہوا اس کی انتہا آل محمد علیہم السلام پر ہوئی۔

## سینتیسواں باب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہتھیار اور سامان سے آئمہ علیہم السلام کے پاس کیا کیا تھا

(باب ۳۷)

مَا عِنْدَ الْأَئِمَّةِ مِنْ سِلَاحٍ وَرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَنَاعِهِ

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِبْسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ سَعِيدِ السَّمَّانِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ مِنَ الزَّيْدِيَّةِ فَقَالَا لَهُ: أَفَبِكُمْ إِمَامٌ مُفْتَرَضُ الطَّاعَةِ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَا قَالَ: فَقَالَا لَهُ: قَدْ أَخْبَرْنَا عَنْكَ الْبَيِّنَاتِ أَنَّكَ تَقْنِي وَتَقِرُّ وَتَقُولُ بِهِ وَتُسَمِّيهِمْ لَكَ فَلَانٌ وَفُلَانٌ وَهُمْ أَصْحَابُ وَرَعٍ وَتَشْمِيرٍ وَهُمْ وَمَنْ لَا يَكْذِبُ فَقَضِبَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ: مَا أَمَرْتُهُمْ بِهَذَا، فَلَمَّا رَأَى الْقَضَبَ فِي وَجْهِهِ خَرَجَا، فَقَالَ لِي: أَتَعْرِفُ هَذَيْنِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ هُمَا مِنْ أَهْلِ سُوفْيَا وَهُمَا مِنَ الزَّيْدِيَّةِ وَهُمَا يَزْعُمَانِ أَنَّ سَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ، فَقَالَ: كَذِبًا لَعَنَهُمَا اللَّهُ وَاللَّهِمَا رَأَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ بَعْضِيهِ وَلَا يُوَاحِدُهُ مِنْ عَيْنِيهِ وَلَا رَأَى أَبُوهُ، اَللَّهُمَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَأَاهُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَإِنْ كَانَا صَادِقَيْنِ فَمَا عِلَامَةٌ فِي مَقْبِضِهِ؟ وَمَا أَثَرُ فِي مَوْضِعِ مَضْرِبِهِ؟ وَإِنْ عِنْدِي لَسَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَإِنْ عِنْدِي لَرَايَةَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَدَرَعُهُ وَلَا مَتَّهُ وَمَغْفَرُهُ، فَإِنْ كَانَا صَادِقَيْنِ فَمَا عِلَامَةٌ فِي دَرَعِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَإِنْ عِنْدِي لَرَايَةَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمُغْلَبَةِ وَإِنْ عِنْدِي أَلْوَا حُ مُوسَى وَعَصَاهُ وَإِنْ عِنْدِي لَخَاتَمَ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ وَإِنْ عِنْدِي الطُّسْتُ الَّذِي كَانَ مُوسَى يَقَرُّ بِهِ الْقُرْبَانَ وَإِنْ عِنْدِي الْأَسْمُ الَّذِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا وَصَّعَهُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَ الْمُشْرِكِينَ لَمْ يَصِلْ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ نُشَابَةً وَإِنْ عِنْدِي لِمِثْلُ الَّذِي جَاءَتْ بِهِ الْمَلَائِكَةُ، وَمِثْلُ السِّلَاحِ فَبِنَا كَمِثْلِ النَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَآئِيلَ، كَانَتْ بَنُو إِسْرَآئِيلَ فِي أَيِّ أَهْلِ بَيْتٍ وَجَدَ النَّابُوتُ عَلَى آبَائِهِمْ أَوْتُوا النَّبُوَّةَ وَمَنْ صَارَ إِلَيْهِ السِّلَاحُ مِنَّا أَوْتِيَ الْأِمَامَةَ وَلَقَدْ لَبَسَ أَبِي دَرَعِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَخَطَّتْ

عَلَى الْأَرْضِ خَطِيطًا وَ لَيْسَتْهَا أَنَا فَكَانَتْ وَ كَانَتْ وَ قَاتِمُنَا مَنْ إِذَا لَيْسَتْهَا مَلَأَهَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

۱۔ سعید روغن فروش سے روایت ہے کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ زید یہ فرقہ کے دو آدمی آپ کے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم میں کوئی امام مقرر فی الطاعت ہے حضرت نے دست دقت پر نظر رکھ کر کہا کوئی نہیں، انھوں نے کہا ہمیں معتبر لوگوں سے خبر مل ہے کہ آپ فتوے دیتے ہیں اقرار کرتے ہیں اور قائل ہیں اگر کہو تو ہم ان کو اپوں کے نام بتادیں وہ فلاں فلاں ہیں جو جھوٹ بولنے والے نہیں اور صاحب زہر و زور ہیں۔ حضرت کو غصہ آیا۔ فرمایا۔ میں نے ان کو ایسا کہنے کا حکم نہیں دیا۔ جب ان دونوں نے آپ کو غضبناک دیکھا تو وہاں سے چل دیئے۔ حضرت نے مجھ سے کہا کیا تم ان دونوں جانتے ہو۔ میں نے کہا۔ ہاں یہ ہمارے بازار کے رہنے والے ہیں اور زید یہ فرقہ کے ہیں وہ گمان کرتے ہیں کہ رسول اللہ کی تلوار عبد اللہ بن حسن (ابن امام حسن) کے پاس تھی۔ فرمایا وہ دونوں جھوٹے ہیں خدا کی ان پر لعنت ہو۔ نہ عبد اللہ بن حسن نے اس کو اپنی دروں آنکھوں سے دیکھا نہ ایک آنکھ سے (آخر عمر میں ان کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی) اور نہ ان کے باپ (حسن مثنیٰ) نے دیکھا تھا۔ خدا یا نہ دیکھا ہو۔ انھوں نے اس کو دیکھا تھا۔ علی بن حسین نے، اگر وہ دونوں سچے ہیں تو ذرا بتائیں حضرت کی تلوار کے قبضہ پر کیا نشان تھا اور اس کی دھار پر کیا نشان تھا۔ بے شک رسول اللہ کی تلوار میرے پاس ہے، بیشک میرے پاس رایت رسول ہے جس کا نام مغلبہ ہے میرے پاس الواح موسیٰ اور ان کا عمل ہے اور فاتم سلیمان بن داؤد ہے اور میرے پاس وہ پشت ہے جس سے موسیٰ نزدیک الہی حاصل کرتے تھے۔ اور میرے پاس وہ اسم الہی ہے کہ جب اس کو رسول اللہ شکر کوں اور مسلمانوں کے درمیان رکھ دیتے تھے تو مشرکین بقدر ایک تیر کے فاصلہ کے بھی ان تک نہ پہنچ سکتے تھے میرے پاس بھی ایسی چیزیں ہیں جیسی ملائکہ لایا کرتے تھے ہمارے پاس جو ہتھیار ہیں وہ ایسے ہی ہیں جیسے بنی اسرائیل کے پاس تابوت سکینہ تھا کہ بنی اسرائیل جس خاندان سے تعلق رکھتے وہ تابوت ان کے دروازوں پر ہوتا، ان کو نبوت دی گئی اور ہم کو رسول اللہ کے ہتھیاروں کے ساتھ امامت بھی دی گئی ہے میرے پر بزرگوار نے جب ذرہ رسول پہنچ تو اس نے زمین پر ایک ہلکا سا خط دیا۔ میں بھی پہنچی ہوئی صورت میرے لئے بھی ہوئی اور ہمارا فاتم وہ ہے کہ جب اسے پہنچے گا تو انشاء اللہ اسے پورا کر دے گا یعنی زیادہ حصہ نہ رہیگا بلحاظ قدماسب ہو جائے گی۔

۲۔ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: عِنْدِي سِلَاحٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا نَارَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ السِّلَاحَ مَذْفُوعٌ عَنْهُ لَوْ وَضِعَ عِنْدَ شَرِّ خَلْقٍ لَكُنْ خَيْرُهُمْ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ يَصِيرُ إِلَى مَنْ يَلُوهُ لَهُ الْحَنَكُ فَإِذَا كَانَتْ مِنَ اللَّهِ فِيهِ الْمَشِئَةُ خَرَجَ فَيَقُولُ النَّاسُ: مَا هَذَا الَّذِي كَانَ؟ وَيَضَعُ اللَّهُ لَهْدًا عَلَى رَأْسِ رَعِيَّتِهِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو کہتے سنا کہ رسول اللہ کے ہتھیاروں کے بارے میں میرا کسی سے جھگڑا نہیں، پھر فرمایا اسلحہ رسول مدفوع عندہ یعنی اگر بدترین خلق کے سامنے رکھے جائیں تو وہ نیک بن جائیں یہ امر سچے کا اس شخص تک کہ کچھ ہر جائیں گے لوگوں کے ذہن اور ٹھوڑی اس کے لئے دینی مخالف لوگ وجود امام عصر سے انکار کر نیچے پس جب شیت الہی ہوگی اور حضرت خروج کریں گے تو مخالفین کہیں گے یہ کیا ہو گیا اور اللہ امام زمانہ کا ہاتھ اس کی رعیت کے سر پر رکھے گا۔

۳۔ عُمَدُ بْنُ یَحْیٰی، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَیْسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنِ یَحْیٰی الْحَلَبِیِّ، عَنِ ابْنِ مُسْکَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ۑ قَالَ: قَالَ: تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ۑ فِي الْمَنَاجِ سَيْفًا وَدِرْعًا وَعَزْرَةً وَرَحْلًا وَبَقِلْتَهُ الشَّهْبَاءُ فَوُتَّتْ ذَلِكَ كُلُّهُ عَلَيَّ بِنِ أَبِي طَالِبٍ ۑ.

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے اپنے ترکہ میں چھوڑا ایک تلوار ایک زره ایک چھوٹا نیزہ ایک پالان شتر، ایک چت کبرا چیر اور ان سب کے وارث ہوئے علی بن ابیطالب۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَاءِ، عَنْ أَبِي بَانٍ عُمَانَ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ۑ قَالَ: لَيْسَ أَبِي دِرْعَ رَسُولِ اللَّهِ ۑ ذَاتُ الْفُضُولِ فَحَطَّتْ وَلَيْسَتْهَا نَافِقَصَلَتْ.

۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ میرے پردہ بزرگوار نے رسول اللہ کی زره ذات الفضول پہنی تو وہ آپ کے قدم سے اتنی زیادہ تھکی کہ زمین پر خط دیتی تھی اور جب میں نے اس کو پہنا تو اس سے زیادہ بڑی معلوم ہوئی۔

۷۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَنُحَيْلُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَیْسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا ۑ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ ذِي الْفَقَارِ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ۑ مِنْ أَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: هَبْطِيهِ جَبْرِئِيلُ ۑ مِنَ السَّمَاءِ وَكَانَتْ حِلْيَتُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَهُوَ عِنْدِي.

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ ذوالفقار شمشیر کہاں سے آئی تھی فرمایا جبرئیل علیہ السلام آسمان سے لائے تھے اور اس کا قبضہ پانڈی کا تھا اور وہ میرے پاس ہے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَیْسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ۑ قَالَ: السَّلَاحُ مَوْضُوعٌ عِنْدَنَا، مَدْفُوعٌ عَنْهُ، لَوْ وَضِعَ عِنْدَ شَرِّ خَلْقِ اللَّهِ كَانَ خَيْرَ لَهُمْ، لَقَدْ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ حَيْثُ بَنَى بِالْثَّقَفِيَّةِ وَكَانَ قَدْ شَقَّ لَهُ فِي الْجِدَارِ فَنَجِدَ الْبَيْتَ فَلَمَّا كَانَتْ صَبِيحَةُ



عُرِبَ رَمَى بَصَرِهِ فَرَأَى حَذُوهُ خَمْسَةَ عَشَرَ مِثْمَارًا فَقَرَعَ لَذَلِكَ وَقَالَ لَهَا : تَحَوَّلِي فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُو مَوْلِيَ فِي حَاجَةٍ فَكَشَطَهُ فَمَا مِنْهَا مِثْمَارٌ إِلَّا وَجَدَهُ مُضْرِبًا طَرْفَهُ عَنِ السَّيْفِ وَمَا وَصَلَ إِلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ.

۶۔ امام موسی کاظم علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول اللہ کے ہتھیار ہمارے پاس ہیں ذبح کیا جاتا ہے (شر) ان سے اگر وہ بدترین خلق کے پاس ہوں تو ان کو نیک بنا دیں میرے پدر بزرگوار نے فرمایا، جب آپ نے ایک زن ثقیفہ سے شادی کی اور مدت میں اس کے پاس آئے تو دیوار میں ہتھیاروں کے لئے ایک جگہ بنائی تھی اور اوپر سے اس کو سجایا گیا تھا جب صبح ہوئی تو آپ نے دیوار پر نظر ڈالی تو آپ نے تلوار کی برابر پندرہ کیلیں ٹھکی ہوئی دیکھیں اندیشہ ہوا کہ انھوں نے تلوار کو نقصان پہنچایا۔ آپ نے عروس سے فرمایا، تم باہر جاؤ۔ میں اپنے غلاموں کو ایک ضرورت کے لئے بلاتا ہوں پس آپ نے تلوار کے اوپر سے پردہ بٹھایا تو دیکھا کہ وہ سب کیلیں تلوار سے ہٹی ہوئی ہیں اور تلوار پر ان کے ٹھوکے جانے کا کوئی اثر نہیں (یہ ثبوت دیا گیا اس امر کا کہ صلاح رسول دافع شر ہیں۔

۷۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ حُجْرٍ، عَنْ حُمْرَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَمَّا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ دُفِعَتْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ صَحِيفَةٌ مَخْتُومَةٌ فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قُبِضَ وَرِثَ عَلِيٌّ عليه السلام عِلْمَهُ وَوَسِيلَتَهُ وَمَا هُنَاكَ ثُمَّ صَارَ إِلَى الْحَسَنِ ثُمَّ صَارَ إِلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام فَلَمَّا خَشِينَا أَنْ نَغْشَى اسْتَوْدَعَهَا أُمُّ سَلَمَةَ ثُمَّ قَبَضَهَا بَعْدَ ذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام ، قَالَ : فَقُلْتُ : نَعَمْ ثُمَّ صَارَ إِلَى أَبِيكَ ثُمَّ انْتَهَى إِلَيْكَ وَصَارَ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَيْكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ.

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے راوی نے پوچھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ ام سلمہ کو آنحضرت نے ایک ہر شدہ صحیفہ دیا تھا فرمایا جب رسول کا انتقال ہوا تو حضرت علیؑ ان کے علم اور ہتھیار اور ان تمام چیزوں کے حوالہ بنیاد سے آپؑ تک پہنچی تھیں مالک ہوئے آپ کے بعد امام حسنؑ وارث ہوئے اور ان کے بعد امام حسینؑ اور جب ان کو کربلا میں ان جبرکات کے ضائع ہونے کا خوف ہوا تو یہ اثبات امام سید کے سپرد کیے ان کے بعد وہ سب چیزیں علیؑ بن حسینؑ کو ملیں ان سے مجھ کو (امام جعفر صادق علیہ السلام) پھر فرمایا میرے بعد تم کو ملیں گی۔

۸۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ قُصَالَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَمَّا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ دُفِعَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ صَحِيفَةٌ مَخْتُومَةٌ فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قُبِضَ وَرِثَ عَلِيٌّ عليه السلام عِلْمَهُ وَوَسِيلَتَهُ وَمَا هُنَاكَ ثُمَّ صَارَ إِلَى الْحَسَنِ ثُمَّ صَارَ إِلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام ، قَالَ : فَقُلْتُ : نَعَمْ ثُمَّ صَارَ إِلَى أَبِيكَ ثُمَّ انْتَهَى إِلَيْكَ وَصَارَ بَعْدَ ذَلِكَ إِلَيْكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ.



اَقْبَضَهَا فِي حَيَاتِي فَذَكَرَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ مِنَ الدَّوَابِّ تُوَفِّي عُقْبَرُ سَاعَةِ قِيَصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَطَعَ خَطَامُهُ ثُمَّ مَرَّ بِرُكُضٍ حَتَّى أَتَى بِمَرْبِي حَطْمَةً يَقْبَأُ فَرَمَى بِنَفْسِهِ فِيهَا فَكَانَتْ قَبْرَهُ وَرَوَى أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ : إِنَّ ذَلِكَ الْجِمَارَ كَلَّمَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : يَا بِي أَنْتَ وَآمَتِي إِنَّ أَبِي حَدَّثَنِي ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ مَعَ نُوحٍ فِي السَّفِينَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ نُوحٌ فَمَسَحَ عَلَى كَتِفِهِ ثُمَّ قَالَ : يَخْرُجُ مِنْ صُلْبِ هَذَا الْجِمَارِ حِمَارٌ يَرْكَبُهُ سَيِّدُ النَّسَبِينَ وَخَاتَمُهُمْ ، فَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَنِي ذَلِكَ الْجِمَارَ .

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب حضرت رسول خدا کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے عباس بن عبدالمطلب کے ذریعہ امیرالمومنین علیہ السلام کو بلوایا اور عباس سے فرمایا: چچا، آپ میری میراث لیں، میرا قرضہ ادا کریں اور میرے وعدے پورے کریں انھوں نے کہا میں بولسا کثیر العیال اور بلیل المال ہوں آپ مجھ سے اتنی سخاوت کا مقابلہ کرتے ہیں یعنی آپ کا قرضہ کیسے ادا کر سکتا ہوں اور آپ کے وعدے کیسے پورے کر سکتا ہوں پھر فرمایا: میں یہ چیزیں اُسے دوں گا جو ان کا حق دار ہوگا پھر فرمایا: اے علی! اے محمد کے بھائی تم محمد کے وعدے پورے کرو گے اس کا قرضہ ادا کرو گے اس کی میراث پر قابض ہو گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ قرضہ میرے ادھر ہے اور یہ میراث میرے لئے ہے اس کے بعد میں حضرت کی طرٹ دیکھنے لگا حضرت نے اپنی انگلی سے انگوٹھی اتاری اور فرمایا اس کو میری زندگی میں پہن لو، میں نے انگلی میں پہنتے وقت اس کو دیکھا میں نے خیال کیا کہ یہ انگوٹھی تمام ترکہ سے زیادہ قیمتی ہے پھر حضرت نے بلال کو بلا کر فرمایا میرا خود، زہرہ، رایت، قیص، ذوالفقار (تلواریں)، وعامہ، سمحہ اور چادر ابرقہ اور چھتری لاؤ، میں نے ابرقہ کو اس سے پہلے نہیں دیکھا تھا یہ ایک کپڑے کا ٹکڑہ تھا جس کی چمک سے آنکھیں چندھیا تی تھیں وہ جنت کے کپڑوں میں سے تھا مجھ سے حضرت نے فرمایا: یا علی! یہ جبرئیل میرے پاس لائے تھے اور مجھ سے کہا اس کو اپنی زہرہ کے حلقوں پر رکھ کر کمر سے باندھو۔ پھر آپ نے اپنے عری جو تے کا جوڑا منگایا ایک ان میں پیوند دار تھا دوسرا بے پیوند، اور دو قمیضیں منگائیں ایک وہ جو شب معراج پہنے ہوئے تھے دوسری وہ جو جنگ اہد میں پہنے ہوئے تھے اور تین ٹوپیاں منگائیں ایک سفروالی دوسری حمیدین اور جمعہ والی تیسری وہ جسے پہن کر اصحاب کے درمیان بیٹھتے تھے پھر فرمایا: اے بلال دو ٹیپس لاؤ ایک شہبانا لے اور دوسرے دلدل اور دونوں تے لاؤ، ناقہ غضبنا اور ناقہ قصویٰ اور دونوں گھوڑے ایک جناح لے جو مسجد کے دروازے پر کھڑا رہتا تھا تاکہ اگر کسی ضرورت سے کسی کو کہیں بھیجنا پڑے تو اس پر سوار ہو کر چلا جائے، دوسرے جیزم لے تھا یہ وہ تھا جس سے حضرت فرمایا کرتے تھے آگے بڑھ لے جیزم، اور عقیقہ لے گدھا تھا جب رسول کا انتقال ہوا تو اس نے اپنی رسی توڑ کا دو دھاں سے بھاگ کر قبائیں بنی غطیفہ کے کنوئیں پر آیا اور اپنے کو اس میں ڈال دیا، وہیں اس کی قبر ہے، امیرالمومنین سے مروی ہے کہ

ن گدھے نے حضرت رسول خدا سے کہا تھا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میرے باپ نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے اور اس نے اپنے باپ سے دعا کی کہ نوح علیہ السلام کی کشتی میں ایک گدھا تھا۔ نوح اس کے پاس آئے اور اس کے پیچھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اس گدھے کی نسل سے ایک گدھا پیدا ہو گا جس پر سید النبیین اور خاتم المرسلین سوا دی کریں گے پس اس گدھے کے لئے جس نے اس گدھے کا مالک مجھے بنایا۔

## ارٹیسواں باب

رسول اللہ صلعم کے تبرکات مثل تابوت بنی اسرائیل تھے

(باب ۳۸)

أَنَّ مَثَلَ سِلَاحِ رَسُولِ اللَّهِ مَثَلُ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ، عَنْ سَعِيدِ السَّمَّانِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّمَا مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا مَثَلُ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ أُمِّي أَهْلِ بَيْتٍ وَحِدٍ التَّابُوتُ عَلَى بَابِهِمْ أَوْ تَوَاتُ النَّبُوءَةُ فَمَنْ صَارَ إِلَيْهِ السِّلَاحُ مِنْهَا أَوْ تَبِيَ الْأَمَامَةُ،

۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہتے ہوئے سنا کہ سلاح رسول کی مثال ہم میں تابوت بنی اسرائیل کی ہے کہ وہ جہاں ہوتے تھے تابوت ان کے دروازے پر ہوتا تھا ان کو نبوت دی گئی پس جہاں تبرکات رسول ہیں ان کو امامت ملی۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السُّكَيْنِ، عَنْ نَوْجِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّمَا مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا مَثَلُ التَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ حَيْثُمَا ذَاكَ التَّابُوتُ ذَاكَ الْمَلِكُ فَإِنَّمَا ذَاكَ السِّلَاحُ فِينَا ذَاكَ الْعِلْمُ.

۲۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا۔ تبرکات رسول کی مثال ہم میں تابوت بنی اسرائیل کی ہے جہاں تابوت جاتا تھا وہیں حکومت و سلطنت بھی جاتی ہے پس جہاں تبرکات رسول ہیں وہیں دارالعلم ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّمَا مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا مَثَلُ الثَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَآئِيلَ حَيْنَمَا دَارَ الثَّابُوتُ أَدْنُوا الثُّبُوتَ وَحَيْنَمَا دَارَ السِّلَاحُ فِينَا قَتَمَ الْأُمُرُ، قُلْتُ: فَيَكُونُ السِّلَاحُ مُزَايِلًا لِلْعِلْمِ؟ قَالَ: لَا.

۳۔ امام رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہم میں تبرکات رسول کی مثال ثابوت سکینہ کی سی ہے بنی اسرائیل میں جہاں ثابوت ہوتا تھا نبوت بھی وہیں ہوتی تھی پس اسی طرح جہاں تبرکات رسول ہیں امامت بھی وہیں ہے میں نے کہا کیا تبرکات مفارق علم ہیں فرمایا۔ نہیں۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّمَا مَثَلُ السِّلَاحِ فِينَا كَمَثَلِ الثَّابُوتِ فِي بَنِي إِسْرَآئِيلَ أَيْنَمَا دَارَ الثَّابُوتُ دَارَ الْمَلِكِ وَأَيْنَمَا دَارَ السِّلَاحِ فِينَا دَارَ الْعِلْمِ.

۴۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہماری مثال ثابوت سکینہ کی سی ہے بنی اسرائیل میں اسی طرح جہاں تبرکات رسول ہیں امامت بھی وہیں علم ہے۔

ثابوت بنی اسرائیل کے جہاں کہیں ملنے کا مطلب یہ ہے کہ بغیر فہم و خبر کیا ہو جاوے جبرائے کیا توضیح: تھا لہذا نبوت کا اس سے تعلق نہیں ہو سکتا۔

## انتالیسواں باب

ذکر صحیفہ و جفرو جامعہ و مصحف فاطمہ علیہا السلام

۳۹ (باب)

فِيهِ ذِكْرُ الصَّحِيفَةِ وَالْجَفْرِ وَالْجَامِعَةِ وَمُصْحَفِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَبَّالِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي أَسْأَلُكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ هُنَا أَحَدٌ يَسْمَعُ كَلَامِي؟ قَالَ: فَرَّقَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام سِرًّا بَيْنَهُ وَبَيْنَ بَيْتٍ آخَرَ فَأُطْلِعَ فِيهِ ثُمَّ

قَالَ يَا أَبَا نُجْدٍ! سَلِّمْ مَا بَدَا لَكَ، قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّ شَيْعَتَكَ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ بَابًا يُفْتَحُ لَهُ مِنْهُ أَلْفُ بَابٍ؟ قَالَ: فَقَالَ: يَا أَبَا نُجْدٍ! عَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ أَلْفَ بَابٍ يُفْتَحُ مِنْ كُلِّ بَابٍ أَلْفُ بَابٍ قَالَ: قُلْتُ: هَذَا وَاللَّهِ الْعِلْمُ، قَالَ: فَكَتَبْتُ سَاعَةً فِي الْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ: إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَمَا هُوَ بِذَلِكَ قَالَ: ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا نُجْدٍ! وَإِنَّ عِنْدَنَا الْجَامِعَةَ وَمَا يُدْرِيهِمْ مَا الْجَامِعَةُ؟ قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا الْجَامِعَةُ؟ قَالَ: صَحِيفَةٌ طَوَّلُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا يَنْذِرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَإِمْلَائِهِ مِنْ فُلَانٍ فِيهِ وَحُطٌّ عَلَيَّ بِبَيْعِهِ، فِيهَا كُلُّ حَلَالٍ وَحَرَامٍ وَكُلُّ شَيْءٍ يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَيْهِ حَتَّى الْأَرْضُ فِي الْخَدَشِ وَصَرَبَ بِيَدِهِ إِلَيَّ وَقَالَ: تَأْذَنُ لِي يَا أَبَا نُجْدٍ؟ قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنَّمَا أَنَا لَكَ فَاصْغَعْ مَا شِئْتُ، قَالَ: فَغَمَزَنِي بِيَدِهِ وَقَالَ: حَتَّى أَرْضِ هَذَا، كَأَنَّهُ مُغَضَّبٌ، قَالَ: قُلْتُ: هَذَا وَاللَّهِ الْعِلْمُ! قَالَ: إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَلَيْسَ بِذَلِكَ، ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: وَإِنَّ عِنْدَنَا الْجَفَرُ وَمَا يُدْرِيهِمْ مَا الْجَفَرُ؟ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا الْجَفَرُ؟ قَالَ: وَعِلْمٌ مِنْ أَدَمَ فِيهِ عِلْمُ النَّبِيِّينَ وَالْوَصِيِّينَ وَعِلْمُ الْعُلَمَاءِ الَّذِينَ مَضَوْا مِنْ بَنِي إِسْرَآئِيلَ، قَالَ: قُلْتُ: إِنَّ هَذَا هُوَ الْعِلْمُ، قَالَ: إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَلَيْسَ بِذَلِكَ، ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: وَإِنَّ عِنْدَنَا لِمُصْحَفٍ فَاطِمَةَ (ع) وَمَا يُدْرِيهِمْ مَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ (ع)، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ (ع)؟ قَالَ: مُصْحَفٌ فِيهِ عِلْمٌ قُرْآنِكُمْ هَذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاللَّهِ مَا فِيهِ مِنْ قُرْآنِكُمْ حَرْفٌ وَاحِدٌ، قَالَ: قُلْتُ: هَذَا وَاللَّهِ الْعِلْمُ، قَالَ: إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَمَا هُوَ بِذَلِكَ، ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: إِنَّ عِنْدَنَا عِلْمٌ مَا كَانَ وَعِلْمٌ مَا هُوَ كَائِنٌ إِلَيَّ أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذَا وَاللَّهِ هُوَ الْعِلْمُ، قَالَ: إِنَّهُ لَعِلْمٌ وَلَيْسَ بِذَلِكَ، قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَآيُ شَيْءٍ الْعِلْمُ؟ قَالَ: مَا يَحْدُثُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا مَرُّ بَعْدَ الْأَمْرِ وَالشَّيْءِ بَعْدَ الشَّيْءِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

۱۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں آپ پر فدا ہوں آپ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں یہاں میرا کوئی کلام سن تو نہیں رہا ہے حضرت نے وہ پردہ اٹھایا جو اس مکان اور دوسرے کمرے کے درمیان تھا میں نے جھانک کر دیکھا حضرت نے فرمایا: اب جو تمہارا دل چاہے پوچھو میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ کے شیعہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے علی کو ایک باب علم کا تعلیم دیا جس ہزار باب علم کے آپ پر اور منکشف ہو گئے حضرت نے فرمایا اے ابو محمد (کنیت ابو بصیر) رسول اللہ نے علی کو ہزار باب علم کے تعلیم کئے اور ان پر ہر باب سے ہزار باب اور ظاہر ہوتے ہیں نے کہا واللہ علم اس کا نام ہے پس حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا اے ابو محمد! ہمارا

پاس جامعہ ہے لوگ کیا جانیں جامعہ کیلئے ہیں نے کہا حضور تباہیں جامعہ کیلئے ہے۔ فرمایا وہ ایک صحیفہ ہے ستر ہاتھ مبارک رسول اللہ کے ہاتھ سے، اور رسول اللہ نے اس کو اپنے دہن مبارک سے بیان فرمایا اور حضرت علی نے اپنے ہاتھ سے اس کو لکھا اس میں تمام حلال و حرام کا ذکر ہے اور ہر اس شے کا جس کی احتیاج لوگوں کو ہوتی ہے یہاں تک کہ ہلکے سے خراش کی دیت کا بھی ذکر ہے پھر آپ نے اپنا دست مبارک میرے اوپر رکھا اور فرمایا اے ابو محمد مجھے اجازت ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں آپ کا ہوں جو چاہے کیجئے حضرت نے اپنی دونوں انگلیوں سے چٹکی لے کر فرمایا اس کی دیت کا بھی ذکر ہے یہ آپ نے ذرا تندہ لہجے میں کہا۔ میں نے کہا واللہ علم یہ ہے حضرت نے فرمایا صرف اتنا ہی نہیں ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس جعفر بھی ہے لوگ کیا جانیں جعفر کیلئے ہیں نے پوچھا حضور جعفر کیلئے فرمایا وہ ایک ظرف ہے آدم کے وقت سے جس میں اویسیا اور انبیاء کے علم کا ذکر اور ان تمام علما کے علم کا جو نبی اسراہیل میں ہو چکے ہیں میں نے کہا بس علم تو یہی ہے فرمایا۔ صرف یہی نہیں ہے پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس مصحف فاطمہ بھی ہے لوگ کیا جانیں کہ وہ کیلئے ہے؟ میں نے کہا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا تمہارے اس قرآن سے (بمحاذ تفصیل و توضیح احکام) وہ مصحف تین گنا زیادہ ہے۔ تمہارے قرآن میں ایک حرف ہے یعنی اجمال ہے میں نے کہا واللہ علم یہ ہے۔ فرمایا۔ صرف یہی نہیں، پھر خاموش رہ کر فرمایا۔ ہمارے پاس علم ماکان مایکون ہے قیامت تک کے واقعات کا۔ میں نے کہا واللہ اس کو علم کہتے ہیں فرمایا ہاں اس کے علاوہ بھی ہے میں نے پوچھا وہ کیلئے فرمایا۔ جو حادثے رات اور دن ہوتے ہیں اور جو ایک امر دوسرے کے بعد اور ایک شے دوسری شے کے بعد دنیا میں ہوتی ہے اور قیامت تک ہوتی رہے گی ہمیں اس کا بھی علم ہے

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: تَظْهَرُ الرَّثَادِقَةُ فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَعَشْرِينَ وَهَاجَتْ وَأَذْكَ أَنْتِي نَفَرْتُ فِي مُصْحَفِ فَاطِمَةَ (ع)، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ؟ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمَّا قَبَضَ نَبِيَّهُ ﷺ دَخَلَ عَلَى فَاطِمَةَ (ع) مِنْ وَفَاتِهِ مِنَ الْحُزَنِ مَا لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَرْسَلَ اللَّهُ إِلَيْهَا مَلَكًا يُسَلِّي غَمَّهَا وَيُحْدِثُهَا، فَشَكَتَ ذَلِكَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: إِذَا أَحْسَسْتَ بِذَلِكَ وَسَمِعْتَ الصَّوْتَ قَوْلِي لِي، فَأَعْلَمْتُهُ بِذَلِكَ فَجَعَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَكْتُبُ كُلَّمَا سَمِعَ حَتَّى أَثْبَتَ مِنْ ذَلِكَ مُصْحَفًا قَالَ: ثُمَّ قَالَ: أَمَا إِنَّهُ أَيْسَرُ فِيهِ شَيْءٌ مِنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَلَكِنْ فِيهِ عِلْمٌ مَا يَكُونُ.

۲۔ راوی کہتے ہیں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ ۱۲۸ھ میں فلاسفہ (بعد بنی عباس) ظاہر ہوں گے جو منکر اسلام و توحید ہوں گے یہ میں نے مصحف فاطمہ میں دیکھا ہے میں نے پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے۔ فرمایا جب رسول اللہ کا انتقال ہو گیا تو جناب فاطمہ پر هجوم غم و اندوہ ہوا ایسا کہ جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ خدا نے ان کے پاس

اس غم میں تسلی دینے کے لئے ایک فرشتہ بھیجا جس نے ان سے کلام کیا۔ حضرت فاطمہؑ نے یہ واقعہ امیر المومنین علیہ السلام سے بیان کیا۔ حضرت نے فرمایا اب جب یہ فرشتہ آئے اور تم اس کی آواز سنو تو مجھے بتانا۔ چنانچہ جب یہ فرشتہ آیا تو حضرت فاطمہؑ نے ہاتھ کاٹا۔ امیر المومنین علیہ السلام فرشتے کی تمام باتوں کو لکھتے جاتے تھے یہاں تک کہ وہ باتیں اس مصحف میں لکھی گئیں پھر فرمایا اس میں حلال و حرام کا ذکر نہیں بلکہ آئندہ ہونے والے واقعات کا ذکر ہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمَلٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ عِنْدِي الْجَعْفَرُ الْأَبْيَضَ ، قَالَ : قُلْتُ : فَأَيُّ شَيْءٍ فِيهِ ؟ قَالَ : ذَبُورُ دَاوُدَ وَ تَوْرَةُ مُوسَى وَ إِنْجِيلُ عِيسَى وَ صُحُفُ إِبْرَاهِيمَ وَ الْحَلَالُ وَ الْحَرَامُ ؛ وَ مُصْحَفُ فَاطِمَةَ ، مَا أَرْعَمُ أَنْ فِيهِ قُرْآنًا وَ فِيهِ مَا يَخْتِاجُ النَّاسُ إِلَيْنَا وَ لَا نَخْتِاجُ إِلَى أَحَدٍ حَتَّى فِيهِ الْجِلْدَةُ وَ نِصْفُ الْجِلْدَةِ وَ رُبْعُ الْجِلْدَةِ وَ أَرْضُ الْخَدَشِ ؛ وَ عِنْدِي الْجَعْفَرُ الْأَحْمَرُ ، قَالَ : قُلْتُ : وَ أَيُّ شَيْءٍ فِي الْجَعْفَرِ الْأَحْمَرِ ؟ قَالَ : السِّلَاحُ وَ ذَلِكَ إِنَّمَا يُفْتَحُ لِلدَّمِ يَفْتَحُهُ صَاحِبُ السَّيْفِ لِلْقَتْلِ ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَعْقُورٍ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ أَيْعَرَفَ هَذَا بَنُو الْحَسَنِ ؟ فَقَالَ : إِي وَ اللَّهِ كَمَا يَعْرِفُونَ اللَّيْلَ أَنَّهُ لَيْلٌ وَ النَّهَارَ أَنَّهُ نَهَارٌ وَ لَكِنَّهُمْ يَحْمِلُهُمُ الْحَسَدُ وَ طَلَبُ الدُّنْيَا عَلَى الْجُحُودِ وَ الْإِنْكَارِ وَ لَوْ طَلَبُوا الْحَقَّ بِالْحَقِّ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ .

۳۔ اسی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میرے پاس صندوق سفید ہے۔ میں نے پوچھا اس میں کیا ہے فرمایا زبور داؤد، توریت موسیٰ، انجیل عیسیٰ، مصحف ابراہیم، حلال و حرام اور مصحف فاطمہ ہے۔ نہیں گمان کرتا میں کہ اس میں قرآن ہے اس میں ہر وہ چیز ہے کہ جس سے لوگ ہماری طرف متوجہ ہوں ہم کسی کی طرف محتاج نہیں اس میں رسرا کے لئے ایک کوڑے، نصف کوڑے اور ربیع کوڑے تک کا ذکر ہے اور خراش کی دیت کا بھی اور میرے پاس صندوق صوف بھی ہے میں نے کہا وہ کیا شے ہے فرمایا اس میں ہتھیار ہیں وہ خوریزی کیلئے گھولا جاتا کھولے گا اس کو صاحب دعا الفقار (مراد قائم آل محمد) عبد اللہ ابی یعفور نے کہا۔ اللہ آپ کی نگرانی کرے۔ اولاد امام حسن اس کو جانتی ہے فرمایا اسی طرح جیسے رات کو جانتے ہیں کہ وہ رات ہے اور دن کو جانتے ہیں کہ دن ہے لیکن حسد ان پر سوار ہے اور طلب دنیا نے ان کو انکار پر آمادہ کر دیا ہے اگر حق کو سچائی کے ساتھ طلب کرتے تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ : قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ فِي الْجَعْفَرِ الَّذِي يَذْكُرُونَهُ لَمَّا يَسْوَوْهُمْ ، لَا نَسَمَ لَا يَقُولُونَ الْحَقَّ وَالْحَقُّ فِيهِ ، فَلْيُخْرِجُوا قَضَايَا عَلِيٍّ وَ قَرَائِضُهُ إِنْ كَانُوا صَادِقِينَ وَ سَلَوْهُمْ عَنِ الْخَالَاتِ وَ الْعَمَاتِ



وَلْيُخْرِجُوا مُصْحَفَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَإِنَّ فِيهِ وَصِيَّةَ فَاطِمَةَ وَمَعَهُ سِلَاحُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «فَاتُوا بِكِتَابٍ مِنْ قَبْلِ هَذَا أَوْ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمِهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ»

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ (راولاد حسن مراد فرقہ زیدیه) جس جعفر کا وہ ذکر کرتے ہیں کہ ان کے پاس ہے وہ چیز جو انھیں آزرہ کرتی ہے وہ حق بات نہیں کہتے، حالانکہ اس میں حق ہے ان سے کہو اگر تم سچے ہو تو علی علیہ السلام کے قصا کو نکالو، ان کے میراث کے متعلق مسائل نکالو اور تم ان سے خلائوں اور سچو پھیلوں کی میراث کے متعلق سوال کرو اور ان سے کہو وہ مصحف فاطمہ نکال لائیں اس میں فاطمہ کی وصیت ہے اور اس مصحف کے ساتھ تبرکات رسول ہیں خدا نے فرمایا ہے اگر تم سچے ہو تو پہلی کتاب لاؤ اور علی آثار اللہ۔

۵۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ: سَأَلَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنِ الْجَعْفَرِ فَقَالَ: هُوَ جِلْدُ ثَوْبٍ مَمْلُوءٌ عِلْمًا، قَالَ لَهُ: فَالْجَامِعَةُ؟ قَالَ: تِلْكَ صَحِيفَةٌ طَوَّلَهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فِي عَرْضِ الْأَدِيمِ مِثْلُ فَخْذِ الْفَالِجِ فِيهَا كُلُّ مَا يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَيْهِ وَلَيْسَ مِنْ قَضِيَّةٍ إِلَّا وَهِيَ فِيهَا حَتَّى أَذْشِ الْخَدَشِ، قَالَ: فَمُصْحَفُ فَاطِمَةَ قَالَ: فَسَكَتَ طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ: إِنْ كُنْتُمْ لَتَبْحَثُونَ عَمَّا تُرِيدُونَ وَعَمَّا لَا تُرِيدُونَ إِنَّ فَاطِمَةَ سَكَتَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَمْسَةَ وَسَبْعِينَ يَوْمًا وَكَانَ دَخَلَهَا حُزْنٌ شَدِيدٌ عَلَى أَبِيهَا وَكَانَ جَبْرِئِيلُ ﷺ يَأْتِيهَا فَيُخَسِّنُ عَزَائِهَا عَلَى أَبِيهَا وَيَطِيبُ نَفْسَهَا وَيُخَبِّرُهَا عَنْ أَبِيهَا وَمَكَانِهِ وَيُخَبِّرُهَا بِمَا يَكُونُ بَعْدَهَا فِي ذُرِّيَّتِهَا وَكَانَ عَلِيٌّ ﷺ يَكْتُبُ ذَلِكَ، فَهَذَا مُصْحَفُ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ.

۵۔ بعض اصحاب نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ جعفر کیا چیز ہے فرمایا وہ بیل کی کھال ہے جو مسائل علیہ سے بھری ہوئی ہے پوچھا جامع کیا ہے نہ فرمایا وہ ایک صحیفہ ہے جس کا طول ستر ہاتھ ہے اور جو پچھلے جلنے کے بعد اذن کی دان کے برابر ہو جاتا ہے اس میں وہ تمام باتیں ہیں جن کی لوگوں کو احتیاج ہوتی ہے کوئی فیصلہ ایسا نہیں جو اس میں نہ ہو یہاں تک کہ ہلکے سے زخم کی دیت کا بھی ذکر ہے پھر پوچھا مصحف فاطمہ کیا ہے حضرت کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا اس میں ہر وہ چیز ہے جس کو تم تلاش کرتے ہو کرنے کے لئے یا نہ کرنے کے لئے حضرت فاطمہ بعد وفات رسول ﷺ، دن زندہ رہیں اور ان پر باپ کا شدید غم طاری تھا جبرئیل ان کے پاس آتے تھے اور تعویذ کرتے تھے اور ان کا دل بہلاتے تھے اور ان کے ہر بزرگوار کا حال سناتے تھے اور ان کی جگہ سناتے۔ اور وہ تمام واقعات سناتے تھے جو ان کی پیش آنے والے ہیں حضرت علی ان واقعات کو دیکھتے جاتے تھے۔ پس یہ ہے مصحف فاطمہ۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ شَعْبٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ،

عَنْ بَكْرِ بْنِ كَرِبٍ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عِنْدَنَا مَالًا نَحْتَاجُ مَعَهُ إِلَى النَّاسِ وَ إِنَّ النَّاسَ لَيَحْتَاجُونَ إِلَيْنَا وَإِنَّ عِنْدَنَا كِتَابًا إِمْلَاءُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَحَطُّ عَلِيٍّ عليه السلام ، صَحِيفَةً فِيهَا كُلُّ حَلَالٍ وَحَرَامٍ وَإِنْ كُنْتُمْ لَتَأْتُونَنَا بِالْأَمْرِ فَنَعْرِفُ إِذَا أَخَذْتُمْ بِهِ وَنَعْرِفُ إِذَا تَرَكْتُمُوهُ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمارے پاس وہ چیز ہے کہ ہم اس کی وجہ سے لوگوں کے محتاج نہیں بلکہ لوگ ہمارے محتاج ہیں ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس کو رسول اللہ نے لکھا یا حضرت نے لکھا اس میں حلال و حرام کا ذکر ہے ہم جانتے ہیں اس امر کو جسے تم شروع کرتے ہو اور جانتے ہیں جب تم ختم کرتے ہو۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدِيْنَةَ ، عَنْ فَضْلِ بْنِ يَسَارٍ وَبُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَرِزَاةٍ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَعْيَنَ قَالَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ الزَّيْدِيَّةَ وَالْمَعْتَزِلَةَ قَدْ أَطَافُوا بِمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَهَلْ لَهُ سُلْطَانٌ ؟ فَقَالَ : وَاللَّهِ إِنْ عِنْدِي لَكِتَابَيْنِ فِيهِمَا تَسْمِيَةُ كُلِّ نَبِيٍّ وَكُلِّ مَلِكٍ يَمْلِكُ الْأَرْضَ ، لَا وَاللَّهِ مَا عِنْدَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ فِي وَاحِدٍ مِنْهُمَا .

۷۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ زیدیہ اور معتزلہ (رقیہ) محمد بن عبد اللہ (بن حسن بن علی) کے گرد جمع ہو گئے ہیں، پس کیا ان کے پاس امامت کی کوئی دلیل ہے فرمایا۔ واللہ ہمارے پاس دو کتابیں ہیں جن میں ہر نبی کا نام لکھا ہے اور ہر بادشاہ کا جو زمین پر کسی علاقے کا حکمران ہو محمد بن عبد اللہ ان دونوں گروہوں میں سے ایک بھی نہیں۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُتَمِّ ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ فَضْلِ بْنِ سُكْرَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ : يَا فَضْلُ أَتَنْدِي فِي أَمْرٍ شَيْءٍ كُنْتُ أَنْظُرُ قَبِيلُ قَالَ : قُلْتُ : لَأَقَالَ : كُنْتُ أَنْظُرُ فِي كِتَابِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ ، لَيْسَ مِنْ مَلِكٍ يَمْلِكُ [ الْأَرْضَ ] إِلَّا وَهُوَ مَكْتُوبٌ فِيهِ بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ وَمَا وَجَدْتُ لَوْلَدِ الْحَسَنِ فِيهِ شَيْئًا .

۸۔ فضیل سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا تم ہو کہ میں تمہارے آنے سے پہلے کیا دیکھ رہا تھا۔ میں نے کہا۔ نہیں فرمایا میں مصحف فاطمہ دیکھ رہا تھا اس میں تمام بادشاہوں کے نام مع ان کے باپ کے ناموں کے لکھے ہیں میں نے ان میں اولاد امام حسن کا کوئی نام نہ دیکھا۔

## چالیسواں باب

شان انا انزلناہ فی لیلۃ القدر اور اس کی تفسیر

(باب)

فی شان انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وتفسیرھا

۱۔ محمد بن ابی عبد اللہ و محمد بن الحسن ، عن سہل بن زیاد و محمد بن یحیی ، عن أحمد بن محمد جمیعاً ، عن الحسن بن العباس بن الحریش عن ابی جعفر الثاني علیہ السلام قال : قال ابو عبد اللہ علیہ السلام : بینا ابی علیہ السلام يطوف بالكعبة اذا رجل ممسج قد قیض له فقطع علیہ اسبوعه حتی أدخله إلى دار جنب الصفا فأرسل إليّ فكنّا ثلاثة فقال : مرحباً یا ابن رسول الله ثم وضع یدہ علی رأسی وقال : بارک الله فیک یا امین الله بعد آباءہ . یا ابا جعفر ان شئت فأخبرني و ان شئت فأخبرتك و ان شئت سلني و ان شئت سألتک ، و ان شئت فاصدقني و ان شئت صدقتک ؟ قال : کلّ ذلك أشاء قال : فایاک أن ينطق لسانک عند مسألتي بأمر تضمر لي غیره قال : إنما يفعل ذلك من فی قلبه علمان یخالف أحدهما صاحبه و ان الله عزّ وجلّ أبی أن یکون له علم فی اختلاف قال : هذیه مسألتي وقد فسرت طرفاً منها ، أخبرني عن هذا العلم الذي ليس فی اختلاف من یعلمه ؟ قال : أمّا جملة العلم فعند الله جلّ ذکره و أمّا ما لا بدّ للعباد منه فعند الأوصیاء قال : ففتح الرجل عجیرته واستوی جالساً وتهلّل وجهه وقال : هذیه أردت ولها أتیت ، رعمت أن علم ما لا اختلاف فیہ من العلم عند الأوصیاء فكیف یعلمونه ؟ قال : کما کان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یعلمه إلا أنهم لا یرون ما کان رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم یرى ، لانه کان نبیاً و هم محدثون و إنه کان یفید إلى الله عزّ وجلّ فیسمع الوحي و هم لا یسمعون ، فقال : صدقت یا ابن رسول الله ! سألتک بمسألة صعبة ، أخبرني عن هذا العلم ما که لا یظهر کما کان یظهر مع رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ؟ قال : فصحك ابی علیہ السلام وقال : أبی الله عزّ وجلّ أن یطلع علی علمه إلا ممّتحناً للإیمان به کما قضی علی رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم أن یصیر علی أذى قومه ولا یجاهدهم إلا بأمره ، فکم من اکثام قد اکتم به

حَتَّى قَبِلَ لَهُ : « اَصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ » وَأَيَّمُ اللَّهِ أَنْ لَوْ صَدَعَ قَبْلَ ذَلِكَ لَكُنْ آمِنًا  
وَالْكُفَّةُ إِنَّمَا نَظَرَ فِي الطَّاعَةِ وَخَافَ الْخِلَافَ فَلِذَلِكَ كَفَّ فَوَدِدْتُ أَنَّ عَيْنَكَ تَكُونُ مَعَ مَهْدِي هَذِهِ  
الْأُمَّةَ وَالْمَلَائِكَةُ يَسُوفُ الْإِدَاوَدَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ تَعَذَّبُ أَرْوَاحُ الْكَافِرِينَ مِنَ الْأَمْوَاتِ وَتَلْجُو  
بِهِمْ أَرْوَاحُ أَشْبَاهِهِمْ مِنَ الْأَخْيَاءِ ثُمَّ أُخْرِجَ سِفَاثُ ثُمَّ قَالَ : مَا إِنَّ هَذَا مِنْهَا ، قَالَ : فَقَالَ : أَبِي  
إِي وَالَّذِي اصْطَفَى عُقْدًا عَلَى الْبَشَرِ ، قَالَ : فَرَدَّ الرَّجُلُ اعْتِجَارَهُ وَقَالَ : أَنَا إِلَيَّاسُ مَا سَأَلْتُكَ عَنْ  
أَمْرِكَ وَبِي مِنْهُ جِهَالَةٌ غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ هَذَا الْحَدِيثُ قُوَّةً لِأَصْحَابِكَ وَسَاحِخِرِكَ بِأَيَّةٍ  
أَنْتَ تَعْرِفُهَا إِنْ خَاصَمُوا بِهَا فَلَجُوا

قَالَ فَقَالَ لَهُ أَبِي ﷺ إِنْ شِئْتَ أَخْبَرْتُكَ بِهَا ، قَالَ قَدْ شِئْتُ ، قَالَ : إِنْ شِئْنَا  
إِنْ قَالُوا لِأَهْلِ الْخِلَافِ لَنَا : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِرَسُولِهِ ﷺ : إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي  
لَيْلَةِ الْقَدْرِ - إِلَى آخِرِهَا - فَهَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْلَمُ مِنَ الْعِلْمِ شَيْئًا لَا يَعْلَمُهُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَوْ  
يَأْتِيهِ بِهِ جِبْرِئِيلُ ﷺ فِي غَيْرِهَا ؟ فَأَنَسَهُمْ سَيَقُولُونَ : لَا ، فَقُلْ لَهُمْ : فَهَلْ كَانَ لِمَا عَلِمَ بَدُءُ مِنْ أَنْ  
يُظْهِرَ ؟ فَيَقُولُونَ : لَا ، فَقُلْ لَهُمْ : فَهَلْ كَانَ فِيمَا أَظْهَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ذِكْرُهُ  
اخْتِلَافٌ ؟ فَإِنْ قَالُوا : لَا ، فَقُلْ لَهُمْ : فَمَنْ حَكَمَ بِحُكْمِ اللَّهِ فِيهِ اخْتِلَافٌ فَهَلْ خَالَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ؟  
فَيَقُولُونَ : نَعَمْ - فَإِنْ قَالُوا : لَا ، فَقَدْ تَقَضَّوْا أَوَّلَ كَلَامِهِمْ - فَقُلْ لَهُمْ : مَا يَعْلَمُ تَأْوِيلُهُ إِلَّا اللَّهُ  
وَالرُّسُخُونَ فِي الْعِلْمِ ، فَإِنْ قَالُوا : مِنَ الرُّسُخُونَ فِي الْعِلْمِ ؟ فَقُلْ : مَنْ لَا يَخْتَلِفُ فِي عِلْمِهِ ،  
فَإِنْ قَالُوا : فَمَنْ هُوَ ذَلِكَ ؟ فَقُلْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَاحِبَ ذَلِكَ ، فَهَلْ بَلَغَ أَوَّلًا ؟ فَإِنْ قَالُوا :  
قَدْ بَلَغَ فَقُلْ : فَهَلْ مَاتَ ﷺ وَالْخَلِيفَةُ مِنْ بَعْدِهِ يَعْلَمُ عِلْمًا لَيْسَ فِيهِ اخْتِلَافٌ ؟ فَإِنْ قَالُوا : لَا ،  
فَقُلْ : إِنْ خَلِيفَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُؤَيَّدٌ وَ لَا يَسْتَحِلِفُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مَنْ يَحْكُمُ بِحُكْمِهِ  
وَأَلَّا مَنْ يَكُونُ مِثْلَهُ إِلَّا النَّبِيُّ وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْ يَسْتَحِلِفُ فِي عِلْمِهِ أَحَدًا فَقَدْ ضَيَعَ  
مَنْ فِي أَصْلَابِ الرِّجَالِ مِمَّنْ يَكُونُ بَعْدَهُ فَإِنْ قَالُوا لَكَ : فَإِنَّ عِلْمَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ مِنَ الْقُرْآنِ  
فَقُلْ : حَمْدُ وَالْكِتَابِ الْمُسِينِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْمُبَارَكَةِ [ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ ] فِيهَا [ إِلَى قَوْلِهِ : إِنَّا  
كُنَّا مُرْسِلِينَ ، فَإِنْ قَالُوا لَكَ : لَا يُرْسِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا إِلَى نَبِيِّ فَقُلْ : هَذَا الْأَمْرُ الْحَكِيمُ  
الَّذِي يَفَرِّقُ فِيهِ هُوَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ النَّبِيُّ تَنْزِلُ مِنْ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ أَوْ مِنْ سَمَاءٍ إِلَى أَرْضٍ  
فَإِنْ قَالُوا مِنْ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ فَلَيْسَ فِي السَّمَاءِ أَحَدٌ يُزِجُ مِنْ طَاعَةِ إِلَى مَعْصِيَةٍ ، فَإِنْ قَالُوا مِنْ سَمَاءٍ إِلَى أَرْضٍ

وَأَهْلُ الْأَرْضِ أَخْرَجَ الْخَلْقَ إِلَى ذَلِكَ فَقُلْ : فَهَلْ لَهُمْ بُدٌّ مِنْ سَيِّدٍ يَتَحَكَّمُونَ إِلَيْهِ ؟ فَإِنْ قَالُوا :  
 فَإِنَّ الْخَلِيفَةَ هُوَ حَكَمُهُمْ فَقُلْ : هَالِكٌ وَلِيَّ الدِّينِ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ - إِلَى  
 قَوْلِهِ - : خَالِدُونَ لَعَمْرِي مَا فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَلِيٌّ لِلَّهِ عَزَّ ذِكْرُهُ إِلَّا وَهُوَ مُؤَيَّدٌ وَمَنْ  
 أَيْدَلَمَ يَخْطِ وَمَا فِي الْأَرْضِ عَدُوٌّ لِلَّهِ عَزَّ ذِكْرُهُ إِلَّا وَهُوَ مُخْذُولٌ وَمَنْ حُذِلَ لَمْ يُعِصْ ، كَمَا أَنَّ  
 الْأَمْرَ لَا بُدَّ مِنْ تَنْزِيلِهِ مِنَ السَّمَاءِ يَحْكُمُ بِهِ أَهْلُ الْأَرْضِ كَذَلِكَ لَا بُدَّ مِنْ وَالٍ ، فَإِنْ قَالُوا : لَا  
 نَعْرِفُ هَذَا فَقُلْ : [لَهُمْ] قُولُوا مَا أَحْبَبْتُمْ : أَبِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ نَحْيِ رَسُولِهِ ﷺ أَنْ يَتْرَكَ الْعِبَادَ وَلَا  
 حُجَّةَ عَلَيْهِمْ ؛ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ : هَهُنَا يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، بَابٌ غَامِضٌ  
 أَرَأَيْتَ إِنْ قَالُوا : حُجَّةُ اللَّهِ ، الْقُرْآنُ ؟ قَالَ : إِذَنْ أَقُولُ لَهُمْ ، إِنَّ الْقُرْآنَ لَيْسَ بِنَاطِقٍ يَأْمُرُ وَ  
 يَنْهَى وَلَكِنْ لِلْقُرْآنِ أَهْلٌ يَأْمُرُونَ وَيَنْهَوْنَ وَأَقُولُ : قَدْ عَرَضَتْ لِبَعْضِ أَهْلِ الْأَرْضِ مُصِيبَةٌ مَا هِيَ  
 فِي السُّنَّةِ وَالْحُكْمِ الَّذِي لَيْسَ فِيهِ اخْتِلَافٌ وَلَيْسَتْ فِي الْقُرْآنِ أَبِي اللَّهِ ﷻ لِعَلِمِهِ بِتِلْكَ الْفِتْنَةِ أَنْ تَظْهَرَ  
 فِي الْأَرْضِ وَلَيْسَ فِي حُكْمِهِ رَادُّهَا وَمُعَرِّجٌ عَنْ أَهْلِهَا فَقَالَ : هَهُنَا تَفْلَحُونَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ  
 أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ ذِكْرُهُ قَدْ عَلِمَ بِمَا يُصِيبُ الْخَلْقَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ أَوْ فِي أَنْفُسِهِمْ  
 مِنَ الدِّينِ أَوْ غَيْرِهِ فَوَضَعَ الْقُرْآنَ دَلِيلًا ، قَالَ : فَقَالَ الرَّجُلُ : هَلْ تَدْرِي يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ ، دَلِيلٌ  
 مَا هُوَ ؟ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ ، نَعَمْ فِيهِ جَمَلُ الْحُدُودِ وَتَفْسِيرُهَا عِنْدَ الْحُكْمِ فَقَالَ أَبِي اللَّهِ ﷻ أَنْ يُصِيبَ  
 عَبْدًا بِمُصِيبَةٍ فِي دِينِهِ أَوْ فِي نَفْسِهِ أَوْ [فِي] مَالِهِ لَيْسَ فِي أَرْضِهِ مِنْ حُكْمِهِ قَاضٍ بِالصَّوَابِ فِي تِلْكَ  
 الْمُصِيبَةِ قَالَ : فَقَالَ الرَّجُلُ : أَمَّا فِي هَذَا الْبَابِ فَقَدْ فَلَجْتُمْ بِحُجَّةٍ إِلَّا أَنْ يَفْتَرِيَ خَصْمُكُمْ عَلَى اللَّهِ  
 فَيَقُولُ : لَيْسَ لِلَّهِ جُلٌّ ذِكْرُهُ حُجَّةٌ وَلَكِنْ أَخْبَرَنِي عَنْ تَفْسِيرِهِ لِكَيْلَا تَأْسُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ ؟  
 مِمَّا خَصَّ بِهِ عَلِيٌّ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ قَالَ : فِي أَبِي فُلَانٍ وَأَصْحَابِهِ وَاحِدَةٌ مُقَدِّمَةٌ وَوَاحِدَةٌ  
 مُؤَخَّرَةٌ لَا تَأْسُوا عَلَى مَا فَاتَكُمْ ، مِمَّا خَصَّ بِهِ عَلِيٌّ ﷺ وَلَا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ ، مِنَ الْفِتْنَةِ الَّتِي  
 عَرَضَتْ لَكُمْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَ الرَّجُلُ : أَشْهَدُ أَنَّكُمْ أَصْحَابُ الْحُكْمِ الَّذِي لَا اخْتِلَافَ  
 فِيهِ ثُمَّ قَامَ الرَّجُلُ وَدَهَبَ فَلَمْ أَرَهُ .

۱۔ حضرت امام محمد تقی سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب میرے پدر بزرگوار نہ کچھ

کا طواف کر رہے تھے ناگاہ ایک شخص سر اور چہرہ کو ڈھانپے ہوئے آیا اور آپ سے کچھ کہنا چاہا۔ حضرت نے طواف قطع کئے اور اس شخص نے آپ کو ایک گھر میں جو کوہ صفا کے پہلو میں تھا داخل کیا اور کسی مجھ بلانے کے لئے بھیجا اب ہم میں شخص وہاں ہو گئے۔ اس نے کہا مرحبا یا بن رسول اللہ، پھر میرے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ اے اپنے آبا و اجداد کے بعد خدا کے امین۔ اللہ تمہیں برکت عطا فرمائے، اے ابو جعفر! اگر آپ چاہیں تو مجھے بتائیں یا چاہیں تو میں آپ کو خبر دوں، اگر آپ چاہیں تو مجھ سے سوال کریں ورنہ میں آپ سے سوال کروں، اگر آپ چاہیں تو میری تعذیب کریں ورنہ میں آپ کی تعذیب کروں، فرمایا مجھے سب منظور ہے اس نے کہا اپنے آپ کو اس بات سے بچائیے کہ میرے سوال کے جواب آپ مجھ سے وہ بات کہیں جس کا غیر آپ کے دل میں ہو۔ حضرت نے فرمایا ایسا تو وہ کرے گا جس کے دل میں دو علم ہوں ایک دوسرے کے مخالف، خدا نے منع کیا ہے ایسے علم سے جس میں اختلاف ہو اس نے کہا میرا یہی سوال تھا جس کا ایک پہلو میں نے نمایاں کر دیا۔ اب آپ مجھے وہ علم بتائیے جس میں اختلاف نہ ہو اس کے جلنے والے کے لئے فرمایا۔ پورا پورا علم تو خدا کے پاس ہے لیکن جتنا علم بندوں کے لئے ضروری ہے وہ اوصیا رسول کے پاس ہے یہ سن کر اس نے اپنے منہ پر سے کپڑا ہٹایا اور ٹھیک ہو کر بیٹھ گیا اور چہرہ چمک اٹھا کہنے لگا یہی میرا مقصد تھا اور اسی لئے میں آیا ہوں آپ کا دعویٰ ہے کہ وہ اوصیا ہیں جنکے علم میں کوئی اختلاف نہیں، پس ان کو یہ علم کیوں مال ہوئے ہے فرمایا جیسے رسول اللہ کو پہلے فرقہ ہے کہ وہ اس چیز کو نہیں دیکھتے جس کو رسول اللہ دیکھتے ہیں کیونکہ وہ نبی ہیں اور اوصیا محدث ہیں، رسول بذریعہ وحی خدا سے لیتے ہیں اوصیا پر وحی نازل نہیں ہوتی، اس نے کہا یا بن رسول اللہ آپ نے سچ کہا ہے اب ایک مشکل مسئلہ میرے سامنے ہے اس کو بھی حل کیجئے وہ علم جس میں عیسیٰ محتاج الیہ کے ساتھ کوئی اختلاف نہیں ہوتا۔ اوصیا اس علم سے کیوں نہیں غلبہ حاصل کرتے اس طرح جس طرح رسول اللہ حاصل کرتے تھے یہ سن کر میرے پدر بزرگوار ہنسے اور فرمایا اللہ نے منع کیا ہے اس سے کہ اس کے علم پر مطلع کیا جائے مگر اس کو جس کے ایمان کا امتحان لیا گیا ہو۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے رسول اللہ کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ قوم کی اذیت پر صبر کریں اور بغیر اس کے حکم کے ان سے جہاد نہ کریں رسول اللہ نے امر حق کو پوشیدہ رکھا، پھر خدا کا حکم ہوا جو نعم کو دیا گیا ہے اسے ظاہر کر دو اور مشرکوں سے روگردانی کر دو، خدا کی قسم اگر اس سے پہلے بھی ظاہر کر دیتے تو ان میں رہتے لیکن انھوں نے اطاعت کو پیش نظر رکھا اور خدا کے خلاف کرنے سے ڈرے، اس لئے رُکے رہے میں چاہتا ہوں کہ تمہاری نظر اس آیت کے ہمدی کی طرف لگی رہے اور ان ملائکہ کی طرف جو آل داؤد یعنی سلیمان کی تلوار جس نے تمام عالم کو مسح کر لیا تھا، کی تلواروں کی طرح مابین آسمان و زمین ہوں گے، معذب ہوں گی اس وقت مژدہ کافروں کی دہیں اللہ ملحق ہوں گی ان سے ان زندوں کی مدد میں بھی جو کفر میں ان سے مشابہ ہوں گی پھر حضرت نے اپنی تلوار نکال کر فرمایا یہ بھی اپنی تلوار ہے میرے پھر فرمایا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے انسانوں میں سے محمد مصطفیٰ کو انتخاب کیا رہ وہی ہے اس کے بعد اس شخص نے نقاب الہی اور کہا میں الیاس (نبی) ہوں میں نے جو سوالات آپ کے لئے وہ از روئے جانت نہ تھے بلکہ میں یہ چاہتا تھا کہ اس مفکر سے آپ کے اصحاب کو قوت پہنچے۔ اب میں آپ سے بیان کرتا ہوں وہ آیت جسے آپ جلتے ہیں کہ اگر مخالف کریں اس سے تو اپنے مخالف پر

غالب آئیں۔ حضرت نے فرمایا۔ میرے پدر بزرگوار نے اس سے کہا اگر تم چاہو تو میں اس آیت کو خوبیاں کروں اس نے کہا ضرور، فرمایا ہمارے شیعوں کو چاہیے کہ اپنے اہل خلافت سے کہیں کہ خدا اپنے رسولؐ سے فرماتا ہے انا انزلنا فی لیلة القدر الحکم پس رسول اللہؐ پہلے سے جانتے تھے اس چیز کو جسے نہیں جانتے تھے اس رات کو جبرئیل ان کے پاس کوئی نئی چیز لے کر آئے تھے اگر وہ کہیں نہیں تو ان سے پوچھا جائے کہ شب قدر میں جو چیز لائی گئی تھی وہ کیا ایسی تھی کہ اس کا ہر کرنا ضروری تھا اگر وہ کہیں نہیں تو ان سے پوچھا جائے آیا جو رسول اللہؐ نے علم خدا سے ظاہر کیا اس میں اور اس میں کوئی اختلاف تھا؟ اگر وہ کہیں نہیں تو ان سے کہیں جو شخص حکم کرتا ہے حکم خدا میں اختلاف کے ساتھ تو وہ مخالفت رسولؐ کرتا ہے یا نہیں، پس وہ کہیں گے ہاں اور اگر نہیں کہیں گے تو انھوں نے اپنے پہلے کلام کے خلاف کہا۔ پس ان سے کہو (اس صورت میں تم نے اس آیت کا مطلب نہیں سمجھا پس اب یہ تسلیم کر دو) اس کی تاویل نہیں جانتے۔ مگر اللہ والراسخون فی العلم، اگر وہ پوچھیں راسخون فی العلم کون ہیں تو کہو جن کے علم میں اختلاف نہیں اگر وہ کہیں وہ کون ہیں تو کہو رسول اللہؐ ایسے تھے پس آیا انھوں نے تبلیغ کی یا نہیں اگر وہ کہیں کی ہے تو کہو جب رسول اللہؐ کا انتقال ہوا تو ان کا خلیفہ ایسا ہونا چاہئے کہ اسے پاس بھی وہ علم ہو کہ اس اختلاف نہ ہو اگر وہ کہیں ایسا نہیں تو کہو کہ خلیفہ رسول اللہؐ نہیں ہے اور رسول اللہؐ کا خلیفہ ایسا ہونا چاہئے کہ جو ان کے حکم مطابق حکم کرے اور سوائے نبوت ہر شے میں وہ رسولؐ کی مثل ہو اور اگر رسول اللہؐ نے اپنے علم میں کسی کو اپنا جانشین نہ بنایا ہوتا تو حضرت کے بعد آنے والی سلیس ضائع ہو جاتیں پس اگر وہ کہیں کہ علم رسول اللہؐ قرآن سے تھا تو یہ آیت پڑھو ترجمہ، قسم ہے کتاب مبین کی۔ ہم نے سنان کو مبارک رات و شب قدر میں نازل کیا۔ ہم اس میں ڈر لے والے ہیں الی قولہ ہم رسولوں کو بھیجنے والے ہیں پس اگر کہیں کہ خدا تو اپنے پیغام ہر نبی کے پاس بھیجتا ہے تو ان سے کہو کہ خداوند حکیم کا امر جو شب قدر میں ہوتا ہے اس سے انکے جو قرآن میں یہ بتا دیا کہ یہ امر ملائکہ آسمان سے آسمان کی طرف سے زمین کی طرف اگر کہیں آسمان سے آسمان کی طرف تو پوچھو آسمان میں وہ کون ہے جو طاعت سے معصیت کی طرف لوٹتا ہے اگر وہ کہیں کہ فرشتے آسمان سے زمین پر آتے ہیں کیونکہ زمین والے سب سے زیادہ محتاج ہرایت ہیں تو تم ان سے کہو کہ لامحالہ ان کو ایسے سردار کی ضرورت ہوگی جس سے وہ اپنے معاملات میں فیصلہ کر سکیں اگر وہ کہیں کہ خلیفہ کا حکم ہے تو ان سے کہو خدا فرماتا ہے اللہ ان لوگوں کا ولی ہے جو ایمان والے ہیں وہ انکو تارکیوں سے نکال کر نور کی طرف لے گا قسم خدا کی آسمان و زمین میں کوئی خدا کا ولی نہیں، مگر یہ کہ وہ مؤمنین اللہ ہے اور جو مؤمنین اللہ ہے وہ خطا نہیں کریگا اور دوسرے زمین پر کوئی خدا کا دشمن نہیں مگر ذلیل اور جو رسوا ہے وہ راد ثواب پر نہیں ہو سکتا جس طرح امر کی تشریف آسمان سے ضروری ہے تاکہ اس کے مطابق اہل زمین کے درمیان حکم کیا جائے اسی طرح ضروری ہے ایک ولی کا ہونا تاکہ لوگوں کے معاملات کا فیصلہ کرے، اگر وہ کہیں کہ ہم اسے نہیں پہچانتے تو کہو تم نے اسے دوست نہیں رکھا، خدا کو یہ بات پسند نہیں کہ بعد محمدؐ اپنے بندوں کو اس طرح چھوڑ دے کہ ان پر کوئی حجت نہ ہو۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں پھر میرے والد ماجد خاموش رہے۔ ایسا نے کہا یا بن رسول اللہ! اب ایک اور مشکل کا ساملہ ہے غور کیجئے۔ اگر وہ کہیں حجت خدا قرآن ہے تو کیا جواب ہوگا۔ فرمایا۔ میں ان سے کہوں گا کہ قرآن امر وہی کے

کے متعلق بولنے والا نہیں بلکہ قرآن کے لئے اس کے کچھ اہل جو ہیں جو امر کرتے ہیں اور نہی کرتے ہیں اور میں کہوں گا بعض اہل زمین کو ایسے مشکل سوالات کا سامنا ہوتا ہے کہ جن کا جواب احادیث میں نہیں اور کوئی حکم رسول ایسا نہیں ملتا جس میں اختلاف نہ ہو اور قرآن میں بھی کوئی صریح حکم نہیں (تو قرآن کیونکر حجت ہوگا) اور خدا کو یہ ناپسند ہے کہ روئے زمین پر ایسا فتنہ ہو کہ جس کا اسے علم ہے اور اس کا کوئی فیصلہ کرنے والا نہ ہوتا کہ اہل ارض کی دلتنگی دور ہو اور درست فیصلہ کے لوگوں کو معصیت سے بچائے۔

اس شخص نے کہا (مراد ابیاس) اس باب میں آپ نے حجت پوری کر دی۔ اس سے انکار نہ کرے گا مگر تمہارا وہ دشمن جو اللہ پر افراتفرات کرتے ہوئے ہے کہ خدا نے حجت کا ذکر قرآن میں نہیں کیا۔ اب آپ مجھے اس کی تفسیر بتائیے و تا کہ تم مایوس نہ ہو اس چیز پر جو فوت ہوئی؟ یہ طلی سے مخصوص ہے اور امت امتراؤ اس پر جو تم کو دیا گیا ہے، یہ کس سے متعلق ہے؟ حضرت نے فرمایا یہ فلاں اس کے ساتھیوں کے متعلق ہے (جو خلافت پر اترائے اور لا تا سوعلی ما فاکم، علی کے بارہ میں ہے اور آیت کا ایک حصہ مقدم ہے اور ایک موخر ہے۔ پہلے حصہ سے مراد یہ ہے کہ تم خوش نہ ہو اس فتنہ سے جو تم کو بعد رسول پیش کرنے والا ہے۔

اس پر (ابیاس نے) کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان اصحاب حکم میں سے ہیں جن کے فیصلوں میں اختلاف نہیں یہ کہہ کر وہ شخص اٹھ کھڑا ہوا اور چلا گیا اور پھر کسی نے اس کو نہ دیکھا۔

اس حدیث کے آغاز میں سورۃ انا انزلناہ سے جو استدلال کیا گیا ہے۔ اس کی توضیح یہ ہے۔

**توضیح :-** اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر میں قرآن رسول اللہ پر نازل کیا۔ ملاکہ اور روح شب قدر میں ہر امر کو بیان و تاویل کے ساتھ لے کر۔ ہر سال نازل ہوتے ہیں جیسا کہ تنزیل کے فعل مستقبل سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمانہ آئندہ میں اس کی تجدید ہوتی رہتی ہے اب ہم کہتے ہیں کیا رسول کے پاس اس علم کے حاصل کرنے کا جس کی طرف امت محتاج ہو۔ سوائے اس کے جو من عند اللہ سامان سے ان تک پہنچتا تھا کوئی اور بھی طریقہ تھا خواہ شب قدر میں ہو یا اس کے علاوہ یا کوئی اور طریقہ نہ تھا۔ پہلی بات تو تسلیم نہیں۔ کیونکہ اجماع امت اس پر ہے کہ ان کا علم نہ تھا مگر من عند اللہ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ ان ہوا لا دی یوحی۔ پس دوسری بات ثابت ہوئی۔ اب سوال یہ ہے کہ آیا جائز ہے رسول کے لئے یہ امر کہ وہ ایسے علم کو جس کی طرف امت محتاج ہے ظاہر نہ کرے یا کرے پہلی صورت بالکل باطل ہے کیونکہ حضرت پر وحی اکی لئی ہوتی تھی کہ وہ لوگوں تک پہنچائیں اور خدا کی طرف آنے کی لوگوں کو ہدایت کریں پس دوسری صورت ثابت ہوئی۔ اب سوال یہ ہے کہ جو علم رسول اللہ کو خدا کی طرف سے دیا گیا تھا کیا اس میں اختلاف تھا کہ ایک وقت ایک معاملہ کا حکم دیں اور دوسرے وقت دوسرا در انسا لیکہ مسئلہ بعینہ دہی ہے یا ایسا نہ ہو پہلی صورت باطل ہے کیونکہ رسول اللہ جو حکم دیتے ہیں وہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور خدا کے حکم میں اختلاف کیسا؟ وہ فرماتا ہے اگر یہ فتیان خدا کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو لوگ اس میں اختلاف کثیر پاتے۔

پھر ہم یہ سوال کرتے ہیں جو شخص اپنے احکام میں اختلاف بیان کرتا ہو تو آیا اس نے اپنے اس فعل و حکم میں



رسول کی مخالفت کی یا نہیں پہلی صورت باطل ہے کیونکہ رسول اللہ کے حکم میں اختلاف نہ تھا۔ پس دوسری صورت ثابت ہوئی، اب ہم پوچھتے ہیں جس کے حکم میں اختلاف تو نہیں آیا اس کے علم کے لئے من غیر جہت اللہ کوئی طریقہ بھی ہے۔ واسطہ یا بالواسطہ اور علم آیات متشابہ جن سے اختلاف ہوتا ہے خدا کے سوا اور طریقہ سے حاصل ہوتا ہے یا نہیں پہلی صورت چونکہ باطل ہے لہذا دوسری صورت ثابت، پس اب سوال یہ ہے کہ ان آیات متشابہات کا علم جو سبب اختلاف حکم ہوتی ہیں اور تاویل، ان کی تاویل کیا، اللہ اور اسخون فی العلم کے سوا وہ لوگ بھی جانتے ہیں جن کے علم میں اختلاف ہے یا نہیں پہلی صورت باطل ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے **وَمَا يَعْلَمُ تَاوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ**، پس اب ہم کہتے ہیں کہ رسول اللہ جو راسخون فی العلم سے تھے جب مر گئے تو یہ علم ان کے ساتھ چلا گیا اور ان کے بعد متشابہات کے علم کا طریقہ ان کے جانشین تک پہنچا یا نہیں، یہ تو باطل ہے کہ وہ علم رسول کے ساتھ گیا۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والے لوگوں کے لئے ایسے عالم سے فائدہ حاصل کرنے کا موقع نہ ہوگا جس کا علم بلا اختلاف ہو اور جب یہ صورت صحیح نہ ہوئی تو دوسری صورت ثابت ہوئی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا جانشین آپ کا ہونا چاہیے۔

پس اب سوال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ عام لوگوں کی طرح ہو جس سے خطا کا صدور جائز ہے اور ان کے علم میں اختلاف ہے یا ایسا نہ ہو بلکہ مؤید من اللہ ہو، اسی طرح جیسے رسول یعنی اس کے پاس فرستائے اور اس سے وحی کے واسطے بات کرے اور بغیر رویت کے بھی اور وہ نبوت کے علاوہ تمام باتوں میں مثل رسول ہو کیونکہ جو شخص جائز الخطا ہوگا اس کے حکم میں ضرور اختلاف ہوگا اور اس صورت میں احکام دین میں خلل واقع ہوگا پس لازم آیا کہ خلیفہ بعد رسول راسخ فی العلم ہو اور متشابہات کی تاویل جانتا ہو مؤید من اللہ ہو خطا اس کے لئے جائز نہ ہو، کلام میں اس کے اختلاف و تفاوت نہ ہو اور وہ بندوں پر خدا کی حجت ہو۔

یہ کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ کو جو علم قرآن سے حاصل ہوا وہ کافی تھا لیلۃ القدر میں اس کی تجدید کی کیا ضرورت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے: **فَبِمَا يَفْرُقُ بَيْنَ الْأَمْرِ وَالْأَمْرِ**۔ ہر امر حکیم وہ امر جو ہماری طرف سے ہے اور ہم سمجھتے ہیں (یہ آیت چھ دلیل اس کی کہ ہر امر جدا جدا ہے طریقہ سے بیان کیا جاتا ہے اور اس کے لئے شب قدر کو مخصوص کیا گیا ہے کہ اس میں ملائکہ اور روح نازل ہوتے ہیں آسمان سے زمین پر ہمیشہ پس ضروری ہے اس کا وجود جس کی طرف ملائکہ کو بھیجا جائے ہر سال ثابت ہو بغیر نبی کی طرف ملک کا آنا۔

۲ - عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) قَالَ: بَيْنَا أَبِي جَالِسٌ وَعِنْدَهُ تَقَرُّ إِذَا اسْتَضَحَّكَ حَتَّىٰ اغْرَوْرَقَتْ عَيْنَاهُ دُمُوعًا ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَدْرُونَ مَا أَصْحَكُنِي؟ قَالَ: فَقَالُوا: لَا، قَالَ: رَعِمَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّهُ مِنَ الَّذِينَ قَالُوا رَبَّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا (۲) فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ رَأَيْتَ الْمَلَائِكَةَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! تُخْبِرُكَ بَوَلَايَتِهَا لَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مَعَ الْأَمْنِ مِنَ الْخَوْفِ وَالْحُزَنِ قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ

یَقُولُ: «إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ» وَقَدْ دَخَلَ فِي هَذَا جَمِيعُ الْأُمَّةِ فَاسْتَضَحَّكَتُ ثُمَّ قُلْتُ: صَدَقْتَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَتَشُدُّكَ اللَّهُ هَلْ فِي حُكْمِ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ اخْتِلَافٌ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: مَا تَرَى فِي رَجُلٍ ضَرَبَ رَجُلًا أَصَابِعُهُ بِالسَّيْفِ حَتَّى سَقَطَتْ ثُمَّ دَهَبَ وَأَتَى رَجُلًا آخَرَ فَأَطَارَ كَفَّهُ فَأَتَى بِهِ إِلَيْكَ وَأَنْتَ قَاضٍ كَيْفَ أَنْتَ صَائِعٌ؟ قَالَ: أَقُولُ لِهَذَا الْقَاطِعِ: أَعْطِهِ دِيَّةَ كَفِّهِ وَأَقُولُ لِهَذَا الْمُقْطُوعِ: صَالِحُهُ عَلَى مَا شِئْتُ وَأَبْعَثْ بِهِ إِلَى ذَوِي عَدْلٍ، قُلْتُ: جَاءَ الْإِخْتِلَافُ فِي حُكْمِ اللَّهِ عَزَّ ذِكْرُهُ وَتَقَضَّتِ الْقَوْلَ الْأَوَّلَ، أَيْ اللَّهُ عَزَّ ذِكْرُهُ أَنْ يُحْدِثَ فِي خَلْقِهِ شَيْئًا مِنَ الْحُدُودِ [وَأ] لَيْسَ تَقْسِرُهُ فِي الْأَرْضِ، افْطَعَ قَاطِعُ الْكَفِّ أَصْلًا ثُمَّ أَعْطَاهُ دِيَّةَ الْأَصَابِعِ هَكَذَا حُكْمُ اللَّهِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا أَمْرُهُ، إِنْ جَحَدَتْهَا بَعْدَ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَدْخَلَكَ اللَّهُ النَّارَ كَمَا أَعْرَى بَصْرَكَ يَوْمَ جَحَدَتْهَا عَلَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: فَلِذَلِكَ عَمِيَ بَصْرِي قَالَ: وَمَا عَلِمْتُكَ بِذَلِكَ؟ فَوَاللَّهِ إِنْ عَمِيَ بَصْرِي إِلَّا مِنْ صَفَقَةِ جَنَاحِ الْمَلِكِ، قَالَ: فَاسْتَضَحَّكَتُ ثُمَّ تَرَكْنَاهُ يَوْمَهُ ذَلِكَ لِسَحَافَةٍ عَقِلَهُ ثُمَّ لَقِينَهُ فَقُلْتُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ مَا تَكَلَّمْتَ بِصِدْقِي مِثْلَ أَمْسٍ، قَالَ لَكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ: إِنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي كُلِّ سَنَةٍ وَإِنَّهُ يَنْزِلُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَمْرُ السَّنَةِ وَإِنَّ لَذَلِكَ الْأَمْرَ وَلَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: مَنْ هُمْ؟ فَقَالَ: أَنَا وَأَحَدُ عَشَرَ مِنْ صُلْبِي أُمَّةٌ مُحَدَّثُونَ فَقُلْتُ: لَا أَرَاهَا كَانَتْ إِلَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَبَذَ لَكَ الْمَلِكُ الَّذِي يُحَدِّثُهُ فَقَالَ: كَذَبْتَ يَا عَبْدَ اللَّهِ رَأَتْ عَيْنَايَ الَّذِي حَدَّثَكَ بِهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَلَمْ تَرَهُ عَيْنَاهُ وَلَكِنْ وَعَا قَلْبُهُ وَوَقَّرَ فِي سَمْعِهِ ثُمَّ صَفَّقَكَ بِجَنَاحِهِ فَعَمِيتَ قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا اخْتَلَفْنَا فِي شَيْءٍ فَحُكِّمُهُ إِلَى اللَّهِ فَقُلْتُ لَهُ: فَهَلْ حَكَّمَ اللَّهُ فِي حُكْمٍ مِنْ حُكْمِهِ بِأَمْرَيْنِ؟ قَالَ: لَا، فَقُلْتُ هَهُنَا هَلَكْتَ وَأَهْلَكْتَ<sup>(۱)</sup>

۲۰ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جبکہ میرے پدر بزرگوار بیٹھ ہوئے تھے اور آپ کے پاس کچھ لوگ موجود تھے آپ اس طرح پئے کہ آنکھوں میں آنسو ڈھرا آئے۔ لوگوں سے فرمایا تم جانئے ہو کہ میں کیوں ہنسا انھوں نے کہا نہیں، فرمایا ابن عباس کا لگان یہ تھا کہ میں ان لوگوں سے ہوں جنھوں نے کہا (آیت) ہمارا رب اللہ ہے پھر وہ اپنے اس قول پر قائم رہے ابن عباس کا انتقال ۶۸ ہجری میں ہوا اور امام محمد باقر علیہ السلام ۷۵ ہجری میں پیدا ہوئے پس معلوم ہوا کہ یہ گفتگو بعد طفولیت تھی، میں نے کہا اے ابن عباس کیا تم نے ملائکہ کو دیکھا ہے کہ انھوں نے تم کو دنیا و آخرت میں مدد دینے کی خبر دی ہو، میں نے کہنے کی خواہش سے اس پر انھوں نے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مومن سب ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔

اور اس حکم میں تمام امت داخل ہے یہ سن کر میں ہنسائی میں نہ کیا۔ اے ابن عباس! میں تم کو خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا۔ خدا کے حکم میں اختلاف ہے انھوں نے کہا نہیں، میں نے کہا تم کیا فیصلہ کرو گے؟ ایسے شخص کے بارے جس نے حملہ کر کے تلوار سے دوسرے شخص کی انگلیاں کاٹ دیں۔ پھر ایک دوسرے شخص آیا اور اس نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔ یہ شخص اگر تمہارے پاس لایا جائے اور تم کو قاضی بنایا جائے تو تم کیا فیصلہ کرو گے؟ انھوں نے کہا۔ میں قطعہ دست کرنے والے سے کہوں گا کہ اس مقطوع کے ہاتھ کی دیت دے اور مقطوع سے کہوں گا کہ دوسرے جس طرح چاہے صلح کر لے اور اس کو بھیجوں گا دو عادل قاضیوں کے پاس، میں نے کہا حکم خدا میں تو یہ اختلاف پیدا ہو گیا اور تمہارا پہلا قول ٹوٹ گیا (یہ حکم تو از روئے ظن ہوا نہ موافق شرع)۔

خدا کو یہ پسند نہیں کہ وہ مخلوق میں از قسم حدود کوئی ایسی شے حادث کرے جس کا بیان روئے زمین پر نہ ہو فیصلہ کی صورت یہ ہوگی کہ پہلے ہاتھ قطع کرنے والے کا ہاتھ کاٹوا رویت دلاؤ (انگلیوں کی بیچے اللہ کا وہ حکم جو شب قدر میں ہم پر نازل ہوا) اگر تم نے رسول اللہ سے سننے کے بعد انکار کیا تو اللہ تم کو دہل جہنم کرے گا۔ اسی طرح جیسے تم کو فضیلت علی کے انکار پر زندہ کر دیا۔ انھوں نے کہا کیا اس پر میری بینائی گئی ہے فرمایا۔ تمہیں اس کا علم ہے واللہ یہ اندھا نہیں ہوا مگر فرشتے کے پر مارنے سے فرمایا۔ میں اس کی بات پر ہنسا اور میں نے اس کی کمزوری عقل پر نظر رکھ کر اس روز چھوڑ دیا۔ دوسرے روز میں پھر ان سے ملا میں نے کہا تم نے کل سے زیادہ سچا کلام پہلے نہیں کہا۔ تم سے پہلے علی ابن ابی طالب نے کہا۔ ہر سال شب قدر آتی ہے اس میں ملائکہ تمام سال کے معاملات کے آتے ہیں بے شک اس امر کے لئے بعد رسول اللہ کے کچھ دالیان امر ہونے ضروری ہیں تم نے پوچھا تھا وہ کون ہیں حضرت نے فرمایا تھا میں اور میرے صلب سے گیارہ امام جو محدث ہیں تم نے کہا سوائے رسول اللہ کے زمانہ کے شب قدر کو نہیں دیکھا پس وہ فرشتہ تم پر ظاہر ہوا جو ان سے باتیں کرتا ہے اور اس نے کہا۔ اے عبد اللہ تو نے جھوٹ بولا میری آنکھوں نے دیکھا ہے جو تجھ سے نئے بیان کی تیری آنکھوں نے اس کو نہیں دیکھا (لیکن اس کے دل میں یہ بات بیٹھی ہوئی تھی اور وہ کانوں سے سن چکا تھا) پس فرشتہ نے اپنا بازو تجھ پر مارا اور تو اندھا ہو گیا ابن عباس نے کہا کہ اگر ہم کسی چیز میں اختلاف کرتے ہیں تو یہ اللہ کے حکم سے ہوتا ہے میں نے کہا تو اللہ کا حکم سچی اس کا حکم ہے جو مختلف دو امروں کا حکم دیتا ہے انھوں نے کہا ایسا نہیں۔ میں نے کہا۔ اپنے رویے سے تم بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا۔

۳۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ: وَفِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ يَقُولُ: يَنْزِلُ فِيهَا كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ وَالْمُحْكَمُ لَيْسَ بِشَيْئَيْنِ إِلَّا مَا هُوَ شَيْءٌ وَاحِدٌ فَمَنْ حَكَمَ بِمَا لَيْسَ فِيهِ اخْتِلَافٌ فَحُكْمُهُ مِنْ حُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ حَكَمَ بِأَمْرِ فِيهِ اخْتِلَافٌ فَرَأَى أَنَّهُ مُصِيبٌ فَقَدْ حَكَمَ بِحُكْمِ الطَّاغُوتِ، إِنَّهُ لَيَنْزِلُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ إِلَى وَلِيِّ الْأَمْرِ تَقْسِيرُ الْأُمُورِ سَنَةً سَنَةً، يُؤَمَّرُ فِيهَا فِي أَمْرِ نَفْسِهِ بِكَذَا وَكَذَا، وَفِي أَمْرِ النَّاسِ بِكَذَا وَكَذَا؛ وَإِنَّهُ لَيَحْكُمُ لَوَلِيِّ الْأَمْرِ سِوَى ذَلِكَ كُلِّ يَوْمٍ عِلْمُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الْخَاصُّ وَالْمَكْنُونُ الْعَجِيبُ الْمَخْرُوعُ

مِثْلُ مَا يَنْزِلُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنَ الْأَمْرِ، ثُمَّ قَرَأَ: دَلَّوْا أَنَّمَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر کے بارہ میں فرمایا ہے کہ لوح محفوظ سے جدا کیا جاتا ہے اس میں ہر امر استوار فرماتا ہے نازل ہوتا ہے اس میں ہر امر استوار اور حکم دو چیزیں نہیں ہوتیں بلکہ ایک چیز ہوتی ہے پس جو اس طرح حکم کرے کہ اس میں اختلاف نہ ہو تو اس کا حکم اللہ کے حکم سے ہوگا اور جو حکم کرے ایسے امر کے ساتھ جس میں اختلاف ہو اور باوجود اس کے دو مختلف حکموں کے اپنی رائے اور ظن کو درست سمجھے تو اس کا حکم شیطان کا حکم ہوگا۔ بے شک شب قدر میں نازل ہوتی ہے ولی امر کی طرف تفصیل تمام سالانہ امور کی سال بسال اس ولی امر کو حکم دیا جاتا ہے کہ اپنے لئے ایسا کرو ایسا کرو اور لوگوں کے متعلق ایسا یا ولی امر کو اس کے ساتھ ہر روز خدا کی طرف سے علم حاصل ہوتا رہتا ہے خاص خاص امور اور پوشیدہ اسرار کے متعلق اسی طرح جیسے شب قدر میں ہر امر اس پر نازل ہوتا ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی اگر روئے زمین کے تمام اشجار قلم بن جائیں اور سات سمندر سیاہی، تب بھی اللہ کے کلمات تمام نہ ہوں گے۔ بے شک اللہ عزیز و حکیم ہے۔

۴۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقُولُ: **إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، صَدَّقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ اللَّهُ الْقُرْآنَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَوَمَا أَزِدُكَ مَالًا لَيْلَةِ الْقَدْرِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا أَدْرِي، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، لَيْسَ فِيهَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: وَهَلْ تَنْدِي لِمِ هِيَ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: لَا تَهَاوَنُوا فِيهَا الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ، وَإِذَا أَدْنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِشَيْءٍ فَقَدْ رَضَاهُ وَسَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ، يَقُولُ: تُسَلِّمُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ مَلَائِكَتِي وَرُوحِي بِسَلَامِي مِنْ أَوَّلِ مَا يَهْبِطُونَ إِلَى مَطْلَعِ الْفَجْرِ، ثُمَّ قَالَ فِي بَعْضِ كِتَابِهِ: وَاتَّقُوا فِتْنَةَ الْأَنْصَابِ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً، فِي إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَ قَالَ فِي بَعْضِ كِتَابِهِ: وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُبِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقْبِهِ فَلَنْ يَصُرَ اللَّهُ شَيْئاً وَ سَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ۝ يَقُولُ فِي الْآيَةِ الْأُولَى: إِنَّ مُحَمَّدًا حَبِيبٌ مَوْتُ، يَقُولُ أَهْلُ الْخِلَافَةِ لِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: مَقَّتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَهَذِهِ فِتْنَةٌ أَصَابَتْهُمْ خَاصَّةً وَبِهَا ارْتَدَّ وَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَا نَسَمَ إِنْ قَالُوا: لَمْ تَذْهَبْ فَلَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا أَمْرٌ وَإِذَا أَقْرَبُوا بِالْأَمْرِ لَمْ يَكُنْ لَهُ مِنْ صَاحِبٍ بُدٌّ.**

تقرین  
۳۱/۲۴سورہ قدر  
۶/۲۳انفال  
۸/۱۵المرآن  
۱/۱۴۳

هـ وَعَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عَلَيَّ عليه السلام كَثِيرًا مَا يَقُولُ: [مَا] اجْتَمَعَ التَّيْمِيُّ وَالْعَدَوِيُّ  
عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ يَقْرَأُ: **إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ، بِنَحْشِيعٍ وَبُكَاٍ، فَيَقُولَانِ:** مَا أَشَدَّ رِقَّتَكَ لِهَذِهِ  
السُّورَةِ فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم: **لِمَادَاتٍ عَيْنِي وَوَعَا قَلْبِي وَلِمَا يَرَى قَلْبُ هَذَا مِنْ بَعْدِي فَيَقُولَانِ:**  
**وَمَا الَّذِي رَأَيْتَ وَمَا الَّذِي يَرَى؟** قَالَ: **فَيَكْتُمُ لهُمَا فِي التُّرَابِ وَتَنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا**  
**بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ،** قَالَ: **ثُمَّ يَقُولُ: هَلْ بَقِيَ شَيْءٌ بَعْدَ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «كُلُّ أَمْرٍ،** فَيَقُولَانِ:  
**لَا، فَيَقُولُ: هَلْ تَعْلَمَانِ مِنَ الْمُنْزَلِ إِلَيْهِ بِذَلِكَ فَيَقُولَانِ: أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَيَقُولُ: نَعَمْ فَيَقُولُ هَلْ تَكُونُ**  
**لَيْلَةُ الْقَدْرِ مِنْ بَعْدِي؟ فَيَقُولَانِ: نَعَمْ،** قَالَ: **فَيَقُولُ: قَهْلَ يَنْزِلُ ذَلِكَ الْأَمْرُ فِيهَا؟ فَيَقُولَانِ: نَعَمْ،**  
**قَالَ: فَيَقُولُ: إِلَى مَنْ؟ فَيَقُولَانِ: لَا تَنْدِي فَيَأْخُذُ بِرَأْسِي وَيَقُولُ: إِنْ لَمْ تَنْدِرَا فَاذْرِيَا، هُوَ**  
**هَذَا مِنْ بَعْدِي قَالَ: فَإِنْ كُنَّا لَيَعْرِفَانِ تِلْكَ اللَّيْلَةَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ شَيْءٍ مَا يَدْخُلُهَا**  
**مِنَ الرُّعْبِ.**

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام اکثر کہا کرتے تھے کہ بنی تیم اور بنی عدی کے خاندانوں سے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے حضرت سورہ انا انزلناہ کو بڑے حضور و مشرور اور گریہ کے ساتھ پڑھنے لگے وہ دونوں کہنے لگے اس سورہ کو پڑھنے سے آپ پر بڑی رقت طاری ہوئی۔ رسول اللہ نے ان سے فرمایا۔ اس کی وجہ سے جو میری آنکھوں نے دیکھا ہے اور میرے قلب نے سمجھا اور جو کچھ اس نے دیکھا ہے (اشارہ کیا حضرت علی کی طرف) میرے بعد یہ ہے (صاحب امر ہے) ان دونوں نے کہا وہ کیلے جو آپ نے دیکھا اور وہ کیلے جو وہ (علیؑ) دیکھیں گے۔ پس بقدرت خدا زمین پر رکھا گیا تنزل الملائکۃ والروح ہاذا ربہم من کل امر پھر حضرت نے فرمایا کیا خدا کے کل امر کہنے کے بعد بھی کوئی بات باقی رہ گئی انھوں نے کہا نہیں حضرت نے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ ہر امر کس پر نازل ہوتا ہے انھوں نے کہا وہ یا رسول اللہ آپ ہیں۔ فرمایا ہاں، پھر فرمایا کیا شب قدر میرے بعد بھی ہو گی انھوں نے کہا۔ ضرور فرمایا یہ امر بھی اس میں نازل ہوگا کہا ہاں، فرمایا کس پر نازل ہوگا انھوں نے کہا ہمیں نہیں معلوم، پس ان میں سے ایک کا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ نہیں جانتا تو اب جان لے یہ ہوگا وہ دونوں بعد رسول شب قدر کو پہچانتے تھے اس سختی کی بنا پر جو وہ رسول سے ان میں داخل ہوئی۔

۶۔ وَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ع قَالَ : يَا مَعْشَرَ الشَّيْعَةِ ! خَاصِمُوا بِسُورَةِ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ [فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ] تَفْلِحُوا ، فَإِنَّهَا لِحُجَّةُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ص ، وَإِنَّهَا لَسَيِّدَةُ دِينِكُمْ وَإِنَّهَا لَغَايَةُ عِلْمِنَا ، يَا مَعْشَرَ الشَّيْعَةِ خَاصِمُوا بِدَحْمٍ ۵ وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ۶ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ مُبَارَكَةٍ إِنَّا كُنَّا مُنْذِرِينَ ، فَإِنَّهَا لَوَلَاءِ الْأَمْرِ خَاصَّةٌ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ص يَا مَعْشَرَ الشَّيْعَةِ ! يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى «وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ» (۱) قِيلَ : يَا أَبَا جَعْفَرٍ نَذِيرُهَا عَذَابُ اللَّهِ ص قَالَ : صَدَقْتَ فَهَلْ كَانَ نَذِيرٌ وَهُوَ حَيٌّ مِنَ الْبَعْثَةِ فِي أَقْطَارِ الْأَرْضِ ؟ فَقَالَ السَّائِلُ : لَا ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ع : أَرَأَيْتَ بَعِثَهُ أَلْبَسَ نَذِيرَهُ كَمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ص فِي بَعْثِهِ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ نَذِيرٌ ، فَقَالَ : بَلَى ، قَالَ : فَكَذَلِكَ لَمْ يَمُتْ مُحَمَّدٌ إِلَّا وَكَهُ بَعِثَ نَذِيرٌ قَالَ : فَإِنْ قُلْتُ : لَا ، فَقَدْ صَبَغَ رَسُولُ اللَّهِ ص مَنْ فِي أَصْلَابِ الرِّجَالِ مِنْ أُمَّتِهِ قَالَ : وَمَا يَكْفِيهِمُ الْقُرْآنُ ؟ قَالَ : بَلَى إِنْ وَجَدُوا لَهُ مُفَسِّرًا قَالَ : وَمَا فَسَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ص ؟ قَالَ : بَلَى قَدْ فَسَّرَهُ لِرَجُلٍ وَاحِدٍ وَفَسَّرَ لِلْأُمَّةِ شَأْنُ ذَلِكَ الرَّجُلِ وَهُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع قَالَ السَّائِلُ : يَا أَبَا جَعْفَرٍ أَكَانَ هَذَا أَمْرٌ خَاصٌّ لَا يَحْتَمِلُهُ الْعَامَّةُ قَالَ : أَيْبَى اللَّهُ أَنْ يُعْبَدَ إِلَّا أَسْرَأُ حَتَّى يَأْتِيَ إِبْنَانِ أَجَلِهِ الَّذِي يَظْهَرُ فِيهِ دُيُوبُهُ كَمَا أَنَّهُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ص مَعَ خَدِيجَةَ مُسْتَتِرًا حَتَّى أَمَرَ بِالْأَعْلَانِ ، قَالَ السَّائِلُ : يَنْبَغِي لِصَاحِبِ هَذَا الدِّينِ أَنْ يَكْتُمَ ؟ قَالَ : أَوْ مَا كَتَمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ع يَوْمَ أَسْلَمَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ص حَتَّى ظَهَرَ أَمْرُهُ ؟ قَالَ : بَلَى ، قَالَ : فَكَذَلِكَ أَمَرْنَا حَتَّى يَنْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ .

۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے شیعو! مخالفوں سے مناظرہ کرو سورہ انا انزلنا سے تو تم کا پیاب ہو جاؤ گے خدا کی قسم یہ سورہ خدا کی محبت ہے اس کی مخلوق پر رسول خدا کے بعد اور یہ تمہارے دین کی سردار ہے اور تمہارے علم کی انتہا ہے۔ اے گروہ شیعہ تم مخالفوں سے بحث کرو۔ آیہ تم والکتاب المبین، ہم نے نازل کیا قرآن کو مبارک رات میں اور ہم ڈرانے والے ہیں، یہ آیت والیلان امر کے متعلق ہے خاص طور پر رسول اللہ کے بعد اے گروہ شیعہ خدا فرماتا ہے کوئی قوم ایسی نہیں گزری کہ اس میں ڈرانے والا نہ آیا ہو کسی نے امام سے پوچھا: کیا رسول اللہ نذیر نہ تھے فرمایا: ضرور تھے۔ تم نے سچ کہا ہے لیکن یہ نوبت آئی کہ رسول اللہ اپنی زندگی میں تمام اطراف عالم ڈرانے گئے تھے اس نے کہا: نہیں۔ فرمایا: تو لامحالہ احکام دین کی تعلیم کے لئے کسی کو بھیجنا ضروری ہوا، کیا تم نے حضرت کے فرستادہ کے متعلق غور کیا، کیا وہ ایسا ہی نذیر نہ ہونا چاہیے جیسے نذیر اللہ کی طرف سے رسول ہو کر آئے تھے۔ میں نے کہا: ہاں ضرور حضرت نے فرمایا: پس اسی طرح حضرت کے مرنے کے بعد بھی آپ کا کوئی فرستادہ نذیر ہونا چاہیے۔ میں نے کہا اس کی ضرورت نہیں، حضرت نے فرمایا تو اس صورت میں تو آپ ہی امت کی آنے والی نسلیں تباہ ہو جائیں گی۔ میں نے کہا کیا تم ان کے لئے کافی نہیں؟ فرمایا ضرور ہے بشرطیکہ اس کا مفسر موجود ہو اس نے کہا کیا رسول اللہ نے تفسیر بیان نہیں فرمائی، حضرت نے فرمایا ضرور بیان کی اور وہ ایک شخص واحد سے اور امت سے تفسیر بیان کرنا ذمہ ہوا اس شخص سے اور وہ علی بن ابی طالب ہیں، سائل نے کہا: اے ابو جعفر کیا امر خاص ہے عام لوگوں کے لئے نہیں (اگر ایسا ہے تو وہ ظاہر کیوں نہیں کرتے) فرمایا خدا چاہتا ہے کہ اس کی عبادت شیعہ پویشیدہ طور سے کریں اس وقت غائب تک کہ دین خدا کو غلبہ حاصل ہو۔

یہ ایسا ہی ہے جیسے رسول اللہ جناب غدیر کے ساتھ پویشیدہ عبادت کرتے تھے جب تک اعلان کا حکم نہ ہوا۔ سائل نے کہا تو کیا اس دین والے کے لئے اپنی عبادت چھپانا لازم ہے فرمایا: ہاں کیا علی بن ابی طالب نے رسول اللہ کے ساتھ اپنی عبادت اعلان رسالت کے وقت تک نہیں چھپائی اس نے کہا یہ صحیح ہے پس یہی معاملہ ہمارا ہے جب تک کہ کتاب اپنی مدت کو پہنچے یعنی قائم آل محمد کے ظہور تک۔

۷۔ وَعَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَقَدْ خَلَقَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ لَيْلَةً الْقَدَرِ أَوَّلَ مَا خَلَقَ الدُّنْيَا وَلَقَدْ خَلَقَ فِيهَا أَوَّلَ نَبِيٍّ يَكُونُ وَأَوَّلَ وَصِيِّ يَكُونُ وَلَقَدْ قَضَى أَنْ يَكُونَ فِي كُلِّ سَنَةٍ لَيْلَةٌ يَهْبِطُ فِيهَا بِتَفْسِيرِ الْأُمُورِ إِلَى مِثْلِهَا مِنَ السَّنَةِ الْمُقْبِلَةِ، مَنْ جَعَدَ ذَلِكَ فَقَدْ رَدَّ عَلَى اللَّهِ عِزَّ وَجَلَّ عِلْمُهُ لِأَنَّهُ لَا يَقُومُ إِلَّا نَبِيَّاءُ وَالرُّسُلُ وَالْمُحَدَّثُونَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ عَلَيْهِمْ حُجَّةٌ بِمَا يَأْتِيهِمْ فِي نَيْلِكَ اللَّيْلَةِ مَعَ الْحُجَّةِ الَّتِي يَأْتِيهِمْ بِهَا جِبْرِئِيلُ عليه السلام قُلْتُ: وَالْمُحَدَّثُونَ أَيْضًا يَأْتِيهِمْ جِبْرِئِيلُ أَوْ غَيْرُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ عليهم السلام قَالَ: أَمَّا الْأَنْبِيَاءُ وَالرُّسُلُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَلَا تَكُ وَلَا بُدَّ لِمَنْ سِوَاهُمْ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ خَلَقَتْ فِيهِ الْأَرْضُ إِلَى آخِرِ فَنَاءِ الدُّنْيَا - أَنْ تَكُونَ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ حُجَّةٌ يَنْزِلُ ذَلِكَ فِي

تِلْكَ اللَّيْلَةُ إِلَى مَنْ أَحَبَّ مِنْ عِبَادِهِ وَآيَمُ اللَّهِ لَقَدْ نَزَلَ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ بِالْأَمْرِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ عَلَى آدَمَ.

وَآيَمُ اللَّهِ مَا مَاتَ آدَمُ إِلَّا وَلَهُ وَصِيٌّ وَكُلُّ مَنْ بَعْدَ آدَمَ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَدْ آتَاهُ الْأَمْرُ فِيهَا وَوَضَعَ لَوْصِيهِ مِنْ بَعْدِهِ وَآيَمُ اللَّهِ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ لَيُؤْمَرُ فِيهَا بِأَمْرٍ مِنْ الْأَمْرِ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ آدَمَ إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ أَنْ أَوْسَى إِلَى فُلَانٍ وَلَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ لَوْلَاةِ الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَآيَمُ اللَّهِ خَاصَّةٌ : « وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ - إِلَى قَوْلِهِ - فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ » يَقُولُ : اسْتَخْلَفَنَّهُمْ لِعِلْمِي وَدِينِي وَعِبَادَتِي بَعْدَ نَبِيِّكُمْ كَمَا اسْتَخْلَفَ وَصَاةَ آدَمَ مِنْ بَعْدِهِ حَتَّى يَبْعَثَ النَّبِيَّ الَّذِي يَلِيهِ « يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئاً » يَقُولُ : يَعْبُدُونَنِي بِإِيمَانٍ لَا نَبِيَّ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ فَمَنْ قَالَ غَيْرَ ذَلِكَ فَقَاؤُكَ لَهُمْ الْفَاسِقُونَ « فَقَدْ مَكَّنَ وَلَاةَ الْأَمْرِ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ بِالْعِلْمِ وَنَحْنُ هُمْ ، فَاسْأَلُونَا فَإِنْ صَدَقْنَاكُمْ فَأَقْرُوا وَمَا أَنْتُمْ بِفَاعِلِينَ ، أَمَا عَلِمْنَا فُظَاهِرٌ وَأَمَّا إِبَانٌ أَجَلِنَا الَّذِي يَظْهَرُ فِيهِ الَّذِينَ مِثَّا حَتَّى لَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ اخْتِلَافٌ ، فَإِنَّ لَهُ أَجَلاً مِنْ مَمَرِ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ ، إِذَا أَتَى ظَهَرَ وَكَانَ الْأَمْرُ وَاحِداً .

وَآيَمُ اللَّهِ لَقَدْ قُضِيَ الْأَمْرُ أَنْ لَا يَكُونَ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ اخْتِلَافٌ وَلِذَلِكَ جَعَلَهُمْ شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ لِشَهَادَتِهِمْ ﷺ عَلَيْنَا وَلِشَهَادَةِ عَلَيْنَا شَبْعَتَنَا وَلِشَهَادَةِ شَبْعَتِنَا عَلَى النَّاسِ ، أَبِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَكُونَ فِي حُكْمِهِ اخْتِلَافٌ أَوْ يَنْزِلَ أَهْلُ عِلْمِهِ تَنَاقُضٌ ، ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ : فَضَّلُ إِيْمَانِ الْمُؤْمِنِينَ بِجُمْلَةٍ إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ وَتَنَفَّسَ بِهَا عَلَى مَنْ لَبَسَ مِثْلَهُ فِي الْإِيْمَانِ بِهَا كَفَضْلِ الْإِنْسَانِ عَلَى الْبَهَائِمِ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَدْفَعُ بِالْمُؤْمِنِينَ بِهَا عَنِ الْجَاهِلِينَ لَهَا فِي الدُّنْيَا - لِكَمَالِ عَذَابِ الْآخِرَةِ لِمَنْ عَلِمَ أَنَّهُ لَا يَتُوبُ مِنْهُمْ - مَا يَدْفَعُ بِالْمُجَاهِدِينَ عَنِ الْقَاعِدِينَ وَلَا أَعْلَمُ أَنَّ فِي هَذَا الزَّمَانِ جِهَاداً إِلَّا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَالْجَوَادَ (۲)

۱۔ امام ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے شب قدر کو پیدا کیا اور اس میں سب سے پہلے نبی اور سب سے پہلے وحی کو پیدا کیا اور اس کی شہادت نے یہ چاہا کہ ہر سال یہ رات ہو اور اس میں آئے والے سال کے جملہ امور تفصیل سے بتا دیئے جائیں جو اس سے انکار کرے گا اس نے علم الہی کی تردید کی کیونکہ انہیں یہاں و مسلمان و محدثین تمام کرتے ہیں لوگوں پر حجت اس چیز سے جو ان تک پہنچتی ہے اس رات میں یہ امور جبرئیل ان کے پاس لاتے ہیں میں نے کہا کیا محدث وغیرہ کے پاس بھی جبرئیل



آتے ہیں اور دیگر ملائکہ، فرمایا انبیاء و مرسلین کے بارہ میں تو کوئی شک ہی نہیں، ان کے علاوہ بھی دنیا کے آغا سے اس کے خاتم تک خدا کی کوئی حجت روئے زمین پر ضرور رہے گا اور ہر شب قدر میں امر الہی نازل ہوگا اس شخص پر جس کو خدا اپنے بندوں میں سب سے زیادہ دوست رکھتا ہے خدا کی قسم شب قدر میں ملائکہ اور روح امر الہی کو لے کر آدم علیہ السلام پر نازل ہوئے اور خدا کی قسم جب آدم علیہ السلام نے رحلت فرمائی تو ان کے وصی ان کی جگہ ہوئے اسی طرح آدم کے بعد جو بھی انبیاء آئے تو شب قدر میں امر الہی ان کے پاس آیا اور ان کے بعد ان کے اوصیاء کے پاس۔

اور خدا کی قسم آدم سے لے کر محمد مصطفیٰ تک اس رات میں جس کے پاس بھی امر الہی آیا اس کو حکم دیا گیا کہ وہ فلاں شخص کو وصیت کرے۔ خدا نے اپنی کتاب میں آنحضرت کے بعد والیان امر کے متعلق فرمایا ہے۔ تم میں جو لوگ ایماندار ہیں انھوں نے نیک اعمال کئے ہیں خدا نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو روئے زمین کا خلیفہ اسی طرح بنائے گا جس طرح ان سے پہلوں کو بنایا ہے اور قولہ، وہی لوگ ناسق ہیں یعنی خدا فرماتا ہے میں تم کو تمہارے نبی کے بعد اسی طرح خلیفہ بناؤں گا اپنے علم دین اور عبادت کے لئے جس طرح اوصیاء آدم کو بنایا تھا یہاں تک کہ خدا نے ان کے بعد ختم المرسلین کو مبعوث کیا (تا کہ) میرے ساتھ کسی کو عبادت میں شریک نہ کریں فقط میری عبادت کریں ایمان کے ساتھ، محمد کے بعد کوئی نبی نہیں، پس جو لوگ اس کے خلاف کہیں گے وہ ناسق ہیں پس خدا نے آنحضرت صلعم کے بعد والیان امر کو علم پر قدرت دی اور وہ ہم ہیں۔

پس ہم سے پوچھو جو پوچھتا ہے اگر ہم سچ کہیں کہ وقت اظہار ابھی نہیں آیا، تو ہماری صداقت کا اقرار کر دیکھیں تم ایسا کرنے والے نہیں (یہ ان شیعہوں سے خطاب ہے جو تہقیر نہیں کرتے تھے) پس ہمارا عالم ہونا اور ہمارے غیر کا جاہل ہونا ظاہر ہے لیکن وہ وقت جب ہم سے دین ظاہر ہوگا اور لوگوں کے درمیان اختلاف باقی نہ رہے گا اس کے لئے ایک وقت معین ہے راتوں اور دنوں کے گزرنے کے بعد جب وقت آئے گا تو دین ظاہر ہوگا اور اس وقت صرف ایک ہی دین ہوگا اور خدا کی قسم یہ امر طے ہو گیا ہے کہ مومنوں کے درمیان اختلاف نہ رہے گا اور اسی لئے لوگوں پر ان کو گواہ بنایا ہے تاکہ محمد ہم پر گواہ ہوں اور ہم اپنے شیعہوں پر گواہ ہوں اور ہمارے شیعہ لوگوں پر گواہ بنیں۔

خدا کو یہ بات ناپسند ہے کہ اس کے حکم میں اختلاف ہو یا اس کے حکم میں تناقض ہو جو شخص سورہ انا انزلناہ اور اس کی تفسیر پر ایمان رکھتا ہے اس کی فضیلت اس شخص پر جو ایمان میں اس کی مثل نہیں، ایسی ہے جیسی ان کی فضیلت بہائم پر اللہ تعالیٰ نے مومنین کے خلیفہ سے ان لوگوں کو دفع کرتا ہے جو سورہ انا انزلناہ کی تفسیر سے انکار کرتے ہیں اس کے لئے دنیا میں البتہ انتہائی عذاب آخرت ہے جو یہ جانتے ہوئے بھی تو یہ نہیں کرتا میں نہیں جانتا کہ اس زمانہ میں سوائے حج و عمرہ اور مجاورت امام جہاد اور کیا ہے۔

۸ - قَالَ : وَ قَالَ رَجُلٌ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ لَا تَغْضَبَ عَلَيَّ قَالَ : لِمَذَا؟ قَالَ : لِمَا أُريدُ أَنْ أَشْأَلَكَ عَنْهُ، قَالَ : قُلْ، قَالَ : وَلَا تَغْضَبْ؟ قَالَ : وَلَا أَغْضَبُ، قَالَ : أَرَأَيْتَ قَوْلَكَ

فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَنَبِّئْ لِرِ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ فِيهَا إِلَى الْأَوْصِيَاءِ يَأْتُونَهُمْ بِأَمْرِ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ عَلِمَهُ أَوْ يَأْتُونَهُمْ بِأَمْرِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَعْلَمُهُ؟ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَاتَ  
 وَكَانَ مِنْ عِلْمِهِ شَيْءٌ إِلَّا وَغَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَهُ وَاجٍ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا لِي وَلَكَ أَيْهَا الرَّجُلُ  
 وَمَنْ أَرَاكَ عَلَيَّ؟ قَالَ: أَدْخَلَنِي عَلَيْكَ الْقَضَاءُ لِطَلَبِ الدِّينِ، قَالَ: فَافْتِهِمْ مَا أَقُولُ أَكْ: إِنْ  
 رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَأْتِ بِهِ لَمْ يَهَيِّطْ حَتَّى أَعْلَمَهُ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ عِلْمَ مَا قَدْ كَانَ وَمَا سَيَكُونُ  
 وَكَانَ كَثِيرٌ مِنْ عِلْمِهِ ذَلِكَ جَمْعًا لَا يَأْتِي تَفْسِيرُهَا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَكَذَلِكَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 قَدْ عَلِمَ جَمْعَ الْعِلْمِ لَا يَأْتِي تَفْسِيرُهُ فِي لَيْلِي الْقَدْرِ، كَمَا كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ السَّائِلُ:  
 أَوْ مَا كَانَ فِي الْجُمْلَةِ تَفْسِيرُهُ؟ قَالَ: بَلَى وَلَكِنَّهُ إِنَّمَا يَأْتِي بِالْأَمْرِ مِنَ اللَّهِ تَعَالَى فِي لَيْلِي الْقَدْرِ  
 إِلَى النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِلَى الْأَوْصِيَاءِ أَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا، لَا أَمْرٌ قَدْ كَانُوا يَعْلَمُونَهُ، أَمْرٌ أَوْ كَيْفَ يَعْمَلُونَ  
 فِيهِ، قُلْتُ: فَسَبِّحْ لِي هَذَا؟ قَالَ لَمْ يَمُتْ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا حَافِظًا لَجُمْلَةِ الْعِلْمِ وَتَفْسِيرِهِ،  
 قُلْتُ: فَالَّذِي كَانَ يَأْتِيهِ فِي لَيْلِي الْقَدْرِ عِلْمٌ مَا هُوَ؟ قَالَ: الْأَمْرُ وَالْيُسْرُ فَمَا كَانَ قَدْ عَلِمَ، قَالَ  
 السَّائِلُ: فَمَا يُخْبِرُ لَهُمْ فِي لَيْلِي الْقَدْرِ عِلْمٌ سِوَى مَا عَلِمُوا؟ قَالَ: هَذَا مِمَّا أَمَرُوا بِكَيْفِهِمْ أَنْ يَعْلَمُوا  
 يَعْلَمُ تَفْسِيرُهُ مَا سَأَلَتْ عَنْهُ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ السَّائِلُ: فَهَلْ يَعْلَمُ الْأَوْصِيَاءُ مَا لَا يَعْلَمُ الْأَنْبِيَاءُ؟  
 قَالَ: لَا وَكَيْفَ يَعْلَمُ وَصِيٌّ غَيْرَ عِلْمِ مَا أَوْصِيَ إِلَيْهِ، قَالَ السَّائِلُ: فَهَلْ يَسْمَعُونَ أَنْ نَقُولَ: إِنْ  
 أَحَدًا مِنَ الْأَوْصِيَاءِ يَعْلَمُ مَا لَا يَعْلَمُ الْآخَرُ؟ قَالَ: لَا لَمْ يَمُتْ نَبِيُّي إِلَّا وَعِلْمُهُ فِي جَوْفِ وَصِيٍّ وَ  
 إِنَّمَا تَمَّ لِرِ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ بِالْحُكْمِ الَّذِي يَحْكُمُ بِهِ بَيْنَ الْعِبَادِ، قَالَ السَّائِلُ:  
 وَمَا كَانُوا يَعْلَمُونَ ذَلِكَ الْحُكْمَ؟ قَالَ: بَلَى قَدْ عَلِمُونَهُ وَلَكِنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ إِمْضَاءَ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى  
 يُؤْمَرُوا فِي لَيْلِي الْقَدْرِ كَيْفَ يَفْعَلُونَ إِلَى السَّنَةِ الْمُقْبِلَةِ، قَالَ السَّائِلُ: يَا أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ! لَا أَسْتَطِيعُ  
 أَنْتَكَرَ هَذَا؟ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ أَنْكَرَهُ فَلَيْسَ مِنَّا، قَالَ السَّائِلُ: يَا أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ! أَرَأَيْتَ النَّبِيَّ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ هَلْ كَانَ يَأْتِيهِ فِي لَيْلِي الْقَدْرِ شَيْءٌ لَمْ يَكُنْ عِلْمُهُ؟ قَالَ: لَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَسْأَلَ عَنْ هَذَا  
 أَمَّا عِلْمُ مَا كَانَ وَمَا سَيَكُونُ فَلَيْسَ يَمُوتُ نَبِيُّي وَلَا وَصِيٌّ إِلَّا وَالْوَصِيُّ الَّذِي بَعْدَهُ يَعْلَمُهُ، أَمَّا  
 هَذَا الْعِلْمُ الَّذِي تَسْأَلُ عَنْهُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَبَى أَنْ يُطْلَعَ الْأَوْصِيَاءُ عَلَيْهِ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ، قَالَ  
 السَّائِلُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ! كَيْفَ أَعْرِفُ أَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ تَكُونُ فِي كُلِّ سَنَةٍ؟ قَالَ: إِذَا أُنِيَ شَهْرُ

رَمَضَانَ قَائِرًا سُورَةَ الدُّخَانِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِائَةً مَرَّةً فَإِذَا أَتَتْ لَيْلَةُ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ فَإِنَّكَ نَاطِرٌ إِلَى تَعْدِيقِ الَّذِي سَأَلْتَ عَنْهُ.

۸۔ راوی کہتا ہے ایک شخص نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا یا بن رسول اللہ آپ میرے اوپر عقد تو نہ کریں گے؟ فرمایا میں ایسا کیوں کروں گا اس نے کہا میں آپ سے ایک سوال کروں گا۔ فرمایا کرو۔ اس نے کہا آپ عقد تو نہ کریں گے؟ فرمایا۔ نہیں۔ اس نے کہا آپ نے اپنے اس قول پر غور کیا کہ شب قدر پر ملائکہ اور روح نازل ہوتے ہیں اور صیاد پر اور وہ امر الہی کے آتے ہیں جس کا علم ان کو نہیں ہوتا اور یا اب امر لائے ہیں جس کو رسول اللہ جانتے تھے اور یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور ان کے علم سے کوئی ایسی چیز نہیں جس پر نگاہ رکھنے والے علی نہ ہوں حضرت نے فرمایا۔ اسے شخص تیرے اور میرے درمیان وجہ اختلاف کیلئے اور کس نے تجھ کو میرے پاس بھیجا ہے اس نے کہا حکم خدا نے طلب دین کے لئے بھیجا ہے فرمایا جو کچھ کہتا ہوں اس کو سمجھ، رسول اللہ ﷺ معراج میں تشریف لے گئے تو اس وقت تک زمین پر تشریف نہیں لائے جب تک خدا نے ان کو آگاہ نہیں کیا ان تمام چیزوں سے جو ہو چکی ہیں یا آئندہ ہونے والی ہیں۔

اور ان کا زیادہ علم مجمل ہے جس کی تفسیر و توضیح لیلۃ القدر میں آئی تھی یہی صورت ملی بن ابی طالب کے لئے تھی وہ جانتے تھے مجمل علم جس کی وضاحت ہوتی تھی شب ہائے قدر میں، اسی طرح جیسے رسول اللہ ﷺ پر، سائل نے کہا کیا اجمال میں تفسیر نہ تھی فرمایا ہاں بلکہ وہ نبی اور اوصیاء کے پاس شب ہائے قدر میں امر کے ساتھ آئی تھی کہ ایسا۔ ایسا کرو وہ ان کو بتایا جاتا ہے کہ وہ مطابق امر کس کس طرح عمل کریں، راوی کہتا ہے میں نے کہا ذرا اس کو واضح کیجئے۔ فرمایا نہیں مگر رسول اللہ ﷺ، مگر شب معراج میں جو علم حاصل کیا تھا وہ ان کے حافظہ میں تھا اور اس کی تفسیر بھی جانتے تھے میں نے پوچھا لیلۃ القدر میں جو علم حاصل ہوا وہ کیا تھا فرمایا وہ امر الہی تھا اور سہولت تھی اس علم کے متعلق جو دیا گیا تھا یہ سوال راوی کی طرف سے حضرت کے تفریکے دوران تھے سائل نے پوچھا کہ شب ہائے قدر میں اس علم کے سوا جو کچھ حاصل ہوا وہ کیا تھا۔ فرمایا۔ وہ وہ علم تھا اس امر کا جس کے چھپانے کا حکم دیا گیا تھا اور اس کی تفسیر معلوم تھی۔

راوی نے کہا بھر جو شب ہائے قدر میں دیا جاتا تھا وہ کیا علم تھا، فرمایا جو علم حضرت کو دیا گیا تھا۔ اسی کی توضیح و اور سہولت بیان کی تھی سائل نے کہا تو کیا جو علم ان حضرات کو دیا گیا تھا شب ہائے قدر میں اس کے سوا کچھ اور دیا گیا نہ فرمایا وہ اس چیز کا علم تھا جس کے چھپانے کا حکم دیا گیا تھا اور اس کی تفسیر جس کے متعلق تو نے سوال کیا، اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ سائل نے کہا تو کیا اوصیاء کو وہ علم دیا گیا تھا جو انبیاء کو نہیں ملا تھا۔ فرمایا کیسے وہی کو اس کا علم ہو سکتا ہے جس کی وصیت اس کو نہیں کی گئی، سائل نے کہا، اس صورت میں کیا ہمارے لئے یہ کہنے کی گنجائش ہے کہ اوصیاء میں سے کسی ایک کو وہ علم دیا گیا ہے جس کو دوسرا نہیں جانتا، فرمایا ایسا نہیں ہے۔

کوئی نبی نہیں مگر یہ کہ اس کا علم اس کے وحی کے سینے میں ہوتا ہے اور شب قدر میں ملائکہ اور روح وہ علم

لے کر نازل ہوتے ہیں جس کو بندگانِ خدا میں جاری کرتے ہیں سائل نے کہا۔ تو کیا اس علم کو وہ پہلے نہیں جانتے تھے فرمایا۔ ضرور جانتے تھے لیکن وہ کسی شے کے جاری کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے یہاں تک کہ انھیں شبِ قدر میں بنایا جاتا ہے کہ وہ آنے والے سال کے لئے ایسا کیا کریں۔

سائل نے کہا اے ابو جعفر کیا ہم اس بات سے انکار کر سکتے ہیں فرمایا۔ انکار کرنے والا ہم میں سے نہیں، سائل نے کہا نبی پر جو شبِ قدر میں نازل ہوتا تھا کیا ان کو اس کا پہلے سے علم نہ ہوتا تھا۔

فرمایا۔ یہ سوال تم کو نہیں کرنا چاہیے سمجھو علمِ ماکان و مایکون ہر نبی و وحی نبی کو ہوتا ہے جب کوئی نبی رحلت فرماتا ہے تو اس کے بعد آنے والا وحی اس علم کو جانتا ہے۔

لیکن جس علم کے متعلق تم سوال کر رہے ہو تو خدا نے عز و جل نے انکار کیا اس سے کہ وہ مطلع کرے اوصیاء کو اس پر مگر صرف ان کی ذات کے لئے یعنی ان اسرار کو دوسروں سے بیان کرنے کی اجازت نہیں ہوتی)

سائل نے کہا یا بن رسول اللہ یہ کیسے معلوم ہو کہ ہر سال شبِ قدر ہوتی ہے فرمایا۔ جب ماہِ رمضان آئے تو تم سورہٴ دخان ہر رات کو سو مرتبہ پڑھو جب ۲۳ ویں شب آئے گی تو تم کو اس چیز کی تصدیق ہو جائے گی جس کے متعلق تم نے سوال کیا ہے

۹۔ وَقَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : لَمَّا تَرَوْنَ مَنْ بَعَثَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلشَّقَاءِ عَلَى أَهْلِ الضَّلَالَةِ مِنَ أَجْنَادِ الشَّيَاطِينِ وَ أَرْوَاجِهِمْ أَكْثَرِمِمَّا تَرَوْنَ خَلِيفَةَ اللَّهِ الَّذِي بَعَثَهُ لِلْمَعْدِلِ وَ الصَّوَابِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ، قِيلَ : يَا أَبَا جَعْفَرٍ ! وَ كَيْفَ يَكُونُ شَيْءٌ أَكْثَرُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ؟ قَالَ : كَمَا شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ، قَالَ السَّائِلُ : يَا أَبَا جَعْفَرٍ ! إِنِّي لَوْ حَدَّثْتُ بَعْضَ الشَّيْعَةِ بِهَذَا الْحَدِيثِ لَا نَكَرُوهُ قَالَ : كَيْفَ يُنْكِرُونَهُ ؟ قَالَ : يَقُولُونَ : إِنَّ الْمَلَائِكَةَ عليهم السلام أَكْثَرُ مِنَ الشَّيَاطِينِ قَالَ : صَدَقْتَ أَفْهَمَ عَنِّي مَا أَقُولُ : إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ يَوْمٍ وَلَا لَيْلَةٍ إِلَّا وَ جَمِيعُ الْجِنِّ وَ الشَّيَاطِينِ تَزُورُ أَيْمَةَ الضَّلَالَةِ وَ يَزُورُ إِمَامَ الْهُدَى عَدَدُهُمْ مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى إِذَا أَتَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ فَتَهْبِطُ فِيهَا مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى وَلِيِّ الْأَمْرِ ، خَلَقَ اللَّهُ - أَوْ قَالَ قَبَضَ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الشَّيَاطِينِ بَعْدَهُمْ ثُمَّ زَارُوا وَلِيَّ الضَّلَالَةِ فَاتَمَّ بِالْإِفْكِ وَ الْكَيْدِ حَتَّى لَعَلَّهُ يُصْبِحُ فَيَقُولُ : رَأَيْتُ كَذَا وَ كَذَا فَلَوْ سَأَلَ وَلِيَّ الْأَمْرِ عَنْ ذَلِكَ لَقَالَ : رَأَيْتُ شَيْطَانًا أَخْبَرَكَ بِكَذَا وَ كَذَا حَتَّى يُفْسِرَ لَهُ تَفْسِيرًا وَ يُعَلِّمَهُ الضَّلَالَةَ النَّبِيَّ هُوَ عَلَيَّهَا وَ أَيْمَ اللَّهُ إِنَّ مَنْ صَدَّقَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ لَيَعْلَمَنَّ أَنَّهَا لَنَا خَاصَّةٌ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِعَلِيِّ عليه السلام حِينَ دَنَا مَوْتُهُ : هَذَا وَلِيَّكُمْ وَ مِنْ بَعْدِي فَإِنْ أَطَعْتُمُوهُ رَشِدْتُمْ وَلَكِنْ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِمَا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ مُنْكَرٌ وَ مَنْ

آمَنَ بِبَلَاءِ الْقَدْرِ مِمَّنْ عَلَى غَيْرِ رَأْيِنَا فَإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ فِي الصِّدْقِ إِلَّا أَنْ يَقُولَ: إِنَّهَا لَنَا وَمَنْ لَمْ يَقُلْ فَإِنَّهُ كاذِبٌ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْظَمُ مَنْ أَنْ يُنْزَلَ الْأَمْرُ مَعَ الرَّوْحِ وَالْمَلَائِكَةِ إِلَى كَافِرٍ فَاقْبِ، فَإِنْ قَالَ: إِنَّهُ يُنْزَلُ إِلَى الْخَلِيفَةِ الَّذِي هُوَ عَلَيْهَا فَلَيْسَ قَوْلُهُمْ ذَلِكَ بِشَيْءٍ وَإِنْ قَالُوا: إِنَّهُ لَيْسَ يُنْزَلُ إِلَى أَحَدٍ فَلَا يَكُونُ أَنْ يُنْزَلَ شَيْءٌ إِلَى غَيْرِ شَيْءٍ وَإِنْ قَالُوا [و] سَيَقُولُونَ: لَيْسَ هَذَا بِشَيْءٍ، فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ۝

۹۔ فرمایا امام محمد تقی علیہ السلام نے کیا تم نہیں دیکھتے ان کو جنہیں خدا نے شقاوت کے لئے اہل ضلالت کی طرف

بھیجا۔ شیطانوں کے شکر و ان کی ازواج کو (یہ بیان سورہ مریم کی اس آیت کے مطابق ہے الم تر انما ارسلنا الشیاطین علی الکافرین) یہ تعداد زیادہ ہے ان ملائکہ سے جو اس خلیفہ خدا کی طرف بھیجے جاتے ہیں جو عدل و ثواب کے لئے بھیجے گئے ہیں کسی نے کہا اے ابو جعفر شیاطین ملائکہ سے زیادہ کیے ہوں گے۔ فرمایا خدا نے جیسا چاہا ویسا ہوا۔ مسائل نے کہا اے ابو جعفر! اگر میں یہ بات بعض شیعوں میں بیان کروں گا تو وہ انکار کریں گے اس نے کہا وہ کہیں گے کہ ملائکہ شیاطین سے زیادہ ہیں۔ فرمایا۔ تو نے سچ کہا لیکن جو میں کہتا ہوں اسے سمجھو و صورت یہ ہے کہ ہر دن میں اور ہر رات میں تمام جن اور شیاطین آئمہ ضلالت کے پاس (جو بکثرت ہیں) جاتے ہیں اور انہیں کے شمار کے برابر ملائکہ امام ہدایت پر نازل ہوتے ہیں اور جو شب قدر آتی ہے تو ملائکہ بندہ میرا الہی ولی امر پر نازل ہوتے ہیں در ادی کہتا ہے یا یہ فرمایا کہ خدا ابھی جتنا ہے اتنے ہی شیاطین کو تاکہ وہ ولی ضلالت کے پاس جائیں پس وہ ان کو افترا اور جھوٹ سکھاتے ہیں چنانچہ صبح کو وہ لوگوں سے بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رات ایسا ایسا دیکھا پس اگر وہی امر سے اس کے متعلق پوچھا جائے تو وہ بتاتے ہیں کہ تو نے خواب میں شیطان کو دیکھا اور اس نے تجھے یہ یہ بتایا اس کو خوب واضح طور سے اس ضلالت کا حال بتا دیا جانتے ہیں کہ وہ ہوتا ہے۔ خدا کی قسم جس نے لیلۃ القدر کی تصدیق کی اس نے ضرور یہ جان لیا کہ یہ خصوصیت ہمارے لئے ہے جیسا کہ رسول اللہ نے اپنی وفات کے وقت فرمایا تھا علی علیہ السلام کے متعلق، ہمارے بعد یہ تمہارا ولی ہے پس اگر تم اس کی اطاعت کرو گے تو فلاح پاؤ گے لیکن جو لیلۃ القدر پر ایمان نہیں لایا وہ اس کا منکر ہوگا اور جو ایمان لایا وہ ہمارے غیر کی رائے کے مطابق سمجھا نہیں، جب تک یہ نہ کہے کہ یہ آیت ہمارے لئے ہے اور جو یہ نہ کہے وہ جھوٹا ہے خدا اپنے ملائکہ اور روح کو کافرو فاسق پر نازل نہیں فرماتا اور اگر کوئی کہے کہ اس خلیفہ پر نازل ہوتے ہیں جو زمین پر حاکم ہے تو اس کا یہ کہنا بے حقیقت ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ نازل ملائکہ کسی پر نہیں ہوتا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک شخص نازل ہوا اور وہ کسی پر نہ ہو۔ عنقریب لوگ ایسا کہیں گے لیکن یہ کہنا نفی ہوگا اور ان کی کھلی گڑھی ہوگی۔

## اکتالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام کا علم شبِ جمعہ میں زیادہ ہوتا ہے

(باب ۴۱)

فِي أَنَّ الْأَيْمَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَزْدَادُونَ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ

۱۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ الْقُمَيْيُّ وَنَحْوُهُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الصَّنَعَانِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ لِي : يَا أَبَا يَحْيَى إِنَّ لَنَا فِي لَيْلِائِي الْجُمُعَةِ لَشَأْنًا مِنَ الشَّأْنِ ، قَالَ قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَمَا ذَاكَ الشَّأْنُ ؟ قَالَ : يُؤَدَّنُ لِأَزْوَاجِ الْأَنْبِيَاءِ الْمَوْتَى وَأَزْوَاجِ الْأَوْصِيَاءِ الْمَوْتَى عليهم السلام وَزَوْجِ الْوَصِيِّ الَّذِي بَيْنَ طَهْرٍ أَنْتَكُمْ يَعْرُجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى تُوَافِيَ عَرْشَ رَبِّهَا فَتَقُوفُ بِهِ اسْبُوعًا وَتُصَلِّيَ عِنْدَ كُلِّ قَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَرُدُّ إِلَى الْأَبْدَانِ الَّتِي كَانَتْ فِيهَا فَتُصْبِحُ الْأَنْبِيَاءُ وَالْأَوْصِيَاءُ قَدْ مَلُّوا سُرُورًا وَيُصْبِحُ الْوَصِيُّ الَّذِي بَيْنَ طَهْرٍ أَنْتَكُمْ وَقَدْ زِيدَ فِي عِلْمِهِ مِثْلُ جَمِيعِ الْغَفِيرِ .

اے ارادی کہتا ہے فرمایا مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اے ابوبیہمی ہمارے لئے جمعہ کی راتوں میں ایک عظیم شان ہوتی ہے میں نے کہا وہ کیسا ہے فرمایا۔ مرے ہوئے انبیاء کی رومیں اور اوصیائے مرید کی رومیں اور اس وصی کی روح جو تمہارے سامنے ہے آسمان کی طرف جاتی ہیں اور عرش الہی کے بالمقابل پہنچتی ہیں اور ہفتوں اس کا طواف کرتی ہیں اور عرش کے ہر پایہ کے پاس دو رکعت نماز پڑھتی ہیں پھر اپنے ابدان کی طرف لوٹاتی جاتی ہیں پس انبیاء اور اوصیاء خوشی سے سحر جلتے ہیں اور صبح کرتا ہے وہ وصی جو تمہارے سامنے ہے اور اس کے علم میں بہت کچھ اضافہ ہو جاتا ہے۔

۲۔ نَحْوُهُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ ، عَنْ يُونُسَ الْأَبْرَادِيِّ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ذَاتَ يَوْمٍ - وَكَانَ لَا يُسْكِنُنِي قَبْلَ ذَلِكَ - : يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ! قَالَ : قُلْتُ : لَبَّيْكَ ، قَالَ : إِنَّ لَنَا فِي كُلِّ لَيْلَةِ جُمُعَةٍ سُرُورًا قُلْتُ : ذَاكَ اللَّهُ وَمَا ذَاكَ ؟ قَالَ : إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وَافِيَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْعَرْشَ وَ وَافِيَ الْأَيْمَةُ عليہم السلام مَعَهُ وَوَافَيْنَا مَعَهُمْ فَلَا تَرُدُّ أَرْوَاحُنَا إِلَى أَبْدَانِنَا إِلَّا بِعِلْمٍ مُسْتَفَادٍ وَلَوْ لَا ذَلِكَ لَأَنْفَقْنَا .

۲۔ مجھ سے ایک دن امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا (اس سے پہلے حضرت مجھے کنیت سے نہیں پکارتے تھے) اے ابو عبد اللہ! میں نے کہا بیک فرمایا ہمارے لئے ہر شب جمعہ میں خوشی ہونی ہے میں نے کہا - اللہ آپ کی خوشی زیادہ کرے۔ یہ کس طرح فرمایا۔ جب شب جمعہ آتی ہے تو رسول اللہ اور آئمہ علیہم السلام عرش تک پہنچتے ہیں اور ہم ان کے ساتھ ہوتے ہیں جب ہم اپنے ابدان کی طرف لوٹتے ہیں تو ہم کو علم حاصل ہوتا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو ہم ختم ہو جاتے جو ہمارے پاس ہے ضائع ہو جاتا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمُتَقَرِّي، عَنْ يُونُسَ أَوِ الْمُفَضَّلِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام، قَالَ: مَا مِنْ لَيْلَةٍ جُمُعَةٍ إِلَّا وَلَّى اللَّهُ فِيهَا سُرُودٌ قُلْتُ: كَيْفَ ذَلِكَ؟ جُعِلَتْ قَدَاكَ قَالَ: إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ وَافَى رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْعَرْشَ وَ وَافَى الْأَئِمَّةُ عليہم السلام وَ وَافَيْتُ مَعَهُمْ فَمَا أَرْجِعُ إِلَّا بِعِلْمٍ مُسْتَفَادٍ وَ لَوْلَا ذَلِكَ لَنَفَدَ مَا عِنْدِي.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہر جمعہ کی رات کو ادلیسا رخدا کو سرور حاصل ہوتا ہے میں نے کہا یہ کیسے، فرمایا جب شب جمعہ آتی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرش الہی تک پہنچتے ہیں اور آئمہ بھی، میں بھی ان کے ساتھ ہوتا ہوں اور جب لوٹتا ہوں تو علم حاصل کر کے اگر یہ نہ ہوتا تو میرے پاس جو کچھ تھا ضائع ہو جاتا۔

## بیالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام کا علم بڑھتا ہے گھٹتا نہیں

۴۲ (باب)

لَوْلَا أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَزْدَادُونَ لَنَفَدَ مَا عِنْدَهُمْ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ: كَانَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عليه السلام يَقُولُ: لَوْلَا أَنَا تَزْدَادُ لَا تَقْدُنَا.

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام مِنْهُ

اے فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اگر ہمارا علم بڑھتا نہ رہتا تو ختم

ہو جاتا۔

۲۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ ذَرِيعِ الْمُخَارِبِيِّ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا ذَرِيعُ ! لَوْلَا أَنَا نَزَادُ لَا نَقْدَنَا .

۲۔ فرمایا صادق آل محمد نے کہ اگر ہمارا علم بڑھتا نہ رہتا تو ہم اسے ختم کر دیتے۔

۳۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَهْرٍ عليه السلام يَقُولُ : لَوْلَا أَنَا نَزَادُ لَا نَقْدَنَا ، قَالَ : قُلْتُ : تَزَادُونَ شَيْئًا لَا يَعْلَمُهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ : أَمَّا إِنَّهُ إِذَا كَانَ ذَلِكَ عُرِضَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ عَلَى الْأَئِمَّةِ ثُمَّ أَنْتَهَى الْأَمْرُ إِلَيْنَا .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو کہتے سنا۔ اگر ہمارا علم زیادہ نہ ہوتا رہتا تو ہم اسے ختم کر دیتے۔ میں نے کہا کیا ایسا علم بھی آپ کو حاصل ہوتا ہے جو رسول اللہ کو نہ ہو۔ فرمایا صورت یہ ہے کہ پہلے رسول اللہ پر پیش ہوتا ہے پھر آئمہ پر اور رفتہ رفتہ ہوتا ہے ہماری طرف۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَيْسَ يَخْرُجُ شَيْءٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَبْدَأَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ثُمَّ بِوَاحِدٍ بَعْدَ وَاحِدٍ لِكَيْلَا يَكُونَ آخِرُنَا أَعْلَمُ مِنْ أَوَّلِنَا .

۴۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جو علم خدا کی طرف سے آتا ہے اس کی ابتدا رسول اللہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ پھر امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس آتا ہے پھر ایک کے بعد دوسرے کی طرف تاکہ پہلا آخر کا علم ہمارا اول کے علم سے زیادہ نہ ہو۔

## تینتالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام وہ تمام علوم جانتے ہیں جو ملائکہ اور انبیاء و مرسلین علیہم السلام کو ملے ہیں

(باب ۳۳)

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَعْلَمُونَ جَمِيعَ الْعُلُومِ الَّتِي خَرَجَتْ إِلَى الْمَلَائِكَةِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَنَحْنُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَمُونٍ ، عَنْ



عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلِيمٌ : عَلِمًا أَظْهَرَ عَلَيْهِ مَلَائِكَتُهُ وَأَنْبِيَآءُهُ وَرُسُلُهُ فَمَا أَظْهَرَ عَلَيْهِ مَلَائِكَتُهُ وَرُسُلُهُ وَأَنْبِيَآءُهُ فَقَدْ عَلِمْنَاهُ وَعِلْمًا اسْتَأْثَرَ بِهِ فَإِذَا بَدَأَ اللَّهُ فِي شَيْءٍ مِنْهُ أَعْلَمْنَا ذَلِكَ وَعُرِضَ عَلَى الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ كَانُوا مِنْ قَبْلِنَا .

عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَتَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ وَتَمَّادُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ الْأَمْرِ كَيْسِيِّ بْنِ عَلِيٍّ جَمِيعًا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام مِثْلَهُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے لئے دو علم ہیں ایک وہ جس کو ظاہر کیا ہے اپنے ملائکہ، انبیاء و مرسلین پر پس جو اس سب پر ظاہر ہے اس کی تعلیم ہم کو بھی دی ہے اور دوسرا علم وہ ہے جو اس نے اپنی ذات سے مخصوص کیا ہے (اور کسی دوسرے کو اس سے مطلع نہیں کیا۔ جیسے علم بطور قائم آل محمد پس جب خدا تعالیٰ اس سے متعلق کوئی بات چاہتا ہے تو ہم کو مطلع کرتا ہے وہ ہم کو بتا دیتا ہے وہ پیش کیا جا چکا ہے ان آئمہ پر جو ہم سے پہلے تھے ان کی روایت کی ہے فلاں فلاں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلِيمٌ : عَلِمًا عِنْدَهُ لَمْ يُطْلَعْ عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِهِ وَعِلْمًا نَبَّهَ إِلَى مَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ فَمَا نَبَّهَ إِلَى مَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ فَقَدْ أَنْهَى إِلَيْنَا

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا کے دو علم ہیں ایک وہ جو اس کے پاس ہے اور کسی پر اسے مطلع نہیں کیا۔ دوسرا وہ علم ہے جو اس نے ملائکہ اور مرسلین کو دیا ہے پس جو ملائکہ اور مرسلین کو دیا ہے وہ ہم کو بھی دیا ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السَّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ ، عَنْ صُرَيْسٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلِيمٌ : عَلِمٌ مَبْدُولٌ وَعِلْمٌ مَكْفُوفٌ فَأَمَّا الْمَبْدُولُ فَاتِّهِ لَيْسَ مِنْ شَيْءٍ تَعْلَمُهُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّسُلُ إِلَّا نَحْنُ نَعْلَمُهُ ، وَأَمَّا الْمَكْفُوفُ فَهُوَ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَمِّ الْكِتَابِ إِذَا خَرَجَ نَقْدًا .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ کے دو علم ہیں ایک علم دیا ہوا دوسرا نہ دیا ہو جو علم دیا ہوا ہے اس کے کسی امر کو ملائکہ اور مرسلین نہیں جانتے مگر ہم اس کو جانتے ہیں اور مکفوف وہ علم جو خدا کے پاس ام الکتاب (لوح محفوظ) میں ہے۔ جب وہ قائم آل محمد کے ظہور پر نافذ کیا جائیگا۔

۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ سُوَيْدِ الْقَلَاءِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلِيمٌ: عِلْمٌ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا هُوَ وَعِلْمٌ عَلَّمَهُ مَلَائِكَتُهُ وَرُسُلُهُ وَمَا عَلَّمَهُ مَلَائِكَتُهُ وَرُسُلُهُ عليه السلام فَتَحْنُ نَعْلَمُهُ.

۴۔ فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا کے دو علم ہیں ایک وہ جو اس کے سوا کوئی (دوسرا) نہیں جانتا دوسرا علم وہ ہے جو ملائکہ اور مرسلین کو دیا گیا ہے۔ ہم اس کو جانتے ہیں۔

## چوالیسواں باب

### ذکر الغیب

(باب)

### نَادِرٌ فِيهِ ذِكْرُ الْغَيْبِ

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَادٍ قَالَ: سَأَلَ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ فَارِسٍ فَقَالَ لَهُ: أَتَعْلَمُونَ الْغَيْبَ؟ فَقَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: يُنْسَطُ لَنَا الْعِلْمُ فَنَعْلَمُ وَيُقْبَضُ عَنَّا فَلَا نَعْلَمُ وَقَالَ: سِرُّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَسْرَهُ إِلَى جِبْرِئِيلَ عليه السلام وَأَسْرَهُ جِبْرِئِيلُ عليه السلام إِلَى مُحَمَّدٍ عليه السلام وَأَسْرَهُ مُحَمَّدٌ عليه السلام إِلَى مَنْ شَاءَ اللَّهُ <sup>(۱)</sup>

امام رضا علیہ السلام سے ایک مرد فارس نے پوچھا کیا آپ غیب جانتے ہیں فرمایا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جب ہمارا علم کشادہ ہوتا ہے (الہام سے یا فرشتہ کے خبر دینے سے) تو ہم جانتے ہیں اور جب ایسا نہیں ہوتا تو ہم نہیں جانتے۔ فرمایا۔ اللہ نے اپنا بھید سونپا جبریل کو اور جبریل نے رسول خدا کو (اور انھوں نے جس کو چاہا سپرد کیا۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ، عَنْ سَدِيرِ الصَّرَفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَعْيَنَ يُسْأَلُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ» قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ابْتَدَعَ الْأَشْيَاءَ كُلَّهَا بِعِلْمِهِ عَلَى غَيْرِ مِثَالٍ كَانَ قَبْلَهُ، فَابْتَدَعَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَمْ يَكُنْ قَبْلَهُنَّ سَمَاوَاتٌ وَلَا أَرْضُونَ أَمَا تَسْمَعُ

لَقَوْلِهِ تَعَالَى: «وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ» فَقَالَ لَهُ حُمْرَانُ: أَرَأَيْتَ قَوْلَهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: «عَالَمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهَرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا» فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «إِلَّا مَنْ ارْتَضَى مِنْ رَسُولٍ» وَكَانَ وَاللَّهُ تَعَالَى مَعْنَى ارْتِضَاءٍ وَ أَمَّا قَوْلُهُ «عَالَمُ الْغَيْبِ» فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَالَمٌ بِمَا غَابَ عَنْ خَلْقِهِ فِيمَا يَقْدِرُ مِنْ شَيْءٍ وَيَقْضِيهِ فِي عِلْمِهِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَهُ وَقَبْلَ أَنْ يُقْضِيَهُ إِلَى الْمَلَائِكَةِ فَذَلِكَ يَا حُمْرَانُ! عِلْمٌ مَوْقُوفٌ عِنْدَهُ إِلَيْهِ فَبِذَلِكَ الْمَشِيئَةِ يَقْضِيهِ إِذَا أَرَادَ وَيَبْدُو لَهُ فِيهِ فَلَا يُمْضِيهِ، فَأَمَّا الْعِلْمُ الَّذِي يَقْدِرُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَيَقْضِيهِ وَيُمْضِيهِ فَهُوَ الْعِلْمُ الَّذِي انْتَهَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ إِلَيْنَا.

۲۔ حمران بن اعین نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اسبہ بدیع السموات والارض کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایجاد کیا۔ تمام اشیاء کو اپنے علم سے بغیر اس کے کہ کوئی مثال اس سے پہلے ہو اس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا۔ اس سے پہلے آسمان و زمین نہ تھے کیا تم نے خدا تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا کہ اس کا عرش پانی پر تھا۔ حمران نے کہا آپ نے اس آیت پر غور کیا ہے وہ عالم الغیب ہے نہیں مطلع ہوتا اس کے غیب پر کوئی۔ حضرت نے فرمایا۔ اس کے آگے یہ بھی تو ہے مگر اپنے رسولوں میں سے جس کو بھی چاہیں لے۔ اور واللہ محمد مصطفیٰ ان لوگوں میں سے ہیں جن کو اللہ منتخب کیا ہے۔ خداوند عالم علیہم ہر اس چیز پر جو غائب ہے اس کی مخلوق پر اس چیز کے متعلق جو وہ مقرر کرتا ہے اور اپنے علم سے طے کرتا ہے قبل اس کے پیدا کرنے کے اور قبل اس کے کہ ملائکہ کو اس کا علم ہو۔ اے حمران علم اسی کے پاس ہے جب اس کی شیت ہوتی ہے تو اس کو جاری کرتا ہے یعنی ملائکہ کو بتاتا ہے پس یہ علم جس کو وہ مقرر کرتا ہے تو اسے حضرت رسول خدا اور ہم تک پہنچا دیتا ہے۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَدِيرٍ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَ أَبُو بصيرٍ وَ يَحْيَى الْبَرْزَارِيُّ وَ دَاوُدُ بْنُ كَثِيرٍ فِي مَجْلِسِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ حَرَجَ إِلَيْنَا وَهُوَ مُغْضَبٌ، فَلَمَّا أَحْدَمَ مَجْلِسَهُ قَالَ: يَا عَجَبًا لَا قَوَامَ يَزْعُمُونَ أَنَّا نَعْلَمُ الْغَيْبَ مَا يَعْلَمُ الْغَيْبُ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، لَقَدْ هَمَمْتُ بِضَرْبِ جَارِئَتِي فَلَانَةً، فَهَرَبَتْ مِنِّي فَمَا عَلِمْتُ فِي أَيِّ بُيُوتِ الدَّارِ هِيَ؟ قَالَ سَدِيرٌ: فَلَمَّا أَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ وَ ضَارَفِي مَنْزِلَهُ دَخَلْتُ أَنَا وَ أَبُو بصيرٍ وَ مَيْسِرٌ وَ قُلْنَا لَهُ: جُعِلْنَا قَدَاكَ سَمِعْنَاكَ وَ أَنْتَ تَقُولُ كَذَا وَ كَذَا فِي أَمْرِ جَارِئَتِكَ وَ نَحْنُ نَعْلَمُ أَنَّكَ نَعْلَمُ عِلْمًا كَثِيرًا وَلَا تَنْسُبُكَ إِلَى عِلْمِ الْغَيْبِ قَالَ: فَقَالَ: يَا سَدِيرُ أَلَمْ تَقْرَأِ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا قَرَأْتَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ قَالَ الَّذِي عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتَابِ: أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ قَالَ: قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ قَرَأْتَهُ، قَالَ: فَهَلْ عَرَفْتَ

الرَّجُلُ؟ وَهَلْ عَلِمْتَ مَا كَانَ عِنْدَهُ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِهِ؟ قَالَ: قَدَرْتُ قَطْرَةً مِنَ الْمَاءِ فِي الْبَحْرِ أَلَّا خَضِرَ فَمَا يَكُونُ ذَلِكَ مِنْ عِلْمِ الْكِتَابِ؟ قَالَ: قُلْتُ: جُعِلَتْ فِدَاكَ مَا أَقَلَّ هَذَا فَقَالَ: يَا سَدِيدُ! مَا أَكْثَرَ هَذَا أَنْ يَمْسَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنِّي أَعْلَمُ الَّذِي أَخْبَرَكَ بِهِ يَا سَدِيدُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا قَرَأْتَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَيْضًا؟ قُلْتُ: قُلْتُ: أَتَعْلَمُ بِاللَّهِ شَهِيداً بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ؟ قَالَ: قُلْتُ: قَدْ قَرَأْتُهُ جُعِلَتْ فِدَاكَ قَالَ: أَفَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ كُلُّهُ أَفَهُمْ أَمَّنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ بَعْضُهُ؟ قُلْتُ: لَا، بَلْ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ كُلُّهُ، قَالَ: فَأَوْمَأَ يَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ: عِلْمُ الْكِتَابِ وَاللَّهُ كُلُّهُ عِنْدَنَا عِلْمُ الْكِتَابِ وَاللَّهُ كُلُّهُ عِنْدَنَا.

۳۔ سدید سے مروی ہے کہ میں اور ابوبصیر وغیرہ مجلس ابوعبداللہ علیہ السلام میں تھے حضرت غیبیہاں حالت میں گھر میں سے برآمد ہوئے اور آپ نے بھری مجلس میں فرمایا مجھے تعجب ہے ان لوگوں پر جو یہ گمان کرتے ہیں کہ ہم غیب جانتے ہیں غیب کا حال تو خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا جیسا کہ سورۃ نمل میں فرمایا ہے قُلْ لَّيَعْلَمُ سِرَّهُ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ غَيْرُ اللَّهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ سِرِّهِ لَيْسَ إِلَّا كَنْزٌ كُذِّبَ عَنْ مَارِئَانَا جَاهِلًا۔ وہ سمجھا گی مجھے علم نہ ہو کہ وہ کس گھر میں چھپی، سدید کہتے ہیں کہ جب حضرت مجلس سے اُٹھ کر جانے لگے تو میں نے اور ابوبصیر نے کہا۔ ہم آپ پر فدا ہوں۔ ہم نے آپ کو ایسا ایسا کہتے سنا، کنیز کے متعلق حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ آپ علم کثیر رکھتے ہیں اور ہم آپ کو علم غیب کی طرف نسبت دیتے ہیں۔ فرمایا اے سدید! کیا تو نے قرآن پڑھا ہے۔ فرمایا۔ یہ آیت بھی پڑھی ہے کہ جس کے پاس کتاب خدا کا مقطور اس علم تھا (آصف و زبیر بیان) اس نے کہا میں تحت بلقیس کو پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا۔ میں نے کہا پڑھا ہے حضرت نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ اس شخص کے پاس کتاب خدا کا کتنا علم تھا میں نے کہا آپ ہی فرمائیں۔ فرمایا۔ صرف اتنا جیسے بحر و خار سے ایک قطرہ، میں نے کہا کس قدر کم تھا۔ فرمایا نہیں یہ کہو کس قدر زیادہ تھا کیونکہ اس کی نسبت علم الہی سے ہے یعنی بلحاظ علم الہی تو وہ کچھ نہ تھا لیکن بندوں کے علم کے مقابل تو بہت زیادہ تھا پھر فرمایا کتاب خدا میں یہ آیت بھی پڑھی ہے۔ فرمایا جس کے پاس پوری کتاب کا علم ہے وہ افضل ہے یا وہ جس کے پاس جزئی کتاب کا علم ہے پھر اپنے سینے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا واللہ کل کتاب کا علم ہمارے پاس ہے کل کتاب کا علم ہمارے پاس ہے۔

توضیح

مذکورہ بالا حدیث میں جو امام علیہ السلام نے غیب دانی کی اپنی طرف سے نفی فرمائی ہے اس سے مراد یہ

ہے کہ علی السطوح علم الغیب خدا کے سوا کسی کو نہیں ہے نبی اور مرسلین اور ائمہ علیہم السلام تو ان کی غیب دانی بالذات نہیں بلکہ خدا کی مرضی پر موتوف ہے جو آئندہ یا ماضی کے متعلق، جس چیز کا چاہتا ہے عطا کر دیتا ہے

۴۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُصَدِّقِ بْنِ صَدَقَةَ، عَنْ عَمَّارِ الشَّابَّاطِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عَنْ الْأُمَامِ؟ يَعْلَمُ الْغَيْبَ؟

فَقَالَ: لَاؤْلِكِنْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْلَمَ الشَّيْءَ أَعْلَمَهُ اللَّهُ ذَلِكَ.

۴۔ سائل نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا، کیا امام غیب جانتا ہے؟ فرمایا نہیں لیکن جب وہ کسی چیز کے بتانے کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے آگاہ کر دیا جاتا ہے۔

## پینتالیسواں باب

آئمہ علیہم السلام جب جانا چاہتے ہیں تو ان کو بتا دیا جاتا ہے

((باب)) ۴۵

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ إِذَا شَاءُوا أَنْ يَعْلَمُوا عُلِمُوا

۱۔ عَلِيُّ بْنُ عَمٍّ وَغَيْرُهُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ بَدْرِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الشَّامِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْأَئِمَّةَ إِذَا شَاءُوا أَنْ يَعْلَمُوا عُلِمُوا.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام جب چاہتا ہے کہ جانے تو اس کو علم دے دیا جاتا ہے۔

۲۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ بَدْرِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْأَئِمَّةَ إِذَا شَاءُوا أَنْ يَعْلَمُوا عُلِمُوا.

۲۔ امام جب چاہتا ہے کہ جانے تو اس کو علم دے دیا جاتا ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَمْرَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْمَدَائِنِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا أَرَادَ الْأَئِمَّةُ أَنْ يَعْلَمُوا شَيْئًا أَعْلَمَهُ اللَّهُ ذَلِكَ.

۳۔ امام جس شے کو جاننے کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ اس شے کا اسے علم عطا کر دیتا ہے۔

## پچھیا یسواں باب

آئمہ علیہم السلام اپنی موت کا وقت جانتے ہیں اور وہ با اختیار خود مرتے ہیں

(باب ۴۶)

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَعْلَمُونَ مَتَى يَمُوتُونَ وَأَنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ إِلَّا بِاخْتِيَارٍ مِنْهُمْ

۱۔ محمد بن یحییٰ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمَاعَةَ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ الْبَطَلِ، عَنْ أَبِي بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: أَيُّ إِمَامٍ لَا يَعْلَمُ مَا يُصِيبُهُ وَإِلَى مَا يَصِيرُ، فَلَيْسَ ذَلِكَ بِحُجَّةٍ [۱] لِلَّهِ عَلَى خَلْقِهِ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو امام یہ نہیں جانتا کہ اسے کیا مصیبت پہنچے گی اور اس کا انجام کار کیا ہوگا تو مخلوق خدا کی رہنمائی نہیں کر سکتا اور خدا کی محبت نہیں ہو سکتا

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ بِشَّارٍ. قَالَ: حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ قَطِيفَةَ الرَّبِيعِ مِنَ الْعَامَةِ بَعْدَاذَ مِمَّنْ كَانَ يُنْقَلُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي: قَدْ رَأَيْتُ بَعْضَ مَنْ يَقُولُونَ بِفَضْلِهِ مِنْ أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ، فَمَا رَأَيْتُ مِثْلَهُ قَطُّ فِي فَضْلِهِ وَ سُكِّهِ. فَقُلْتُ لَهُ: مَنْ؟ وَ كَيْفَ رَأَيْتُهُ؟ قَالَ: جُمِعْنَا أَيَّامَ السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنَ الْوُجُوهِ الْمَسُوبِينَ إِلَى الْخَيْرِ، فَأُذِجْنَا عَلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ لَنَا السِّنْدِيُّ: يَا هَؤُلَاءِ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ هَلْ حَدَّثَ بِهِ حَدَّثٌ؟ فَإِنَّ النَّاسَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُ قَدْ فُعِلَ بِهِ وَ يَكْتُرُونَ فِي ذَلِكَ وَ هَذَا مَنَزِلُهُ وَ فِرَاشُهُ مُوسَى عَلَيْهِ غَبَرُ مُسَيِّقٍ وَلَمْ يَرِدْ بِهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ سِوَا وَ إِنَّمَا يَنْتَظِرُ بِهِ أَنْ يَقْدَمَ فَيُنَاطِرَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ هَذَا هُوَ صَحِيحُ مُوسَى عَلَيْهِ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ، فَسَلُّوهُ، قَالَ: وَ نَحْنُ لَيْسَ لَنَا حَمٌّ إِلَّا النَّظَرُ إِلَى الرَّجُلِ وَ إِلَى فَضْلِهِ وَ سَمْنِهِ: فَقَالَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام: أَمَّا مَا ذَكَرَ مِنَ التَّوَسُّعِ وَ مَا أَشَبَّهَا فَهُوَ عَلَى مَا ذَكَرَ غَيْرُ أَتَيْ أُخْبِرُكُمْ أَيُّهَا النَّفَرُ أَنِّي قَدْ سَمِعْتُ السَّمَّ فِي سَبْعِ تَمَرَاتٍ وَ أَنَا غَدَا أَخْضَرُ وَ بَعْدَ غَدَا أَمُوتُ قَالَ: فَتَنَزَّوْتُ إِلَى السِّنْدِيِّ بْنِ شَاهَكَ يَصْطَرِبُ

وَيَزِيدُ مِثْلَ الشَّعَقَةِ

۲۔ حسن بن محمد بن بشار نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ایک بوڑھے نے جو اہل قطیفہ الربیع سے تھا بغداد میں روایت کی ان لوگوں سے کہ جن کی زبانوں سے حدیث نقل کی جاتی ہے۔ حسن کہتے ہیں اس پیر مرد نے کہا۔ میں خاندانہ رسالت سے ایک شخص کو دیکھا جن کی فضیلت لوگ بیان کرتے تھے اور میں نے اس سے بہتر کسی کو فضیلت و عبادت میں نہ پایا۔ میں نے کہا کہ وہ کون تھے اور تم نے ان کو کیسا پایا۔ اس نے کہا سندی ابن شاہک کے زمانے میں ۸۰ آدمی ایسے جمع کئے گئے جو خیر کی طرف منسوب تھے ہم کو حضرت موسیٰ بن جعفر کے پاس بھیجا گیا اور ہم سے سندی نے کہا۔ تم سب اس شخص (امام موسیٰ بن کاظم) کو دیکھو کیا کوئی نئی بات پاتے ہو۔ لوگ گمان کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ زیادتی کی گئی ہے اور بہت سی باتیں ان کی قید کے متعلق بیان کرتے ہیں دیکھ لو کیسا کشادہ گھر ہے اور کیسا اچھا فرش ہے کوئی تنگی نہیں۔ نہ امیر المؤمنین (ارون) کا ارادہ ان کو تکلیف پہنچانے کا ہے یہ امیر المؤمنین سے مناظرے کے منتظر ہیں دیکھو یہ بالکل صحیح و سالم ہیں اور آرام کے تمام سامان مہیا ہیں اب تم ان سے پوچھو راوی کہتا ہے ہمیں کسی طرف توجہ نہ تھی سوائے حضرت کے طرف دیکھنے اور ان کی فضیلت اور شان عظمت پر نظر کرنے کے امام علیہ السلام نے خود ہی فرمایا۔ جو کچھ اس نے سامان راحت وغیرہ کے متعلق کہا۔ وہ ظاہر ہے لیکن تم کو آگاہ کرتا ہوں کہ مجھے سات پھلوں میں پیوست کر کے زہر دیا گیا ہے میرا نگ کل کو ہرا ہوا جائے گا اور کل ہی میں مر جاؤں گا میں نے سندی شاہک کی طرف دیکھا وہ پریشان تھا اور بطح کی طرح کانپ رہا تھا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَخِي ، عَنْ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَمَّنِي عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةً قُبِضَ فِيهَا بِشَرَابٍ فَقَالَ : يَا أَبَتِ اشْرَبْ هَذَا فَقَالَ : يَا بَنِيَّ إِنَّ هَذِهِ اللَّيْلَةُ الْبَيْتِ الْقُبُصِ فِيهَا وَهِيَ اللَّيْلَةُ الْبَيْتِ قُبِضَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۳۔ جس رات کو حضرت علی بن الحسین کا انتقال ہوا۔ امام محمد باقر علیہ السلام پینے کے لئے پانی لائے اور کہنے لگے بابا جان یہ پانی پی لیجئے فرمایا بیٹا اسی رات میں میری روح قبض ہوگی یہ وہی رات ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا تھا۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ : قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ عَرَفَ قَائِلَهُ وَاللَّيْلَةَ الْبَيْتِ يُقْتَلُ فِيهَا وَ الْمَوْضِعُ الَّذِي يُقْتَلُ فِيهِ وَقَوْلُهُ لَمَّا سَمِعَ صِيَاخَ الْأَوْرِ فِي الدَّارِ : «صَوَائِحُ تَتَّبَعُهَا نَوَائِحُ» وَقَوْلُهُ أَمَّ كَلْنُومٍ : لَوْ صَلَّيْتُ اللَّيْلَةَ دَاخِلَ الدَّارِ وَ أَمَرْتُ غَيْرَكَ بِالصَّلَاةِ بِالنَّاسِ ، فَأَبَى عَلَيْهَا وَ كَثُرَ دُخُولُهُ وَ خُرُوجُهُ

تِلْكَ اللَّيْلَةُ بِالسَّيَاحِ وَقَدْ عَرَفَ ﷺ أَنَّ ابْنَ مُلْجَمٍ لَعَنَهُ اللَّهُ فَاتَّيَلَهُ بِالسِّنْفِ كَانَ هَذَا وَمَا لَمْ يَجْزُ تَعَرُّضُهُ فَقَالَ: ذَلِكَ كَانَ وَلَكِنَّهُ خُيِّرَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ لِمَقْصِدٍ مَقَادِيرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام اپنے قاتل کو پہچانتے تھے اور اس رات کو بھی جانتے تھے جس میں قتل کئے گئے اور اس جگہ کو بھی جہاں مقتول ہوئے اور گھر میں جو قازیں تھیں ان کی چرخ و پکار بھی سنی جن کی فریاد کے بعد نوم خوانی ہوئی اور اُم کلثوم کا یہ قول بھی سنا کہ آج کی رات آپ گھر پر ہی نماز پڑھ لیتے کسی کو حکم دیجئے کہ وہ آپ کی جگہ نماز پڑھا دے۔ مگر حضرت نے انکار کیا اور آپ ادائے نوافل کے لئے بغیر ہتھیار بار بار آتے جلتے بھی رہے آپ اپنے قاتل کو پہچانتے بھی تھے تلوار سے قتل ہونے کو بھی جانتے تھے پھر آپ نے اپنے آپ کو کیوں نہ بچایا۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا یہ ٹھیکسہ ہے لیکن حکم قضا و قدر جو کچھ تھا اس کو بچانا ہی بہتر تھا۔

۵۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ﷺ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ غَضِبَ عَلَى الشَّيْعَةِ فَخَيَّرَنِي نَفْسِي أَوْهُمْ؛ فَوَقِفْنَهُمُ وَاللَّهُ يَنْفُسِي.

۵۔ امام موسیٰ کاظم نے فرمایا اللہ تعالیٰ غضبناک ہوا ہمارے شیعوں پر درہ سبب ترک تقیہ پس اختیار دیا مجھے اپنے اور ان کے قتل ہونے کے درمیان پس میں نے اپنی جان دے کر ان کو بچا لیا۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَسَّاءِ، عَنْ مُسَافِرٍ أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا ﷺ قَالَ لَهُ: يَا مُسَافِرُ هَذِهِ الْقَمَنَاءُ فِيهَا جِثَانٌ؛ قَالَ: نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالْبَارِحَةِ وَقَعُو يَقُولُ: يَا عَلِيُّ مَا عِنْدَنَا خَيْرٌ لَكَ.

۶۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اپنے خادم مسافر سے اے مسافر اس کاریزم میں مچھلیاں ہیں میں نے کہا ہاں آپ پر فدا ہوں۔ فرمایا میں نے جب گذشتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں یہ کہتے سنا۔ اے علی جو ہمارے پاس ہے (بہشت) وہ تیرے لئے بہتر ہے یہ اشارہ تھا اس طرف کہ جب حضرت کی قبر کھودی گئی تو اس میں پانی نکلا جس میں مچھلیاں تھیں۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَسَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدَةَ، عَنْ أَبِي حَدِيجَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي فِي الْيَوْمِ الَّذِي فُيْضَ فِيهِ فَأَوْصَانِي بِأَشْيَاءَ فِي غُسْلِهِ وَفِي كَفْنِهِ وَفِي دُخُولِهِ قَبْرِهِ، فَمُلْتُ: يَا أَبَاهِ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُكَ مُنْذُ اشْتَكَيْتَ أَحْسَنَ مِنْكَ الْيَوْمَ، مَا رَأَيْتُ



عَلَيْكَ أَثَرُ الْمَوْتِ ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ ! أُمَّا سَمِعْتَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَا زِلْنَا الْجِدَارَ يَا نَجَّارُ ، تَعَالَى ، عَجَّلَ ؟ .

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جس روز میرے پدر بزرگوار کا انتقال ہوا میں ان کی خدمت میں تھا انھوں نے اپنے غسل و کفن اور قبر میں اتارنے کے متعلق وصیت فرمائی میں نے کہا بابا جان! واللہ جب سے آپ بیمار ہوئے ہیں آج آپ کی حالت ہر روز سے بہتر ہے میں تو آثار موت آپ میں نہیں پاتا۔ فرمایا بیٹا۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ علی بن الحسین علیہ السلام پس دیوار سے فرما رہے ہیں۔ لئے محمد آئے میں جلدی کرو۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَغْيَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أُنْزِلَ اللَّهُ تَعَالَى النَّصْرَ عَلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى كَانَ [مَا] بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ حُيِّرَ : النَّصْرُ أَوْ لِقَاءُ اللَّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءُ اللَّهِ تَعَالَى .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے امام حسین علیہ السلام پر اپنی نصرت نازل کی یہاں تک کہ فرشتے مابین آسمان و زمین آگے بپھر اختیار دیا۔ نصرت قبول کرنے اور خدا سے ملاقات کرنے کے درمیان حضرت نے ملاقات الہی کو اختیار کیا۔

## سینت الیسواں باب

آئمہ علیہم السلام علم ما کان وما یكون کو جانتے ہیں اور ان پر کوئی شے پوشیدہ نہیں

(باب ۴۷)

أَنَّ الْأَئِمَّةَ يَعْلَمُونَ عِلْمَ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ وَأَنَّهُ لَا يَخْفَى عَلَيْهِمُ الشَّيْءُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَنَحْوُهُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ ، عَنْ سَيْفِ التَّمَارِ قَالَ : كُنَّا مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَمَاعَةً مِنَ الشَّبَعَةِ فِي الْجَبْرِ فَقَالَ : عَلَيْنَا عَيْنٌ ، فَالْتَفَتْنَا يَسْتَنُّ وَيُسْرَةُ فَلَمْ نَرِ أَحَدًا فَقُلْنَا : لَيْسَ عَلَيْنَا عَيْنٌ فَقَالَ : وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَرَبِّ الْبَيْتَةِ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - لَوْ كُنْتُ بَيْنَ مُوسَى وَ الْخِضْرِ لَأَخْبَرْتُهِمَا أَنِّي أَعْلَمُ مِنْهُمَا وَ لَا نَبَأْتُهِمَا بِمَا لَيْسَ فِي أَيْدِيهِمَا ، لِأَنَّ مُوسَى وَالْخِضْرَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أُعْطِيَا عِلْمَ مَا كَانَ وَلَمْ يُعْطِيَا عِلْمَ مَا يَكُونُ وَمَا هُوَ كَائِنْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَقَدْ وَرَّثَاهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرِثَانَةً .

۱۔ سیف تمار سے مروی ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس شیعوں کی جماعت کے ساتھ حجاز میں تھے حضرت نے فرمایا کوئی جاسوس تو یہاں نہیں، ہم نے دانہ بے دانہ دیکھ کر کہا کوئی نہیں، حضرت نے فرمایا تمہارے رب کے بعد کی اور یہ تین بار فرمایا۔ اگر میں موسیٰ اور خضر کے زمانہ میں ہوتا تو میں بتاتا کہ میں ان دونوں سے زیادہ عالم ہوں اور آگاہ کرتا اس سے جو وہ نہیں جانتے کیونکہ موسیٰ و خضر وہ جانتے تھے جو ہو چکا ہے آئندہ کے متعلق ان کو علم نہیں دیا گیا تھا اور نہ جو قیامت تک ہونے والا ہے اور ہم نے یہ علم رسول اللہ سے ورثہ میں پایا ہے

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعِيرَةِ؛ وَ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا مِنْهُمْ عَبْدُ الْأَعْلَى وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْخَنَازِمِيُّ سَمِعُوا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَ أَعْلَمُ مَا فِي الْجَنَّةِ وَ أَعْلَمُ مَا فِي النَّارِ وَ أَعْلَمُ مَا كَانَ وَ مَا يَكُونُ، قَالَ: ثُمَّ مَكَثَ هُنَيْئَةً قَرَأَنِي أَنَّ ذَلِكَ كَبُرَ عَلَى مَنْ سَمِعَهُ مِنْهُ فَقَالَ: عَلِمْتُ ذَلِكَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: رَبِّفِيئَانَا لِيَكُنْ شَرِّ

۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میں جانتا ہوں جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور میں جانتا ہوں جو جنت میں ہے اور جانتا ہوں جو جہنم میں ہے اور جو ہو چکا ہے جو ہونے والا ہے۔ پھر کچھ دیر سکوت کیا اور غور کیا اس پر کہ جو اس کو سننے کا اس پر شاق گزرے گا۔ فرمایا۔ یہ میں نے جانا ہے کتاب خدا سے جس میں خدا فرماتا ہے اس میں ہر شے کا بیان ہے۔

**توضیح:** حضرت نے سکوت اس بنا پر کیا کہ سننے والے یہ سمجھیں گے کہ میں یا تو عالم الغیب ہوں یا نبی ہوں علم غیب خدا کے لئے مخصوص ہے اور نبوت بہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہو گئی دوسرے گوشت ایک حدیث میں آپ نے فرمایا کہ میں ایک کیز کو سزا دینا چاہتا تھا وہ بھاگ گئی اور مجھ پر نہ نہیں کہ وہ کہاں گئی یہ دونوں بیان متضاد ہیں اس تو ہم کو رد کرنے کے لئے آپ نے فرمایا ہمارے پاس جو کچھ ہے خواہ ماکان کے متعلق ہو یا مایکون کے، وہ قرآن مجید سے مستنبط کیا ہوا ہے اس کی توضیح یہ ہے کہ قرآن کے متعلق خدا نے عہد و بدلہ فرمایا ہے کہ اس میں ہر شے کا بیان ہے اور ہر طب و دیا بس اس کے اندر ہے۔ تو اس کا ثبوت کیا ہے ہر شے پر حاوی ہونے کے معنی یہ ہیں کہ علم ماکان و مایکون و علم جنت و نار، سب ہی کچھ اس کے اندر ہے لیکن اس کا پتہ کیسے چلے۔ جب تک کوئی اس کا ثبوت دینے والا نہ ہو اور اس کے لئے کھرت وہی شخص مصدق ہو گا جو پوری کتاب کا علم رکھتا ہو اور اس کے استنباط صحیح ہوں اور ایسا شخص سوائے معصوم دوسرا نہیں ہو سکتا اور جو استنباط صحیح کر سکتا ہے وہ ماکان و مایکون کو بتا سکتا ہے اور اگر کوئی بھی ایسا نہ ہو تو قرآن کا یہ دعویٰ صحیح ثابت نہ ہو گا یہ استنباطی قوت خدا کا عطیہ خاص ہے عام لوگوں کا اس سے تعلق نہیں یہ ایک نور ہے جس کی روشنی میں اسرار مخفیہ کو اس وقت معلوم کر لیا جاتا ہے جب معلوم کرنے والے کے دل میں خود ہش

پیدا ہونہ کہ ہر وقت، یہی صورت رسول خدا کے لئے بھی تھی کہ جب انھیں کسی امر غیب کے معلوم کرنے کی ضرورت ہوتی تھی تو بالام ربان اسے معلوم کر لیتے تھے یہی صورت ائمہ علیہم السلام کے لئے بھی تھی کینیز کے پستہ چلانے کی خواہش دل میں دیتی کہ ہوتی تو وہ ضرور معلوم کر لیتے۔ ایسے عالم کا ہر زمانے میں ہونا ضروری ہے تاکہ قرآن کے اس دعوے کی تصدیق ہوتی رہے اب رہا یہ امر کہ عالم کتاب اللہ کا اسرار مخفیہ کے معلوم کرنے کا طریقہ کیا ہے اور وہ آیات قرآنی سے پس پردہ امور کا استنباط کیونکر کرتا ہے اور کن حالات کے تحت ایسا ہوتا ہے اس کے معلوم کرنے کی تکلیف ہم کو نہیں دی گئی آصف بن برخیا وزیر سلیمان کو کتاب خدا کا تھوڑا سا علم تھا اس پر وہ پلک جھپکے مشہر سب سے تحت بلقیس اٹھالائے۔ ہم کو صرف اتنا ہی بتایا گیا ہے لیکن کیسے اٹھالائے اس کے جاننے سے ہمارا تعلق نہیں۔ یہ علم انبیاء اوصیائے انبیاء کو کبھی بالا جمال حاصل ہوتا ہے کبھی بالتفصیل کبھی ان کی خواہش پر ملتا ہے کبھی بے خواہش حب ضرورت، اسی لئے امام علیہ السلام نے گزشتہ احادیث میں فرمایا ہے کہ ہمارا علم بڑھتا گھٹتا رہتا ہے رسول کو یہ دعا کرنے کا حکم تھا رب زدنی علماً بالذات، ہر شے کا علم عالم بالغیب خدا کو ہے اور انبیاء و اوصیاء کو خدا سے ملتا ہے۔ حسب ضرورت شب قدر میں آئندہ سال کے تمام واقعات ان کو بتادیئے جاتے ہیں پس امام کے کلام میں کوئی تناقص نہیں اور ابنائے روزگار اور سلاطین وقت کی شدید مخالفت کی بنا پر اپنی اس فضیلت فاسد کو ہمارا لوگوں کے سامنے بیان نہیں کرتے تھے اور بڑی احتیاط سے کام لیتے تھے تاکہ کوئی دشمن نہ سمجھتا کہ وہ قتل کر دیئے جانے کا اندیشہ تھا صرف ان لوگوں سے بیان کرتے تھے جن پر پورا پورا اعتماد ہوتا تھا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ سَهْلِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ جَمَاعَةٍ ابْنِ سَعْدٍ الْحَنَظَلِيِّ أَنَّهُ قَالَ: كَانَ الْمُفَضَّلُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ الْمُفَضَّلُ: جُعِلْتُ وَذَاكَ يَقْرَأُ اللَّهُ طَاعَةَ عَبْدٍ عَلَى الْعِبَادِ وَيَخْجُبُ عَنْهُ خَبَرُ السَّمَاءِ؟ قَالَ: لَا، اللَّهُ أَكْرَمُ وَأَزْهَمُ وَأَزَافُ عِبَادِهِ مِنْ أَنْ يَقْرَأَ طَاعَةَ عَبْدٍ عَلَى الْعِبَادِ ثُمَّ يَخْجُبُ عَنْهُ خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً.

۳۔ مفصل نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ میں آپ پر فدا ہوں کیا خدا کسی خاص بندہ کی اطاعت کو اپنے بندوں پر فرض کرتا ہے اور اس خاص بندہ سے آسمانی خبریں کو پوشیدہ رکھتا ہے۔ فرمایا۔ واللہ وہ زیادہ کریم و رحیم ہے اور جہاں ہے اپنے بندوں پر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ کسی بندہ کی اطاعت کو بندوں پر فرض کرے اور صبح و شام کی آسمانی خبریں اس سے چھپائے رکھے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَعْبُودٍ، عَنِ ابْنِ رِثَابٍ، عَنْ ضَرَّائِسِ الْكُتَّابِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: وَعِنْدَهُ أَهْلُ النَّاسِ مِنْ أَصْحَابِهِ: عَجِبْتُ مِنْ قَوْمٍ يَقُولُونَ وَيَجْعَلُونَ أَيْمَةً وَيَصِفُونَ أَنَّ طَاعَتَنَا مُتَمَرِّضَةٌ عَلَيْهِمْ كَطَاعَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ يَكْسِرُونَ حُجَّتَهُمْ

وَيُخَيِّمُونَ أَنفُسَهُمْ يَتَغَبَّوْنَ قُلُوبَهُمْ . فَيَقْتُلُونَ قَوْمًا مِمَّنْ عَلِمَ أَنَّ اللَّهَ بِزُهْرَانِ حَقِّ  
مَعْرِفَتِنَا وَالتَّسْلِيمِ لَا مَرِيَّةَ . أَتَرَوْنَ أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى افْتَرَسَ شَاعَةَ أَوْلِيَائِهِ عَلَى عِبَادِهِ ، ثُمَّ يُخْفِي  
عَنْهُمْ أَخْبَارَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَيَقْطَعُ عَنْهُمْ مَوَادَّ الْعِلْمِ فِيمَا يَرُدُّ عَلَيْهِمْ مِمَّا فِيهِ قِيَامٌ دِينِهِمْ ؟ فَقَالَ  
لَهُ حُمْرَانُ : جُعِلَتْ يَدَاكَ أَيْتُ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِ قِيَامِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا  
وَحُرُوجِهِمْ وَقِيَامِهِمْ بِدِينِ اللَّهِ عَزَّ وَذَكَرُهُ وَمَا أُصِيبُوا مِنْ قَتْلِ الطَّوَاغِيتِ أَيَّتَهُمُ وَالظَّالِمِينَ بِهِمْ حَتَّى  
قُتِلُوا وَعَلِيُّوهُ ؟ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا حُمْرَانُ ! إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ كَانَ قَدْ بَانَكَ عَلَيْهِمْ وَ  
قَضَاهُ وَأَمْرَاهُ وَحَمَّهْ عَلَى سَبِيلِ الْإِخْتِيَارِ ثُمَّ أَجْرَاهُ . فَيَتَقَدَّمُ عَلَيْهِمْ عِلْمُ إِلَهِهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَامَ  
عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ، وَيَعْلَمُ صَمَتٌ مِنْ صَمَتٍ مِمَّا وَلَوْ أَنَّهُمْ يَا حُمْرَانُ ! حَيْثُ نَزَلَ بِهِمْ مَا  
نَزَلَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِظْهَارِ الطَّوَاغِيتِ عَلَيْهِمْ سَأَلُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَدْفَعَ عَنْهُمْ ذَلِكَ وَالْأَحْوَا  
عَلَيْهِ فِيهِ طَلِبُ إِزَالَةِ مُلْكِ الطَّوَاغِيتِ وَذَهَابِ مُلْكِهِمْ إِذَا لَأَجَابَهُمْ وَدَفَعَ ذَلِكَ عَنْهُمْ ، ثُمَّ كَانَ  
انْقِضَاءُ مَدَّةِ الطَّوَاغِيتِ وَذَهَابُ مُلْكِهِمْ أَشْرَعَ مِنْ سِلْكِ مَنْظُومٍ انْقَطَعَ قَبْدَدٌ ، وَمَا كَانَ ذَلِكَ الَّذِي  
أَصَابَهُمْ يَا حُمْرَانُ لِيَذُوبَ افْتِرَاقُهُ ، وَلَا لِعُقُوبَةٍ مَعْصِيَةِ خَالَفُوا اللَّهَ فِيهَا ، وَلَكِنْ لِمَنَازِلِ وَكَرَامَاتٍ مِنَ اللَّهِ  
أَرَادَ أَنْ يَبْلُغُوَهَا ، فَلَا تَدْبَحَنَّ بِكَ الْمَذَاهِبُ فِيهِمْ .

۴۰۰ میں نے ابو جعفر علیہ السلام کو کہتے سنا جبکہ ان کے پاس کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے مجھے ان لوگوں پر تعجب ہے جو ہم کو  
دوست رکھتے ہیں اور ہمیں امام جانتے ہیں اور ہماری اطاعت کو اپنے اوپر اطاعت رسول کی طرح فرض جانتے ہیں اور پھر اپنی دلیلوں  
کو ہماری امامت کے متعلق توڑ دیتے ہیں اور اپنے ایمان کی کمزوری کی وجہ سے اپنے نفسوں سے بھگڑا کرتے ہیں ہمارے حقوق کی  
ادائیگی میں کوتاہی کرتے ہیں اور عیب دکاتے ہیں اس پر جس کو اللہ نے ہمارے حق معرفت کی دلیل عطا کی ہے اور ہمارے امر  
کو اس نے تسلیم کیا ہے کیا تم نہیں سمجھتے کہ اللہ نے فرض کیا ہے اپنے اولیاء کی اطاعت کو اپنے بندوں پر۔ اس کے بعد کیسے ممکن ہے  
کہ وہ اخبار سموات وارض کو اپنے اولیاء سے مخفی رکھے اور قطع کر دے ان سے موادِ علم کو وہ علم جس پر قیام دین منحصر ہے حمران  
نے کہا۔ میں آپ پر وفدا ہوں مجھے یہ بتائیے ایسے لوگوں سے امر دین میں کیسے کام لیا۔ حضرت علیؑ ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ نے جنگ  
میں ان کا نکلنے اور قائم رہنے کی کیا صورت ہوئی اور شیطان شر کرنے ان کو قتل کرنے اور فتح پانے میں کیا معصیت نازل کی۔ فرمایا  
اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے یہ امر تقدیر کیا تھا وہ ان پر سبیل اختیار جاری ہوا رسول اللہ کی طرف سے ان کو اس کا علم حاصل ہو چکا تھا  
بسرکہ ان کے ساتھ علیؑ اور حسنؑ ، حسینؑ نے اس علم کے ساتھ جو رسول اللہ سے ملا تھا ساکت ہوا ، جو ساکت ہوا اے حمران جب  
یہ معصیت ان پر نازل ہوئی اور شیاطین صفت لوگوں کو ان پر غلبہ حاصل ہوا تو انھوں نے خدا سے دعا کی کہ اس بلا کو ان سے

دور کرے، اور الحاح و زاری کی۔ ان طواغیت کے دور کرنے اور ان کی حکومت کو مٹانے کے لئے۔ خدا نے دعا قبول کی اور ان سرکشوں کو ان سے دور کیا۔ ان طواغیت کی یہ حکومت ایسی جلدی گئی جیسے موتیوں کی لڑی ٹوٹ جلتے۔ ان کا سلسلہ منقطع ہوا اور ان میں تفرق پیدا ہوا اے حمران! یہ مصیبت ان پر اس لئے نہیں آئی تھی کہ انھوں نے گناہ کیا تھا یا اللہ کی مخالفت کی تھی بلکہ بے استحقاق خدا کی طرف سے دی ہوئی منازل کرامت تک پہنچنے کی سزا میں اے حمران تم ان کے راستہ نہ چلنا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَمْنِي عَنْ حَمْسِمَائَةٍ حَزَفَ مِنْ الْكَلَامِ فَأَقْبَلْتُ أَقُولُ : يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا قَالَ : فَيَقُولُ : قُلْ كَذَا وَكَذَا ، قُلْتُ : جُعِلَتْ فِذَاكَ هَذَا الْحَلَالُ وَهَذَا الْحَرَامُ ، أَعْلَمَ أَنَّكَ صَاحِبُهُ وَأَنَّكَ أَعْلَمُ النَّاسَ بِهِ وَهَذَا هُوَ الْكَلَامُ ؟ ، فَقَالَ لِي : وَبِكَ يَا هِشَامُ [ لَا ] يَخْتَلِعُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ بِحُجَّةٍ لَا يَكُونُ عِنْدَهُ كُلُّ مَا يَخْتَانُونَ إِلَيْهِ .

۵۔ ہشام بن الحکم کہتے ہیں میرے مقام میں میں پانچ سو علم کلام کے مسئلے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کئے اس طرح کہ میں کہتا جاتا تھا کہ لوگ اس اس طرح کہتے ہیں اور حضرت فرماتے ہیں تم ایسا ایسا کہو، میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے اس کے متعلق تو جانتا تھا کہ آپ سے بڑھ کر کوئی جانتے والا نہیں۔ لیکن آج علم کلام کے متعلق معلوم ہوا۔ فرمایا۔ دلے ہو تجھ پر خدا کی رحمت بندوں پر تمام نہیں ہو سکتی، جب تک کہ اس کی طرف سے کوئی ایسا نہ ہو جو بندوں کی احتیاج کو پورا کر سکے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : لَا وَاللَّهِ لَا يَكُونُ عَالِمٌ <sup>(۱)</sup> جَاهِلًا أَبَدًا ، عَالِمًا بِشَيْءٍ جَاهِلًا بِشَيْءٍ ثُمَّ قَالَ : اللَّهُ أَجَلٌ وَأَعَزُّ وَأَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَفْرُسَ طَاعَةَ عَبْدٍ يَخْجُبُ عَنْهُ عِلْمَ سَمَائِهِ وَأَرْضِهِ ، ثُمَّ قَالَ : لَا يَخْجُبُ ذَلِكَ عَنْهُ .

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ کسی امت میں باطل جاہل تو کوئی نہیں ہوتا۔ ہاں ایسا ہوتا ہے کہ کچھ جانتا ہے کچھ نہیں جانتا۔ خدا کی شان اس سے ارفع و اعلیٰ ہے کہ وہ ایک بندہ کی اطاعت و فرض تو کر دے اور آسمان و زمین کا علم اس سے چھپے۔ وہ اس سے نہیں چھپاتا۔

## ارٹھالیسواں باب

خدا نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ جو علم تم کو دیا گیا ہے وہ علی کو بھی سکھاؤ وہ شریک علم رسول ہیں

۳۸ (باب) \*

أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُعَلِّمْ نَبِيَّهُ عِلْمًا إِلَّا أَمَرَهُ أَنْ يُعَلِّمَهُ أَحَبَرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
وَأَنَّ سَمَانَ شَرِيكَهُ فِي الْعِلْمِ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ ابْنِ أَدْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَغَيْنٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ جَبْرِئِيلَ عليه السلام أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِرُمَاتَيْنِ فَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِحْدَاهُمَا وَكَسَرَ الْأُخْرَى بِنِصْفَيْنِ فَأَكَلَ نِصْفًا وَاطْعَمَ عَلِيًّا عليه السلام نِصْفًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : يَا أَحَبِّي هَلْ تَنْدِي مَا هَاتَانِ الرُّمَاتَانِ ؟ قَالَ : لَا ، قَالَ : أَمَّا الْأُولَى فَالْنُّبُوَّةُ ، لَيْسَ لَكَ فِيهَا نَصِيبٌ وَأَمَّا الْأُخْرَى فَالْعِلْمُ أَنْتَ شَرِيكِي فِيهِ ، فَقُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ كَيْفَ كَانَ ؟ يَكُونُ شَرِيكَهُ فِيهِ ؟ قَالَ : كَمْ يُعَلِّمُ اللَّهُ صلی اللہ علیہ وسلم عِلْمًا إِلَّا وَأَمَرَهُ أَنْ يُعَلِّمَهُ عَلِيًّا عليه السلام .

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جبرئیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو انار لائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک کھا لیا اور دوسرے کے دو ٹکڑے کئے آدھا خود کھایا اور آدھا علی کو کھلایا اور فرمایا۔ اے بھائی تم جلتے ہو یہ دونوں انار کیا تھے حضرت علی نے کہا نہیں۔ فرمایا۔ پہلا نبوت کا تھا تمہارا اس میں حصہ نہیں، دوسرا علم کا تھا اس میں تم میرے شریک ہو۔ میں درادی نے کہا خدا آپ کی حفاظت کرے وہ کیسے شریک تھے امام نے فرمایا۔ خدا نے جو علم محمد کو تعلیم کیا اس کے متعلق حکم دیا کہ علی علیہ السلام کو بھی تعلیم دیں۔

۲۔ عَلِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ ابْنِ أَدْنَةَ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : نَزَلَ جَبْرِئِيلُ عليه السلام عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِرُمَاتَيْنِ مِنَ الْجَنَّةِ فَأَعْطَاهُ إِثْمَهُمَا فَأَكَلَ وَاحِدَةً وَكَسَرَ الْأُخْرَى بِنِصْفَيْنِ فَأَعْطَى عَلِيًّا عليه السلام نِصْفَهَا فَأَكَلَهَا ، فَقَالَ : يَا عَلِيُّ أَمَّا الرُّمَاتَانِ الْأُولَى الَّتِي أَكَلْتُمَا فَالْنُّبُوَّةُ لَيْسَ لَكَ فِيهَا شَيْءٌ وَأَمَّا الْأُخْرَى فَهِيَ الْعِلْمُ فَأَنْتَ شَرِيكِي فِيهِ .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جبریل رسول اللہ کے پاس دو انار جنت کے لئے اور وہ دونوں حضرت کو دیئے آپ نے ان میں سے ایک کھالیا اور دوسرے کے دو ٹکڑے کئے۔ ایک ٹکڑا حضرت علیؑ کو دیا جو انھوں نے کھالیا فرمایا۔ اے علیؑ پہلا انار جو میں نے کھایا وہ نبوت تھی جس میں تمہارا کوئی حصہ نہیں، دوسرا علم تھا جس میں تم میرے شریک ہو۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ مَشْوَرِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَى مُحَمَّدٍ عليه السلام بِرُمَاتَيْنِ مِنَ الْجَنَّةِ ، فَلَقِيَهُ عَلَيْهِ عليه السلام فَقَالَ : مَا هَاتَانِ الرُّمَاتَانِ اللَّتَانِ فِي يَدِكَ ؟ فَقَالَ : أَمَّا هَذِهِ فَالنَّبُوءُ ، لَيْسَ لَكَ فِيهَا نَصِيبٌ ، وَأَمَّا هَذِهِ فَالْعِلْمُ ، ثُمَّ فَلَقَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنِصْفَيْنِ فَأَعْطَاهُ نِصْفَهَا وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نِصْفَهَا ثُمَّ قَالَ : أَنْتَ شَرِّكِي فِيهِ وَأَنَا شَرِّكَكَ فِيهِ ، قَالَ : فَلَمْ يَعْلَمْ وَاللَّهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَزَفًا مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا وَقَدْ عَلَّمَهُ عَلِيًّا عليه السلام ثُمَّ انْتَهَى الْعِلْمُ إِلَيْنَا ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهِ .

۳۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جبریلؑ حضرت رسول خدا کے پاس جنت سے دو انار لائے حضرت علیؑ سے ملاقات ہوئی انھوں نے پوچھا آپ کے ہاتھ میں یہ دو انار کیسے ہیں۔ فرمایا یہ ایک نبوت ہے جس میں تمہارا حصہ نہیں۔ دوسرا علم ہے اس کے بعد آپ نے دو ٹکڑے کئے۔ آدھا علیؑ کو دیا۔ آدھا خود کھالیا فرمایا اس میں تم میرے شریک ہو اور میں تمہارا۔ پھر امام علیہم السلام نے فرمایا کہ جو چیز بھی خدا نے رسولؐ کو تعلیم دی وہ انھوں نے علیؑ کو دی۔ پھر یہ علم ہماری طرف آیا۔

## انچاسواں باب

### جہات علوم آئمہ علیہم السلام

(باب ۴۹)  
جہات علوم الأئمة علیہم السلام

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَمِيهِ حَمْرَةَ بْنِ بَزْجِ ، عَنْ عَلِيِّ السَّائِي ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : قَالَ : مَبْلَغُ عِلْمِنَا عَلَى ثَلَاثَةِ وُجُوهِ : ماضٍ وَغَائِبٍ وَحَادِثٍ فَأَمَّا الْمَاضِي فَمُفَسَّرٌ وَأَمَّا الْغَائِبُ فَمَعْرُورٌ وَأَمَّا الْحَادِثُ فَقَدْ قَفَّ فِي الْقُلُوبِ وَ قَفَّ فِي الْأَسْمَاعِ وَهُوَ أَفْضَلُ عِلْمِنَا وَلَا نَبِيَّ بَعْدَ نَبِيِّنَا .

۱۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارا علم تین قسم کا ہے اول زمانہ ماضی کا علم (جو ایک امام سے دوسرے امام کو ملتا ہے) دوسرے باقی ماندہ علم (جو قرآن سے ماخوذ ہوتا ہے) جو کتاب خدا میں لکھا ہوا ہے تیسرے حادث (جو روزِ مرقہ کی تبدیلیوں کے متعلق شبِ قدر میں حاصل ہوتا ہے) وہ دلوں میں ڈالا جاتا ہے یا فرشتہ کی آوازِ کانون میں آتی ہے اور یہ ہمارے علم کی سب سے بہتر صورت ہے اور ہمارے نبی کے بعد کوئی نبی نہیں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الْخَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : [قَالَ] قُلْتُ : أَخْبِرْنِي عَنْ عِلْمٍ عَالِيكُمْ ؟ قَالَ : وَرَائَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمِنْ عَلِيِّ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ : إِنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ يُقْنَعُ فِي قُلُوبِكُمْ وَيُنْتَكُ فِي آذَانِكُمْ ؟ قَالَ : أَوْدَاكَ <sup>(۱)</sup>

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے راوی کہتا ہے میں نے کہا مجھے عالم کے علم کی خبر دیجئے کہ وہ کیسے حاصل ہوتا ہے فرمایا وراثتِ رسول اور علیؑ ہے میں نے کہا ہم تو آپس میں یہ بیان کرتے ہیں کہ علم آپ لوگوں کے قلوب میں ڈالا جاتا ہے اور کانون میں آواز ڈالی جاتی ہے فرمایا ہاں ایسا بھی ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَمَّنْ حَدَّثَهُ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : رُويْنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ : إِنَّ عِلْمَنَا غَائِرٌ وَمَرْبُودٌ وَتَكْتُ فِي الْقُلُوبِ وَتَقْرُ فِي الْأَسْمَاعِ، فَقَالَ : أَمَّا الْغَائِرُ فَمَا تَقَدَّمَ مِنْ عِلْمِنَا وَأَمَّا الْمَرْبُودُ فَمَا يَأْتِينَا وَأَمَّا التَّكْتُ فِي الْقُلُوبِ فَلِلْهَامِ وَأَمَّا التَّقْرُ فِي الْأَسْمَاعِ فَلِلْمَلَكِ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق نے ہمارا علم غایر ہے مَرْبُود ہے اور دلوں میں ڈالا ہوا ہے اور کانون سے سنا ہوتا ہے۔ غایر وہ ہے جس کا تعلق ہمارے پہلے علم سے ہے اور مَرْبُود وہ ہے جو ہم آج آتا ہے الہام ہمارے قلوب کو ہوتا ہے اور فرشتہ کی آواز کانون میں آتی ہے۔

## پچاسواں باب

آئمہ علیہم السلام ہر شیعہ کو اس کے پوشیدہ نفع و نقصان سے آگاہ کرتے ہیں

بَابُ  
أَنَّ الْأَيُّمَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ تَوْسِيتُهُمْ عَلَيْهِمْ لَا تَخْبَرُوا كُلَّ امْرِئٍ بِمَا لَهُ وَعَلَيْهِ

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَصَّالَةَ بِنِ ابْنِ أَيُّوبَ



عَنْ أَبِي بِنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : لَوْ كَانَ لَا لِسَتَكُمْ أَوْ كَيْفَ لَحَدَّثْتُ كُلَّ امْرِئٍ بِمَا لَهُ وَعَلَيْهِ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اگر تمہاری زبانوں پر بندش نہ ہوتی تو ہر شیعو کو ہم اس کے نفع و نقصان کی خبر دے دیتے۔

۲۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا بَصِيرٍ يَقُولُ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مِنْ أَيْنَ أَصَابَ أَصْحَابَ عَلِيِّ مَا أَصَابَهُمْ مَعَ عَلِيمِهِمْ بِمَا يَأْتِيهِمْ وَبَلَايَاهُمْ ؟ قَالَ : فَأَجَابَنِي - شِبْهُ الْمَغْضَبِ - : وَمِمَّنْ ذَلِكَ إِلَّا مِنْهُمْ ؟ قُلْتُ : مَا يَمْنَعُكَ جُعِلَتْ فُذَاكَ ، قَالَ : ذَلِكَ بَابٌ أَعْلَقَ إِلَّا أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا فَتَحَ مِنْهُ شَيْئًا يَسِيرًا ثُمَّ قَالَ : خَالِ أَبَا تَجٍّ ، إِنَّ أَوْلَئِكَ كَانَتْ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ أَوْ كَيْفَ .

۷۔ ابوبصیر کہتے ہیں میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ اصحاب علی و محمد بن علی و رشید پیری وغیرہ کو باوجودیکہ وہ اپنی موت اور مصیبتوں کا علم رکھتے تھے کس وجہ سے ان کو وہ مصیبتیں پہنچیں، جو پہنچیں، حضرت نے غضبناک لہجے میں جواب دیا کہ اس کے باعث وہ لوگ ہوئے (یعنی دشمنان اہل بیت ابن زیاد و جراح وغیرہ) میں نے کہا۔ پھر آپ اپنے دوستوں کو کیوں نہیں آگاہ کرتے، فرمایا علیؑ کے بعد یہ دروازہ بند ہو گیا تھا لیکن بعد میں حسین بن علی علیہ السلام نے تھوڑا سا اسے کھولا۔ اے ابو محمد (کنیت ابوبصیر) وہ ایسے لوگ تھے کہ ان کی زبانوں پر ہر سچی و افشائے راد نہیں کرتے تھے، اسی لئے امام حسینؑ نے اپنے اصحاب کو آنے والی مصیبت سے آگاہ کر دیا تھا۔

## اکیا ونواں باب

امردین کی تفویض رسول اللہ صلعم اور آئمہ علیہم السلام کو

(باب ۵۱)

التَّفْوِضُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَآلِهِ الْأَيْمَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِي أَمْرِ الدِّينِ

۱۔ عَمْدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي ذَاهِرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ غَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ التَّخَوِيُّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَسَوَّغْتُ يَقُولُ :

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَذَبَ نَبِيَّهُ عَلَى مَحَبَّتِهِ فَقَالَ : «وَإِنَّكَ لَعَلَى خُلُقٍ عَظِيمٍ» ثُمَّ قَوَّضَ إِلَيْهِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : «مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ» [قَالَ] : ثُمَّ قَالَ : «وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ قَوَّضَ إِلَيَّ عَلَيَّ وَائْتَمَنَهُ فَسَلَّمْتُمْ وَجَعَدَ النَّاسُ قَوْلَ اللَّهِ لُحْجَتَكُمْ أَنْ تَقُولُوا إِذَا قُلْنَا وَأَنْ تَصْمُتُوا إِذَا صَمَمْنَا وَتَحْنُ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، مَا جَعَلَ اللَّهُ لِأَحَدٍ خَيْرًا فِي خِلَافٍ أَمْرُنَا .

عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ - ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت کو یہ کہتے سنا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کے سبب تربیت کی اپنے رسول کی اور فرمایا سورہ نون میں۔ اے رسول بے شک تم خلقِ عظیم پر فائز ہو، پھر امروین ان کے سپرد کیا۔ اور فرمایا۔ جو رسول تم کو دیں اسے لو اور جس امر سے منع کریں اس سے باز رہو، خدا فرماتا ہے جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ پھر فرمایا رسول نے امروین اپنے بعد علی کے سپرد کیا اور ان کو امین بنایا۔ پس تم نے ان کو مان لیا۔ لیکن اور لوگوں نے انکار کیا۔ ہم تم سے یہ چاہتے ہیں کہ جب ہم کہیں تو تم بھی کہو اور جب ہم چپ رہیں تو تم بھی چپ رہو۔ ہم تمہارے اور اللہ کے درمیان واسطہ ہیں۔ خدا نے ہماری مخالفت میں کسی کے لئے بہتری نہیں رکھی۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عِمْرَانَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ بَكْرِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَشِيْمٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَخْبَرَهُ بِهَا ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْهِ دَاخِلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ تِلْكَ الْآيَةِ فَأَخْبَرَهُ بِخِلَافِ مَا أَخْبَرْتُ [بِهِ] الْأَوَّلَ فَقَدَحَنِي مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ حَتَّى كَأَنَّ قَلْبِي يُشْرَحُ بِالسَّكَاكِينِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي : تَرَكْتُ أَبَا قَادَةَ بِالشَّامِ لَا يُحْطِي فِي الْوَاوِ وَشِبْهِهِ وَجِئْتُ إِلَى هَذَا ، يُحْطِي هَذَا الْخَطَاءَ كُلَّهُ ، فَبَيْنَا أَنَا كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ آخَرُ فَسَأَلَهُ عَنْ تِلْكَ الْآيَةِ فَأَخْبَرَهُ بِخِلَافِ مَا أَخْبَرَنِي وَأَخْبَرَ صَاحِبِي ، فَسَكَتَتْ نَفْسِي فَعَلِمْتُ أَنَّ ذَلِكَ مِنْهُ تَقْوِيَةٌ ، قَالَ : ثُمَّ التَقْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي : يَا ابْنَ أَشِيْمٍ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَوَّضَ إِلَيَّ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَقَالَ : «هَذَا عَطَاؤُنَا فَأَمْنٌ أَوْ أَمْسِكَ بِغَيْرِ حِسَابٍ» وَقَوَّضَ إِلَيَّ نَبِيَّهُ عليه السلام فَقَالَ : «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» فَمَا قَوَّضَ إِلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صلوات اللہ علیہ فَقَدْ قَوَّضَهُ إِلَيْنَا .

۲۔ ابنِ اشیم سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ ایک شخص آیا اور قرآن کی ایک آیت

کے متعلق پوچھا۔ آپ نے اسے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک دوسرا آیا۔ اس نے بھی اسی آیت کے متعلق پوچھا۔ آپ نے اسے دوسرا جواب دیا۔ مجھے اس واقعہ سے اتنا صدمہ پہنچا گیا کہ میں نے میرے قلب کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے میں نے اپنے دل میں کہا۔ میں نے شام میں ابوقتاً وہ کو لکھا کہ وہ ایک واؤ وغیرہ کی غلطی نہیں کرتا اور ایک یہ ہیں کہ انھوں نے غلطی پر غلطی کی ابھی میں اس خیال میں تھا کہ ایک شخص اور آیا اور اس نے بھی اس آیت کے متعلق پوچھا۔ آپ نے اس کو جو جواب دیا وہ پچھلے دونوں جوابوں کے خلاف تھا اب میرے نفس کو سکون حاصل ہوا اور میں نے یہ جاننا کہ یہ از رو ثقیہ جواب دیئے گئے ہیں۔ اب حضرت میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا۔ اے ابنِ اُشیم اللہ تعالیٰ نے سلیمان بن داؤد کو دنیوی جاہ سپرد کر کے فرمایا تھا یہ ہماری بخشش ہے چاہے کو کسی کو دے کر اس پر احسان رکھو چاہے اُسے بغیر حساب روکے رہو (یعنی اس سلطنت کی کوئی اہمیت نہ تھی) اور رسول کے سپرد وہ روحانی حکومت کی جس کے متعلق خدا فرماتا ہے جو تمہیں رسول (سے) بلے چون دچرا اُسے لے لو، اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو۔ پس جس طرح (امردین میں حکومت مطلقہ) رسول کو خدا نے یہ حکومت سپرد کی اسی طرح ہم کو بھی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ امر دین ہمارے سپرد ہے ہم جو مصلحت سمجھتے ہیں کرتے ہیں۔

۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَجَّالِ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ وَأَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولَانِ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَوَّمَ إِلَى نَبِيِّهِ ﷺ أَمْرَ خَلْقِهِ لِيَنْظُرَ كَيْفَ طَاعَتُهُمْ ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ : «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» .

۳۔ اسی کہتے ہیں کہ میں نے امام باقر علیہ السلام اور امام جعفر صادق سے سنا کہ امر حق اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے سپرد کیا تاکہ وہ ان کی اطاعت کو دیکھیں پھر یہ آیت پڑھی۔ رسول جو کچھ تم کو دینے لے۔ اور جس امر سے منع کرے اس سے باز رہو۔

۴ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أُدَيْنَةَ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ لِبَعْضِ أَصْحَابِ قَيْسِ الْمَاصِرِ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَذَبَ نَبِيَّهُ فَأَحْسَنَ أَدَبَهُ فَلَمَّا أَكْمَلَ لَهُ الْأَدَبَ قَالَ : «إِنَّكَ لَعَلَى خَلْقٍ عَظِيمٍ» ، ثُمَّ قَوَّمَ إِلَيْهِ أَمْرَ الدِّينِ وَالْأُمَّةِ لِيَسْوَ عِبَادَهُ ، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» ، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ مُوقِفًا مُؤَبَّدًا بِرُوحِ الْقُدُسِ ، لَا يَزُولُ وَلَا يَخْطِئُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَسْوَ بِهِ الْخَلْقَ ، فَتَأَذَّبَ بِآدَابِ اللَّهِ ، ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ الصَّلَاةَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ، عَشْرَ رَكَعَاتٍ ، فَأَصَافَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الرَّكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَإِلَى الْمَغْرِبِ رَكْعَةً فَصَارَتْ عِدَّةُ الْقَرِيبَةِ لَا يَجُوزُ تَرْكُهَا إِلَّا فِي سَقَرٍ وَأَفْرَدَ الرَّكْعَةَ فِي الْمَغْرِبِ فَتَرَ كَهَا قَائِمَةً فِي الشَّفَرِ وَالْحَضَرِ فَأَجَازَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ذَلِكَ كُلَّهُ فَصَارَتْ الْقَرِيبَةُ سَبْعَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ، ثُمَّ سَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّوَافِلَ

أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ رَكْعَةً مِثْلِي الْقَرِيبَةَ فَأَجَارَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ وَالْقَرِيبَةَ وَالْثَّالِثَةَ إِخْدَى وَخَمْسُونَ رَكْعَةً مِنْهَا رَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَتَمَةِ جَالِسًا تَعْدُ بِرَكْعَةٍ مَكَانَ الْوُثْرِ وَفَرَسَ اللَّهُ فِي السَّنَةِ صَوْمَ شَهْرِ رَمَضَانَ وَسَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَوْمَ شَعْبَانَ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ مِثْلِي الْقَرِيبَةَ فَأَجَارَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكَ ذَلِكَ وَحَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخَمْرَ بِعَيْنَيْهَا وَحَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُسْكِرَ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ فَأَجَارَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ كُلَّهُ وَعَافَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَشْيَاءَ وَكَرِهَهَا وَلَمْ يَمْنَعْهَا نَهْيَ حَرَامٍ إِنَّمَا نَهَى عَنْهَا نَهْيَ إِعَافَةٍ وَكَرَاهَةٍ، ثُمَّ رَخَّصَ فِيهَا فَصَادَ الْأَخْذُ بِرُحُومِهِ وَاجِبًا عَلَى الْعِبَادِ كَوُجُوبِ مَا يَأْخُذُونَ بِنَهْيِهِ وَعَزَائِمِهِ وَلَمْ يُرَخَّصْ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهَا نَهَاهُمْ عَنْهُ نَهْيَ حَرَامٍ وَلَا فِيهَا أَمْرٌ بِهِ أَمْرٌ قَرِضٍ لِإِزْمٍ فَكَثِيرُ الْمُسْكِرِ مِنَ الْأَشْرِبَةِ نَهَاهُمْ عَنْهُ نَهْيَ حَرَامٍ لَمْ يُرَخَّصْ فِيهِ لِأَحَدٍ وَلَمْ يُرَخَّصْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَحَدٍ تَقْصِيرَ الرِّكَعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ ضَمَّهُمَا إِلَى مَا فَرَسَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، بَلْ أَلَزَمَهُمْ ذَلِكَ الْإِزْمًا وَاجِبًا، لَمْ يُرَخَّصْ لِأَحَدٍ فِي شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ إِلَّا لِلْمُسَافِرِ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يُرَخَّصَ [شَيْئًا] مَا لَمْ يُرَخَّصْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَوَافَقَ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَمْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَهْيُهُ نَهْيَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَوَجَبَ عَلَى الْعِبَادِ التَّسْلِيمُ لَهُ كَالْتَسْلِيمِ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

۴۔ راوی کہتے ہیں نے شک کا کہ جعفر صادق نے اپنے ایک ساتھی تیس بن عامر سے فرمایا کہ خدا نے ادب سکھایا اپنے نبی کو اور بہت اچھا ادب سکھایا پس جب ادب میں کمال حاصل ہوا تو فرمایا بے شک تم خلقِ عظیم پر پھر امر و نہی اور امت کو حضرت کے سپرد کیا تاکہ وہ خدا کے بندوں پر حکومت کریں پس خدا نے فرمایا جو کچھ رسول تمہیں دے اسے لے لو اور جس سے روکیں اس سے باز رہو بے شک رسول اللہ راست پر گئے توفیق دیئے ہوئے تھے اور ان میں روح القدس کی تائید حاصل تھی سیاست خلق و ہدایت مخلوق کے متعلق نہ ان سے کوئی لغزش سرزد ہوئی اور نہ کوئی خطا پس حضرت نے لوگوں کو آدابِ الہی کی تعلیم دی۔ پھر خدا نے فرض کیس نماز کی دو رکعت ربانچ وقت میں کل دس رکعت، رسول اللہ نے دو رکعتوں کے ساتھ دو دو رکعتوں کا ادا اضافہ کیا اور مغرب کی نماز میں ایک رکعت جو فریضہ کی مثل قرار پائیں جن کا ترک کرنا جائز نہیں سوائے سفر کے اور مغرب کی نماز میں جو ایک رکعت کا اضافہ ہوا تھا سفر میں وہ باقی رہا۔ اس صلوٰۃ میں سترہ رکعتیں فرض ہوئیں پھر رسول اللہ نے سنتیں قرار دیں ۳۴ رکعتیں یعنی فرض رکعتوں سے دو گنی، خدا نے ان کو اس کی اجازت دی، فریضہ و نافلہ کی گراہ رکعتیں ہو گئیں ان میں سے دو رکعت بعد نمازِ عشاء و بیٹھ کر پڑھی جاتی ہیں۔ بجائے نماز و تہجد فرض کیا اللہ نے ماہِ رمضان کے روزوں کو اور رسول اللہ نے سنتِ تہجد قرار دیا ماہِ شعبان کے روزوں کو اور تین دن ہر ماہ میں یعنی بقیہ دس ماہ میں اس طرح سنتِ روزے فرض سے دو حصے زیادہ ہو گئے۔ پھر خدا نے اس کی اجازت دی، پھر خدا نے حرام کیا شراب کو اور رسول اللہ نے حرام کیا ہر شے دینے والی چیز کو خدا نے اس

کو منظور کیا بعض چیزوں کو رسول اللہ نے مکروہ قرار دیا۔ لیکن یہ بھی ایسی نہیں جیسی حرام کے لئے نہیں ہے مگر وہ بھی از روئے ناخوشی و کراہت ہے بعض چیزوں کی رسول اللہ نے اجازت دی ہے تو ان کا بجالانا بندوں پر اسی طرح ہے جیسے واجب کا ہوا اور نہیں اجازت دی رسول اللہ نے اس کے کرنے کی جس سے روکا ہے بھی حرام کی طرح، اسی طرح جس کا حکم دیا ہے فرض لازم کی طرح اس کے خلاف کرنے کی، پس پیئے کی بہت سی نشہ آور چیزیں ہیں جن سے بھی حرام کی رسول اللہ نے روکا ہے اور کسی کو اس کے بجالانے کی اجازت نہیں دی۔ اسی طرح حضرت نے نہیں اجازت دی ان دو رکعتوں کے کم کرنے کی جن کو اللہ کی فرض کی ہوئی رکعتوں کے ساتھ ملا دیا ہے بلکہ ان کو واجب قرار دے دیا ہے کسی کو ان کے کم کرنے کا حق نہیں سوا۔ مسافر کے کوئی مجاز نہیں اس امر کا جس کی اجازت رسول اللہ نے نہیں دی اس کو بجالانے پس رسول اللہ کا حکم خدا کے حکم کی طرح، اور ان کی بھی، یہی خدا کی مثل ہے ہر حکم وہی رسول کو اسی طرح قبول کر لینا چاہیے جیسے خدا کے امر وہی کو۔

۴۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ رُزَاةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا جَعْفَرٍ وَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليهما السلام يَقُولَانِ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى قَوَّضَ إِلَى نَبِيِّهِ ﷺ أَمْرَ خَلْقِهِ لِيَنْظُرَ كَيْفَ طَاعَتُهُمْ، ثُمَّ تَلَاهُ ﷺ الْآيَةَ وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا.

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحَجَّالِ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ رُزَاةَ مِثْلَهُ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے سنا کہ امر خلق کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے سپرد کر دیا تاکہ وہ ان کی اطاعت کو دیکھیں پھر یہ آیت پڑھی رسول جو کچھ تم کو دیں اسے لے لو اور جس امر سے روکیں اس سے باز رہو۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى آذَنَ نَبِيَّهُ ﷺ فَلَمَّا انْتَهَى بِهِ إِلَى مَا أَرَادَ، قَالَ لَهُ: «إِنَّكَ لَمَّا خُلِقَ عَظِيمٌ» فَقَوَّضَ إِلَيْهِ دِينَهُ فَقَالَ: «وَمَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا» وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ الْفَرَائِضَ وَلَمْ يَقْسِمَ لِلْجَدِّ شَيْئاً وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَمَ الشُّدُسَ فَأَجَازَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ لَهُ ذَلِكَ وَ ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «هَذَا عَطَاؤُنَا فَامْتُنْ أَوْ أَمْسِكْ يُغَيِّرُ حِسَابَهُ».

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ نے فضائل و کمالات سے آراستہ اپنے نبی کو جب نشانے

الہی کے مطابق بن گئے تو فرمایا تم خلیق عظیم پر ہو۔ پھر اپنا دین ان کے سپرد کر کے فرمایا۔ جو رسول تم کو دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو اور اللہ تعالیٰ نے میت کے ترکہ کی تقسیم قرار دی اور اس میں جد کے لئے کوئی حصہ قرار نہ پایا۔ رسول اللہ نے اس کے لئے چھٹا حصہ معین کیا۔ خدا نے اسے منظور کیا۔ اسی لئے خدا نے فرمایا ہے یہ ہماری عطا ہے چاہے کسی کو دے ڈالو یا روک لو۔ تم سے کوئی حساب نہ ہوگا یعنی حضرت سلیمان کی طرح آنحضرت کو امر دین میں ہمت رکھنا دیا گیا تھا۔

۷ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوُشَاءِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دِيَةَ الْعَيْنِ وَ دِيَةَ النَّفْسِ وَ حَرَّمَ الشَّبَدَ وَ كُلَّ مُسْكِرٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونَ جَاءَ فِيهِ شَيْءٌ؟ قَالَ: نَعَمْ لِيَعْلَمَ مَنْ يُطِيعَ الرَّسُولَ وَمَنْ يَعْصِيهِ.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے آنکھ کی اور قتل نفس کی دیت قرار دی اور جو کسی شراب اور ہر نشہ دینے والی چیز کو حرام قرار دیا۔ ایک شخص نے امام علیہ السلام سے سوال کیا جو چیز تکرار میں تھی کیا رسول اللہ نے اسے معین کیا۔ فرمایا۔ ہاں۔ تاکہ یہ جانا جائے کہ رسول کی اطاعت کرنے والا کون ہے اور معصیت کرنے والا کون۔

۸ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ: وَجَدْتُ فِي نَوَادِرِ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: لَا وَاللَّهِ مَا قَوَّضَ اللَّهُ إِلَى أَحَدٍ مِنْ خَلْقِهِ إِلَّا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِلَى الْأَيْمَةِ، قَالَ عَزَّ وَجَلَّ: وَإِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَادَ اللَّهُ وَ هِيَ جَارِيَةٌ فِي الْأَوْصِيَاءِ عليهم السلام.

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا کی قسم اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کے سپرد امر دین کو نہیں کیا سوائے رسول اور ائمہ کے اور فرمایا ہے ہم نے سچی کتاب کو تم پر نازل کیا ہے تاکہ جو کچھ اللہ نے تم کو دکھایا ہے اس کے مطابق لوگوں کے درمیان حکم کرو۔ یہی طریقہ جاری رہا اوصیائے نبی کے لئے بھی۔

۹ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَيْمِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَدَبَ رَسُولَهُ حَتَّى قَوَّضَهُ عَلَى مَا أَرَادَ، ثُمَّ قَوَّضَ إِلَيْهِ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: دَعَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَنْهَاكُمْ عَنْهُ فَأَنْتَهُوا، فَمَا قَوَّضَ اللَّهُ إِلَى رَسُولِهِ ﷺ فَقَدْ قَوَّضَهُ إِلَيْنَا.

۹۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے، خدا نے اپنے رسول کو مکالم اخلاق سے آراستہ کیا۔ جب درجہ کمال تک پہنچے تو ہر دین کو ان کے سپرد کیا اور فرمایا جو رسول تمہیں دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو پس جو کچھ رسول کو سپرد کیا گیا ہے وہی ہم کو سپرد کیا گیا ہے۔

۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ صَدْدِ الْخِشَابِ عَنْ رَبِّهِ الشَّحَامِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «هَذَا عَطَاؤُنَا فَامْنُنْ أَوْ أَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ» قَالَ: أَعْطَى سُلَيْمَانَ مُلْكًا عَظِيمًا ثُمَّ جَرَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ لَهُ أَنْ يُعْطِيَ مَا شَاءَ مِنْ شَاءٍ وَأَعْطَاهُ [اللَّهُ] أَفْضَلَ مِمَّا أَعْطَى سُلَيْمَانَ لِقَوْلِهِ: «مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا».

۱۰۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس پر عطاؤنا الخ کے متعلق پوچھا گیا فرمایا خدا نے سلیمان کے متعلق فرمایا ہر عطاؤنا الخ اور خدا نے ان کو ملک عظیم دیا۔ پھر اس آیت کا حکم جاری ہوا رسول اللہ کے لئے پس حضرت کو اختیار تھا جس کو چاہیں دیں جس کو چاہیں نہ دیں ان کو سلیمان سے زیادہ دیا گیا۔

## باولوال باب

۲۔ علم علیہم السلام سابقین میں کس سے مشابہ ہیں ان میں نبوت ماننا ممنوع ہے

۵۲ (باب)

فِي أَنَّ الْأَلَمَةَ بِمَنْ يُشَبِّهُونَ مِمَّنْ مَضَى وَكَرَاهِيَةُ الْقَوْلِ فِيهِمْ بِالنَّبَوَةِ

۱۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَغَيْقٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: «مَا مَوْضِعُ الْعُلَمَاءِ؟» قَالَ: «مِثْلُ ذِي الْقَرْنَيْنِ وَصَاحِبِ سُلَيْمَانَ وَصَاحِبِ مُوسَى عليه السلام»

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ علما و عینا و صیانا و خاتم الانبیاء کا کیا مرتبہ ہے۔ فرمایا وہی جو ذوالقرنین اور موسیٰ سلیمان اور موسیٰ کا ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ قَالَ: قَالَ

أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّمَا الْوُقُوفُ عَلَيْنَا فِي الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ فَأَمَّا السُّؤُةُ فَلَا

۲۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے واجب ہے مخلوق پر کہ امرِ حلال و حرام ہم سے معلوم کریں ائمہ فضلات کی طرف نہ جائیں۔ لیکن نبوت ہم میں نہیں ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْبَرْقِيِّ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحَرِّ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ ذِكْرَهُ خَتَمَ بِنَبِيِّكُمْ النَّبِيِّينَ فَلَا نَبِيَّ بَعْدَهُ أَبَدًا وَخَتَمَ بِكِتَابِكُمُ الْكُتُبَ فَلَا كِتَابَ بَعْدَهُ أَبَدًا وَأَنْزَلَ فِيهِ تَبْيَانَ كُلِّ شَيْءٍ وَخَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَنَبَأَ مَا قَبْلَكُمْ وَفَصَّلَ مَا بَيْنَكُمْ وَخَبَّرَ مَا بَعْدَكُمْ وَأَمَرَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَمَا أَنْتُمْ صَائِرُونَ إِلَيْهِ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے ختم کیا تمہارے نبی پر نبیوں کو، پس ان کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور تمہاری کتاب پر اپنی کتابوں کو ختم کیا۔ پس اس کے بعد کوئی کتاب نہ آئے گی اور اس کتاب میں ہر شے کو بیان کر دیا ہے اور خدا نے تم کو پیدا کیا ہے اور آسمانوں اور زمین کو اور آگاہ کیا پہلے واقعات پر اور فیصلہ کیے تمہارے درمیان جو نزاعات تھے اور خبر دی تم کو بعد والے واقعات سے اور حکم کیا جنت و نار کا اور اس چیز کا جس کی طرف تمہاری بازگشت ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُحْتَارِ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ عَلِيًّا عليه السلام كَانَ مُحَدَّثًا ثَا قُلْتُ : فَتَقُولُ : نَبِيٌّ ، قَالَ : فَحَرَّكَ بِدُونِهِ هَكَذَا <sup>(۱)</sup> ثُمَّ قَالَ : أَوْ كَصَاحِبِ سُلَيْمَانَ أَوْ كَصَاحِبِ مُوسَى أَوْ كَذِي الْقَرْنَيْنِ أَوْ مَا بَلَّغَكُمْ أَنَّهُ عليه السلام قَالَ : وَفِيكُمْ مِثْلُهُ .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے علی علیہ السلام محدث تھے (فرشتہ ان سے کلام کرتا تھا) میں نے کہا تو کیا نبی تھے حضرت نے اپنے ہاتھ کو اس طرح حرکت دی یعنی اشارہ کیا کہ نہیں، پھر فرمایا وصی سلیمان اور وصی موسیٰ کی طرح تھے یا مثل ذوالقرنین کے۔ کیا تم کو خبر نہیں پہنچی کہ حضرت علی نے فرمایا میں تم میں اس کی مثل ہوں۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُأْوِيَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عليہ السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : مَا مَنَزِلُكُمْ وَمَنْ تُشْهِوْنَ مِمَّنْ مَضَى ؟ قَالَ : صَاحِبُ مُوسَى وَذُو الْقَرْنَيْنِ كَانَا غَالِمَيْنِ وَلَمْ يَكُونَا نَبِيَّيْنِ .



۵۔ امام جعفر صادق اور امام محمد باقر علیہما السلام سے مروی ہے میں نے پوچھا آپ کی منزلت کیلئے اور سابقین میں آپ کس سے متاثر ہیں۔ فرمایا صاحب موسیٰ اور ذوالقرنین سے وہ دونوں عالم تھے نبی نہ تھے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ سَدِيدٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنَّ قَوْمًا يَزْعُمُونَ أَنَّكُمْ آلُ اللَّهِ، يَتْلُونَ بِذَلِكَ عَلَيْنَا قُرْآنًا؟ وَهُوَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ إِلَهُ وَفِي الْأَرْضِ إِلَهُ، فَقَالَ: يَا سَدِيدُ سَمِعِي وَبَصِّرِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي مِنْ هَؤُلَاءِ بَرَاءٌ وَبَرَاءَةُ اللَّهِ مِنْهُمْ، مَا هَؤُلَاءِ عَلَى دِينِي وَلَا عَلَى دِينِ آبَائِي وَاللَّهِ لَا يَجْمَعُنِي اللَّهُ وَإِيَّاهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهُوَ سَاخِطٌ عَلَيْهِمْ، قَالَ: قُلْتُ: وَعِنْدَ نَاقَوْمٍ يَزْعُمُونَ أَنَّكُمْ رُسُلٌ يَقْرَأُونَ عَلَيْنَا بِذَلِكَ قُرْآنًا دِيَانِيَّتُهَا الرُّسُلُ كُلُّوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ، فَقَالَ: يَا سَدِيدُ سَمِعِي وَبَصِّرِي وَشَعْرِي وَلَحْمِي وَدَمِي مِنْ هَؤُلَاءِ بَرَاءٌ وَبَرَاءَةُ اللَّهِ مِنْهُمْ وَرَسُولُهُ مَا هَؤُلَاءِ عَلَى دِينِي وَلَا عَلَى دِينِ آبَائِي وَاللَّهِ لَا يَجْمَعُنِي اللَّهُ وَإِيَّاهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهُوَ سَاخِطٌ عَلَيْهِمْ، قَالَ: قُلْتُ: فَمَا أَشْمُ؟ قَالَ: تَحْنُ حُرٌّ أَنْ عِلِمَ اللَّهُ، تَحْنُ تَرَا حِمَّةُ أَمْرِ اللَّهِ، تَحْنُ قَوْمٌ مَعْصُومُونَ، أَمَرَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِطَاعَتِنَا وَنَهَى عَنْ مَعْصِيَتِنَا، تَحْنُ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ عَلَى مَنْ دُونَ السَّمَاءِ وَفَوْقَ الْأَرْضِ.

۷۔ سدید راوی ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ کچھ لوگ گمان کرتے ہیں کہ آپ لوگ قابل عبادت ہیں اور مشرکان کی یہ آیت ثبوت میں پیش کرتے ہیں، وہ وہ ہے جو آسمان میں بھی معبود ہے اور زمین میں بھی، حضرت نے فرمایا اے سدید! میرا کان، میری آنکھ، میری جلد، میرا بدن، میرا گوشت اور میرا خون اور میرے بال ان لوگوں سے بری ہیں اور اللہ بھی ان سے بری ہے خدا کی قسم یہ نہ میرے دین پر ہیں نہ میرے آبا و اجداد کے، خدا روز قیامت مجھ کو اور ان لوگوں کو ایک جگہ جمع نہ کرے گا وہ ان پر غضبناک ہو گا۔ میں نے کہا کچھ لوگوں کا خیال یہ ہے کہ آپ رسول ہیں اور دلیل لاتے ہیں اس آیت قرآنی سے اے رسول! کھاؤ پاک رزق اور نیک عمل کرو جو تم کرتے ہو۔ میں جانتا ہوں۔ فرمایا اے سدید! میرا کان میری آنکھ، میرے بال اور میری جلد، میرا گوشت اور میرا خون ان سے بری ہے اور اللہ اور اس کے رسول بھی بری ہیں وہ نہ میرے دین پر ہیں نہ میرے آبا و اجداد کے۔ واللہ مجھے اور ان کو خدا روز قیامت ایک جگہ جمع نہ کرے گا وہ ان سے ناراض ہے میں نے کہا پھر آپ کون ہیں؟ فرمایا ہم علم الہی کے خزینه دار ہیں، ہم امر الہی کے ترجمان ہیں، ہم معصوم ہیں، اللہ نے ہماری امانت کا حکم دیا ہے اور ہماری نافرمانی سے رد کا ہے ہم اللہ کی محبت بالغہ ہیں آسمان میں اور روئے زمین پر۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَخْرِ عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام

يَقُولُ: الْأَئِمَّةُ بِمَنْزِلَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا أَنَّهُمْ لَيْسُوا بِأَنْبِيَاءَ وَلَا يَحِلُّ لَهُمْ مِنَ التَّسَاوِ مَا يَحِلُّ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَمَّا مَا خَلَا ذَلِكَ فَهُمْ فِيهِ بِمَنْزِلَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آئمہ علیہم السلام رسول اللہ جیسے ہیں مگر وہ نبی نہیں ہیں ان کے لئے اتنی عزتیں حلال نہیں جتنی نبی کے لئے ہیں اس کے علاوہ جتنی تفصیلات اور خصوصیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی ہیں سب میں آئمہ علیہم السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہیں۔

## ترپنوال باب

### آئمہ علیہم السلام محدث و مقہم ہیں

(باب) ۵۳

أَنَّ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مُعَدَّنُونَ مُقَهَّمُونَ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَجَّالِ، عَنِ الْفَارِسِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ زُرَّادَةَ قَالَ: أَرْسَلَ أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ إِلَى زُرَّادَةَ أَنْ يُعْلِمَ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ أَنَّ أَوْصِيَاءَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُعَدَّنُونَ.

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے زرارہ کو بھیجا کہ وہ حکم بن عتبہ کو یہ تعلیم دے کہ اوصیائے محمد علیہم السلام محدث ہیں یعنی فرشتہ ان سے کلام کرتا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدٌ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَخْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَوْقَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ: يَا حَكَمُ هَلْ تَنْدِي بِآيَةِ النَّبِيِّ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ يَعْرِفُ قَائِلَهُ بِهَا وَيَعْرِفُ بِهَا الْأُمُورَ الْعِظَامَ الَّتِي كَانَ يُحَدِّثُ بِهَا النَّاسَ؟ قَالَ الْحَكَمُ: فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: قَدْ وَقَعْتُ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، أَعْلَمُ بِذَلِكَ تِلْكَ الْأُمُورَ الْعِظَامَ، قَالَ: فَقُلْتُ: لَا وَاللَّهِ لَا أَعْلَمُ، قَالَ: ثُمَّ قُلْتُ: الْآيَةُ تُخْبِرُنِي بِهَا يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ؟ قَالَ: هُوَ وَاللَّهُ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ ذِكْرُهُ: «وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَسُولٍ وَلَا نَبِيٍّ وَلَا مُنَادٍ، وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ﷺ مُعَدَّنًا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَبِيعٍ، كَانَ أَخَا عَلِيٍّ لَا مِثْلَهُ سُبْحَانَ اللَّهِ! مُعَدَّنًا؟ كَأَنَّهُ يُنْكِرُ ذَلِكَ، فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ إِنَّ أُمَّتَكَ

بَعْدَ قَدْ كَانَ يَعْرِفُ ذَلِكَ ، قَالَ : فَلَمَّا قَالَ ذَلِكَ سَكَتَ الرَّجُلُ ، فَقَالَ : هِيَ النَّبِيَّةُ هَلَكَتْ فِيهَا  
أَبُو الْخَطَّابِ فَلَمْ يَدْرِمَا تَأْوِيلَ الْمُحَدَّثِ وَالنَّبِيِّ .

۲۔ حکم بن متیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت علی بن الحسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت نے فرمایا۔ اسے  
حکم اکیا تو وہ آیت جانتا ہے جس سے حضرت علیؑ اپنے قتل کو پہچانتے تھے اور ان بڑے بڑے امور کو بھی جو لوگوں کے لئے  
حادث ہوتے ہیں حکم کہتے ہیں میں نے اپنے دل میں کہا کہ آج مجھے علی بن الحسینؑ کے علم سے فیض حاصل ہوگا اور میں امور عظام سے  
واقف ہوں گا پس میں نے کہا میں اس آیت کو نہیں جانتا۔ اللہ بہتر جاننے والا ہے میں نے کہا یا بن رسول اللہ مجھے اس آیت  
کے متعلق آگاہ کیجئے۔ فرمایا۔ خدا کی قسم اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے ہم نے تم سے پہلے نہ کسی رسول کو بھیجا اور نہ نبی اور محدث کو اور علی  
بن ابی طالب محدث تھے ایک شخص نے جس کا نام عبد اللہ بن زید تھا اور وہ آپ کا ماں کی طرف سے سوتیلہ بھائی تھا آپ سے کہا  
سبحان اللہ محدث تھے؟ گویا وہ اس کا منکر ہے پس امام محمد باقر علیہ السلام ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تیری ماں کا بیٹا  
بعد میں اس کو جانا۔ جب حضرت نے یہ فرمایا تو وہ شخص ساکت ہو گیا۔ حضرت نے فرمایا یہی وہ آیت جس کو نہ سمجھنے کی وجہ سے  
ابو الخطاب (محمد بن مقلد اسدی الکوفی غالی ملعون) ہلاک ہوا۔ (وہ کہتا تھا آئمہ انبیاء ہیں جب اس نے سنا کہ وہ محدث ہیں  
قوی اور محدث میں فرق نہ کر سکا اور وہ اپنے پہلے قول سے عدول کر کے کہنے لگا۔ آئمہ معبود ہیں۔

آئیہو ما ارسلنا من قبلك من رسول الا و لا نبی ولا محدث سے امام علیہ السلام نے یہ ظاہر فرمایا کہ کوئی رسول بغیر  
نبوت کے نہیں ہوتا اور نبی بغیر محدث ہوئے نہیں بنتا۔ یعنی فرشتہ اسے بتاتا ہے پس حضرت علیؑ اسی بار پر اپنے قتل کو  
بھی جانتے تھے اور امور عظیمہ کو بھی۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
إِسْمَاعِيلَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : الْأَئِمَّةُ عُلَمَاءُ صَادِقُونَ مُفْتَحُونَ مُحَدَّثُونَ .

۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ آئمہ علماء ہیں، صادق، مفہم اور محدث ہیں۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ وَجَلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ :  
ذَكَرَ الْمُحَدَّثُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : إِنَّهُ يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَلَا يَرَى الشَّخْصَ فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلَتْ  
فِدَاكَ كَيْفَ يَعْلَمُ أَنَّهُ كَلَامُ الْمَلِكِ ؟ قَالَ : إِنَّهُ يُعْطَى الشَّكِينَةَ وَالْوَفَارَ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّهُ كَلَامُ مَلِكٍ .

۴۔ حضرت امام جعفر صادق سے محدث کے متعلق پوچھا گیا۔ فرمایا وہ آواز کو سنتا ہے اور وجود کو نہیں  
دیکھتا۔ راوی نے کہا۔ پھر وہ کیسے جانتا ہے کہ یہ کلام فرشتے کا ہے فرمایا اس کو ایسا سکینہ اور وفار حاصل ہے کہ وہ

جان لیتا ہے کہ یہ کلام فرشتہ کر رہا ہے۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَغْيَنَ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام إِنَّ عَلِيًّا عليه السلام كَانَ مُحَدَّثًا نَا، فَخَرَجْتُ إِلَى أَصْحَابِي فَقُلْتُ: جِئْتُكُمْ بِمَجِيبَةٍ، فَقَالُوا: وَمَا هِيَ؟ فَقُلْتُ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: كَانَ عَلِيُّ عليه السلام مُحَدَّثًا نَا، فَقَالُوا: مَا صَنَعْتَ شَيْئًا إِلَّا سَأَلْتَهُ مَنْ كَانَ يُحَدِّثُهُ، فَارْجَعْتَ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: إِنِّي حَدَّثْتُ أَصْحَابِي بِمَا حَدَّثَنِي فَقَالُوا: مَا صَنَعْتَ شَيْئًا إِلَّا سَأَلْتَهُ مَنْ كَانَ يُحَدِّثُهُ، فَقَالَ لِي: يُحَدِّثُهُ مَلَكٌ، قُلْتُ: تَقُولُ: إِنَّهُ نَبِيُّي؟ قَالَ: فَحَرِّكَ يَدَهُ هَكَذَا: أَوْ كَمَا حَبِ سُلَيْمَانَ أَوْ كَمَا حَبِ مُوسَى أَوْ كَذِي الْقُرْنَيْنِ أَوْ مَا بَلَّغَكُمْ أَنَّهُ عليه السلام قَالَ: وَفِيكُمْ مِثْلُهُ.

۵۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے علیؑ محدث تھے میں اپنے دوستوں کے پاس آیا تو ان سے کہا۔ میں ایک عجیب بات سنانے آیا ہوں انھوں نے پوچھا وہ کیا ہے۔ میں نے کہا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ علیؑ محدث تھے انھوں نے کہا مجھے پوچھنا چاہیے تھا کہ کون ان سے بات کرتا ہے۔ میں لوٹ کر آیا اور کہا۔ میں نے آپؑ کا قول امما سے نقل کیا تو انھوں نے ایسا کیا کہ آپؑ فرشتہ کلام کرتا تھا میں نے کہا تو کیا وہ نبی تھے آپؑ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے بتلایا کہ نہیں بلکہ وہ تھے مثل در سلیمان، صاحب موسیٰ اور ذوالقرنین کی طرح، کیا تم نے حضرت علیؑ کا یہ قول نہیں سنا۔ میں ان کی مثل ہوں۔

## چونواں باب

آن ارواح کا ذکر جو آئمہ علیہم السلام میں ہوتی ہیں  
(باب) ۵۴

فِي ذِكْرِ الْأَرْوَاحِ الَّتِي فِي الْأَيَّامِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ اليماني، عَنْ جَابِرِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: يَا جَابِرُ! إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ الْخَلْقَ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً» فَأَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ مَا أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ، قَالَ السَّابِقُونَ هُمْ رُسُلُ اللَّهِ عليه السلام وَخَاصَّةُ اللَّهِ مِنْ خَلْقِهِ، جَعَلَ فِيهِمْ خَمْسَةَ أَزْوَاجٍ أَبَدَهُمْ بِرُوحِ الْقُدُسِ

فَعَرَفُوا الْأَشْيَاءَ وَآيَدَهُمْ بِرُوحِ الْإِيمَانِ فِيهِ خَافُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَآيَدَهُمْ بِرُوحِ الْقُوَّةِ فِيهِ قَدَرُوا عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَآيَدَهُمْ بِرُوحِ الشَّهْوَةِ فِيهِ اشْتَهَوْا طَاعَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَكَرِهُوا مَعْصِيَتَهُ وَجَعَلَ فِيهِمْ رُوحَ الْمَدْرَجِ الَّذِي بِهِ يَذْهَبُ النَّاسُ وَيَجِبُونَ وَجَعَلَ فِي الْمُؤْمِنِينَ : أَصْحَابَ الْمَيْمَنَةِ رُوحَ الْإِيمَانِ فِيهِ خَافُوا اللَّهَ وَجَعَلَ فِيهِمْ رُوحَ الْقُوَّةِ فِيهِ قَدَرُوا عَلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَجَعَلَ فِيهِمْ رُوحَ الشَّهْوَةِ فِيهِ اشْتَهَوْا طَاعَةَ اللَّهِ وَجَعَلَ فِيهِمْ رُوحَ الْمَدْرَجِ الَّذِي بِهِ يَذْهَبُ النَّاسُ وَيَجِبُونَ.

۱۔ جاہر جعفری سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے۔ اے جابر اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا اپنی مخلوق کو تین قسم کا جیسا کہ فرماتا ہے تم تین قسم کے جوڑے ہو۔ داہنی طرف والے کیا ہیں (داہنی طرف والے) (ربا اعتبار مائل و مراتب) اور بائیں طرف والے کیا ہیں بائیں طرف (ربا اعتبار درجات و مذاب) اور نیکیوں کی طرف سبقت کرنے والے تو سبقت کرنے والے ہی ہیں اور وہی مقربانِ بارگاہِ ایزدی ہیں اور سبقت کرنے والے وہ مرسلین ہیں اور اللہ کی مخلوق میں اس کے مخصوص بندے ہیں خدا ان میں پانچ روحوں پیدا کی ہیں اور تائید کی ہے ان کی روح القدس سے اس سے وہ اشیاء کی معرفت حاصل کرتے ہیں دوسرے ان کی تائید کی روح ایمان سے جس کی وجہ سے اللہ سے ڈرتے ہیں تیسرے ان کو روح قوت دی جس کی وجہ سے وہ طاعتِ خدا پر قدرت رکھتے ہیں چوتھے روح شہوت دی جس سے ان میں طاعتِ خدا کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور معصیت سے کراہت کرتے ہیں، پانچویں ان کو روحِ مدرج دی جس سے وہ لوگوں سے ملنے ہیں اور لوگ ان کے پاس آتے ہیں اور مومنین اور اصحابِ مینہ کو روحِ ایمان دی جس سے وہ خوفِ خدا کرتے ہیں اور روح قوت دی جس سے وہ طاعتِ خدا پر قدرت رکھتے ہیں اور روح شہوت دی جس سے ان کے دل میں طاعتِ خدا کی خواہش پیدا ہوتی ہے اور روحِ مدرج جس سے وہ لوگوں کے پاس جاتے ہیں اور لوگ ان کے پاس آتے ہیں۔

۲۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عَمَرَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنِ الْمُنَحَّلِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ عِلْمِ الْعَالَمِ ، فَقَالَ لِي : يَا جَابِرُ ! إِنَّ فِي الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْصِيَاءِ خَمْسَةَ أَرْوَاحَ : رُوحَ الْقُدُسِ وَرُوحَ الْإِيمَانِ وَرُوحَ الْحَيَاةِ وَرُوحَ الْقُوَّةِ وَرُوحَ الشَّهْوَةِ ، فَبَرُوحِ الْقُدُسِ يَا جَابِرُ ! عَرَفُوا مَا تَحْتَ الْعَرْشِ إِلَى مَا تَحْتَ الثَّرَى ، ثُمَّ قَالَ : يَا جَابِرُ ! إِنَّ هَذِهِ الْأَرْبَعَةَ أَرْوَاحَ يُصِيبُهَا الْحَدَثَانُ إِلَّا لِرُوحِ الْقُدُسِ فَإِنَّهَا لَا تَلْبَسُ وَلَا تَلْعَبُ .

۲۔ جاہر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے علمِ عالم (امام) کے متعلق پوچھا۔ فرمایا،

اسے جابر انبیاء اور اوصیاء میں پانچ روہیں ہوتی ہیں، روح القدس، روح ایمان، روح حیات، روح القوت، روح شہوت، روح القدس سے انہوں نے پہچانا، ان تمام چیزوں کو جو عرش اور زمین سے نیچے تک ہیں آخر کی چار کو حادثے عارض ہوتے ہیں لیکن روح القدس لہو و لعب سے دور رہتی ہے۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَانٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ عِلْمِ الْإِمَامِ بِمَا فِي أَفْطَارِ الْأَرْضِ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ مَرْحَى عَلَيْهِ سِتْرُهُ، فَقَالَ: يَا مُفَضَّلُ! إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى جَعَلَ فِي النَّبِيِّ وَالْإِمَامِ خَمْسَةَ أَرْوَاحٍ: رُوحَ الْحَيَاةِ فِيهِ دَبٌّ وَدَرَجٌ وَرُوحُ الْقُوَّةِ فِيهِ نَهَضٌ وَجَاهِدٌ وَرُوحُ الشَّهْوَةِ فِيهِ أَكَلٌ وَشَرِبٌ وَأَتَى النِّسَاءِ مِنَ الْحَلَالِ وَرُوحُ الْإِيمَانِ فِيهِ آمَنٌ وَعَدَلٌ وَرُوحُ الْقُدُسِ فِيهِ حَمَلُ النُّبُوَّةِ فَإِذَا قُبِضَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ انْتَقَلَ رُوحُ الْقُدُسِ فَصَارَ إِلَى الْإِمَامِ وَرُوحُ الْقُدُسِ لَا يَنَامُ وَلَا يَغْفُلُ وَلَا يَلْهُو وَلَا يَزْهُو وَالْأَرْوَاحُ تَنَامُ وَتَغْفُلُ وَتَزْهُو وَتَلْهُو وَرُوحُ الْقُدُسِ كَانَ يَرَى بِهِ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے علم امام کے متعلق سوال کیا کہ وہ کیونکر اطراف عالم کی خبر رکھتے ہیں در آنحالیکہ وہ اپنے گھر میں ہوتے ہیں اور حجاب دیکھنے سے مانع ہوتے ہیں۔ فرمایا۔ اے مفصل فدائے نبی میں پانچ روہیں قرار دی ہیں روح حیات جس سے چلتا پھرتا ہے روح قوت جس سے اٹھتا اور چہاڑ کرتا ہے روح شہوت جس سے کھانا پیتا اور بطریق احسن حلال عورتوں سے مباشرت کرتا ہے اور روح ایمان جس سے ایمان لاتا ہے اور افراط و تفریط سے محفوظ رہتا ہے اور روح القدس جو حامل نبوت ہے جب نبی کی روح قبض ہوتی ہے تو یہ روح امام کی طرف آتی ہے روح یعنی علم و عمل امام بھی نبی جیسا ہے، روح القدس سوتی نہیں نہ غافل ہوتی ہے نہ نائم دنیا ہوتی ہے نہ کار دین سے غافل باقی چار سوتی بغافل ہوتی ہیں کار دین ترک کرتی اور معاملات دنیا میں انہماک رکھتی ہیں اور روح القدس ان باتوں سے بری ہے

## پچپنواں باب

وہ روح جسے اللہ اصلاح احوال آئمہ علیہم السلام کرتا ہے

۵۵ (باب)

الرُّوحُ الَّتِي يُسَيِّدُ اللَّهُ بِهَا الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ،

عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ الْكِنَانِيِّ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ﴿وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ﴾ قَالَ: خَلَقَ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَعْظَمَ مِنْ جِبْرِائِيلَ وَمِيكَائِيلَ، كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم يُخْبِرُهُ وَيُسَدِّدُهُ وَهُوَ مَعَ الْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اسی طرح ہم نے وحی کی تمہاری طرف روح کی جو ہمارے امر سے ہے تم نہیں جانتے تھے کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے فرمایا وہ روح خدا کی مخلوق میں سے ایک مخلوق ہے جو جبرائیل اور میکائیل سے عظیم تر ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتی ہے ان کو خبر دیتی ہے اور درستی حال کرتی ہے رسول کے بعد وہ ائمہ کے ساتھ ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ، عَنْ أَشْبَاطِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَأَلَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ هَيْبَةٍ: «أَنَا حَاضِرٌ - عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ - وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا، فَقَالَ: مُنْذُ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ الرُّوحَ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم مَا صَعِدَ إِلَى السَّمَاءِ وَإِنَّمَا لَقِينَا.

۳۔ اشباط بن سالم سے مروی ہے کہ اہل بیت کے ایک شخص نے راسخا لیک میں موجود تھا امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیت کے متعلق سوال کیا "وکنذک اوھینا الیک روحا من امرنا" امام علیہ السلام نے فرمایا کہ جب سے خدا نے اس روح کو نازل کیا ہے وہ آسمان کی طرف نہیں گئی ہے یعنی وہ ہمیشہ قیامت تک اوصیائے نبی کے ساتھ اسی طرح باقی رہے گی جس طرح آنحضرت کے ساتھ تھی، وہ بے شک ہمارے ساتھ ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «يَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي» قَالَ: خَلَقَ أَعْظَمَ مِنْ جِبْرِائِيلَ وَمِيكَائِيلَ، كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَهُوَ مَعَ الْأَئِمَّةِ وَهُوَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ.

۵۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیت "یسألونک عن الروح" کے متعلق پوچھا فرمایا وہ اللہ کی ایک مخلوق ہے جبرائیل اور میکائیل سے عظیم ہے وہ رسول اللہ کے ساتھ تھی وہ ائمہ کے ساتھ ہے اور وہ الوہی و قوتوں میں سے ایک ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ :  
 سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : «سَأَلُونَا عَنْ الرُّوحِ قُلُ الرُّوحِ مِنْ أَمْرِ رَبِّي» قَالَ : خَلَقَ أَعْظَمُ  
 مِنْ جَبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ ، لَمْ يَكُنْ مَعَ أَحَدٍ مِمَّنْ مَضَى ، غَيْرَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وَهُوَ مَعَ الْأَئِمَّةِ يَسُدُّ دُهُمَ  
 وَلَيْسَ كُلُّ مَا طَلِبَ وَجِدَ .

۴- ابو بصیر سے مروی ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ اس نے یسئذ تک عن الروح ، روح خدا کی ایک مخلوق  
 ہے جو جبریل اور میکائیل سے بڑی ہے۔ سولے حضرت رسول خدا کی کے پاس تھیں رہی وہ آئمہ کے ساتھ ہے ان کی حالت کی  
 اصلاح کرتے اور ایسا نہیں ہے کہ ان میں امر کی خواہش رکھے اسے پاس لے۔

ه مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عُمَرَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ ، عَنْ  
 مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنِ الْعِلْمِ ، أَهْوَعِلْمُ يَتَعَلَّمُهُ الْعَالَمُ مِنْ  
 أَقْوَاهِ الرِّجَالِ أَمْ فِي الْكِتَابِ عِنْدَكُمْ تَقْرَوْنَهُ فَتَعْلَمُونَ مِنْهُ ؟ قَالَ : الْأَمْرُ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ وَ  
 أَوْجَبُ ، أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَكَذَلِكَ أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ رُوحًا مِنْ أَمْرِنَا مَا كُنْتَ تَدْرِي  
 مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ » ثُمَّ قَالَ : أَمَّا شَيْءٌ يَقُولُ أَصْحَابُكُمْ فِي هَذِهِ الْآيَةِ أَيَقْرَؤُونَ أَنَّهُ كَانَ فِي  
 خَالٍ لَا يَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ ؟ فَقُلْتُ : لَا أَدْرِي - جُعِلْتُ فِدَاكَ - مَا يَقُولُونَ ، فَقَالَ (عليه السلام) :  
 بَلَى قَدْ كَانَ فِي خَالٍ لَا يَدْرِي مَا الْكِتَابُ وَلَا الْإِيمَانُ حَتَّى بَعَثَ اللَّهُ تَعَالَى الرُّوحَ الَّتِي ذَكَرَ فِي  
 الْكِتَابِ ، فَلَمَّا أَوْحَاهَا إِلَيْهِ عَلِمَ بِهَا الْعِلْمَ وَالْقَهْمَ وَهِيَ الرُّوحُ الَّتِي يُعْطِيهَا اللَّهُ تَعَالَى مَنْ شَاءَ ،  
 فَإِذَا أَعْطَاهَا عَبْدًا عَلَّمَهُ الْقَهْمَ .

۵- راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا علم کی متعلق کیا اس سے مراد یہ ہے کہ لوگوں کے  
 منہ سے حاصل ہوا اس کتاب سے جس کو پڑھتے ہیں فرمایا۔ اس کی شان اس سے بہت زیادہ بزرگ ہے اور زیادہ فرض ہے کیا  
 یہ آیت نہیں پڑھی۔ وکذلک اوھینا الیک الخ پھر فرمایا تمہارے اصحاب ان کے بارے میں کیا کہتے ہیں کیا وہ اقرار کرتے ہیں کہ وہ  
 ایک حالت تھی کہ حضرت نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے۔ میں نے کہا مجھے معلوم نہیں ، وہ کیا کہتے ہیں۔ فرمایا۔ ہاں  
 ایک وقت ایسا تھا کہ حضرت نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور ایمان کیا ہے یہاں تک کہ خدا نے اس روح کو بھیجا جس کا ذکر  
 قرآن میں ہے پس اس کے وحی کرتے ہی آپ کو علم و فہم حاصل ہو گیا یہ عطیہ الہی ہے جسے چاہے وہ عطا کرے اور جب کسی بندہ کو  
 عطا کرتا ہے تو اس کو فہم کی تعلیم دیتا ہے۔



۳۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ سَعْدِ الْأَسْكَافِ قَالَ : أَتَى رَجُلٌ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَسْأَلُهُ عَنِ الرُّوحِ ، أَلَيْسَ هُوَ جِبْرِئِيلُ ؟ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : جِبْرِئِيلُ عليه السلام مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحُ غَيْرُ جِبْرِئِيلَ - فَكَوَّرَ ذَلِكَ عَلَى الرَّجُلِ - فَقَالَ لَهُ : لَقَدْ فُتَّ عَظِيمًا مِنَ الْقَوْلِ ، مَا أَحَدٌ يَزْعُمُ أَنَّ الرُّوحَ غَيْرُ جِبْرِئِيلَ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ : إِنَّكَ صَالٌّ تَرْوِي عَنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ ، يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِيَسْبِغَ عليه السلام وَأَتَى أَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ يُنَزِّلُ الْمَلَائِكَةَ بِالرُّوحِ ، وَالرُّوحُ غَيْرُ الْمَلَائِكَةِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ .

۴۔ راوی کہتا ہے ایک شخص امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس آیا اور روح کے متعلق سوال کیا۔ اس سے مراد جبرئیل نہیں؟ فرمایا۔ جبرئیل تو ملائکہ سے ہیں اور روح جبرئیل کے علاوہ ہے یہ آپ نے مکر فرمایا۔ اس نے کہا کہ یہ تو آپ بہت بڑی بات کہہ رہے ہیں کوئی بھی یہ گمان نہیں کرتا کہ روح غیر جبرئیل ہے حضرت نے فرمایا تو گمراہ ہے اہل ضلالت کا قول روایت کرتا ہے خدا اپنے نبی سے فرماتا ہے خدا کا امر آگیا تم اس میں جلدی نہ کرو پاک و برتر ہے اللہ اس سے کہ لوگ اس کا شریک قرار دیتے ہیں ملائکہ نازل ہوتے ہیں روح کے ساتھ پس ملائکہ غیر روح ہیں اللہ کی ان پر رحمت ہو۔

## پچھنواں باب

امام اپنے سے پہلے امام کے علوم کو کب جانتا ہے

(باب ۵۶)

وَقَدْ مَا يَعْلَمُ الْإِمَامُ جَمِيعَ عِلْمِ الْإِمَامِ الَّذِي سَنَّ قَبْلَهُ عَلَيْهِمْ جَمِيعاً السَّلَام

۱۔ عُمَرُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ ، عَنْ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَتَى يَعْرِفُ الْآخِرُ مَا عِنْدَ الْأَوَّلِ ؟ قَالَ : فِي آخِرِ دَقِيقَةٍ تَبْقَى مِنْ رَوْحِهِ .

۱۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا: امام اپنے پہلے امام کے تمام علوم کو کب پاتا ہے فرمایا۔ اس کی زندگی کے آخری وقت میں۔

۲۔ مُحَمَّدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ، عَنْ الْحَكَمِ بْنِ مُسْكِينٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ رَزَادَةَ وَ جَمَاعَةٍ مَعَهُ قَالُوا: سَمِعْنَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: يَعْرِفُ الَّذِي يَدَّ الْإِمَامَ عِلْمٌ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ فِي آخِرِ دَقِيقَةٍ تَبْقَى مِنْ رُوحِهِ.

۲۔ راویوں نے بیان کیا کہ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امام اس کی زندگی کے آخری لمحے میں اپنے سے پہلے امام کے علوم کو جانتا ہے۔

**توضیح۔** یعنی جب امام رحلت فرمائے لگتا ہے تو وہ اپنے بعد پیرا ہونے والے امام کو اسرارِ امامت تعلیم کرتا ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: الْإِمَامُ مَنْ يَعْرِفُ إِمَامَتَهُ وَيُنْهِي الْأَمْرَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: فِي آخِرِ دَقِيقَةٍ مِنْ حَيَاةِ الْأَوَّلِ.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ امام اسرارِ امامت کب جانتا ہے اور امرِ امامت اس کی طرف کب منتہی ہوتا ہے۔ فرمایا۔ پہلے امام کی زندگی کے آخر وقت۔

## ستاد نواں باب

### سب امام علم و شجاعت و طاعت میں برابر ہیں

۵۷ (باب)

فِي أَنَّ الْأَئِمَّةَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ فِي الْعِلْمِ وَالشَّجَاعَةِ وَالطَّاعَةِ سَوَاءٌ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ، عَنِ الْخَشَابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ [اللَّهُ تَعَالَى] وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَا أَلَتْنَاهُمْ مِنْ عَمَلِهِمْ مِنْ شَيْءٍ ۚ قَالَ: الَّذِينَ آمَنُوا: النَّبِيُّ صلوات اللہ علیہ وَآمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليہ السلام وَذُرِّيَّتُهُ الْأَئِمَّةُ وَالْأَوْصِيَاءُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ، أَلْحَقْنَا بِهِمْ وَلَمْ نَنْقُصْ ذُرِّيَّتَهُمُ الْحُجَّةَ النَّبِيَّ جَاءَ بِهَا مُحَمَّدٌ صلوات اللہ علیہ فِي عَلِيِّ عليہ السلام وَحُجَّتُهُمْ وَاحِدَةٌ وَطَاعَتُهُمْ وَاحِدَةٌ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا ہے، جو لوگ ایمان لائے اور ان کی ذریت نے ایمان میں ان کا اتباع کیا تو ہم نے ان کی ذریت کو ان سے ملحق کر دیا اور ان کے عمل سے کوئی شے کم نہیں کی۔ (طور) پھر امام نے فرمایا جو لوگ ایمان لے آئے ہیں نبی اور امیر المومنین پر اور ان کی اولاد میں آئمہ اور اصیاء پر اور ہم نے کم نہیں کیا ان کی ذریت سے اس حجت کو جو رسول لائے علیؑ کے بارے میں ان کی دلیل اور حجت (نبوت ہو یا امامت) ایک ہی ہے اور اطاعت بھی ایک ہی طرح کی ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ دَاوُدَ التَّهْمَنِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ لِي : نَحْنُ فِي الْعِلْمِ وَالشَّجَاعَةِ سَوَاءٌ وَفِي الْعَطَايَا عَلِيُّ قَدِيمًا تَوَمَّرُ .

۲۔ فرمایا، امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم علم اور شجاعت میں سب برابر ہیں اور عطایا میں بقدر اس کے بجاتے ہیں جس کا حکم دیا گیا ہو۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : نَحْنُ فِي الْأَمْرِ وَالْفَهْمِ وَالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ نَجْرِي مَجْرَى وَاحِدًا ، فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلِيٌّ فَلَهُمَا فَضْلُهُمَا .

۳۔ فرمایا، امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہم امر و فہم اور حلال و حرام میں ایک دوسرے کے قائم مقام ہیں لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور علیؑ دونوں کو فضیلت حاصل ہے۔

## اٹھاؤ نواں باب

ہر امام اپنے بعد آنے والے امام کو پہچانتا ہے اور آپ  
ان اللہ یا مہرکم ان تودوا الامانات الی اہلہا آئمہ کی شان میں  
(باب) ۵۸

أَنَّ الْإِمَامَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَعْرِفُ الْإِمَامَ الَّذِي يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنَّ قَوْلَ اللَّهِ تَعَالَى : إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا ، فِيهِمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ نَزَلَتْ  
۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ

عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ بَرِيدِ الْعَجَلِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ» قَالَ: إِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ، قَالَ: إِنَّا نَعْنِي، أَنْ يُؤَدِّيَ الْأَوَّلُ إِلَى الْإِمَامِ الَّذِي بَعْدَهُ الْكُتُبَ وَالْعِلْمَ وَالسَّلَاحَ، وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ، الَّذِي فِي أَيْدِيكُمْ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» إِنَّا نَعْنِي خَاصَّةً، أَمَرَ جَمِيعَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِطَاعَتِنَا، فَإِنْ خِفْتُمْ تَنَارُعًا فِي أَمْرِ قُرْدُوهُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ، كَذَا تَرَلَّتْ وَكَيْفَ يَأْمُرُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِطَاعَةِ وَلَا إِمْرٍ يُرَخِّصُ فِي مُنَازَعَتِهِمْ؟ إِنَّمَا قِيلَ ذَلِكَ لِلْمَأْمُورِينَ الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ: «أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ».

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اللہ حکم دیتا ہے تم کو کہ امانتوں کو اس کے اہل کے سپرد کرو اور جب لوگوں کے درمیان حکم کرو تو عدل سے حکم دو۔ فرمایا۔ اس سے مراد ہم ہیں یعنی پہلا امام اپنے بعد والے امام کو کتابیں، علم اور ہتھیار جو امانت الہیہ ہیں سپرد کر دے اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے لگو تو از روئے انصاف فیصلہ کرو پھر خدا نے لوگوں سے کہا اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی، یعنی ہماری خاص کرا طاعت فرض ہے تمام مومنین پر تا قیامت۔ پھر فرماتا ہے اگر تم کو کسی امر میں جھگڑے کا خوف ہو تو رجوع کرو اللہ رسول اور اپنے اولی الامر کی طرف، اگر دالیمان امر اور رعایا کے درمیان جھگڑا مراء ہوتا (جیسا کہ اہل سنت کہتے ہیں) تو کیسے ممکن تھا کہ والیان امر کی اطاعت کا حکم بھی دیتا اور پھر ان کو جھگڑے میں شریک بھی کرتا یہ تو ان مامورین کے لئے ہے جن سے کہا گیا ہے کہ تم اطاعت کرو اللہ اور رسول کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: سَأَلْتُ الرَّضَا عليه السلام عَنِ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ» قَالَ: إِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ، قَالَ: إِنَّا نَعْنِي، أَنْ يُؤَدِّيَ الْأَوَّلُ إِلَى الْإِمَامِ الَّذِي بَعْدَهُ الْكُتُبَ وَالْعِلْمَ وَالسَّلَاحَ، وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ، الَّذِي فِي أَيْدِيكُمْ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» إِنَّا نَعْنِي خَاصَّةً، أَمَرَ جَمِيعَ الْمُؤْمِنِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِطَاعَتِنَا، فَإِنْ خِفْتُمْ تَنَارُعًا فِي أَمْرِ قُرْدُوهُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ، كَذَا تَرَلَّتْ وَكَيْفَ يَأْمُرُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِطَاعَةِ وَلَا إِمْرٍ يُرَخِّصُ فِي مُنَازَعَتِهِمْ؟ إِنَّمَا قِيلَ ذَلِكَ لِلْمَأْمُورِينَ الَّذِينَ قِيلَ لَهُمْ: «أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ».

۱۔ امام رضا علیہ السلام سے راوی نے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد کرو۔ فرمایا اس سے مراد آئمہ ہیں آئمہ آل محمد اور ان کو حکم ہے کہ ہر امام اپنے بعد والے امام کو اسرار الہیہ تعلیم دے اور ان کے سوا کسی اور کو اس سے مخصوص نہ کرے اور نہ اس سے اس امانت کو پوشیدہ رکھے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا » ، قَالَ : هُمْ الْأَئِمَّةُ يُؤَدُّونَ الْإِمَامَ إِلَى الْإِمَامِ مِنْ بَعْدِهِ وَلَا يَخْصُ بِهَا غَيْرُهُ وَلَا يَزُوبُ عَنْهُ .

۳۔ فرمایا۔ امام رضا علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق کہ اللہ حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل تک پہنچا دو اس سے مراد امام ہیں کہ ہر امام اپنے بعد والے کو امانت الہیہ پہنچا دے اور اس کے سوا دوسرے کو نہ دے اور نہ اس سے پوئیدہ رکھے

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي يَعْقُوبٍ ، عَنْ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا » ، قَالَ : أَمَرَ اللَّهُ الْإِمَامَ الْأَوَّلَ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى الْإِمَامِ الَّذِي بَعْدَهُ كُلَّ شَيْءٍ عِنْدَهُ .

۴۔ راوی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ ان اللہ یا حکم دے کہ امانتوں کو ان کے اہل تک پہنچا دو اس نے امام اول کو حکم دیا ہے کہ وہ اسرار امانت اپنے بعد والے امام کے سپرد کر دے اور وہ جسے دے دے جو اس کے پاس ہے

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَا يَمُوتُ الْإِمَامُ حَتَّى يَعْلَمَ مَنْ يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ قَبُولِي [إِلَيْهِ] .

۵۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام اپنے بعد والے امام کو پہچانتا ہے اور اس کو وصیت کرتا ہے۔

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ [ابْنِ] أَبِي عُثْمَانَ ، عَنْ الْمُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الْإِمَامَ يَعْرِفُ الْإِمَامَ الَّذِي مِنْ بَعْدِهِ قَبُولِي [إِلَيْهِ] .

۶۔ امام اپنے بعد والے امام کو پہچانتا ہے اور وصیت کرتا ہے۔

۷۔ أَحْمَدُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَا مَاتَ عَالِمٌ حَتَّى يُعَلِّمَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى مَنْ يُوَصِّيهِ؟

۷۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی امام رحلت فرماتا ہے تو اللہ اس کو بتا دیتا ہے کہ اس کا وصی کون ہے

## انسٹواں باب

### امامت عہد الہی سے یکے بعد دیگرے

((باب) ۵۹)

أَنَّ الْإِمَامَةَ عَمِلُوهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعْرُودِينَ وَاحِدًا إِلَى وَاحِدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ  
۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبَانَ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَدْ كَرُّوا الْأَوْصِيَاءَ وَذَكَرْتُ إِسْمَاعِيلَ، فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ يَا أَبَانُ مَا ذَاكَ إِلَيْنَا وَمَا هُوَ إِلَّا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يُنْزِلُ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ.

۱۔ ابوالبیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ لوگوں نے اوصیاء کا ذکر کیا میں نے اسماعیل (حضرت کے بڑے صاحبزادے جن کو داندی بولہ سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے بعد امام مانتے ہیں) کا ذکر کیا۔ فرمایا۔ نہیں۔ اے ابو محمد (کنیت ابوالبیر) ایسا نہیں ہے یہ اختیار اللہ کو ہے اس نے ایک کے بعد دوسرے کا نام نازل کر دیا ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَشْعَثِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: أَتَرَوْنَ الْمَوْصِيَّ مِنْ أَصْحَابِي إِلَى مَنْ يُرِيدُ؟ لَا وَاللَّهِ وَلَكِنْ عَهْدٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ﷺ لِرَجُلٍ فَرَجُلٍ حَتَّى يَنْتَهِيَ الْأَمْرُ إِلَى صَاحِبِهِ. الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُورٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ مِثَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَمِثْلُهُ.

۲۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو پچھتے سنا۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ وصیت کرنے والا ہم میں سے جس کو چاہتا ہے وصیت کرتا ہے بخدا ایسا نہیں ہے بلکہ یہ عہد ہے اللہ اور رسول کا۔ ایک شخص کے بعد دوسرے کے لئے یہاں تک

که امر امامت صاحب امر ترک نشی ہو۔

٣. الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ : عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَابِئَانَ ، عَنْ عَمِّ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الْإِمَامَةَ عِنْدَ مَنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعَهُودٌ لِرِجَالٍ مُّسَمَّيْنَ ، لَيْسَ لِلْإِمَامِ أَنْ يَرْوِيَهَا عَنِ الذَّهَبِيِّ يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ ، إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَوْحَى إِلَى دَاوُدَ عليه السلام أَنْ اتَّخِذْ وَصِيًّا مِنْ أَهْلِكَ فَإِنَّهُ قَدْ سَبَقَ فِي عِلْمِي أَنْ لَا أَمُتَ نَبِيًّا إِلَّا وَلَهُ وَصِيٌّ مِنْ أَهْلِهِ وَكَانَ لِدَاوُدَ عليه السلام أَوْلَادٌ عِدَّةٌ وَ فِيهِمْ غُلَامٌ كَانَتْ أُمُّهُ عِنْدَ دَاوُدَ وَ كَانَ لَهَا مُجِيبًا فَدَخَلَ دَاوُدُ عليه السلام عَلَيْهَا حِينَ أَتَاهُ الْوَحْيُ فَقَالَ لَهَا : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحَى إِلَيَّ بِأَمْرٍ بِي أَنْ اتَّخِذَ وَصِيًّا مِنْ أَهْلِي ، فَقَالَتْ لَهُ أَمْرًا تَهُ : فَلْيَكُنْ ابْنِي ، قَالَ : ذَلِكَ أُرِيدُ ، وَكَانَ السَّابِقُ فِي عِلْمِ اللَّهِ الْمُخْتَوِّمُ عِنْدَهُ أَنَّهُ سُلَيْمَانُ ، فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى دَاوُدَ : أَنْ لَا تَعْجَلَ دُونَ أَنْ يَأْتِيكَ أَمْرِي ، فَلَمْ يَلْبَثْ دَاوُدُ أَنْ وَرَدَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي الْغَنَمِ وَالْكَرْمِ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى دَاوُدَ أَنْ اجْمَعْ وَلَدَكَ فَمَنْ قَضَى بِهِ الْقَضِيَّةَ فَأَصَابَ فَهُوَ وَصِيُّكَ مِنْ بَعْدِكَ ، فَجَمَعَ دَاوُدُ عليه السلام وَلَدَهُ ، فَلَمَّا أَنْ قَصَرَ الْخَصْمَانِ قَالَ سُلَيْمَانُ عليه السلام : يَا صَاحِبَ الْكَرْمِ ! مَنْ دَخَلَ غَنَمَ هَذَا الرَّجُلِ كَرْمَكَ ؟ قَالَ : دَخَلْتُهُ لَيْلًا ، قَالَ : قَدْ قَضَيْتَ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ الْغَنَمِ ! يَا أَوْلَادَ غَنَمِكَ وَ أَصْوَابَهَا فِي غَاوِلِكَ هَذَا ثُمَّ قَالَ لَهُ دَاوُدُ : فَكَيْفَ لَمْ تَقْضِ بِرِغَابِ الْغَنَمِ وَقَدْ قَوْمَ ذَلِكَ عِلْمًا ، بَنِي إِسْرَائِيلَ وَ كَانَ ثَمَنْ الْكَرْمِ قِيَمَةُ الْغَنَمِ ؟ فَقَالَ سُلَيْمَانُ : إِنَّ الْكَرْمَ لَمْ يَجْنُثْ مِنْ أَصْلَابِهِ إِلَّا مَا أَكَلَ حِمْلَهُ وَهُوَ عَائِدٌ فِي قَابِلٍ ، فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى دَاوُدَ : إِنَّ الْقَضَاءَ فِي هَذِهِ الْقَضِيَّةِ مَا قَضَى سُلَيْمَانُ بِدٍ ، يَا دَاوُدُ : أَرَدْتَ أَمْرًا وَ أَرَدْنَا أَمْرًا غَيْرَهُ ، فَدَخَلَ دَاوُدُ عَلَى أَمْرَاتِهِ فَقَالَ : أَرَدْنَا أَمْرًا وَ أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمْرًا غَيْرَهُ وَلَمْ يَكُنْ إِلَّا مَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ، فَقَدْ رَضِينَا بِأَمْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ سَلَمْنَا . وَكَذَلِكَ الْأَوْصِيَاءُ عليهم السلام ، لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَتَعَدَّوْا بِهَذَا الْأَمْرِ فَيُجَاوِزُونَ صَاحِبَهُ إِلَى غَيْرِهِ .

قال الكليني معنى الحديث الأول : أَنَّ الْغَنَمَ لَوْ دَخَلَتِ الْكَرْمَ نَهَارًا ، لَمْ يَكُنْ عَلَى صَاحِبِ الْغَنَمِ شَيْءٌ ، لِأَنَّ لِصَاحِبِ الْغَنَمِ أَنْ يُسَرِّحَ غَنَمَهُ بِالنَّهَارِ تَرْغِيًا وَ عَلَى صَاحِبِ الْكَرْمِ حِفْظُهُ وَعَلَى صَاحِبِ الْغَنَمِ أَنْ يَرِيطَ غَنَمَهُ لَيْلًا وَلِصَاحِبِ الْكَرْمِ أَنْ يَنَامَ فِي بَيْتِهِ .

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ امامت خدا کی طرف سے ایک عہد ہے خدا نے نام بنام کچھ لوگوں کو عین کر دیا ہے امام کے لئے سزاوار نہیں کہ وہ اس سے پوشیدہ رکھے جو اس کے بعد ہونے والا امام ہے خدا نے وحی کی داؤد علیہ السلام کو کہ وہ اپنے خاندان سے ایک شخص کو اپنا وصی بنائیں اور فرمایا۔ میرے علم میں یہ گزر چکا ہے کہ جب کسی نبی کو بھیجوں گا تو اس کے خاندان سے اس کا ایک وصی بھی بناؤں گا اور داؤد کے بہت سے بیٹے تھے ان میں ایک لڑکا تھا جس کی ماں داؤد کی زوجیت میں تھی اور زندہ تھی داؤد اس سے بہت محبت کرتے تھے جب یہ وحی ہوئی تو انھوں نے اس سے کہا خدا نے یہ وحی کی ہے کہ میں اپنے اہل میں سے کسی کو اپنا وصی بناؤں، ان کی بی بی نے کہا میرے بیٹے کو بنا دیجئے۔ فرمایا۔ ہاں میں بھی یہی چاہتا ہوں اور علم الہی میں یہ بات گزر چکی تھی کہ داؤد کے وصی سلیمان ہیں۔ خدا نے داؤد کو وحی کی کہ جلدی نہ کرو۔ اس سے پہلے کہ میرا حکم تمہارے پاس آئے۔ کچھ دیر کے بعد داؤد کے پاس دو آدمی جھگڑا کرتے آئے۔ ایک بکریوں والا تھا دوسرا انگور کے باغ کا مالک، خدا نے داؤد کو وحی کی کہ اپنی سب اولاد کو جمع کر دو اور اس کا فیصلہ پوچھو، جو فیصلہ کر دے وہی تمہارا وصی ہوگا۔ پس داؤد نے سب کو جمع کیا۔ جب ان کے سامنے یہ قضیہ پیش ہوا تو سلیمان نے کہا اے انگور والے بکریاں تیرے کھیت میں کب آئی تھیں۔ اس نے کہا۔ رات کو، فرمایا میں نے یہ فیصلہ کیا کہ بکریوں والا اس سال بکریوں کے بچے ادا دے گا دے گا، داؤد نے کہا یہ کیسے، کیوں یہ فیصلہ نہیں کرتے کہ یہ سب بکریاں انگور والے کو دے دی جائیں علامہ ابنی اسماعیل اسی فیصلے کو حق جانتے ہیں جناب سلیمان نے کہا۔ ان بکریوں نے انگور کے درخت جوڑے نہیں اکھاڑے ہیں صرف انگور کھائے ہیں آئینہ سال وہ پھر آجائیں گے یعنی نقصان صرف ایک سال کے منافع کا ہے لہذا اسے بکریوں کے بچوں اور اون سے پورا کر دیا جائے گا۔ خدا نے داؤد کو وحی کی کہ اس قضیہ کا فیصلہ یہی ہے جو سلیمان نے کیا ہے اسے واؤد ایک امر کا ارادہ میں نے کیا۔ اور ایک امر کا تمہ نے دیر ارادہ پورا ہوا) داؤد اپنی بیوی کے پاس آئے اور کہنے لگے ہم نے ایک ارادہ کیا اور اس کے علاوہ خدا نے ارادہ کیا اور اعلیٰ ارادہ اللہ ہی کا ہے ہم نے اس کو تسلیم کر لیا۔ امام نے فرمایا۔ بس یہی صورت اویسا رکھے اس معاملے میں امر الہی سے تجاوز نہیں کرتے اور معین وحی کے سوا دوسرے کو نہیں بناتے۔

توضیح۔ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ حدیث اول میں بکریوں کے دن کو انگوروں کے کھیت میں داخل ہونے کو اس لئے پوچھا گیا تھا اگر ایسا ہوتا تو بکریوں والے پر ہر امر ہوتا۔ اس لئے کہ بکری والے کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی بکریاں دن میں چرائے اور کھیت والے کا یہ فرض ہے کہ وہ رات میں اپنے گھبراہٹ کی حالت کرے اور رات کو بکریوں والے کو چاہیے کہ وہ ان کو ہاندھے کھیت والے کو چاہیے کہ وہ اپنے گھر میں سوئے۔

۴۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ وَ جَمِيلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُصْعَبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: أَتَرَوْنَ أَنَّ الْمُوصِيَّ مِثْلَ يُوْصِيهِ إِلَى مَنْ يُرِيدُ؟ لَا وَاللَّهِ وَلَكِنَّهُ عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى رَجُلٍ فَرَجُلٍ حَتَّى آتَتْهُ إِلَى نَفْسِهِ.



۴۔ راوی کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایسا نہیں ہے کہ ہمارا وصیت کرنے والا جس کے لئے چاہے وصیت کر دے بلکہ وہ عہد ہے رسول اللہ کی طرف سے ایک کے بعد دوسرے کے لئے یہاں تک کہ آخر امام اس کو اپنے نفس پر پڑھ کر دے۔

## سامٹھوال باب

اُمّہ علیہم السلام نے نہیں کیا اور نہیں کہیں گے کہ وہی جو عہد خدا وہ امر خدا تجاوز نہیں کرتے  
(باب) ۴۰

اِنَّ الْاِيْمَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَمْ يَفْعَلُوْا شَيْئًا وَلَا يَتَجَاوَزُوْنَ اِلَّا بِعَهْدٍ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ  
وَاَمْرٍ مِنْهُ لَا يَتَجَاوَزُوْنَهُ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ جَمْعٍ مِنْهُمْ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُهْرَانَ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنْ الْوَصِيَّةُ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ عَلَى مُحَمَّدٍ كِتَابًا ، لَمْ يُنْزَلْ عَلَى مُحَمَّدٍ كِتَابٌ مَخْتُومٌ إِلَّا الْوَصِيَّةُ فَقَالَ جَبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا مُحَمَّدُ هَذِهِ وَصِيَّتُكَ فِي أُمَّتِكَ عِنْدَ أَهْلِ بَيْتِكَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَيُّ أَهْلِ بَيْتِي يَا جَبْرِئِيلُ ؟ قَالَ : نَجِيبُ اللَّهِ مِنْهُمْ وَدُرِّيَّتُهُ لِيَرَّتْكَ عِلْمَ التَّبَوُّةِ كَمَا وَرَّثَهُ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمِيرَاثُهُ لِعَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَدُرِّيَّتُكَ مِنْ صُلْبِهِ ، قَالَ : وَكَانَ عَلَيْهَا خَوَاتِيمُ ، قَالَ : فَفَتَحَ عَلِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْخَاتِمَ الْأَوَّلَ وَ مَضَى لِمَا فِيهَا ثُمَّ فَتَحَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْخَاتِمَ الثَّانِيَّ وَمَضَى لِمَا فِيهَا فَلَمَّا تَوَفَّى الْحَسَنُ وَمَضَى ، فَفَتَحَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْخَاتِمَ الثَّلَاثَ فَوَجَدَ فِيهَا أَنَّ فَاتِلَ فَا قُتِلَ وَنُقِلَ وَخُرِجَ بِأَقْوَامٍ لِلشَّهَادَةِ لِأَشْهَادِهِمْ إِلَّا مَعَكَ ، قَالَ : فَفَعَلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَلَمَّا مَضَى دَفَعَهَا إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبْلَ ذَلِكَ ، فَفَتَحَ الْخَاتِمَ الرَّابِعَ فَوَجَدَ فِيهَا أَنَّ صُمْتَ وَأَطْرُقَ لِمَا حُجِبَ الْعِلْمُ ، فَلَمَّا تَوَفَّى دَفَعَهَا إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَتَحَ الْخَاتِمَ الْخَامِسَ فَوَجَدَ فِيهَا أَنَّ قَسِيرَ كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى وَصَدَقَ أَبَاكَ وَوَرِثَ ابْنُكَ وَأَصْطَبَعَ الْأُمَّةَ وَقَمَّ بِحَقِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَلَّ الْحَقُّ فِي الْخَوْفِ وَالْأَمْنِ وَلَا تَخْشَى إِلَّا اللَّهَ ، فَقَالَ : ثُمَّ دَفَعَهَا إِلَى الَّذِي يَلِيهِ ، قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ فَأَنْتَ هُوَ ؟ قَالَ : فَقَالَ : مَا بِي إِلَّا أَنْ تَذَهَبَ يَا مُعَاذُ فَرَوَيْ عَلِيٌّ قَالَ : فَقُلْتُ : أَسْأَلُ اللَّهَ الَّذِي رَزَقَكَ مِنْ آبَائِكَ هَذِهِ الْمَنْزِلَةَ أَنْ يَرْزُقَكَ

مِنْ عَقِيكَ مِنْهَا قَبْلَ الْمَمَاتِ ، قَالَ : قَدْ فَعَلَ اللَّهُ ذَلِكَ يَا مُعَاذُ ، قَالَ : فَقُلْتُ : فَمَنْ هُوَ جُعِلْتُ فُدَاكَ ؟  
قَالَ : هَذَا الرَّاقِدُ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الْعَبْدِ الصَّالِحِ - وَهُوَ رَاقِدٌ .

ا فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدا نے وصیت نامہ نازل کیا بصورت کتاب اور آنحضرت پر سوائے اس وصیت نامہ کے کوئی تحریر پرستہ نازل نہیں ہوئی، جبرئیل نے کہا اے محمدؐ یہ وصیت نامہ ہے تمہاری امت کے لئے تمہارے اہل بیت کے بارے میں رسول اللہؐ نے پوچھا اے جبرئیل! میرے اہل بیت کون ہیں؟ انھوں نے کہا ان میں کا نجیب اور اس کی ذریت تاکہ وہ وارث ہوں تمہارے علم نبوت میں جیسا کہ تم کو اس کا وارث ابراہیمؑ نے بنایا اور یہ میراث علیؑ کے لئے ہے اور ان کی اولاد کے لئے جو ان کے صلب سے ہوا اور انہی پر خاتمہ ہے پس علیؑ نے پہلی ٹہر کو کھولا اور اس میں جو کچھ تھا اس پر اطلاع پائی پھر امام حسنؑ نے دوسری ٹہر کو توڑا اور جو کچھ اس میں تھا اس کو بڑھا، جب امام حسنؑ کا انتقال ہوا تو قیسری ہر کو امام حسینؑ نے کھولا اس میں تھا قتال کرو دشمنوں سے اور قتل ہو جاؤ اور ایک قوم کو لے کر شہادت کے لئے نکلو پس حضرت نے ایسا ہی کیا جب انھوں نے شہادت پائی تو وہ وصیت نامہ علی بن حسین کو لے دیا۔ انھوں نے چوتھی ٹہر توڑی لکھا تھا چپ ٹہر اور رضائے الہی میں سر جھکانے رہو کیونکہ علم حجاب میں ہے۔ جب انھوں نے وفات پائی تو وہ تحریر امام محمد باقر علیہ السلام کو ملی، آپؑ نے پانچویں ٹہر توڑی اس میں تھا کتاب خدا کی تفسیر بیان کرو اور اپنے آباء و اجداد کی تعظیم کرو اور اپنے بیٹے کو اپنا وارث بناؤ، امت سے نیکی کرو اور اللہ کے حق کے اثبات کے لئے کھڑے ہو جاؤ اور خون اور امن ہر حالت میں حق کہو اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو پس حضرت نے ایسا ہی کیا اس کے بعد وہ وصیت نامہ اپنے بعد والے کو دیا۔ میں نے کہا ارادے! وہ آپؑ میں فرمایا مجھے یہی کہنا ہے کہ تم جاؤ اور مجھ سے روایت کرو میں نے کہا میں یہ سوال کرتا ہوں کہ جس طرح خدا نے آپؑ کو ابا کو امامت عطا فرمائی ہے کیا آپؑ کے بعد بھی مرنے سے پہلے وصایت کا یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ فرمایا۔ اے معاذ! خدا نے ایسا ہی کیا ہے میں نے کہا آپؑ کے بعد کون ہو گا فرمایا۔ یہ سونے والا اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے عبد صالح (امام محمد باقر علیہ السلام) کی طرف جو سر رہے تھے۔

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْكِنَانِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ تَجِيجٍ الْكِنْدِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُمِيِّ (۲) عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ كِتَابًا قَبْلَ وَفَاتِهِ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! هَذِهِ وَصِيَّتُكَ إِلَى التَّجْبَةِ مِنْ أَهْلِكَ ، قَالَ : وَمَا التَّجْبَةُ يَا جَبْرِئِيلُ ؟ فَقَالَ : عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَوَلَدُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، وَكَانَ عَلَى الْكِتَابِ خَوَاتِيمُ مِنْ ذَهَبٍ قَدْ قَعَمَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَمَرَهُ أَنْ يَفْكَ خَاتَمًا مِنْهُ وَيَعْمَلَ بِمَا فِيهِ ، فَقَفَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَاتَمًا وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَقَفَّ خَاتَمًا وَعَمِلَ بِمَا فِيهِ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَقَفَّ خَاتَمًا وَوَجَدَ فِيهِ أَنْ

أَخْرَجَ بِقَوْمٍ إِلَى الشَّهَادَةِ ، فَلَا شَهَادَةَ لَهُمْ إِلَّا مَعَكَ وَأَشْرَفْتَ عَلَى عَزِّ وَجَلٍّ ، فَفَعَلَ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَعَلَ خَاتَمًا فَوَجَدَ فِيهِ أَنْ أَطْرُقَ وَاضْمُتْ ، وَالزَّمْ مِنْ لَكَ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّى يَأْتِيَكَ الْيَقِينُ ، فَفَعَلَ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَفَعَلَ خَاتَمًا فَوَجَدَ فِيهِ حَدِيثَ النَّاسِ وَ أَفْتِهِمْ وَلَا تَخَافَنَّ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَ جَلَّ فَإِنَّهُ لَا سَبِيلَ لَأَحَدٍ عَلَيْكَ [فَفَعَلَ] ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَعَلَ خَاتَمًا فَوَجَدَ فِيهِ حَدِيثَ النَّاسِ وَأَفْتِهِمْ وَأَنْشَرُ عُلُومَ أَهْلِ بَيْتِكَ وَصَدِّقِ آبَاءَكَ الصَّالِحِينَ وَلَا تَخَافَنَّ إِلَّا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَنْتَ فِي حِرْزٍ وَأَمَانٍ ، فَفَعَلَ ، ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى ابْنِهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَذَلِكَ يَدْفَعُهُ مُوسَى إِلَى الَّذِي بَعْدَهُ ثُمَّ كَذَلِكَ إِلَى قِيَامِ الْمَهْدِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ .

۲۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے، خدا نے اپنے نبی کی وفات سے پہلے ایک کتاب نازل کی اور فرمایا اے محمدؐ یہ ہماری وصیت ہے تمہارے اہل جو نجبار ہیں۔ ان کے لئے حضرت نے فرمایا اے جبریلؑ وہ کون ہیں انھوں نے کہا علی بن ابی طالب اور ان کی اولاد اس کتاب پر ہمیں لگی ہوئی تھیں سونے کی، وہ کتاب آنحضرتؐ نے امیر المؤمنینؑ کو دے دی اور حکم دیا کہ ان میں سے ایک مہر کو توڑیں اور جو لکھا ہے اس پر عمل کریں امیر المؤمنینؑ نے ایک مہر کو توڑا اور حسب ہدایت عمل کیا۔ پھر اے امام حسنؑ کو دیدیا ایک مہر انھوں نے توڑی اور عمل کیا پھر انھوں نے اپنی مرگ کے وقت امام حسینؑ کو دے دی۔ انھوں نے تیسری مہر توڑی اس میں لکھا تھا ایک گروہ کے ساتھ شہادت کے لئے بچھوان کی شہادت تمہارے ہی ساتھ ہے اور امام خدا میں اپنا نفس بیچ ڈالو، پس انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر وہ کتاب علی بن الحسینؑ کو دے دی گئی انھوں نے چوتھی مہر کو توڑا اس میں لکھا تھا کہ سر تسلیم خم کرو خوشی کے ساتھ اپنے گھر میں بیٹھ کے مرتے دم تک عبادتِ خدا کرو انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر اے دیا اپنے فرزند امام محمد باقرؑ کو انھوں نے مہر کو توڑا تو اس میں دیکھا، لوگوں سے احادیث بیان کرو اور ان کو فتویٰ دو اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو، تم پر کسی کو قابو حاصل نہ ہو گا انھوں نے ایسا ہی کیا پھر وہ ان کے فرزند امام جعفر صادقؑ کو ملی انھوں نے مہر کو توڑا تو اس میں تھا احادیث کو بیان کرو اور فتویٰ دو اور علومِ اہلبیتؑ کو نشر کرو اور تصدیق کرو اپنے آباء صالحین کی اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرو، تم اس کی پناہ میں ہو انھوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر انھوں نے امام موسیٰ کاظمؑ کو وہ کتاب دی پھر اسی طرح ہوتا رہا قیام امام مہدیؑ تک۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُبٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ صُرَيْشٍ الْكِنَاسِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ لَهُ حُمْرَانُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ أَرَأَيْتَ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِ عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَخُرُوجِهِمْ وَفِيَانِهِمْ بِدِينِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا أَصَابُوا مِنْ قَتْلِ الطَّوَاغِيتِ إِيَّاهُمْ وَالظُّفَرِ بِهِمْ حَتَّى قَتَلُوا وَعَلَبُوا ؟ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا حُمْرَانُ ! إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى [قَدْ] كَانَ

قَدْ رَزَاكَ عَلَيْهِمْ وَقَفَّاهُ وَأَمَّاهُ وَحَنَّمَهُ، ثُمَّ أَجْرَاهُ، فَسَقَدُمْ عِلْمُ ذَلِكَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَامَ عَلِيٍّ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَيَعْلَمُ صَمَتٌ مَنْ صَمَتَ مِنَّا.

۳۔ حمران نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آپ نے غور کیا حضرت علیؑ اور امام حسنؑ اور امام حسینؑ علیہم السلام کے واقعات پر، ان کا نکلنا اور دین خدا کی حفاظت پر قائم رہنا اور جو مصیبت ان کو باغیوں اور شیاطین اس کے ہاتھ سے بصورت قتل اور غلبہ پہنچیں، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے حمران! یہ امور قضا و قدر الہی سے متعلق ہیں اسی کے حکم و مشیت سے ان کا اجراء ہوا ان امور کا علم ان کو رسول اللہ کے ذریعہ سے پہلے ہی ہو چکا تھا اس پر علیؑ و حسنؑ و حسینؑ قائم رہے اور جس کے لئے ہم میں سے خاموشی زندگی کا حکم تھا خاموش رہے۔

۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَقْطِينٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُسْتَفَادِ أَبِي مُوسَى الشَّرِيرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى ابْنُ جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: أَلَيْسَ كَانَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ كَاتِبَ الْوَصِيَّةِ وَرَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالْمُمْلِي عَلَيْهِ وَجَبْرَائِيلُ وَالْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ ﷺ شُهُودٌ؟ قَالَ: فَاطَرَقَ طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا الْحَسَنِ! قَدْ كَانَ مَا قُلْتَ وَلَكِنْ جِئَ نَزْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْأَمْرُ، نَزَلَتِ الْوَصِيَّةُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ كِتَابًا مُسَجَّلًا، نَزَلَ بِهِ جِبْرَائِيلُ مَعَ أَمْنَاءِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَقَالَ جِبْرَائِيلُ: يَا مُحَمَّدُ! مَرَّ بِإِخْرَاجٍ مَنْ عِنْدَكَ إِلَّا وَصِيَّتُكَ، لِيَقْبِضَهَا مِنَّا وَتُشْهِدَنَا بِدَفْعِكَ إِثَّاها إِلَيْهِ ضَامِنًا لَهَا يَعْزِي عَلِيًّا ﷺ! فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِخْرَاجٍ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ مَاحِلًا عَلِيًّا ﷺ؛ وَفَاطِمَةَ فِيمَا بَيْنَ السِّرِّ وَالْبَابِ، فَقَالَ جِبْرَائِيلُ: يَا مُحَمَّدُ! رَبُّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ: هَذَا كِتَابُ مَا كُنْتَ عَاهِدْتُ إِلَيْكَ وَشَرَطْتُ عَلَيْكَ وَشَهِدْتُ بِعَمَلِكَ وَأَشْهَدُ بِعَمَلِكَ مَا لَيْكَ بِي يَا مُحَمَّدُ شَهِيدًا، قَالَ: فَارْتَعَدَتْ مَفَاصِلُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا جِبْرَائِيلُ! رَبِّي هُوَ السَّلَامُ وَمِنْهُ السَّلَامُ وَإِلَيْهِ يَعُودُ السَّلَامُ صَدَقَ - عَزَّ وَجَلَّ - وَبَرَ، هَاتِ الْكِتَابَ، فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ وَأَمَرَهُ بِدَفْعِهِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ فَقَالَ لَهُ: اقْرَأْهُ، فَفَرَأَهُ حَرْفًا حَرْفًا، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ! هَذَا عَهْدُ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيَّ وَشَرَطُهُ عَلَيَّ وَ أَمَانَتُهُ، وَقَدْ بَلَّغْتُ وَنَصَحْتُ وَأَدَّيْتُ فَقَالَ عَلِيُّ ﷺ: وَ أَنَا أَشْهَدُ لَكَ [يَا بِي أَنْتَ وَ أُمِّي] بِالْبَلَاغِ وَالتَّصْبِيحَةِ وَالتَّصَدِيقِ عَلَى مَا قُلْتَ وَشَهِدْتُ لَكَ بِهِ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلَحْمِي وَدَمِي، فَقَالَ جِبْرَائِيلُ ﷺ: وَأَنَا لَكُمْ عَلَى ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا عَلِيُّ! أَخَذْتَ وَصِيَّتِي وَعَرَفْتَهَا وَ صَمِتَ لِلَّهِ وَلِيَ الْوَفَاءِ بِمَا فِيهَا؟ فَقَالَ عَلِيُّ ﷺ: نَعَمْ يَا بِي أَنْتَ وَ أُمِّي عَلَيَّ صَمَاتُهَا وَعَلَى اللَّهِ عَوْنِي

وَتَوَفِّيَنِي عَلَى أَدَائِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا عَلِيُّ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَشْهَدَ عَلَيْكَ بِمَوَافَاتِي بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَقَالَ عَلِيُّ ؑ: نَعَمْ أَشْهَدُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ جِبْرِئِيلَ وَمِيكَائِيلَ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ الْآنَ وَهُمَا حَاضِرَانِ مَعَهُمَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّرُونَ لَا شَهِدَهُمْ عَلَيْكَ، فَقَالَ: نَعَمْ لِيَشْهَدُوا وَأَنَا بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي۔ اَشْهَدُهُمْ، فَأَشْهَدَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ بِأَمْرِ جِبْرِئِيلَ ؑ فِيمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ قَالَ لَهُ: يَا عَلِيُّ! تَقْبِي بِمَا فِيهَا مِنْ مَوَالَاةٍ مِنْ وَالِي اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْبَرَاءَةِ وَالْعَدَاوَةِ لِمَنْ عَادَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْبَرَاءَةِ مِنْهُمْ عَلَى الصَّبْرِ مِنْكَ [و] عَلَى كَظْمِ الْغَيْظِ وَعَلَى ذَهَابِ حَقِّكَ وَغَضَبِ خُمُوكَ وَإِنْتِهَاكِ حُرْمَتِكَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ؑ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ لَقَدْ سَمِعْتُ جِبْرِئِيلَ ؑ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ: يَا مُحَمَّدُ! عَرَفَهُ أَتَهُ يَسْتَنْهَكَ الْحُرْمَةَ وَهِيَ حُرْمَةُ اللَّهِ وَحُرْمَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى أَنْ تُحْضَبَ لِحَيْتِهِ مِنْ رَأْسِهِ بِدَمٍ عَيْطٍ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ؑ: فَصِغْتُ جَنَ فَمِثْتُ الْكَلِمَةَ مِنَ الْأَمِينِ جِبْرِئِيلَ حَتَّى سَقَطَتْ عَلَى وَجْهِِي وَقُلْتُ: نَعَمْ قِيلَتْ وَرَضِيتُ وَإِنْ انْتَهَكْتَ الْحُرْمَةَ وَعُطِلَتِ السُّنَنُ وَمُرِقَ الْكِتَابُ وَهَدِمَتِ الْكَعْبَةُ وَخُضِبَتْ لِحْيَتِي مِنْ رَأْسِي بِدَمٍ عَيْطٍ صَاحِبِراً مُحْتَسِباً أَبَدًا حَتَّى أَقْدَمَ عَلَيْكَ، ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَأَعْلَمَهُمْ مِثْلَ مَا أَعْلَمَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالُوا مِثْلَ قَوْلِهِ فَخُتِمَتِ الْوَصِيَّةُ بِخَوَاتِيمِ مِنْ ذَهَبٍ، لَمْ تَمَسَّ الشَّأْرُ وَدُفِعَتْ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ؑ، فَقُلْتُ لَا بِي الْحَسَنَ ؑ: يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي الْأَنْذَكُرُ مَا كَانَ فِي الْوَصِيَّةِ؟ فَقَالَ: سَنَّ اللَّهُ وَسُنُّ رَسُولِهِ، فَقُلْتُ: أَكُنْ فِي الْوَصِيَّةِ تَوْبَتُهُمْ وَخِلَافُهُمْ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ؑ؟ فَقَالَ: نَعَمْ وَاللَّهِ شَيْئاً شَيْئاً، وَحَرْفاً حَرْفاً، أَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ؟ وَاللَّهِ لَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَفَاطِمَةَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: أَلَيْسَ قَدْ قِيمْتُمَا مَا تَقْدَرُ مِنْ يَدِ إِلَيْكُمَا وَقِيلْتُمَا؟ فَقَالَا: بَلَى وَصَبَرْنَا عَلَى مَا سَأَلَنَا وَغَاطَنَا وَفِي نُسَخَةِ الصَّفَوَانِيِّ زِيَادَةً (۵)

۴۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اہل ایمان میں سے اس وصیت کو نہیں لکھا اور رسول اللہ نے انہیں نہیں لکھوایا اور جبرئیل اور ملائکہ مقربین اس پر گواہ نہیں ہوئے، حضرت یہ سن کر دہر تک سر جھکائے رہے پھر فرمایا: اے ابوالحسن و کنیت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام جو تم نے کہا ایسا ہی ہونا تھا۔ لیکن جب رسول اللہ پر امر رسالت کا نزول ہوا تو خدا نے یہ وصیت بصورت کتاب و دستاویز نازل کی، اے جبرئیل معاد ملائکہ کے جو امانت اللہ میں لے کر آئے اور جبرئیل نے

کہا۔ اے محمد جو لوگ آپ کے پاس ہیں ان کو چلے جانے کا حکم دیجئے رسولؐ نے آپ کے وصی کے کوئی نہ رہے تاکہ ہم سے وہ وصیت نامہ لے لیں اور ہم آپ کو اس کے دینے پر گواہ بنائیں اور ضامن قرار دیں۔ وصی سے مراد ہماری علیؑ ہیں پس رسول اللہؐ نے سب کو ہٹایا رسولؐ نے علیؑ کوئی نہ رہا۔ دروازہ اور گھر کے درمیان پردہ عائل تھا۔ جبریلؑ نے کہا۔ اے محمدؐ! تمہارا رب سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے یہ وہ نوشتہ ہے جس کا میں نے تم سے وعدہ کیا تھا اور شرط کی تھی اس پر میں نے تم کو گواہ بنایا اور تم پر ملاکہ کو گواہ قرار دیا۔ اور اے محمدؐ میرا گواہ ہونا کافی ہے پس نہ کہ رسول اللہؐ کے بدن کا ایک ایک جوڑ کا پٹنے لگا اور فرمایا اے جبریلؑ میرے رب پر سلام ہو ہے اس کی طرف سے سلامتی ہے اس کی طرف سلامتی ٹوٹتی ہے میرے معبود نے سچ کہا۔ نوشتہ لاؤ، جبریلؑ نے وہ رسول پاکؐ کو دیا اور کہا یہ علیؑ کو دے دیجئے۔ حضرت نے فرمایا لوے علیؑ اسے پڑھو۔ انھوں نے ایک ایک حرف پڑھا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اے علیؑ یہ میرے رب کا عہد ہے اور اس کی شرط مجھ سے ہے اور یہ خدا کی امانت ہے میں نے تبلیغ کردی نصیحت کردی اور تم تک پہنچا دیا۔ حضرت علیؑ نے فرمایا میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؐ نے تبلیغ کردی نصیحت کردی اور جو کچھ آپؐ نے کہا اس کی تصدیق کرتا ہوں اور میرے کان، آنکھ اور میرا خون میرا گوشت گواہی دیتا ہے جبریلؑ نے کہا میں تم دونوں کی گواہی دیتا ہوں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ اے علیؑ تم نے میری وصیت سن لی اور اس کو جان لیا اور اللہ اور میری طرف سے ضامن ہو گئے اس عہد کے وف کرنے کے۔ حضرت علیؑ نے کہا۔ بے شک میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں میں ضامن ہوں خدا میری مدد کرے اور اس کی ادا پر توفیق دے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا۔ اے علیؑ! میں چاہتا ہوں کہ اس کے متعلق روزِ قسامت گواہی دوں۔ حضرت علیؑ نے کہا میں آپؐ کے اس ارادے کا گواہ ہوں رسول اللہؐ نے فرمایا جبریلؑ میکائیلؑ ملاکہ اور مقررین جو ان کے ساتھ ہیں وہ بھی اس واقعہ کے گواہ ہیں حضرت علیؑ نے کہا۔ ان کو گواہی دینی چاہیے میں ان پر گواہ ہوں، پس رسول اللہؐ نے گواہی دی اور بحکم خدا جبریلؑ نے جوشِ اکلا نبی سے بیان کی تھیں اس کی گواہی دی اور فرمایا۔ اے علیؑ! اس میں جو کچھ ہے اسے پورا کرو، دکتی رکھو اس سے جو اللہ اور اس کے رسولؐ کو دوست رکھے اور برائت اور دشمنی رکھو اس سے جس سے اللہ اور اس کا رسولؐ دشمنی رکھتے ہیں اور صبر کے ساتھ ان سے اپنی برائت کا اظہار کرو اور غصہ کو پی جاؤ اپنے حق کے ضائع ہونے پر، اپنے جنس کے خصب پر اور اپنی ہتک و حرمت پر۔ حضرت علیؑ نے کہا اچھا یا رسول اللہؐ! امیر المومنین فرماتے ہیں تمہارے اس ذات کی جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور ہواؤں کو چلا یا کہ میں نے جبریلؑ کو رسول اللہؐ سے کہتے سنا۔ اے محمدؐ! ان کو آگاہ کر دو کہ ان کی ہتک، حرمت اللہ اور اس کے رسولؐ کی ہتک حرمت ہے اور یہ بھی بتا دو کہ ان کی دائرہ علیؑ ان کے سر کے خون سے خضاب ہوگی امیر المومنین نے فرمایا۔ ان واقعات کو سن کر مجھے اضطراب لاحق ہوا یہاں تک کہ میں اوندھے منہ گر گیا۔ پھر میں نے کہا۔ میں نے ان سب باتوں کو قبول کیا اور ان مصیبتوں پر راضی ہوں اگرچہ ہتک، حرمت ہو اور امرِ سنّت معطل ہو جائے اور کتاب خدا پارہ پارہ ہو۔ کعبہ کو ڈھا دیا جائے اور میری دائرہ علیؑ میرے سر کے تازہ خون سے خضاب ہو، میں ہمیشہ صبر سے کام لوں گا یہاں تک کہ آپؐ کے پاس پہنچ جاؤں، پھر رسول اللہؐ نے فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کو بلایا اور ان واقعات سے جس طرح امیر المومنین

کو آگاہ کیا تھا ان کو بھی آگاہ کیا۔ انھوں نے بھی حضرت علیؑ کی طرح جواب دیا۔ اس کے بعد یہ وصیت سونے سے سہمہ کر دی گئی تاکہ آگ کا اثر نہ ہو اور وہ امیر المؤمنین کو دے دی گئی۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اس میں وصیت تھی کیا؟ فرمایا۔ اللہ اور رسولؐ کے طریقے، میں نے کہا کیا وصیت میں یہ بھی تھا کہ لوگ امیر المؤمنین پر یہ جبر و قہر غلبہ حاصل کریں گے اور ان کی مخالفت پر کمر باندھیں گے فرمایا ایک ایک چیز ایک ایک حوت، کہا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سنا۔ ہم لکھتے ہیں اس چیز کو جو وہ کر چکے ہیں اور ان کے نشانات کو اور ہم نے ہر شے کا احصاء امام مبینؑ میں کر دیا ہے پھر آنحضرتؐ نے حضرت علیؑ اور حضرت فاطمہؑ سے فرمایا۔ جو کچھ میں نے تم سے بیان کیا۔ تم نے اسے سمجھ لیا اور قبول کر لیا انھوں نے کہا جی ہاں ہم مبرا کریں گے ہر اس چیز پر جس سے ہمیں ربؐ پہنچے یا وہ ہم کو غضب ناک کرنے والی ہو۔

۵ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَلٍ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْبَرْزَانِ، عَنْ حَرْبٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جُعِلَتْ فِدَاكَ مَا أَقَلَّ بَقَاءَكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ وَأَقْرَبَ آجَالِكُمْ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ مَعَ حَاجَةِ النَّاسِ إِلَيْكُمْ؟ فَقَالَ: إِنَّ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنَّا صَاحِبَةً فِيهَا مَا يَخْتِاجُ إِلَيْهِ أَنْ يَمْلَأَ بِهِ فِي مَدَّتِهِ. فَإِذَا انْقَضَى مَا فِيهَا وَمَا أَمْرُهُ عَرَفَ أَنَّ أَجَلَ قَدْ حَضَرَ. فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ وَيَنْعَى إِلَيْهِ نَفْسَهُ وَأَخْبَرَهُ بِمَا لَهُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَنَّ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَرَأَ صَاحِبَتَهُ الَّتِي أُعْطِيَهَا، وَفُتِّرَ لَهُ مَا يَأْتِي بِسَعْيٍ وَبَقِيَ فِيهَا أَشْيَاءٌ لَمْ تُقَضَّ، فَخَرَجَ لِلْقِتَالِ وَكَانَتْ تِلْكَ الْأُمُورُ الَّتِي بَقِيَتْ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ سَأَلَتْ اللَّهَ فِي نُصْرَتِهِ، فَأَذِنَ لَهَا وَمَكَّنَتْ تَسْتَعِدُّ لِلْقِتَالِ وَتَتَأَهَّبُ لِذَلِكَ حَتَّى قُتِلَ فَزَارَتْ وَقَدْ انْقَطَعَتْ مَدَّتُهُ وَقِيلَ ﷺ، فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ أَذِنْتَ لَنَا فِي الْأَنْحِدَارِ وَأَذِنْتَ لَنَا فِي نُصْرَتِهِ، فَانْحَدَدْنَا وَقَدْ قَبَضَتْهُ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِمْ: أَنْ الزَّمُوا قَبْرَهُ حَتَّى تَرَوْهُ وَقَدْ خَرَجَ فَانْصُرُوهُ وَابْكُوا عَلَيْهِ وَعَلَى مَا فَاتَكُمْ مِنْ نُصْرَتِهِ فَإِنَّكُمْ قَدْ خُصِمْتُمْ بِنُصْرَتِهِ وَبِالْبُكَاءِ عَلَيْهِ، فَبَكَتِ الْمَلَائِكَةُ تَعَزَّى يَا وَحَرْنَا عَلَى مَا فَاتَهُمْ مِنْ نُصْرَتِهِ، فَإِذَا خَرَجَ يَكُونُونَ أَنْصَارَهُ.

۵۔ حَرْب سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ آپؑ اہلبیت حضرت کی زندگی کس قدر کم ہوتی ہے حالانکہ لوگوں کی حاجتیں آپؑ سے وابستہ رہتی ہیں فرمایا ہم میں سے ہر ایک کے پاس ایک صحیفہ ہوتا ہے جس میں وہ سب لکھا ہوتا ہے جس پر عمل کرنا ان کے لئے ضروری ہوتا ہے اور اس میں مدت عمل بھی درج ہوتی ہے پس جب وہ کام ہو چکے ہیں اور وہ جان لیتا ہے کہ اس کی موت قریب ہوتی ہے تو نبی اکرمؐ صلعم اس کے پاس آتے ہیں اور اس کو خبر وفات دیتے ہیں اور یہ بتاتے ہیں کہ پیش خدا اس کا کیا مرتبہ ہے امام حسین علیہ السلام نے اس صحیفہ کو پڑھا اور جو واقعات پیش آنے والے تھے ان کو واضح کیا گیا اور جو واقعات عمل میں آنے سے روکے تھے وہ بھی بتائے۔ پس حضرت جہاد کے لئے نکلے، ملائکہ نے ان کی نصرت کی خواہش

اللہ سے کی، خدا نے اجازت دے دی اور اس کے بعد وہ جنگ کی آمادگی کے لئے کچھ دیر ٹھہرے یہاں تک کہ حضرت شہید ہو گئے تب وہ نازل ہوئے۔ ملائکہ نے کہا پروردگار اس میں کیا مصلحت تھی کہ تو نے ہمیں اُترنے کا حکم دیا اور نصرت کی اجازت دی لیکن جب ہم اترے تو تو نے ان کی روح قبض کر لی۔ خدا نے وحی کی کہ اب تم ان کی قبر پر پہنچو یہاں تک کہ تم ان کا خروج دیکھو (اشاد) ہے خروج حضرت حجت کی طرف، پس تم ان کی مدد کرو اور اس پر گریہ کرو اور جو خدمت تم نہ کر سکے اس پر تم کو میں نے مخصوص کیا اس کی نصرت اور ہلاک کے لئے پس ملائکہ محرمی نصرت پر روئے۔ اب جب رجعت میں وہ خروج کریں گے تو وہ مدد کریں گے

## اکسٹھواں باب

وہ امور جو واجب کرتے ہیں حجت امام علیہ السلام کو

((باب ۶۱))

الْأُمُور الَّتِي تَوْجِبُ حُجَّةَ الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا مَاتَ الْإِمَامُ بِمَنْ يُعْرَفُ الَّذِي بَعْدَهُ؟ فَقَالَ لِلْإِمَامِ عَلَامَاتٌ مِنْهَا أَنْ يَكُونَ أَكْبَرُ وَلَدِ أَبِيهِ وَيَكُونَ فِيهِ الْفَضْلُ وَالْوَصِيَّةُ، وَ يَقْدُمُ الرَّكْبُ فَيَقُولُ: إِلَى مَنْ أَوْصَى فَلَانٌ؟ فَيَقَالُ: إِلَى فَلَانٍ، وَالتَّيْلَاحُ فَيُنْزِلُ التَّابُوتَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ، تَكُونُ الْإِمَامَةُ مَعَ التَّيْلَاحِ حَيْثُمَا كَانَ.

۱۔ ابو بصیر سے روایت ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا، جب امام مر جائے تو اس کے بعد والے امام کو کیسے پہچانیں، فرمایا۔ امام کے لئے کچھ علامات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ اکبر اولاد پر ہو اور اس کی فقیہیت اور وصیت ہو اور جب بیرونی مقامات سے لوگ آئیں اور پوچھیں فلاں نے اپنا وصی کس کو بنایا تو لوگ کہہ دیں فلاں کو یعنی اس کے متعلق شہرت بھی ہو اور نبی کے ہتھیار ہم میں بھائے اس تابوت کے ہیں جو بنی اسرائیل میں تھا امامت کے پاس یہ ہتھیار ہوتے ہیں چاہے امام کہیں ہو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ يَزِيدَ شَعْبٍ، عَنْ هَارُونَ بْنِ حَمَزَةَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْمُنَوَّيْتُ عَلَى هَذَا الْأَمْرِ الْمُدَّةُ عِي لَهُ، مَا الْحُجَّةُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: يُسْأَلُ عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ، قَالَ: ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ: ثَلَاثَةٌ مِنَ الْحُجَّةِ لَمْ تَجْتَمِعْ فِي أَحَدٍ إِلَّا كَانَ صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ: أَنْ يَكُونَ أَوَّلَى النَّاسِ بِمَنْ كَانَ قَبْلَهُ وَ يَكُونَ عِنْدَهُ التَّيْلَاحُ وَ يَكُونَ صَاحِبَ



الْوَصِيَّةِ الظَّاهِرَةِ الَّتِي إِذَا قَدِمَتِ الْمَدِينَةَ سَأَلَتْ عَنْهَا الْعَامَّةُ وَالصَّبِيَّانَ : إِلَى مَنْ أَوْصَى فَلَانٌ ؟  
فَيَقُولُونَ : إِلَى فَلَانِ بْنِ فَلَانٍ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ امر امامت کو کبھی لینے والے اور غلط دعوے کرنے والے پر حجت کیوں کر تمام ہو۔ فرمایا اس سے حلالی و حرام کے متعلق پوچھا جائے، پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ تین قسم کی حجتیں ہیں جو سولے امام کے کسی میں نہیں پائی جاتیں اول یہ کہ سب لوگوں سے اولیٰ و افضل ہو اور اس کے پاس تبرکات رسول ہوں اور اس کے لئے کھلم کھلا وصیت ہو کہ جب لوگ بڑے یا بچوں سے شہر میں آکر پوچھیں کہ فلاں نے کس کے متعلق وصیت کی تو لوگ کہہ دیں کہ فلاں ابن فلان کے متعلق کی ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَحَفْصِ بْنِ الْبَحْتَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَبِلَ لَهُ : بِأَيِّ شَيْءٍ يُعْرَفُ الْإِمَامُ ؟ قَالَ : بِالْوَصِيَّةِ الظَّاهِرَةِ وَبِالْفَضْلِ ، إِنَّ الْإِمَامَ لَا يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ أَنْ يَطْعَنَ عَلَيْهِ فِي قَوْمٍ وَلَا بَطْنٍ وَلَا قَرَجٍ ، فَيَقَالُ : كَذَا بَ وَيَا كُلُّ أَمْوَالِ النَّاسِ ، وَمَا أَشَبَهَ هَذَا .

۳۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کسی نے ان سے پوچھا معرفت امام کس شے سے ہوتی ہے۔ فرمایا ظاہری وصیت اور فضیلت سے۔ کوئی امام کو مذہب شکن اور شرع گاہ کا طعن نہیں دے سکتا کہ وہ مجھ کو ٹاپے مال حرام کھاتا ہے کہ زنا کا مرتکب ہوتا ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهَبٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : مَا عَلَامَةُ الْإِمَامِ الَّذِي بَعْدَ الْإِمَامِ ؟ فَقَالَ : طَهَارَةُ الْوِلَادَةِ وَحُسْنُ الْمَنْشَأِ وَلَا يَلَهُوْا وَلَا يَلْعَبُ .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا۔ امام کی علامت کیا ہے فرمایا اول یہ کہ ظاہر ولادت ہو۔ دوسرے اچھے ماحول میں نشوونما ہو اور تیسرے ہو خوب سے پس کا تعلق نہ ہو۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ . عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : سَأَلْتُهُ . عَنِ الدَّلَالَةِ عَلَى صَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ ، فَقَالَ : الدَّلَالَةُ عَلَيْهِ : الْكِبَرُ وَالْفَضْلُ وَالْوَصِيَّةُ ، إِذَا قَدِمَ الرَّكْبُ الْمَدِينَةَ فَقَالُوا : إِلَى مَنْ أَوْصَى فَلَانٌ ؟ قِيلَ : إِلَى فَلَانِ بْنِ فَلَانٍ وَدَوْرُوا مَعَ السَّيَالِجِ حَيْثُمَا ذَارَ ، فَأَمَّا الْمَسَائِلُ فَلَيْسَ فِيهَا حُجَّةٌ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ امر امامت پر دلیل کیلئے پہلے یہ کہ اولاد اکبر ہو، دوسرے صاحب فضیلت ہو تیسرے اس کے لئے سابق امام نے اس طرح وصیت کی ہو کہ جب باہر کے لوگ شہر میں آکر پوچھیں کہ فلاں نے کس کے لئے وصیت کی ہے تو سب کہیں فلاں بن فلاں کے متعلق اور یہ جہاں کہیں جائے تبرکاتِ رسول اس کے ساتھ ہیں

۶۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ الْأَمْرَ فِي الْكَبِيرِ مَا لَمْ تَكُنْ فِيهِ عَاهَةً

۷۔ ہشام ابن سالم سے مروی ہے کہ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے امر امامت اولاد اکبر کے لئے اس وقت ہے جبکہ اس میں کوئی عیب نہ ہو یعنی علم و فضل و وصیت وغیرہ کے لحاظ سے کوئی کمی نہ ہو۔

۷۔ أَحْمَدُ بْنُ مُهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي بصيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ بِمَ يُعْرَفُ الْإِمَامُ؟ قَالَ: فَقَالَ: بِخِصَالٍ أَمَّا أَوَّلُهَا فَإِنَّهُ بِشَيْءٍ قَدْ تَقَدَّمَ مِنْ أَبِيهِ فَبِهِ بِإِشَارَةِ الْإِلَهِ لِيَكُونَ عَلَيْهِمْ حُجَّةٌ وَيُسْأَلَ فَيُجِيبُ وَإِنْ سَكَتَ عَنْهُ ابْتَدَأَ وَيُخْبِرُ بِمَا فِي عَدِّ وَيَكَلِّمُ النَّاسَ بِكُلِّ لِسَانٍ. ثُمَّ قَالَ لِي: يَا أَبَا نَجِيٍّ! أُعْطِيكَ عَلَامَةً قَبْلَ أَنْ تَقُومَ فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ خُرَاسَانَ، فَكَلَّمَهُ الْخُرَاسَانِيُّ بِالْعَرَبِيَّةِ فَأَجَابَهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْفَارِسِيَّةِ فَقَالَ لَهُ الْخُرَاسَانِيُّ: وَاللَّهِ جُعِلْتُ فِدَاكَ مَا مَنَعَنِي أَنْ أُكَلِّمَكَ بِالْخُرَاسَانِيَّةِ غَيْرَ أَنِّي ظَنَنْتُ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُهَا، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ إِذَا كُنْتُ لَا أُحْسِنُ أُجِيبُكَ فَمَا فَضْلِي عَلَيْكَ؟ ثُمَّ قَالَ لِي: يَا أَبَا نَجِيٍّ! إِنَّ الْإِمَامَ لَا يَخْفَى عَلَيْهِ كَلَامُ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَلَا تَكْبِيرٌ وَلَا تَهْمَةٌ وَلَا شَيْءٌ فَبِهِ الدُّرُوحُ، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ هَذِهِ الْخِصَالِ فَبِهِ فَلَيْسَ هُوَ بِإِمَامٍ.

۸۔ ابو بصیر سے مروی ہے۔ میں نے امام موسیٰ کاظم سے پوچھا کہ آپ پر خدا ہوں امام کی شناخت کیسے ہوتی ہے حضرت نے فرمایا۔ چند خصلتوں سے، اول وہ چیز جو اس کے پر بزرگواری کی طرف سے ہوتی ہے اس سے اشارہ تھا اپنے نصب و تعین کے متعلق تاکہ یہ لوگوں پر حجت ہو۔ دوسرے جب اس سے سوال کیا جائے تو جواب دے اور اگر اب تدارس کوٹ کی خبر دے اور ہر زبان میں کلام کرے۔ مجھ سے فرمایا۔ اے ابو محمد! یہاں سے اٹھنے سے پہلے ایک علامت تمہارے سامنے آنے والی ہے تھوڑی دیر بعد ایک مرد خراسانی آیا اور اس نے عربی زبان میں گفتگو کی۔ حضرت نے اس کا جواب فارسی میں دیا مرد خراسانی نے کہا۔ میں نے یہ سمجھتے ہوئے عربی زبان میں کلام کیا کہ آپ فارسی سے بخوبی واقف نہ ہوں گے فرمایا۔ سبحان اللہ اگر میں اچھی طرح جواب نہ دو تو پھر کچھ پر میری فضیلت کیسی، پھر حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ اے ابو محمد! کیفیت ابو بصیر (امام پر نہ کسی آدمی کا کلام

پوشیدہ ہوتا ہے نہ پرندہ کا نہ چوہائے کا اور نہ کسی اور جاندار چیز کا۔ پس جس میں یہ خصوصیتیں نہیں وہ امام نہیں۔

## باسطھواں باب

### امامت کا ثبات اعقاب میں

(باب ۶۲)

ثَبَاتُ الْإِمَامَةِ فِي الْأَعْقَابِ وَآثَرُهَا لَا تَعُودُ فِي آخٍ وَلَا عَمٍّ وَلَا غَيْرِهِمَا مِنَ الْقَرَابَاتِ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ خَيْرِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ثَوْبَرٍ بْنِ أَبِي فَاخْتَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَا تَعُودُ الْإِمَامَةُ فِي أَخَوَيْنِ بَعْدَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَبَدًا، إِنَّمَا حَرَتْ مِنْ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «أُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ» فَلَا تَكُونُ بَعْدَ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ إِلَّا فِي الْأَعْقَابِ وَأَعْقَابِ الْأَعْقَابِ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ حسن و حسین علیہما السلام کے بعد امامت آئندہ کبھی دو بھائیوں کو نہ ملے گی امام حسین کے بعد یہ سلسلہ علی بن الحسین سے چلا۔ خدا فرماتا ہے کتاب خدا میں نبی کے بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہیں پس علی بن الحسین کے سلسلہ کے بعد یہ سلسلہ اولاد و اولاد چلتا رہے گا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: أَبِي اللَّهِ أَنْ يَجْعَلَهَا لِأَخَوَيْنِ بَعْدَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ.

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ نے ناپسند کیا اس بات کو کہ وہ حسن و حسین کے بعد امامت کو دو بھائیوں میں قرار دے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام أَنَّهُ سِئِلَ أَنْتَكُونُ الْإِمَامَةُ فِي عَمٍّ أَوْ خَالَ؟ فَقَالَ: لَا، فَقُلْتُ: فَقِي آخٍ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَقِي مَنْ؟ قَالَ: فِي وَلَدِي - وَهُوَ يَوْمَئِذٍ لَا وَلَدَ لَهُ - .

۳۔ امام رضا علیہ السلام نے کسی نے پوچھا۔ کیا امامت چچا اور ماموں تک جائے گی۔ آپ نے کہا نہیں۔ میں نے

کہا کیا بھائی کو ملے گی۔ فرمایا۔ نہیں۔ میں نے کہا۔ پھر کون امام ہوگا۔ فرمایا۔ میرا فرزند جو ابھی لا ولد ہے۔

۴۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرِ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ: لَا تَجْتَمِعُ الْإِمَامَةُ فِي أَحَدٍ بَعْدَ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ إِلَّا مَاهِي فِي الْأَعْقَابِ وَالْأَعْقَابِ الْأَعْقَابِ.

۴۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے امامت نہیں جمع ہوگی دو بھائیوں میں حسن و حسین کے بعد وہ اولاد

در اولاد چلے گی

۵۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ عَيْسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنْ كَانَ كَوْنٌ وَلَا أَرَانِي اللَّهَ فِيمَنْ أَنتُمْ؟ فَأَوْمَأَ إِلَى ابْنِهِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ: فَإِنْ حَدَّثَ بِمُوسَى حَدَّثَ فِيمَنْ أَنتُمْ؟ قَالَ: بِوَلَدِهِ، قُلْتُ: فَإِنْ حَدَّثَ بِوَلَدِهِ حَدَّثَ وَتَرَكَ أَخًا كَبِيرًا وَابْنًا صَغِيرًا فِيمَنْ أَنتُمْ؟ قَالَ: بِوَلَدِهِ ثُمَّ دَارَ أَعْيُنُهَا فِي بَيْتِهِ فَقَالَ: مُوسَى هَذَا أَهْلُهَا.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ اگر خدا نخواستہ آپ کا انتقال ہو جائے (خدا مجھے

وہ دن نہ دکھلائے) تو کون امام ہوگا حضرت نے اپنے فرزند موسیٰ کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا ان کے بعد۔ فرمایا۔ ان کا بیٹا۔

میں نے کہا اگر میرے بعد وہ ایک بڑا بھائی چھوڑے اور بیٹا چھوٹا سا ہو تب کون امام ہوگا۔ فرمایا۔ بیٹا اور اسی طرح ایک کے بعد دوسرا۔

## تریسٹھواں باب

خدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصِ ائمہ علیہم السلام کیلئے

(باب ۶۳)

مَا نَصَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ عَلَى الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَاحِدًا قَوَّاحِدًا

۱۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَلِيٍّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَمَلِيٍّ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأَطِيعُوا الْأَمْرَ مِنْكُمْ» فَقَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ

بَنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ : فَقُلْتُ لَهُ : إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ : فَمَا لَهُ لَمْ يُسَمَّ عَلِيًّا وَ  
 أَهْلَ بَيْتِهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟ قَالَ : فَقَالَ : قُولُوا لَهُمْ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَزَلَتْ عَلَيْهِ  
 الصَّلَاةُ وَلَمْ يُسَمَّ اللَّهُ لَهُمْ ثَلَاثًا وَلَا أَرْبَعًا ، حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الَّذِي فَسَّرَ ذَلِكَ لَهُمْ وَنَزَلَتْ  
 عَلَيْهِ الرِّكَاءُ وَ لَمْ يُسَمَّ لَهُمْ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دَرَاهِمًا دَرَاهِمًا ، حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الَّذِي  
 فَسَّرَ ذَلِكَ لَهُمْ وَ نَزَلَ الْحَجُّ فَلَمْ يَقُلْ لَهُمْ : طُوفُوا أَسْبُوعًا حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الَّذِي  
 فَسَّرَ ذَلِكَ لَهُمْ وَنَزَلَتْ « أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ » وَنَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ  
 وَالْحُسَيْنِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : فِي عَلِيٍّ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ؛ وَقَالَ ﷺ : أَوْصِيَكُمْ  
 بِكِتَابِ اللَّهِ وَأَهْلِ بَيْتِي ، فَإِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ لَا يَفْرُقَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يُورِدَهُمَا عَلَيَّ الْحَوْصُ ،  
 فَأَعْطَانِي ذَلِكَ ، وَقَالَ : لَا تَعْلَمُوهُمْ ، فَهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ ؛ وَقَالَ : إِنَّهُمْ لَنْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ بَابِ هُدًى  
 وَلَنْ يُدْخِلُوكُمْ فِي بَابِ ضَلَالَةٍ ، فَلَوْ سَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَامَ بَيِّنٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ لَا دَعَاها آلُ  
 فَلَانٍ وَآلُ فَلَانٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَهُ فِي كِتَابِهِ تَصْدِيقًا لِنَبِيِّهِ ﷺ وَإِنَّ أَوَّلَ مَا يُدْعَى إِلَيْهِ  
 عَنْكُمْ الرِّجْسُ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ، فَكَانَ عَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَ فَاطِمَةُ عَلَيْهِمُ  
 السَّلَامُ ، فَأَدْخَلَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَحْتَ الْكِسَاءِ فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّ لِكُلِّ  
 نَبِيٍّ أَهْلًا وَثِقَلًا وَهُؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَثِقَلِي ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَلَسْتُ مِنْ أَهْلِكَ فَقَالَ : إِنَّكَ  
 إِلَى خَيْرٍ وَلَكِنَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي وَثِقَلِي فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَلِيٌّ أَوَّلِي النَّاسِ بِالنَّاسِ  
 لِكثَرَةِ مَا بَلَغَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ إِقَامَتِهِ لِلنَّاسِ وَ أَخْذِهِ بِيَدِهِ ، فَلَمَّا مَضَى عَلِيٌّ لَمْ  
 يَكُنْ يَسْتَطِيعُ عَلِيٌّ - وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلْ - أَنْ يَدْخُلَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَلَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَلِيٍّ وَلَا وَاحِدٌ مِنْ  
 وَلَدِهِ إِذَا لَقِيَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنْزَلَ فِيْنَا كَمَا أَنْزَلَ فِيكَ فَأَمَرَ بِطَاعَتِنَا  
 كَمَا أَمَرَ بِطَاعَتِكَ وَبَلَغَ فِيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَمَا بَلَغَ فِيكَ وَأَذْهَبَ عَنَّا الرِّجْسَ كَمَا أَذْهَبَ عَنْكَ  
 فَلَمَّا مَضَى عَلِيٌّ ﷺ كَانَ الْحَسَنُ ﷺ أَوَّلِي بِهَا لِكِبَرِهِ ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَدْخُلَ وَلَدُهُ  
 وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلْ ذَلِكَ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : « وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ »  
 فَيَجْعَلُنَا فِي وَلَدِهِ إِذَا لَقِيَ الْحَسَنُ أَمَرَ اللَّهُ بِطَاعَتِي كَمَا أَمَرَ بِطَاعَتِكَ وَطَاعَةَ أَبِيكَ وَبَلَغَ فِي رَسُولِ  
 اللَّهِ ﷺ كَمَا بَلَغَ فِيكَ وَفِي أَبِيكَ وَأَذْهَبَ اللَّهُ عَنِّي الرِّجْسَ كَمَا أَذْهَبَ عَنْكَ وَعَنْ أَبِيكَ ، فَلَمَّا  
 صَارَتْ إِلَى الْحُسَيْنِ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَدْعِيَ عَلَيْهِ كَمَا كَانَ هُوَ يَدْعِي عَلِيَّ

أَخِيهِ وَعَلَى أَبِيهِ، لَوْ أَرَادَا أَنْ يَصْرِفَا الْأَمْرَ عَنْهُ وَلَمْ يَكُونَا لِيَقْعَلَا ثُمَّ صَارَتْ حِينَ أَقْصَتْ إِلَى الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَرَى تَأْوِيلُ هَذِهِ الْآيَةِ وَأَوَّلُو الْأَرْحَامَ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ، ثُمَّ صَارَتْ مِنْ بَعْدِ الْحُسَيْنِ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ صَارَتْ مِنْ بَعْدِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ. وَقَالَ: أَلَرَّ جَسُّ هُوَ الشَّكُّ وَاللَّهُ لَا نَشْكُ فِي رَيْتِنَا أَبَدًا.

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ وَالْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ الْحَرِّ وَعِمْرَانَ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِثْلُ ذَلِكَ.

اردو ہی کتاب ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپ اطمینان اللہ و اطمینان رسول اللہ کے متعلق پوچھا فرمایا یہ حضرت علی اور حسن و حسین کے بارہ میں نازل ہوئی ہے میں نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کتاب خدا میں علی اور ان کے اہل بیت کا نام نہیں فرمایا۔

تم ان سے کہو کہ نماز حضرت پر نازل ہوئی۔ لیکن یہ نہ بتایا گیا کہ تین رکعت یا چار رکعت اس کی تفسیر رسول نے بیان کی؟

آیہ زکوٰۃ نازل ہوئی۔ لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ ہر چالیس پر ایک اس کی تفسیر رسول اللہ نے لوگوں سے بیان فرمائی؟  
آیہ حج نازل ہوئی لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ سات طواف کرو، یہ تفسیر رسول اللہ نے بیان فرمائی؟  
آیہ اطمینان اللہ الخ نازل ہوئی۔ یہ آیت حضرت علی، حسن اور حسین کی شان میں نازل ہوئی۔ رسول اللہ نے علی کے بارے میں فرمایا، من کنت مولاه فعلی مولاه، اور یہ بھی فرمایا۔ اے مسلمانو! میں تم میں اللہ کی کتاب اور اپنی اہلبیت کے بارے میں وصیت کرتا ہوں میں نے تمہارے دھماکی تھی کہ ان دونوں میں تفرقہ نہ ڈالے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں۔  
اور یہ بھی فرمایا کہ تم ان کو تعلیم نہ دو۔ وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں وہ تم کو باب ہدایت سے نکلنے نہ دیں گے اور باب ضلالت میں داخل نہ ہونے دیں گے۔

اگر رسول ساکت ہو جاتے اور اپنے اہل بیت کو نہ بتاتے تو فلاں فلاں خاندان والے اہل بیت ہونے کا دعویٰ کر بیٹھتے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے نبی کے قول کی تصدیق کر دی۔ فرمایا۔ اللہ کا ارادہ ہے کہ اے اہل بیت ہر قسم کے جس کو تم سے دور رکھے اور پاک رکھے جو پاک رکھنے کا حق ہے یہ اہل بیت علی وفاطمة حسن و حسین ہیں ان کو رسول اللہ نے خاتمہ سلمہ میں چادر کے اندر داخل کر کے فرمایا۔ خداوند ہر نبی کے کچھ اہل اور گنا قدر ذاتیں ہوتی ہیں میرے اہل بیت اور گنا قدر عزیز ہیں۔ ائمہ سلمہ نے کہا کیا میں آپ کے اہل سے نہیں۔ فرمایا تم خیر پر ہو لیکن یہ میرے اہل اور نقل ہیں۔

جب رسول اللہؐ نے وفات پائی تو علی تمام لوگوں سے بہتر تھے جیسا کہ رسول اللہؐ نے بکثرت ان کے بارے میں فرمایا تھا اور لوگوں پر ان کو سہرا دینا یا ستھا اور روزِ غدیر ان کا ہاتھ پکڑ کر سب کو ان کی جانشینی کی خبر دے دی تھی جب علی کا وقت وفات قریب آیا تو ان کی قدرت سے یہ بات باہر تھی کہ وہ اپنے فرزندِ محمدؐ حنفیہ یا عباسؓ یا حسنؓ یا حسینؓ کے سوا اپنے کسی اور بیٹے کو اپنا جانشین بنا دیتے اور اگر بغرضِ محال حضرت علیؓ کسی اور کو اپنا جانشین بنا دیتے تو حسینؓ اور حسنؓ کہتے: اللہ تعالیٰ نے جس طرح آپؐ کی نفیست میں آیات نازل کیں، جس طرح آپؐ کی اطاعت کا حکم دیا، ہماری اطاعت کا بھی دیا ہے جس طرح رسول اللہؐ نے آپؐ کے لئے تبلیغ کی ہے ہمارے لئے بھی کی ہے جس طرح جس سے آپؐ کو دُر کھلے ہم کو بھی دُر رکھا ہے

اور جب حضرت علیؓ کا انتقال ہوا تو امام حسنؓ بہ سبب اپنی بزرگی کے سب سے بہتر تھے وقت انتقال ان کی یہ طاقت نہ تھی کہ وہ اپنا قائم مقام اپنی اولاد میں سے کسی بنا دیتے اور وہ ایسا نہ کر سکتے تھے جبکہ خدا فرماتا ہے رشتہ داروں میں بعض بعض سے بہتر ہیں اللہ کی کتاب میں اگر وہ اپنے بیٹے کو بنا دیتے تو حسینؓ ان سے کہتے: کیا کیوں کیا جب اللہ نے میری اطاعت کا اسی طرح حکم دیا ہے جس طرح آپؐ کی اور آپؐ کے باپؐ کی اطاعت کلمہ رسول اللہؐ نے میرے بارے میں بھی اسی طرح تبلیغ کی ہے جس طرح آپؐ کے اور آپؐ کے باپؐ کے بارے میں، خدا نے مجھ کو بھی جس سے اسی طرح دُر رکھا ہے جس طرح آپؐ کو اور آپؐ کے باپؐ کو۔

پس جب امامت امام حسینؓ کو ملی تو ان کے خاندان میں کوئی ایسا نہ تھا کہ اس طرح مدعی امامت ہوتا جیسے امام حسینؓ اپنے بھائی اور باپ کے مقابل ہو سکتے تھے نیز یہ کہ وہ امر امامت کو امام حسینؓ سے نہیں ہٹا سکتے تھے اور نہ انھوں نے ایسا کیا۔ جب امامت امام حسینؓ کو ملی تو اس آیت کی تائیدِ مجمعِ طاہر ہو گئی کہ کتابِ خدا کی رو سے بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہیں امام حسینؓ کے بعد علی بن الحسینؓ کی طرف منتقل ہوئی پھر محمد بن علیؓ کی طرف۔ فرمایا امام نے جس سے مراد شک ہے ہم نے اپنے رب کے متعلق کبھی شک نہیں کیا۔ ابوبعیر نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُعِيرَةِ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَوْحٍ الْقَهْمَرِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَالَّتِي أُولَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ أُمَّهَاتُهُمْ» وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ، فِيمَنْ نَزَلَتْ؟ فَقَالَ: نَزَلَتْ فِي الْأَمْرِ، إِنَّ هَذِهِ الْآيَةُ جَرَتْ فِي وَلَدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام مِنْ بَعْدِهِ، فَتَحَنَّنَ أُولَىٰ بِالْأَمْرِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، قُلْتُ: قَوْلُكَ جَعْفَرٌ لَهُمْ فِيهَا نَصِيبٌ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَلَوْلَ الْعَبَّاسِ فِيهَا نَصِيبٌ؟ فَقَالَ: لَا، فَعَدَدْتُ عَلَيْهِ بَطُونَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ: لَا، قَالَ: وَنَسِيتُ وَلَدَ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَدَخَلْتُ بَعْدَ

ذَلِكَ عَلَيَّ فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ يُولَدُ الْحَسَنُ فِيهَا نَصِيبٌ؟ فَقَالَ: لَا؛ وَاللَّهِ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ! مَا لِحَمْدِي فِيهَا نَصِيبٌ غَيْرَنَا.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے راوی نے پوچھا کہ اگر یہ نبی مومنین کے نفسوں سے زیادہ ان پر اولیٰ بالتقرب ہیں اور ان کی ازواج مومنین کی باتیں ہیں اور نبی کے رشتہ داروں میں بعض ان سے زیادہ اولیٰ ہیں کتاب خدا میں کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے فرمایا صاحبان امر کے بارے میں نازل کی ہے اور اس کا حکم جاری ہوا ہے اولاد حسین کے بارے میں ان کے بعد پس ہم اس امر کے اور قربت رسول کے بہ نسبت مومنین و مہاجرین و انصار کے زیادہ مستحق ہیں میں نے کہا کیا اولاد جعفر کا بھی اس میں کوئی حصہ ہے فرمایا۔ نہیں میں نے پوچھا اور اولاد عباس کا فرمایا نہیں، پھر نبی جلدی مطلب کی ہر شاخ کا ذکر کیا۔ فرمایا نہیں۔ اولاد امام حسن کا ذکر کرنا سہول گیا۔ بعد میں میں نے ان کے متعلق بھی پوچھا۔ فرمایا۔ نہیں۔ اور پھر فرمایا۔ اے عبدالرحیم (نام راوی) محمد کے رشتہ داروں میں ہمارے سوا کسی اور کا حصہ نہیں۔

۳۔ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ نَجْدٍ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ «إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا» قَالَ: إِنَّمَا يَعْنِي أَوْلَىٰ بِكُمْ أَيُّ أَحَقُّ بِكُمْ وَبِأُمُورِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ، اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا يَعْنِي عَلِيًّا وَأَوْلَادَهُ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ وَصَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: «الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ» وَكَانَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ وَقَدْ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ وَهُوَ رَاكِعٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ قِيمَتُهَا أَلْفُ دِينَارٍ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ كَسَاهُ إِيَّاهَا وَكَانَ النَّجَاشِيُّ أَهْدَاهَا لَهُ فَبَاءَ سَائِلٌ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللَّهِ وَأَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ تَصَدَّقْ عَلَىٰ مِسْكِينٍ، فَطَرَحَ الْحُلَّةَ إِلَيْهِ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَيْهِ أَنْ أَحْمِلَهَا. فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهِ هَذِهِ الْآيَةَ وَصَبَّرَ نِعْمَةً أَوْلَادِهِ بِنِعْمَتِهِ فَكُلُّ مَنْ بَلَغَ مِنْ أَوْلَادِهِ مَبْلَغَ الْإِمَامَةِ، يَكُونُ بِهَذِهِ الصِّفَةِ مِثْلَهُ فَيَتَصَدَّقُونَ وَهُمْ رَاكِعُونَ وَالسَّائِلُ الَّذِي سَأَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالَّذِينَ سَأَلُوا الْأَئِمَّةَ مِنْ أَوْلَادِهِ يَكُونُونَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ اس نے انما ولبکم الشہادۃ کے متعلق کہ اس میں ولی کے معنی ہیں تم سے بہتر اور تمہارے جملہ امور اور تمہاری جانوں اور مالوں میں سب سے زیادہ احق اور اولیٰ بالتقرب الشہادۃ اور اس کا رسول ہے اور وہ صاحب ایمان ہیں یعنی علی اور ان کی اولاد میں آئمہ علیہم السلام قیامت تک یہ لوگوں کے ولی ہیں پھر خدا نے ان کا وصف یوں بیان



کیا کہ وہ نماز پڑھتے ہیں اور رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں امیر المؤمنین علیہ السلام نے نماز پڑھ کر رکعت میں جب رکوع کیا در آنحالیکہ آپ ایک ہزار دینار کا لباس پہنے ہوئے تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو پہنایا تھا اور نجاشی بادشاہ حبش نے بطور تحفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا تھا مسجد میں ایک سائل آیا اور کہنے لگا السلام علیک یا ولی اللہ! وہ دونوں کے نفسوں سے بہتر صدقہ دو ایک مسکین کو جو حضرت نے دو لباس آمار کر اس سائل کو اٹھالینے کا اشارہ کیا۔ خدا نے اس پر یہ آیت نازل کی، پس اس نعمت کا سلسلہ آپ کی اس اولاد میں بھی باقی رہا جن کو منصب امامت حاصل ہوا وہ اس صفت میں حضرت علیؑ کے ساتھ شریک رہے انھوں نے بھی حالت رکوع میں صدقہ دیا۔ امیر المؤمنینؑ سے جس نے سوال کیا، وہ ملا کہ میں سے تھا اور باقی آئمہ سے سوال کرنے والے بھی ملا کہ تھے مشہور ترین حدیث یہ ہے کہ حضرت علیؑ علیہ السلام نے سماعت رکوع انگلی دینی تھی لیکن یہ حدیث بتاتی ہے کہ لباس دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دوبارہ ایسا واقعہ پیش آیا۔ ایک بار انگلی دینی، دوسری بار لباس یہ صورت ایسی ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی بار معراج ہوئی، مگر مشہور ایک معراج ہے دیگر آئمہ کا سماعت رکوع زکوٰۃ دینا۔ اگرچہ حضرات اہلسنت کو تسلیم نہیں، اسی لئے وہ ولایت امیر المؤمنین علیہ السلام سے اس بنا پر انکار کرتے ہیں کہ اس آیت میں یقیناً دو تینوں در اکون، جس کے صبیغ ہیں لیکن اس کے انکار سے حقیقت پر پردہ نہیں پر سکنا، ولایت کی سند دینے والا خدا ہے اس نے ہمارے آئمہ کے اس فعل پر اپنے ان ملا کہ کو گواہ بنایا ہے جنھیں بصورت سائل ان حضرات کے پاس بھیجا تھا۔

### توضیح:-

۴ - عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدِيْنَةَ ، عَنْ رُزَاةَ وَفَضْلِ بْنِ يَسَّادٍ وَبُكَيْرِ بْنِ أَصْبَغٍ وَتَحِيٍّ بْنِ مُسْلِمٍ وَبُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَأَبِي الْجَارُودِ جَمِيعاً عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ رَسُولَهُ بِوِلَايَةِ عَلِيٍّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ هَاتَيْنِ آيَتَيْنِ وَلِيْسُكُمْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَفَرَضَ وَلايَةَ أَوْلِي الْأَمْرِ ، فَلَمْ يَنْدُوا مَا هِيَ ، فَأَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُقَسِّرَ لَهُمُ الْوِلَايَةَ كَمَا فَسَّرَ لَهُمُ الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالصَّوْمَ وَالْحَجَّ ، فَلَمَّا أَتَاهُ ذَلِكَ مِنْ اللَّهِ ، قَالَ بَدَلُكَ خَدُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَحَوَّفَ أَنْ يَرْتَدُّوا عَنْ دِينِهِمْ وَأَنْ يُكَذِّبُوهُ ، فَطَافَ بِأَتَمِّ رِجَالِهِ رُبْعَةَ مَرَّةٍ وَجَلَّ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ، فَصَدَعَ بِأَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى : كَرَاهَةَ قَضَائِهِ بِوِلَايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام يَوْمَ غَدِيرِ حُمْ فَادَى الصَّلَاةَ جَامِعَةً وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَبْلُغَ الشَّاهِدُ الْغَايَةَ - قَالَ عُمَرُ بْنُ أَدِيْنَةَ : قَالُوا جَمِيعاً عَنِ أَبِي الْجَارُودِ - وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : وَكَانَتْ الْفَرِيقَةُ تَنْزِلُ بَعْدَ الْقَرِيبَةِ الْآخَرَى وَكَانَتْ الْوِلَايَةُ آخِرَ الْفَرَائِضِ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَاتَيْنِ آيَتَيْنِ : أَوْفَعْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَنْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعَمَتِي ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : لَا أُنْزِلُ عَلَيْكُمْ بَعْدَ هَذِهِ قَرِيبَةً ، قَدْ أَكْمَلْتُ لَكُمْ الْفَرَائِضَ .

ہندہ  
۵/۵۵

ہندہ  
۵/۶۸

ہندہ  
۵/۳

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے خدا نے اپنے رسول کو ولایت علی کا حکم دیا اور آیہ انما ولیکم اللہ ورسولہ اللہ تمہارا ولی ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں نماز کو قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں ورنہ انہیں ایک وہ رکوع میں ہوں اور فرض کیا ولایت اولی امر کو، لوگوں نے نہ جانا کہ وہ کیسا ہے۔ خدا نے حضرت رسول خدا کو حکم دیا کہ وہ ان کو بتائیں جس طرح نماز و زکوٰۃ اور صوم و حج کے متعلق بتایا ہے جب حضرت کے پاس خدا کا یہ حکم آیا تو آپ دل گرفتہ ہوئے اور یہ خوف ہوا کہ کہیں لوگ مرتد نہ ہو جائیں اور حضرت کو جھٹلائیں نہیں اسی دل گرفتگی کی حالت میں آپ نے اللہ کی طرف رجوع کی۔ خدا نے وحی کی کہ رسول! تمہارے رب کی طرف سے جو تم پر نازل ہوا ہے اسے پہنچا دو اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو گویا خدا کی رسالت ہی کو نہ پہنچایا۔ اللہ تم کو دشمنوں کے شر سے بچائے گا پس خدا کے اس حکم کے مطابق روز غدیر خم آپ نے ولایت علی کا اعلان کیا۔ ایک منادی نے نماز کے لئے جمع ہونے کی ندا دی۔ آپ نے ولایت علی کا اعلان کر کے فرمایا کہ جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ غائبین تک یہ خبر پہنچا دیں، سب سے اقرار لیا سوائے ابوجہار و دے۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک فریضہ دوسرے کے بعد نازل ہوتا۔ ولایت آخری فریضہ تھا جس کے بعد اللہ نے اسے ایوم الملت کم ویکم الخ کو نازل کیا اور حضرت نے بھی فرمایا کہ اللہ کہتا ہے کہ اس فریضہ کے بعد رسول میں اور کوئی آیت نازل نہ کروں گا کیونکہ میں نے اپنے فریق کو مکمل کر دیا۔

۵۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ هَارُونَ بْنِ خَارِجَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: كُنْتُ عِنْدَهُ جَالِسًا، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: حَدِّثْنِي عَنْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ، أَمِنَ اللَّهُ أَوْ مِنْ رَسُولِهِ؟ فَقَضَبَ ثُمَّ قَالَ: وَ يَحَاكَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله أَحْوَفَ لِلَّهِ مِنْ أَنْ يَقُولَ مَا لَمْ يَأْمُرْ بِهِ اللَّهُ، بَلْ افْتَرَضَهُ كَمَا افْتَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالصَّوْمَ وَالْحَجَّ

۵۔ ابوبصیر کہتے ہیں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے کہا۔ آپ ولایت علی سے متعلق بیان کریں۔ آیا یہ حکم اللہ کی طرف سے تھا یا رسول اللہ کی طرف سے تھا؟ یہ سن کر حضرت غصہ ہوئے فرمایا رسول اللہ بہت زیادہ خوف کرنے والے تھے اس سے کہ خلاف حکم خدا کوئی حکم دیں بلکہ خدا نے اس امر ولایت کو بھی اسی طرح فرض فرمایا ہے جس طرح نماز و زکوٰۃ و روزہ اور حج کو۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَتَمِيمِ بْنِ الْحُسَيْنِ جَمِيعًا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرِيجٍ، عَنْ مَنصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعِبَادِ خَمْسًا، أَخَذُوا أَرْبَعًا وَتَرَكُوا وَاحِدًا قُلْتُ: أَسْمِعْنِي لِي جُعِلَتْ فِدَاكَ؟ فَقَالَ الصَّلَاةُ وَكَانَ النَّاسُ لَا يَدْرُونَ كَيْفَ يُصَلُّونَ، فَتَزَلَّ جَبْرِئِيلُ عليه السلام فَقَالَ:

بِأَخْبَرَهُمْ بِمَوَاقِيتِ صَلَاتِهِمْ ، ثُمَّ نَزَلَتِ الرَّكَاةُ فَقَالَ : يَا عَجَّ أَخْبِرْهُمْ مِنْ رَكَاتِهِمْ مَا أَخْبَرْتَهُمْ مِنْ صَلَاتِهِمْ ، ثُمَّ نَزَلَ الصَّوْمُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ عَادُورًا بَعَثَ إِلَى مَا حَوْلَهُ مِنَ الْقُرَى فَيَسْأَلُ ذَلِكَ الْيَوْمَ [صَوْم] شَهْرَ رَمَضَانَ بَيْنَ شَعْبَانَ وَشَوَّالٍ ، ثُمَّ نَزَلَ الْحَجُّ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ ﷺ فَقَالَ : أَخْبِرْهُمْ مِنْ حَجِّهِمْ مَا أَخْبَرْتَهُمْ مِنْ صَلَاتِهِمْ وَرَكَاتِهِمْ وَصَوْمِهِمْ ، ثُمَّ نَزَلَتِ الْوَلَايَةُ وَإِنَّمَا أَنَا ذَلِكَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِعَرَفَةَ ، أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ «الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَكَانَ كَمَالُ الدِّينِ بِوَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ﷺ فَقَالَ عِنْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَمَّنِّي حَدِيثُوا عَهْدِي بِالْجَاهِلِيَّةِ وَمَتَى أَخْبَرْتُمْ بِهِذَا فِي ابْنِ عَمَّتِي يَقُولُ فَائِلٌ وَيَقُولُ فَائِلٌ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْطِقَ بِهِ لِسَانِي - : فَأَتَنَنِي عَزِيمَةٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بَتْلَةٌ أَوْ عَدَنِي إِنْ لَمْ أُبْلَغْ أَنْ يُعَدِّ بَنِي ، فَكَرَرْتُ : «يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْزِمُكَ مِنَ النَّاسِ ، إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ» فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمِينِي فَقَالَ : [يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ مِنْ الْأَنْبِيَاءِ مِمَّنْ كَانَ قَبْلِي إِلَّا وَقَدْ عَمَّرَهُ اللَّهُ ، ثُمَّ دَعَا فَأَجَابَهُ ، فَأَشْكُ أَنْ أُدْعَى فَأُجِيبَ وَأَنَا مُسْئِلٌ وَأَنْتُمْ مُسْئِلُونَ ، فَمَاذَا أَنْتُمْ فَائِلُونَ ؟ فَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بَلَغْتَ وَنَسَحْتَ وَأَدَيْتَ مَا عَلَيْكَ ، فَجَزَاكَ اللَّهُ أَفْضَلَ جَزَاءِ الْمُرْسَلِينَ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ اشْهَدْ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - ثُمَّ قَالَ : يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ هَذَا وَلِيُّكُمْ مِنْ بَعْدِي فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ مِنْكُمْ الْغَائِبَ ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ ﷺ : كَانَ وَاللَّهُ [عَلِيٌّ ﷺ] أَمِينُ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ وَعَمِيدُ دِينِهِ الَّذِي ارْتَضَاهُ لِنَفْسِهِ ، ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَضَرَهُ الَّذِي حَضَرَ فدَعَا عَائِمًا فَقَالَ : يَا عَلِيُّ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَتِمِّنَكَ عَلَى مَا اتَّخَمْتَنِي اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ غَيْبِهِ وَعِلْمِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَمِنْ دِينِهِ الَّذِي ارْتَضَاهُ لِنَفْسِهِ ، فَلَمْ يُشْرِكْ وَاللَّهُ فِيهَا يَا زِيَادُ أَحَدًا مِنَ الْخَلْقِ ثُمَّ إِنَّ عَلِيًّا ﷺ حَضَرَهُ الَّذِي حَضَرَهُ فدَعَا وَلَدَهُ وَكَانُوا اثْنَيْ عَشَرَ ذَكَرُوا فَقَالَ لَهُمْ : يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَبَى إِلَّا أَنْ يَجْعَلَ فِي سُنَّتِهِ مَنْ يَعْزُوبُ وَإِنَّ يَعْزُوبَ دَعَا وَلَدَهُ وَكَانُوا اثْنَيْ عَشَرَ ذَكَرُوا ، فَأَخْبَرَهُمْ بِصَاحِبِهِمْ ، أَلَا إِنِّي أَخْبَرْتُكُمْ بِصَاحِبِكُمْ ، أَلَا إِنَّ هَذَيْنِ ابْنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ﷺ فَاسْمَعُوا لَهُمَا وَأَطِيعُوا وَارْزُقُوهُمَا فَإِنِّي قَدْ اتَّخَمْتُهُمَا عَلَى مَا اتَّخَمْتَنِي عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمِمَّا اتَّخَمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ مِنْ خَلْفِهِ وَمِنْ غَيْبِهِ وَمِنْ دِينِهِ الَّذِي ارْتَضَاهُ لِنَفْسِهِ ، فَأَوْجَبَ اللَّهُ لَهُمَا مِنْ عَلِيٍّ

عَلَيْهِ مَا أَوْجَبَ لِعَلِيِّ اللَّهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَكُنْ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ فَضْلٌ عَلَى صَاحِبِهِ إِلَّا بِكَيْدِهِ فَإِنَّ الْحُسَيْنَ كَانَ إِذَا حَضَرَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْطِقُ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ حَتَّى يَقُومَ، ثُمَّ إِنَّ الْحَسَنَ عَلَيْهِ حَضَرَهُ الَّذِي حَضَرَهُ فَسَلَّمَ ذَلِكَ إِلَى الْحُسَيْنِ، ثُمَّ إِنَّ حُسَيْنًا عَلَيْهِ حَضَرَهُ الَّذِي حَضَرَهُ فَدَعَا ابْنَتَهُ الْكُبْرَى فَاطِمَةَ بِنْتَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ فَدَفَعَ إِلَيْهَا كِتَابًا مَلْفُوفًا وَوَصِيَّةً ظَاهِرَةً وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ مَبْطُونًا لَا يَرَوْنَ إِلَّا أَنَّهُ لِمَا بِهِ، فَدَفَعَتْ فَاطِمَةُ الْكِتَابَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ثُمَّ مَارَ اللَّهُ ذَلِكَ الْكِتَابُ إِلَيْنَا.

الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُخَيَّرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ جُمُوهَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ مِثْلُهُ.

۶۔ ابو جارود نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت کو فرماتے سنا کہ خدا نے نبیوں پر پانچ چیزوں کو نسیخ کر دیا ہے جن میں سے انھوں نے چار کو لیا اور ایک کو چھوڑ دیا۔ میں نے کہا اس کا نام بتائیے فرمایا اَوَّلُ نَمَازِ كَوَاجِبِ كَمَا۔ لوگ نہیں جانتے تھے کہ کیسے پڑھیں۔ جبرئیل نے آکر کہا کہ محمد ان کو نماز کے ذائقہ وغیرہ بتائیے پھر زکوٰۃ کا حکم فرمایا۔ اُسے محمد نماز کی طرح ان کو زکوٰۃ کے مسائل بھی بتائیے جیسے نماز کے بنائے ہیں پھر روزہ کا حکم آیا جب روز عاشورہ ہوا تو آپ نے قرب و جوار کی بستیوں میں روزہ کا حکم بھیجا (پھر اس روزہ کا حکم منسوخ ہوا) اس کے بعد رمضان کے روزے فرض ہوئے۔ پھر حج کا حکم آیا، نماز، زکوٰۃ اور روزے کی طرح آپ نے حج کو بھی سمجھا یا پھر ولایت کا حکم آیا روز عرفہ کو جمعہ کا دن نخصا پھر یہ آیت نازل ہوئی، الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ، اور کمال دین ہوا۔ ولایت علی کا حکم آنے کے بعد اس وقت رسول اللہ نے فرمایا۔ میری امت عہد جاہلیت کے عقیدے کو لئے ہوئے ہے جب میں نے اپنے ابن عم کے متعلق ایسا حکم سنا تو کونسی یہ کہے گا کوئی وہ بغیر زبان پر لائے یہ بات میرے دل میں آئی، پس خدا کا ایک تاکید ہی حکم میرے پاس آیا اور مجھے ڈرایا۔ اگر تم نے میرے اس حکم کی تبلیغ نہ کی تو مجھے معذب کریگا۔ اس کے بعد یہ آئے، يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا نَزَلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ الْخَمَازِ ہوں بے شک اللہ کا فروں کو ہدایت نہیں کرتا۔ پس رسول اللہ نے علی کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا۔ لوگو! مجھ سے پہلے کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا مگر یہ کہ خدا نے اسے عمر عطا فرمائی۔ پھر اسے اپنے پاس بلایا پس عنقریب میں بھی بلایا جاؤں گا اور میں اس کی دعوت کو قبول کروں گا۔ خدا کے یہاں مجھ سے بھی سوال کیا جائے گا اور تم سے بھی پس تم کیا کہو گے انھوں نے کہا۔ ہم اس کی گواہی دیں گے کہ آپ نے حق تبلیغ و نصیحت ادا کیا اور جو آپ کی ذمہ داری تھی اسے پورا کیا۔ پس اللہ آپ کو تمام رسولوں سے بہتر جزا دے۔ حضرت نے فرمایا خداوند اگواہ رہنا (تین بار) پھر فرمایا اے مسلمانوں! علی تمہارا ولی ہے میرے بعد حاضرین کو چاہیے کہ یہ خبر غائبین تک پہنچا دیں، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا علی خدا کے امین ہیں اس کی مخلوق

پراور اس کے غیب کے اور اس کے دین کے محافظ ہیں وہ دین جسے اس نے اپنی ذات کے لئے انتخاب کیا پھر رسول اللہ کو جو پیش آیا وہ پیش آیا۔ آپ نے حضرت علیؑ کو بلا کر فرمایا۔ میں تم کو اس چیز کا امین بنانا چاہتا ہوں جس کا امین مجھے خدا نے بنایا ہے اپنے غیب اور اپنے علم کا اور اپنی مخلوق کا اور اپنے اس دین کا جسے اس نے اپنی ذات کے لئے پسند کیا۔ اے زیاد اس نے اس فضیلت میں اور کسی کو شریک نہیں کیا۔ اس کے بعد ایک مدت گزرنے پر حضرت علیؑ نے اپنے بیٹوں کو بلا یا جن کی تعداد بارہ تھی فرمایا۔ اے میرے فرزندو! اللہ چاہتا ہے کہ وہ میرے اندر سنت یعقوب کو جاری کرے، یعقوب نے اپنے بارہ بیٹوں کو بلا کر کہا میں تم کو آگاہ کرتا ہوں ہمارے صاحب کے بارے میں (حکم سے یعنی میرے بعد میرے قائم مقام یوسف ہوں) پس اسی طرح میں بھی تمہارا صاحب حکومت کو بتاتا ہوں آگاہ ہو کہ یہ دونوں بیٹے رسول اللہ کے حسن و حسین ہیں پس ان کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو اور ان کی مدد کرو، میں نے ان دونوں کو ان چیزوں کا امانت دار بنایا جس کا رسول اللہ نے مجھے امانت دار بنایا تھا اپنی خلق پر اپنے غیب پر اور اپنے اس دین پر جس کو اس نے اپنی ذات کے لئے انتخاب کیا تھا۔ پس خدا نے ان دونوں کے لئے ان چیزوں کو واجب کیلئے جن کو علیؑ پر واجب کیا تھا رسول اللہ نے۔ پس ان دونوں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت حاصل نہیں مگر بزرگی سرین کی وجہ سے، اور حسینؑ کا معمول تھا کہ جب تک مجلس امام حسنؑ میں بیٹھے خاموش بیٹھے، پھر جب امام حسنؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انھوں نے یہ امانت امام حسینؑ کے سپرد کی اور جب ان کی وفات کا وقت تو انھوں نے اپنی بیٹی فاطمہ کبریٰ کے سپرد کی تو ان کو ایک لپٹی ہوئی تحریر دی اور الفاظ میں وصیت بھی کی حضرت علیؑ بن حسین واقعہ کربلا میں مرفوعہا میں مبتلا تھے یہ بیماری سب کو معلوم تھی فاطمہ نے یہ تحریر علیؑ بن حسین کو دی پھر خدا کی قسم یہ تحریر ہم تک پہنچی۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ صَبَاحِ الْأَزْدِيِّ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْمُخْتَارِيَةِ لَقِينِي فَرَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَقِيقَةِ إِمَامٌ، فَغَضِبَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام، ثُمَّ قَالَ: أَفَلَا قُلْتَ لَهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا وَاللَّهِ مَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ، قَالَ: أَفَلَا قُلْتَ لَهُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فَلَمَّا مَضَى عَلِيٌّ عليه السلام أَوْصَى إِلَى الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَلَوْ ذَهَبَ يَزُودُهَا عَنْهُمَا لَقَالَا لَهُ: نَحْنُ وَصِيَّتَانِ مِنْكَ وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَ ذَلِكَ وَأَوْصَى الْحَسَنُ إِلَى الْحُسَيْنِ وَلَوْ ذَهَبَ يَزُودُهَا عَنْهُ لَقَالَ أَنَا وَصِيٌّ مِنْكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمِنْ أَبِي وَلَمْ يَكُنْ لِيَفْعَلَ ذَلِكَ، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ» هِيَ فِينَا وَفِي آبَائِنَا.

۴۔ ابو بصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر سے کہا کہ پیروان مختار میں سے ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ محمد حنفیہ امام تھے یہ سن کر حضرت کو عقد آیا۔ فرمایا پھر تم نے کیا کہا۔ میں نے کہا میری سمجھ میں تو آیا نہیں کہ کیا کہوں۔ فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہا

کہ رسول اللہ نے علیؑ و حسنؑ و حسینؑ کے متعلق وصیت کی اور جب علیؑ کے انتقال کا وقت آیا تو حسنؑ و حسینؑ کے متعلق وصیت کی اور اگر وہ ان دونوں سے چھپائے رہتے تو وہ کہتے کہ ہم دونوں آپ کے وصی ہیں؟ اور حضرت علیؑ ایسا کرتے ہی نہیں امام حسنؑ نے امام حسینؑ کے لئے وصیت کی اور اگر وہ ایسا نہ کرتے تو امام حسینؑ کہتے کہ میں آپ کا وصی ہوں رسول اللہ کے فرمان کے مطابق اور اپنے پدر بزرگوار کے اعلان کے مطابق اور وہ ایسا کیوں کرتے یعنی امام حسنؑ و امام حسینؑ کو وصیت کرنے سے کیونکر روکتے۔ دراصل یہ آیت موجود ہے بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہیں اور یہ وصایت تو ہم میں اور ہماری اولاد میں ہے مقصد حضرت کا یہ تھا کہ اگر محمد حنفیہ امام ہوتے تو جب اس وصایت کا اعلان حضرت علیؑ بن ابی طالبؑ کے حق میں کیا گیا تھا تو محمد حنفیہ نے امام حسینؑ سے کیوں نہ کہا کہ حسب فرمان رسولؐ و امیر المؤمنینؑ یہ حق میرا ہے ان کا خاموش رہنا اس کی دلیل ہے کہ وہ اپنے کو مستحق امامت نہیں جانتے تھے۔

## چونستھواں باب

### اشارہ نص امامت امیر المؤمنینؑ پر

#### (باب) ۶۴

الْإِشَارَةُ وَالنَّصُّ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ عَنْ رَيْدِ بْنِ الْجَهْمِ الْهَلَالِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَمَّا نَزَلَتْ وَلَايَةُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ مِنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: سَلِمُوا عَلَى عَلِيٍّ بِأَمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ، فَكَانَ مِمَّا أَكَّدَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ يَا رَيْدُ! قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَهُمَا: قَوْمًا فَسَلِمَا عَلَيْهِ بِأَمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَا: أَمِنَ اللَّهُ أَوْ مِنْ رَسُولِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مِنْ اللَّهِ وَ مِنْ رَسُولِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ «وَلَا تَنْقُضُوا الْإِيمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللَّهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ» يَعْنِي بِهَذَا قَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَهُمَا وَقَوْلُهُمَا: أَمِنَ اللَّهُ أَوْ مِنْ رَسُولِهِ «وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَفَضَتْ غُرْلَهُمَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ أَنْكَأُوا، تَتَخِدُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَالِيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ (أُيْمَةُ هِيَ أَرْكَى مِنْ أُيْمَتِكُمْ)» قَالَ: قُلْتُ: جَعَلْتُ فِدَاكَ أُيْمَةُ؟ قَالَ: إِي وَاللَّهِ أُيْمَةُ، قُلْتُ: فَإِنَّا نَقْرَأُ أَرْبَى، فَقَالَ: مَا أَرْبَى؟ - وَ أَوْ مَا بِيَدِهِ فَطَرَحَهَا - «إِنَّمَا يَبْلُغُكُمْ اللَّهُ بِهِ» يَعْنِي بِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ يَنْبَغِي لَكُمْ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ مَا كُنْتُمْ بِهِ تَخْتَلِفُونَ ۚ أَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجْعَلَنَّكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَلِكُنْ بِرِشَاءٍ وَهَدًى مِّنْ  
 يَشَاءُ وَلَتَسْأَلُنَّ ۚ عَمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۚ وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَالًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ  
 ثُبُوتِهَا ۚ يَعْنِي بَعْدَ مَقَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي عِلِّيَّ «وَتَذَرُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدَتْكُمْ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ» يَعْنِي  
 بِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ «وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ» (۱)

از زید بن جہم ہلانی سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہم السلام کو کہتے سنا کہ جب آسیہ انما دلیکم اللہ نازل  
 ہوئی تو رسول اللہ نے ان دونوں سے کہا تم علی کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام کرو اور اے زید اس روزان سے یہ تاکید کہا گیا یہ رسول  
 اللہ کا فرمانا انہی دونوں سے تھا کہ کھڑے ہو کر علی کو یا امیر المؤمنین کہہ کر سلام کرو۔ انھوں نے کہا یا رسول اللہ یہ حکم خدا کی طرف  
 سے یا اس کے رسول کی طرف سے، رسول اللہ نے ان دونوں سے فرمایا یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے اور اس کے رسول کی طرف سے  
 بھی، پس خدا نے یہ آیت نازل کی تاکید کے بعد اپنے عہدوں کو مت توڑو، تم نے اللہ کی کفالت اپنے اوپر لی۔ بیشک جو  
 تم کرتے ہو اللہ اسے جانتا ہے اور اس سے مراد ہے رسول اللہ کا ان سے کہنا اور پھر ان کا یہ پوچھنا کہ یہ حکم اللہ کی طرف سے  
 یا رسول کی طرف سے یعنی انھوں نے اس قول کو موکر کرنا چاہا۔ رسول اللہ نے یہ فرمایا کہ اور زیادہ مضبوط کر دیا کہ اللہ  
 اور رسول دونوں کی طرف سے ہے پھر خدا نے فرمایا۔ تم اس عورت کی طرح نہ بنو جس نے سنوت کو کاٹا اور دھانگے بٹ کر  
 توڑ ڈالے کہ اپنے عہدوں کو اس بات کی مکاری کا ذریعہ بنالے لگو کہ ایک گروہ کے امام زیادہ پاکیزہ ہوں تمہارا معاملہ  
 سے۔ میں نے کہا میں آپ پرندہ ہوں۔ سورہ نمل کی اس آیت میں تو لفظ امت ہے اور آپ نے آئمہ فرمایا۔ امام نے فرمایا  
 نہیں آئمہ ہی ہے میں نے کہا۔ ہم اس آیت کو یوں پڑھتے ہیں۔ وَلَا تَكُونُوا كَالْفِئَةِ نَقَصَتْ شُرُكُهَا بَعْدَ تَوَاتُؤِهَا  
 تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَالًا بَيْنَكُمْ أَنْ تَكُونَ أُمَّةٌ وَاحِدَةٌ هَدًى مِّنْ يَشَاءُ اللَّهُ لَجْعَلَنَّكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً ۚ وَلَا تَكُونُوا كَالْفِئَةِ نَقَصَتْ شُرُكُهَا بَعْدَ تَوَاتُؤِهَا  
 عورت کے ایسے نہ بنو جو اپنا سنوت مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے کر کے توڑ ڈالے کہ اپنے عہدوں کو اس بات کی مکاری کا  
 ذریعہ بنالے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے خواہ مخواہ بڑھ جائے اس سے خدا اس تم کو آزماتا ہے اس میں امت کی جگہ  
 حضور نے آئمہ فرمایا ہے اور اہل زیادہ کی جگہ ازکی (پاکیزہ) فرمایا، آپ نے فرمایا اہل کیلے پس آپ نے تعب کے ساتھ ہاتھ اٹھایا  
 اور پھر گواہ اور فرمایا۔ انما یلوکم اللہ بہ واللہ اس سے تمہاری آزمائش کرتا ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ علی کے ذریعہ تمہاری آزمائش  
 کرتا ہے تاکہ روز قیامت ان باتوں کو ظاہر کرے جن میں تم اختلاف کرتے تھے۔

اگر خدا چاہتا تو تم کو ایک ہی گروہ بنا دیتا لیکن وہ جس کو چاہتا ہے مگر اہی میں چھوڑ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہڈا  
 کرتا ہے روز قیامت جو کچھ تم کر چکے ہو اس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اپنی قسموں کو مکاری کا ذریعہ نہ بناؤ۔ ورنہ تمہارے قدم  
 جھنسکے بعد اکھڑ جائیں گے یعنی علی کے بارے میں جو رسول نے کہہ دیا ہے، اور تم راہ خدا سے ہٹانے (علی کی راہ سے) کی سزا

میں جہنم کا مزہ چکھو گے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : لَمَّا أُنْ قَضِيَ لَكُمْ نُبُوءُكُمْ وَاسْتَكْمَلَ آيَاتُكُمْ أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْكُمْ أَنْ يَأْتِيَ قَدْ قَضَيْتَ نُبُوءُكُمْ وَاسْتَكْمَلَتْ آيَاتُكُمْ ، فَاجْعَلِ الْعِلْمَ الَّذِي عِنْدَكَ وَالْإِيمَانَ وَالْإِسْمَ الْأَكْبَرَ وَمِيرَاثَ الْعِلْمِ وَآثَارَ عِلْمِ النُّبُوءَةِ فِي أَهْلِ بَيْتِكَ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، فَإِنَّهُ لَنْ أَقْطَعَ الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ وَالْإِسْمَ الْأَكْبَرَ وَمِيرَاثَ الْعِلْمِ وَآثَارَ عِلْمِ النُّبُوءَةِ مِنَ الْعَقَبِ مِنْ دُرِّ بَيْتِكَ كَمَا لَمْ أَقْطَعْهَا مِنْ دُرِّ بَيْتِ الْأَنْبِيَاءِ .

۲۔ ابو حمزہ ثمالی نے روایت کی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جب حضرت رسول خدا کی نبوت کا وقت ختم ہوا اور ان کے دن پورے ہو گئے تو اللہ نے ان پر وحی کی۔ اسے محمد تم نے اپنی نبوت کا وعدہ پورا کر دیا اور اپنا زمانہ ختم کر دیا۔ پس جو علم و ایمان و اسم اکبر اور میراثِ علم و آثار نبوت تمہارے پاس ہیں وہ اپنے اہلبیت میں سے علی بن ابی طالب کے سپرد کرو میں نہیں منقطع کروں گا علم و ایمان و اسم اکبر اور میراث و آثار نبوت کو تمہاری ذریت سے اسی طرح جس طرح میں نے نہیں قطع کیا ان چیزوں کو ذریعات انبیاء علیہم السلام سے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَغَيْرُهُ ، عَنْ سَهْلِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ جَمِيعًا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ وَ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍ وَ ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ أَبِي الدَّيْلَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ أَوْصَى مُوسَى عليه السلام إِلَى يُوشَعَ بْنِ نُونٍ وَأَوْصَى يُوشَعَ بْنُ نُونٍ إِلَى وَلَدِهِ هَارُونَ وَلَمْ يُوصِ إِلَى وَلَدِهِ وَلَا إِلَى وَلَدِ مُوسَى ، إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَهُ الْخَيْرُ ، يَخْتَارُ مَنْ يَشَاءُ مِنْ يَشَاءُ وَبَشَّرَ مُوسَى وَيُوشَعَ بِالْمَسِيحِ عليه السلام فَلَمَّا أُنْ بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَسِيحَ قَالَ الْمَسِيحُ عليه السلام لَهُمْ : إِنَّهُ سَوْفَ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي نَبِيٌّ اسْمُهُ أَحْمَدُ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ عليه السلام يَجِيءُ بِتَصْدِيقِي وَتَصْدِيقُكُمْ وَعُدَّتِي وَعُدَّتْكُمْ وَجَرَتْ مِنْ بَعْدِي فِي الْحَوَارِيِّينَ فِي الْمُسْتَحْفِظِينَ ، وَإِنَّمَا سَمَّاهُمُ اللَّهُ تَعَالَى الْمُسْتَحْفِظِينَ لِأَنَّهُمْ اسْتَحْفَظُوا الْإِسْمَ الْأَكْبَرَ وَهُوَ الْكِتَابُ الَّذِي يُعَلِّمُ بِعِلْمِهِ كُلَّ شَيْءٍ ، الَّذِي كَانَ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ ، يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى : وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ الْكِتَابُ الْإِسْمُ الْأَكْبَرُ وَإِنَّمَا عُرِفَ مِمَّا يُدْعَى الْكِتَابُ التَّوْرَةُ وَالْإِنْجِيلُ وَالْفُرْقَانُ فِيهَا كِتَابُ نُوحٍ عليه السلام وَ فِيهَا كِتَابُ صَالِحٍ وَشُعْبَةُ إِبْرَاهِيمَ عليه السلام فَأَخْبَرَ اللَّهُ عَزَّ



وَجَلَّ: «إِنَّ هَذَا لَنَبِيٌّ صَحْفٌ الْأَوَّلَى صُحُفٌ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى، فَإِنَّ صُحُفَ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّمَا صُحُفُ  
 إِبْرَاهِيمَ الْأَسْمُ الْأَكْبَرُ وَصُحُفُ مُوسَى الْأَسْمُ الْأَكْبَرُ فَلَمْ تَزَلِ الْوَصِيَّةُ فِي عَالِمٍ بَعْدَ عَالِمٍ حَتَّى  
 دَفَعُوهَا إِلَى نَحْيٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مُحَمَّدًا ﷺ أَسْلَمَ لَهُ الْعَقِبُ مِنَ الْمُسْتَحْفِظِينَ وَ  
 كَذَّبَهُ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَدَعَا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ، ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ عَلَيْهِ أَنْ  
 أَعْلِنَ فَضْلَ وَصِيَّتِكَ فَقَالَ: رَبِّ إِنَّ الْعَرَبَ قَوْمٌ جُفَاءُ، لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ كِتَابٌ وَلَمْ يَبْعَثْ إِلَيْهِمْ نَبِيًّا  
 وَلَا يَعْرِفُونَ فَضْلَ نُبُوءَاتِ الْأَنْبِيَاءِ وَلَا شَرَفَهُمْ وَلَا يُؤْمِنُونَ بِي إِلَّا أَنَا أَخْبَرْتُهُمْ بِفَضْلِ أَهْلِ بَيْتِي،  
 فَقَالَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: «وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ» وَقُلْ: «سَلَامٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ» فَذَكَرَ مِنْ فَضْلِ وَصِيَّتِهِ ذِكْرًا  
 فَوَقَعَ الْبِقَاقُ فِي قُلُوبِهِمْ، فَعَلِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ وَمَا يَقُولُونَ، فَقَالَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: يَا مُحَمَّدُ:  
 «وَلَقَدْ نَعَلْتُكَ أَنْتَ يَصْبِقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُولُونَ فَاتَّهَمُوا لَا يَكْذِبُ بُونُكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِينَ بَيِّنَاتُ اللَّهِ يَجْحَدُونَ»  
 وَلَكِنَّهُمْ يَجْحَدُونَ بِغَيْرِ حُجَّةٍ لَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَأَلَّمُهُمْ وَيَسْتَعِينُ بِبَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ وَلَا  
 يَزَالُ يُخْرِجُ لَهُمْ شَيْئًا فِي فَضْلِ وَصِيَّتِهِ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ السُّورَةُ فَاحْتَجَّ عَلَيْهِمْ حِينَ أَعْلَمَ بِمَوْتِهِ  
 وَنَعِيَتْ إِلَيْهِ نَفْسُهُ، فَقَالَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: «فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ وَإِلَى رَبِّكَ فَارْغَبْ» يَقُولُ: إِذَا  
 فَرَغْتَ فَانصَبْ عِلْمَكَ وَأَعْلَنَ وَصِيَّتَكَ فَأَعْلَمَهُمْ فَضْلَهُ عِلَانِيَةً، فَقَالَ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَا فَعَلِيٌّ  
 مَوْلَا، اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - ثُمَّ قَالَ: لَا بَعْثَنَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ  
 وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ، لَيْسَ بَقَرًا إِي - يَعْرِضُ مِنْ يَمِينٍ رَجَعَ يُجِيبُنِي أَصْحَابُهُ وَيَجْتَنُونَنِي - وَقَالَ  
 ﷺ: عَلَيَّ سَيِّدُ الْمُؤْمِنِينَ وَقَالَ: عَلَيَّ عَمُودُ الدِّينِ وَقَالَ: هَذَا هُوَ الَّذِي يَضْرِبُ النَّاسَ  
 بِالسَّيْفِ عَلَى الْحَقِّ بَعْدِي وَقَالَ: الْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ أَيْنَمَا مَالَ وَقَالَ: إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ،  
 إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَهْلَ بَيْتِي عِزَّتِي، أَيُّهَا النَّاسُ اسْمَعُوا وَقَدْ  
 بَلَغْتُ، إِنَّكُمْ سَتَرُدُّونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ فَأَتَا لَكُمْ عَمَّا فَعَلْتُمْ فِي الثَّقَلَيْنِ وَالْيَقْلَانِ: كِتَابُ اللَّهِ جَلَّ  
 ذِكْرُهُ وَأَهْلُ بَيْتِي فَلَا تَسْقُوهُمْ فَتَهْلِكُوا وَلَا تَعْلَمُوهُمْ فَاتَّهَمُوا أَعْلَمَ مِنْكُمْ فَوَقَعَتْ الْحُجَّةُ بِقَوْلِ  
 النَّبِيِّ ﷺ وَبِالْكِتَابِ الَّذِي يَقْرَأُ النَّاسُ فَلَمْ يَزَلْ يُلْقِي فَضْلَ أَهْلِ بَيْتِهِ بِالْكَلَامِ وَبَيِّنَ لَهُمْ  
 بِالْقُرْآنِ «إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَ كُمْ تَطْهِيرًا» وَقَالَ عَزَّ ذِكْرُهُ:  
 «وَأَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسُهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى» ثُمَّ قَالَ: «وَأَيُّ ذَا  
 الْقُرْبَى حَقُّهُ» فَكَانَ عَلِيٌّ ﷺ وَكَانَ حَقُّهُ الْوَصِيَّةَ الَّتِي جُعِلَتْ لَهُ وَالْأَسْمُ الْأَكْبَرُ وَمِيرَاثَ الْعِلْمِ

وَأَنَارَ عِلْمِ النَّبُوءِ، فَقَالَ: «قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى، ثُمَّ قَالَ: «وَإِذَا الْمَوَدَّةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ» يَقُولُ أَسْأَلُكُمْ عَنِ الْمَوَدَّةِ الَّتِي أَنْزَلْتُ عَلَيْكُمْ فَضَّلَهَا، مَوَدَّةَ الْقُرْبَى، بِأَيِّ ذَنْبٍ قَتَلْتُمُوهُمْ وَقَالَ جَلَّ ذِكْرُهُ: «فَسَأَلُوا أَهْلَ الدِّكْرِ: إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ» قَالَ الْكِتَابُ (هُوَ) الذِّكْرُ وَأَهْلُهُ آلُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَمَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِسُؤَالِهِمْ وَلَمْ يُؤْمَرُوا بِسُؤَالِ الْجُهَالِ وَاسْمَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْقُرْآنَ ذِكْرًا فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «وَأَنَّا إِنَّا إِلَيْكَ الذِّكْرُ لِنَبِّينَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ» وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ» وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: «أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ» وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: «وَلَوْ رَدُّوهُ (إِلَى اللَّهِ وَ) إِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَ الَّذِينَ يُسْتَشِيطُونَ مِنْهُمْ» فَزَادَ الْأَمْرُ أَمْرَ النَّاسِ إِلَى أُولِي الْأَمْرِ مِنْهُمْ الَّذِينَ أَمَرَ بِطَاعَتِهِمْ وَبِالرَّيِّ إِلَيْهِمْ. فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ حَجَّةِ الْوُدَاعِ نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ! بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَ إِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ» إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ» فَجَادَى النَّاسَ فَاجْتَمَعُوا وَأَمَرَ بِسَمَرَاتٍ فُكِّمَ شَوْكُهُمْ، ثُمَّ قَالَ ﷺ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ وَلِيَكُمْ وَأُولَى بِكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ» فَقَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْكُمْ مَوْلَاهُ، اللَّهُمَّ وَإِلَى مَنْ وَالَاهُ وَعَادَ مِنْ عَادَاهُ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - فَوَفَّعَتْ حَسَكَةَ الْيَقَاقِ فِي قُلُوبِ الْقَوْمِ وَقَالُوا: مَا أَنْزَلَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ هَذَا عَلَى مُحَمَّدٍ فَطَرًا وَمَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يَرْفَعَ بِضَيْعِ ابْنِ عَمِّهِ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَتَتْهُ الْأَنْصَارُ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ جَلَّ ذِكْرُهُ قَدْ أَحْسَنَ إِلَيْنَا وَشَرَّ فَنَا بِكَ وَبِزُورِكَ بَيْنَ ظَهْرَانِنَا، فَقَدْ فَرَّحَ اللَّهُ صَدِيقَنَا وَكَبَّتْ عَدُوَّنَا وَقَدْ يَأْتِيكَ وَفُودُ، فَلَا تَجِدُ مَا تُعْطِيهِمْ فَيَشْمَتُ بِكَ الْعَدُوُّ، فَجَحِبْتُ أَنْ تَأْخُذَ ثُلُثَ أَمْوَالِنَا حَتَّى إِذَا قَدِمَ عَلَيْكَ وَفَدُ مَكَّةَ وَجَدْتَ مَا تُعْطِيهِمْ، فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِمْ شَيْئًا وَكَانَ يَنْتَظِرُ مَا يَأْتِيهِ مِنْ رَبِّهِ فَنَزَلَ جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ: «قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى» وَلَمْ يَقْبَلْ أَمْوَالَهُمْ، فَقَالَ الصَّافِيُّونَ: مَا أَنْزَلَ اللَّهُ هَذَا عَلَى مُحَمَّدٍ وَمَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يَرْفَعَ بِضَيْعِ ابْنِ عَمِّهِ وَيَحْمِلَ عَلَيْنَا أَهْلَ بَيْتِهِ يَقُولُ أُمِّسِ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْكُمْ مَوْلَاهُ وَالْيَوْمَ: قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى، ثُمَّ نَزَلَ عَلَيْهِ آيَةُ الْحُمُسِ فَقَالُوا: يُرِيدُ أَنْ يُعْطِيَهُمْ أَمْوَالَنَا وَفَيْئَنَا، ثُمَّ أَنَا جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّكَ

قَدْ قَضَيْتَ نُبُوَّتَكَ وَاسْتَكْمَلْتَ أَيْتَامَكَ فَاجْعَلِ الْإِسْمَ الْأَكْبَرَ وَمِيرَاثَ الْعِلْمِ وَأَثَارَ عِلْمِ النُّبُوَّةِ عِنْدَ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَإِنِّي لَمْ أَتْرُكِ الْأَرْضَ إِلَّا وَلِيَّ فِيهَا عَالِمٌ تَعْرِفُ بِمِطَاعَتِي وَتَعْرِفُ بِهِ وَلَا يَنْبِي وَيَكُونُ حُجَّةً لِمَنْ يُولَدُ بَيْنَ قَبْضِ النَّبِيِّ إِلَى خُرُوجِ النَّبِيِّ الْآخِرِ ، قَالَ : فَأَوْصِي إِلَيَّ بِالْإِسْمِ الْأَكْبَرِ وَمِيرَاثِ الْعِلْمِ وَأَثَارِ عِلْمِ النُّبُوَّةِ وَأَوْصِي إِلَيَّ بِأَلْفِ كَلِمَةٍ وَأَلْفِ بَابٍ ، يَفْتَحُ كُلَّ كَلِمَةٍ وَكُلُّ بَابٍ أَلْفَ كَلِمَةٍ وَأَلْفَ بَابٍ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ وصیت کی موسیٰ نے یوشع بن نون کو اور یوشع بن نون نے اولاد ہارون کو موسیٰ کو کہ اللہ تعالیٰ جس گروہ میں سے جس کو چاہتا ہے انتخاب کر لیتا ہے اور بشارت دی موسیٰ نے یوشع نے مسیح کے آنے کی پس جب خدا نے مسیح کو مبعوث کیا تو انھوں نے کہا کہ میرے بعد اولاد اسماعیل سے ایک نبی آئے والا ہے جو میری تصدیق بھی کرے گا اور تمہاری بھی اور (انجیل و توریت کے منسوخ ہونے میں) میرے لئے عذر ہوگا اور تمہارے لئے بھی اور اس کے بعد اس کے مخصوص مبین اور مستحق فیضین کہلائیں گے کیونکہ اللہ نے ان کا یہی نام رکھا ہے کیونکہ وہ حفاظت کرنے والے ہوں گے اسم اکبر کی اور یہ وہ کتاب ہے جس سے ہر شے جانی جاتی ہے جو انبیاء علیہم السلام کے پاس تھی جیسا کہ خدا فرماتا ہے ہم نے تم سے پہلے رسولوں کو بھیجا اور ہم نے ان کے ساتھ کتاب میزاں نازل کی۔ کتاب اسم اکبر ہے جو ہمیشہ ہو رہے توریت و انجیل و فرقان سے لیکن انتخاب نہیں اس میں کتاب نجات و صلح و شعیب و ابراہیم جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ یہ پہلے صحیفوں ابراہیم و موسیٰ میں بھی ہے صحف ابراہیم کہاں ہیں صحف ابراہیم اور صحف موسیٰ اسم اکبر ہیں وہ وصیت ایک عالم کے بعد دوسرے عالم کی طرف منتقل ہوتی رہی یہاں تک کہ اس کا سلسلہ حضرت محمد مصطفیٰ تک پہنچا۔ جب حفرت مبعوث ہوئے تو ایمان لائے ان پر دین کی حفاظت کرنے والے اعتقاد اور جھٹلایا ان کو نبی اسرائیل نے، رسول خدا نے اللہ کی طرف لوگوں کو بلایا اور راہ خدا میں چسا دیا۔ پھر خدا نے وحی کی کہ اپنے وحی کے فضائل کا اعلان کرو عرض کی پروردگار! یہ تو عرب جاہل ہے ان میں نہ کوئی کتاب آئی نہ کوئی نبی مبعوث ہوا۔ وہ انبیاء کی نبوت کے فضل و شرف کو جانتے ہی نہیں۔ وہ مجھ پر ایمان لائیں گے اگر میں ان کو اہلبیت کی فضیلت سے آگاہ کر دوں گا۔ خدا نے فرمایا ان کے بارے میں تم غم نہ کرو، تم ان کے سامنے اپنے وحی کی فضیلت کا ذکر کرو، ان کے قلوب میں نفاق پیدا ہو جائے گا پس رسول اللہ نے جان لیا کہ یہ بھولنے والا ہے۔ خدا نے کہا۔ اے محمد ہم جانتے ہیں کہ جو کچھ یہ لوگ کہتے ہیں تمہارے سینے میں اس سے منسلک ہوتی ہے بیشک وہ تمہیں نہیں جھٹلاتے بلکہ یہ ظالم آیات خدا سے انکار کرتے ہیں اور یہ ان کا انکار بغیر حجت و دلیل کے ہے رسول اللہ ان کی تالیف قلب کرتے تھے اور بعض کے مقابل بعض سے مدد دیتے تھے اور برابر اپنے وحی کی کوئی نہ کوئی فضیلت بیان کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ سورہ الم نشرح نازل ہوا۔ پس جب اپنی موت کا علم ہوا تو لوگوں کو اپنی موت کی خبر دی اور اس آیت سے لوگوں پر رحمت قائم کی اے رسول جب تم کا نبوت سے فارغ ہو جاؤ تو اپنا جانشین مقرر کر دو اور اپنے رب کی طرف چلے آؤ یعنی اپنے وحی کی جانشین بنو

اعلان علانیہ کرو اور سب کے سامنے ان کی فضیلت بیان کرو۔ تب حضرت نے فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولیٰ ہے خدا دوست رکھا سے جو علیؑ کو دوست رکھے اور دشمن رکھے اسے جو علیؑ رکھے (تہم مار فرمایا) البتہ میں ایسے کو مئی بنا رہا ہوں رسولؐ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسولؐ اسے دوست رکھتے ہیں۔ وہ اپنے لوگوں سے دور رہتا ہے جو اللہ اور جو اپنے ساتھیوں کو بزدل بتاتے تھے اور ساتھی ان کو، اور یہ بھی فرمایا۔ علیؑ سید المرئین ہیں علیؑ عمود الدین ہیں یہی وہ ہیں جو میرے بعد حق پر لوگوں کی گردنیں ماریں گے علیؑ جس طرف مائل ہوں گے حق ان کے ساتھ ہوگا اور فرمایا۔ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں اگر تم نے ان کو پکڑے رکھا تو سرگزگراہ نہ ہو گے وہ دونوں ایک اللہ کی کتاب ہے اور دوسرے میرے اہلبیت میری عترت، لوگو! میری بات سنو، میں نے امر حق کی تبلیغ کر دی، تم عنقریب حوض کوثر پر میرے پاس آؤ گے میں تم سے ان دونوں کا انقدر چیزوں کے متعلق سوال کروں گا یعنی اللہ کی کتاب اور اپنی عترت کے متعلق تم ان پر سبقت نہ لے جاؤ۔ ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور ان کو سکھاؤ۔ پڑھاؤ مت، وہ تم سے زیادہ جانتے والے ہیں پس آنحضرتؐ کے اس قول سے ان پر رجعت تمام ہو گئی اور خدا کی اس کتاب سے جسے لوگ پڑھتے ہیں پس اہلبیت کی فضیلت، رسولؐ کے کلام، قرآن کے بیان سے لوگوں پر ظاہر ہوتی رہی۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے، خدا ارادہ رکھتا ہے کہ اے اہلبیت! خدا تم سے ہر قسم کی نجاست کو دور رکھے اور پاک رکھے جو حق پاک رکھنے کا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ جو مال غنیمت تم کو ملے اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسولؐ اور ذوی القربی کے کا ہے اور فرمایا ذی القربی کا حق ادا کرو۔ اس سے مراد علیؑ ہیں اور ان کا حق وہ وصیت تھی جو ان کے لئے کی گئی اور اسماء اکبر اور میراث علم آثار نبوت تھے اور فرمایا۔ اے رسولؐ تم کہہ دو کہ میں تم سے ذی القربی کی محبت کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا اور فرمایا جب مودت کے متعلق سوال کیا جائے گا کہ کس گناہ پر قتل کیا گیا یعنی خدا فرماتا ہے کہ میں تم سے سوال کروں گا اس مودت کے متعلق کہ جن کی فضیلت تم پر نازل کی گئی تھی تم نے کس گناہ پر ان کو قتل کیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو اور ذکر سے مراد کتاب ہے اور اہل ذکر آل محمد علیہم السلام ہیں خدا نے ان سے سوال کرنے کا حکم دیا ہے نہیں حکم دیا ہے ان کو جاہلوں کے سوال کا اور اللہ نے قرآن کا نام ذکر رکھا ہے جیسا کہ فرماتا ہے اور ہم نے رسولؐ ذکر کو تم پر نازل کیا تاکہ تم لوگوں سے بیان کرو۔ جو ان کے لئے نازل کیا گیا ہے تاکہ وہ غور و فکر کریں۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ ذکر ہے تمہارے لئے اور تمہاری قوم کے لئے اور عنقریب تم سے پوچھا جائے گا اور فرمایا اللہ نے اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسولؐ کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی اور یہ بھی فرمایا اگر تم اپنے معاملہ میں رجوع کر دے اللہ کی طرف اور رسولؐ اور اولی الامر کی طرف اور ان میں جو دستبند کرنے والے ہیں وہ اس کو بتا دیں گے پس جن اولی الامر کی طرف رجوع کا حکم دیا گیا ہے وہ وہی ہیں جن کی اطاعت کا حکم ہے جب رسولؐ خدا راج آخر سے واپس ہوئے تو جبریلؑ آسہا ایہا الرسول بلغ ما انزل الہم لے کرے یعنی اے رسولؐ جو تم پر نازل کیا گیا ہے اسے پہنچا دو اور اگر تم نے یہ کام نہ

کیا تو تم نے کار رسالت ہی انجام نہ دیا اور اللہ تو لوگوں کے شر سے بچانے والے اور اللہ کافروں کے گروہ کو ہدایت نہیں کرتا پھر منادی نے ندا دی۔ سب لوگ جمع ہو گئے آپ نے بول کے درختوں کے متعلق حکم دیا کہ ان کے کانٹوں کو جھاڑو سے سینٹا جائے۔ پھر فرمایا لوگو! بتاؤ تمہارا ولی تمہارے نفسوں سے بہتر کون ہے انھوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول، فرمایا پس جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے خدا دوست رکھ اس کو جو اسے دوست رکھے اور دشمن رکھ اس کو جو اسے دشمن رکھے تین مرتبہ یہ کلمات کہے۔ پس قوم کے دل میں نفاق کا کاٹا کھڑکا اور کھنکھنے لگے۔ خدا نے ایسا حکم محمد پر ہرگز نازل نہیں کیا بلکہ وہ اس سے اپنے ابن عم کا مرتبہ بلند کرنا چاہتے ہیں جب حضرت مدینہ آئے تو انصار نے حاضر خدمت ہو کر کہا یا۔ رسول اللہ خدا نے ہم پر احسان کیا ہے اور آپ کی وجہ سے ہمیں شرف بخشا ہے آپ کے ظہور سے ہمارے دوست خوش ہوئے اور دشمن دل سوختہ آپ کے پاس اطاعت و جانب سے دندا آیا کرتے ہیں اور آپ کے پاس کوئی چیز ان کو دینے کے لئے نہیں اس بنا پر ہمارے دشمن شامت کرتے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں سے ہر ایک کا تمہائی مال آپ سے لینا کہ تمکک کا وفد جب آئے تو آپ کے پاس ان کو دینے کے لئے مال ہو حضرت نے کوئی جواب نہ دیا اور منتظر وحی رہے جب قرآن نازل ہوا اور کہا کہ اے رسول آپ ان سے کہہ دیں کہ میں سوائے اپنے ذوالقربیٰ کی محبت کے اور کچھ نہیں چاہتا۔ پھر آپ جس نازل ہوئی تو منافق کہنے لگے۔ رسول چاہتے ہیں کہ ہمارے اموال اور مال فہیت میں سے اپنے اہلبیت کو دیں۔ پس جب قرآن آئے اور کہا اے محمد آپ نے نبوت کو پورا کر دیا اور اپنے ایام کو ختم کر دیا۔ لہذا اب اسم کو میراث علم اور آثار علم نبوت، علی کے سپرد کر دو، میں اس حال میں زمین کو نہیں چھوڑوں گا کہ اس میں کوئی ایسا عالم نہ ہو جس سے میری اطاعت اور میری ولایت کا تعارف ہو اور محبت ہو ان لوگوں کے لئے جو نبی کی وفات کے بعد دیکھی جیسا نبیوں کے خروج تک پیدا ہوں۔ پس حضرت نے وصیت کی علی علیہ السلام کہ اسم ابیہ کی اور میراث علم اور آثار علم نبوت اور وصیت کی ہزار کلموں کی اور ہزار باب کی کہ ہر ایک کلمہ اور ہر باب سے ہر کلمے اور ہزار باب منکشف ہوئے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ وَصَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعْمَرٍ الْعَطَّارِ ، عَنْ بَشِيرِ الدَّهَّانِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ : ادْعُوا ابِي خَلِيلِي ، فَأَرْسَلْنَا إِلَى أَبِيهِمَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْرَضَ عَنْهُمَا ، قَالَ ادْعُوا ابِي خَلِيلِي ، فَأَرْسَلْنَا إِلَى عَاقِي فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ أَكَبَّ عَلَيْهِ يُحَدِّثُهُ . فَلَمَّا خَرَجَ لِقِيَاءِهِ ، فَقَالَا لَهُ : مَا حَدَّثَكَ خَلِيلُكَ ؟ فَقَالَ : حَدَّثَنِي أَلْفَ بَابٍ يَفْتَحُ كُلُّ بَابٍ أَلْفَ بَابٍ .

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرض و الموت میں میرے پاس میرے خلیل کو بلاؤ پس دونوں بیسیوں نے اپنے اپنے باپ کو بلا لیا جب ان کو رسول نے دیکھا تو اپنا منہ پھیر لیا اور فرمایا میرے دوست کو بلاؤ پس علی کو بلا لیا گیا حضرت ان پر ٹھکے اور باتیں کیں۔ جب علی نکلے تو دونوں نے پوچھا آپ سے آپ کے

غلیل نے کیا کہا فرمایا: مجھے ہزار باب علم کے تعلیم کئے اور ہر باب سے ہزار باب میرے اور منکشف ہو گئے۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْخَضْرَمِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : عَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا عليه السلام أَلْفَ حَرْفٍ كُلُّ حَرْفٍ يَفْتَحُ أَلْفَ حَرْفٍ .

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی کو ہزار حرف تعلیم کئے اور ہزار حرف ان پر منکشف ہو گئے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ أَبِي بصيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كَانَ فِي دُؤَابَةِ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَحِيفَةٌ صَغِيرَةٌ ، فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَيُّ شَيْءٍ كَانَ فِي تِلْكَ الصَّحِيفَةِ ؟ قَالَ : هِيَ الْأَحْرَفُ الَّتِي يَفْتَحُ كُلُّ حَرْفٍ أَلْفَ حَرْفٍ ، قَالَ أَبُو بصيرٍ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : فَمَا خَرَجَ مِنْهَا حَرْفٌ حَتَّى السَّاعَةِ .

۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ کے قبضہ شمشیر میں ایک چھوٹا سا صحیفہ تھا۔ ابو بصیر کہتے ہیں میں نے پوچھا اس صحیفہ میں کیا تھا فرمایا وہ حرف تھے کہ ہر حرف سے ہزار حرف اور ظاہر ہوتے تھے اور یہی فرمایا کہ ان میں سے دو حرف بھی اب تک ظاہر نہیں ہوئے۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَصْرِ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ [سَكْرَةَ] قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : جُعِلْتُ فِدَاكَ ، هَلْ لِلْمَاءِ الَّذِي يُغَسَّلُ بِهِ الْمَيِّتُ حَدٌّ مَحْدُودٌ ؟ قَالَ : إِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ عليه السلام : إِذَا أَنَا هُتُ فَاسْتَقِ سِتَّ قَرِيبِينَ مَاءٍ يَشْرِي غَرَسٍ فَفَسِّلْنِي وَكَفِّنْنِي وَحَتِّطْنِي فَإِذَا فَرَغْتَ مِنْ غُسْلِي وَكَفْنِي فَخُذْ بِجَوَامِعِ كَفْنِي وَاجْلِسْنِي ثُمَّ سَلِّنِي عَمَّا شِئْتَ ، فَوَاللَّهِ لَا تَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَجَبْتُكَ فِيهِ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں میت کے غسل کے پانی کی حد کیا ہے فرمایا کہ رسول اللہ نے علی علیہ السلام سے کہا کہ اگر میں مرجائوں تو چار غرس (مدینہ کا کنواں) سے چھوٹے ڈول پانی کے لینا مجھے غسل و کفن دینا اور حنوط کرنا اور جب غسل و کفن سے فارغ ہونا تو مجھے کفن سمیت بٹھا دینا اور جو چاہنا دریافت کرنا۔ پس خدا کی قسم جو تم پوچھو گے جواب دل کا۔

۸۔ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ، عَنْ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ : لَمَّا حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَوْتَ دَخَلَ عَلَيْهِ عَلِيٌّ عليه السلام فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ يَا عَلِيُّ ! إِذَا أَنَا مِتُّ فَعَسَلَنِي وَكَفَّنَنِي ثُمَّ أَقْعَدَنِي وَسَلَّنِي وَكُتِبَ .

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب رسول اللہ کی موت کا وقت آیا تو حضرت علی علیہ السلام کو اپنی ران میں داخل کر کے فرمایا تم مجھے غسل و کفن دینا، پھر مجھے بٹھانا اور جو چاہنا پوچھ لینا۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ شَبَابِ الصَّيْرِفِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ رِبَاطٍ قَالَ : دَخَلْتُ أَنَا وَكَامِلُ النَّمَّارِ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ كَامِلٌ : جُعِلَتْ فِدَاكَ حَدِيثٌ رَوَاهُ فَلَانٌ ؟ فَقَالَ : أَذْكَرُهُ ، فَقَالَ : حَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم حَدَّثَ عَلِيًّا عليه السلام بِأَلْفِ بَابٍ يَوْمَ ثَوُفِي رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ، كُلُّ بَابٍ يَفْتَحُ أَلْفَ بَابٍ ، فَذَلِكَ أَلْفُ أَلْفِ بَابٍ . فَقَالَ : لَقَدْ كَانَ ذَلِكَ ، قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ فَظَهَرَ ذَلِكَ لِشَيْعَتِكُمْ وَمَوَالِيكُمْ ؟ فَقَالَ : يَا كَامِلُ ! بَابٌ أَوْ بَابَانِ فَقُلْتُ [لَهُ] : جُعِلَتْ فِدَاكَ فَمَا يَرَوِي مِنْ فَضْلِكُمْ مِنْ أَلْفِ أَلْفِ بَابٍ إِلَّا بَابٌ أَوْ بَابَانِ ؟ قَالَ : فَقَالَ : وَمَا عَسَيْتُمْ أَنْ تَرَوْا مِنْ فَضْلِنَا ، مَا تَرَوُونَ مِنْ فَضْلِنَا إِلَّا أَلْفًا غَيْرَ مَعْطُوفَةٍ

۹۔ یونس بن رباط سے مروی ہے کہ میں اور کامل تمنا امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئے۔ کامل نے کہا میں آپ پر فدا ہوں ایک حدیث فلاں بن فلاں بیان کرتا ہے فرمایا بیان کر دوہ کیا ہے کہ نبی نے علی کو یہ وقت وفات ایک ہزار باب علم کے تعلیم فرمائے اور ہر باب سے علم کا ایک ایک ہزار باب اور کھل گئے۔ فرمایا ٹھیک ہے۔ میں نے کہا کہ آپ کے شیعوں یا دوستوں کو یہ معلوم نہیں فرمایا ایک باب یا دو باب، میں نے کہا آپ کی فضیلت سے نہیں بیان کئے جاتے مگر ایک یا دو باب کے فرمایا عنقریب تم ہماری فضیلت سے نہ بیان کر دے مگر ایک الف غیر مربوط یعنی بہت ہی کم۔

## چونستھواں باب (الف)

### ارشادہ اور نص امامت امام حسن علیہ السلام

(باب) ۶۴ (الف)

الْإِشَارَةُ وَالنَّصُّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَمَرَ الْبَيْهَقِيِّ وَ  
عَمَرَ بْنِ أَدْبَنَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَبِيصٍ قَالَ: شَهِدْتُ وَصِيَّةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ أَوْصَى إِلَى  
ابْنِهِ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَشْهَدُ عَلَى وَصِيَّةِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَمِيعٍ وَلَدِهِ وَرُؤَسَاءِ شُعْبَتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ،  
ثُمَّ دَفَعَ إِلَيَّ الْكِتَابَ وَالسَّيَاحَ وَقَالَ لِابْنِهِ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا بُنَيَّ! أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ  
أَوْصِيَ إِلَيْكَ وَأَنْ أَدْفَعَ إِلَيْكَ كُنْهِي وَسِيَاحِي كَمَا أَوْصَى إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَدَفَعَ إِلَيَّ كُتُبَهُ  
وَسِيَاحَهُ وَأَمَرَنِي أَنْ أَمُرَكَ إِذَا حَضَرَكَ الْمَوْتُ أَنْ تَدْفَعَهَا إِلَى أَخِيكَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، ثُمَّ أَقْبَلَ  
عَلَى ابْنِهِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: وَأَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَدْفَعَهَا إِلَى ابْنِكَ هَذَا، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ  
عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ: وَأَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَدْفَعَهَا إِلَى ابْنِكَ  
هَذَا، وَأَقْرَبُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَنْبِي السَّلَامُ.

اسلم بن قیس سے مروی ہے کہ میں اس وقت موجود تھا جب امیر المؤمنین نے اپنے فرزند حسن کے متعلق وصیت کی۔ میں  
گواہی دیتا ہوں کہ اس وقت امام حسینؑ محمد بن قنفذہ اور حضرت علیؑ کی تمام اولاد اور آپ کے شیعوں کے سامنے اہلبیت موجود تھے۔  
حضرت نے کتاب اور سیاح امام حسن علیہ السلام کو دے کر فرمایا۔ بیچارے رسول اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے لئے وصیت  
کروں اور اپنی کتابیں اور ہتھیار اسی طرح تمہیں دوں جن طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کتابیں اور ہتھیار مجھے دیئے اور مجھے حکم دیا کہ  
تمہیں حکم دوں کہ جب تمہاری وفات کا وقت قریب آئے تو یہ چیز اپنے بھائی حسین کے سپرد کرنا۔ پھر حسین سے فرمایا۔ رسول اللہ نے  
تم کو حکم دیا ہے کہ یہ چیزیں اپنے اس بیٹے کے سپرد کرنا اور علی بن حسین کا ہاتھ پکڑ کر کہتا تم کو رسول اللہ نے حکم دیا ہے کہ یہ چیزیں اپنے  
بیٹے محمد بن علی کے سپرد کرنا اور رسول اللہ کی اور میری طرف سے ان کو سلام کہنا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي  
الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ صَلَّاهُ اللَّهُ عَلَيْهِ لَمَّا حَضَرَهُ الَّذِي حَضَرَهُ قَالَ



لَا بُدَّ الْحَسَنِ : اُدُنْ مِنِّي حَتَّى اُسِّرَ اِلَيْكَ مَا اَسَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِلَيَّ وَ اَتَمَّنِكَ عَلَيَّ مَا اَتَمَّنَنِي عَلَيْهِ . فَقَعَلَ .

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب امیر المومنین علیہ السلام کی وفات کا وقت آیا تو اپنے بیٹے امام حسن سے فرمایا کہ میرے پاس آؤ تاکہ وہ اسرار تمہیں تعلیم کروں جو رسول اللہ نے مجھے تعلیم کئے اور امین بنائیں ان چیزوں کا جن کا رسول اللہ نے مجھے امین بنایا اس کے بعد اسرار امامت آپ نے تعلیم کئے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي الْأَجْلَحُ وَسَلَمَةُ بْنُ كَهَيْلٍ وَدَاوُدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ وَ زَيْدُ الْيَمَامِيِّ قَالُوا : حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ : أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ جِئَ سَارَ إِلَى الْكُوفَةِ اسْتَوْدَعَ أُمَّ سَلَمَةَ كُتْبَهُ وَ الْوَصِيَّةَ ، فَلَمَّا رَجَعَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَفَعَهَا إِلَيْهِ . وَ فِي نُسَخَةِ الصَّقَوَانِي :

۴۔ راوی کہتا ہے کہ جب حضرت علی علیہ السلام کو نہ کی طرف روانہ ہوئے تو اپنی کتابیں اُم سلمہ کے سپرد کیں اور وصیت بھی کہ جب امام حسن مدینہ آئے تو اُم سلمہ نے وہ چیزیں ان کے سپرد کر دیں۔

۴۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ : أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ جِئَ سَارَ إِلَى الْكُوفَةِ ، اسْتَوْدَعَ أُمَّ سَلَمَةَ كُتْبَهُ وَ الْوَصِيَّةَ فَلَمَّا رَجَعَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَفَعَهَا إِلَيْهِ .

۵۔ جب حضرت علی کو نہ روانہ ہوئے تو اپنی کتابیں جناب اُم سلمہ کو دیں اور وصیت بھی کی کہ جب امام حسن مدینہ آئیں تو اُم سلمہ وہ چیزیں ان کے سپرد کر دیں۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : أَوْصَى أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْحَسَنِ وَأَشْهَدَ عَلَيَّ وَصِيَّتِهِ الْحُسَيْنَ وَ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ جَمِيعَ وَلَدِهِ وَ رُؤَسَاءِ شِيعَتِهِ وَ أَهْلَ بَيْتِهِ ، ثُمَّ دَفَعَ إِلَيْهِ الْكِتَابَ وَ السِّلَاحَ ، ثُمَّ قَالَ لَا بُدَّ الْحَسَنِ : يَا بُنَيَّ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَوْصِيَ اِلَيْكَ وَأَنْ أَدْفَعَ اِلَيْكَ كُتْبِي وَ سِلَاحِي كَمَا أَوْصَى اِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ دَفَعَ اِلَيَّ كُتْبَهُ وَ سِلَاحَهُ وَ أَمَرَنِي أَنْ أَمُرَكَ إِذَا حَضَرَكَ الْمَوْتُ أَنْ تَدْفَعَهُ إِلَى أَخِيكَ الْحُسَيْنِ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ ابْنُ الْحُسَيْنِ وَ قَالَ :

أَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَدْفَعَهُ إِلَى ابْنِكَ هَذَا ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ ابْنِ ابْنِهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ : يَا بُنَيَّ وَأَمَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَدْفَعَهُ إِلَى ابْنِكَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ أَقْرِفَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمِنْهُ السَّلَامَ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ ، فَقَالَ : يَا بُنَيَّ أَنْتَ وَلِيُّ الْأَمْرِ وَ وَلِيُّ الدِّمِ ، فَإِنْ عَفَوْتَ فَلَكَ وَإِنْ قَتَلْتَ فَضَرْبَةٌ مَكَانَ ضَرْبَةٍ وَلَا تَأْتُمْ .

۵۔ امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا امیر المؤمنین علیہ السلام نے وصیت کی امام حسن علیہ السلام کو اور گواہ کیا اپنی وصیت پر امام حسین اور محمد حنفیہ کو اور اپنی تمام اولاد اور رؤسا رشیعہ اور اپنے اہلبیت کو پھر اپنی کتاب اور تبرکات امام حسن کو دیئے اور فرمایا مجھے رسول اللہ نے حکم دیا ہے کہ تم کو اپنا دوسرا بیٹاؤں اور کتاب دہشتیار اسی طرح تمہارے حوالے کروں جس طرح رسول اللہ نے میرے حوالے کئے تھے اور تم کو حکم دوں کہ جب تمہاری موت آئے تو یہ چیزیں اپنے بھائی حسین کے سپرد کرنا پھر اپنے فرزند حسین سے فرمایا رسول اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تم یہ چیزیں اپنے فرزند علی بن الحسین کے سپرد کر دینا اور علی بن الحسین سے فرمایا کہ رسول اللہ نے حکم دیا ہے کہ تم ان کو اپنے فرزند محمد بن علی کو دینا اور رسول اللہ کی اور میری طرف سے ان کو سلام کہنا پھر امام حسن سے فرمایا تم ولی امر ہو اور قصاص لینے کے مجاز ہو اگر میں قتل ہو جاؤں تو تو ایک ضرب کے بدلے ایک ہی ضرب لگانا اور زیادتی کر کے گنہگار نہ ہونا۔

۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَسَنِيُّ رَفَعَهُ وَجَّهَهُ ابْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَخْمَرِيِّ رَفَعَهُ قَالَ : لَمَّا ضَرَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ حَقَّ بِهِ الْعَوَادُ وَقِيلَ لَهُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَوْسِ فَقَالَ : أَتُؤَا بِي وَسَادَةً ثُمَّ قَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ حَقَّ قَدَرِهِ مُتَّبِعِينَ أَمْرَهُ وَأَحْمَدُهُ كَمَا أَحَبَّ ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْوَاحِدُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ كَمَا انْتَسَبَ ، أَيُّهَا النَّاسُ كُلُّ أَمْرٍ لَاقِيَ فِي فِرَاقِهِ مَا مِنْهُ يَمَرُّ وَالْأَجَلُ مَسَاقِي النَّفْسِ إِلَيْهِ وَالْهَرَبُ مِنْهُ مُوَافَاتُهُ كَمِ اطَّيَّرْتُ الْأَيَّامَ أَبْغَضْتُهَا عَنْ مَكْنُونِ هَذَا الْأَمْرِ فَأَيُّ اللَّهِ عَزَّ ذِكْرُهُ إِلَّا إِخْفَاءَهُ ، هَيْبَاتِ عِلْمٍ مَكْنُونٍ ، أَمَّا وَصِيَّتِي فَأَنْ لَا تُشْفِرُوا بِاللَّهِ جَلَّ ثَنَاؤُهُ شَيْئًا وَ عَدَاؤُهُ شَيْئًا فَلَا تُضَيِّعُوا سُنَّتَهُ أَقِيمُوا هُدًى الْعَمُودِينَ وَأَوْقِدُوا هُدًى الْمَصْبَاحِينَ ، وَخَلَاكُمْ ذَمُّ مَا لَمْ تَشْرُدُوا ، حَوَّلَ كُلُّ أَمْرٍ مَجْهُودَهُ وَخُفِيَ عَنِ الْجَهْلَةِ ، رَبِّ رَجِيمٍ وَإِمَامٍ عَلَيْهِمْ وَدِينٍ قَوِيمٍ ، أَنَا بِالْأَمْسِ صَاحِبُكُمْ وَ (أَنَا) الْيَوْمَ غَيْرَةُ لَكُمْ وَ عَدَاؤُكُمْ فَمَنْ تَبَسَّطَ الْوَطْءَ فِي هَذِهِ الْمَرْكَلَةِ فَذَاكَ الْمُرَادُ وَ إِنْ تَدَخَّلَ الْقَدَمُ ، فَإِنَّا كُنَّا فِي أَقْبَاءِ أَعْصَانٍ وَ كَرَى رِيَاكِ وَ تَحْتَ ظِلِّ غَمَامَةٍ اضمحلَّ فِي الْجَوِّ مُتَلَفِفًا وَ عَفَا فِي الْأَرْضِ مَحْطًا ، وَإِنَّمَا كُنْتُ جَارًا جَاوَرَكُمْ بِدِينِي

أَيَّامًا وَتَسْتَعْبُونَ مِنِّي جُنَّةً خَلَا، سَاكِنَةً بَعْدَ حَرَكَةٍ وَكَاطِمَةً بَعْدَ نَظْقٍ، لِيُعْطِيَكُمُ هُدًى وَيَخَفُوتُ اطِّرَاقِي وَتَسْكُونُ اطِّرَاقِي، فَإِنَّهُ أَوْعَظُ لَكُمْ مِنَ الشَّاطِقِ الْبَلِيغِ، وَدَعَّ عَنْكُمْ وَدَاعَ مُرْجِدٍ لِلتَّلَافِي، عَدَا تَرَوْنَ أَيَّامِي وَيَكْشِفُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْ سَرَائِرِي وَتَعْرِفُونِي بَعْدَ خُلُقٍ مَكَانِي وَفِيَاءٍ غَيْرِي مَقَامِي، إِنْ أَبَقْتُ فَأَنَا وَلِيُّ دَهْمِي وَإِنْ أَفَنَ فَأَلْفَنَاءُ مِبْعَادِي [وَإِنْ أَغْفَ] فَالْعَفْوُ لِي قُرْبَةٌ وَلَكُمْ حَسَنَةٌ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا، أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ، فَيَأْتِيَهَا حَسْرَةٌ عَلَى كُلِّ ذِي عَقْلَةٍ أَنْ يَكُونَ عَمْرُهُ عَلَيْهِ حُجَّةٌ أَوْ تَوَدُّ بِهِ أَيَّامُهُ إِلَى شِقْوَةٍ، جَعَلَنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ مِمَّنْ لَا يَقْصُرُ بِهِ عَنْ طَاعَةِ اللَّهِ رَغْبَةً أَوْ تَحِلُّ بِهِ بَعْدَ الْمَوْتِ نَقْمَةً، فَإِنَّمَا نَحْنُ لَهُ وَبِهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا بَنِي صُرْبَةٍ مَكَانَ صُرْبَةٍ وَلَا تَأْتُمْ.

۶۔ راوی کہتا ہے کہ جب امیر المؤمنین کے مسجد میں ضرب لگی تو عیادت کرنے والے لوگ جمع ہوئے اور کہنے لگے اے امیر المؤمنین وصیت کیجئے۔ فرمایا میری پیٹھ کے پیچھے تکیہ لگاؤ۔ پھر فرمایا۔ حمد ہے اس ذات کے لئے جس کے امر کے تابع بقدر اپنی طاقت کے حد کرتے ہیں اور میں حمد کرتا ہوں اس کی جو اسے پسند ہے کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہ واحد و احد و وحد ہے اے لوگو! ہر شخص ملاقات کرے گا اس سے جس سے بچنے کی کوئی راہ نہیں۔ موت ہر نفس کو اپنی طرف کھینچنے والی ہے اور جس سے بھاگنا ہے سو ہے بہت دن ایسے آئے کہ میں نے اس امر کو آتش کارا کرنا چاہا لیکن خدا کو اس کا پوشیدہ رکھا ہی منظور ہوا اس امر کموں پر اطلاع پانا بہت دور ہے میری وصیت یہ ہے کہ اللہ کی ذات میں کسی کو شریک نہ کرو اور سنت محمد مصطفیٰ کو ضائع نہ کرو اور دین کے ان دونوں ستونوں کو قائم رکھو اور ان دونوں چراغوں کو روشن رکھو، تمہاری فروگواشت قابل مذمت ہوگی ہر شخص کو تکلیف دی گئی بقدر اس کی طاقت کے اور جاہلوں کے بار کو ہلکا کیا گیا ہے یعنی جو نہیں جانتے اس میں فتویٰ نہ دو۔ تمہارا رب رحیم ہے تکلیف مالا یطاق نہیں دیتا اور تمہارا امام ہر مشکل کا جلتے والہ ہے اور تمہارا دین استوار ہے میں کل تمہارا حاکم تھا اور آج تمہارے لئے عبرت ہوں اور کل تم سے جدا ہونے والا ہوں۔

اگر اس منزل پر قدم جمے رہے (میں زندہ رہا) تو مراد بُرائی اور اگر قدم میں نفس نش ہوئی (موت آگئی) تو ہم ہیں ہی شاخوں کے سایہ میں ہوا کی گزر گاہ میں، بادل کے سایہ میں جو آفت آسمان پر پھیل کر ہلکا پڑ چکا ہے اور زمین و آسمان میں اس کے اجزاء متفرق ہو چکے ہیں میرا بدن کچھ دن تمہارا ہمسایہ رہا، پھر میرا جسم تمہارے سامنے ہو گا جو ایک قالبِ بے روح ہو گا ساکن ہو گا حرکت کے بعد خاموش ہو گا گویائی کے بعد، البتہ تمہارے لئے میری خاموشی پسند آئیں ہوگی اور میرے پُر اَضْماع کلام کا ختم ہو جانا اور میرے اجزاء کا بے حس ہو جانا تمہارے لئے نصیحت کرنے والا ہو گا۔ ایسے طور کہ ایک ناطق بلیغ خاموش ہے اور وداع کرنا ایسی ذات کو جو تمہاری ملاقات کا مشتاق رہتا ہے کل روز قیامت تم میری حکومت کو دیکھو گے اس

روز خداوند عالم ان اسرار کو جو میرے دل میں مخفی ہیں آشکارا کرے گا تب تم پہچانو گے مجھے، میرے یہ مکان خالی کرنے کے بعد اور میری جگہ میرے غیر کے آنے کے بعد (یعنی اعراف و صراط کو کٹر وغیرہ پر مجھے پہچانو گے)، اگر میں باقی رہا یعنی اس ضرب کے بعد زندہ رہ گیا تو اپنے خون کا دی میں خود ہوں گا اور اگر مر جاؤں تو فنا میری وعدہ گاہ ہے اور اگر میں معاف کر دوں تو میرے لئے یہ عفو و جہت قربت ایزدی ہو گا اور تمہارے لئے نیکی، پس عفو کرو اور درگزر کرو۔ کیا تم کو یہ پسند نہیں کہ خدا تمہارے گناہ بخش دے پس لوگو حیرت کا مقام ہے ہر غفلت پر کہ اس کی اس پر حجت قرار پائی اور اس کی زندگی کا نذر بد بختی میں گزرا ہو۔ خدا ہمیں اور تمہیں ان لوگوں میں سے قرار دے جنہوں نے طاعت خدا میں کوتاہی نہیں کی اور بر غبت عبادت کرتے ہیں اور مرنے کے بعد ان کے لئے عذاب نہ ہو، ہمارا نیکی کرنا اور بدی سے بچنا سب اللہ کی مدد سے ہے پھر امام حسنؑ سے فرمایا۔ ایک ضرورت کے بدلے میں تم قاتل کو ایک ہی ضرب لگانا اور زیادہ کر کے گناہ نہ کرنا۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْعَقِيلِيِّ بَرَفَعَهُ قَالَ: قَالَ: لَمَّا ضَرَبَ ابْنُ مُلْجَمٍ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ لِلْحَسَنِ: يَا بُنَيَّ إِذَا أَنَا مَاتُ فَاقْتُلْ ابْنَ مُلْجَمٍ وَ اخْفِئْ لَهُ فِي الْكُنَاسَةِ وَ وَصَفَ الْعَقِيلِيُّ الْمَوْضِعَ عَلَى بَابِ طَائِقِ الْمُحَامِلِ مَوْضِعَ الشَّوَاهِ وَالزُّدَّاسِ۔ ثُمَّ إِذْمُ بِهِ فِيهِ، فَإِنَّهُ وَاوَدَّ مِنْ أَوْدِيَةِ جَهَنَّمَ.

۷۔ راوی کہتا ہے کہ جب ابن ملجم نے حضرت علیؑ کو ضرب لگائی تو آپ نے امام حسنؑ سے فرمایا۔ اگر میں مر جاؤں تو ابن ملجم کو قتل کر کے کوفہ کے گھر میں دبا دینا۔

## پینسٹھواں باب

### اشارہ اور نص امامت امام حسین علیہ السلام پر

((باب) ۶۵)

الإِشَارَةُ وَالنَّصُّ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مَالِجٍ (قَالَ الْكَلْبِيُّ) وَعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ ابْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: لَمَّا حَضَرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْوَفَاةُ قَالَ لِلْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا أَخِي إِنِّي أُرْصِيكَ بِوَصِيَّةٍ فَاحْفَظْهَا، إِذَا أَنَا مَاتُ فَمِنْ ثَنِي ثُمَّ وَجَّهْنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِأَخْبِثَ بِهِ عَهْدًا

ثُمَّ أَصْرَفَنِي إِلَى أُمِّي عَلَيْهَا السَّلَامُ ثُمَّ رَدَّنِي فَأَدْفَنِي بِالْبَيْعِ وَأَعْلَمَ أَنَّهُ سَيُصْبِيهِ مِنْ عَائِشَةَ مَا يَعْلَمُ اللَّهُ وَالنَّاسُ صَنِيعًا وَعَدَاوَتَهُ اللَّهِ وَلِرَسُولِهِ وَعَدَاوَتَهَا لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ ، فَلَمَّا قُبِضَ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ [و] وَضَعَ عَلَى السَّرِيرِ ثُمَّ انْطَلَقُوا بِهِ إِلَى مَصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ عَلَى الْجَنَائِزِ فَصَلَّى عَلَيْهِ الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحُمِلَ وَادْخُلَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَمَّا أُوقِفَ عَلَى قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ ذُو الْمُؤَيَّتَيْنِ <sup>(۱)</sup> إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا: إِنَّهُمْ قَدْ أَقْبَلُوا بِالْحَسَنِ لِيَدْفِنُوهُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَتْ مُبَادِرَةً عَلَى بَقْلِ يَسْرَجٍ - فَكَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ دَخَلَتْ فِي الْإِسْلَامِ سَرَجًا - فَقَالَتْ: نَحْنُوا ابْنَكُمْ ، عَنْ بَيْتِي ، فَإِنَّهُ لَا يَدْفَنُ فِي بَيْتِي وَيُهْتَكُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِجَابُهُ فَقَالَ لَهَا الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَدِيمًا هَتَكِ أَنْتِ وَأَبُولِي حِجَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَدْخَلَتْ عَلَيْهِ بَيْتَهُ مَنْ لَا يُجِبُ قُرْبَهُ وَإِنَّ اللَّهَ بِأَيْدِكَ عَنْ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ .

۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جب امام حسن کی وفات کا وقت آیا تو امام حسین علیہ السلام سے کہا۔ اے برادر میں تم کو ایک وصیت کرتا ہوں اس پر نظر رکھنا جب میں مراؤں تو میرا جنازہ تیار کرنا، میرا رخ قبر رسول کی طرف کرنا تاکہ ان سے اپنے عہد کو تازہ کر دوں پھر میرا رخ والدہ گرامی کی قبر کی طرف کرنا، پھر مجھے بقیع میں دفن کر دینا اور جان لو کہ مجھے عائشہ کی طرف سے وہ تکلیف پہنچے گی جسے اللہ بھی جانتا ہے اور وہ لوگ بھی اس کی کارگزاری کو سمجھتے ہیں کہ ان کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ہم اہلبیت سے جو عداوت ہے پس جب امام حسن کا انتقال ہو گیا اور جنازہ تیار ہوا اور ان کو لے گئے مسجد رسول میں اس مقام پر جہاں انحضرت مردوں پر نماز پڑھا کرتے تھے تو امام حسین نے نماز جنازہ پڑھی اور اس کے بعد قبر رسول کی طرف چلے تو ایک ابلیس مفت نے باکر عائشہ کو خبر کر دی۔

۲۔ عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَمَّا حَضَرَتِ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْوَفَاةُ ، قَالَ : يَا قَبْرُ ! انْظُرْ هَلْ تَرَى مِنْ وَرَائِكَ مُؤْمِنًا مِنْ غَيْرِ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ : اللَّهُ تَعَالَى وَرَسُولُهُ وَابْنُ رَسُولِهِ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي ، قَالَ : ادْعُ لِي مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ ، فَأَتَيْنَهُ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَالَ : هَلْ حَدَّثْتَ إِلَّا خَيْرٌ ؟ قُلْتُ : أَجِبْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ فَعَجَّلَ عَلَيَّ شَيْعَ نَمْلِهِ ، فَلَمْ يَسْوَمْ وَخَرَجَ مَعِيَ يَعْدُو ، فَلَمَّا قَامَ بَيْنَ يَدَيْهِ سَأَلَنِي ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اجْلِسْ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْكَ يَغِيبُ عَنْ سَمَاعِ كَلَامِ يَحْيَى بِهِ الْأَمْوَاتُ وَيَمُوتُ بِهِ الْأَحْيَاءُ ، كُونُوا أَوْعِيَةَ الْعِلْمِ وَمَصَابِيحَ الْهُدَى ، فَإِنَّ ضَوْءَ النَّهَارِ بَعْضُهُ أَضْوَاءُ مِنْ بَعْضٍ ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ اللَّهَ جَعَلَ وَلَدَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَيْمَةً وَفَضَّلَ

بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَآتَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ زَبُورًا وَقَدْ عَلِمْتُ بِمَا اسْتَأْثَرَ بِهِ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ! إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ الْحَسَدَ وَإِنَّمَا وَصَفَ اللَّهُ بِهِ الْكَافِرِينَ، فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : وَكَفَارًا حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ وَلَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلشَّيْطَانِ عَلَيْكَ سُلْطَانًا يَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ! أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِيكَ فِيكَ ؟ قَالَ : بَلَى . قَالَ : سَمِعْتُ أَبَاكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ يَوْمَ الْبَصَرَةِ : مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبَرِّئَ بَنِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَلْيُبْرِئْ مُحَمَّدًا وَلَدِي ، يَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ! لَوْ شِئْتُ أَنْ أُخْبِرَكَ وَأَنْتَ نَظْمَةٌ فِي ظَهْرِ أَبِيكَ لَا أُخْبِرُكَ ، يَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ! أَمَا عَلِمْتُ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ وَفَاةِ نَفْسِي وَمُفَارَقَةِ رُوحِي جِسْمِي إِمَامٌ مِنْ بَعْدِي وَعِنْدَ اللَّهِ جَلَّ اسْمُهُ فِي الْكِتَابِ وَرِاثَةٌ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ أَضَافَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِي وَرَاثَةِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَعَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ خَيْرَةٌ خَلَقَهَا فَاصْطَفَى مِنْكُمْ مُحَمَّدًا ﷺ وَاخْتَارَ مُحَمَّدٌ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاخْتَارَنِي عَلِيٌّ ﷺ بِالْإِمَامَةِ وَاخْتَرْتُ أَنَا الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَنْتَ إِمَامٌ وَأَنْتَ وَهَيْلَتِي إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ وَاللَّهُ لَوَدِدْتُ أَنَّ نَفْسِي ذَهَبَتْ قَبْلَ أَنْ أَسْمَعَ مِنْكَ هَذَا الْكَلَامَ ، أَلَا وَإِنْ فِي رَأْسِي كَلَامًا لَا تَنْزِفُهُ الدَّلَاةُ وَلَا تُغَيِّرُهُ نَعْمَةُ الرِّيَاحِ كَالْكِتَابِ الْمُعْجَمِ فِي الرِّقِّ الْمُنْمَسَمِ أَهْمُ بِإِبْدَائِهِ فَأَجِدُنِي سِقَّتْ إِلَيْهِ سَبْقُ الْكِتَابِ الْمُنَزَّلِ أَوْ مَا جَاءَتْ بِهِ الرُّسُلُ وَإِنَّهُ لَكَلَامٌ يَكِلُ بِهِ لِسَانُ النَّاطِقِ وَيَدُ الْكَاتِبِ، حَتَّى لَا يَجِدَ قَلَمًا وَيُؤْتُوا بِالْقِرْطَاسِ حُمًّا فَلَا يَبْلُغُ إِلَى فَضْلِكَ وَكَذَلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الْمُحْسِنِينَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ، الْحُسَيْنُ أَغْلَمُنَا عِلْمًا وَأَثَقَلَنَا حِلْمًا وَأَقْرَبَنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَحِمًا كَانَ فَعْبَهَا قَبْلَ أَنْ يُخْلَقَ وَقَرَأَ الْوَحْيَ قَبْلَ أَنْ يُنْطَقَ وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِي أَحَدٍ خَيْرًا مَا اصْطَفَى مُحَمَّدًا ﷺ ، فَلَمَّا اخْتَارَ اللَّهُ مُحَمَّدًا ﷺ وَاخْتَارَ مُحَمَّدٌ عَلِيًّا وَاخْتَارَكَ عَلِيٌّ إِمَامًا وَاخْتَرْتُ الْحُسَيْنَ، سَلَّمْنَا وَرَضِينَا مِنْ [هُوَ] وَيَغْيِرُهُ يَرْضَى وَ [مَنْ غَيَّرَهُ] كُنَّا نُسَلِّمُ بِهِ مِنْ مُشْكِلَاتِ أَمْرِنَا .

۲۔ اس نے کہا کہ لوگ جن کا جنازہ لے کر آئے ہیں تاکہ رسول اللہ کے پاس دفن کریں یہ سن کر وہ ایک زین کے ہوئے خیر پر سوار ہو کر نکلیں اور وہ اسلام میں سب سے پہلی بی بی تھیں جو زین پر سوار ہوئیں اور انھوں نے کہا تم اے نبی ہاشم اپنے بیٹے کو میرے گھر سے لے جاؤ یہ میرے گھر میں دفن نہ ہوں گے اور اس کے اور رسول اللہ کے درمیان پردہ چاک نہ ہوگا۔

امام حسین نے ان سے کہا کہ آپ تو یہ پردہ پہلے ہی اپنے باپ کے لئے چاک کر چکی ہیں اور پہلے رسول میں ان کو جگہ دے چکیں جن کا قرب رسول کو پسند نہ تھا آپ کو پیش خدا اس کا جواب دینا ہوگا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ جناب کی وفات کا وقت قریب آیا تو قبر سے فرمایا: وروادہ آل محمد کے سوا کوئی اور تو نہیں۔ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول اور فرزند بہتر جانتے ہیں کہ اور کوئی نہیں۔ فرمایا تم جاکر محمد حنفیہ کو بلا لاؤ میں ان کے پاس گیا۔ انھوں نے کہا خیر تو ہے آپ کو امام حسین علیہ السلام نے بلایا ہے انھوں نے جلدی سے جوتے کے بند باندھے جو جلدی میں ٹھیک نہ بندھ سکے اور دھڑکتے ہوئے آئے جب حضرت کے پاس پہنچے تو سلام کیا۔ امام حسینؑ نے فرمایا بیٹھو تم جیسا اور کون ہے جو اس کلام کو سننے، جس سے مروے زندہ ہو جاتے ہیں اور زندہ مر جاتے ہیں۔ تم طرف علم بنے رہو اور چرچا ہدایت دن کی روشنی بعض حقد کی بعض سے زیادہ تیز ہوتی ہے۔ تم نہیں جانتے کہ اللہ نے اولاد ابراہیمؑ کا نام بنایا اور بعض کو بعض پر فضیلت دی اور واد کو زبور عطا کیا اور تم کو معلوم ہے کہ حضرت رسول خداؐ کے بعد بھی یہی طریقہ جاری رہا۔

اے محمد بن علی میں تم کو حسد سے ڈراتا ہوں خدا نے اس حسد کا وصف کافروں کے لئے بیان کیا ہے جیسا کہ فرمایا ہے وہ کافر میں حسد کرتے ہیں اپنوں ہی سے بعد اس کے کہ حق ان پر ظاہر ہو چکا ہے اور اے محمد بن علی اللہ تعالیٰ تم پر شیطاں کو قابو نہ دے۔ کیا میں تم کو آگاہ کروں جو میں نے تمہارے بارے میں تمہارے باپ سے سنا ہے انھوں نے کہا: ضرور، فرمایا میں یوم بصرہ (جنگ جمل) تمہارے پدر بزرگوار کو کھتے شنا کر جو چاہتا ہے کہ دنیا و آخرت میں مجھ سے نیکی کرے اس کو چلیے کہ میرے بیٹے محمد سے نیکی کرے، اے محمد بن علی اگر تم چاہو تو میں تم کو آگاہ کروں اس وقت سے جبکہ تم بصورت نطفہ اپنے باپ کی پشت میں تھے۔ اے محمد بن علی کیا تم نہیں جانتے کہ امام حسینؑ نے فرمایا تھا میری وفات کے بعد یہ امام ہے میرے بعد، اور خدا کے نزدیک یہ کتاب میں ہے اور یہ وراثت ہے نبی کی جن کو عطا کیا امام حسینؑ کو اللہ نجان کے ماں باپ کی طرف سے خدا کے علم میں یہ تھا کہ اے نبی ہاشم! تم اس کی مخلوق میں سب سے بہتر ہو۔ پس بنی ہاشم میں سے اس نے محمدؐ کا انتخاب کیا اور محمدؐ نے علی کو منتخب کیا اور امام حسنؑ نے فرمایا علی نے منتخب کیا اور فرمایا میں حسینؑ کو منتخب کرتا ہوں۔

یہ سن کر محمد بن علی نے کہا: آپ امام ہیں اور وسیلہ ہیں رسول خداؐ تک پہنچنے کا۔ واللہ میں یہ پسند کرتا کہ آپ سے یہ کلام سننے سے پہلے مر جاتا۔ میرے سر میں وہ کلام ہے جو اس کثیر یابی دلے کنوئیں کی مانند ہے جس کا پانی کثیر ذول کینچنے سے کم نہیں ہوتا اور ہوا میں تو نہیں پیدا کرتیں یعنی کاش میں حسد کو اپنی طرف دیکھنے سے پہلے مر جاتا، اور یہ کہ آپ کے فضائل مجھے اتنے معلوم ہیں کہ وہ ختم ہونے والے نہیں۔

وہ ایک لکھی ہوئی گویا کتاب ہے مزین کاغذ پر میں نے چاہا کہ ان فضائل کو بیان کروں، لیکن میں نے دیکھا کہ وہ کتاب خدا میں پہلے سے موجود ہیں اور سابقہ کتب میں خدا کے رسولؐ ان کو پڑھ چکے ہیں، بیشک یہ کلام ایسا ہے کہ بولنے والوں کی زبانیں خاموش ہیں اور کانوں کے قلم شکستہ، بلکہ وہ قلم کون کے فضائل کے لئے پالتے ہی نہیں اور سمجھنے والوں نے اتنا کھاتے کہ کاغذ کا کوئی حصہ سیاہ ہوئے بغیر نہیں رہا۔ آپ کی فضیلت کو کوئی نہیں پہنچ سکتا خدا محسنوں کو ایسا

ہی بدل دیتا ہے اور نہیں ہے تو نیکو اللہ دیتا ہے۔

حسینؑ نے ہم کو علم دیا اور حلم والا بنایا اور از روئے رحم ہم کو رسول اللہ سے قریب کیا۔ امام حسینؑ نقیبہ میں پیدا ہونے سے پہلے ہی سے اور انھوں نے وحی کو بڑھاپے بولنے سے پہلے اگر خدا میں کسی اور میں پاتا تو حضرت محمد مصطفیٰؐ کو انتخاب نہ کرتا۔ خدا نے محمدؐ کا انتخاب کیا اور انھوں نے علیؑ کا اور علیؑ نے آپ کو امامت کے لئے منتخب کیا اور آپ نے حسینؑ کو انتخاب کیا ہم نے تسلیم کر لیا اور راضی ہو گئے اور ان کے سوا اور کون ہے جس سے ہم راضی ہوتے، ہم نے مشکلات میں اپنے امر کا مالک انہی کو تسلیم کر لیا ہے۔

۳- وَ يَهَذَا الْإِسْنَادُ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : لَمَّا اخْتُيِرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِلْحُسَيْنِ : يَا أَخِي إِنِّي أَوْصِيكَ بِوَصِيَّةٍ فَاحْفَظْهَا ، فَإِذَا أَنَا مِتُّ فَهَيِّئْ لِي وَجْهِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِأَخْبِرَ بِهِ عَهْدًا ثُمَّ اضْرِبْ بِي إِلَى أُمِّي فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ ثُمَّ رَدِّ بِي فَأَدْفِنِي بِالْبَقِيعِ وَاعْلَمْ أَنَّهُ سَمِعَنِي مِنَ الْحُمَيْرَاءِ مَا يَعْلَمُ النَّاسُ مِنْ صَنِيعِهَا وَعَدَاوَتِهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ﷺ وَعَدَاوَتِهَا لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ ، فَلَمَّا قُبِضَ الْحَسَنُ ﷺ [و] وَضَعَ عَلَى سَرِيرِهِ فَأَنْطَلَقُوا بِهِ إِلَى مُصَلًى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ عَلَى الْجَنَائِزِ فَصَلَّى عَلَى الْحَسَنِ ﷺ ، فَلَمَّا أَنْ صَلَّى عَلَيْهِ حُمُلَ فَأَدْخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمَّا أَوْقَفَ عَلَى قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَلَغَ عَائِشَةُ الْخَبَرَ وَقَبِلَ لَهَا : إِنَّهُمْ قَدْ أَقْبَلُوا بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِيَدْفَنَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَخَرَجَتْ مُبَادِرَةً عَلَى بَقْلِ سَرَجٍ - فَكَانَتْ أَوَّلَ امْرَأَةٍ رَكِبَتْ فِي الْإِسْلَامِ سَرَجًا - فَوَقَفَتْ وَقَالَتْ : نَحْنُ أَهْلُ بَيْتِي ، فَإِنَّهُ لَا يَدْفَنُ فِيهِ شَيْءٌ وَلَا يُهْنَكُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِجَابُهُ ، فَقَالَ لَهَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا : قَدِيمًا هَتَكْتَ أَنتِ وَأَبُوكَ حِجَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَدْخَلْتِ بَيْنَهُ مَنْ لَا يُحِبُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قُرْبَهُ وَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُكَ عَنْ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ ، إِنْ أَجَبِي أَمْرِي أَنْ أَقْرَبَهُ مِنْ أَبِيهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِيُحَدِّثَ بِهِ عَهْدًا وَاعْلَمْ بِي أَنَّ أَخِي أَعْلَمُ النَّاسَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ﷺ وَأَعْلَمُ بِتَأْوِيلِ كِتَابِهِ مِنْ أَنْ يَهْتَكَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سِتْرُهُ ، لِأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ : دَيَّا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ ، وَقَدْ أَدْخَلْتِ أَنْتِ بَيْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الرِّجَالَ بِغَيْرِ إِذْنِهِ ، وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ دَيَّا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ، وَلَعَمْرِي لَقَدْ ضَرَبْتَ أَنْتِ لِأَبِيكَ وَفَارُوقِهِ عِنْدَ أَذْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَعَاوِلَ ، وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنَّ الَّذِينَ يَفْضُونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ



أُولَئِكَ الَّذِينَ أَمَنَّ اللَّهُ فَلَوْبَهُمْ لِلتَّقْوَى، وَلَمَّسْنِي لَقَدْ أَدْخَلَ أَبُوكَ وَفَارَوْقَهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقْرَبُهُمَا مِنْهُ الْأَذَى وَمَا رَعَيْتُ مِنْ حَقِّهِ مَا أَمَرَهُمَا اللَّهُ بِهِ عَلَى لِسَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَمْوَاتًا مَا حَرَّمَ مِنْهُمْ أَحْيَاءَ وَتَالَهُ يَا عَائِشَةُ! لَوْ كَانَ هَذَا الَّذِي كَرِهْتِهِ مِنْ دَفْنِ الْحَسَنِ عِنْدَ أَبِيهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا جَائِزًا فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ اللَّهِ لَعَلِمْتِ أَنَّتِ سَيِّدُنُ وَإِنْ رَغِمَ مَعْطُوسُكَ قَالَ: ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ وَقَالَ: يَا عَائِشَةُ! يَوْمًا عَلَى بَغْلٍ وَيَوْمًا عَلَى جَمَلٍ فَمَا تَمْلِكِينَ نَفْسَكَ وَلَا تَمْلِكِينَ الْأَرْضَ عَدَاوَةً لِبَنِي هَاشِمٍ، قَالَ: فَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِ فَقَالَتْ: يَا ابْنَ الْحَنَفِيَّةِ هَؤُلَاءِ الْفَوَاطِمُ يَنْكَلَهُونَ فَمَا كَلَامُكَ؟ فَقَالَ لَهَا الْحُسَيْنُ ﷺ: وَ أَنَسَى تُبْعِدِينَ مُحَمَّدًا مِنَ الْفَوَاطِمِ، قَوْلَ اللَّهِ لَقَدْ وَلَدَتْهُ ثَلَاثُ فَوَاطِمٍ: فَاطِمَةُ بِنْتُ عِمْرَانَ بْنِ عَائِذٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ مَخْرُومٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ زَائِدَةَ بِنْتُ الْأَصَمِّ بْنِ رَوَاحَةَ بْنِ حِجْرٍ بْنِ عَبْدِ مَعْصِي بْنِ غَامِرٍ، قَالَ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِلْحُسَيْنِ ﷺ: نَحْوُوا ابْنَكُمْ وَادْهَبُوا بِهِ فَإِنَّكُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ، قَالَ: فَمَضَى الْحُسَيْنُ ﷺ إِلَى قَبْرِ أُمِّهِ ثُمَّ أَخْرَجَهُ فَدَفَنَهُ بِالْبَقِيعِ.

۳۔ راوی کہتے ہیں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہتے سنا کہ جب امام حسن کا وقت وفات قریب آیا تو آپ نے امام حسین سے فرمایا۔ اے میرے بھائی میں تم کو ایک وصیت کرتا ہوں اسے یاد رکھنا۔

پس جب میں مر جاؤں تو تم مجھے تمیز و تکفین کر کے رسول اللہ کی قبر کی طرف میرا رخ کر دینا تاکہ میں اپنا عہد ان سے تانہ کروں، پھر میرا رخ میری والدہ ماجدہ کی طرف کر دینا پھر مجھ کو جنت البقیع میں دفن کر دینا اور یہ جان لو کہ عائشہ سے مجھے وہ تکلیف پہنچے گی جسے تم جانتے ہو اور لوگ بھی جانتے ہیں ان کو اللہ کے رسول سے اور ہم اہلبیت سے عداوت ہے جب امام حسن کی روح قبض ہوئی اور ان کا جنازہ تیار ہوا تو بنی ہاشم اس مقام پر لے گئے جہاں رسول اللہ نماز جنازہ پڑھا کرتے تھے بعد نماز جنازہ کو قبر رسول کے پاس لائے کسی نے حضرت عائشہ کو خبر دی کہ بنی ہاشم حضرت حسن بن علی کو رسول اللہ کے پاس دفن کرنا چاہتے ہیں وہ یہ سن کر زمین کسے ہوئے پھر یہ سوار ہو کر نکلیں، اسلام میں سب سے پہلے عورتوں میں ایسی سواری کرنے والی وہی تھیں انھوں نے بنی ہاشم سے کہا۔ تم اپنے بیٹے کو میرے گھر لے جاؤ یہاں وہ دفن نہیں ہوں گے ان کے اور رسول کے درمیان پر وہ نہیں بیٹھے گا۔ امام حسین علیہ السلام نے کہا۔ یہ تو آپ اپنے باپ کو دفن کر کے کر لیں اور حکو رسول اللہ دوست نہ رکھتے تھے وہ ہو چکا۔ خدا اس کے متعلق آپ سے باز پرس کرے گی۔ میرے بھائی کی یہ وصیت کہ وہ اپنے پدر بزرگوار رسول اللہ کے پاس دفن ہوں اور اپنے عہد کو ان سے پورا کریں آپ کو معلوم ہے کہ میرے بھائی اللہ اور رسول کی سب سے زیادہ معرفت رکھنے والے تھے اور قرآن کی تاویل کے سب سے زیادہ جاننے والے ان کے اور رسول کے درمیان حجاب کیسا۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو مگر ان کے اذن اور اجازت سے۔ اور آپ نے بغیر آنحضرت سے اذن لئے لوگوں کو داخل کر دیا یعنی ابو بکر و عمر کو دفن کر دیا، حالانکہ خدا فرماتا ہے کہ اے ایمان والو! نبی کی آواز نہ کرو۔ تم نے اپنے باپ کو اور ان کے فاروق کو رسول اللہ کے پاس دفن کر دیا حالانکہ خدا فرماتا ہے جو لوگ اپنی آوازوں کو رسول اللہ کے سامنے بچا رکھتے ہیں وہ ہیں جن کے دلوں کا اللہ نے تقویٰ سے امتحان لیا ہے تم نے ان دونوں کو رسول اللہ کے پاس دفن کر دیا۔ حالانکہ انھوں نے اس امر کی رعایت نہ کی جس کا رسول اللہ نے حکم دیا تھا بے شک اللہ نے حرام کیا ہے مردہ مومنین پر اس چیز کو جو حرام کی ہے زندوں پر۔ خدا کی قسم اے عائشہ! دفن حسن جو تمہیں برا معلوم ہو رہا ہے اگر اپنے باپ رسول اللہ کے پاس دفن ہونا ضروری ہوتا تو تم دیکھتیں کہ تمہاری مرضی کے خلاف وہ ضرور دفن کئے جاتے۔ پھر محمد حنفیہ نے کہا۔ آپ ایک دن خیر پر سوار ہوئے، ایک دن اونٹ پر۔ پس اس پر بھی اپنے نفس پر قابو حاصل نہ کیا اور عداوت بنی ہاشم میں مانگ زمین بھی نہ ہوئیں پس کراخوں نے فرمایا۔ اے ابن حنفیہ! یہ (امام حسینؑ) تو کئی فاطمہوں سے نسبت رکھتے ہیں۔ مگر تم کلام کرنے والے کون؟ امام حسینؑ نے فرمایا تم محمد کو فاطمہ سے کیسے ہٹاؤ ہو۔ واللہ ان کو سب فاطمہوں نے پیدا کیا ہے۔ فاطمہ مخزومی زوجہ عبدالمطلب، فاطمہ بنت اسد مادر علیؑ اور فاطمہ عامری نے۔ عائشہ نے کہا تم اپنے بیٹے کو یہاں سے ہٹاؤ اور ان کو لے جاؤ، کیونکہ تم عداوت والے ہو۔ امام محمد اترے۔ نے فرمایا۔ پس امام حسینؑ جنازہ کو بقیع میں لے گئے اور وہاں دفن کر دیا۔

## پچھیا سٹھواں باب

اشارہ اور نص امامت علی بن الحسین علیہ السلام پر

(باب) ۶۶

الْإِشَارَةُ وَالنَّصُّ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ وَأَخْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عليه السلام لَمَّا حَضَرَهُ الَّذِي حَضَرَهُ دَعَا ابْنَتَهُ الْكُبْرَى فَاطِمَةَ بِنْتَ الْحُسَيْنِ عليها السلام فَقَدَحَ إِلَيْهَا كِتَابًا مَلْفُوفًا وَوَصِيَّةَ ظَاهِرَةً وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام مَبْطُونًا مَعَهُمْ لَا يَرَوْنَ إِلَّا أَنَّهُ لَمَّا يَدُ، فَقَدَحَتْ فَاطِمَةُ الْكِتَابَ إِلَى عَلِيٍّ ابْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام ثُمَّ صَارَ اللَّهُ ذَلِكَ الْكِتَابَ إِلَيْنَا يَارِيبَادُ، قَالَ: قُلْتُ: مَا فِي ذَلِكَ الْكِتَابِ جَعَلَنِي

اللَّهُ فِذَاكَ؟ قَالَ: فِيهِ وَاللَّهُ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ وَلَدٌ أَدَمَ مُنْذُ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ إِلَى أَنْ تَغْنَى الدُّنْيَا، وَاللَّهُ إِنْ فِيهِ الْحُدُودَ، حَتَّى أَنْ فِيهِ أَرْضُ الْخَدَشِ.

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب حسین بن علی کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنی بیٹی فاطمہ کبریٰ کو بلایا اور ان کو ایک ملفوف تحریر اور وصیت نامہ دیا اور حضرت علی بن الحسین علیہ السلام اس زمانہ میں مرض اسہال میں مبتلا تھے پس فاطمہ نے وہ کتاب علی بن الحسین کو دی۔ پھر یہ کتاب واللہ ہمارے پاس رہی۔ اسے زیادہ راوی راوی کہتا ہے میں نے پوچھا میں آپ پر فدا ہوں اس میں کیا تھا۔ فرمایا بنی آدم کی وہ تمام ضرورتیں جب سے آدم پیدا ہوئے ختم دنیا تک، اس میں جراثیم کی سزائیں بھی تھیں یہاں تک کہ ایک چرک کی سزا بھی۔

۲ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا حَضَرَ الْحُسَيْنَ عليه السلام مَا حَضَرَهُ، دَفَعَ وَصِيَّتَهُ إِلَى ابْنَتِهِ فَاطِمَةَ طَاهِرَةً فِي كِتَابٍ مُدْرَجٍ، فَلَمَّا أَنْ كَانَ مِنْ أَمْرِ الْحُسَيْنِ عليه السلام مَا كَانَ، دَفَعَتْ ذَلِكَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام، قُلْتُ لَهُ: فَمَا فِيهِ - يَرْحَمُكَ اللَّهُ -؟ فَقَالَ: مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ وَلَدٌ أَدَمَ مُنْذُ كَانَتْ الدُّنْيَا إِلَى أَنْ تَغْنَى.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب امام حسین علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنی وصیت ملفوف اپنی بیٹی فاطمہ کے سپرد کی بعد شہادت امام حسین فاطمہ نے وہ وصیت علی بن الحسین کے سپرد کی۔ راوی کہتا ہے میں نے پوچھا۔ خدا کی آپ پر رحمت ہو اس میں کیا تھا فرمایا وہ تمام باتیں جن کی محتاج اولاد آدم آغاز آفرینش سے ختم دنیا تک ہوگی۔

۳ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنَّ الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ لَمَّا صَارَ إِلَى الْعِرَاقِ اسْتَوْدَعَ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا الْكُتُبَ وَالْوَصِيَّةَ فَلَمَّا رَجَعَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام دَفَعَتْهَا إِلَيْهِ.

وَفِي نُسْخَةِ الصَّفْوَانِي:

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جب امام حسین علیہ السلام عراق کی طرف جانے لگے تو آپ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو تحریروں اور وصیتیں سپرد کیں۔ جب امام زین العابدین علیہ السلام قید یزید سے رہا ہو کر آئے تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے وہ

ان کے سپرد کیں۔

۴ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ، عَنْ قَلْبَجِ بْنِ أَبِي بَكْرِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ: وَاللَّهِ إِنِّي لَجَالِسٌ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَعِنْدَهُ وَلَدُهُ إِذْ جَاءَهُ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَخَذَ يَدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَخَلَّاهُ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَأَدْرُكَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ يُكْنَى أَبُو جَعْفَرٍ، فَإِذَا أَدْرَكْتَهُ فَأَقْرَبْتُهُ مِثْيَا السَّلَامِ، قَالَ: وَمَضَى جَابِرٌ وَرَجَعَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام فَجَلَسَ مَعَ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام وَإِخْوَتِهِ فَلَمَّا صَلَّى الْمَغْرِبَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: أَيُّ شَيْءٍ قَالَ لَكَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ؟ فَقَالَ: قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّكَ سَتَدْرُكَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ يُكْنَى أَبُو جَعْفَرٍ فَأَقْرَبْتُهُ مِثْيَا السَّلَامِ، فَقَالَ لَهُ أَبُوهُ هَبْنِيَا لَكَ يَا بَنِي، مَا خَصَّكَ اللَّهُ بِهِ مِنْ رَسُولِهِ مِنْ بَيْنِ أَهْلِ بَيْتِكَ، لَا تَطْلُعَ إِخْوَتُكَ عَلَى هَذَا فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا، كَمَا كَادُوا إِخْوَةَ يُوسُفَ لِيُؤَسِّفَ عليه السلام.

۴۔ راوی کہتا ہے میں علی بن الحسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ کے پاس آپ کے صاحبزادے بھی تھے کہ جابر بن عبد اللہ انصاری آئے سلام کیا اور امام محمد باقر کا ہاتھ پکڑ کر غلوت میں لے گئے اور فرمایا مجھے رسول اللہ نے خبر دی ہے کہ تم ایک شخص کو میرے اہل بیت سے پاؤ گے جس کا نام محمد بن علی ہوگا اور کنیت ابو جعفر، ان سے میرا سلام کہہ دینا، یہ کہہ کر وہ چلے گئے جب امام محمد باقر پلٹ کر اپنے باپ اور بھائی کے پاس آئے تو حضرت نے علی بن الحسین سے پوچھا۔ جابر نے تم سے کیا کہا فرمایا کہتے تھے کہ رسول اللہ نے ان سے فرمایا کہ تم میرے اہل بیت میں ایک شخص کو پاؤ گے جس کا نام محمد بن علی ہوگا تم اس کو میرا سلام پہنچا دینا حضرت نے فرمایا مبارک ہوگا کو اسے فرزند اکبر اللہ نے رسول کی اس خصوصیت کو تمام خاندان میں تم سے مخصوص کیا اس کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کروادہ تمہارے ساتھ وہی چال چلیں گے جو برادران یوسف نے یوسف علیہ السلام سے چلی تھی۔

## سٹرسٹھواں باب

امامت امام محمد باقر علیہ السلام پر نص

(باب ۶۷)

الْإِشَارَةُ وَالنَّصُّ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱ - أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ الْكُوفِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

سَهْلٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبَلَدِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا حَضَرَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام الْوَفَاةَ قَبْلَ ذَلِكَ أَخْرَجَ سَقَطًا أَوْضَدُوهُمَا عِنْدَهُ ، فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ احْمِلْ هَذَا الصَّدُوقَ ، قَالَ : فَحَمَلَ بَيْنَ أَرْبَعَةٍ ، فَلَمَّا تَوَفَّيَ جَاءَ إِخْوَتَهُ يَدْعُونَ فِي الصَّدُوقِ فَقَالُوا : آعْطِنَا نَصِيبَنَا فِي الصَّدُوقِ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا لَكُمْ فِيهِ شَيْءٌ ، وَلَوْ كَانَ لَكُمْ فِيهِ شَيْءٌ مَا دَفَعَهُ إِلَيَّ وَكَانَ فِي الصَّدُوقِ سِلَاحُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَتَبَهُ .

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب حضرت علی بن حسین علیہ السلام کی موت کا وقت آیا تو آپ نے ایک صندوق نکالا۔ پھر فرمایا۔ اے محمد اسے اٹھاؤ پس اسے چار آدمیوں نے اٹھایا۔ حضرت کی وفات کے بعد ان کے بھائیوں نے دعویٰ کیا کہ صندوق میں جو کچھ ہے وہ ہمیں بھی دو۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اگر اس میں تمہارا کچھ حصہ ہوتا تو میرے پدر بزرگوار صرف مجھ کو نہ دیتے۔ اس صندوق میں رسول اللہ کے ہتھیار اور کتابیں تھیں۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عِمْسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : التَفَتَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام إِلَى وَلَدِهِ - وَهُوَ فِي الْمَوْتِ - وَهُمْ مُجْتَمِعُونَ عِنْدَهُ ، ثُمَّ التَفَتَ إِلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ هَذَا الصَّدُوقُ أَذْهَبَ بِهِ إِلَى بَيْتِكَ ، قَالَ : أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِيهِ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ وَلَكِنْ كَانَ مَمْلُوءًا عِلْمًا .

۲۔ سادی کہتے ہیں امام زین العابدین علیہ السلام متوجہ ہوئے اپنے درکوں کی طرف در آنحالیکہ وہ حضرت کے پاس جمع تھے۔ پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے محمد اس صندوق کو اپنے گھر لے جاؤ امام علیہ السلام فرماتے ہیں اس میں درہم و دینار نہ تھے بلکہ وہ علم سے بھرا ہوا تھا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ قُضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ الْحُسَيْنِ ابْنِ أَبِي الْعَلَاءِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى ابْنِ حَزْمٍ أَنْ يُرْسِلَ إِلَيْهِ بِصَدَقَةِ عَلِيٍّ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَإِنَّ ابْنَ حَزْمٍ بَعَثَ إِلَى زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ وَكَانَ أَكْبَرَهُمْ ، فَسَأَلَهُ الصَّدَقَةَ ، فَقَالَ زَيْدٌ : إِنَّ الْوَالِيَّ كَانَ بَعْدَ عَلِيٍّ الْحَسَنُ وَبَعْدَ الْحَسَنِ الْحُسَيْنُ وَبَعْدَ الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَبَعْدَ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ، فَأَبْعَثَ إِلَيْهِ فَبَعَثَ ابْنُ حَزْمٍ إِلَى أَبِي ، فَأَرْسَلَنِي أَبِي بِالْكِتَابِ إِلَيْهِ حَتَّى دَفَعْتُهُ إِلَى ابْنِ حَزْمٍ ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُنَا : يَعْرِفُ هَذَا

وَلَدُ الْحَسَنِ؟ قَالَ: نَعَمْ كَمَا يَعْرِفُونَ أَنَّ هَذَا لَيْلٌ وَلَيْسَتْهُمْ يَحْمِلُهُمُ الْحَسَدُ وَلَوْ طَلَبُوا الْحَقَّ بِالْحَقِّ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ وَلَيْسَتْهُمْ يَطْلُبُونَ الدُّنْيَا.

الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَاءِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ كَتَبَ إِلَى ابْنِ حَزْمٍ - ثُمَّ ذَكَرَ مِنْهُ - لِأَنَّهُ قَالَ بَعَثَ ابْنُ حَزْمٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ وَكَانَ أَكْبَرَ مِنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوُشَاءِ مِنْهُ.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بنی اُمیہ کے بادشاہ عمر بن عبد العزیز نے ابن حزم حاکم مدینہ کو لکھا کہ اوقات علی و عمر و عثمان کی فہرست بنا کر بھیج دے اس نے زید بن الحسن سے جو خاندان میں سب سے بڑے تھے فہرست طلب کی انھوں نے لکھا چونکہ علی کے بعد متوکل بن ہونے ان کے بعد حسین ان کے بعد علی بن حسین اور ان کے بعد امام محمد باقر ہیں لہذا ان سے مانگ، ابن حزم نے اپنا آدمی میرے پدر بزرگوار کے پاس بھیجا۔ حضرت نے کاغذات میرے ہاتھ میں حزم کے پاس بھیجے میں نے اسے جا کر دیئے امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا اولاد امام حسن اوقات کے ان ولیوں کو جانتی تھی فرمایا۔ ضرور جانتے تھے لیکن حسان پر غالب آیا۔ اگر وہ حق کو حق کے ساتھ طلب کرتے تو ان کے لئے بہتر ہوتا۔ لیکن انھوں نے دنیا کو طلب کیا۔

راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ عمر بن عبد العزیز نے ابن حزم کو لکھا۔ اس کے بعد وہی بیان فرمایا جو گزر چکا ہے پھر فرمایا ابن حزم نے اپنا آدمی زید بن الحسن کے پاس بھیجا، اور وہ میرے باپ سے بڑے تھے۔

## اڑسٹھواں باب

### امام جعفر صادق علیہ السلام کی امامت پر نص

(باب) ۶۸

الإِشَارَةُ وَالنَّصُّ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمَا

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوُشَاءِ، عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ

الْكِنَانِيِّ قَالَ: نَظَرَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَمْشِي فَقَالَ: تَرَى هَذَا؟ هَذَا مِنَ الدِّينِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: «وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ»

۱۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے امام جعفر صادقؑ کو چلتا دیکھ کر کہتے ہوئے سنا تم یہ چال دیکھتے ہو یہ وہی ہے جس کے متعلق خدا نے فرمایا ہے ہم ارادہ رکھتے ہیں کہ احسان کریں ان لوگوں پر جو روئے زمین پر ضعیف بنادیئے گئے ہیں ان کو امام بنائیں گے اور ہم ان کو وارث بنائیں گے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ الْوَفَاةُ قَالَ: يَا جَعْفَرُ! أَوْصِيكَ بِأَصْحَابِي خَيْرًا، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ وَاللَّهِ لَا دَعْسَتَهُمُ وَالرَّجُلُ مِنْهُمْ يَكُونُ فِي الْعَصْرِ فَلَا يَسْأَلُ أَحَدًا.

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب میرے پدر بزرگوار کی وفات کا وقت قریب آیا تو مجھ سے فرمایا۔ اے جعفر میں تجھ سے اپنے اصحاب کے بارے میں وصیت کرتا ہوں میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں ان سب کو بلاؤں گا اور ان میں سے کسی ایک کو بھی اس حال میں نہ رکھوں گا کہ شہر میں کسی سے بھی علم و مال کا سوال کروں۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْمُنْثَرِ، عَنْ سَدِيرِ الصَّرَفِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ سَعَادَةِ الرَّجُلِ أَنْ يَكُونَ لَهُ الْوَلَدُ يَعْرِفُ فِيهِ شِبْهَ خَلْقِهِ وَخُلُقِهِ وَشَمَائِلِهِ، وَإِنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ ابْنِي هَذَا، شِبْهَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَشَمَائِلِي يَعْنِي أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ آدمی کی سعادت اس میں ہے کہ اس کا بیٹا اس سے صورت و سیرت اور اخلاق و عادات میں اس سے مشابہ ہو میں یہ بات اپنے اس فرزند میں پاتا ہوں کہ وہ مجھ سے صورت و اخلاق و عادات میں مشابہ ہے اور فرزند سے مراد امام جعفر صادق تھے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ طَاهِرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَقْبَلَ جَعْفَرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: هَذَا خَيْرُ الْبَرِيَّةِ أَوْ خَيْرُ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام تشریف لائے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا۔ یہ خلق خدا میں سب سے بہتر ہے۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ طَاهِرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَقْبَلَ جَعْفَرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: هَذَا خَيْرُ الْبَرِيَّةِ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام تشریف لائے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے فرمایا۔ یہ خلق خدا میں سب سے بہتر ہے۔

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ طَاهِرٍ قَالَ : كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَقْبَلَ جَعْفَرٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : هَذَا خَيْرُ الْبَرِيَّةِ .

۷۔ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام خلق خدا میں سب سے بہتر ہیں۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدٍ الْجُعْفِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سُئِلَ عَنِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضَبَ يَدَهُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : هَذَا وَاللَّهِ قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ عُبَيْدَةُ : فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ ، فَقَالَ : صَدَقَ جَابِرٌ ، ثُمَّ قَالَ : لَعَلَّكُمْ تَرَوْنَ أَنَّ لَيْسَ كُلُّ إِمَامٍ هُوَ الْقَائِمُ بَعْدَ الْأِمَامِ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ ؟

۸۔ جابر بن یزید جعفی سے مروی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کسی نے حضرت سے قائم آل محمد کے متعلق سوال کیا حضرت نے امام جعفر صادق علیہ السلام پر ہاتھ رکھ کر فرمایا واللہ یہ قائم آل محمد ہے جس سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے انتقال کے بعد میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس کا ذکر کیا۔ فرمایا جابر نے سچ بیان کیا کہ تمہارا گمان یہ ہے کہ ہر امام اپنے سے پہلے امام کے بعد قائم نہیں ہوتا۔

یہاں قائم سے مراد امام آخر نہیں ہیں بلکہ امور دین کا قائم کرنے والا اور احکام شریعت کا نگران اور اس کا جاری کرنے والا مراد ہے۔

**توضیح**

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ أَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْتَوْدَعَنِي مَا هُنَاكَ ، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ : ادْعُ لِي شُهَدَاءَ قَدْ دَعَوْتُ لَهُ أَرْبَعَةً مِنْ قُرَيْشٍ ، فِيهِمْ نَافِعُ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ : اكْتُبْ : هَذَا مَا أَوْصَى بِهِ يَعْقُوبُ بَنِيهِ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ أَصْطَفَى لَكُمْ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُوا إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝ وَأَوْصَى مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يُكْتَبَ فِي بُرْدِهِ الَّذِي كَانَ يُصَلِّي فِيهِ الْجُمُعَةَ وَ



أَنْ يَعْمَتَهُ بِعِمَامَتِهِ وَأَنْ يَرِيعَ قَبْرَهُ وَيَرْفَعَهُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ وَأَنْ يَجْلَّ عَنْهُ أَطْمَارُهُ عِنْدَ دَفْنِهِ، ثُمَّ قَالَ لِلشُّهُودِ: انْصَرَفُوا رَحِمَكُمُ اللَّهُ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَتِ - بَعْدَ مَا انْصَرَفُوا - مَا كَانَ فِي هَذَا بَأَن تَشْهَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ! كَرِهْتُ أَنْ تَغْلَبَ وَأَنْ يُقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَوْصَ إِلَيْهِ، فَأَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لَكَ الْحُجَّةُ.

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ میرے والد نے امر امامت کے لئے جو امور تھے میرے سپرد کئے جب ان کی وفات کا وقت آیا تو مجھ سے فرمایا گواہوں کو بلاؤ۔ میں نے قریش کے چار شخص بلائے جن میں عبداللہ بن عمر کا غلام نافع بھی تھا پھر فرمایا۔ لکھو یہ وہ وصیت ہے جو یعقوب نے اپنے بیٹوں کو کی تھی۔ فرمایا۔ اے بیٹو! خدا نے تمہارے لئے دین کا مصطفیٰ کیلئے پس تم مسلمان ہو کر مرنا۔ وصیت کرتا ہے محمد بن علی بن جعفر بن محمد اور اس کو یہ حکم دیتا ہے کہ مجھے کفن دیں اس چادر کا جس میں نماز جمعہ پڑھا کرتا تھا اور میرا عامہ باندھیں اور چوکور قبر بنائیں اور چار انگل سے زیادہ بلند کریں اور وقت بند اپنے لباس کے بند کھول دیں۔ پھر گواہوں سے فرمایا۔ اب تم جاؤ۔ خدا تم پر دم کرے۔ ان کے جانے کے بعد میں نے کہا۔ یہ گواہی آپ نے کیوں کرائی۔ فرمایا۔ مجھے یہ خبر معلوم ہو کہ لوگ کہیں کسی کے لئے وصیت نہیں کی اور تم مغلوب ہو۔ میں نے چاہا کہ یہ تمہارے لئے رحمت ہو۔

## انہترواں باب

### امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی امامت پر نص

(باب ۶۹)

الْإِشَارَةُ وَالنَّصُّ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْقَلَاءِ عَنِ الْقَيْصِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: خُذْ يَدَيَّ مِنَ النَّارِ، مَنْ لَنَا بَعْدَكَ؟ فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام - وَهُوَ يَوْمُئِذٍ غُلَامٌ - فَقَالَ: هَذَا صَاحِبُكُمْ، فَتَمَسَّكَ بِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ دوزخ سے بچانے میں میری مدد کیجئے یہ فرمایا کہ آپ کے بعد امام کون ہے اسی وقت موسیٰ کاظم علیہ السلام آگے وہ اس وقت کم سن تھے فرمایا یہ ہے تمہارا امام اسی کی پیروی کرو۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ، عَنْ ثُبَيْتٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَسْأَلُ اللَّهَ الَّذِي رَزَقَ أَبَاكَ

مِنْكَ هَذِهِ الْمَنْزِلَةُ أَنْ يَرُدُّكَ مِنْ عَقِيبِكَ قَبْلَ الْعَمَاتِ وَمِثْلَهَا ، فَقَالَ : قَدْ فَعَلَ اللَّهُ ذَلِكَ قَالَ : قُلْتُ : مَنْ هُوَ ؟ - جُعِلْتُ فِدَاكَ - فَأَشَارَ إِلَى الْعَبْدِ الصَّالِحِ وَهُوَ رَاقِدٌ فَقَالَ : هَذَا الرَّاقِدُ - وَهُوَ غُلَامٌ -

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں سوال کرتا ہوں اس خدا سے جس نے آپ کے آثار طہرین کو آپ جیسی صفات عطا فرمائی کہ وہ رسول خدا کے بعد بھی آپ ہی جیسے کو معین کرے فرمایا۔ خدا نے ایسا کیا ہے میں نے پوچھا وہ کون ہے آپ نے اشارہ کیا۔ عبد صالح را امام موسی کاظمؑ کی طرف وہ اس وقت سو رہے تھے اور وہ اس وقت کم سن تھے۔

۳ - وَ يَهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عَلِيٍّ الْأَزْجَرِيُّ الْفَارِسِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ : سَأَلْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ فِي السَّنَةِ النَّبِيَّ أَخِي أَبِي الْحَسَنِ الْمَاضِي عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ : إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ صَارَ فِي يَدِ هَذَا وَمَا تَنْدُبِي إِلَى مَا يَصِيرُ ؟ فَهَلْ بَلَغَكَ عَنْهُ فِي أَحَدٍ مِنْ وَلَدِهِ شَيْءٌ ؟ فَقَالَ لِي : مَا ظَنَنْتُ أَنْ أَحَدًا يَسْأَلُنِي عَنْ هَذِهِ الْمَسْأَلَةِ ، دَخَلْتُ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ فِي مَنْزِلِهِ فَإِذَا هُوَ فِي بَيْتٍ كَذَا فِي دَارِهِ فِي مَسْجِدٍ لَهُ وَهُوَ يَدْعُو وَعَلَى يَمِينِهِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ يُؤَمِّنُ عَلَى دُعَائِهِ ، فَقُلْتُ لَهُ : جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ قَدْ عَرَفْتُ انْقِطَاعِي إِلَيْكَ وَخِصْمَتِي لَكَ ، فَمَنْ وَلِيُّ النَّاسِ بَعْدَكَ ؟ فَقَالَ : إِنَّ مُوسَى قَدْ لَيْسَ الْيَدْعُ وَساوَى عَلَيْهِ ، فَقُلْتُ لَهُ : لَا أَسْتَحْجِجُ بَعْدَ هَذَا إِلَى شَيْءٍ !

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے عبد الرحمن بن حجاج سے پوچھا۔ جس سال امام موسیٰ کاظم علیہ السلام قید کئے گئے کہ یہ بزرگ اس شخص (مراد ہارون یا سندی بن شاہک) کے ہاتھوں میں ہیں میں نہیں جانتا کہ اس قید کا انجام کیا ہوگا۔ پس آیا ان کی اولاد کے متعلق تمہیں کچھ خبر ہے کہ کون امام جعفر کے بعد امام ہوگا۔ اس نے کہا ایسا سوال مجھ سے سوائے تمہارے کسی نے نہیں کیا۔ سنو میں امام جعفر صادق کی خدمت میں حاضر ہوا وہ گھر کے اس حصے میں تھے جہاں عبادت کیا کرتے تھے حضرت دعا فرما رہے تھے اور آپ کے داہنی طرف موسیٰ بن جعفر آمین کہہ رہے تھے میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے پاس میرا آنا بند ہو جائے گا لہذا یہ بتائیے کہ آپ کے بعد امام کون ہوگا فرمایا موسیٰ نے۔ زندہ رسول پہنی توان کے بدن پر ٹھیک آئی۔ میں نے کہا میں سمجھ گیا۔ اب زیادہ بیان کی ضرورت نہیں۔

۴ - أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُوسَى الصَّقِيلِ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَدْ خَلَّ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ غُلَامٌ ، فَقَالَ : اسْتَوْصِ بِهِ وَضَعْ أَمْرَهُ

عِنْدَ مَنْ يَتَّقُ بِهِ مِنْ أَصْحَابِكَ ۱۱

۴۔ مفصل بن عمر سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام در نماز تھے وہ صغیر سن تھے تشریف لائے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میں ان کے لئے وصیت کرتا ہوں پس تم ان کی امامت کا ذکر کرو اپنے معتمد اصحاب کے سامنے۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي يَوْمًا ، فَسَأَلُهُ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ فَقَالَ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِلَى مَنْ نَفَرُغُ وَ يَفَرُغُ النَّاسُ بَعْدَكَ ؟ فَقَالَ : إِلَى صَاحِبِ التَّوْبَتَيْنِ الْأَصْفَرَيْنِ وَالْغَدِيرَتَيْنِ - يَعْنِي الذُّوَابَتَيْنِ - وَهُوَ الطَّالِعُ عَلَيْكَ مِنْ هَذَا الْبَابِ ، يَفْتَحُ الْبَابَيْنِ بِيَدِهِ جَمِيعًا ، فَمَا لَيْسْنَا أَنْ طَلَعَتْ عَلَيْنَا كَفَتَانِ آخِذَةً بِالْبَابَيْنِ فَفَتَحَهُمَا ! ثُمَّ دَخَلَ عَلَيْنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ ۱۲

۵۔ اسحاق بن جعفر نے بیان کیا کہ میں اپنے والد کے پاس ایک دن تھا پس ان سے علی بن عمر نے پوچھا آپ کے بعد ہم اور دوسرے لوگ کس طرف رجوع کریں فرمایا دو دروازے اس لئے اور دو گیسوؤں والے کھڑن اور یہی اس دروازے سے آنے والا ہے دروازہ کے دونوں کوڑوہ اپنے ہاتھ سے کھولے گا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں ہاتھ نمودار ہوئے اور دروازہ کھلا اور اس سے موسیٰ کاظم برآمد ہوئے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ۱۳ قَالَ : قَالَ لَهُ مَنُصُورُ بْنُ حَازِمٍ : يَا أَبَايَ أَنْتَ وَ أُمِّي إِنَّ الْأَنْفَسَ يَغْدَا عَلَيْهَا وَ يَرَاخُ ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ ، فَمَنْ ؟ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ۱۴ : إِذَا كَانَ ذَلِكَ فَهُوَ صَاحِبُكُمْ - وَضَرَبَ يَدَهُ عَلَى مِثْكَ أَبِي الْحَسَنِ ۱۵ - الْأَيْمَنِ فِي مَا أَعْلَمُ - وَهُوَ يَوْمُئِذٍ حُمَاسِيٌّ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ جَالِسٌ مَعَنَا .

۶۔ منصور ابن حازم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں دن اور رات گزرتے جا رہے ہیں جب آپ دنیا میں نہ ہوں تو ہمارا امام کون ہے؟ فرمایا یہ تمہارا امام ہے اور اپنا ہاتھ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے دہانے کندھے پر رکھا اور وہ اس وقت پانچ سال کے تھے اور عبد اللہ بن جعفر ہمارے پاس تھے۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ ، عَنْ عِيسَى ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُقَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ۱۶ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنْ كَانَ كَوْنٌ - وَ لَا أَرَانِي اللَّهَ ذَلِكَ - فِمَنْ أَنْتُمْ ؟ قَالَ : فَأَوْمَأَ إِلَى ابْنِهِ مُوسَى ، قُلْتُ : فَإِنْ حَدَّثَ

بِمُوسَى حَدَّثَ فِيمَنْ أَنْتُمْ ؟ قَالَ : بَوْلَدِهِ ، قُلْتُ : فَإِنْ حَدَّثَ بَوْلَدِهِ حَدَّثَ وَ تَرَكَ أَخًا كَبِيرًا وَ ابْنًا صَغِيرًا فِيمَنْ أَنْتُمْ ؟ قَالَ : بَوْلَدِهِ ، ثُمَّ قَالَ : هَكَذَا أَبَدًا ، قُلْتُ : فَإِنْ لَمْ أَعْرِفْهُ وَلَا أَعْرِفْ مَوْضِعَهُ ؟ قَالَ : تَقُولُ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَوَلَّى مَنْ بَقِيَ مِنْ حُجَجِكَ مِنْ وَلَدِ الْإِمَامِ الْمَاضِي ، فَإِنْ ذَلِكَ يُجْزِيكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

۷۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا اگر آپ کی موت واقع ہو، خدا مجھے یہ نہ دکھائے تو ہم کس کو امام مانیں حضرت نے اپنے بیٹے موسیٰ کاظم کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے کہا اگر وہ بھی مر جائیں تب، فرمایا ان کا بیٹا امام ہوگا۔ میں نے کہا جب وہ بھی مر جائیں اور ان کے بڑے بھائی ہوں تب ان میں کون امام ہوگا فرمایا بیٹا اور یہ طریقہ جاری رہے گا میں نے کہا اگر میں نہ ان کو پہچانتا ہوں نہ ان کے مقام کو تب کیا ہو۔ فرمایا تم کہنا خداوند امیں اپنا ولی جانتا ہوں اس کو تیری محبتوں میں سے باقی ہو نسل امام ماضی سے اور یہ کہنا انشاء اللہ تمہارے لئے بہت ہوگا۔

۸۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْقَلَاءِ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : ذَكَرَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَبَا الْحَسَنِ ﷺ - وَهُوَ يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ - فَقَالَ : هَذَا الْمَوْلُودُ الَّذِي لَمْ يُولَدْ فِينَا مَوْلُودٌ أَعْظَمَ بَرَكَهَةً عَلَى شِيعَتِنَا مِنْهُ ، ثُمَّ قَالَ لِي : لَا تَجْفُوا إِسْمَاعِيلَ .

۸۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ذکر کیا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا جبکہ وہ کم سن تھے اور فرمایا کوئی مولود ہم میں نہیں ہوا ایسا جس کا مرتبہ ہمارے شیعوں کے لئے اس سے زیادہ ہو۔ پھر مجھ سے فرمایا تم میرے فرزند اسمعیل کو امام مان کر اس پر غلام نہ کرنا۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِثْبَلِيِّ ، عَنْ فَيْضِ بْنِ الْمُخْتَارِ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ فِي أَمْرِ أَبِي الْحَسَنِ ﷺ حَتَّى قَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : هُوَ صَاحِبُكَ الَّذِي سَأَلْتَ عَنْهُ ، فَقُمَ إِلَيْهِ فَأَقَرَّ لَهُ بِحَفِيٍّ ، فَقُمْتُ حَتَّى قَبَلْتُ رَأْسَهُ وَيَدَهُ وَ دَعَا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : أَمَا إِنَّهُ لَمْ يُوَدَّنْ لَنَا فِي أَوَّلِ مَنِكَ ، قَالَ : قُلْتُ : جُمِلْتُ فِدَاكَ فَأَخِيرَ بِهِ أَحَدًا ؟ فَقَالَ : نَعَمْ أَهْلَكَ وَ وَلَدَكَ ، وَ كَانَ مَعِيَ أَهْلِي وَ وَلَدِي وَ رُفَقَائِي وَ كَانَ يُوسُفُ بْنُ طَلْبَانَ مِنْ رُفَقَائِي ، فَلَمَّا أَخْبَرْتَهُمْ حَمِدُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ قَالَ يُوسُفُ : لَا وَاللَّهِ حَتَّى أَسْمَعَ ذَلِكَ مِنْهُ وَ كَانَتْ بِهِ عَجَلَةٌ ، فَخَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ ، فَلَمَّا انْتَهَيْتُ إِلَى الْبَابِ ، سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَهُ : وَقَدْ سَبَقَنِي إِلَيْكَ يَا يُوسُفُ الْأَمْرُ كَمَا قَالَ

لَكَ فَيْضٌ، قَالَ: فَقَالَ: سَمِعْتُ وَأَطَعْتُ، فَقَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: خُذْهُ إِلَيْكَ يَا فَيْضُ!

۹۔ فیض بن مختار سے ایک طویل حدیث میں امیر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے متعلق مروی ہے کہ اس سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہا جس کے متعلق تو نے سوال کیا وہ تیرا ام بیٹے ہیں ان کے پاس جاؤ امام موسیٰ کاظم اس وقت گہواڑے میں تھے اور ان کے حق کا اقرار کرو۔ پس میں کھڑا ہوا اور ان کے سر اور ہاتھ کو بوسہ دیا اور ان کے لئے خدا سے دعا کی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ میں نے تم سے پہلے کسی اور کو ملنے کی اجازت نہیں دی۔ میں نے کہا کیا میں اس کی خبر لوگوں کو دوں۔ فرمایا۔ صرف اپنے خاندان والوں کو اور اپنی اولاد کو اور میرے ساتھ میرے اہل، میری اولاد اور میرے رفقاء تھے اور یونس بن قلیبان میرے رفقاء میں سے تھے۔ جب ان لوگوں کو میں نے خبر دی تو انھوں نے خدا کی تعریف کی اور یونس نے کہا خدا کی قسم میں اکتفا نہ کروں گا جب تک خود حضرت سے نہ سن لوں اور اس کے مزاج میں جلدی تھی پس وہ چلا، میں بھی اس کے پیچھے پیچھے چلا۔ پس ہم دروازے پر پہنچے تو میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا دیا نکال لیکہ وہ مجھ سے پہلے پہنچ چکا تھا۔ اے یونس جو کچھ فیض نے بیان کیا ہے وہ ٹھیک ہے اس نے کہا سمعنا و اطاعنا۔ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا اپنے ساتھ لے جاؤ یونس کو اے فیض۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ فَضِيلٍ، عَنْ طَاهِرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلُومُ عَبْدَ اللَّهِ وَيُعَاتِبُهُ وَيَعْظُمُهُ وَيَقُولُ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَكُونَ مِثْلَ أَخِيكَ، قَوْلَ اللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ النُّورَ فِي وَجْهِهِ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: لِمَ، أَلَيْسَ أَبِي وَأَبُوهُ وَاحِدًا وَأُمِّي وَأُمُّهُ وَاحِدَةٌ؟ فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّهُ مِنْ نَفْسِي وَأَنْتَ ابْنِي.

۱۰۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ملائت کی اپنے فرزند عبد اللہ کو اور عتاب کیا اور نصیحت کی اور فرمایا کس امر نے تم کو روکا کہ تم اپنے بھائی جیسے بنو پس خدا کی قسم میں ان کے چہرہ پر نور کو دیکھتا ہوں۔ عبد اللہ نے کہا کیا آپ کے باپ اور میرے باپ ان کی ماں اور میری ماں ایک نہیں ہیں۔ حضرت نے فرمایا وہ میرا نفس ہے اور تم میرے بیٹے ہو۔

۱۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ يَعْقُوبَ السَّرَّاجِ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ وَقَفْتُ عَلَى رَأْسِ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى وَهُوَ فِي الْمَهْدِ، فَجَعَلَ يُسَازُهُ طَوِيلًا، فَجَلَسْتُ حَتَّى قَرَعَ، فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي: اذْنُ مِنْ مَوْلَاكَ فَسَلِّمْ، فَدَنَوْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ بِلِسَانٍ قَصِيجٍ، ثُمَّ قَالَ لِي: اذْهَبْ فَفَعِّلْ اسْمَ ابْنَتِكَ الَّتِي سَمَّيْتَهَا أُمِّسَ، فَإِنَّهُ اسْمُ بَيْعُضَةِ اللَّهِ وَكَانَ وَلِدْتُ لِي ابْنَةً سَمَّيْتُهَا بِالْحَمِيرَاءِ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اذْهَبِي إِلَى أُمِّهِ تُرْشِدِي، فَفَعِّلْتِ اسْمَهَا.

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا وہ حضرت موسیٰ کے گہوارے کے پاس کھڑے ان سے سرگوشی کر رہے تھے میں بیٹھ گیا جب حضرت سرگوشی سے فارغ ہوئے تو میں حضرت کے پاس گیا۔ فرمایا اپنے مولائے پاس جاؤ اور سلام کرو میں نے سلام کیا۔ امام موسیٰ نے نہایت فصیح زبان میں جواب دیا۔ پھر فرمایا تم جاؤ اپنی لڑکی کا نام بدل دو جو تم نے کل رکھا ہے وہ ایسا نام ہے جس سے خدا بغض رکھتا ہے اور میرے ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی جس کا نام میں نے عمیر رکھا تھا حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا ان کے حکم کو بجالاؤ باعث فلاح ہوگا۔ میں نے اس کا نام بدل دیا۔

۱۲۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : دَعَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ أَبَا الْحَسَنِ ﷺ يَوْمًا وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَقَالَ لَنَا : عَلَيْكُمْ بِهَذَا ، فَهُوَ وَاللَّهُ صَاحِبُكُمْ بَعْدِي .

۱۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام کاظم کو ایک دن بلایا۔ ہم حضرت کے پاس تھے ہم سے فرمایا۔ اپنے اس ساتھی کو جان لو میرے بعد تمہارا امام یہی ہے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلٍ أَوْ غَيْرِهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ رِزْبِطٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ التَّخَوِيِّ قَالَ : بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو جَعْفَرٍ الْمَنْصُورُ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَأَتَيْتُهُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيِّ وَبَيْنَ يَدَيْهِ شَمْعَةٌ وَفِي يَدِهِ كِتَابٌ ، قَالَ : فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ رَمَى بِالْكِتَابِ إِلَيَّ وَهُوَ يَبْكِي ، فَقَالَ لِي : هَذَا كِتَابُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ يُخْبِرُنَا أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ قَدْ مَاتَ ، فَإِنَّا إِلَهُ وَإِنَّا إِلَاهُ رَاجِعُونَ - ثَلَاثًا - وَ أَتَيْنَ مِثْلُ جَعْفَرٍ ؟ ثُمَّ قَالَ لِي : أَكْتُبُ قَالَ : فَكُنْتُ صَدَدَ الْكِتَابِ ، ثُمَّ قَالَ : اكْتُبْ : إِنْ كَانَ أَوْصَى إِلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ بِعَيْنِهِ فَقَدَّمَهُ وَ اضْرَبَ عُنُقَهُ ، قَالَ : فَرَجَعَ إِلَيْهِ الْجَوَابُ أَنَّهُ قَدْ أَوْصَى إِلَى خَمْسَةِ وَاحِدُهُمْ أَبُو جَعْفَرٍ الْمَنْصُورُ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ عَبْدِ اللَّهِ وَمُوسَى وَ حَمِيدَةُ .

۱۳۔ ابو ایوب نخوی سے روایت ہے کہ منصور بادشاہ عباسی نے نصف شب کے وقت مجھے بلایا۔ میں گیا تو دیکھا کہ وہ ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے سامنے شمع رکھی ہوئی ہے اور ہاتھ میں ایک خط ہے میں نے سلام کیا اس نے وہ خط مجھے دے دیا۔ دراصل ایک وہ رورہا تھا مجھ سے کہایہ خط محمد بن سلیمان حاکم مدینہ کا ہے اس نے خبر دی ہے کہ محمد بن جعفر کا انتقال ہو گیا ہے۔ پھر اس نے تین مرتبہ انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اور یہ بھی کہا اب جعفر کی مثل کون ہے پھر مجھ سے کہنے لگا اس خط کا جواب لکھو۔ جب میں نے خط کا آغاز نہ کیا تو اس نے کہا لکھو اگر انھوں نے اوقات کے متعلق

صرف اپنی طرح ایک شخص کے متعلق وصیت کی ہے تو اسے بلا کر گردن مار دے۔ حاکم مدینہ نے اس خط کے جواب میں لکھا کہ انھوں نے پانچ شخصوں کے متعلق وصیت کی ہے منصور بن محمد سلیمان، عبد اللہ بن جعفر اور اپنی بیوی حمیدہ بربرہ اور موسیٰ کے لئے۔

اس سے معلوم ہوا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے بعلم امامت منصور کے ارادہ کو معلوم کر لیا  
**توضیح :-** تھانویہ نص ہے امامت پر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی کیونکہ باقی چار میں امامت کی اہلیت نہ تھی

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّسْرِ بْنِ سُوَيْدٍ يَمْخُو مِنْ هَذَا إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ أَوْصَى إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ الْمَنْصُورِ وَعَبْدِ اللَّهِ وَمُوسَى وَغَيْرِ بْنِ جَعْفَرٍ وَمَوْلَى لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : لَيْسَ إِلَيَّ قَتْلُ هَؤُلَاءِ سَبِيلُ .

۱۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے امام کے متعلق سوال کیا۔ فرمایا وہ لہو و لعب نہیں کرتا اسی اثنا میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ایک بکری کا بچہ لئے ہوئے آگئے اور اس سے کہنے لگے اپنے رب کو سجدہ کر یہ سن کر امام علیہ السلام نے فرمایا بے شک امام لہو و لعب نہیں کرتا۔

۱۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَاءِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوَانَ الْجَمَّالِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ صَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ، فَقَالَ : إِنَّ صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ لَا يَلْبَسُ وَلَا يَلْعَبُ، وَأَقْبَلَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى - وَهُوَ صَغِيرٌ - وَمَعَهُ عَنَاقُ مَكِّيَّةَ وَهُوَ يَقُولُ لَهَا : أَسْجُدِي لِرَبِّكِ، فَأَخَذَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَصَمَّمَهُ إِلَيْهِ وَقَالَ : يَا بَنِي وَ أُمِّي يَنْ لَا يَلْبَسُ وَلَا يَلْعَبُ .

۱۵۔ نضر بن سعید نے بھی یہ روایت نقل کر کے اتنا لکھا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے وصیت کی منصور و عبد اللہ و موسیٰ و محمد بن جعفر اور اپنے ایک غلام کے لئے منصور نے کہا اب ان لوگوں کے قتل کی کوئی صورت نہ رہی، کیوں کہ منصور کا نام بھی شامل وصیت تھا۔

۱۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ عُبَيْسِ بْنِ هِشَامٍ نَالَ : حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مَائِنٍ، عَنْ قَبِيضِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ : إِنِّي لَمَعِدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ - وَهُوَ غُلَامٌ - فَالْتَزَمْتُهُ وَقَبَّلْتُهُ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَنْتُمْ السَّفِينَةُ وَهَذَا مَلَأُهَا قَالَ : فَحَجَجْتُ مِنْ قَابِلٍ وَمَعِيَ أَلْفَا دِينَارٍ فَبِعْتُ بِأَلْفٍ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْفِ إِلَيْهِ فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : يَا قَبِيضُ اعْدَلْتَهُ بِي ؟ قُلْتُ : إِنَّمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ لِقَوْلِكَ ، فَقَالَ : أَمَا وَاللَّهِ مَا أَنَا فَعَلْتُ

ذَلِكَ، بَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَعَلَهُ بِهِ.

۱۶۔ فیض بن مختار سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام جبکہ وہ لڑکے تھے آگئے میں نے ان کو پکڑ لیا اور بوسہ دیا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تم کشتی ہو اور یہ تمہارا ملاح ہے۔ فیض کہتے ہیں کہ اگلے سال میں حج کو گیا میرے پاس دو ہزار دینار تھے میں نے ایک ہزار امام جعفر صادق علیہ السلام کو بھیجے اور ایک ہزار موسیٰ کاظم علیہ السلام کو۔ اس کے بعد جب میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا اے فیض! تم نے مجھے موسیٰ کے برابر کر دیا۔ میں نے کہا آپ ہی نے تو فرمایا تھا کہ یہ تمہارے ملاح ہیں۔ فرمایا واللہ میں نے نہیں کہا بلکہ اللہ کے حکم سے۔

## سُتْرُ وَاں بَابُ امام رضا علیہ السلام کی امامت پر نص

(بَابُ ۷۰)

الإِشَارَةُ وَالنَّصُّ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي مَحْبُوبٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نَعِيمٍ الصَّحَّافِ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَهَاشِمُ بْنُ الْحَكَمِ وَعَلِيُّ بْنُ يَقْطِينٍ بِبَغْدَادَ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ يَقْطِينٍ: كُنْتُ عِنْدَ الْعَبْدِ الصَّالِحِ جَالِسًا فَدَخَلَ عَلَيْهِ ابْنُهُ عَلِيُّ فَقَالَ لِي: يَا عَلِيُّ بْنُ يَقْطِينٍ! هَذَا عَلِيُّ سَيِّدٍ وَلَدِي أَمَا إِنِّي قَدْ نَحَلْتُهُ كُنْبَنِي، فَضَرَبَ هَاشِمُ بْنُ الْحَكَمِ بِرَأْسِهِ جَبْهَتَهُ، ثُمَّ قَالَ: وَيَحْكَ كَيْفَ قُلْتُ؟ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ يَقْطِينٍ: سَمِعْتُ وَاللَّهِ مِنْهُ كَمَا قُلْتُ، فَقَالَ هَاشِمُ: أَخْبَرَكَ أَنَّ الْأَمْرَ فِيهِ مِنْ بَعْدِهِ. أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نَعِيمٍ الصَّحَّافِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ الْعَبْدِ الصَّالِحِ - وَفِي نُسْخَةِ الصَّفَوَانِيِّ - قَالَ: كُنْتُ أَنَا - ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ -

اصحّاف سے مروی ہے کہ ہشام ابن الحکم اور علی بن یقطین بغداد میں تھے۔ علی بن یقطین نے بیان کیا کہ میں ایک روز امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا کہ آپ کے فرزند علی آگئے۔ مجھ سے کہا اے علی بن یقطین یہ علی میری اولاد کا سردار ہے میں نے اپنی کنیت اسے دی۔ ہشام نے یہ سن کر اس کی پیشانی پر ہاتھ مارا اور کہا تم یہ کیسے کہتے ہو علی بن یقطین نے کہا۔ واللہ میں نے ایسے ہی سنا ہے ہشام نے کہا میں تم کو خبر دیتا ہوں کہ امام موسیٰ کاظم کے بعد وہی امام سونگے



اور راویوں نے بھی صحاف سے ہی روایت کی ہے۔

۲۔ عَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ نَعِيمِ الْقَابُوسِيِّ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ ابْنِي عَلِيًّا أَكْبَرُ وَلَدِي وَأَبْرُهُ هُمْ غِنْدِي وَأَحَبُّهُمْ إِلَيَّ وَهُوَ يَنْظُرُ مَعِيَ فِي الْجَفْرِ وَلَمْ يَنْظُرْ فِيهِ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ وَصِيٌّ نَبِيٍّ.

۲ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے میرا فرزند علی اکبر اولاد ہے اور ان میں سب سے زیادہ نیک ہے اور میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ میرے ساتھ جفر میں نظر کرتا ہے اور نہیں نظر کرتا اس میں مگر نبی یا وصی نبی۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَنَانٍ وَاسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَادَةَ الْقَصْرِيِّ جَمِيعًا، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِيقِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنِّي قَدْ كَبُرْتُ سِنِي، فَخَذَ بِيَدِي مِنَ النَّارِ، قَالَ فَأَشَارَ إِلَى ابْنِهِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام، فَقَالَ: هَذَا صَاحِبُكُمْ مِنْ بَعْدِي.

۳۔ راوی کہتے ہیں نے امام موسیٰ علیہ السلام سے کہا میں بوڑھا ہو گیا ہوں مجھے ناچہتم سے بچائیے حضرت نے امام رضا علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ ہے تمہارا امام میرے بعد۔

۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ الْحَسَنِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام الْأَوَّلِ عليه السلام: أَلَا تَدُلُّنِي إِلَى مَنْ أَخَذَ عَنْهُ دِينِي؟ فَقَالَ: هَذَا ابْنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي أَخَذَ بِيَدِي فَأَدْخَلَنِي إِلَى قَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا نَبِيَّ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: «إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً، وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا قَالَ قَوْلًا وَفَى بِهِ.

۴۔ راوی کہتے ہیں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا۔ آپ مجھے بتائیے کہ آپ کے بعد معاملات دینی کا تعلق ہم کس سے رکھیں، فرمایا۔ یہ میرا بیٹا علی ہے میرے والد نے میرا ہاتھ پکڑا اور قبر رسول پرے جا کر فرمایا۔ بیٹا خدا نے فرمایا ہے کہ میں زمین پر خلیفہ بنانے والا ہوں پس خدا اپنے وعدے کو وفا کرنے والا ہے۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ اللَّوْلُؤِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَمْرٍو، عَنْ دَاوُدَ الرَّقِيقِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام: إِنِّي قَدْ كَبُرْتُ سِنِي وَدَقَّ عَظْمِي وَإِنِّي سَأَلْتُ أَبَاكَ عليه السلام فَأَخْبَرَ نِي بِكَ، فَأَخْبَرَ نِي [مَنْ بَعْدَكَ؟] فَقَالَ: هَذَا أَبُو الْحَسَنِ الرَّضَا.

۵۔ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا میرا اب بڑھا پایا ہے اور میری بڈیاں کمزور ہو گئی ہیں میں نے آپ کے پدر بزرگوار سے بھی سوال کیا تھا پس اب آپ بتائیے کہ آپ کے بعد کون امام ہوگا فرمایا: ابوالحسن رضا۔

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ مَرْوَانَ الْقَنْدِيِّ وَ كَانَ مِنَ الْوَاقِعَةِ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي إِبْرَاهِيمَ وَعِنْدَهُ ابْنُهُ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَقَالَ لِي : يَا زِيَادُ هَذَا ابْنِي فَلَانُ ، كِتَابُهُ كِتَابِي وَ كَلَامُهُ كَلَامِي وَ رَسُولُهُ رَسُولِي وَ مَا قَالَ غَالَةً وَ لَوْ قَوْلُهُ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں آیا ان کے پاس ان کے فرزند امام رضا علیہ السلام تھے مجھ سے فرمایا اے زید! یہ میرا فلاں بیٹا ہے اس کی تحریر میری تحریر ہے اور اس کا کلام میرا کلام ہے اس کا قاصد میرا قاصد ہے جو یہ کہہ چکے ہیں۔

۷۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ قُضَيْلٍ قَالَ : حَدَّثَنِي الْمُخَرُّمِيُّ وَ كَانَتْ أُمُّهُ مِنْ وَلَدِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : بَعَثَ إِلَيْنَا أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَمَعْنَا ثُمَّ قَالَ لَنَا : أَنْتَدُونَ لِمَ دَعَوْتُكُمْ ؟ فَقُلْنَا : لَا ، فَقَالَ : أَشْهَدُوا أَنَّ ابْنِي هَذَا وَصِيِّي وَ الْقِيَمُ بِأَمْرِي وَ خَلِيفَتِي مِنْ بَعْدِي ، مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدِي دِينَ فَلْيَأْخُذْهُ مِنْ ابْنِي هَذَا وَ مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدِي عِدَّةٌ فَلْيَسْجِرْ هَامَتُهُ وَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ بَدْءٌ مِنْ لِقَائِي فَلَا يَلْقَئَنِي إِلَّا بِكِتَابِي .

۸۔ مخزومی نے جس کی ماں نسل جعفر بن ابی طالب سے تھی بیان کیا تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ہمیں بلا کر فرمایا تم جانتے ہو میں نے کیوں بلایا ہے ہم نے کہا نہیں، فرمایا اس لئے کہ گواہ بنو اس بات کے کہ میرا بیٹا میرا وصی ہے اور میرا امرا مامت کا قائم کرنے والا ہے اور میرا خلیفہ ہے میرے بعد، پس جس کا میرے اوپر قرض ہو وہ میرے اس بیٹے سے لے لے اور جس سے میں نے وعدہ کیا ہو وہ اس سے پورا کر لے اور جس کو (قید خانہ میں) مجھ سے ملنا ضروری ہو وہ اس کی تحریر کے ساتھ مجھ سے ملے۔

۸۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ وَ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ جَمِيعًا ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ : خَرَجْتُ إِلَيْنَا الْوَّاحِ مِنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ - وَ هُوَ فِي الْحَسَنِ - : عِنْدِي إِلَى أَكْبَرِ وَلَدِي أَنْ يَفْعَلَ كَذَا وَ أَنْ يَفْعَلَ كَذَا ، وَ فَلَانُ لَا تَتْلُهُ شَيْئًا حَتَّى الْفَاكُ أَوْ يَقْضَى اللَّهُ عَلَيَّ الْمَوْتَ .

۸۔ حسین مختار سے مروی ہے ہمیں کچھ تحریریں ملیں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی اس میں تحریر تھا کہ میرا عہد

ہے میری اولاد میں سب سے بڑے سے کہ وہ ایسا ایسا کریں اور فلاں کو کچھ نہ دیں یہاں تک کہ تم مجھ سے ملا ت کرو یا مجھے موت آجائے

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغْبِرَةِ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ : خَرَجَ إِلَيْنَا مِنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام بِالْبَصْرَةِ السَّوَّاحِ مَكْنُوبٌ فِيهَا بِالْعَرَضِ ، عَهْدِي إِلَى أَكْبَرِ وَلَدِي ، يُعْطَى فُلَانٌ كَذَا وَفُلَانٌ كَذَا وَفُلَانٌ كَذَا وَفُلَانٌ لَا يُعْطَى حَتَّى آجِي ، أَوْ يَقْضِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيَّ الْمَوْتَ ، إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ .

۹ حسین بن مختار سے مروی ہے کہ بصرہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی کچھ تحریر کردہ الواح ملیں جن میں تحریر تھا کہ یہ میرا معاد ہے دلدار کبر سے کہ وہ فلاں کو یہ دے اور فلاں کو یہ دے اور فلاں کو کچھ نہ دے ، یہاں تک کہ قید سے چھوٹ کر آجاؤں یا مجھے موت آجائے اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔

۱۰۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ ابْنِ مُخَرِّزٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِبٍ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ مِنَ الْحَبْسِ أَنَّ فُلَانًا ابْنِي ، سَيِّدٌ وَلَدِي وَقَدْ نَحَلْتُهُ كُنْيَتِي .

۱۰۔ علی بن یقظین سے مروی ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے قید خانہ سے لکھا کہ فلاں میرا بیٹا میری اولاد کا سردار ہے میں نے اپنی کنیت اسے دی ۔

۱۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْخَرَّازِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام : إِنِّي أَخَافُ أَنْ يَحْدُثَ حَدَثٌ وَلَا أَلْقَاكَ ، فَأَخْبِرْنِي مِنَ الْإِمَامِ بَعْدَكَ ؟ فَقَالَ : ابْنِي فُلَانٌ - يَعْنِي أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام - .

۱۱۔ داؤد بن سلیمان راوی ہیں کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا ۔ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ اگر کوئی حادثہ پیش آجائے اور میں آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکوں لہذا یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ آپ کے بعد امام کون ہو گا فرمایا ۔ میرا بیٹا فلاں یعنی ابوالحسن (امام رضا علیہ السلام)

۱۲۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ ، عَنْ النَّصْرِ بْنِ قَابُوسٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ عليه السلام : إِنِّي سَأَلْتُ أَبَاكَ عليه السلام مِنَ الَّذِي يَكُونُ مِنْ بَعْدِكَ ؟ فَأَخْبَرَنِي أَنَّكَ أَنْتَ هُوَ ، فَلَمَّا تَوَقَّيْتُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ذَهَبَ النَّاسُ يَمِينًا وَ شِمَالًا وَقُلْتُ فِيكَ أَنَا وَ أَصْحَابِي فَأَخْبَرَنِي مِنَ الَّذِي يَكُونُ مِنْ بَعْدِكَ مَنْ وَلَدِكَ ؟ فَقَالَ : ابْنِي فُلَانٌ .

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا کہ میں نے آپ کے والد سے سوال کیا تھا کہ آپ کے بعد کون امام ہوگا تو انھوں نے آپ کو بتایا چنانچہ جب امام جعفر صادق علیہ السلام کا انتقال ہوا تو لوگ ہر طرف سے جمع ہوئے میں نے آپ کے متعلق بیان کیا اور میرے اصحاب نے بھی گواہی دی۔ پس اب آپ بتائیے کہ آپ کے بعد آپ کی اولاد میں سے کون امام ہوگا فرمایا۔ میرا فلاح بیٹا۔

۱۳۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الصَّحَّاحِ بْنِ الْأَشْعَثِ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ رُزَيْقٍ قَالَ : جِئْتُ إِلَى أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَالٍ ، فَأَخَذَ بَعْضَهُ وَتَرَكَ بَعْضَهُ ، فَقُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ لِأَيِّ شَيْءٍ تَرَكْتَهُ عِنْدِي؟ قَالَ : إِنَّ صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ يَطْلُبُهُ مِنْكَ ، فَلَمَّا جَاءَنَا نَعِيَهُ بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَسَأَلَنِي ذَلِكَ الْمَالَ ، فَدَفَعْتُهُ إِلَيْهِ .

۱۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس آیا۔ حضرت نے اس میں سے کچھ لے لیا اور کچھ چھوڑ دیا۔ میں نے کہا آپ نے میرے پاس کیوں چھوڑا۔ فرمایا۔ میرے بعد والا امام تجھ سے مانگے گا جب ہمارے پاس حضرت کے مرنے کی خبر پہنچی تو امام رضا علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو میرے پاس بھیجا اور انھوں نے وہ مال مجھ سے مانگا میں نے دیدیا۔

۱۵۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي الْحَكَمِ الْأَرْمَنِ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلَيْطٍ الرَّيْدِيِّ . قَالَ أَبُو الْحَكَمِ : وَاجْتَبَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ الْجَرَمِيَّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلَيْطٍ قَالَ : لَقِيتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - وَنَحْنُ نُرِيدُ الْعُمْرَةَ - فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ ، فَقُلْتُ : جِئْتُ فِدَاكَ هَلْ تُنَبِّئُ هَذَا الْمَوْضِعَ الَّذِي نَحْنُ فِيهِ؟ قَالَ : نَعَمْ فَهَلْ تُنَبِّئُهُ أَنْتَ؟ قُلْتُ : نَعَمْ إِنِّي أَنَا وَ أَبِي لَقِينَاكَ هُنَا وَ أَنْتَ مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ مَعَهُ إِخْوَتُكَ ، فَقَالَ لَهُ أَبِي : يَا أَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي أَنْتُمْ كُلُّكُمْ أَوْتَمَةُ مُطَهَّرُونَ وَ الْمَوْتُ لَا يَعْرِى مِنْهُ أَحَدٌ ، فَأَحْدِثْ إِلَيَّ شَيْئًا أَحَدٌ بِهٍ مَنْ يَخْلُقُنِي مِنْ بَعْدِي فَلَا يَصِلُ ، قَالَ : نَعَمْ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ! هُوَ لَا وَ لَدِي وَ هَذَا سَيِّدُهُمْ - وَ أَشَارَ إِلَيْكَ - وَ قَدْ عَلِمَ الْحُكْمَ وَ الْفَهْمَ وَ السَّخَاءَ وَ الْمَعْرِفَةَ بِمَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ النَّاسُ وَ مَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنْ أَمْرِ دِينِهِمْ وَ دُنْيَاهُمْ ، وَ فِيهِ حُسْنُ الْخُلُقِ وَ حُسْنُ الْجَوَابِ وَ هُوَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ فِيهِ أُخْرَى خَيْرٌ مِنْ هَذَا كُلِّهِ ، فَقَالَ لَهُ أَبِي : وَمَا هِيَ؟ - يَا أَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي - قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يُخْرِجُ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مِنْهُ غَوْثَ هَذِهِ

الْأُمَّةَ وَغِيَاثَهَا وَعَلَمَهَا وَنُورَهَا وَقَضَلَهَا وَحَكَمَتَهَا ، خَيْرٌ مَوْلُودٍ وَخَيْرٌ نَاشِئٍ ، يَحَقُّنُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 بِهِ الدِّمَا، وَيُصْلِحُ بِهِ ذَاتَ الْبَيْنِ وَيَلْمُ بِهِ الشَّعَثَ وَيَشْعَبُ بِهِ الصَّدْعَ وَيَكْسُو بِهِ الْعَارِي وَيُشْعُ بِهِ  
 الْجَائِعَ وَيُؤْمِنُ بِهِ الْخَائِفَ وَيُنْزِلُ اللَّهُ بِهِ الْقَطْرَ وَيَرْحُمُ بِهِ الْعِبَادَ ، خَيْرٌ كَهْلٍ وَخَيْرٌ نَاشِئٍ ، قَوْلُهُ حُكْمٌ  
 وَصَمْتُهُ عِلْمٌ يُبَيِّنُ لِلنَّاسِ مَا يَخْتَلِفُونَ فِيهِ وَيَسُوذُ عَشِيرَتَهُ مِنْ قَبْلِ أَوَانِ حُلُمِهِ ، فَقَالَ لَهُ أَبِي : يَا بِي أَنْتَ  
 وَأُمِّي وَهَلْ وَلَدٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ وَمَرَّتْ بِهِ سِنُونَ ، قَالَ يَزِيدُ : فَجَاءَ نَافِلٌ لَمْ نَسْتَطِعْ مَعَهُ كَلَامًا ، قَالَ  
 يَزِيدُ : فَقُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فَأَخْبِرْنِي بِمَنْ لِيَ بِأَبِيكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَقَالَ لِي : نَعَمْ إِنَّ  
 أَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ فِي زَمَانٍ لَيْسَ هَذَا زَمَانُهُ ، فَقُلْتُ لَهُ : فَمَنْ بَرَّضَ مِنْكَ بِهَذَا فَعَلِمَهُ لَعْنَةُ اللَّهِ ، قَالَ :  
 فَضَحِكَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ ضُحْكًا شَدِيدًا ، ثُمَّ قَالَ : أَخْبِرْكَ يَا أَبَا عُمَارَةَ ! إِنِّي خَرَجْتُ مِنْ مَنْزِلِي  
 فَأَوْصَيْتُ إِلَى ابْنِي فَلَانٍ وَأَشْرَكْتُ مَعَهُ بَنِي فِي الظَّاهِرِ وَأَوْصَيْتُهُ فِي الْبَاطِنِ ، فَأَقْرَدْتُهُ وَحَدُّهُ  
 وَلَوْ كَانَ الْأَمْرُ إِلَيَّ لَجَعَلْتُهُ فِي الْقَاسِمِ ابْنِي ، لِحَبْسِي إِيَّاهُ وَرَأْفَتِي عَلَيْهِ وَلَكِنْ ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ  
 وَجَلَّ ، بَجَعَلُهُ حَيْثُ يَشَاءُ وَلَقَدْ جَاءَنِي بِخَبَرِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ، ثُمَّ أَرَانِيهِ وَأَرَانِي مَنْ يَكُونُ  
 مَعَهُ وَكَذَلِكَ لَا يُوصِلُنِي إِلَى أَحَدٍ مِنْهَا حَتَّى يَأْتِيَنِي بِخَبَرِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَدَّيْ عَلَيَّ صَلَوَاتُ اللَّهِ  
 عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا وَسَيْفًا وَعَصَاً وَكِتَابًا وَعِمَامَةً ، فَقُلْتُ : مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟  
 فَقَالَ لِي : أَمَّا الْعِمَامَةُ فَسُلْطَانُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَمَّا السَّيْفُ فَعِزُّ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَمَّا الْكِتَابُ  
 فَنُورُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَمَّا الْعَصَا فَقُوَّةُ اللَّهِ وَأَمَّا الْخَاتَمُ فَجَامِعُ هَذِهِ الْأُمُورِ ، ثُمَّ قَالَ لِي :  
 وَالْأَمْرُ قَدْ خَرَجَ مِنْكَ إِلَيَّ غَيْرِكَ ، فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ : أَرِنِيهِ أَيْسَهُمْ هُوَ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ :  
 مَا رَأَيْتُ مِنَ الْأَئِمَّةِ أَحَدًا أَجْزَعَ عَلَى فِرَاقِي هَذَا الْأَمْرَ مِنْكَ وَ لَوْ كَانَتِ الْإِمَامَةُ بِالْمَحَبَّةِ لَكَانَ  
 إِسْمَاعِيلُ أَحَبَّ إِلَيَّ أَبْنِكَ مِنْكَ وَلَكِنْ ذَلِكَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، ثُمَّ قَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : وَرَأَيْتُ  
 وَلَدِي جَمِيعًا الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ ، فَقَالَ لِي أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : هَذَا سَيِّدُهُمْ وَأَشَارَ إِلَيَّ  
 ابْنِي عَلِيٌّ فَهُوَ مِثِّي وَأَنَا مِنْهُ وَاللَّهُ مَعَ الْمُحْسِنِينَ ، قَالَ يَزِيدُ : ثُمَّ قَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا يَزِيدُ  
 إِنَّهَا وَدِيعَةٌ عِنْدَكَ فَلَا تُخَيِّرْ بِهَا إِلَّا عَاقِلًا أَوْ عَبْدًا تَعْرِفُهُ صَادِقًا وَإِنْ سُئِلْتَ عَنِ الشَّهَادَةِ فَاشْهَدْ بِهَا  
 وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا» وَقَالَ لَنَا أَيْضًا : «وَمَنْ  
 أَمْلَأَ مِنْكُمْ شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنَ اللَّهِ» قَالَ : فَقَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فَأَقْبَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ  
 ﷺ فَقُلْتُ : قَدْ جَمَعْتَهُمْ لِي - يَا بِي وَأُمِّي - فَأَيُّهُمْ هُوَ ؟ فَقَالَ : هُوَ الَّذِي يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ عَزَّ

وَجَلَّ وَسَمِعَ بِفَهْمِهِ وَيَنْطِقُ بِحِكْمَتِهِ، يُصِيبُ فَلَا يَحْطِي، وَيَعْلَمُ فَلَا يَجْهَلُ، مُعَلِّمًا حُكْمًا وَعِلْمًا، هُوَ هَذَا - وَأَخَذَ يَبْدُو عَلَيَّ أَبِي - ثُمَّ قَالَ: مَا أَقَلَّ مُقَامَكَ مَعَهُ فَإِذَا رَجَعْتَ مِنْ سَفَرِكَ فَأَوْصِ وَأَصْلِحْ أَمْرَكَ وَافْرَغْ مِمَّا أَرَدْتَ، فَإِنَّكَ مُنْتَقِلٌ عَنْهُمْ وَمَجَاوِرٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا أَرَدْتَ فَادْعُ عَلِيًّا فَلْيَغِيثِكَ وَلْيَكْمَلْكَ فَإِنَّهُ طَهَّرَ لَكَ وَلَا يَسْتَفِيمُ إِلَّا ذَلِكَ وَذَلِكَ سُنَّةٌ قَدْ مَضَتْ، فَاضْطَجِعْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَصَلِّ إِخْوَتَهُ خَلْفَهُ وَعُمُومَتَهُ وَمَرَّةً فَلْيَكْسِرْ عَلَيْكَ تَسْعًا، فَإِنَّهُ قَدْ اسْتَقَامَتْ وَصِيَّتُهُ وَوَلَّيْتَكَ وَأَنْتَ حَيٌّ، ثُمَّ أَجْمَعَ لَهُ وَلَدَكَ مِنْ بَعْدِهِمْ، فَاشْهَدْ عَلَيْهِمْ وَأَشْهَدَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَكَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا، قَالَ يَزِيدُ: ثُمَّ قَالَ لِي أَبُو إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنِّي أَخَذْتُ فِي هَذِهِ السَّنَةِ وَالْأَمْرُ هُوَ إِلَى أَبِي عَلِيٍّ سَمِيِّ عَلِيٍّ وَعَلِيٍّ، فَأَمَّا عَلِيُّ الْأَوَّلُ فَقُمِّي بِنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَمَّا الْآخِرُ فَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، أُعْطِيَ قَوْمَ الْأَوَّلِ وَحِلْمَهُ وَنَصْرَهُ وَوُدَّهُ وَدِينَهُ وَمُحَنَّتَهُ وَمُحَنَّةَ الْآخِرِ وَصَبْرَهُ عَلَى مَا يَكْرَهُ وَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَكَلَّمَ إِلَّا بَعْدَ مَوْتِ هَارُونَ بِأَرْبَعِ سِنِينَ، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا يَزِيدُ! وَإِذَا مَرَرْتَ بِهَذَا الْمَوْضِعِ وَلَقِيتَهُ وَسَلِّطْنَا فَبَشِّرْهُ أَنَّهُ سَيُولَدُ لَهُ غُلَامٌ، أَمِينٌ، مَأْمُونٌ، مُبَارَكٌ وَ سَيُعَلِّمُكَ أَنَّكَ قَدْ لَقِيتَنِي فَأَخْبِرْهُ عِنْدَ ذَلِكَ أَنَّ الْجَارِيَةَ الَّتِي يَكُونُ مِنْهَا هَذَا الْغُلَامُ جَارِيَةٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مَارِيَةَ جَارِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ، فَإِنْ قَدَّرْتَ أَنْ تَبْلُغَهَا مِنِّْي السَّلَامَ فَافْعَلْ، قَالَ يَزِيدُ: فَلَقِيتُ بَعْدَ مَضِيِّ أَبِي إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَبَدَأَنِي، فَقَالَ لِي يَا يَزِيدُ! مَا تَقُولُ فِي الْعُمُرَةِ؟ فَقُلْتُ: يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ذَلِكَ إِلَيْكَ وَمَا عِنْدِي نَفَقَةٌ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ مَا كُنَّا نَكَلِّمُكَ وَلَا نَكْفِيكَ، فَخَرَجْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى ذَلِكَ الْمَوْضِعِ فَابْتَدَأَنِي فَقَالَ: يَا يَزِيدُ! إِنَّ هَذَا الْمَوْضِعَ كَثِيرًا مَا لَقِيتُ فِيهِ جَبْرَتَكَ وَعُمُومَتَكَ، قُلْتُ: نَعَمْ ثُمَّ قَصَصْتُ عَلَيْهِ الْحَبْرَ فَقَالَ لِي: أَمَّا الْجَارِيَةُ فَلَمْ تَحْجِي بَعْدُ، فَإِذَا جَاءَتْ بَلَّغْتُهَا مِنْهُ السَّلَامَ، فَانْطَلَقْنَا إِلَى مَكَّةَ فَاشْتَرَاهَا فِيهِ تِلْكَ السَّنَةِ، فَلَمْ تَلْبَثْ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى حَمَلَتْ فَوَلَدَتْ ذَلِكَ الْغُلَامَ، قَالَ يَزِيدُ: وَكَانَ إِخْوَةُ عَلِيٍّ يَرْجُونَ أَنْ يَرَوْهُ فَعَادُونِي إِخْوَتَهُ مِنْ غَيْرِ ذَنْبٍ، فَقَالَ لَهُمْ إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ: وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُ إِنَّهُ لَيَقْعُدُ مِنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ بِالْمَجْلِسِ الَّذِي لَا أَجْلِسُ فِيهِ أَنَا.

۴۴۔ اور ادی کہتے ہیں کہ میں عمرہ کے لئے جارا تھا کہ راہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں یہ مقام آپ کو یاد ہے کہ یہاں ایک دوت ہم ٹھہر چکے ہیں۔ فرمایا۔ ہاں تم کو بھی یاد ہے میں نے کہا ہاں میں اور میرے والد یہاں آپ سے ملے تھے اور آپ امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ تھے اور ان کے ساتھ آپ کے بھائی

بھی تھے میرے باپ نے ان سے کہا میرے ماں باپ آپ پر خدا ہوں آپ سب آئمہ طاہرین ہیں اور موت سے کوئی بچنے والا نہیں آپ امر امانت کے متعلق مجھ سے بیان کیجئے تاکہ میں اپنے بعد والوں سے بیان کروں اور ان کو گمراہی سے بچاؤں فرمایا اے ابوجبر اللہ (کنیت راوی) یہ میری اولاد ہے اور میرا بیٹا ان کا سردار ہے اور اشارہ کیا آپ کی طرف۔

اور وہ صاحب علم و حکمت و سخا و معرفت ہے اور اس کے پاس ہیں وہ تمام چیزیں جن کے لوگ محتاج ہوتے تھے یا وہ دین و دنیا کے معاملات میں اختلاف کرتے ہیں ان میں جن خلق ہے جن جواب ہے وہ خدائی دروازوں میں سے ایک دروازہ ہیں اور ان میں اور کبھی بہت سی خوبیاں ہیں میرے والد نے پوچھا میرے ماں باپ آپ پر خدا ہوں وہ کیا ہیں فرمایا اس سے پیدا ہوگا اس امت کا فریادرس، وہ دادرس خلق ہوگا وہ بلحاظ علم و نور و فضل و حکمت بہترین مولود اور بہترین پرورش یافتہ ہوگا۔ اللہ مومنوں کے خون کی اس کی وجہ سے حفاظت کرے گا اور ان کے جھگڑوں کی اصلاح کرے گا ان کی پر آگندگی کو دور کرے گا ان کے برہمنوں کو لباس پہناتے گا وہ بھوکے کو سیر کرے گا۔ خوفزدہ اس سے امن میں ہو جائے گا اس کی برکت سے اللہ مینہ برسائے گا اور اپنے بندوں پر رحم کریگا وہ سن رسیدہوں سے بہتر ہوگا بہترین پرورش یافتہ ہوگا اس کا قول حکم ہوگا اس کا خاموش رہنا علم ہوگا وہ لوگوں کے جھگڑوں کو فیصلہ کرے گا اور اپنے قبیلہ کا سردار ہوگا اپنی جوانی کو بچپن سے پہلے ہی میرے ماں باپ نے پوچھا کیسا وہ پیدا ہو گئے ہیں فرمایا ہاں چند سال گزر گئے راوی کہتا ہے پس ہمارے پاس ایک شخص مخالفوں میں سے آگیا جس کے سامنے ہم نے کلام کرنے کی جرأت نہ کی۔

یزید نامی راوی ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا۔ آپ بھی اسی طرح ہمیں آگاہ کیجئے جس طرح آپ کے پدر بزرگوار نے آگاہ کیلئے فرمایا میرے والد کا زمانہ اور تھا اب وہ زمانہ نہیں، میں نے کہا جو آپ کی پریشاں حالی پر راضی ہو اس پر اللہ کی لعنت حضرت یسن کو بہت ہنسے۔ پھر فرمایا۔ اے ابوجہارہ میں نہیں بتانا ہوں۔ میں اپنے گھر سے نکلا اور میں نے لوگوں کے سامنے وصیت کی اپنے فلاں بیٹے کے متعلق اور بظاہر اپنے اور بیٹوں کو بھی شریک کیا۔ لیکن درحقیقت وصیت اس کے لئے تھی۔ میں نے تنہا اسی کو وصی بنایا اگر یہ امر امانت میرے اختیار میں ہوتا تو میں اپنے بیٹے قاسم کو نانا کیونکہ مجھے اس سے بے پناہ محبت ہے اور میری مہربانی بھی اس پر زیادہ ہے لیکن یہ امر تو خدا کے اختیار میں ہے۔

اور وہ امر امانت کو جہاں چاہتا ہے قرار دیتا ہے اور خواب میں رسول اللہ نے مجھے خبر دی اور میرے وصی کو دکھایا اور ان بادشاہان ضلالت کو بھی جو ان کے زمانہ میں ہوں گے اسی طرح ہم میں سے کوئی کسی کو وصی نہیں بناتا جب تک اس کو خبر نہ ملے۔ رسول اللہ سے اور میرے جد علی مرتضیٰ سے، خدا کا درود ہو ان پر اور میں نے خواب میں رسول اللہ کے پاس انگوٹھی دیکھی اور تلوار، عصا اور کتاب اور عمامہ، میں نے پوچھا یا رسول اللہ یہ کیا ہے۔ فرمایا یہ علامہ خدائے عزوجل کی سلطنت ہے۔

اور تلوار عزتِ خدا ہے اور کتاب نورِ خدا ہے اور عصا قوتِ خدا ہے اور انگوٹھی ان سب کی جامع ہے پھر مجھ سے

فرمایا۔ اب یہ امر امامت تم سے نکل کر دوسرے کی طرف جانے والا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ رکھائیے کہ ان میں وہ کون ہے حضرت نے فرمایا میں نے اس امر امامت کی مفارقت میں آنکھ میں سے کسی کو تم سے زیادہ مفسطرب نہیں پایا اگر امامت کا معاملہ محبت سے متعلق ہوتا تو اسماعیل تمہارے باپ کے لئے تم سے زیادہ محبوب تھے لیکن یہ امر خدا کے اختیار میں ہے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ میں نے اپنی زندہ اور مردہ اولاد کو دیکھا۔ امیر المؤمنین نے مجھ سے خواب میں فرمایا۔ یہ ان کا سردار ہے اور اشارہ کیا میرے بیٹے علی کی طرف اور کہا کہ یہ مجھ سے ہے اور میں ان سے ہوں اور اللہ محسنوں کے ساتھ ہے راوی کہتا ہے پھر امام موسیٰ کاظم نے فرمایا (اسے یزید نام راوی) یہ تیرے پاس امانت ہے اس سے آگاہ نہ کرنا مگر عقلمند کو یا جسے تم سچا سمجھتے ہو اور اگر گواہی طلب کی جائے تو گواہی دو اور قول خدا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل کے سپرد کرو اور یہ بھی فرمایا ہے کہ اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو خدا سے گواہی چھپائے کہ راوی کہتا ہے پھر امام موسیٰ کاظم نے فرمایا میں رسول اللہ کی طرف متوجہ ہوا اور عرض کی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے اپنی اولاد کو جمع کیا ہے پس ان میں سے کون میرے بعد امام ہوگا فرمایا جو نور خدا سے دیکھتا ہے اور اس کی فہم سے سنتا ہے اور اس کی حکمت سے بولتا ہے وہ راستی پر رہتا ہے خطا نہیں کرتا۔ علم رکھتا ہے۔ جاہل نہیں ہوتا وہ حکمت و علم کا علم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے اور اس کے بعد میرے فرزند علی کا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا تم اس کے ساتھ تہمت کم دن رہو گے جب تم اپنے سفر سے لوٹو تو وصیت کر دینا اور اپنے معاملہ کو درست کر لینا اور جو ارادہ کیا ہے اسے پورا کر لینا۔ کیونکہ تم ان سے دور ہو رہے ہو اور غیروں کے ہمسائے بننے والے ہو۔

جب تم ارادہ کرو جانے کا یعنی جب ہارون مدینہ آئے اور تمہیں قید کرنا چاہے تو اپنے فرزند علی کو بلاؤ اور اس سے کہو کہ وہ تم کو غسل دے اور کفن پہنائے اور یہ طہارت کافی ہے تمہارے لئے کیونکہ اس کے بعد پھر تمہیں غسل دینے اور کفن پہنانے کا موقع تمہارے بعد دے امام کو نہ مل سکے گا اور یہ سنت رہ جائے گی کہ امام سابق کو امام لاحق غسل دے پس تم امام رضا کے سامنے لکھتے جانا اور ان کے بھائیوں چچوں کے سامنے امام کے حسن خلق کو بیان کرنا اور حکم دینا کہ وہ نو تکبیریں تم پر کہے یعنی نماز جنازہ میں۔

**توضیح :-** نماز میت میں چار تکبیریں ہیں لیکن اس حدیث میں نو کا ذکر ہے یا تو یہ پیشگی نماز جنازہ کی صورت میں ہے یا خصوصیات امام سے ہے یا پھر یہ کہا جائے کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں واجب ہیں اور نو مستحب، بھائیوں اور چچوں کو بلانے کی ضرورت اس لئے سمجھی گئی کہ امام رضا علیہ السلام کی امت کا اعلان ہو جائے تاکہ بعد میں نزع کی صورت نہ ہو۔

اور وصیت ظاہر ہو جائے اور تمہاری زندگی میں تمہارا ولی معین ہو جائے۔ اس کے بعد اپنی اولاد کو جمع کرو اور لوگوں کے سامنے ان کو گواہ بناؤ اور اللہ بھی ان پر گواہ ہوگا اور خدا کا گواہ ہونا کافی ہے



یزید راوی ہے کہ پھر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا میں اس سال گرفتار ہو جاؤں گا اور میرے بعد امامت میرے بیٹے علی سے متعلق ہوگا جو ہمنام علی بن ابی طالب ہے علی اقل علی بن ابی طالب ہیں ان کے بعد دوسرے علی بن الحسین ہیں جن کو عطا کی گئی ہے اقل کی فہم ان کا غلبہ مومنین کی ان سے محبت اور علی اقل کا دین اور ان کی تکلیفات رازم غصب حقوق اور دوسرے علی کے مصائب و محن اور تکلیف دہ باتوں پر ان کا صبر اور اس کو چاہیے کہ خاموش رہے اور ہاروں کے مرنے کے چار برس بعد کچھ کہے۔

پھر مجھ سے فرمایا۔ اے یزید جب تم اس جگہ پہنچو اور میرے پسر سے ملاقات کرو اور تم عنقریب اس سے ملو گے تو بشارت دینا کہ ایک لڑکا پیدا ہوگا جو امین خدا ہوگا اور مامون و مبارک ہوگا وہ تمہیں بتائے گا کہ تم مجھ سے ملے ہو۔ تم عندا ملاقات کہنا کہ یہ لڑکا جس کنیز سے پیدا ہوگا وہ خاندان سے ہوگی ماریہ کے جو کنیز رسولؐ تھیں اور ابراہیم پسر رسولؐ اللہ کی ماں۔ اگر ممکن ہو تو میرا سلام اسے پہنچا دینا۔

یزید کہتا ہے کہ امام موسیٰ کاظم کے انتقال کے بعد آپ کے فرزند امام رضا علیہ السلام سے ملا حضرت نے فرمایا عمرہ کا ارادہ ہے یا نہیں، میں نے کہا آپ کے اختیار میں ہے میرے پاس زاد راہ نہیں۔

حضرت نے تعجب سے فرمایا سبحان اللہ یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم عمرہ کی تکلیف تو دیں اور زاد راہ نہ دیں، پس ہم چلے جب اس جگہ پہنچے جہاں امام موسیٰ کاظم سے ملاقات ہوئی تھی تو حضرت نے کلام کی ابتداء کی اور فرمایا۔ اے یزید یہی وہ جگہ ہے یہاں تم اکثر اپنے چچا زاد بھائیوں (مراد امام جعفر صادق اور ان کی اولاد) سے ملے ہو۔ میں نے کہا بے شک، پھر میں نے امام موسیٰ کاظم کی ملاقات کا حال بیان کیا حضرت نے فرمایا وہ کنیز ابھی نہیں آئی جب آئے گی تو میں اپنے والد کا سلام اسے پہنچا دوں گا۔

ہم مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور اس کنیز کو خریدا۔ اسی سال کچھ دن بعد وہ حاملہ ہوئی اور وہ لڑکا پیدا ہوا۔ یزید نے کہا کہ امام رضا علیہ السلام کے بھائی ان کے لادلد ہونے کی وجہ سے یہ امید دل میں لے ہوئے تھے کہ وہ ان کے وارث ہوں گے وہ مجھ سے کبھی عداوت رکھنے لگے (کہ اگر میں یہ خبر امام رضا علیہ السلام سے بیان نہ کرتا تو وہ صادق و صاحب اولاد نہ ہوتے) اسحاق بن جعفر علیہ السلام نے لوگوں سے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ بیشخص مجلس امام موسیٰ علیہ السلام میں بیٹھا تھا جہاں میں نہ بیٹھا تھا۔

۱۵۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ شُمَاةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلَيْطٍ قَالَ: لَمَّا أَوْصَى أَبُو إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيَّ وَاسْحَاقَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيَّ وَاسْحَاقَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَجَعْفَرَ بْنَ صَالِحٍ وَمُعَاوِيَةَ الْجَعْفَرِيَّ وَيَحْيَى بْنَ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ وَسَعْدَ بْنَ عِمْرَانَ الْأَنْصَارِيَّ وَمُحَمَّدَ بْنَ

الْحَارِثُ الْأَنْصَارِيُّ وَيَزِيدُ بْنُ سَلَيْطٍ الْأَنْصَارِيُّ وَنُحَيْدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ سَعْدٍ الْأَسْلَمِيُّ - وَهُوَ كَاتِبُ  
 الْوَصِيَّةِ الْأُولَى - أَشْهَدُهُمْ أَنَّهُ يَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ  
 رَسُولُهُ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَأَنَّ الْبَعْثَ بَعْدَ الْمَوْتِ حَقٌّ  
 وَأَنَّ الْوَعْدَ حَقٌّ وَأَنَّ الْحِسَابَ حَقٌّ وَأَنَّ الْقَضَاءَ حَقٌّ وَأَنَّ الْوُقُوفَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ حَقٌّ وَأَنَّ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ  
 ﷺ حَقٌّ وَأَنَّ مَا نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ حَقٌّ، عَلَى ذَلِكَ أَحْيَا وَعَلَيْهِ أَمُوتُ وَعَلَيْهِ أُبْعَثُ إِنْ شَاءَ  
 اللَّهُ، وَأَشْهَدُهُمْ أَنَّ هَذِهِ وَصِيَّتِي بِخَطْبِي وَقَدْ نَسَخْتُ وَصِيَّةَ جَدِّي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ  
 ﷺ وَوَصِيَّةَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَبْلَ ذَلِكَ نَسَخْتُهَا حَرْفًا بِحَرْفٍ وَوَصِيَّةَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ  
 وَإِنِّي قَدْ أَوْصَيْتُ إِلَى عَلِيٍّ وَبَنِيَّ بَعْدَ مَعِيَ إِنْ شَاءَ وَأَنْتَ مِنْهُمْ رُشْدًا وَأَحَبُّ أَنْ يُقَرَّ هُمْ، فَذَلِكَ  
 لَهُ وَإِنْ كَرِهَهُمْ وَأَحَبُّ أَنْ يُخْرِجَهُمْ فَذَلِكَ لَهُ وَلَا أَمْرَ لَهُمْ مَعَهُ وَأَوْصَيْتُ إِلَيْكَ بِصَدَقَاتِي وَأَمْوَالِي  
 وَمَوَالِي وَصِبْيَانِي الَّذِينَ خَلَفْتُ وَوُلْدِي إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَالْعَبَّاسِ وَقَاسِمٍ وَإِسْمَاعِيلَ وَأَحْمَدَ وَأُمِّ  
 أَحْمَدَ، وَإِلَى عَلِيٍّ أَمْرُ نِسَائِي دُونَهُمْ وَتِلْكَ صَدَقَةُ أَبِي وَتِلْكَ، يَضَعُهَا حَيْثُ يَرَى وَيَجْعَلُ فِيهَا مَا  
 يَجْعَلُ ذَوَالْمَالِ فِي مَالِهِ، فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَبِيعَ أَوْ يَهَبَ أَوْ يَنْحِلَ أَوْ يَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَيَّ مِنْ سَمِّيتُ  
 لَهُ وَعَلَى غَيْرٍ مِنْ سَمِّيتُ، فَذَلِكَ لَهُ وَهُوَ أَنَا فِي وَصِيَّتِي فِي مَالِي وَفِي أَهْلِي وَوُلْدِي وَإِنْ يَرَى  
 أَنْ يُقَرَّ إِخْوَتَهُ الَّذِينَ سَمَّيْتُهُمْ فِي كِتَابِي هَذَا أَقَرَّ هُمْ وَإِنْ كَرِهَ فَلَهُ أَنْ يُخْرِجَهُمْ غَيْرَ مُتْرَكٍ  
 عَلَيْهِ وَلَا مُرْدُودٍ، فَإِنْ آتَسَ مِنْهُمْ غَيْرَ الَّذِي فَارَقْتُهُمْ عَلَيْهِ فَاحَبَّ أَنْ يَرُدَّهُمْ فِي وَلَائِيهِ فَذَلِكَ لَهُ وَإِنْ  
 أَرَادَ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَزُوجَ أُخْتَهُ، فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَزُوجَهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ وَأَمْرِهِ فَإِنَّهُ أَعْرَفُ بِمَنَاجِحِ  
 قَوْمِهِ وَأَمْرِ سُلْطَانٍ أَوْ أَحَدٍ مِنَ السَّائِينَ كَقَعَةٍ عَنْ شَيْءٍ أَوْ حَالٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْتُ فِي كِتَابِي  
 هَذَا أَوْ أَحَدٍ مِمَّنْ ذَكَرْتُ، فَهُوَ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ رَسُولِهِ بَرَاءٌ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْهُ بَرَاءٌ وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَ  
 غَضَبُهُ وَلَعْنَةُ اللَّاعِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّرُونَ بَيْنَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ وَجَمَاعَةُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ  
 مِنَ السَّلَاطِينِ أَنْ يَكْفَهُ عَنْ شَيْءٍ وَلَيْسَ لِي عِنْدَهُ تَبِعَةٌ وَلَا تَبَاعَةٌ وَلَا لِأَحَدٍ مِنْ وَلَدِي لَهُ قَبْلِي مَالٌ،  
 فَهُوَ مُصَدِّقٌ فِيمَا ذَكَرْتُ، فَإِنْ أَقَلَّ فَهُوَ أَكْثَرُ فَهُوَ الصَّادِقُ كَذَلِكَ وَإِنَّمَا أَرَدْتُ بِإِدْخَالِ  
 الَّذِينَ أَذْخَلْتُهُمْ مَعَهُ مِنْ وَلَدِي النَّوْبَةَ بِأَسْمَائِهِمْ وَالتَّشْرِيفَ لَهُمْ وَأُمَمَاتُ أَوْلَادِي مَنْ أَقَامَتْ مِنْهُمْ  
 فِي مَزَلِهَا وَحِجَابِهَا فَلَهَا مَا كَانَ يَجْرِي عَلَيْهَا فِي حَيَاتِي إِنْ رَأَى ذَلِكَ، وَمَنْ خَرَجَتْ مِنْهُمْ إِلَى

رَوْحٍ فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَى مَخَوَايَ إِلَّا أَنْ يَرَى عَلَيَّ غَيْرَ ذَلِكَ وَبَنَاتِي بِمِثْلِ ذَلِكَ وَلَا يَرْجِعُ  
 بَنَاتِي أَحَدٌ مِنْ إِخْوَتِي مِنْ أُمَّهَاتِي وَلَا سُلْطَانٌ وَلَا عَمٌّ إِلَّا بِرَأْيِهِ وَمَشُورَتِهِ، فَإِنْ فَعَلُوا غَيْرَ  
 ذَلِكَ فَقَدْ خَالَفُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَجَاهَدُوهُ فِي مُلْكِهِ وَهُوَ أَعْرَفُ بِمَا كَيْدُ قَوْمِهِ، فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يَرْجِعَ رَوْحٌ  
 وَإِنْ أَرَادَ أَنْ يَتْرَكَ تَرَكَ وَقَدْ أَوْصَيْتُهُنَّ بِمِثْلِ مَا ذَكَرْتُ فِي كِتَابِي هَذَا وَجَعَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ  
 عَلَيْهِنَّ شَهِيداً وَهُوَ وَأُمُّ أَحْمَدَ [شَاهِدَانِ] وَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَكْشِفَ وَصِيَّتِي وَلَا يَتَشَرَّهَا وَهُوَ مِنْهَا  
 عَلَى غَيْرِ مَا ذَكَرْتُ وَسَمَّيْتُ، فَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهِ وَمَنْ أَحْسَنَ فَلِنَفْسِهِ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَامٍ لِلْعَبِيدِ وَ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَلَيْسَ لِأَحَدٍ مِنْ سُلْطَانٍ وَلَا غَيْرِهِ أَنْ يَقْضِيَ كِتَابِي هَذَا الَّذِي خَتَمْتُ  
 عَلَيْهِ الْأَسْفَلَ، فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَغَضَبُهُ وَلَعْنَةُ اللَّاعِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبِينَ وَجَمَاعَةُ  
 الْمُرْسَلِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَعَلَى مَنْ قَضَى كِتَابِي هَذَا وَكُتِبَ وَخَتَمَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ وَالشُّهُودُ  
 وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ، قَالَ أَبُو الْحَكَمِ: فَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ آدَمَ الْجَعْفَرِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ  
 سَلَيْطٍ قَالَ كَانَ أَبُو عِمْرَانَ الطَّلْحِيُّ قَاضِي أَلْمَدِينَةِ فَلَمَّا مَضَى مُوسَى قَدَّمَ إِخْوَتَهُ إِلَى الطَّلْحِيِّ  
 الْقَاضِي فَقَالَ الْعَبَّاسُ ابْنُ مُوسَى: أَصْلَحَكَ اللَّهُ وَآمَنَعَ بِكَ، إِنَّ فِي أَسْفَلِ هَذَا الْكِتَابِ كِتَاباً وَ  
 جَوْهراً وَيُرِيدُ أَنْ يَحْتَجِبَهُ وَيَأْخُذَهُ دُونَنَا وَلَمْ يَدْعُ أَبُونَا رَجْمَةَ اللَّهِ شَيْئاً إِلَّا أَلْجَأَ إِلَيْهِ وَتَرَكَنَا  
 عَالَةً وَلَوْلَا أَنِّي أَكُفْتُ نَفْسِي لَأَخْبَرْتُكَ بِشَيْءٍ عَلَى رُؤُوسِ الْمَلَأِ، فَوَثَبَ إِلَيْهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ  
 فَقَالَ: إِذَا وَاللَّهِ تُخَيَّرُ بِمَا لَأَتَقَبَّلُهُ مِنْكَ وَلَا تُصَدِّقْكَ عَلَيْهِ، ثُمَّ تَكُونُ عِنْدَنَا مَلُوماً مَدْحُوراً، نَعْرِفُكَ  
 بِالْكِتَابِ صَغِيراً وَكَبِيراً وَكَانَ أَبُوكَ أَعْرَفَ بِكَ لَوْ كَانَ فِيكَ خَيْرٌ وَإِنْ كَانَ أَبُوكَ لَمَارِفاً بِكَ فِي  
 الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ وَمَا كَانَ لِيَأْتِيَنَّكَ عَلَى تَمَرَتَيْنِ، ثُمَّ وَثَبَ إِلَيْهِ إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ عَمُّهُ فَأَخَذَ يَنْتَلِسِيهِ  
 فَقَالَ لَهُ: إِنَّكَ لَسَفِيهٌ ضَعِيفٌ أَحْمَقُ أَجْمَعُ هَذَا مَعَ مَا كَانَ بِالْأَمْسِ مِنْكَ، وَأَعَانَهُ الْقَوْمُ أَجْمَعُونَ،  
 فَقَالَ أَبُو عِمْرَانَ الْقَاضِي لِعَلِيِّ: قُمْ يَا أَبَا الْحَسَنِ حَسْبِي مَا لَعَنِي أَبُوكَ الْيَوْمَ وَقَدْ وَسَّعَ لَكَ أَبُوكَ  
 وَاللَّهِ مَا أَحَدٌ أَعْرَفُ بِالْوَلَدِ مِنْ وَالِدِهِ وَلَا وَاللَّهِ مَا كَانَ أَبُوكَ عِنْدَنَا بِمُسْتَحْفٍ فِي عَقْلِهِ وَلَا ضَعِيفٍ  
 فِي رَأْيِهِ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلْقَاضِي: أَصْلَحَكَ اللَّهُ فَضَّرَّ الْخَاتَمَ وَأَقْرَأَ مَا تَحْتَهُ فَقَالَ أَبُو عِمْرَانَ: لَا  
 أَفْضَهُ حَسْبِي مَا لَعَنِي أَبُوكَ الْيَوْمَ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: فَأَنَا أَفْضُهُ، فَقَالَ: ذَاكَ إِلَيْكَ، فَقَضَى الْعَبَّاسُ  
 الْخَاتَمَ فَأَدَا فِيهِ إِخْرَاجَهُمْ وَإِقْرَارَ عَلَيَّ لَهَا وَحَدَّهُ وَإِدْخَالَهُ إِثَاهُمْ فِي وَلايَةِ عَلَيَّ إِنْ أَحَبُّوا أَوْ  
 كَرِهُوا وَإِخْرَاجَهُمْ مِنْ حَدِّ الصَّدَقَةِ وَغَيْرِهَا وَكَانَ فَتَحَهُ عَلَيْهِمْ بِلَاءٌ وَفُضِحَتْهُ وَذَلَّةٌ وَلِعَلِّي خَيْرَةٌ.

وَكَانَ فِي الْوَصِيَّةِ الَّتِي قَضَى الْعَبَّاسُ تَحْتَ الْخَاتَمِ هَؤُلَاءِ الشُّهُودُ : إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ إِسْحَاقَ  
 بْنِ جَعْفَرٍ وَ جَعْفَرُ بْنُ صَالِحٍ وَ سَعِيدُ بْنُ عِمْرَانَ وَ أَبِرْزَا وَ جِهَ أُمُّ أَحْمَدَ فِي مَجْلِسِ الْفَاضِي وَ  
 ادَّعَوْا أَنَّهَا لَيْسَتْ بِإِيَّاهَا حَتَّى كَشَفُوا عَنْهَا وَ عَرَفُوهَا ، فَقَالَتْ عِنْدَ ذَلِكَ : قَدْ وَاللَّهِ قَالَ سَيِّدِي هَذَا :  
 إِنَّكَ سَتُؤَخِّدِينَ جَبْرًا وَ تُخْرِجِينَ إِلَى الْمَجَالِسِ ، فَزَجَرَهَا إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ قَالَ : اسْكُنِي فَإِنَّ  
 النِّسَاءَ إِلَى الضَّعْفِ مَا أَظُنُّهُ قَالَ مِنْ هَذَا شَيْئًا ، ثُمَّ إِنَّ عَلِيًّا عليه السلام النَّفَتْ إِلَى الْعَبَّاسِ فَقَالَ : يَا  
 أَخِي إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّهُ إِنَّمَا حَمَلَكَ عَلَى هَذِهِ الْفَرَائِمِ وَ الدُّيُونِ الَّتِي عَلَيْكُمْ ، فَانْطَلِقْ يَا سَعِيدُ  
 فَتَعَبِّئْ لِي مَا عَلَيْهِمْ ، ثُمَّ أَفِضْ عَنْهُمْ وَلَا وَاللَّهِ لَا أَدْعُ مُوَاسَاتَكُم وَ بِرَّكُمْ مَا مَشَيْتُ عَلَى الْأَرْضِ فَقُولُوا  
 مَا شِئْتُمْ فَقَالَ الْعَبَّاسُ : مَا تُعْطِينَا إِلَّا مِنَ فَضُولِ أَمْوَالِنَا ، وَ مَا لَنَا عِنْدَكَ أَكْثَرُ فَقَالَ : قُولُوا مَا شِئْتُمْ  
 فَالْعِرْضُ عِرْضُكُمْ فَإِنْ تَحْسِنُوا فَذَاكَ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ وَ إِنْ تُسِيئُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ  
 وَ اللَّهُ إِنَّمَا لَكُمْ أَنْتُمْ تَعْرِفُونَ أَنَّهُ مَا لِي يَوْمِي هَذَا وَلَدٌ وَلَا وَارِثٌ غَيْرُكُمْ وَلَكِنْ حَبَسْتُ شَيْئًا مِمَّا تَنْظُنُونَ  
 أَوَادَ خَرْتُهُ فَإِنَّمَا هُوَ لَكُمْ وَ مَرَجَعُهُ إِلَيْكُمْ وَ اللَّهُ مَا مَلَكَتْ مِنْهُ مَضَى أَبُوكُمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شَيْئًا إِلَّا  
 وَقَدْ سَيَّبْتُهُ حَيْثُ رَأَيْتُمْ ، فَوَيْبَ الْعَبَّاسِ فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا هُوَ كَذَلِكَ وَ مَا جَعَلَ اللَّهُ لَكَ مِنْ رَأْيٍ عَلَيْنَا  
 وَلَكِنْ حَسَدُ أَهْلِنَا وَ إِرَادَتُهُ مَا أَرَادَ مِمَّا لَا يَسُوُّهُ اللَّهُ إِيَّاهُ وَلَا إِيَّاكَ وَ إِنَّكَ لَتَعْرِفُ وَ إِنِّي أَعْرِفُ  
 صَفْوَانَ بْنَ يَحْيَى بَيَّاعَ السَّابِرِيِّ بِالْكُوفَةِ وَلَكِنْ سَلِمْتُ لَا غَصِيصَتُهُ بِرَبِّقِهِ وَأَنْتَ مَعَهُ ، فَقَالَ عَلِيٌّ  
عليه السلام : لَأَحُولَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ، أَمَّا إِنِّي يَا إِخْوَتِي فَحَرِيصٌ عَلَى مَسَرَّتِكُمْ ، اللَّهُ  
 يَعْلَمُ ، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّي أَحِبُّ صَلَاحَهُمْ وَ أَنِّي بَارٌّ بِهِمْ وَ أَحِبُّ لَهُمْ رَفِيقٌ عَلَيْهِمْ أَعْنِي بِأُمُورِهِمْ  
 لَيْلًا وَ نَهَارًا فَاجْزِنِي بِهِ خَيْرًا وَ إِنْ كُنْتُ عَلَى غَيْرِ ذَلِكَ فَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ فَاجْزِنِي بِهِ مَا أَنَا أَهْلُهُ  
 إِنْ كَانَ شَرًّا فَشَرًّا وَ إِنْ كَانَ خَيْرًا فَخَيْرًا ، اللَّهُمَّ أَصْلِحْهُمْ وَ أَصْلِحْ لَهُمْ وَ اخْسَأْ عَنْهُمْ وَ عَنْهُمْ  
 الشَّيْطَانَ وَاعْنَهُمْ عَلَى طَاعَتِكَ وَ وَفِّقْهُمْ لِرُشْدِكَ أَمَّا أَنَا يَا أَخِي ! فَحَرِيصٌ عَلَى مَسَرَّتِكُمْ ، جَاهِدْ  
 عَلَى صَلَاحِكُمْ ؛ وَ اللَّهُ عَلَى مَا تَقُولُ وَ كَيْلٌ ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ : مَا أَعْرِفُ قَبِي بِلِسَانِكَ وَلَيْسَ لِمِسْحَاتِكَ  
 عِنْدِي طِبْنٌ ، فَافْتَرَقَ الْقَوْمُ عَلَى هَذَا وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ .

۵۱۰ یزید بن سلیمان سے مروی ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے وصیت کی تو گواہ بنایا ابراہیم بن محمد  
 جعفری، اسحاق بن جعفر بن محمد و جعفر بن صالح و معاویہ جعفر (اولاد جعفر طیار) وہ یحییٰ بن الحسین بن زید بن علی و سعد بن  
 عمران النزاری و محمد بن الحارث النزاری و یزید بن سلیمان النزاری اور محمد بن جعفر کو اور حضرت محمد اس وصیت کو لکھنے

وائے نئے فرمایا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے عہد رسول ہیں اور قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں اور جو لوگ قروں میں ہیں خدا ان کو اٹھائے گا اور اس کا وعدہ حق ہے اور حساب حق ہے اور قضا حق ہے اور خدا کے روبرو کھڑا ہونا حق ہے اور جو محمد مصطفیٰ پر نازل ہوا حق ہے اور جو روح الامین لے کر آئے وہ حق ہے اسی عقیدہ پر میں زندہ ہوں اور اسی عقیدہ پر میں مروں گا اور اسی عقیدہ پر روز قیامت میں اٹھوں گا انشاء اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اس وصیت کو اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور یہ وہی خصوصیت ہے جو میرے بعد امیر المؤمنین نے کی اور ان کے وصی محمد بن علی نے اس سے پہلے میں نے حرف بحرف وہی لکھا اور ایسی ہی وصیت میرے والد جعفر بن محمد نے کی تھی اور میں نے وصیت کی ہے اپنے فرزند علی کے لئے اور اپنے بیٹوں کے لئے جو اس کے ساتھ ہیں اور میں ان کی صلاحیت سے مانوس ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ وہ ان سے اقار لے کر میرے فرزند علی رضی اللہ عنہ کے لئے ہے نہ کہ اور بھائیوں کے لئے میں نے اپنے فرزند علی کو وصیت کی ہے اپنے صدقات اور اوقاف کے متعلق اور اپنے غلاموں اور ان بچوں کے متعلق جو پیدا ہو چکے ہیں اور اپنے بیٹوں کے لئے ابراہیم اور عباس و قاسم و اسمعیل اور احمد کے لئے اور ام احمد (کنیز ام مولیٰ کاظم) کے لئے اور میرے فرزند علی کے لئے وصیت کی ہے کہ میری اذواج کے لئے ایک تہائی صدقات میرے والد کے اوقاف سے اور ایک تہائی میرے اوقاف سے دیں باقی جہاں مناسب سمجھیں خرچ کریں صاحب مال کی طرح چلے فروخت کریں چلے ہبہ کریں، عطا کریں یا صدقہ کریں ان پر جن کے نام میں نے لئے ہیں اور ان پر جن کے نام نہیں لئے۔

وہ شل میری ذات کے ہے میرے مال و اولاد کے معاملے میں چاہیں تو ان بھائیوں کو جن کا ذکر میں نے اپنی تحریر میں کر دیا ہے اپنے پاس رکھیں اور اگر ناپسند کریں تو ان کو علیحدہ کر دیں اس بارے میں ان پر کوئی الزام نہ ہوگا اور نہ رائے بدلنے کی ضرورت پیش آئے گی کہ اگر ان میں سے کچھ ایسے ہوں کہ اپنا سلوک بدل دیں تو ان کو ساتھ لیں ان کا انحصار ان کی رائے پر ہے۔

اگر وفادان ہیں، کوئی اپنی بہن کی شادی کرنا چلے تو بغیر امام کی اجازت کے اور امر کے شادی نہ کرے کیونکہ وہ قوم کے مناکح کے اچھے جلنے والے ہیں اور اگر کوئی بادشاہ یا کوئی شخص کسی امر کی بجا آوری میں مانع ہو یا حائل ہو۔ ان امور (اوقاف وغیرہ) کے درمیان جو میں نے اپنے وصیت نامے میں ذکر کئے ہیں تو وہ اللہ اور رسول سے الگ ہے اللہ اور رسول اس سے بیزار ہیں اس پر اللہ کی لعنت اور غضب ہے اور لعنت کرنے والوں کی لعنت اور ملائکہ و مقربین کی انبیاء و مرسلین اور تمام مسلمانوں کی لعنت۔

اور کسی بادشاہ کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ہمارے اوقاف و صدقات وغیرہ کے متعلق علی کو باز رکھے ہماری طرف سے علی کے کام باز رکھے۔

کوئی باز پرس نہیں اور نہ میری اولاد میں کسی کو یہ حق ہے میری طرف سے مال کے وہ مالک ہیں۔

اور وہ راست گو ہیں جن امور کا ذکر کیا گیا ہے اگر وہ مال کم بتائیں تو صحیح ہے اور اگر زیادہ بتائیں تو صحیح ہے میں نے وصیت نامہ میں علیؑ کے ساتھ اپنی اولاد کے جو نام رکھے ہیں تو صرف ان کی عزت افزائی اور نیک نامی کے لئے اور انتظامی امور میں ان کا کوئی دخل نہیں۔

اور میری اولاد کی مائیں اگر اپنے گھروں میں پردہ کے اندر رہیں تو ان کو نفقہ اتنا ہی ملے گا جتنا میری زندگی میں ملتا رہا ہے اگر علیؑ اس کو مناسب سمجھیں، اور میری لڑکیوں کے لئے بھی یہی صورت ہے کوئی بھائی اپنی بہن کی اور کوئی ماں اپنی بیٹی کی ترویج بغیر علیؑ کے مشورہ کے کرے گی اور نہ اس کا حق بادشاہ کو ہے اور نہ چچوں کو مگر علیؑ کی رائے اور مشورہ کے بعد اگر اس کے خلاف انھوں نے عمل کیا تو اللہ اور اس کے رسولؐ کی مخالفت کی اور انھوں نے میرے فرض کے اختیار میں جھگڑا کیا اور اسلئے کہ وہ مناکح قوم کا سب سے زیادہ جاننے والا ہے اگر وہ ترویج کرنی چاہے تو کر دے اور نہ کرنی چاہے تو نہ کرے اور میں نے یہی وصیت جو اس کتاب میں ہے لڑکیوں کو بھی کر دی ہے اور میں نے ان پر خدا کو گواہ قرار دیا ہے اور علیؑ اور اُم احمد بھی ان پر گواہ ہیں اور نہیں جائز کسی کو میری اس تحریر کو کھولے اور نہ اس کا اعلان کرے۔ ورنہ خلیفہ وہ ان لوگوں میں سے نہ ہو جن کا میں نے ذکر کیا ہے اور نامزد کیا ہے پس جو اس کے خلاف کرے گا اس کا منظم اس پر ہوگا اور جو نیکی کرے گا تو اس کا فائدہ اس کی ذات کو پہنچے گا اور خدا اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں اور دودھو محمدؐ اور ان کی آل پر۔ اور کسی بادشاہ وغیرہ کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس تحریر کی ہر کوجس کے نیچے میں نے ہر لگا دی ہے توڑے اور جوابا کہے گا تو اس پر اللہ کی لعنت ہوگی اور غضب خدا کا نازل ہوگا اور لعنت ہوگی لعن کرنے والوں کی اور ملکہ و مقربین کی، انبیاء اور مومنین کی، جماعت کی اور یہ تحریر حضرت نے لکھی اور مہر لگائی ابوابراہیم علیہ السلام نے اور گواہوں نے بھی ہر لگائی اور درود دہو محمد و آل محمد پر۔

ابن الحکم نے بیان کیا کہ روایت کی مجھ سے عبداللہ بن آدم جعفری نے بنیدین سلیمان سے کہ ابوابراہیم طلحی قاضی مدینہ متعجب امام موسیٰ کاظمؑ کا انتقال ہو گیا تو ان کے بھائی طلحی قاضی کے پاس گئے اور عباس ابن موسیٰ نے ان سے کہا کہ اس تحریر کے نیچے خزانہ اور جہازات ہیں علیؑ نے امام رضا علیہ السلام سے ان کو چھپا لیا ہے اور ہم کو محروم کر کے ان پر قبضہ کر لیا ہے اور ہمارے پدر بزرگوار نے جو کچھ مال چھوڑا ہے انھوں نے اس سب پر قبضہ کر لیا ہے اور ہمیں مفلس بنا دیا ہے اور خوداری ملحوظ نہ ہوتی تو میں ایک ایک چیز کو سب کے سامنے بیان کر دیتا۔ مطلب یہ ہے کہ شیعہ بہت سال غصہ ہمارے باپ کو لا کر دیا کرتے تھے یہ تحریر اسی کے متعلق ہے۔

ابراہیم بن محمد جو اس تحریر کے گواہوں میں سے تھے آگے بڑھے اور کہنے لگے تم جو کچھ بیان کر رہے ہو ہم اسے قبول نہیں کرتے اور تمہارے اس بیان کی تصدیق نہیں کرتے اور ہمارے نزدیک ملعون و ذلیل ہو۔ ہم تمہارے جھوٹ کو طفلی اور بزرگی دونوں حالتوں میں جاننے والے ہیں تمہارا والد تمہاری حالت کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے اگر تم میں کوئی خوبی ہوتی تو تمہارے باپ تمہاری

ظاہری و باطنی صورت میں ضرور اسکے جلنے والے ہوتے۔ تو ضرور تم کو امین بناتے۔ لیکن انھوں نے کبھی دوسریوں پر بھی تم کو امین نہیں بنایا۔

پھر اس کے چچا اسحاق بن جعفر اس کی طرف بڑھے اور اس کا گریبان پکڑ کر کہا، تو نادان کرو و عقل اور احمق ہے تجھ سے یہ گستاخانہ باتیں آج بھی اور کل بھی مل کے بارے میں سہو ہوئیں تمام قوم نے ان کی تصدیق و اعانت کی۔

ابو عمران قاضی نے کہا امام رضا علیہ السلام سے، اے علی ابوالحسن کافی ہے میرے لئے لعنت، آپ کے باپ کی دوستاویز میں امام موسیٰ کاظمؑ لکھا جو بادشاہ یا کوئی حاکم اس ہر کو توڑے تو اس پر خدا درسلین اور ملائکہ کی لعنت ہو، آپ کے والد نے آپ کو اختیار دیا ہے قسم خدا کی ہر باپ اپنے بیٹے کے متعلق سب سے زیادہ جاننے والا ہوتا ہے۔

خدا کی قسم آپ کے پدر بزرگوار میرے نزدیک نہ تو خفیف العقل تھے اور نہ ضعیف العقل، ربعباس نے قاضی سے کہا کہ اللہ تمہاری حفاظت کرے اس ہر کو توڑیے اور جو کچھ اس کے نیچے لکھا ہے اسے پڑھیے، اس نے کہا میں تو ہر کو نہ توڑوں گا۔ تمہارے باپ کی لعنت میرے لئے کافی ہے عباس نے کہا میں توڑوں گا اس نے کہا تم جتنا تو عباس نے ہر کو توڑا تو اس میں تھا کہ ان لوگوں کی تولیت سے خارج کرو۔ اس کے مالک صرف علیؑ و امام رضاؑ ہیں اور ان کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اطاعت علیؑ میں داخل ہوں باخوشی یا بکراہت اور یہ کہ صدقات وغیرہ سے ان کو علیحدہ رکھا جائے۔ اس ہر کو توڑنا ان لوگوں کے لئے مصیبت رسوائی اور ذلت کا باعث بن گیا اور امام رضا علیہ السلام کے لئے سبب خیر ہوا۔

جب وصیت نامہ کی ہر عباس نے توڑی تو اس کے نیچے حسب ذیل کو اسوں کی گواہی تھی ابراہیم بن محمد، اسحاق بن جعفر و جعفر بن صالح و سعید بن عمران، انھوں نے ام احمد کا چہرہ کھول دیا۔ قاضی کی کچہری میں ان کا دعویٰ تھا کہ یہ ام احمد نہیں اس لئے انھوں نے ان کے چہرہ سے پردہ ہٹایا۔

پھر انھوں نے پہچان لیا تب ام احمد نے کہا۔ واللہ میرے سردار امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایسا ہی کہا تھا کہ تو عنقریب بیکڑی جلنے لگی جبراً اور گھر سے مجلس کی طرف نکالی جائے گی اس پر اسحاق بن جعفر نے ڈانٹا اور کہا عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں۔ انھوں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی۔

پھر امام رضا علیہ السلام نے عباس سے فرمایا۔ اے بھائی میں جانتا ہوں کہ یہ باتیں تم نے ان قرضوں کی وجہ سے کی ہیں جو لوگوں کے تم پر ہیں پس اے سعید! تم میرے ساتھ چلو اور بتاؤ ان پر کتنا قرض ہے میں اس کو ادا کروں گا واللہ میں جب تک زمین پر چلتا ہوں تم سے ہمدردی کرنا اور نیکی کرنا نہیں چھوڑوں گا اب تم بتاؤ کیا چاہتے ہو۔

عباس نے کہا آپ ہم کو ہمارے زائد مال سے دیتا چلیتے ہیں حالانکہ ہمارے حق کا مال آپ کے پاس بہت زیادہ ہے حضرت نے فرمایا تم جو چاہو کہو، ہماری عرض تمہاری عرض ہے اگر اچھی بات کہو گے تو خدا سے اس کا اچھا بدلہ پاؤ گے اور اگر بُرا کرو گے تو اللہ غفور الرحیم ہے اور تم کو معلوم ہے کہ ابھی تک میرے لوگ نہیں ہے اور تمہارے سوا اور کوئی میرا وارث

نہیں اگر جیسا تمہارا گمان ہے میں نے کوئی شے رک رکھی ہے یا ذخیرہ کر لی ہے تو وہ تم ہی کو ملے گی اور خدا کی قسم جب والد ماجد مرے ہیں جو چیز مجھے ملی ہے۔ میں نے اسے متفرق کر دیلے۔ جیسا کہ تم نے دیکھا ہے دینے سب پر تقسیم کر دیا ہے)

یہ سن کر عباس اچھل پڑا اور کہنے لگا واللہ ابی نہیں ہے۔ اللہ کا کوئی حکم ہمارے خلاف نہیں ہے بلکہ تم نے جو کچھ ہمارے ساتھ کیا ہے از روئے حسد کیا ہے اور ہمارے باپ نے جو ارادہ کیا تھا وہ نہیں جائز کیا اللہ نے، نہ ان کے لئے نہ تمہارے لئے اور تم اس بات کو جانتے ہو اور میں بھی جانتا ہوں صفوان بن یحییٰ دوکیل امام رضاؑ جو کوفہ کا پارچہ فروش ہے اس نے ہمارے حق کی چیز کو فروخت کیا، اگر میں زندہ ہوں تو اس کو اور تم کو شرمندہ ضرور کر دوں گا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا نہیں ہے مدد اور قوت مگر خدا نے عظیم سے اے میرے بھائیو! میں تمہاری مسرت کا حریص ہوں، خدا اس کو جانتا ہے خدا یا اگر تو جانتا ہے کہ میں ان کے درستی حال کو دوست رکھتا ہوں اور ان کے ساتھ نیکی کرنے والا ہوں اور صلہ رحم کرنے والا ہوں اور ان پر مہربان ہوں اور رات دن ان کے معاملات میں انکی مدد کرتا ہوں تو مجھے اس کی بہتر جزا دے۔ اور اگر ایسا نہیں اور تو علام الغیوب ہے تو میرے ساتھ وہ کہیں کا میں اہل ہوں، شر کا بدلہ شر ہے اور خیر کا خیر خداوندان کی اصلاح کر اور ان کے معاملات کو درست کر اور ہم سے اور ان سے شیطان کو دور رکھ اور ذلیل کر، انہی اطاعت میں ان کی مدد کر اور ہدایت کی توفیق دے اور جو کچھ میں کہتا ہوں اللہ اس کا دیکھ ہے عباس نے کہا میں آپ کی چرب زبانی جانتا ہوں آپ کی بات کی میرے نزدیک کوئی دفعہ نہیں۔ یہ بدکلامی سن کر سب لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور محمدؐ آل محمدؐ پر درود بھیجا۔

۱۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَقْدَمَ الْوِزَاقُ سِتْنَةً وَعَلَيَّ ابْنُهُ جَالِسٌ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَنَظَرُ إِلَيَّ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي هَذِهِ السَّنَةِ حَرَكَةٌ ، فَلَا تَجْزَعُ لِذَلِكَ ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا يَكُونُ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ فَقَدْ أَقْلَقَنِي مَا ذَكَرْتَ ، فَقَالَ: أَصْبِرْ إِلَى الطَّاعِيَةِ ، أَمَا إِنَّهُ لَا يَبْدَأُنِي مِنْهُ سُوٌّ وَ مِنْ الَّذِي يَكُونُ بَعْدَهُ ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا يَكُونُ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ: يُضِلُّ اللَّهُ الظَّالِمِينَ وَ يَقْعِلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَا ذَاكَ جُعِلْتُ فِدَاكَ؟ قَالَ: مَنْ ظَلَمَ ابْنِي هَذَا حَقَّهُ وَ جَحَدَ إِمَامَتَهُ مِنْ بَعْدِي كَانَ كَمَنْ ظَلَمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ حَقَّهُ وَ جَحَدَ إِمَامَتَهُ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ: قُلْتُ: وَاللَّهِ لَئِنْ مَدَّ اللَّهُ لِي فِي الْعُمُرِ لَا سَلِمَ لَهٗ حَقُّهُ وَلَا قَرَنَ لَهٗ بِإِمَامَتِهِ ، قَالَ: صَدَقْتَ يَا مُحَمَّدُ! يَمُدُّ اللَّهُ فِي عُمُرِكَ وَ تَسَلِّمُ لَهٗ حَقُّهُ وَ تَقْرُ لَهٗ بِإِمَامَتِهِ وَ إِمَامَةٌ مَنْ يَكُونُ مِنْ بَعْدِي ، قَالَ: قُلْتُ: وَمَنْ ذَاكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدُ ابْنُهُ ، قَالَ: قُلْتُ:



لَهُ الرِّضَا وَالتَّسْلِيمُ .

۱۶۔ ایمن سنان سے مروی ہے کہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس آبا عراق آپ کے جلنے سے قبل اور امام رضا علیہ السلام آپ کے پاس بیٹھے تھے مجھ سے فرمایا اے محمد اس سال ایک واقعہ ہونے والا ہے تم اس سے مضطرب نہ ہونا۔ میں نے کہا وہ کیا ہے آپ کے اس فرمانے نے مجھے پریشانی میں ڈال دیا۔ فرمایا۔ مبرا کرنا بغاوت و سرکشی پر، لیکن اس سے مجھے اور میرے بعد والے کو کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ میں نے کہا میں فدا ہوں۔ وہ ہو گا کیا؟ فرمایا۔ خدا ظالموں کو گمراہی میں پھوڑے گا اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے میں نے کہا وہ ہے کیا بات، فرمایا۔ میرے اس بیٹے کے حق کو غصب کیا اور اس کی امامت سے انکار کیا تو ایسا ہے جیسے علی کا حق اور بعد رسول اللہ ان کی امامت سے انکار کر دیا۔ میں نے کہا واللہ اگر میں زندہ رہا تو ان کا حق ضرور ان کے سپرد کر دوں گا اور ہم ان کی امامت کا اقرار کریں گے آپ کے بعد کون ہو گا۔ فرمایا میرا بیٹا محمد (امام محمد تقی علیہ السلام) میں نے کہا۔ ہم ان پر راضی ہیں اور ان کی امامت کو تسلیم کرتے ہیں۔

**توضیح :-** امام محمد تقی علیہ السلام کو بعض لوگ امام رضا علیہ السلام کا فرزند تسلیم نہیں کرتے تھے اور اس سے جھگڑا کیا تھا۔ آپ نے اوقات و صدقات کو ہم سے الگ رکھنے کے لئے امام محمد تقی کو اپنا بیٹا ظاہر کر لیا ہے اسی قضیہ کی طرف امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مذکورہ بالا حدیث میں اشارہ فرمایا ہے۔

## اکہتر وال باب

### امام محمد تقی علیہ السلام کی امامت پر نص

(باب ۷۱)

الإِشَارَةُ وَالنَّقْصُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ يَعْقَبِ بْنِ حَبِيبٍ الزَّيَّاتِ قَالَ : أَخْبَرَنِي مَنْ كَانَ عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ جَالِسًا ، فَلَمَّا نَهَضُوا قَالَ لَهُمْ : الْقُوا أَبَا جَعْفَرٍ فَسَلِّمُوا عَلَيْهِ وَاحْدِيثُوا بِهِ عَهْدًا ، فَلَمَّا نَهَضَ الْقَوْمُ انْفَتَحَ إِلَيَّ فَقَالَ : يَرْحَمُ اللَّهُ الْمُفْضَلُ إِنَّمَا كَانَ لَيَقْنَعُ بِدُونِ هَذَا .

اے راوی کہتا ہے کہ خبر دی مجھ کو اس نے جو امام رضا علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا جب لوگ آپ کے پاس سے

اٹھ گئے تو حضرت سے فرمایا ابو جعفر (امام محمد تقی) سے ملو اور عہد ملاقات کو تازہ کرو۔ جب وہ لوگ چلے گئے تو مجھ سے فرمایا خدا مفضل پر رحم کرے کہ اس نے امامت تقی کا اقرار کیا اور فتاعت کی ہمارے بیان پر بدوں اشارہ کرے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذَكَرَ شَيْئًا فَقَالَ: مَا حَاجَّتْكُمْ إِلَيَّ ذَلِكَ؟ هَذَا أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ أَجْلَسَنِي مَجْلِسِي وَصَبَّرَنِي مَكَانِي وَقَالَ: إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ يَتَوَارَثُ أَصَاغِرُنَا عَنْ أَكْبَارِنَا الْقُدَّةَ بِالْقُدَّةِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا امام رضا علیہ السلام سے کہ کسی نے آپ سے ایک مسئلہ پوچھا، فرمایا، اس سے تمہارا کیا مقصد ہے یہ ابو جعفر امام محمد تقی علیہ السلام میں نے ان کو اپنی عکس بٹھا لیا ہے، ہم اہل بیت ہیں ہمارے چھوٹے بڑوں کے وارث ہوتے ہیں بے کم و بیش۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْسَى، عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسَى قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عَلَيْهِ السَّلَامُ فَنَظَرَنِي فِي أَشْيَاءَ، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا أَبَا عَلِيٍّ، ارْتَقِعِ الشُّكَّ مَا لَا يَبِي عَمْرِي.

۳۔ راوی کہتا ہے میں محمد تقی کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے چند چیزوں میں مجھ سے مناظرہ کیا، پھر فرمایا اے ابوعلی شک کو دور کرو میرے باپ کا فرزند میرے سوا کوئی نہیں۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَشْثِمَ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ بَشَّارٍ قَالَ: كَتَبَ ابْنُ قِيَامًا إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ كِتَابًا يَقُولُ فِيهِ: كَيْفَ تَكُونُ إِمَامًا وَلَيْسَ لَكَ وَلَدٌ؟ فَأَجَابَهُ أَبُو الْحَسَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ - شَبَّهَ الْمُنْغَضَ - : وَمَا عَلِمَكَ أَنَّهُ لَا يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَاللَّهِ لَا تَمُضِي الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَرْزُقَنِي اللَّهُ وَلَدًا ذَكَرًا يُقَرِّقُ بِهِ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ.

۴۔ راوی کہتا ہے ابن قیام نے امام رضا علیہ السلام کو ایک خط میں لکھا ہے آپ کیسے امام ہو سکتے ہیں در انہما یکہ آپ کا کوئی لڑکا نہیں، آپ نے غیبتناک ہو کر جواب دیا، تم کو یہ کیسے معلوم ہوا کہ میرے بیٹا ہو گا ہی نہیں خدا کی قسم چند روز گزرنے والے ہیں کہ خدا مجھے لڑکا دے جو حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہو گا

۵۔ بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ:

قَالَ لِي ابْنُ النَّجَّاشِيِّ : مَنْ الْإِمَامُ بَعْدَ صَاحِبِكَ ؟ فَأَشْنَيْتَنِي أَنْ تَسْأَلَهُ حَتَّى أَعْلَمَ ؟ فَدَخَلْتُ عَلَى الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرْتُهُ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : الْإِمَامُ ابْنِي ، ثُمَّ قَالَ : هَلْ يَنْتَجِرُ أَحَدٌ أَنْ يَقُولَ ابْنِي وَلَيْسَ لَهُ وَلَدٌ .

۵۔ راوی کہتا ہے ابن نجاشی نے مجھ سے پوچھا تمہارے امام کے بعد کون امام ہوگا میں چاہتا ہوں تم ان سے دریافت کرو تاکہ مجھے بھی علم ہو جائے میں نے بھی امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ آپ نے فرمایا میرا بیٹا امام ہے پھر فرمایا کسی کو جرات ہے کہ کہہ دے میرا بیٹا۔ دراصل ایک اس کا بیٹا نہ ہو۔

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ : ذَكَرْنَا عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ مَا وَلِدَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : مَا حَاجَّتْكُمْ إِلَى ذَلِكَ ؟ هَذَا أَبُو جَعْفَرٍ قَدْ أَجْلَسْتُهُ فِي مَجْلِسِي وَصَيَّرْتُهُ فِي مَكَانِي .

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے امام محمد تقی علیہ السلام کے پیدا ہونے کے بعد کچھ سوال کئے آپ نے فرمایا۔ اس سے تمہارا مقصد کیا ہے یہ ہیں ابو جعفر (امام محمد تقی علیہ السلام) میں نے ان کو اپنی جگہ بٹھایا ہے۔

۷۔ أَحْمَدُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ ابْنِ فَيَاسَةَ الْوَاسِطِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ : أَيْكُونُ إِمَامًا ؟ قَالَ : لَا إِلَّا وَاحِدَهُمَا صَاحِبٌ ، فَقُلْتُ لَهُ : هُوَذَا أَنْتَ ، لَيْسَ لَكَ صَاحِبٌ - وَلَمْ يَكُنْ وَلِدُ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدُ - فَقَالَ لِي : وَاللَّهِ لِيَجْعَلَ اللَّهُ مِنِّي مَا يُشِيتُ بِهِ الْحَقُّ وَأَهْلَهُ وَيَمَحُوقُ بِهِ الْبَاطِلَ وَأَهْلَهُ ، فَوُلِدَ لَهُ بَعْدَ سَنَةِ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ ابْنُ قِيَامًا وَاقِفِيًّا .

۷۔ ابن قیامانے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا۔ کیا ایک وقت میں دو امام ہوتے ہیں فرمایا۔ نہیں مگر یہ ایک۔ کہ ایک ان میں صامت ہو میں نے کہا۔ اب تو آپ کیلئے ہی ہیں صامت تو کوئی نہیں اور امام محمد تقی علیہ السلام اس وقت تک بیدار نہ ہوئے تھے، آپ نے فرمایا خدا اس کو مجھ سے پیدا کرے گا جو حق اور اہل حق کو ثابت قدم بنائے گا اور باطل اور اہل باطل کو مٹائے گا۔ ایک سال بعد امام محمد تقی علیہ السلام پیدا ہوئے اور ابن قیاماداقف تھا۔

۸۔ أَحْمَدُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَالِسًا ، فَدَعَا بَابَنَّهُ وَهُوَ صَغِيرٌ فَأَجْلَسَهُ فِي حِجْرِي ، فَقَالَ لِي : جَرِّدْهُ وَانْزِعْ قَبِيضَهُ ، فَزَعَمْتُ فَقَالَ لِي : انْظُرْ بَيْنَ كَيْفَتَيْهِ ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا فِي أَحَدِ كَيْفَتَيْهِ شَيْبَةٌ بِالْخَاتَمِ ، دَاخِلٌ فِي اللَّحْمِ ، ثُمَّ قَالَ : أَرَأَيْتَ هَذَا ؟ كَانَ مِثْلَهُ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ مِنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۸۔ راوی کہتا ہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا آپ نے اپنے فرزند کو بلا یا وہ بہت کم سن تھے حضرت نے ان کو اپنے پہلو میں بٹھا کر مجھ سے فرمایا، ان کے کپڑے اتار دو اور ان کے دونوں کندھوں کے درمیان دیکھو میں نے دیکھا تو آپ کے ایک شلے پر ایک مہر لگی تھی جس کا اثر گوشت کے اندر تک تھا فرمایا تم نے اسے دیکھا اسی طرح کا نشان اسی جگہ میرے پدر بزرگوار کے بھی تھا۔

۹۔ عَنْهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي يَعْنَى الصَّنَاعِيِّ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجِئَنِي بِابْنِهِ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ صَغِيرٌ ، فَقَالَ : هَذَا الْمَوْلُودُ الَّذِي لَمْ يُولَدْ مَوْلُودٌ أَعْظَمُ بِرَكَّةً عَلَيَّ شَيْئًا مِنْهُ .

۹۔ راوی کہتا ہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا آپ کے فرزند ابو جعفر (امام محمد تقی علیہ السلام) در آنجا لیکہ وہ کم سن تھے آئے۔ آپ نے فرمایا یہ وہ بچہ ہے جس سے زیادہ برکت والا ہمارے شیعوں کے لئے اور کوئی نہیں۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْنَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْنَى قَالَ : قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَدْ كُنَّا نَسْأَلُكَ قَبْلَ أَنْ يَهَبَ اللَّهُ لَكَ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فَكُنْتَ تَقُولُ : يَهَبُ اللَّهُ لِي غُلَامًا ، فَقَدْ وَهَبَ اللَّهُ لَكَ ، فَأَقْرَبُ عِيُونًا ، فَلَا أَرَانَا اللَّهُ يَوْمَكَ فَإِنْ كَانَ كَوْنٌ فَلِي مَنْ؟ فَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ هَذَا ابْنُ ثَلَاثِ سِنِينَ ؛ ! فَقَالَ : وَمَا يَصْرُفُ مِنْ ذَلِكَ ، فَقَدْ قَامَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْحُجَّةِ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثِ سِنِينَ (۱)

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ قبل اس کے کہ ابو جعفر پیدا ہوں تو ہم نے آپ سے آپ کے بعد والے امام کے متعلق سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ خدا مجھے لڑکا عطا کرے گا۔ چنانچہ اس نے عطا کیا جس سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں پس خدا ہمیں آپ کی موت کا دن نہ دکھائے اگر ایسا ہو تو آپ کے بعد کون امام ہوگا آپ نے ابو جعفر کی طرف اشارہ کیا میں نے کہا یہ تو میں ہی ہوں کہ آپ نے فرمایا کیا مضا تقہ ہے یعنی تین ہی سال کے حجت خدا تھے۔

۱۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُودٍ ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَادٍ قَالَ : سَمِعْتُ إِسْمَاعِيلَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ يَقُولُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ ابْنِي فِي لِسَانِهِ ثِقُلٌ ، فَأَنَا أَبْعَثُ بِهِ إِلَيْكَ عَدَا تَمْسُحُ عَلَى رَأْسِهِ وَتَدْعُو لَهُ فَإِنَّهُ مَوْلَاكَ ، فَقَالَ : هُوَ مَوْلَى أَبِي جَعْفَرٍ فَأَبْعَثْ بِهِ عَدَا إِلَيْهِ .

۱۱۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا کہ ابراہیم بن اسماعیل نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میرے بیٹے کی زبان میں لکنت

ہے کل میں اُسے آپ کے پاس بھیجوں گا آپ اس کے سر پر ہاتھ پھیر دیں اور دعا کریں وہ آپ کا غلام ہے فرمایا وہ ابو جعفر کا غلام ہے کل انہی کے پاس بھیجنا۔

۱۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ التَّهْدِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَادٍ الصَّقَلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ جَالِسًا بِالْمَدِينَةِ وَكُنْتُ أَقُمْتُ عِنْدَهُ سَتَيْنِ أَكْتُبُ عَنْهُ مَا يَسْمَعُ مِنْ أُخِيهِ - يَعْنِي أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ - إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ - مَسْجِدَ الرَّسُولِ عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَوَثَبَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ بِالْأَحْذَاءِ وَلَا رِذَاءَ فَقَبِلَ يَدَهُ وَعَظَّمَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا عَمُّ! اجْلِسْ رَحِمَكَ اللَّهُ فَقَالَ: يَا سَيِّدِي كَيْفَ أَجْلِسُ وَأَنْتَ قَائِمٌ، فَلَمَّا رَجَعَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ إِلَى مَجْلِسِهِ جَعَلَ أَصْحَابُهُ يُوَبِّخُونَهُ وَيَقُولُونَ: أَنْتَ عَمُّ أَبِيهِ وَأَنْتَ تَفْعَلُ بِهِ هَذَا الْفِعْلَ؟ فَقَالَ: اسْكُنُوا إِذَا كَانَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ - وَقَبِضْ عَلَى لِحْيَتِهِ لَمْ يُؤْهِلْ هَذِهِ الشَّيْبَةَ وَأَهْلَ هَذَا الْفَنَى وَوَضَعَهُ حَيْثُ وَضَعَهُ أَنْكَرُ فَضْلَهُ، نَعُوذُ بِاللَّهِ مِمَّا تَقُولُونَ، بَلْ أَنَا لَمُعَبَّدٌ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے میں علی بن جعفر بن محمد کے پاس مدینہ میں بیٹھا تھا اور میں ان کے پاس دو سال سے قیام کئے ہوئے تھا جو کچھ وہ اپنے بھائی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سنا ہوا بیان کرتے تھے میں اس کو لکھتا جاتا تھا ناگاہ امام محمد تقی علیہ السلام تشریف لائے مسجد رسول میں، پس اُسے علی بن جعفر بغیر حوٹوں اور روا کے ان کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور تعلیم کی۔ امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا اے چچا بیٹھے اللہ آپ پر رحم کرے۔ فرمایا اے میرے سردار میں کیسے بیٹھوں، درآنحالیکہ آپ کھڑے ہیں جب علی بن جعفر اپنے مقام پر گئے تو ان کے یاروں نے یہ کہہ کر بھڑکاکہ وہ آپ کے باپ کے چچا ہیں آپ ان کے ساتھ ایسا بزرگوں کا سبوتا کرتے ہیں انھوں نے کہا چپ ہو جا۔ جبکہ اللہ عزوجل اتنا کہہ کر اپنی داڑھی کو بکڑا میری یہ سفید داڑھی قابلِ عظمت ہو اور یہ جوان نہ ہوا۔ میں اس کو قابلِ عظمت جانتا ہوں خدا نے انھیں جس مقام پر رکھا ہے میں ان کی فضیلت کا کیسے انکار کروں جو کچھ تم کہتے ہو میں اس سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں میں تو ان کا غلام ہوں۔

۱۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْخَيْرَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ وَاقِفًا بَيْنَ يَدَيِ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِحُرَّاسَانَ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: يَا سَيِّدِي إِنْ كَانَ كَوْنُ قَائِلِي مَنْ؟ قَالَ: إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ابْنِي - فَكَانَ الْقَائِلُ اسْتَصْفَرَ سِنَّ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنْ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَعَثَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ رَسُولًا نَبِيًّا، صَاحِبَ شَرِيعَةٍ مُبْتَدَأَةٍ فِي أَصْغَرِ مِنَ السَّنَةِ الَّذِي فِيهِ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۱۳۔ راوی نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں خراسان میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے آکر کہا اگر آپ کی موت کا حادثہ ہو جائے تو آپ کے بعد امام کون ہوگا، حضرت نے فرمایا: میرا بیٹا ابو جعفر، یہ کہنے والا شخص امام محمد تقی علیہ السلام کو کم سن ہونے کی وجہ سے دلیل جانتا تھا۔ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بھیجا عیسیٰ بن مریم کو رسول نبی اور صاحب شریعت بنا کر ایسے سن میں جو کم تھا سن ابو جعفر علیہ السلام سے۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْفَاسَانِيِّ جَمِيعاً ، عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ يَحْيَى ابْنِ النُّعْمَانِ الصَّيْرَفِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ الْحَسَنَ بْنَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَقَالَ : وَاللَّهِ أَنْدَ بَصَرَ اللَّهِ أَبَا الْحَسَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ : إِي وَاللَّهِ جُعِلَتْ فِدَاكَ لَقَدْ بَغَى عَلَيْهِ إِخْوَتُهُ ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ : إِي وَاللَّهِ وَنَحْنُ عُمُومَتُهُ بَغَيْنَا عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ الْحَسَنُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ كَيْفَ صَنَعْتُمْ فَإِنِّي لَمْ أَحْضُرْكُمْ ؟ قَالَ : قَالَ لَهُ إِخْوَتُهُ وَنَحْنُ أَيْضاً : مَا كَانَ فِينَا إِمَامٌ قَطُّ حَائِلَ اللَّوْنِ فَقَالَ لَهُمُ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : هُوَ ابْنِي ، قَالُوا : فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ قَضَى بِالْقَافَةِ فَبَيْنَا وَبَيْنَكَ الْقَافَةُ ، قَالَ : ابْعَثُوا أَنتُمْ إِلَيْهِمْ فَأَمَّا أَنَا فَلَا لِأَتَلِمُوهُمْ لِمَا دَعَوْتُوهُمْ وَ لَنَكُونُوا فِي بُيُوتِكُمْ ، فَلَمَّا جَاؤُوا أَقْعَدُونَا فِي الْبُسْتَانِ وَ اصْطَفَتْ عُمُومَتُهُ وَ إِخْوَتُهُ وَ أَخَوَاتُهُ وَ أَخَذُوا الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ الْبَسُوهُ حُبَّةَ صُوفٍ وَ قَلَنْسُوءَةً مِنْهَا وَ وَضَعُوا عَلَى عُنُقِهِ مِسْحَاءً وَ قَالُوا لَهُ : ادْخُلِ الْبُسْتَانَ كَأَنَّكَ تَعْمَلُ فِيهِ ، ثُمَّ جَاؤُوا بِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالُوا : الْحَقُوا هَذَا الْفُلَامَ بِأَبِيهِ ، فَقَالُوا : لَيْسَ لَهُ هُنَا أَبٌ وَلَكِنْ هَذَا عَمُّ أَبِيهِ وَ هَذَا عَمُّهُ وَ هَذِهِ عَمَّتُهُ وَإِنْ يَكُنْ لَهُ هُنَا أَبٌ فَهُوَ صَاحِبُ الْبُسْتَانِ ، فَإِنَّ قَدَمَيْهِ وَ قَدَمِيهِ وَاحِدَةٌ فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوا : هَذَا أَبُوهُ ، قَالَ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ : فَقُمْتُ فَمَصَصْتُ رِيقَ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ : أَشْهَدُ أَنَّكَ إِمَامِي عِنْدَ اللَّهِ ، فَبَكَى الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ ، ثُمَّ قَالَ : يَا عَمُّ ! أَلَمْ تَسْمَعْ أَبِي وَ هُوَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : يَا أَيُّ ابْنِ خَيْرَةِ الْأُمَمَاءِ ابْنُ النَّوْبَةِ الطَّيِّبَةِ الْقَمِ ، الْمُنْتَجِبَةِ الرَّحِمِ ، وَيَلَهُمْ لَعَنَ اللَّهُ الْأَعْيِينَ وَ ذَرِيَّتَهُ ، صَاحِبِ الْفِتْنَةِ وَيَقْتُلُهُمْ سِنِينَ وَ شُهُوراً وَ أَيَّاماً ، يَسُومُهُمْ حَسَافاً وَ يُسْقِبُهُمْ كَأْسَ مُصْبَرَةٍ وَ هُوَ الطَّرِيدُ الشَّرِيدُ الْمَوْتُورُ بِأَبِيهِ وَ جَدِّهِ ، صَاحِبِ الْغَيْبَةِ يُقَالُ : مَاتَ أَوْ هَلَكَ ، أَيْ وَادْرَسَكَ ، أَفَيَكُونُ هَذَا يَا عَمُّ ! إِي لَأَمْنِي ، فَقُلْتُ : صَدَقْتَ جُعِلَتْ فِدَاكَ

۱۵۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے علی بن جعفر سے سنا کہ اس نے روایت کی ہے حسن بن الحسین بن علی بن الحسین سے کہا کہ اس

نے بیان کیا کہ خدا نے مدد کی امام رضا علیہ السلام کی۔ انھوں نے کہا خدا کی قسم ہم ان کے چچا ہیں۔ ہم نے بھی ان پر زیادتی کی، حسن نے کہا میں آپ پر ہمدانوں کیسے آپ لوگوں نے کیا کیا۔ میں تو موجود تھا انھوں نے کہا امام رضا علیہ السلام کے بھائیوں نے اور ہم نے بھی کہا کہ ہم میں سے کوئی امام سیاہ رنگ والا نہیں ہوا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا وہ (امام محمد تقی علیہ السلام) میرا بیٹا ہے انھوں نے کہا زید بن حارثہ کے بارے میں (رسول اللہ نے قیام فرشتا سوں کے ذریعہ فیصلہ کیا تھا پس ہمارے اور تمہارے درمیان بھی قیام سے فیصلہ ہو جائے۔ حضرت نے فرمایا تم ان کو بلاؤ مجھے تو ان کے بلانے کی ضرورت نہیں اور وہ تمہارے ہی گھروں میں آئیں جب وہ آئے تو انھوں نے ہم کو بلوغ میں بٹھایا اور امام رضا علیہ السلام کے چچا بھائی اور بہنیں سب وہاں جمع ہوئے اور انھوں نے امام رضا علیہ السلام کو ادنیٰ جبہ پہنایا اور اسی کی ٹوپی سر پر رکھی اور گرلن پر سیلچ رکھا (کاشتکاروں اور دہقانوں کے سے لباس میں آئے کوٹیاں کیا،

اور کہا آپ باغ میں اس طرح داخل ہوں گویا۔ آپ اس کے مانی ہیں اور قیام فرشتا سوں سے کہا۔ بناؤ اس لڑکے کا باپ کون ہے انھوں نے کہا۔ ان میں سے اس کا کوئی باپ نہیں ہے بلکہ یہ اس کے باپ کا چچا ہے اور یہ اس کا چچا ہے اور یہ اس کی سھوچی ہے البتہ اس کا باپ یہ صاحب بستان ہے ان دونوں کے قدم ایک سے ہیں پس امام رضا علیہ السلام چلنے لگے تو انھوں نے کہا کہ یہ اس کے باپ ہیں۔ علی بن جعفر نے کہا۔ میں اٹھا اور میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کے لعاب دہن کو چوسا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کی طرف سے میرے امام ہیں۔

امام رضا علیہ السلام نے گریہ فرمایا اور کہا اے چچا کیا تم میرے باپ کو کہتے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بہترین کنیز کا فرزند یا بکا وہ اس نسل جیشہ کا فرزند ہوگا جس کے منہ سے خوشبو آتی ہوگی اور طیبہ رحم ہوگی اور اہام کیا جائیگا اس پر خدا کی لعن ہو ان عباسیوں پر اور ان کی ذریت پر۔ انھوں نے ادلا دے دشمنی کے وہ (امام عصر کو قتل کر دیں گے ان کو برسوں ہمسینوں اور دنوں اور ان کو ذلت کی طرف کھینچیں گے اور وہ دور رہیں گے اپنے اب و جد سے وہ صاحب عنیت ہوں گے اور لے چیا یہ سب میری نسل سے ہوگا میں نے کہا میں آپ پر ہمدانوں کیسے آپ لوگوں نے کیا کیا۔ میں تو موجود تھا انھوں نے کہا امام رضا علیہ السلام کے بھائیوں نے اور ہم نے بھی کہا کہ ہم میں سے کوئی امام سیاہ رنگ والا نہیں ہوا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا وہ (امام محمد تقی علیہ السلام) میرا بیٹا ہے انھوں نے کہا زید بن حارثہ کے بارے میں (رسول اللہ نے قیام فرشتا سوں کے ذریعہ فیصلہ کیا تھا پس ہمارے اور تمہارے درمیان بھی قیام سے فیصلہ ہو جائے۔ حضرت نے فرمایا تم ان کو بلاؤ مجھے تو ان کے بلانے کی ضرورت نہیں اور وہ تمہارے ہی گھروں میں آئیں جب وہ آئے تو انھوں نے ہم کو بلوغ میں بٹھایا اور امام رضا علیہ السلام کے چچا بھائی اور بہنیں سب وہاں جمع ہوئے اور انھوں نے امام رضا علیہ السلام کو ادنیٰ جبہ پہنایا اور اسی کی ٹوپی سر پر رکھی اور گرلن پر سیلچ رکھا (کاشتکاروں اور دہقانوں کے سے لباس میں آئے کوٹیاں کیا،

## بہتر وال باب

### امام علی نقی علیہ السلام کی امامت پر نص

۴۲ (باب)

الإِشَارَةُ وَالنَّصُّ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الثَّانِي عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُهْرَانَ قَالَ: لَمَّا حَرَّجَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَنَ الْمَدِينَةِ إِلَى بَعْدَادَ فِي الدَّفْعَةِ الْأُولَى مِنْ خَرَجَتِي، قُلْتُ لَهُ عِنْدَ خُرُوجِهِ : جُعِلْتُ فُداكَ  
إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ فِي هَذَا الْوَجْهِ، فَإِلَى مَنْ الْأَمْرُ بَعْدَكَ؟ فَفَكَرَ بِوَجْهِهِ إِلَيَّ ضَاحِكًا وَقَالَ :  
لَيْسَ الْغَيْبَةُ حَيْثُ طَنَنْتَ فِي هَذِهِ السَّنَةِ، فَلَمَّا أُخْرِجَ بِهِ الثَّانِيَةَ إِلَى الْمُعْتَصِمِ صَرْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ  
لَهُ : جُعِلْتُ فُداكَ أَنْتَ خَارِجٌ فَإِلَى مَنْ هَذَا الْأَمْرُ مِنْ بَعْدِكَ؟ فَبَكَى حَتَّى اخْضَلَّتْ لِحْيَتُهُ ثُمَّ  
التَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ : عِنْدَ هَذِهِ يُخَافُ عَلَيَّ، الْأَمْرُ مِنْ بَعْدِي إِلَى ابْنِي عَلِيٍّ.

۱۔ راوی کہتا ہے جب پہلی بار حضرت امام علی نقی علیہ السلام بغداد چلنے لگے تو میں نے چلتے وقت کہا میں آپ پر فدا  
ہوں میں اس پیش آنے والی صورت حال سے ڈر رہا ہوں لہذا یہ بتائیے کہ آپ کے بعد کون امام ہوگا پس آپ نے ہنستے ہوئے میری  
طرف دیکھا۔ اور فرمایا۔ اس سال میرا جانا وہاں نہیں ہے جو تم نے گمان کیا ہے بلکہ اس سفر میں میری وفات نہ ہوگی کیونکہ  
اس مرتبہ مامون نے میری دامادی کے لئے بلایا تھا جب آپ دوسری بار معتمد کے بلانے پر چلے گئے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر  
ہو کر کہنے لگا۔ میں آپ فدا ہوں آپ جا رہے ہیں یہ تو فرمائیے آپ کے بعد کون امام ہوگا یہ سن کر حضرت انساروئے کدرش  
مبارک تر ہو گئی پھر مجھ سے فرمایا اس مرتبہ خوف کی صورت ہے پس میرے بعد میرے بیٹے علی امام ہیں۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْخَيْرِ ابْنِي، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ : كَانَ يَلْزُمُ بَابَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام  
لِلْخِدْمَةِ الَّتِي كَانَ وَكَيْلَ بِهَا وَكَانَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْسَى يَجِيءُ فِي السَّحَرِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ لِيَعْرِفَ  
خَبَرَ عِلَّةِ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَكَانَ الرَّسُولُ الَّذِي يَحْتَلِفُ بَيْنَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَبَيْنَ أَبِي إِذَا حَضَرَ  
قَامَ أَحْمَدُ وَخَلَا بِهِ أَبِي، فَخَرَجَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَامَ أَحْمَدُ عَنِ الْمَجْلِسِ وَخَلَا أَبِي بِالرَّسُولِ وَ  
اسْتَدَارَ أَحْمَدُ فَوْقَ حَيْثُ يَسْمَعُ الْكَلَامَ، فَقَالَ الرَّسُولُ لِأَبِي : إِنَّ مَوْلَاكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ  
لَكَ : إِنِّي مَاضٍ وَالْأَمْرُ صَائِرٌ إِلَى ابْنِي عَلِيٍّ وَلَهُ عَلَيْكُمْ بَعْدِي مَا كَانَ لِي عَلَيْكُمْ بَعْدَ أَبِي، ثُمَّ  
مَضَى الرَّسُولُ وَرَجَعَ أَحْمَدُ إِلَى مَوْضِعِهِ وَقَالَ لِأَبِي : مَا الَّذِي قَدْ قَالَ لَكَ؟ قَالَ : خَيْرًا، قَالَ :  
قَدْ سَمِعْتُ مَا قَالَ فَلِمَ تَكْتُمُهُ؟ وَأَعَادَ مَا سَمِعَ فَقَالَ لَهُ أَبِي : قَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْكَ مَا فَعَلْتَ لِأَنَّ  
اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ : « وَلَا تَجَسَّسُوا » فَاحْفَظِ الشَّهَادَةَ لَعَلَّنَا نَحْتَاكِ إِلَيْهَا يَوْمًا مَا، وَإِيَّاكَ أَنْ تُظْهِرَهَا  
إِلَى وَقْتِهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَبِي كَتَبَ نُسْخَةَ الرِّسَالَةِ فِي عَشْرِ دِقَاقٍ وَحَمَمَهَا وَدَفَعَهَا إِلَى عَشْرَةٍ مِنْ وَجُوهِ  
الْعِصَابَةِ وَقَالَ : إِنْ حَدَّثَ بِي حَدَّثَ الْمَوْتِ قَبْلَ أَنْ أَطَالِبَكُمْ بِهَا فَافْتَحُوهَا وَأَعْلَمُوا بِمَا فِيهَا،  
فَلَمَّا مَضَى أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام ذَكَرَ أَبِي أَنَّهُ لَمْ يَخْرُجْ مِنْ مَنْزِلِهِ حَتَّى قَطَعَ عَلَى يَدَيْهِ نَحْوَ مِائَةِ  
أَرْبَعِمِائَةِ إِنْسَانٍ وَاجْتَمَعَ رُؤَسَاءُ الْعِصَابَةِ عِنْدَ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرَجِ يَتَفَاوَضُونَ هَذَا الْأَمْرَ، فَكَتَبَ مُحَمَّدُ بْنُ



الْفَرَجَ إِلَى أَبِي يُعْلِمُهُ بِاجْتِمَاعِهِمْ عِنْدَهُ وَ أَنَّهُ لَوْلَا مَخَافَةُ الشَّهَرَةِ لَصَارَ مَعَهُمُ إِلَيْهِ وَيَسْأَلُهُ أَنْ يَأْتِيَهُ، فَرَكِبَ أَبِي وَصَارَ إِلَيْهِ، فَوَجَدَ الْقَوْمَ مُجْتَمِعِينَ عِنْدَهُ، فَقَالُوا لِأَبِي: مَا تَقُولُ فِي هَذَا الْأَمْرِ؟ فَقَالَ أَبِي لِمَنْ عِنْدَهُ الرَّقَاعُ: أَحْضِرُوا الرَّقَاعَ فَأَحْضَرُوهُمَا، فَقَالَ لَهُمْ: هَذَا مَا أُمِرْتُ بِهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: قَدْ كُنَّا نَحِبُّ أَنْ يَكُونَ مَعَكَ فِي هَذَا الْأَمْرِ شَاهِدٌ آخَرُ؟ فَقَالَ لَهُمْ: قَدْ أَنَا كُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ هَذَا أَبُو جَعْفَرٍ الْأَشْعَرِيُّ يَشْهَدُ لِي بِسَمَاعِ هَذِهِ الرَّسَالَةِ وَسَأَلَهُ أَنْ يَشْهَدَ بِمَا عِنْدَهُ، فَأَنْكَرَ أَحْمَدُ أَنْ يَكُونَ سَمِعَ مِنْ هَذَا شَيْئاً فَدَعَاهُ أَبِي إِلَى الْمُبَاهَلَةِ، فَقَالَ: لَمَّا حَقَّقَ عَلَيْهِ قَالَ: قَدْ سَمِعْتُ ذَلِكَ وَهَذِهِ مَكْرُمَةٌ كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ تَكُونَ لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ لِرَجُلٍ مِنَ الْعَجَمِ، فَلَمْ يَبْرَحِ الْقَوْمُ حَتَّى قَالُوا بِالْحَقِّ جَمِيعاً.

وَفِي نُسْخَةِ الصَّفَوَانِيِّ:

۲۔ خیرانی نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ وہ خادم تھا امام علی نقی علیہ السلام کا اور احمد بن محمد ہرات کو آتا تھا تاکہ امام علی نقی علیہ السلام کی بیماری کا حال معلوم کرے جب وہ شخص خواتم کے اور میر باپ کے درمیان پیغام رسانی تھا آیا تو احمد اٹھ گیا اور اس سے تنہائی میں گفتگو کی میرے باپ نے، ایک رات میں گھر سے نکلا تو احمد مجلس سے اٹھ کھڑا ہوا اور میرے باپ نے قاصد امام سے خلوت کی احمد نے چکر لگایا اور ایسی جگہ چھپ کر کھڑا ہوا تاکہ بات چیت کو سننے قاصد نے میرے باپ سے کہا آپ کے مولائے آپ کو سلام کہلے اور فرمایا ہے میں دنیا سے جانے والا ہوں اور امر امامت منتقل ہونے والا ہے میرے فرزند علی کی طرف اس کی اطاعت تم پر اسی طرح فرض ہے جس طرح میرے باپ کے بعد میری اطاعت تم پر فرض تھی قاصد یہ کہہ کر چلا گیا اور احمد اپنی جگہ پر آیا اور میرا پتہ کہنے لگا تم سے اور اس سے کیا پوچھتا ہوں انھوں نے کہا اچھی بات چیت ہوئی اس نے نہیں سن لیا ہے پس تم مجھ سے کیوں چھپتے ہو اور جو سنا تھا بیان کرو یا میرے باپ نے کہا۔ تم نے فعل حرام کیا۔ خدا فرماتا ہے احوال المسکین کا تجسس نہ کرو۔ پس اس گواہی کو محفوظ رکھو، شاید کہ ہم کسی دن اس کی طرف محتاج ہوں اور تم پر لازم ہے کہ جب وقت آئے تو اس کو ظاہر کر دینا، جب صبح ہوئی تو میرے باپ نے دس پرچوں پر ایک پیغام لکھا اور وہ پرچے قوم کے سربراہان و وہ لوگوں کے حوالے کر کے کہا کہ اس سے پہلے کہ میں تم کو بلاؤں۔ اگر میری موت واقع ہو جائے تو اس کو کھوٹا اور حواس میں ہے اس پر عمل کرنا۔ جب امام محمد تقی علیہ السلام کا انتقال ہو گیا تو میرے باپ نے بیان کیا کہ جنازہ ابھی گھر سے نہ نکلنے پایا تھا کہ تقریباً چار سو آدمیوں نے آپ کی امامت کا اقرار کیا۔ قوم کے دو مساجد میں انفرج کے یہاں جمع ہوئے اور امر امامت کے متعلق گفتگو کرنے لگے محمد بن انفرج نے میرے باپ کو اس اجتماع کی خبر دی اور لکھا ہے کہ اگر شہرت کا خوف نہ ہوتا تو میں ان کو لے کر آتا۔ لہذا آپ آئیے میرے باپ سوار ہو کر ان کے پاس پہنچ گئے۔ وہاں قوم جمع تھی انھوں نے میرے باپ سے کہا۔ اس معاملے میں آپ کیا کہتے ہیں

میرے باپ نے کہا۔ ان میرے رقعوں کو لاؤ۔ وہ لے آئے۔ ان سے کہا مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے بعض لوگوں نے کہا ہم چاہتے ہیں کہ اس امر کا کوئی گواہ بھی ہو انھوں نے کہا یہ ابو جعفر اشعری اس پیغام کا گواہ ہے جو مجھے امام محمد تقی علیہ السلام سے پہنچا تھا۔ اور انھوں نے اس سے گواہی دینے کو کہا۔ احمد نے انکار کر دیا میرے باپ نے اس کو میاہ کی دعوت دی۔ انھوں نے جب معاملہ کی صورت پائی تو کہا میں نے اس پیغام کو سنا ہے میں چاہتا ہوں امام عرب ہو مجھ نہ ہو پس ان سب لوگوں نے اقرار حق کر لیا۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْكُوفِيُّ؛ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْوَاسِطِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَحْمَدَ بْنَ أَبِي خَالِدٍ مَوْلَى أَبِي جَعْفَرٍ يَحْكِي أَنَّهُ أَشْهَدُهُ عَلَى هَذِهِ الْوَصِيَّةِ الْمَسْخُوحَةِ :  
شَهِدَ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ مَوْلَى أَبِي جَعْفَرٍ أَنَّ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَشْهَدُهُ أَنَّهُ أَوْصَى إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِيهِ بِنَفْسِهِ وَأَخَوَاتِهِ وَجَعَلَ أَمْرَ مُوسَى إِذَا بَلَغَ إِلَيْهِ وَجَعَلَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ الْمُسَاوِرِ قَائِمًا عَلَى تَرْكِهِ مِنَ الصَّبَاحِ وَالْأَمْوَالِ وَالنَّفَقَاتِ وَالزَّاقِقِ وَغَيْرِ ذَلِكَ إِلَى أَنْ يَبْلُغَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، صَيْرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ الْمُسَاوِرِ ذَلِكَ الْيَوْمَ إِلَيْهِ، يَقُومُ بِأَمْرِ نَفْسِهِ وَأَخَوَاتِهِ وَيُصَيِّرُ أَمْرَ مُوسَى إِلَيْهِ، يَقُومُ لِنَفْسِهِ بَعْدَهُمَا عَلَى شَرْطِ أَبِيهِمَا فِي صَدَقَاتِهِ الَّتِي تَصَدَّقَ بِهَا وَذَلِكَ يَوْمَ الْأَحَدِ لِثَلَاثِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ سَنَةِ عِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ وَكَتَبَ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ شَهَادَتَهُ بِخَطِّهِ وَشَهِدَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ الْجَوَّانِيُّ عَلَى وَثَلِ شَهَادَةِ أَحْمَدَ بْنَ أَبِي خَالِدٍ فِي صَدْرِ هَذَا الْكِتَابِ وَكَتَبَ شَهَادَتَهُ بِيَدِهِ وَشَهِدَ نَصْرَ الْخَادِمُ وَكَتَبَ شَهَادَتَهُ بِيَدِهِ .

۳۔ احمد بن ابی خالد غلام امام محمد تقی علیہ السلام نے بیان کیا کہ اس نے وصیت مکتوبہ کی گواہی دی۔  
گواہی دی احمد بن ابی خالد غلام امام محمد تقی علیہ السلام نے اس کی کہ ابو جعفر بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام نے اس بات کی گواہی دی کہ وصیت کی امام محمد تقی علیہ السلام نے اپنے فرزند علی اور ان کی بہنوں کے متعلق اور امر موسیٰ کو ان کے بلوغ تک تابع بنایا اور عبد اللہ بن مساور کو متولی بنایا زمینوں اور اموال اور نفقات و غلام و کنیزوں کا جب تک امام علی نقی علیہ السلام بالغ ہوں ان کی عمر اس وقت چھ یا آٹھ سال کی تھی، عبد اللہ بن مساور اس دن سے وکیل امام ہوئے امام علی نقی اور ان کی بہنوں کے معاملات کے اور امر موسیٰ متعلق ہوا امام علی نقی علیہ السلام سے بعد بلوغ جبکہ حاجت وکیل نہ رہے صدقات وغیرہ میں وہ بالغ ہوں امام علی نقی علیہ السلام کے۔ یہ واقعہ روز یک شنبہ ۳ ذی الحجہ ۲۲۰ ھ کل ہے احمد بن خالد نے اپنے قلم سے گواہی لکھی اور اس کے گواہ ہیں حسن بن محمد بن عبد اللہ بن الحسن بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام جو جو افی مشہور ہیں ان کی گواہی احمد بن ابی خالد کی گواہی کی طرح اس تحریر کے

صدر میں تھی انھوں نے اپنی گواہی اپنے ہاتھ سے لکھی اور نصر فادم نے اپنی گواہی اپنے ہاتھ سے لکھی۔

## تہترواں باب امام حسن عسکری علیہ السلام کی امامت پر نص

(باب) ۷۳

الإِشَارَةُ وَالنَّصُّ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ «ع»

۱۔ عَلِيُّ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ النَّهْدِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَسَارٍ الْقَنْبَرِيِّ قَالَ : أَوْصَى أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام إِلَى ابْنِهِ الْحَسَنِ قَبْلَ مَضِيِّهِ بِأَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ وَأَشْهَدَنِي عَلَى ذَلِكَ وَجَمَاعَةً مِنَ الْمَوَالِي.

اسی بن یسار راوی کہتا ہے کہ وصی بنایا امام علی نقی علیہ السلام نے اپنے بیٹے حسن عسکری علیہ السلام کو اپنے مرنے سے چار ماہ قبل اور گواہ بنایا مجھے اور اپنے غلاموں کو۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَحْمَدَ الْبَصَرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَمْرٍو النَّوْفَلِيِّ قَالَ : كُنْتُ مَعَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي صَحْنٍ دَارِهِ، فَمَرَّ بِنَا مُحَمَّدٌ عليه السلام ابْنُهُ فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ هَذَا صَاحِبُنَا بَعْدَكَ؟ فَقَالَ : لَا، صَاحِبُكُمْ بَعْدِي الْحَسَنُ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں امام علی نقی علیہ السلام کے گھر کے صحن میں آپ کے پاس تھا کہ آپ کے فرزند محمد نے میں نے کہا کیا آپ کے بعد ہی امام ہوں گے فرمایا نہیں میرے بعد حسن ہوں گے۔

۳۔ عَنْهُ، عَنْ بَشَّارِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَصْهَرَانِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : صَاحِبُكُمْ بَعْدِي الَّذِي يُصَلِّي عَلَيَّ، قَالَ : وَلَمْ تَعْرِفْ أَبَا مُحَمَّدٍ عليه السلام قَبْلَ ذَلِكَ، قَالَ : فَخَرَجَ أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام فَسَلَّى عَلَيَّ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا امام علی نقی علیہ السلام نے کہ میرے بعد تمہارا امام وہ ہوگا جو میری نماز جنازہ پڑھے گا اور ہم اس سے پہلے ابو محمد کو جانتے بھی نہ تھے پس امام علی نقی علیہ السلام کے بعد امام حسن عسکری علیہ السلام نکلے اور نماز جنازہ پڑھائی۔

۴ - وَ عَنْهُ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: كُنْتُ حَاضِراً  
أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا تَوَفَّيَ ابْنَهُ فَقَالَ لِلْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا بَنِيَّ، أَخَذْتُ لَكَ شُكْرًا فَقَدْ أَخَذْتُ  
فِيكَ أَمْرًا.

۴۔ راوی کہتا ہے میں موجود تھا امام علی نقی علیہ السلام کے پاس جس دن ان کے فرزند محمد نے وفات پائی آپ  
نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے فرمایا۔ خدا کا شکر کرو کہ امر امامت تم سے متعلق ہوا۔

۵ - الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْوَانَ النَّبَارِيِّ  
قَالَ: كُنْتُ حَاضِراً عِنْدَ [مُضِي] أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَاءَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَوَضَعَ لَهُ كُرْسِيَّ  
فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَحَوْلَهُ أَهْلُ بَيْتِهِ وَأَبُو عَمْرٍو عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ فِي نَاحِيَةٍ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ أَمْرِ أَبِي جَعْفَرٍ انْتَفَتَ إِلَى  
أَبِي عَمْرٍو عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا بَنِيَّ أَخَذْتُ لَكَ شُكْرًا وَتَعَالَى شُكْرًا فَقَدْ أَخَذْتُ فِيكَ أَمْرًا.

۵۔ راوی کہتا ہے کہ جب ابو جعفر محمد بن علی کا انتقال ہوا تو امام علی نقی علیہ السلام تشریف لائے آپ کے لئے  
کرسی لائی گئی آپ اس پر بیٹھے اور آپ کے گرد آپ کے خاندان و جمع تھے اور امام حسن عسکری علیہ السلام ایک طرف  
کھڑے تھے جب ابو جعفر کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہوئے تو امام حسن عسکری علیہ السلام سے فرمایا۔ بیٹا خدا کا شکر کرو  
کہ اس نے امر امامت کو عطا فرمایا۔

۶ - عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْفَلَانِسِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَلِيٍّ  
بْنِ مَهْزِيَارٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنْ كَانَ كَوْنٌ - وَأَعُوذُ بِاللَّهِ - فَإِلَى مَنْ؟ قَالَ: عَهْدِي  
إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْ وَلَدِي.

۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے کہا۔ اگر آپ کا انتقال ہو جائے اور میں اس پہننے کی خدا  
سے پناہ مانگتا ہوں تو آپ کے بعد کون امام ہوگا فرمایا۔ میرے لوگوں میں سے سب سے بڑا۔

۷ - عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْأَسْبَارِ قُمِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَمْرٍو النَّطَّارِ قَالَ: دَخَلْتُ  
عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَبُو جَعْفَرٍ ابْنُهُ فِي الْأَخْيَاءِ وَأَنَا أَطْنُ أَنَّهُ هُوَ، فَقُلْتُ لَهُ:  
جُعِلَتْ فِدَاكَ مَنْ أَحْضَ مِنْ وَلَدِكَ؟ فَقَالَ: لَأَنْتَصِرُوا أَحَدًا حَتَّى يَخْرُجَ إِلَيْكُمْ أَمْرِي، قَالَ:  
فَكُتِبَتْ إِلَيْهِ بَعْدُ: فِيمَنْ يَكُونُ هَذَا الْأَمْرُ؟ قَالَ: فَكُتِبَ إِلَيَّ فِي الْأَكْبَرِ مِنْ وَلَدِي، قَالَ: وَكَانَ

أَبُو عَبْدِ أَكْبَرٍ مِنْ جَعْفَرٍ.

۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ اس وقت آپ کے فرزند ابو جعفر زندہ تھے میرا گمان تھا کہ وہی امام ہوں گے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں امامت کے لئے آپ کی اولاد میں کون مخصوص ہے فرمایا جب تک میرا حکم نہ ہو کسی کو مخصوص نہ کرو۔ راری کہتا ہے کچھ مدت بعد میں نے پھر حضرت کو دیکھا۔ آپ نے تحریر فرمایا۔ میری اولاد میں سب سے بڑا اور امام حسن عسکری ابو جعفر سے بڑے تھے۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَغَيْرُهُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ مِنْهُمْ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَفْطَسُ أَنَّهُمْ حَضَرُوا - يَوْمَ تَوَفِّيَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ - بَابُ أَبِي الْحَسَنِ يُعَزُّوهُ وَقَدْ بَسِطَ لَهُ فِي مَخْنِ دَارِهِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ حَوْلَهُ، فَقَالُوا: قَدْ زُنَا أَنْ يَكُونَ حَوْلَهُ مِنْ آلِ أَبِي طَالِبٍ وَبَنِي هَاشِمٍ وَقُرَيْشٍ مِائَةً وَخَمْسُونَ رَجُلًا سِوَى مَوَالِيهِ وَسَائِرِ النَّاسِ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَدْ جَاءَ مَشْفُوقَ الْجَبِّ حَتَّى قَامَ عَنْ يَمِينِهِو نَحْنُ لَا نَعْرِفُهُ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ سَاعَةٍ فَقَالَ: يَا بَنِي أَخِي أَخْبِرْنِي عَنِّي وَجَلَّ شُكْرًا، فَقَدْ أَحَدَثَ فِيكَ أَمْرًا، فَبَكَى الْفَتَى وَحَمِدَ اللَّهَ وَاسْتَرْجَعَ وَقَالَ: وَالْجَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَأَنَا أَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى يَمِينَهُ لَنَا فِيكَ وَإِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، فَسَأَلْنَا عَنْهُ، فَقِيلَ: هَذَا الْحَسَنُ ابْنُهُ، وَقَدْ زُنَا لَهُ فِي ذَلِكَ الْوَقْتِ عِشْرِينَ سَنَةً أَوْ أَرْجَحَ، فَيَوْمَئِذٍ عَرَفْنَاهُ وَعَلِمْنَا أَنَّهُ قَدْ أَشَارَ إِلَيْهِ بِالْإِمَامَةِ وَأَقَامَهُ مَقَامَهُ.

۸۔ روایت کی ہے ایک جماعت بنی ہاشم نے ان میں حسن بن حسن الافطس بھی تھے یہ سب روز وفات محمد پسر امام علی نقی بن علی بن محمد امام حسن عسکری کے دروازہ پر حاضر ہوئے بغرض تعزیت آپ کے گھر کے صحن میں تھے اور آپ کے گرد لوگ بیٹھے ہوئے تھے جو آل ابو طالب، بنی ہاشم اور قریش سے تھے جن کی تعداد ایک سو پچاس تھی۔ سوائے غلاموں اور دوسرے لوگوں کے، آپ نے حسن بن علی (نقی) کو دیکھا ان کا گریبان پھٹا ہوا ہے وہ دہنی طرف آکر کھڑے ہو گئے ہم ان کو نہ پہچانتے تھے ایک گھڑی بعد امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا۔ بیٹا اللہ کا شکر کرو کہ اس نے تمہارے لئے امر امامت کو قرار دیا۔ وہ جوان امام حسن عسکری، رونے لگا اور کہا۔ رب العالمین خدا کے لئے حمد ہے اور میں سوال کرتا ہوں خدا سے کہ آپ کی برکت سے اپنی نعمتیں ہم پر تمام کرے اور پھر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا۔ ہم نے اس جوان کے متعلق سوال کیا۔ لوگوں نے فرمایا۔ یہ حضرت کے فرزند حسن ہیں اس وقت ان کی عمر ۲۷ سال یا کچھ زائد تھی اس دن ہم نے پہچانا اور یہ سمجھا کہ حضرت کا یہ ارشاد امامت اور اپنا قائم مقام ہونے کی طرف تھا۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ ذَرِيَابَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ مُضِيِّ أَبِي جَعْفَرٍ فَقَرَّيْتُ عَنْهُ وَأَبُو مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَالِسٌ فَبَكَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ [لَهُ] : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ جَعَلَ فِيكَ خَلْفًا مِنْهُ فَأَحْمِدِ اللَّهَ.

۹۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں ابو جعفر کے مرنے کے بعد حاضر ہوا تاکہ تعزیت کروں امام حسن عسکری بیٹے ہوئے تھے وہ رونے لگے حضرت نے فرمایا۔ خدا نے ان کے بعد تم کو امام قرار دیا۔ پس شکر خدا کرو کہ اشتباہ کی صورت باقی نہ رہی

۱۰۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ مَمَضِيِّ ابْنِهِ أَبُو جَعْفَرٍ وَإِنِّي لَا فِكْرَ فِي نَفْسِي أُرِيدُ أَنْ أَقُولَ : كَانَتْهُمَا أَعْنِي أَبَا جَعْفَرٍ وَأَبَا مُحَمَّدٍ فِي هَذَا الْوَقْتِ كَأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى وَإِسْمَاعِيلَ ابْنَيْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِنْ قِصَّتُهُمَا كَقِصَّتِهِمَا ، إِذْ كَانَ أَبُو مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمُرْجَى بَعْدَ أَبِي جَعْفَرٍ فَأَقْبَلَ عَلِيُّ أَبُو الْحَسَنِ قَبْلَ أَنْ أَنْطِقَ فَقَالَ : نَعَمْ يَا أَبَا هَاشِمٍ ! بَدَأَ اللَّهُ فِي أَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ أَبِي جَعْفَرٍ مَا لَمْ يَكُنْ يُعْرَفُ لَهُ ، كَمَا بَدَأَ فِي مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ مُضِيِّ إِسْمَاعِيلَ مَا كَشَفَ بِهِ عَنْ خَالِدِهِ وَهُوَ كَمَا حَدَّثَكَ نَفْسُكَ وَإِنْ كَرِهَ الْمُبْطِلُونَ وَأَبُو مُحَمَّدٍ ابْنِي الْخَلْفُ مِنْ بَعْدِي ، عِنْدَهُ عِلْمٌ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ وَمَعَهُ آلَةُ الْإِمَامَةِ.

۱۰۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام علی نقی علیہ السلام کے فرزند ابو جعفر کے مرنے کے بعد ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میرے دل میں یہ خیال آیا کہ ابو جعفر اور امام حسن عسکری کا واقعہ اس وقت بالکل ویسا ہی جیسا امام موسیٰ کاظم اور اسماعیل اور فرزندان امام جعفر صادق کا تھا اور جو قصہ خوردی بزرگی کا وہاں تھا وہی یہاں ہے (یعنی جس طرح اسماعیل امام موسیٰ کاظم سے عمر میں بڑے تھے اسی طرح ابو جعفر امام حسن عسکری سے بڑے ہیں) کیونکہ ابو جعفر کے بعد امام حسن عسکری امام ہوئے۔ پھر امام علی نقی علیہ السلام، قبل اس کے کہ میں کچھ کہوں۔ مجھ سے فرمانے لگے اے ابو ہاشم، خدا نے ابو جعفر کے بعد اپنا حکم ظاہر کیا ابو محمد (حسن عسکری) کے بارے میں جس کی معرفت لوگوں کو نہ تھی یہ ایسا ہی جیسا کہ اسماعیل کے مرنے کے بعد موسیٰ کاظم کے لئے ظاہر ہوا تھا۔ یہ ایسا ہی جیسا کہ میں نے تم سے بیان کیا۔ اگرچہ باطل پرست اس کو پسند نہ کریں ابو محمد میرا بیٹا میرے بعد میرا جانشین ہے اس کے بعد وہ تمام علم جس کی طرف اعتدال ہوتی ہے اس کے پاس سامان امامت ہے۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ ذَرِيَابَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ

الْفَتْحُكَی قَالَ : كَتَبَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام : أَبُو عَجَّزٍ إِنِّي أَنْصَحُ آلَ مُحَمَّدٍ غَرَبَةَ وَأَوْقَفَهُمْ حُجَّةً وَهُوَ الْأَكْبَرُ مِنْ دُلْعَبِي وَهُوَ الْخَلْفُ وَإِلَيْهِ يَنْتَهِي عُرَى الْإِمَامَةِ وَأَحْكَامُهَا، فَمَا كُنْتُ سَائِلِي فَسَلْهُ عَنْهُ، فَعِنْدَهُ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ.

۱۱۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے لکھا امام علی نقی علیہ السلام نے کہ ابو محمد میرا بیٹا ہے خالص تر ہے آل محمد میں از روئے طبیعت مستحکم تر ہے ان میں از روئے برہان وہ میری اولاد اکبر ہے میرا قائم مقام ہے اس کی طرف منتہا ہوتی ہیں رسنبائے امامت یعنی جعفر ابیض و جعفر حمزہ وغیرہ جانتا ہے اور ہمیں مسائل کا علم اس کے پاس ہے پس جو تمہیں پوچھنا ہے اس سے پوچھو اس کو ہر اس چیز کا علم ہے جس کی طرف امتیاج ہوتی ہے۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ شَاهُوَيْهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْجَلَّابِ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ فِي كِتَابٍ: أَرَدْتُ أَنْ تَسْأَلَ عَنِ الْخَلْفِ بَعْدَ أَبِي جَعْفَرٍ وَ قُلْتُ لِذَلِكَ فَلَا تَقْنَمَ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ « لَا يُضِلُّ قَوْمًا بَعْدَ إِذْ هَدَيْهُمْ حَتَّى يَبَيِّنَ لَهُمْ مَا يَتَّقُونَ » وَ صَاحِبُكَ بَعْدِي أَبُو عَجَّزٍ إِنِّي وَ عِنْدَهُ مَا تَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ، يَقْدَرُ مَا يَشَاءُ اللَّهُ وَ يُؤَخِّرُ مَا يَشَاءُ اللَّهُ فَمَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا، قَدْ كُنْتُ بِمَا فِيهِ بَيَانٌ وَ قِنَاعٌ لِكَيْ عَقْلٌ يَقْظَانِ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے مجھے امام علی نقی علیہ السلام نے ایک خط میں لکھا کہ تم پوچھنا چاہتے ہو کہ میرے بعد میرا جانشین کون ہے اور تم کو اس معاملہ میں اضطراب ہے پس تم غم نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کسی قوم کو ہدایت کے بعد گمراہی میں نہیں چھوڑتا۔ یہاں تک کہ وہ ظاہر کر دیتا ہے اس چیز کو جس سے وہ صاحب تقویٰ ہوں تمہارا امام میرے بعد ابو محمد میرا فرزند ہے اس کے پاس تمام باتوں کا علم ہے جن کی تمہیں امتیاج ہو وہ مقدم رکھتا ہے اس چیز کو جس چیز کو خدا چاہتا ہے اور مؤخر کرتا ہے اس چیز کو جسے اللہ مؤخر چاہے خدا فرماتا ہے ہم کسی آیت کو متوخ نہیں کرتے اور نہ بھلاتے ہیں مگر یہ کہ اس کی جگہ اس سے بہتر یا اس کی مثل لے آتے ہیں میں نے جو کچھ لکھا ہے اس میں توضیح اور قناعت ہے صاحب عقل بیدار کے لئے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْعَمَلَوِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام يَقُولُ: الْخَلْفُ مِنْ بَعْدِي الْحَسَنُ، فَكَيْفَ لَكُمْ بِالْخَلْفِ مِنْ بَعْدِ الْخَلْفِ؟ فَقُلْتُ: وَلِمَ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ؟ فَقَالَ: إِنَّكُمْ لَا تَرَوْنَ شَخْصَهُ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ ذِكْرُهُ بِاسْمِهِ، فَقُلْتُ: فَكَيْفَ نَذْكُرُهُ؟ فَقَالَ: قُولُوا: الْحُجَّةُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عليه السلام.

۳۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے سنا کہ میرا جانشین میرے بعد حن ہے پس کیا مال ہوگا تمہارا میرے جانشین کے بعد آنے والے جانشین کے متعلق میں نے کہا یہ کیوں فرمایا۔ اس لئے کہ تم اس کے وجود کو نہ دیکھو گے اور اس کا ذکر اس کے نام سے نہ کر سکو گے میں نے کہا پھر ہم انہیں کیسے یاد کریں گے۔ فرمایا یہ کہنا حجت خدا آل محمد سے۔

## چوتھروں باب

### اشارہ اور نص صاحب الدار علیہ السلام کی طرف

(باب ۷۴)

الإِشَارَةُ وَالنَّصُّ إِلَى صَاحِبِ الدَّارِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ: خَرَجَ إِلَيَّ مِنْ أَبِي مُحَمَّدٍ قَبْلَ مُضِيِّ سَنَتَيْنِ يُخْبِرُنِي بِالْخَلْفِ مِنْ بَعْدِهِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ مِنْ قَبْلِ مُضِيِّ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يُخْبِرُنِي بِالْخَلْفِ مِنْ بَعْدِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے کہ خبر آئی میرے پاس امام حن عسکری علیہ السلام کے پاس سے ان کے مرنے کے دو سال قبل ان کی جانشینی کے متعلق پھر خبر آئی مرنے سے تین دن پہلے اور بتایا گیا کہ ان کے بعد کون امام ہوگا۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جَلَالَتِكَ تَمْنَعُنِي مِنْ مَسْأَلَتِكَ، فَتَذَنُّ لِي أَنْ أَسْأَلَكَ؟ فَقَالَ: سَلْ، قُلْتُ: يَا سَيِّدِي هَلْ لَكَ وَلَدٌ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: فَإِنْ حَدَّثَ بِكَ حَدَّثٌ فَأَيْنَ أَسْأَلُ عَنْهُ؟ قَالَ: بِالْمَدِينَةِ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام حن عسکری علیہ السلام سے کہا کہ آپ کی جلالت سوال کرنے سے مانع ہے اجازت دیجئے کہ میں آپ سے سوال کروں۔ فرمایا۔ پوچھو میں نے کہا آیا آپ کے کوئی فرزند ہے۔ فرمایا ہاں میں نے کہا اگر آپ کا انتقال ہو جائے تو ہم کہاں سوال کریں فرمایا مدینہ شہر میں (و کلام کے ذریعہ)

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكَوْفِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَكْمُوفِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْهَوَازِيِّ قَالَ: أَرَانِي أَبُو مُحَمَّدٍ ابْنَهُ وَقَالَ: هَذَا صَاحِبُكُمْ مِنْ بَعْدِي.



۳۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری نے اپنے فرزند کو مجھے دکھلا کر کہا یہ تمہارا امام ہے میرے بعد

عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَمْدَانَ الْقَلَّاسِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِلْعَمَرِيِّ: قَدِمْتُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ؟ هَالِكِي: قَدِمْتُ وَلَكِنْ قَدْ خَلَفَ فِيكُمْ مَنْ رَقَبَتُهُ مِثْلُ هَذِهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے وکیل امام حسن عسکری سے کہا کہ امام ابو محمد حسن عسکری انتقال کر گئے اس نے کہا ہاں۔ لیکن تم میں اپنا جانشین ان کو بنا گئے ہیں اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

د۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: خَرَجَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ حِينَ قُبِلَ الزَّيْرِيُّ لَعَنَهُ اللَّهُ: هَذَا جَزَاءُ مَنْ اجْتَرَأَ عَلَى اللَّهِ فِي أَوْلِيَائِهِ، يَزْعُمُ أَنَّهُ يَقْتُلُنِي وَلَيْسَ لِي عَقِيبٌ، فَكَيْفَ رَأَى قُدْرَةَ اللَّهِ فِيهِ، وَوُلِدَ لَهُ وَلَدٌ سَمَّاهُ مُحَمَّدًا، فِي سَنَةِ سِتٍّ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ.

۵۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے خبر دی جب زبیری (مقتدر عباسی) قتل کر دیا گیا کہ یہ سزا ہے اس کو جو اللہ سے گستاخی کرتا ہے اس کے اولیاء کے بارے میں اس کا خیال تھا کہ وہ مجھے قتل کرے گا اور یہ سمجھتا تھا کہ میرا کوئی فرزند نہیں۔ پس اس نے قدرتِ خدا کو کیسا دیکھا حضرت کے ایک فرزند پیدا ہوئے جن کا نام آپ نے محمد رکھا۔ یہ ولادت ۲۵۶ ہجری میں ہوئی۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ وَنَحْوِ ابْنِ عَلِيٍّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَبْدِيِّ - مِنْ عَبْدِ قَيْسٍ - عَنْ صَوِّ بْنِ عَلِيٍّ الْعِجْلِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ فَارِسَ سَمَّاهُ قَالَ: أَتَيْتُ سَامِرًا وَلَزِمْتُ بَابَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ فَدَعَانِي، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْتُ فَقَالَ: مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ؟ قَالَ: قُلْتُ: رَغْبَةً فِي خِزْمَتِكَ، قَالَ: فَقَالَ لِي: فَالزِمِ الْبَابَ، قَالَ فَكُنْتُ فِي الدَّارِ مَعَ الْخَدَمِ، ثُمَّ صِرْتُ أَشْتَرِي لَهُمُ الْحَوَائِجَ مِنَ السُّوقِ وَكُنْتُ أَدْخُلُ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ إِذْ بِي إِذَا كَانَ فِي الدَّارِ رِجَالٌ قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ يَوْمًا وَهُوَ فِي دَارِ الرَّجَالِ، فَسَمِعْتُ حَرَكَةَ فِي الْبَيْتِ فَنَادَانِي، مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ، فَلَمْ أَجْسُرْ أَنْ أَدْخُلْ وَلَا أَخْرُجَ، فَخَرَجَتْ عَلَيَّ جَارِيَةٌ مَعَهَا شَيْءٌ مُغَطًى، ثُمَّ نَادَانِي أَدْخُلْ، فَدَخَلْتُ وَنَادَى الْجَارِيَةُ فَرَجَعَتْ إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهَا: اكْشِفِي عَمَّا مَعَكَ، فَكَشَفَتْ عَنْ غُلَامٍ أَبْيَضَ حَسَنِ الْوَجْهِ وَكَشَفَ عَنْ بَطْنِهِ فَإِذَا شَعْرٌ نَابَتْ مِنْ لَسَانِهِ إِلَى سُرَّتِهِ أَحْضَرُ لَيْسَ بِأَسْوَدَ، فَقَالَ: هَذَا صَاحِبُكُمْ، ثُمَّ أَمَرَهَا فَحَمَلَتْهُ فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ

حَتَّى مَضَى أَبُو بَكْرٍ ؓ

۱۔ راوی کہتا ہے میں سامرہ آیا اور امام حن عسکری علیہ السلام کے دروازہ پر حاضر ہوا۔ حضرت نے مجھے بلایا۔ میں اندر داخل ہوا اور سلام کیا۔ فرمایا کیسے آئے ہیں نے کہا آپ کی خدمت کرنے کے لئے فرمایا۔ اچھا رہو میں حضرت کے عادیوں کے ساتھ رہنے لگا اور بازار سے سودا سلف لانے لگا میں بغیر اذن گھر کے اندر آتا جاتا تھا جبکہ مردانہ ہوتا تھا ایک روز میں اندر آیا اس وقت گھر میں مرد تھے میں نے گھر کے اندر ایک آواز سنی، حضرت نے مجھے پکار کر کہا اپنی جگہ پر ٹھہرو، پس میں نے اندر داخل ہونے کی جسارت نہ کی اور باہر نہ نکلا۔ ناگاہ ایک کنیز نکلی۔ اس کے ساتھ کوئی شے لپیٹی ہوئی پھر مجھے ہتھیانڈی کجاو میں اندر آیا۔ پھر کنیز کو پکارا۔ وہ آئی تو فرمایا جو تیرے پاس ہے اس پر سے پردہ ہٹا دے۔ اس نے ہٹایا تو میں نے ایک خوبصورت لڑکے کو دیکھا جس کے بال سینہ سے ناف تک سنہری تھے گلے نے تھے حضرت نے فرمایا یہ تمہارا امام ہے اس کے بعد نوڈی کو اٹھالے جانے کا حکم دیا۔ اس کے بعد جب تک امام حن عسکری زندہ رہے میں نے پھر نہ دیکھا

## پیکھروال باب

ان لوگوں کا ذکر جنہوں نے حضرت حجت علیہ السلام کو دیکھا ہے

(باب ۷۵)

فِي تَسْمِيَةِ مَنْ رَأَاهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ وَخَدِّبُ بْنُ يَحْيَى جَمِيعًا، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَمْعِيِّ قَالَ: اجْتَمَعْتُ أَنَا وَالشَّيْخُ أَبُو عَمْرٍو رَحِمَهُ اللَّهُ عِنْدَ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ فَقَعَزَنِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنِ الْخَلْفِ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَا عَمْرٍو! إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ شَيْءٍ، وَمَا أَنَا بِشَاكٍ فِيهِمَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْهُ، فَإِنَّ اعْتِقَادِي وَدِينِي أَنَّ الْأَرْضَ لَا تَخْلُو مِنْ حُجَّةٍ إِلَّا إِذَا كَانَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ بِأَرْبَعِينَ يَوْمًا، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ رُفِعَتِ الْحُجَّةُ وَاجْتُلِيَ بَابُ التَّوْبَةِ «فَلَمْ يَكْ يَنْفَعْ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا» فَأُولَئِكَ أَشْرَارُ مَنْ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُمْ الَّذِينَ يَقُومُ عَلَيْهِمُ الْقِيَامَةُ وَلَكِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ أَدَادَ يَقِينًا وَإِنَّ إِبْرَاهِيمَ ؑ سَأَلَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُرِيَهُ كَيْفَ يُحْيِي الْمَوْتَى وَقَالَ: أَوْلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ: بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي، وَقَدْ أَخْبَرَنِي أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ؑ قَالَ: سَأَلْتُهُ وَقُلْتُ: مَنْ أَعْمَلُ أَوْ عَمَّنْ آخُذُ وَقَوْلُ مَنْ أَقْبَلُ؟ فَقَالَ لَهُ:

الْعَمْرِي ثَقَنِي فَمَا آدَى إِلَيْكَ عَنِّي فَعَنِّي يُؤَدِّي وَمَا قَالَ لَكَ عَنِّي فَعَنِّي يَقُولُ ، فَاسْمَعْ لَهُ وَأَطِعْ ، فَإِنَّهُ الثَّقَةُ الْمَأْمُونُ ، وَأَخْبَرَنِي أَبُو عَلِيٍّ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا نَجْمٍ عليه السلام عَنْ مِثْلِ ذَلِكَ ، فَقَالَ لَهُ: الْعَمْرِي وَأَبْنُهُ ثِقَتَانِ ، فَمَا آدَاكَ إِلَيْكَ عَنِّي فَعَنِّي يُؤَدِيَانِ وَمَا قَالَ لَكَ فَعَنِّي يَقُولَانِ ، فَاسْمَعْ لَهُمَا وَأَطِعْهُمَا فَإِنَّهُمَا الثَّقَتَانِ الْمَأْمُونَانِ ، فَهَذَا قَوْلُ إِمَامَيْنِ قَدْ مَضَى فَيْكَ . قَالَ : فَخَرَّ أَبُو عَمْرٍ وَسَاجِدًا وَبَكَائِمًا قَالَ: سَلْ حَاجَتَكَ فَقُلْتُ : أَنْتَ رَأَيْتَ الْخَلْفَمِينَ بَعْدَ أَبِي نَجْمٍ عليه السلام ؟ فَقَالَ : إِي وَاللَّهِ وَرَقَبَتُهُ مِثْلُ ذَا وَأَوْثَمُ يَدَيْهِ ، فَقُلْتُ لَهُ : فَصَبِّتْ وَاحِدَةً فَقَالَ لِي : هَاتِي قُلْتُ : فَلَا أَسْمَ ؟ قَالَ مَحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ أَنْ تَسْأَلُوا عَنْ ذَلِكَ وَلَا أَقُولُ هَذَا مِنْ عِنْدِي ، فَلَيْسَ لِي أَنْ أَحْلَلَ وَلَا أُحَرِّمَ وَلَكِنْ عَنْهُ عليه السلام ، فَإِنَّ الْأَمْرَ عِنْدَ السُّلْطَانِ أَنَّ أَبَا نَجْمٍ مَضَى وَلَمْ يَخْلَفْ وَلَدًا وَقَسَمَ مِيرَاثَهُ وَأَخَذَهُ مَنْ لَأَحَقُّ لَهُ فِيهِ ، وَهُوَ ذَا عِيَالُهُ يَجُولُونَ ، لَيْسَ أَحَدٌ يَجُشُّ أَنْ يَتَعَرَّفَ إِلَيْهِمْ أَوْ يُبَلِّغَهُمْ شَيْئًا وَإِذَا وَقَعَ الْأَسْمُ وَقَعَ الطَّلَبُ ، فَاتَّقُوا اللَّهَ وَامْسِكُوا عَنْ ذَلِكَ .

قَالَ الْكَلْبِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ : وَحَدَّثَ نَبِيَّ شَيْخٌ مِنْ أَصْحَابِنَا - ذَهَبَ عَنِّي اسْمُهُ - أَنَّ أَبَا عَمْرٍو سَأَلَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مِثْلِ هَذَا فَأَجَابَ بِمِثْلِ هَذَا .

**توضیح :-** زمانہ نصیری میں حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے سفر اور چار تھے۔ اول ابو عمرو عثمان بن سعید عمری، دوسرے ان کے بیٹے ابو جعفر محمد بن عثمان تیسرے ابو القاسم الحسین بن روح بن ابی بکر المدنی نجفی، چوتھے ابو الحسن علی بن محمد اسمری۔

۱۔ راوی کہتا ہے مجھے ہوئے میں ابو شیخ ابو عمرو محمد بن عبد اللہ علیہ السلام کے پاس انھوں نے اپنی آنکھ سے اشارہ کیا کہ میں شیخ ابو عمرو سے امام حسن عسکری کے جانشین کے متعلق سوال کروں میں نے کہا۔ اے ابو عمرو میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں اس میں مجھے شک نہیں ہے میرا اعتقاد ہے اور یہ میرا دین ہے زمین کسی وقت حجت خدا سے غالی نہیں رہے گی مگر قبل قیامت چالیس روز دیگر روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے آخر میں نے والا امام ہو گا چونکہ کور بالاقول راوی کا ہے نہ کہ امام کا۔ لہذا اس کو قوت نہیں دی جاسکتی جب قیامت آجائے گی تو حجت خدا رفیع ہو جائے گی اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا پھر کسی شخص کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا جب تک پہلے سے ایمان نہ لایا ہو اور دراصل حدیث تقاضے ایمان اس نے نہ کئے ہوں ایسے لوگ اشرار طلق اللہ ہوں گے اور ان پر قیامت قائم ہوگی۔

لیکن میں یقین میں زیادتی چاہتا ہوں جس طرح ابراہیم نے اپنے رب سے سوال کیا تھا کہ مجھے دکھا دے کہ مردوں کیسے زندہ کرے خدا نے کہا کیا تم ایمان نہیں لائے؟ کہا کیوں نہیں لیکن اطمینان تلب چاہتا ہوں مجھے خبر دی ہے

ابو علی احمد بن اسحاق نے کہ میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے پوچھا کہ میں مسائل میں کس شخص کے حکم پر عمل کروں اور احکام شریعت کو کس سے لوں اور کس کے قول کو قبول کروں حضرت نے فرمایا: عمری میرا معتمد ہے جو بات وہ میری طرف سے پہنچائے وہ میری ہی بات ہوگی اور جو میری طرف سے تم سے کہے وہ میرا ہی قول ہوگا تم اسے سنو اور اطاعت کرو وہ میرا معتمد ہے اور خطائے مامون و مصلحتوں سے۔

ابو اسحاق نے یہ بھی بتایا کہ ایسا ہی سوال انھوں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے بھی کیا تھا انھوں نے بھی یہی فرمایا عمری اور ان کا بیٹا دونوں ثقت میں ہیں وہ میری طرف سے تم کو پہنچائیں وہ صحیح ہوگا اور جو تم سے کہیں وہ میرا ہی قول ہوگا پس ان کی بات سنو اور ان کی اطاعت کرو وہ دونوں ثقت اور مامون ہیں۔

یہ قول دو اماموں کا تمہارے بارے میں ہے پس کہ ابو عمرو و سجدہ میں گر پڑے اور روئے اور فرمایا: پوچھو میں نے کہا کیا امام حسن عسکری کے جانشین کو دیکھا ہے فرمایا: خدا کی قسم ان کی گردن اس طرح کی ہے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے۔ میں نے ان سے کہا۔

اب ایک سوال باقی رہا۔ انھوں نے کہا وہ بھی بیان کر دو میں نے کہا۔ ان کا نام بتا دیجئے۔ فرمایا اس کے متعلق سوال کرنا تم پر حرام ہے میں کسی امر کے متعلق نہیں کہتا کہ یہ میری طرف سے ہے میں خود نہ کسی چیز کو حلال کرتا ہوں اور نہ حرام، بلکہ جو کچھ کہتا ہوں امام علیہ السلام کی طرف سے، اس امر میں بادشاہ جابر کا خوف ہے لوگوں نے بیان کر دیا کہ امام حسن عسکری مر گئے دراصل ایک ان کا کوئی بیٹا نہیں پس ان کی میراث تقسیم ہوگئی اور وہ مل گئی اس شخص کو کہ جعفر کذاب جس کا اس میں کوئی حق نہیں اور حال یہ ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے عیال (ان کے غلام وغیرہ) لوگوں کے درمیان گشت کرتے پھرتے ہیں اور کسی کی یہ جرات نہیں کہ ان کا تعارف کرادے یا ان کو کچھ دے دے مگر بادشاہ جابر کو ان کا پہنچا دیا جائے تو فوراً بلبلے اور ان کو قتل کر ڈالے پس اس سوال سے باز رہو اور ان کا نام نہ پوچھو۔ کلینی علیہ الرحمہ نے بیان کیا ہے کہ ایک بزرگ نے ہمارے اصحاب سے جن کا نام میں بھول گیا ہوں یہی روایت احمد بن اسحاق سے نقل کی ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ كَانَ أَسَنَ شَيْخٍ مِنْ وَلَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ: رَأَيْتُهُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ وَهُوَ عَلَامٌ ۖ

۴۔ راوی کہتا ہے کہ بیان کیا موسیٰ بن جعفر نے جو خاندان رسول میں سب سے کبار ہیں تھے کہ میں نے حضرت صاحب الامر کو دو مسجدوں (مسجد مکہ و مدینہ) کے درمیان دیکھا ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُبٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ رِزْقِ اللَّهِ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاسِمِ بْنِ حَمْرَةَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حَكِيمَةُ ابْنَةُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ (عَلَيْهِ السَّلَام) وَهِيَ عَمَّةُ أَبِيهِ أَنَّهُ أَرَاتُهُ

لَيْلَةَ مَوْلِدِهِ وَبَعْدَ ذَلِكَ.

۳۔ راوی کہتا ہے کہ حکیمہ خاتون بنتِ امام محمد تقی علیہ السلام نے جو چھوٹی ہیں امام حسن عسکری علیہ السلام کی بیان کیا کہ میں نے حضرت حجت کو ولادت کی اس رات اور اس کے بعد دیکھا ہے

۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَمْدَانَ الْقَلَانِسِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِلْعَمَرِيِّ: قَنَمَضَى أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام؟ فَقَالَ قَدْ مَضَى وَلَكِنْ قَدْ خَلَّفَ فِيكُمْ مَنْ رَقَبْتَهُ مِثْلَ هَذَا۔ وَأَشَارَ بِيَدِهِ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے عمری سے دریافت کیا کہ امام حسین علیہ السلام مر گئے۔ فرمایا۔ ہاں۔ لیکن انھوں نے اپنا فرزند چھوڑا ہے جس کی گردن ایسی ہے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ فَتْحِ مَوْلَى الزَّوَارِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَلِيٍّ بَنَ مُطَهَّرٍ يَذْكُرُ أَنَّهُ قَدْ رَأَاهُ وَوَصَفَ لَهُ قَدَّهُ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا ابو علی بن مُطہَّر سے کہ ذکر کیا انھوں نے کہ انھوں نے حضرت حجت کو دیکھا ہے اور حضرت نے ان سے حال بیان نوردی بیان کیا ہے (قدر کے معنی قامت کے بھی ہیں اور بیابان نوردی کے بھی، یہاں مناسب بمعنی بیابان نوردی ہے کیونکہ قامت کا بیان کوئی معنی نہیں رکھتا۔)

۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شاذَانَ بْنِ نَعِيمٍ، عَنْ خَادِمِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادَةَ النَّبَسَابُورِيِّ أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ وَاقِعَةً مَعَ إِبْرَاهِيمَ عَلَى الصَّفَا فَجَاءَ عليه السلام حَتَّى وَقَفَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَقَبَضَ عَلَى كِتَابِ مَنَاسِكِهِ وَحَدَّثَهُ بِأَشْيَاءَ.

۶۔ کنیز نیشاپوری سے مروی ہے کہ میں ابراہیم کے ساتھ کھڑا ہوا کھڑی تھی کہ حضرت صاحب الامر آئے اور ابراہیم کے پاس کھڑے ہوئے اور ان سے حج کے مناسک کی کتاب لے لی اور ضروری مسائل ان کو بتائے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَالِحٍ أَنَّهُ رَأَاهُ عِنْدَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَالنَّاسُ يَتَجَادَبُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: مَا يَهَذَا أُمُورًا.

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے صاحب الامر علیہ السلام کو حجرِ اسود کے پاس دیکھا لوگ ہجوم میں ایک دوسرے کو کھینچ رہے تھے اور حضرت فرما رہے تھے۔ تمہیں اس کا حکم نہیں دیا گیا۔

۸- عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ إِسْرَاهِيمَ بْنِ إِدْرِيسَ ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ : رَأَيْتُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ مُصَيِّئِ أَبِي تَجْدٍ حِينَ أَيْفَعَ وَ قَبِلْتُ يَدَيْهِ وَ رَأَسَهُ .

۸- راوی کہتا ہے میں نے امام حسن عسکری کے مرنے کے بعد حضرت صاحب الامر کو ۲۰ سالہ عمر کا دیکھا میں نے ان کے ہاتھوں اور سر کو بوسہ دیا (ایفعا زمانہ شباب بست سالہ عمر)

۹- عَلِيٌّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَالِحٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ النَّضْرِ ، عَنِ الْقَبْرِيِّ - رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ قَبْرِ الْكَبِيرِ - مَوْلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : جَرَى حَدِيثُ جَعْفَرِ بْنِ عَلِيٍّ فَتَمَعَهُ ، فَقُلْتُ لَهُ : فَلَيْسَ غَيْرُهُ قَهْلَ رَأَيْتُهُ ؟ فَقَالَ : لَمْ أَرَهُ وَلَكِنْ رَأَاهُ غَيْرِي ، فُلْتُ : وَمَنْ رَأَاهُ ؟ قَالَ : قَدَّاهُ جَعْفَرُ مَرَّتَيْنِ وَ لَهُ حَدِيثٌ .

۹- راوی سے جعفر کذاب کا ذکر آیا تو اس کی لوگوں نے مذمت کی، میں نے کہا اس کے سوا اور کوئی وارث ہی نہ تھا کیا تم نے وارث کو دیکھا ہے راوی نے کہا میں نے تو نہیں دیکھا ہے میرے غیر نے دیکھا ہے میں نے پوچھا وہ کون ہے فرمایا خود جعفر کذاب نے دو مرتبہ دیکھا ہے اور ان سے بات بھی کی۔

۱۰- عَلِيٌّ بْنُ تَجْدٍ ، عَنْ أَبِي تَجْدٍ الْوَجْهَانِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَنِي عَمَّنْ رَأَاهُ : أَنَّهُ حَرَجَ مِنَ الدَّارِ قَبْلَ الْحَادِثِ بِعَشْرَةِ أَيَّامٍ وَ هُوَ يَقُولُ : اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَكُ تَعْلَمُ أَنَّهَا مِنْ أَحَبِّ الْبِقَاعِ لَوْلَا الطَّرْدُ - أَوْ كَلَامٌ هَذَا نَحْوُهُ .

۱۰- راوی کہتا ہے خبر دی مجھے محمد الوجہانی نے ان لوگوں کے متعلق جنہوں نے صاحب الامر کو دیکھا۔ قبل وفات امام حسن عسکری دس روز پہلے اور فرمایا۔ خداوند اتوجاںتا ہے کہ یہ گھر محبوب ترین گھروں میں سے ہوتا اگر جعفر وغیرہ کی مخالفت نہ ہوتی یا اس قسم کی باتیں نہ کی جاتیں۔

۱۱- عَلِيٌّ بْنُ تَجْدٍ ، عَنْ عَلِيٍّ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ بَعْضِ جَلَاوِزَةِ السَّوَادِ قَالَ : شَاهَدْتُ سَيْمَاءَ أَيْضًا بِسَرٍّ مَنْ رَأَى وَ قَدْ كَسَرَ بَابَ الدَّارِ ، فَخَرَجَ عَلَيْهِ وَ بِيَدِهِ طَبْرَزِينٌ ، فَقَالَ لَهُ : مَا تَسْعُ فِي دَارِي ؟ فَقَالَ سَيْمَاءُ : إِنَّ جَعْفَرَ أَدْعَمَ أَنَّ أَبَاكَ مَضَى وَلَا وَلَدَ لَهُ ، فَإِنْ كَانَتْ دَارُكَ فَقَدْ انْصَرَفَتْ عَنْكَ ، فَخَرَجَ عَنِ الدَّارِ . قَالَ : عَلِيٌّ بْنُ قَيْسٍ : فَخَرَجَ عَلَيْنَا خَادِمٌ مِنْ خَدَمِ الدَّارِ فَسَأَلْتُمُوهَا هَذَا الْخَبَرَ ، فَقَالَ لِي : مَنْ حَدَّثَكَ بِهَذَا ؟ فَقُلْتُ لَهُ : حَدَّثَنِي بَعْضُ جَلَاوِزَةِ السَّوَادِ ، فَقَالَ لِي : لَا يَكْدُ يَخْفَى عَلَى النَّاسِ شَيْءٌ .

۱۱۔ علی بن قیسؒ ایک دیہاتی قاضی سے بیان کیا کہ میں نے بادشاہ کے ایک افسر کو دیکھا کہ امام حسن عسکری کے گھر کا دروازہ توڑ رہا ہے پس حضرت صاحب الامرؑ کے پاس آپ کے ہاتھ میں ایک ہتھیار تھا۔ اس سے آپ نے فرمایا۔ تم یہ کیا کر رہے ہو۔ اس حاکم نے کہا۔ جعفر کذاب کا گمان یہ ہے کہ آپ کے والد لاؤد مرے ہیں پس اگر یہ آپ کا گھر ہے تو میں واپس جاتا ہوں یہ کہہ کر وہ گھر سے واپس آگیا۔ علی بن قیس کا بیان ہے کہ اس گھر کے نوکروں میں سے ایک نوکر نکلا۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا۔ اس نے کہا کہ یہ تم سے کس نے بیان کیا میں نے کہا دیہات کے ایک قاضی نے۔ اس نے کہا بیخبر لوگوں سے پرشیدہ نہ رہے گی۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمَكْفُوفِ، عَنْ عَمْرِو الْأَهْوَازِيِّ قَالَ: أَرَانِيهِ أَبُو مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَالَ: هَذَا صَاحِبُكُمْ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھے صاحب الامر کو دکھلا کر فرمایا۔ یہ ہیں تمہارے امام

۱۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ النَّبَسَابُورِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي نَصْرِ ظَرْفِيفِ الْخَادِمِ أَنَّهُ رَأَاهُ.

۱۳۔ ابو نصر ظریف خادم امام حسن عسکری علیہ السلام کہتا ہے کہ میں نے صاحب الامر علیہ السلام کو دیکھا۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَالحَسَنِ ابْنَيْ عَلِيٍّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ فِي سَفَرٍ تَسْعَ وَ سَبْعِينَ وَمِائَتَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَبْدِيِّ، عَنْ ضَوْءِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَجَلِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ فَارِسَ سَمَّاهُ أَنَّ أَبَا مُحَمَّدٍ أَرَاهُ إِثْنًا.

۱۴۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام نے مجھے حضرت صاحب الامر علیہ السلام کو دکھایا۔

۱۵۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي أَحْمَدَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْمَدَائِنِ قَالَ: كُنْتُ حَاجًّا مَعَ رَفِيقٍ لِي، قَوَّافَيْنَا إِلَى الْمَوْفِقِ فَإِذَا شَابَ قَاعِدٌ عَلَيْهِ إِزَارٌ وَ رِدَاءٌ وَ فِي رِجْلَيْهِ نَعْلٌ صَفْرَاءُ، قَوَّمْتُ الْإِزَارَ وَالرِّدَاءَ بِمِائَةِ وَ خَمْسِينَ دِينَارًا وَ لَبِسَ عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، قَدْنَا مِنْهُ سَائِلٌ فَرَدَدْنَاهُ، قَدْنَا مِنَ الشَّابِ فَسَأَلُهُ، فَحَمَلَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ وَ نَاوَلَهُ، فَدَعَا لَهُ السَّائِلُ وَ اجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ وَ أَطَالَ، فَقَامَ الشَّابُّ وَ غَابَ عَنَّا، فَدَنَوْنَا مِنَ السَّائِلِ فَقُلْنَا لَهُ: وَ يَحَاكَ مَا أَطَّلَاكَ؟ فَأَرَانَا حَصَاةً ذَهَبَ مُضَرَّ سَةً، قَدَرْنَاهَا عِشْرِينَ مِثْقَالًا، فَقُلْتُ لِصَاحِبِي: مَوْلَانَا عِنْدَنَا وَ نَحْنُ لَا نَدْرِي ثُمَّ دَهَبْنَا

فِي طَلَبِهِ قَدَرْنَا الْمَوْقِفَ كُلَّهُ، فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهِ، فَسَأَلْنَا كُلَّ مَنْ كَانَ حَوْلَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَقَالُوا: شَاطِئُ عَلَوِيٍّ يَجِئُ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَا شِئًا.

۱۵۔ راوی کہتا ہے کہ میں اپنے ایک ہمراہی کے ساتھ حج کر رہا تھا جب عرفات میں ہم پہنچے تو میں نے ایک نوجوان کو بیٹھ پایا جو ایک لنگ اور ردائ پہنے ہوئے تھا اور زرد رنگ کا جو تاپیروں میں تھا میں لنگ اور ردائ کی قیمت کا اندازہ لگا یا ۵۰ دینار اور یہ کہ سفر کی تسکین کا کوئی اثر ان پر نہ تھا ایک سائل ہمارے پاس آیا۔ ہم نے اس کو رد کر دیا۔ وہ اس جوان کے پاس گیا اور اس سے سوال کیا۔ اس نے زمین سے کچھ اٹھایا اور لے لے دیا۔ سائل نے اسے دعا دی اور یہی دعا کی جوان وہاں سے اٹھا اور غائب ہو گیا۔ ہم دونوں سائل کے قریب آئے اور ہم نے اس سے کہا تجھے اس جوان نے کیا دیا۔ اس نے ہمیں دکھایا وہ سونے کی ایک دندانہ دار ٹلی تھی جو میں منقار و زنی تھی میں نے اپنے ساتھی سے کہا ہمارا مولا ہمارے پاس تھا اور ہم نے نہ جانا۔ پھر ہم اس کی تلاش میں چلے اور تمام عرفات میں ڈھونڈا۔ لیکن پتہ نہ چلا۔ پھر ہم نے مکہ اور مدینہ کے تمام لوگوں سے پوچھا۔ انھوں نے کہا کہ ایک جوان علوی ہر سال پاپیادہ حج کرتا ہے۔

## چھترواں باب حضرت کے نام لینے کی نہی

(باب ۷۶)

فِي التَّهْوِي عَنْ الْأَسْمَاءِ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ نُجَيْمٍ، عَمَّنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْعَلَوِيِّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: الْخَلْفُ مِنْ بَعْدِي الْحَسَنُ، فَكَيْفَ لَكُمْ بِالْخَلْفِ مِنْ بَعْدِ الْخَلْفِ؟ فَقُلْتُ: وَ لِمَ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ؟ قَالَ: إِنَّكُمْ لَا تَرَوْنَ شَخْصَهُ وَلَا يَجِلُّ لَكُمْ ذِكْرُهُ بِأَسْمِهِ، فَقُلْتُ: فَكَيْفَ نَذْكُرُهُ؟ فَقَالَ: قُولُوا: الْحُجَّةُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام علی نقی علیہ السلام سے سنا کہ میرے بعد میرے جانشین جن عسکری علیہ السلام ہیں پھر فرمایا تم کیا طریقہ اختیار کرو گے ان کے فرزند کے ساتھ، میں نے کہا آپ نے یہ کیوں فرمایا، فرمایا تم اس کے وجود کو نہ دیکھو گے اور نہیں جانتے ہو گا تمہارے لئے ان کا نام لے کر ذکر کرنا۔ میں نے کہا پھر ہم کیسے ذکر کریں گے فرمایا۔ یہ کہنا حجت آل محمد



صلوات اللہ وسلامہ

۲۔ عَلِيُّ بْنُ نُجَيْمٍ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الصَّالِحِيِّ قَالَ: سَأَلَنِي أَصْحَابُنَا بَعْدَ مُصَيِّ أَبِي نُجَيْمٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنِ اسْأَلْ عَنِ الْأَسْمِ وَالْمَكَانِ . فَخَرَجَ الْجَوَابُ : إِنَّ دَلَّتْهُمْ عَلَى الْأَسْمِ أَذَاعُوهُ وَإِنْ عَرَفُوا الْمَكَانَ دَلُّوا عَلَيْهِ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے انتقال کے بعد ہمارے اصحاب نے کہا کہ میں حضرت صاحب الامر سے ان کا نام اور جگہ معلوم کروں جواب آیا اگر کیا تم نام معلوم کرو گے تو لوگ اسے شہرت دیں گے اور یہ ہمارے خاندان کے لئے مفرت رساں ہو گا اور اگر مکان کا پتہ چل گیا تو حیرت زدہ ہو جائیں گے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ نُجَيْمٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ ، عَنِ الرَّيَّانِ بْنِ الصَّلْتِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ - وَسُئِلَ عَنِ الْقَائِمِ - فَقَالَ : لَا يُرَى جِسْمُهُ وَلَا يُسَمَّى اسْمُهُ .

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ حضرت سے جب قائم آل محمد کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ ان کا جسم نہیں دیکھا جائے گا اور ان کا نام نہیں لیا جائے گا۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ ، عَنِ ابْنِ رِثَابٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ لَا يُسَمَّى بِاسْمِهِ إِلَّا كَافِرٌ .

۴۔ راوی کہتا ہے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ صاحب الامر کو ان کے نام سے نہ پکارا جائے مگر کافر۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آل رسول کے لئے وہ آشنا و فاک دور تھا کہ حضرت صاحب الامر توضیح :- علیہ السلام کا نام لینا اور ان کو موجود کہنا جان جو کھوں کا معاملہ تھا۔

## شہتروال باب امر نادر حال غیب میں

( باب ۷۷ )

نادر فی حال الغیبة

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ نُجَيْمِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَذَّافٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ ،

وَعَنْ بَنِي يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعِبَادُ مِنَ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَأَرْضَى مَا يَكُونُ عَنْهُمْ إِذَا افْتَقَدُوا حُجَّةَ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ وَلَمْ يَظْهَرْ لَهُمْ وَلَمْ يَعْلَمُوا مَكَانَهُ وَهُمْ فِي ذَلِكَ يَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَمْ تَبْطُلْ حُجَّةُ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا مَبِثَّقُهُ، فَمِنْهَا فَتَوَقَّعُوا الْفَرَجَ صَبَاحًا وَمَسَاءً فَإِنَّ أَشَدَّ مَا يَكُونُ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى أَعْدَائِهِ إِذَا افْتَقَدُوا حُجَّتَهُ وَلَمْ يَظْهَرْ لَهُمْ وَقَدْ عَلِمَ أَنَّ أَوْلِيَاءَهُ لَا يَرْتَابُونَ وَلَوْ عَلِمَ أَنَّهُمْ يَرْتَابُونَ مَا غَيَّبَ حُجَّتَهُ عَنْهُمْ طَرَفَةً عَيْنٍ وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ إِلَّا عَلَى رَأْسِ شِرَارِ النَّاسِ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بندوں کو نزدیک خدا سے اور خدا کا راضی ہونا ان سے ایسی حالت میں ہے جب وہ حجت خدا کو غائب پائیں اور وہ ان پر ظاہر نہ ہوں اور ان کی جائے قیام کو نہ جانیں اور اس کا علم رکھیں کہ حجت خدا سے زمانہ خالی نہیں ہوتا اور نہ جو اس کا عہد بندوں سے ہے وہ باطل ہوتا ہے لیکن ان کو چاہیے کہ ہر لمحہ وشام ظہور حضرت حجت علیہ السلام کی توقع رکھیں جب حجت خدا کا غائب ہونا یہ علامت ہے اس کی خدا کا غضب ہے اس کے دشمنوں پر امام کو ظاہر نہیں کیا گیا ان پر اور خدا کو اس کا علم ہے کہ اس کے اولیاء وجود حضرت حجت میں شک نہیں کرتے اور اگر وہ شک کرنے والے ہوتے تو وہ حضرت کو غائب نہ کرتا ایک دن کے لئے بھی اور یہ شک تو بدترین لوگوں ہی کو ہوتا ہے۔

۲۔ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَرْثَدَاسٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى وَالْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَمَّارِ السَّابَّاطِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَيُّمَا أَفْضَلٍ: الْعِبَادَةُ فِي السِّرِّ مَعَ الْأِمَامِ مِنْكُمْ الْمُسْتَتِرِ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ أَوِ الْعِبَادَةُ فِي ظُهُورِ الْحَقِّ وَدَوْلَتِهِ، مَعَ الْأِمَامِ مِنْكُمْ الظَّاهِرِ؟ فَقَالَ: يَا عَمَّارُ! الصَّدَقَةُ فِي السِّرِّ وَاللَّهُ أَفْضَلُ مِنَ الصَّدَقَةِ فِي الْعِلَانِيَةِ وَكَذَلِكَ وَاللَّهُ عِبَادَتُكُمْ فِي السِّرِّ مَعَ إِمَامِكُمُ الْمُسْتَتِرِ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ وَتَخَوُّكُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ وَحَالِ الْهَدَنَةِ أَفْضَلُ مِنْ يَعْبُدُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ذِكْرُهُ فِي ظُهُورِ الْحَقِّ مَعَ إِمَامِ الْحَقِّ الظَّاهِرِ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ وَلَيْسَتْ الْعِبَادَةُ مَعَ الْخَوْفِ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ مِثْلَ الْعِبَادَةِ وَالْأَمْنِ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ. وَاعْلَمُوا أَنَّ مَنْ صَلَّى مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَلَاةً قَرِيبَةً فِي جَمَاعَةٍ، مُسْتَتِرًا بِهَا مِنْ عَدُوِّهِ فِي وَقْتِهَا فَأَتَمَّهَا، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ خَمْسِينَ صَلَاةً قَرِيبَةً فِي جَمَاعَةٍ، وَمَنْ صَلَّى مِنْكُمْ صَلَاةً قَرِيبَةً وَخَدَّه مُسْتَتِرًا بِهَا مِنْ عَدُوِّهِ فِي وَقْتِهَا فَأَتَمَّهَا، كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا خَمْسًا وَعِشْرِينَ صَلَاةً قَرِيبَةً وَخَدَّائِيَّةً وَمَنْ صَلَّى مِنْكُمْ صَلَاةً نَافِلَةً لَوْ قَرَأَهَا فَأَتَمَّهَا، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ صَلَوَاتٍ نَوَافِلَ، وَمَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ

حَسَنًا، كَتَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ بِهَا عَشْرِينَ حَسَنَةً وَيَضَاعِفُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَسَنَاتِ الْمُؤْمِنِ مِنْكُمْ إِذَا أَحْسَنَ أَعْمَالَهُ وَدَانَ بِالتَّقِيَّةِ عَلَى دِينِهِ وَإِمَامِهِ وَنَفْسِهِ وَأَمْسَكَ مِنْ لِسَانِهِ أَضْعَافًا مُضَاعَفَةً، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَرِيمٌ

قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدَّوَاللهِ رَغِبْتَنِي فِي الْعَمَلِ وَحَنَنْتَنِي عَلَيْهِ وَلَكِنْ أُجِبُ أَنْ أَعْلَمَ كَيْفَ صِرْنَا نَحْنُ الْيَوْمَ أَفْضَلُ أَعْمَالًا مِنْ أَصْحَابِ الْأِمَامِ الظَّاهِرِ مِنْكُمْ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ وَنَحْنُ عَلَى دِينٍ وَاحِدٍ ، فَقَالَ : إِنَّكُمْ سَبَقْتُمُوهُمْ إِلَى الدُّخُولِ فِي دِينِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى الصَّلَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَإِلَى كُلِّ خَيْرٍ وَفَقِدُوا إِلَى عِبَادَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ زِكْرُكُمْ مِنْ أَمِنْ عَدُوِّكُمْ مَعَ إِمَامِكُمُ الْمُسْتَبَرِّ، مُطِيعِينَ لَهُ صَابِرِينَ مَعَهُ، مُنْتَظِرِينَ لِدَوْلَةِ الْحَقِّ، خَائِفِينَ عَلَى إِمَامِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ مِنَ الْمُلُوكِ الظَّالِمَةِ تَنْظُرُونَ إِلَى حَقِّ إِمَامِكُمْ وَحُفُوقِكُمْ فِي أَيْدِي الظَّالِمَةِ، قَدَّمْتُمْ كَمِ ذَلِكِ وَاضْطَرُّوَكُمْ إِلَى حَرِّ الدُّنْيَا وَطَلَبِ الْمَعَاشِ مَعَ الصَّبْرِ عَلَى دِينِكُمْ وَعِبَادَتِكُمْ وَطَاعَةِ إِمَامِكُمْ وَالْخَوْفِ مِنْ عَدُوِّكُمْ ، فَبِذَلِكَ ضَاعَفَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكُمْ الْأَعْمَالَ فَهَبْنَا لَكُمْ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَا تَرَى إِذَا أَنْ نَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ الْفَائِزِ وَيُظْهَرُ الْحَقُّ وَنَحْنُ الْيَوْمَ فِي إِمَامَتِكَ وَطَاعَتِكَ أَفْضَلُ أَعْمَالًا مِنْ أَصْحَابِ دَوْلَةِ الْحَقِّ وَالْعَدْلِ ؟ فَقَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ أَمَا تَجِبُونَ أَنْ يُظْهَرَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْحَقُّ وَالْعَدْلُ فِي الْبِلَادِ وَيَجْمَعَ اللَّهُ الْكَلِمَةَ وَيُؤَلِّفَ اللَّهُ بَيْنَ قُلُوبٍ مُخْتَلِفَةٍ وَلَا يَعْصُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَرْضِهِ وَتَقَامَ حُدُودُهُ فِي خَلْقِهِ وَيَرِدَّ اللَّهُ الْحَقُّ إِلَى أَهْلِهِ فَيُظْهَرَ ، حَتَّى لَا يَسْتَخْفِيَ بِشَيْءٍ مِنَ الْحَقِّ مَخَافَةَ أَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ ، أَمَا وَاللَّهِ يَأْعَمَّارُ لَا يَمُوتُ مِنْكُمْ مَيِّتٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي أَنْتُمْ عَلَيْهَا إِلَّا كَانَ أَفْضَلَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ كَثِيرٍ مِنْ شُهَدَاءِ بَنِي وَاحِدٍ فَابْشَرُوا ،

۲۔ عمار سا باطل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کون سی عبادت افضل ہے آیا وہ جو دولت باطل میں امام مستور کے ساتھ ہو خفیہ طور پر یا وہ عبادت جو حق کی حکومت میں امام ظاہر کے ساتھ ہو، فرمایا اے عمار پوشیدہ صدقہ علانیہ صدقہ سے بہتر ہوتا ہے اسی طرح واللہ تمہاری وہ عبادت ہے جو سلطنت باطل میں امام غائب کے ساتھ ہو اور اس سلطنت باطل میں تم کو تمہارے دشمن سے دُرا تا ہوں اور اہل حق کا اپنے دعوت حق کو سلطنت باطل میں چھوڑ دینا افضل ہے اس شخص کی عبادت سے جو عبادت کرتا ہے ظہور حق کے وقت امام برحق کے ظاہر ہونے پر سلطنت حق میں اور نہیں ہے دولت باطل میں خوف کے ساتھ عبادت کرنا مثل اس عبادت کے جو بحالت امن ہو اہل حق کی سلطنت میں ۔

اور یہ بھی جان لو کہ تم میں سے جو شخص کسی دن ایک فرض نماز جماعت کے ساتھ صبح وقت پر اپنے دشمن سے چھپا کر پڑھے اور اس کو تمام کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو پچاس فرض نمازوں کا ثواب عطا کرتا ہے اور جو کوئی ایک نماز واجب فرادی اپنے دشمن سے چھپا کر پڑھے اور وقت پر اسے پورا کرے تو خدا اسے ۲۵ فرادی واجب نمازوں کا ثواب دیتا ہے اور جو ایک نماز نافلہ وقت پر ادا کرے تو خدا اسے دس سنت نمازوں کا ثواب دیتا ہے اور جو چھپا کر نیکی کرتا ہے تو خدا اسے بین نیکیوں کا ثواب دیتا ہے اور اللہ اس مومن کے حسنات کو دو گنا کر تلہے جو اچھے افعال بجالائے اور عمل کرے تقیہ پر اپنے دین اور اپنے امام اور اپنے نفس کی حفاظت کے لئے اور اپنی زبان کو روکے سہے اور اس کو دو چاند ثواب ملے گلے گلے شک اللہ کریم ہے میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں آپ نے عمل کی طرف مجھے رغبت دلائی اور اس کے لئے اُسجارا۔ لیکن میں جاننا چاہتا ہوں کہ کیونکہ ہم افضل ہوں گے از روئے اعمال ان اصحاب سے جو امام ظاہر کے ساتھ ہوں سلطنت حق و راستا لیکہ ہم دین و اہد پر ہیں فرمایا تم سبقت لے گئے ان پر داخل ہونے سے دین خدا میں اور نماز روزہ حج اور ہر امر خیر میں جس کی توفیق اللہ نے دی اور اللہ کی عبادت کی طرف سبقت کرنے میں اپنے دشمن سے پوشیدہ طور پر بجالانے میں اپنے نائب امام کے ساتھ اس کی اطاعت میں رہتے ہوئے اور اس کے ساتھ صبر سے کام لیتے ہوئے اور سلطنت حق کا انتظار کرتے ہوئے اور ظالم بادشاہوں سے اپنی جان اور اپنے امام کی جان سے خوفزدہ ہو کر اور انتظار کرتے ہوئے اپنے امام اور اپنے حقوق کے واپس لینے کا ان ظالموں سے جنہوں نے تمہارے حقوق روک رکھے ہیں اور انہوں نے مضطرب دیا ہے کہ تم کو کسب دنیا کے لئے محنت و مشقت کے ساتھ اور مجبور کئے گئے ہو۔ صبر کر نے پر اپنے دین کے اپنی عبادت کے اور اپنے امام کی اطاعت کے معاملے میں اور تمہیں ہر وقت اپنے دشمن کا خوف رہتا ہے یہ وجہ ہیں جن کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے تمہارے اجر کو دو گنا کر دیا ہے پس تمہیں یہ گوارا ہو۔

میں نے کہا کیا فرماتے ہیں آپ اس صورت میں جبکہ ہوں گے ہم اصحاب قائم آل محمد سے اور حق ظاہر ہو گا۔ دراستا لیکہ اب ہم آپ کی امامت و اطاعت میں رہ کر افضل ہیں از روئے اعمال ان لوگوں سے جو سلطنت حق میں ہوں گے اور وہ دولت عدل میں ہوگی فرمایا سبحان اللہ کیا تم یہ دوست نہیں رکھتے کہ اللہ شہروں میں حق اور عدل کو قائم کرے اور سب کو ایک کلمہ پر جمع کرے اور اختلاف دالے دلوں میں الفت پیدا کرے اور لوگوں کو ایسا بنادے کہ وہ روئے زمین پر اس کی نافرمانی نہ کریں اور حدود شریعت لوگوں میں قائم ہو جائے اور اللہ قائم آل محمد کے زمانہ میں حق کو اس کے اہل کی طرف لوٹائے گا اور وہ اس طرح ظاہر ہو گا کہ کوئی حق کی بات کسی کے خوف سے چھپی نہ رہے گی۔ خدا کی قسم اے عمار! تم میں سے کوئی نہ مرے گا اس حال میں کہ تم ہو مگر یہ کہ عند اللہ اس کی تفصیلت ہوگی بہت سے شہیدوں پر بدر اور احد کے پس تم کو بشارت ہو۔

يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ :  
 حَدَّثَنِي الثَّقَفُ مِنْ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّهُمْ سَمِعُوا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ فِي خُطْبَةٍ لَهُ :  
 اللَّهُمَّ وَإِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّ الْعِلْمَ لَا يَأْرِزُ كُلَّهُ وَلَا يَنْقُطِعُ مَوَادُّهُ وَأَنَّكَ لَا تَخْلِي أَرْضَكَ مِنْ حُجَّةٍ لَكَ  
 عَلَى خَلْقِكَ ، ظَاهِرٍ لَيْسَ بِالْمُطَاعِ أَوْ خَائِفٍ مَغْمُورٍ ، كَيْلًا تَبْطُلَ حُجَّتُكَ ، وَلَا يَضِلَّ أَوْلِيَاؤُكَ بَعْدَ إِدْهَاتِهِمْ ،  
 بَلْ أَيْنَ هُمْ وَكَمْ ؟ أُولَئِكَ الْأَقْلُونَ عَدَدًا وَالْأَعْظَمُونَ عِنْدَ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ قَدَرًا ، الْمُتَسِمِعُونَ لِقَادَةِ الدِّينِ ،  
 الْأُيُمَةِ الْهَادِينَ ، الَّذِينَ يَتَأَذَّبُونَ بِأَدَابِهِمْ وَيَنْهَجُونَ نَهَجَهُمْ ، فَعِنْدَ ذَلِكَ يَهْجُمُ بِهِمُ الْعِلْمُ عَلَى حَقِيقَةِ  
 الْإِيمَانِ ، فَتَسْتَجِيبُ أَرْوَاحُهُمْ لِقَادَةِ الْعِلْمِ وَيَسْتَلِينُونَ مِنْ حَدِيثِهِمْ مَا اسْتَوْعَرَ عَلَى غَيْرِهِمْ وَيَأْتِسُونَ  
 بِمَا اسْتَوْحَشَ مِنْهُ الْمَكْدِبُونَ وَأَبَاءُ الْمُسْرِفُونَ ، أُولَئِكَ أَتْبَاعُ الْعُلَمَاءِ صَحْبُوا أَهْلَ الدُّنْيَا بِطَاعَةِ اللَّهِ  
 تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَأَوْلِيَائِهِ وَدَانُوهُ بِالتَّقِيَّةِ عَنْ دِينِهِمْ وَالْخَوْفِ مِنْ عَدُوِّهِمْ ، فَأَرْوَاحُهُمْ مُعَلِّقَةٌ بِالْمَحَلِّ  
 الْأَعْلَى فَمَلِكَاؤُهُمْ وَأَتْبَاعُهُمْ خُرُسٌ صُمْتُ فِي دَوْلَةِ الْبَاطِلِ ، مُنْتَظِرُونَ لِدَوْلَةِ الْحَقِّ وَسَيُحِقُّ  
 اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَمْجُقُ الْبَاطِلَ ، هَا ، طُوبَى لِمَنْ عَلَى صَبْرِهِمْ عَلَى دِينِهِمْ فِي خَالِ هُدْيَتِهِمْ وَيَأْشُقُوا  
 إِلَى زُؤْيَتِهِمْ فِي خَالِ ظُهُورِ دَوْلَتِهِمْ وَسَيَجْمَعُنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ فِي جَنَّاتٍ عَذْبٍ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ  
 وَأَرْوَاحِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ .

۳۔ رادی کہتا ہے کہ بیان کیا امیر المؤمنین علیہ السلام کے ثقہ اصحاب نے کہ انھوں نے سنا امیر المؤمنین سے ایک  
 خطبہ میں خداوند میں جانتا ہوں کہ کل علم کی وقت بطرف نہیں ہوتا اور اس کا مواد منقطع نہیں ہوتا اور تیری زمین تیری  
 مخلوق پر تیری حجت سے خالی نہیں ہوتی خواہ وہ ظاہر ہوں بدوں اس کے کہ لوگ اس کی اطاعت کریں یا خائف پوشیدہ  
 کہ تاکہ کسی زمانہ میں بھی تیری حجت مخلوق پر باطل نہ ہو اور تیرے دوست ہدایت پانے کے بعد گمراہ نہ ہوں کہاں ہیں  
 اور کہتے ہیں تیرے اولیاء ازر دے شمار بہت کم ہیں اور ان کی عظمت قدر خدا کے نزدیک زیادہ ہے وہ پیشوائے  
 دین اور آئمہ ہادین کے تابعین ہیں اور ان کے آداب سے ادب حاصل کرتے ہیں اور انہی کے طریقہ پر چلتے ہیں ایسی صورت  
 میں حقیقت ایمان کا علم ان پر سچوم کرتا ہے پس ان کی رو میں قبول کرتی ہیں اپنے پیشواؤں کے علم کو اور ان کے  
 دل نرم ہوتے ہیں ان کی حدیثوں سے اور انکی بیان کردہ حدیثوں سے اعراض کرتے ہیں اور ان کے غیر کی باتوں سے بیزار  
 ہوتے ہیں اور انوس ہوتے ہیں ان چیزوں سے اور جھوٹوں سے وحشت ہوتی ہے اور صرف اس کا انکار کرتے ہیں یہ  
 لوگ علماء کے پیرو ہیں اور اطاعت خدا و اولیائے خدا کے تحت وہ اہل دنیا سے معاجرت کرتے ہیں اور صل کرتے  
 ہیں تقیہ پر اپنے دین کی حفاظت کے لئے اور اپنے دشمن کے خوف سے ، پس ان کی رو میں بلند مرتبہ پر فائز ہیں اور ان

کے علماء و اتباع خاموش ہیں دشمنوں کے خوف سے حکومت باطلہ میں اور انتظار کر رہے ہیں حکومت حق کا اور اللہ اپنے کلمات کو حق سے ثابت کر دے گا اور باطل کو مٹائے گا آگاہ ہو کہ خوشخبری ہے ان کے لئے اس صبر کے متعلق جو انھوں نے دین کے معاملہ میں مصائب و آلا پر کیا اور کیسا شوق ہے ان کو اپنی دولت و حکومت حق کے وقت ظہور کو دیکھنے کا اور عنقریب اللہ ہمیں اور ان کو جمع کرے گا جنات عدن میں اور ان کے ملک صالح آباد و اجداد کو اور ان کی ازواج و ذریت کو۔

## اٹھتر واں باب بیان غیبت

(بَابُ فِي الْغَيْبَةِ) ۷۸

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوفِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّرَفِيِّ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ يَمَانَ التَّمَارِ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جُلُوسًا فَقَالَ لَنَا: إِنَّ لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ غَيْبَةً، الَّتِي تَمَسُّكَ فِيهَا بِدِينِهِ كَالْخَارِطِ لِلْقَنَادِثِ قَالَ: هَكَذَا يَبْدُو. فَأَيْكُمْ يُمْسِكُ شَوْكَ الْقَنَادِثِ بِدِينِهِ؟ ثُمَّ أَطْرَقَ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ غَيْبَةً، فَلْيَتَّقِ اللَّهَ عَبْدُ وَلِيَتَمَسَّكَ بِدِينِهِ.

۱۔ راوی کہتا ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھے تھے حضرت نے فرمایا کہ صاحب الامر کے لئے غیبت ضروری ہے اس حالت میں دین سے تمک رکھنے والا دشمنان دین کی مخالفت کے باعث، ایسا ہوگا جیسے خالہ درخت پر ہاتھ کھینچنے والا، پھر حضرت نے سر جھکایا اور فرمایا صاحب امر امامت کے لئے غیبت ضروری ہے بندہ کو چاہیے کہ خدا سے ڈرے اور اپنے دین سے تمک رکھے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عِيسَى بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا قَعِدَ الْخَامِسُ مِنْ وَلَدِ السَّابِعِ فَإِنَّ اللَّهَ فِي آذَانِكُمْ لَا يُزِيلُكُمْ عَنْهَا أَحَدٌ، يَا بَنِيَّ إِنَّهُ لَا بَدَ لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ مِنْ غَيْبَةٍ حَتَّى يَرْجِعَ عَنْ هَذَا الْأَمْرِ مَنْ كَانَ يَقُولُ بِهِ، إِنَّمَا هِيَ مَخْنَعَةٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ امْتَحَنَ بِهَا خَلْقَهُ، لَوْ عَلِمَ آبَاؤُكُمْ وَأَجْدَادُكُمْ بِهَا أَسَحَ مِنْ هَذَا الْأَتْبَعُوهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي مَنْ الْخَامِسُ مِنْ وَلَدِ السَّابِعِ؟ فَقَالَ: يَا بَنِيَّ، عَفْوُكُمْ تَصَغُرُ

عَنْ هَذَا وَأَحْلَامُكُمْ تَصْبِقُ عَنْ حَمَلِهِ وَلَكِنْ إِنْ تَعْبَسُوا فَسَوْفَ تَنْدُرُ كُونُهُ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب پانچواں امام فائب ہوگا اولاد امام ہفتم سے پس چاہیے کہ تم اللہ سے ڈرو اپنے دین کے متعلق کوئی تمہیں اس سے ہٹانہ دے بیٹا۔ اس امر امامت کے صاحب کا فائب ہونا ضروری ہے یہاں تک کہ پلٹ جائیں گے اس امر امامت سے اس کے قابل یہ فیبت امتحان ہے خدا کی طرف سے اس کی مخلوق کا۔ اگر تمہارے (یعنی لوگوں کے) آبا و اجداد (یہ جانتے کہ صحیح ترین دین یہ ہے تو البتہ اس کا اتباع کرتے راوی نے کہا میں نے پوچھا پانچواں کون سے اس ساتویں کی اولاد سے فرمایا تمہاری عقول اس سے قاصر ہیں اور تمہاری انہماک کا دامن تنگ ہے اس کے اٹھانے سے اگر تم زندہ رہو گے تو ضرور اس کو پاؤ گے۔

۳۔ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْمُسَاوِرِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّا كُنَّا وَالتَّوْبَةُ أَمَّا وَاللَّهِ لَيَغِيْبَنَّ إِمَامُكُمْ سِنِينَ مِنْ دَهْرِكُمْ وَلَنُحْصَنَ حَتَّى يُقَالَ: مَاتَ، قِيلَ: هَلْكَ، يَا بَنِي وَادِئِكَ؟ وَلَنَتَمَعَّنَ عَلَيْهِ عِبُورُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَنُكْتَمَنَّ كَمَا تُكْتَمُّ السُّفُنُ فِي أَمْوَاجِ الْبَحْرِ، فَلَا يَنْجُو إِلَّا مَنْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَهُ وَكَتَبَ فِي قَلْبِهِ الْإِيمَانَ وَآيَدَهُ بِرُوحٍ مِنْهُ وَلَنُرَقَعَنَّ اثْنَا عَشَرَ رَايَةً مُشْتَبِهَةً، لَا يَنْدِي أَيُّ مِنْ أَيِّهِ، قَالَ: فَكَيْفَ تَمَّ قُلْتُ: فَكَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: فَظَنَرُ إِلَى شَمْسٍ دَاخِلَةٍ فِي الصُّفَةِ، فَقَالَ: يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ تَرَى هَذِهِ الشَّمْسُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَمْرًا أَتَيْنُ مِنْ هَذِهِ الشَّمْسِ.

۳۔ مفصل سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ اپنے کو رفع تشہیر سے بجاؤ خدا کی قسم تمہارا امام برسوں فائب رہے گا اور لوگ گریز کریں گے اس عقیدے سے نا اینکہ یہ کہا جائے گا کہ وہ مر گئے قتل ہو گئے ہلاک ہو گئے یا کسی وادی میں چلے گئے اور مومنین کی آنکھوں سے ان کے فراق میں آنسو بہیں گے اور وہ اس طرح مضطرب ہوں گے جیسے کشتیاں امواج بحر میں، پس اس مصیبت کے بھنور سے نجات نہ پائے گا مگر جو شخص جس کے عہد کو خدا نے قائم رکھا ہوگا اور جس کے ایمان کو اس کے قلب میں مضبوط بنا دیا ہوگا اور اپنی رحمت سے اس کی تائید کی ہوگی اور بارہ جھنڈے شہادت کے بلند ہوں گے کوئی نہ جانے گا کہ وہ کہاں کہاں سے اٹھے ہیں راوی کہتا ہے یہ سن کر میں رویا اور کہنے لگا پھر ہم کیا کریں گے پھر آپ نے دھوپ کی طرف دیکھا جو جیو تر سے پر پھیلی ہوئی تھی اور فرمایا۔ اے ابو عبد اللہ (کنیت راوی) تم اس دھوپ کو دیکھتے ہو میں نے کہا ہاں فرمایا واللہ ہمارا امر اس سے زیادہ روشن ہے (یعنی ظہور قائم آل محمد ہو کر رہے گا)

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ فَصَّالَةَ بْنِ أَبِي دُؤَبٍ، عَنْ سَدِيرِ الصَّيْرِقِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنْ فِي صَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ شَبْهًا مِنْ يُوسُفَ عليه السلام،

قَالَ : قُلْتُ لَهُ : كَأَنَّكَ تَذْكُرُ حَيَاتَهُ أَوْ غَيْبَتَهُ ؟ قَالَ : فَقَالَ لِي : وَمَا يَسْكُرُ مِنْ ذَلِكَ هَذِهِ الْأُمَّةُ أَشْبَاهُ  
الْخَنَازِيرِ ، إِنَّ إِخْوَةَ يُوسُفَ ۑ كَانُوا أَسْبَاطًا أَوْلَادًا أَنْبِيَاءَ تَاجِرُوا وَيُوسُفَ وَبَايَعُوهُ وَ خَاطَبُوهُ وَهُمْ  
إِخْوَتُهُ وَهُوَ أَخُوهُمْ ، فَلَمْ يَعْرِفُوهُ حَتَّى قَالَ : أَنَا يُوسُفُ وَهَذَا أَخِي ، فَمَا تَسْكُرُ هَذِهِ الْأُمَّةُ الْمَلْعُونَةُ  
أَنْ يَفْعَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِحُجَّتِهِ فِي وَقْتٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ ، كَمَا فَعَلَ بِيُوسُفَ ، إِنَّ يُوسُفَ ۑ كَانَ إِلَيْهِ  
مُلْكٌ وَمَصْرٌ وَكَانَ بَيْنَهُ وَاللَّهِ مَسِيرَةٌ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا ، فَلَوْ أَدَّادَنْ يُعْلِمُهُ لَقَدَدَّ عَلَى ذَلِكَ ، لَقَدَسَادَ  
يَعْقُوبَ ۑ وَوَلَدَهُ عِنْدَ الْبَشَارَةِ تِسْعَةَ أَيَّامٍ بَدَوْا هَمَّ إِلَى مِصْرَ . فَمَا تَسْكُرُ هَذِهِ الْأُمَّةُ أَنْ يَفْعَلَ اللَّهُ جَلَّ  
وَعَزَّ بِحُجَّتِهِ كَمَا فَعَلَ بِيُوسُفَ ، أَنْ يَمُشِيَ فِي أَسْوَاقِهِمْ وَيَطَّابُسُطَهُمْ حَتَّى يَأْذَنَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ لَهُ ،  
كَمَا أَذِنَ لِيُوسُفَ قَالُوا : أَتَيْتَكَ لَا أَنْتَ يُوسُفُ ؟ قَالَ : أَنَا يُوسُفُ .

۴۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ یہ امر امامت حضرت حجت مشابہ ہے امر  
یوسف سے راوی نے کہا اس سے آپ کی مراد زندگی میں ان کو بادشاہت ملنے سے ہے یا ان کے غائب ہونے سے ہے فرمایا انہیں  
انکار کریں گے اس امت سے گروہ لوگ جو مشابہ ہوں گے سوروں سے دراد یہ ہے کہ میرے یوسف کے غائب ہونے کو ان کے مرنے سے  
تعبیر کرتے تھے اسی طرح یہاں بھی کہیں گے۔

یوسف کے بھائی اسباط تھے اولاد انبیاء تھے (عام لوگوں سے زیادہ انہیں جاننا چاہیے تھا) انھوں نے تجارت  
کی اور یوسف کو بیچ ڈالا اور ان سے بات چیت بھی کرتے رہتے تھے وہ ان کے بھائی تھے اور یہ اس کے لیکن جب یہ  
بھائی مصر میں گئے تو حضرت یوسف کو نہ پہچانا۔ آخر انھوں نے بتایا کہ میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے پس کیوں  
انکار کرتی ہے یہ امت ملعونہ اس امر کا کہ جیسا خدا نے یوسف کے ساتھ کیا تھا وہ کسی اور وقت بھی اپنی حجت کے ساتھ  
کر سکتا ہے یوسف ملک مصر کے مالک تھے اور ان کے اور ان کے باپ کے درمیان اٹھارہ دن کا راستہ تھا اگر یوسف  
اپنے حالات سے آگاہ کر دیتے تو حضرت یعقوب اور ان کے بیٹے بیابان کے مختصر راستہ سے صرف نو روز میں پہنچ جاتے  
(مگر خدا کو ان کا غائب رکھنا ہی منظور تھا) پس یہ امت کیوں انکار کرتی ہے حضرت حجت کے متعلق ایسا ہونے سے  
جیسا یوسف کے لئے ہوا وہ باز اول میں چلتے پھرتے ہیں راہوں سے گزرتے ہیں اور جب تک حکم خدا ظہور کے لئے نہ ہوگا  
ایسا ہی ہوتا رہے گا چنانچہ جب تک خدا کو منظور نہ ہوا۔ ان کے بھائیوں نے ان کو نہ پہچانا اور جب مصلحت ظہور ہوئی  
تو پہچان گئے اور کہنے لگے کیا تم یوسف ہو یوسف نے کہا۔ ہاں میں یوسف ہوں۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ۑ يَقُولُ : إِنَّ لِلْغُلَامِ غَيْبَةً قَبْلَ أَنْ يَقُومَ ، قَالَ : قُلْتُ  
وَلَمْ ؟ قَالَ : يَخَافُ . وَأَمَّا بَيْنَهُ إِلَى بَطْنِهِ - ثُمَّ قَالَ : يَأْزُدُادَةَ . وَهُوَ الْمُنْتَظَرُ وَهُوَ الَّذِي يُشَكُّ



فِي وَلَادَتِهِ، مِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: مَاتَ أَبُوهُ بِالْخَلْفِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: حَمَلٌ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: إِنَّهُ  
وُلِدَ قَبْلَ مَوْتِ أَبِيهِ بِسَنَتَيْنِ وَهُوَ الْمُنتَظَرُ، غَيْرَ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يَمْتَحِنَ الشَّيْعَةَ، فَعِنْدَ ذَلِكَ  
يَرْتَابُ الْمُبْطِلُونَ يَا زُرَّادَةُ! [ قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنْ أَذْرَكَتَ ذَلِكَ الرَّمَانَ أَنِّي شَيْءٌ  
أَعْمَلُ؟ قَالَ يَا زُرَّادَةُ إِذَا أَذْرَكَتَ هَذَا الرَّمَانَ فَادْعُ بِهَذَا الدُّعَاءِ: «اللَّهُمَّ عَرِّ فَنَفْسَكَ فَإِنَّكَ  
إِنْ لَمْ تُعَرِّ فَنَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْ نَبِيَّكَ اللَّهُمَّ عَرِّ فَنَفْسِكَ رَسُولَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّ فَنَفْسِكَ  
رَسُولَكَ لَمْ أَعْرِفْ حُجَّتَكَ، اللَّهُمَّ عَرِّ فَنَفْسِكَ حُجَّتَكَ، فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّ فَنَفْسِكَ حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ  
عَنْ دِينِي، ثُمَّ قَالَ: يَا زُرَّادَةُ! لَا بُدَّ مِنْ قَتْلِ غُلَامٍ بِالْمَدِينَةِ، قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَلَيْسَ يَقْتُلُهُ  
جَيْشُ السَّعْيَانِيِّ؟ قَالَ: لَا وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ جَيْشُ آلِ بَنِي فَلَانٍ يَجِيءُ حَتَّى يَدْخُلَ الْمَدِينَةَ،  
فَيَأْخُذُ الْغُلَامَ فَيَقْتُلُهُ، فَإِذَا قَتَلَهُ بَغِيًّا وَعُدُوَانًا وَظُلْمًا لَا يَزْهَلُونَ، فَعِنْدَ ذَلِكَ تَوَقَّعَ  
الْفَرَجَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ.

۵۔ زرارہ سے مروی ہے کہ مجھ سے حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا حضرت حجت کی غیبت لو کہیں ہی سے شروع  
ہوگی۔ میں نے کہا یہ کیوں۔ فرمایا۔ دشمن کے خوف سے اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اپنے بطن کی طرف (یعنی وہ دشمن میری  
ہی نسل سے ہوگا یہ اشارہ ہے جعفر کذاب کی طرف) پھر فرمایا۔ اے زرارہ وہ امام منتظر ہوگا۔ اور اس کی  
ولادت میں شک کیا جائے گا۔ کوئی کہے گا۔ اس کے باپ لا ولد مرے، کوئی کہے گا حمل میں انتقال ہو گیا کہ کوئی کہے گا کہ وہ باپ  
کی موت سے دو سال پہلے پیدا ہوئے تھے حالانکہ وہ امام منتظر ہوں گے۔

سوائے اس کے نہیں کہ اللہ اس غیبت کے ذریعہ سے شیعوں کا امتحان لے گا اس زمانہ میں باطل پرست شک  
میں پڑ جائیں گے اے زرارہ۔ میں نے کہا اگر میں اس زمانہ غیبت کو پاؤں، تو کیا کروں۔ فرمایا۔ خدا سے یوں دعا کرنا۔  
خدا خدا مجھے اپنی ذات کی معرفت دے اگر تو نے اپنی معرفت نہ کرائی تو میں تیرے نبی کی معرفت حاصل نہ کر سکوں  
گا اور اگر ایسا ہوا تو میں دین سے گمراہ ہو جاؤں گا پھر فرمایا اے زرارہ ایسا بھی ہوگا کہ مدینہ میں ایک لڑکا قتل ہوگا میں نے کہا  
کیا اس کو سفیان ثوری کا شکرت قتل کر دیا فرمایا نہیں۔ بلکہ اس کو آل بنی فلال قتل کرے گی وہ لڑکا مدینہ میں داخل ہوگا لوگ  
اس کو پکڑ لیں گے اور قتل کر ڈالیں گے (اور یہ لڑکا اولاد امام حسن سے ہوگا) جب یہ ظلم وجود سے قتل ہوگا تو خدا پھر حجت  
نہ دے گا اور انشاء اللہ حضرت کا ظہور ہوگا۔

۶۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُسْتَسْنَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَّادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: يَفْقَدُ النَّاسُ إِمَامَهُمْ، يَشْهَدُ الْمَوْسِمَ،  
فَيَرَاهُمْ وَلَا يَرَوْنَهُ.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے لوگ امام کو نہ پہچان سکیں گے وہ موسم حج میں ہر سال آئیں گے وہ لوگوں کو دیکھیں گے لوگ ان کو نہ دیکھیں گے۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي مُنْذِبُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ قَابُوسَ ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ السَّيِّدِيِّ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرَقِيِّ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ مَالِكِ الْجَهَنِيِّ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ : أَتَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَوَجَدْتُهُ مُتَفَكِّرًا يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ! مَا لِي أَرَاكَ مُتَفَكِّرًا تَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ ، أَرَغَبْتَ مِنْكَ فِيهَا ؟ فَقَالَ : لَا وَاللَّهِ مَا رَغِبْتُ فِيهَا وَلَا فِي الدُّنْيَا يَوْمًا قَطُّ وَلَكِنِّي فَكَّرْتُ فِي مَوْلُودٍ يَكُونُ مِنْ ظَهْرِي [الْحَادِي عَشَرَ مِنْ وَلَدِي] ، هُوَ الْمَهْدِيُّ الَّذِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا وَقِسْطًا كَمَا مَلَأْتَ جَوْرًا وَظُلْمًا تَكُونُ لَهُ غَيْبَةٌ وَحَيَرَةٌ ، يَضِلُّ فِيهَا أَقْوَامٌ وَيَهْتَدِي فِيهَا آخَرُونَ ، فَقُلْتُ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ! وَكَمْ تَكُونُ الْحَيَرَةُ وَالْغَيْبَةُ ؟ قَالَ : سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سِتَّةَ أَشْهُرٍ أَوْ سِتَّةَ سِنِينَ ، فَقُلْتُ : وَإِنَّ هَذَا الْكَافِرُ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ كَمَا أَنَّهُ مَخْلُوقٌ وَأَنْتَى لَكَ بِهَذَا الْأَمْرِ يَا أَصْبَغُ ! أُولَئِكَ خِيَارُ هَذِهِ الْأُمَّةِ مَعَ خِيَارِ أَهْلِ بَرٍّ هَذِهِ الْعِثْرَةُ ، فَقُلْتُ : ثُمَّ مَا يَكُونُ بَعْدَ ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : ثُمَّ يَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ ، فَإِنَّ لَهُ بُدْءَاتٍ وَإِرَادَاتٍ وَغَايَاتٍ وَنَهَايَاتٍ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے ایک روز امیر المؤمنین علیہ السلام کو متفکر دیکھا آپ لکڑی کی ٹوک سے زمین کو رید رہے تھے میں نے کہا اے امیر المؤمنین میں آپ کو متفکر رہا ہوں کیا آپ کے دل میں رغبت سلطنت ہے فرمایا۔ نہیں میرے دل میں نہ کسی دن اس کی رغبت پیدا ہوئی ہے اور نہ دنیا کی، میں سوچ رہا ہوں اس مولود کے بارے میں جو میری فرزند گیا رہوں امام کی پشت سے ہوگا اس کا نام مہدی ہوگا جو زمین کو عدل و داد سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی اور ہوگی اس کے لئے رغبت اور حیرت، اور کچھ لوگ ہدایت پائیں گے اور کچھ لوگ گمراہ ہو جائیں گے۔

میں نے کہا۔ اے امیر المؤمنین یہ حیرت اور غیبت کتنے دن رہے گی۔ اتنا کہ بعد اس کے مومنین کو اطمینان ہو فرمایا بعض کو، دن بعض کو چھ ماہ اور بعض کو چھ سال، میں نے کہا کیا یہ امر ہونے ہی والا ہے۔ فرمایا، ہاں گویا وہ پیدا ہوگئی ہے اور اے اُصْبَغُ کہاں ہے تمہارا مرتبہ ان مومنین کا (یعنی یہ حیرت ان کے لئے باعث نقص نہ ہوگی) اور مومنین اس امت کے بہترین لوگ ہوں گے میں نے کہا پھر اس کے بعد کیا ہوگا۔ فرمایا پھر اللہ جو چاہے گا کرے گا۔ (یعنی غیبت میں جب تک چلے گا، کھے گا) بے شک خدا کے لئے بدار ہے ارادات ہیں، غایات و نہایات ہیں کون ان

کو جانے۔

۸ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ ، عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ حَزْرَ بُوْدٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّمَا نَحْنُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ ، كُلَّمَا غَابَ نَجْمٌ طَلَعَ نَجْمٌ ، حَتَّى إِذَا أَشْرَقَتْ بِأَصَابِعِكُمْ وَوَلَّمَتْ بِأَعْنَاقِكُمْ ، غَيَّبَ اللَّهُ عَنْكُمْ نَجْمَكُمْ ، فَاسْتَوَتْ بَنُو عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فَلَمْ يَعْرِفْ أَحَدٌ مِنْ أَتَيْ : فَإِذَا طَلَعَ نَجْمُكُمْ فَاحْمَدُوا رَبَّكُمْ .

۸۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے بے شک ہم ایسے ہیں جیسے آسمان کے ستارے جب ایک غائب ہوگا تو دوسرا اس کی جگہ پر ظاہر ہوگا یہاں تک کہ جب وہ زمانہ آئے گا کہ تم اپنے امام پر انگشت نمائی کرو گے اور اپنی گردنوں کو اس کی اطاعت سے کچ کرنے لگو گے تو خدا تمہارے ستارے کو غائب کر دے گا پس متولی ہوگی اولاد عبدالمطلب اور اس کی یہ شناخت نہ ہوگی کہ کون کس طرف ہے یعنی کون مخالف ہے اس وقت تمہارا امام ظاہر ہوگا پس تم اپنے رب کی حمد کرنا۔

۹ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ لِلْقَائِمِ عليه السلام غِيَّةً قَبْلَ أَنْ يَقُومَ ، قُلْتُ : وَلِمَ ؟ قَالَ : إِنَّهُ يَخَافُ - وَأَوْ مَا يَبْدِيهِ إِلَى بَطْنِهِ - يَعْنِي الْقَتْلَ .

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے، قائم آل محمد کے لئے غیبت ضروری ہے قبل اس کے کہ وہ چلیں پھریں میں نے کہا ایسا کیوں ہوگا فرمایا۔ ظالموں کے خوف سے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اپنے بطن کی طرف، یعنی وہ مخالف جو قتل پر آمادہ کرائے گا ہماری نسل سے ہوگا۔ (یعنی جعفر کذاب جو حکومت سے سازش کرے گا۔)

۱۰ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنْ بَلَغَكُمْ عَنْ صَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ غِيَّةٌ فَلَا تُسْكِرُوهَا .

۱۰۔ محمد بن مسلم سے مروی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہے کہ اگر تم کو صاحب امر کے غائب ہونے کی خبر ملے تو تم اس کو برا نہ سمجھنا کیونکہ وہ مبینی برصالحیت ہوگی۔

۱۱ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ خَلْفٍ بْنِ عَبْدِ الْأَعْمَاطِيِّ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي

كَمَا تَسْفِينُهُ فِي أَنْوَاجِ الْبَحْرِ ، لَا يَسْجُو إِلَّا مَنْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَهُ وَ كَتَبَ الْإِيمَانَ فِي قَلْبِهِ وَ أَيْدَهُ  
 بِرُوحٍ مِنْهُ وَ لَتَرْفَعَنَّ اثْنَا عَشَرَ رَايَةً مُشْتَبِهَةً لَا يُبْدِي أَيُّ مِنْ أَيِّهِ ، قَالَ : فَبَكَيْتُ ، فَقَالَ : مَا  
 يُبْكِيكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ؟ فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ كَيْفَ لَا أَبْكِي وَأَنْتَ تَقُولُ : اثْنَا عَشَرَ رَايَةً مُشْتَبِهَةً لَا يُبْدِي  
 أَيُّ مِنْ أَيِّهِ ؟ قَالَ : وَفِي مَجْلِسِهِ كُؤَةٌ تَدْخُلُ فِيهَا الشَّمْسُ ، فَقَالَ : أَيْسَنَةُ هَذِهِ ؟ فَقُلْتُ : نَعَمْ ،  
 قَالَ : أَمَرْنَا أَتَيْنُ مِنْ هَذِهِ الشَّمْسِ .

۱۱۔ اردی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا آپ کے پاس کچھ اور لوگ بھی تھے  
 میں نے خیال کیا کہ حضرت میرے سوا اوروں سے بات کرنا چاہتے ہیں پس حضرت نے فرمایا تمہارے صاحب الامر ہونے کا نائب  
 ہونا ضروری ہے لوگوں کو ان کے متعلق شبہات ہیں گے کوئی کچھ گامرگے کوئی کچھ گاہلاک ہو گئے ، کوئی کچھ گاکسی طرف  
 چلے گئے اس معاملہ میں لوگ اس طرح مضطرب ہوں گے جیسے کشتیاں امواج بحر میں پھولے کھاتی ہیں نہیں نجات پائے گا اس محکمہ  
 سے ، مگر وہ شخص جس نے خدا سے میثاق لیا ہوا اور اس نے ایمان کو اس کے قلب میں راسخ کر دیا ہوا اور اپنی راسخ سے اس  
 کی تائید کی ہو۔ اس وقت میں بارہ جھنڈے شبہات والوں کے بلند ہوں گے کوئی نہ جانے گا کون کس کا ہے یہ سن کر  
 میں رونے لگا فرمایا تم کیوں روتے ہو ، میں نے کہا کیسے نہ روؤں حالانکہ آپ فرما رہے ہیں کہ مخالفوں کے بارہ جھنڈے  
 ہوں گے کوئی نہ جانے گا کون جھنڈا کس کا ہے حضرت کے جمرہ میں ایک سوراخ تھا جس سے دھوپ آتی تھی فرمایا ان کا ظہور اس  
 سے زیادہ روشن ہو گا۔ پھر فرمایا ہمارا امر امامت سورج سے زیادہ روشن ہے۔

۱۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَنْبَارِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ  
 الْمُثَنَّى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لِلْقَائِمِ عَيْنَتَانِ ، يَشْهَدُ  
 فِي إِحْدَيْهِمَا الْمَوَاسِمَ ، يَرَى النَّاسَ وَلَا يَرَوْنَهُ .

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ قائم آل محمد کی دو عینیں ہوں گی (عینت منقری و عینت  
 کبریٰ) وہ ہر عینت میں حج کے زمانہ میں آئیں گے وہ لوگوں کو دیکھیں گے مگر لوگ ان کو نہ دیکھیں گے۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى وَ غَيْرِهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَلِيِّ بْنِ  
 إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي  
 إِسْحَاقَ السَّبْعِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَمَنْ يُوَثَّقُ بِهِ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام  
 تَكَلَّمَ بِهَذَا الْكَلَامِ وَ حَفِظَ عَنْهُ وَ حَظَبَ بِهِ عَلَى وَثَرِ الْكُوفَةِ : اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ لَا بَدَّ لَكَ مِنْ حُجَجٍ فِي  
 أَرْضِكَ ، حُجَّةٌ بَعْدَ حُجَّةٍ عَلَى خَلْقِكَ ، يَهْدُونَهُمْ إِلَى دِينِكَ ، وَيَعْلَمُونَهُمْ عِلْمَكَ ، كَيْلَا يَتَفَرَّقَ أَتْبَاعُ

أُولَئِكَ ، ظَاهِرٌ غَيْرُ مُطَاعٍ أَوْ مُكْتَمٌ يَتَرَقَّبُ ، إِنْ غَابَ عَنِ النَّاسِ شَخْصُهُمْ فِي حَالِ هُدَاتِهِمْ فَلَمْ يَغِبْ عَنْهُمْ قَدِيمٌ مَبْنُوثٌ عَلَيْهِمْ ؛ وَ آذَابُهُمْ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ مُبْتَنِيَةٌ ، قَهْمٌ بِهَا غَامِلُونَ وَيَقُولُ ﷺ فِي هَذِهِ الْخُطْبَةِ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ : فَيَمْنُ هَذَا وَإِلْهَذَا يَارُّدُ الْعِلْمُ إِذَا لَمْ يَوْجَدْ لَهُ حِمَاةٌ يَحْفَظُونَهُ وَيَرْوُونَهُ ، كَمَا سَمِعُوهُ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَ يَصْدُقُونَ عَلَيْهِمْ فِيهِ ، اَللَّهُمَّ فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ أَنَّ الْعِلْمَ لَا يَارُّدُ كُلَّهُ وَلَا يَنْقَطِعُ مَوَادُّهُ وَإِنَّكَ لَا تَخْلِي أَرْضَكَ مِنْ حُجَّةٍ لَكَ عَلَى خَلْقِكَ ، ظَاهِرٍ لَيْسَ بِالْمُطَاعِ ، أَوْ خَائِفٍ مَمْنُورٍ كَيْلَا تَبْطُلَ حُجَّتُكَ وَلَا يَضِلَّ أُولِيَائُكَ بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَهُمْ بَلْ أَيْنَ هُمْ وَ كَمْ هُمْ أُولَئِكَ الْأَقْلُونَ عِدْدًا ، الْأَعْظَمُونَ عِنْدَ اللَّهِ قَدْرًا

۳۱۔ بعض اصحاب امیر المؤمنین نے جو معتبر و موثق ہیں بیان کیا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے منبر کو نہ پر بیان فرمایا اور لوگوں نے اس کو حفظ بھی کر لیا۔

خداوند ارادے زمین پر تیری جھتوں میں سے ایک کے بعد دوسرے کا ہونا ضروری ہے تاکہ وہ ہدایت کریں تیرے دین کی طرف اور تعلیم دیں تیرے علم کی تاکہ تیرے اولیاء کے پیچھے متفرق نہ ہوں۔ خواہ وہ امام ظاہر ہو اور اس کی اطاعت نہ کی جاتی ہو، خواہ مخفی ہو اور اس کے ظہور کی امید ہو اور تیرے ولی کا وجود لوگوں کی نظروں سے غائب ہو ترک دعویٰ امامت کے ساتھ تاہم اس کے قدیم منتشر علوم و آداب مؤمنین کے قلوب میں ثابت و برقرار ہوں گے وہ ان پر عمل کرنے والے ہوں گے اسی خطبہ میں ایک دوسری جگہ فرمایا حضرت امیر علیہ السلام نے، کس میں ہے یہ علم و آداب کہ ہو جاتا ہے علم جب اس کے ایسے حامل نہ پائے جلتے ہوں جو اس کی حفاظت کریں گے اور جیسا کہ علماء سے سنا ہے اس کی روایت کریں اور اس کی تصدیق کریں۔ خداوند امیں جانتا ہوں کہ کل علم غائب نہیں ہوا اور نہ اس کے سرچشمے بند ہوئے ہیں تو زمین کو اپنی جست سے اپنی مخلوق پر بھی حالی نہیں چھوڑتا۔ خواہ وہ حجت اس صورت میں موجود ہو کہ کوئی اس کی اطاعت نہ کرے یا وہ بحالت خوف پوشیدہ ہو تو یہ اس لئے تو کرتا ہے تاکہ تیری حجت باطل نہ ہو اور تیرے اولیاء ہدایت کے بعد گمراہ نہ ہوں لیکن ایسے لوگ کہاں ہیں اور کتنے ہیں وہ تعداد میں کم ہیں لیکن از روئے قدر بیش خداں کا بڑا مرتبہ ہے۔

۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْبَجَلِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَخِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ ﷺ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ عَذِيقٍ » قَالَ : إِذَا غَابَ عَنْكُمْ إِمَامُكُمْ فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِإِمَامٍ جَدِيدٍ ؟

۳۲۔ فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق کہہ دوئے رسول کریم نے اس پر بھی غور کیا کہ اگر تمہارا زمین کی تہہ میں چلا جاتا ہے تو پھر دوبارہ خالص پانی کون برآمد کرتا ہے ، فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ جب تمہارا ایک امام

غائب ہو جاتا ہے تو اس کی جگہ پر دوسرا امام کون لاتا ہے۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنْ بَلَغَكُمْ عَنْ صَاحِبِكُمْ غَيْبَةً فَلَا تُنْكِرُوهَا  
۱۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اگر تمہارے صاحب الامر کی غیبت ہو تو اس سے انکار نہ کرنا۔

۱۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : لَا بُدَّ لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ مِنْ غَيْبَةٍ وَلَا بُدَّ لَهُ فِي غَيْبَتِهِ مِنْ عَزَلَةٍ وَنِعْمَ الْمَنْزِلَ طَبِيعُهُ وَمَا بِثَلَاثِينَ مِنْ وَحْشَةٍ .

۱۶۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ صاحب الامر کے لئے غائب ہونا ضروری ہے کہ اس زمانہ غیبت میں گوشہ نشینی لازمی ہے اور ان کے لئے اچھی جگہ حوالی مدینہ ہے اور تیس وفادار خادم ہر وقت آپ کی خدمت میں رہیں گے اگر ان میں سے ایک مر جائیگا تو دوسرا اس کی جگہ پر آجائے گا۔

۱۷۔ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنِ الْوُشَّاءِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : كَيْفَ أَنْتَ إِذَا وَقَعَتِ الْبَطْشَةُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ ، فَيَارِدُ الْعِلْمُ كَمَا تَارِدُ الْحَيَّةُ فِي جُحْرِهَا وَ اخْتَلَفَتِ الشَّيْعَةُ وَسَمِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا كَذَّابِينَ وَ تَقَلَّ بَعْضُهُمْ فِي وُجُوهِ بَعْضٍ ؛ قُلْتُ جُعِلَتْ فِدَاكَ مَا عِنْدَ ذَلِكَ مِنْ خَيْرٍ ، فَقَالَ لِي : الْخَيْرُ كُلُّهُ عِنْدَ ذَلِكَ - ثَلَاثًا -

۱۷۔ ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب نتنہ سفیان مسجد مکہ و مدینہ کے درمیان (مقام دعاء) میں واقع ہوگا تو تمہارا کیا حال ہوگا اس وقت علم اس طرح چھپ جائے گا جیسے سانپ اپنے سوراخ میں اور ہمارے شیعہوں میں (بابت مسائل دین اور وجود حضرت) اختلاف پیدا ہو جائے گا بعض بعض کو جھوٹا کہیں گے اور بعض بعض کے منہ پر تھوکس گئے میں نے کہا ہمارے لئے اس وقت امیر کچھ نہ ہوگا۔ فرمایا میں مرتبہ ہوگا اور یہی ہمارے لئے کل خیر ہوگا (مومنین و کاملین کے لئے جو اپنے ایمان پر ایسے نازک وقت پر قائم رہیں گے)۔

۱۸۔ وَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِنْ لِلْقَائِمِ غَيْبَةٌ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ ، إِنَّهُ يَخَافُ - وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى بَطْنِهِ - يَعْنِي الْقَتْلَ .

۱۸۔ زرارہ سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ قائم آل محمد کے لئے پچپن ہی میں نصیبت ہوگی خوف کی وجہ سے اور اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے اپنے شکم کی طرف یعنی قتل کے خوف سے۔

۱۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: لِلْقَائِمِ عليه السلام غَيِّبَتَانِ: إِحْدَاهُمَا قَصِيرَةٌ وَالْأُخْرَى طَوِيلَةٌ، الْغَيِّبَةُ الْأُولَى لَا يَعْلَمُ بِمَكَانِهِ فِيهَا إِلَّا خَاصَّةٌ شِيعَتِهِ وَالْأُخْرَى لَا يَعْلَمُ بِمَكَانِهِ فِيهَا إِلَّا خَاصَّةٌ مُوَالِيهِ.

۱۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے قائم آل محمد کے لئے دو غیبتیں ہیں ایک مغربی دوسرے کئی پہلی نصیبت میں آپ کی جگہ کو کوئی نہ جانے گا سوائے حضرت کے مخصوص شیعوں کے اور دوسری میں حضرت کی جگہ کوئی نہ جانے گا سوائے حضرت کے خاص الخاص دوستوں کے۔

۲۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ مُقْصِلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : لِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ غَيِّبَتَانِ : إِحْدَاهُمَا يَرْجِعُ مِنْهَا إِلَى أَهْلِهِ وَالْأُخْرَى يُقَالُ : هَلَكَ ، فِي أُنْفَى وَادِسْلَكَ ، قُلْتُ : كَيْفَ نَصَنَعَ إِذَا كَانَ كَذَلِكَ ؟ قَالَ : إِذَا ادَّعَاهَا مَدَّ ع فَاسْأَلُوهُ عَنْ أَشْيَاءَ يُجِيبُ فِيهَا مِثْلَهُ .

۲۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ صاحب الامر کی دو غیبتیں ہوں گی ایک میں تو وہ اپنے اہل کی طرف لوٹیں گے اور دوسری میں کہا جائے گا ہلاک ہو گئے یا کسی وادی میں چلے گئے۔ میں نے کہا ہم اس وقت کیا کریں فرمایا اگر کوئی مدعی امام آخر الزماں ہونے کا دعویٰ کرے تو تم اس سے چند شکل سوالات کا جواب مانگو اور دیکھو کہ وہ امام کی طرح ہیں یا نہیں رکبھی نہ ہوں گے کیونکہ وہ جو کہے گا بنا رہی ہوئی من کہے گا۔

۲۱۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الْخَزَّازِ ، عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ عَقَبَةَ ، عَنْ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقُلْتُ لَهُ : أَنْتَ صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقُلْتُ : فَوَلَدُكَ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقُلْتُ : فَوَلَدُكَ هُوَ ؟ قَالَ : لَا ، فَقُلْتُ : فَوَلَدُ وَلَدِكَ وَلَدِكَ ؟ فَقَالَ : لَا ، قُلْتُ : مَنْ هُوَ ؟ قَالَ : الَّذِي يَسْلَاهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَ جَوْرًا ، عَلَى فِتْرَةٍ مِنَ الْأَيَّامِ ، كَمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله بُعِثَ

عَلَى قَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ.

۲۱۔ ابو حمزہ سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کیا آپ صاحب الامر ہیں فرمایا نہیں، میں نے کہا آپ کے فرزند ہیں فرمایا نہیں، میں نے کہا کیا آپ کے پوتے ہیں فرمایا نہیں، میں نے کہا کیا آپ کے پر پوتے ہیں فرمایا نہیں، میں نے کہا پھر وہ کون ہیں فرمایا۔ وہ وہ ہیں جو زمین کو صل و دار سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی وہ سب اماموں کے بعد ہوں گے جس طرح حضرت رسول خدا سب رسولوں کے بعد ہوئے۔

۲۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ الْبَغْدَادِيِّ، عَنْ وَهْبِ بْنِ شاذَانَ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الرَّبِيعِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أُمِّ هَانِئَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنُوسِ الْجَوَارِ الْكُنُوسِ»، قَالَتْ: فَقَالَ: «إِمَامٌ يَخْنُسُ سَنَةً سِتِّينَ وَمِائَتَيْنِ، ثُمَّ يَظْهَرُ كَالشَّهَابِ يَتَوَقَّدُ فِي اللَّيْلَةِ الظُّلُمَاءِ، فَإِنْ أَدْرَكَتْ زَمَانُهُ قَرَّتْ عَيْنُكَ».

۲۳۔ اُمّ ہانی خواہر امیر المومنین سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا۔ قسم کھاتا ہوں۔ آخر ہمسایہ پنہاں کی۔ امام نے فرمایا۔ وہ ۲۶۰ھ (جوسن وفات امام حسن عسکری علیہ السلام ہے) اس شہاب ثاقب کی طرح ظاہر ہوں گے جو اندھیری رات میں چمکے، پس اگر تم ان کا زمانہ پا لو گے تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔

۲۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الرَّبِيعِ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أُسَيْدِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ أُمِّ هَانِئَةَ قَالَتْ: لَقِيتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَسَأَلْتُهُ، عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ «فَلَا أُقْسِمُ بِالْخُنُوسِ الْجَوَارِ الْكُنُوسِ»، قَالَ: «الْخُنُوسُ إِمَامٌ يَخْنُسُ فِي زَمَانِهِ عِنْدَ انْقِطَاعِ مِنْ عِلْمِهِ عِنْدَ النَّاسِ سَنَتَيْنِ وَمِائَتَيْنِ ثُمَّ يَبْدُو كَالشَّهَابِ الْوَاقِعِ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ، فَإِنْ أَدْرَكَتْ ذَلِكَ قَرَّتْ عَيْنُكَ».

۲۳۔ اُمّ ہانی خواہر امیر المومنین سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا۔ قسم کھاتا ہوں۔ آخر ہمسایہ پنہاں کی، امام نے فرمایا۔ وہ ۲۶۰ھ (جوسن وفات امام حسن عسکری علیہ السلام ہے) اس شہاب ثاقب کی طرح ظاہر ہوں گے جو اندھیری رات میں چمکے، پس اگر تم اس زمانہ پا لو گے تو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔

۲۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الثَّالثِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا دُفِعَ عِلْمُكُمْ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِكُمْ فَتَوَقَّعُوا الْفَرَجَ مِنْ تَحْتِ أَقْدَامِكُمْ.



۲۴۔ امام علی نقی علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب تمہارا امام تمہارے درمیان سے اٹھ جائے تو کٹا دگی تمہارے قدموں کے درمیان ہوگی یعنی تمہیں ظالموں کے شر سے نجات مل جائے گی۔

۲۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام، إِنِّي أَرْجُو أَنْ تَكُونَ صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ وَأَنْ يَسُوقَهُ اللَّهُ إِلَيْكَ بِغَيْرِ سَبَبٍ، فَقَدْ بُويعَ لَكَ وَضُرِبَتْ الدَّرَاهِمُ بِاسْمِكَ، فَقَالَ: مَا مِمَّا أَحَدٌ اخْتَلَفَ إِلَيْهِ الْكُتُبُ وَأَشِيرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ وَاسْتُئْذِنَ الْمَسَائِلُ وَحُمِلَتْ إِلَيْهِ الْأَمْوَالُ إِلَّا اغْتَبِلَ أَوْمَاتٌ عَلَى فِرَاشِهِ، حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ لِهَذَا الْأَمْرِ غُلَامًا مِمَّنْ خَفِيَ الْوِلَادَةُ وَالْمَنْشَأُ، غَيْرِ خَفِيٍّ فِي نَسَبِهِ.

۲۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا: میں امید کرتا ہوں کہ تم صاحب الامر ہو اور یہ امر امامت تمہارے پاس بغیر شیش زنی آیا ہے آپ کی بیعت دل مہدی بھی ہوگی اور آپ کے نام کا سکہ بھی بن گیا، حضرت نے فرمایا: ہم میں سے کوئی امام ایسا نہیں ہوا کہ جس سے مومنین نے خط و کتابت کی ہو انگلیوں سے اس کی طرف اشارہ ہوا ہو مسائل اس سے دریافت کئے گئے ہوں اور اموال اس کی طرف بھیجے گئے ہوں مگر یہ کہ اس کو یا زہر دیا گیا ہے یا دھاپے فرش پر ملے یہاں تک کہ خدا اس امر امامت کے لئے ہم میں سے ایک لڑکے کو بھیجے گا جس کی ولادت اور پرورش خفیہ طور سے ہوگی اور اس کا نسب غیر خفی ہوگا۔

۲۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ غَيْرُهُ: عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ: عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ غَامِرٍ: عَنْ مُوسَى بْنِ هِلَالٍ الْكِنْدِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ إِنَّ شَيْعَتَكَ بِالْعِرَاقِ كَثِيرَةٌ وَاللَّهُ مَا فِي أَهْلِ بَيْتِكَ مِثْلُكَ؛ فَكَيْفَ لَا تَخْرُجُ؟ قَالَ: فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عَطَاءٍ! قَدْ أَخَذَتْ تَقَرُّشُ أَدْنِيكَ لِلنَّوْءِ كَيْ إِي وَاللَّهِ مَا أَنَا بِصَاحِبِكُمْ، قَالَ: قُلْتُ لَهُ: فَمَنْ صَاحِبُنَا؟ قَالَ: انْظُرُوا مَنْ عَمِيَ عَلَى النَّاسِ وَلَادَتْهُ؛ فَذَلِكَ صَاحِبُكُمْ؛ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَّا أَحَدٌ يُشَارُ إِلَيْهِ بِالْأَصْبَعِ وَ يُمَضَّغُ بِاللَّسَنِ إِلَّا مَاتَ غَيْظًا أَوْ رُغْمَ أَنْفِهِ.

۲۶۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا آپ کے شیعوں عراق میں بکثرت ہیں آپ بنی امیہ پر خروج کیوں نہیں کرتے۔ آپ کے خاندان میں آپ جیسا کوئی نہیں، فرمایا: اے عبد اللہ بن قوفوں کی بات پر کان نہ لگاتے ہو خدا کی قسم میں صاحب الامر نہیں ہوں۔ میں نے کہا سپر تمہارا صاحب الامر کون ہے۔ فرمایا: دیکھو جس کی ولادت لوگوں سے پوشیدہ رہے وہ تمہارا صاحب الامر ہے ہم میں سے کوئی امام ایسا نہ ہوگا جس کی طرف انگلی سے اشارہ کیا گیا ہو یا

لوگوں کی زبان پر اس کا ذکر ہو مگر یہ کہ یا تو وہ غم و غصہ کھا کر مر یا ذلت و خواری کے ساتھ۔

۲۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ؛ عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ؛ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَقُومُ الْقَائِمُ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ فِي عُنُقِهِ عَهْدٌ وَلَا عَقْدٌ وَلَا بَيْعَةٌ.

۲۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب ظہور قائم آل محمد ہوگا تو کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جس کی گردن میں اس کا عہد، عقد یا بیعت نہ ہو۔

۲۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى؛ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ؛ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَطَّارِ؛ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ؛ عَنْ مَنْصُورٍ؛ عَنْ ذَكَرَهُ؛ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ: إِذَا أَصْبَحْتُ وَأَمْسَيْتُ لَا أَرَى إِمَامًا أَتَمُّ بِهِ مَا أَصْنَعُ؟ قَالَ: فَاجِبٌ مَنْ كُنْتَ تُحِبُّ وَأَبْغِضُ مَنْ كُنْتَ تُبْغِضُ حَتَّى يَظْهَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ.

۲۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں صبح و شام انتظار میں بسر کر رہا ہوں لیکن امام کو نہیں پاتا کہ ان کی اقتدا کروں۔ پس میں کیا کروں فرمایا جس سے محبت کر رہے ہو (یعنی ائمہ اہلبیت) کئے جاؤ اور جس سے بغض رکھتے ہو (ائمہ ضلالت) تو رکھتے جاؤ یہاں تک کہ خدا صاحب الامر کو ظاہر کرے۔

۲۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عِيسَى؛ عَنْ خَالِدِ بْنِ نَجِيجٍ؛ عَنْ زُرَّادَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا بُدَّ لِلْغُلَامِ مِنْ غِيَّةٍ؛ قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: يَخَافُ - وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى بَطْنِهِ - وَهُوَ الْمُنْتَظَرُ وَهُوَ الَّذِي يَشْكُ النَّاسُ فِي وَلَادَتِهِ؛ فَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: حَمَلٌ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: مَاتَ أَبُوهُ وَلَمْ يَخْلِفْ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ: وَلِدَ قَبْلَ مَوْتِ أَبِيهِ بِسِتِّينَ قَالَ زُرَّادَةُ: فَقُلْتُ: وَ مَا تَأْمُرُنِي لَوْ أَدْرَكْتُ ذَلِكَ الرَّمَانَ؟ قَالَ: ادْعُ اللَّهَ بِهَذَا الدُّعَاءِ: اَللّٰهُمَّ عَرِّ فَنِي نَفْسَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تَعْرِ فَنِي نَفْسَكَ، لَمْ أَعْرِفَكَ؛ اَللّٰهُمَّ عَرِّ فَنِي نَبِيَّكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تَعْرِ فَنِي نَبِيَّكَ، لَمْ أَعْرِفْهُ قَطُّ؛ اَللّٰهُمَّ عَرِّ فَنِي حُجَّتَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تَعْرِ فَنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي؛ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ هِلَالٍ: سَمِعْتُ هَذَا الْحَدِيثَ مُنْذُ سِتِّ وَخَمْسِينَ سَنَةً.

۲۹۔ راوی کہتا ہے فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک لڑکے کا غائب ہونا ضروری ہے میں نے کہا یہ کیوں

فرمایا: ظالم بادشاہ کے خوف قتل سے وہ منتظر ہو گا اور اس کی ولادت میں لوگوں کو خشک ہو گا کوئی کہے گا جمل میں ہے کوئی کہے گا اس کا باپ لا ولد مرا، کوئی کہے گا باپ کے مرنے سے دو سال پہلے پیدا ہوا۔ زرارہ نے کہا پھر ہمارے لئے کیا حکم ہے فرمایا۔ اگر تم وہ زمانہ پالو تو خدا سے اس طرح دعا کرنا، خدا مجھے اپنی ذات کی معرفت دے اگر نہ دی تو مجھے تیری نعمت حاصل نہ ہو گی خدا یا مجھے اپنے نبی کی معرفت دے اگر نہ دی تو میں ان کو بھی نہ پہچانوں گا۔ خدا یا مجھے حضرت حجت کی معرفت دے اگر نہ دی میں اپنے دین سے گمراہ ہو جاؤں گا احمد بن حنبل کہتے ہیں میں نے اس حدیث کو ۵۶ سال تک زرارہ سے سنا۔

۳۰۔ أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَإِذَا تَقَرَّرَ فِي الشَّاقُورِ»، قَالَ: إِنَّ مِمَّا إِمَامًا مُظْفَرًا مُسْتَتِرًا؛ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِظْهَارَ أَمْرِهِ نَكَتَ فِي قَلْبِهِ نَكْنَةً فَظَهَرَ فَقَامَ بِأَمْرِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

۳۰۔ آیہ و اذا انقلب الساقون على أعقابهم في تلك الساعه من تصور ہونے کا جب خدا کو اس کا ظاہر کرنا منظور ہو گا تو وہ اس کے دل میں ایک نکتہ پیدا کرے گا اس کے بعد وہ ظاہر ہو گا اور امر خدا کو قائم کرے گا۔

۳۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَرَجِ قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا غَضِبَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ نَحْنًا عَنْ جَوَابِهِمْ.

۳۱۔ راوی کہتا ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے لکھا۔ جب خدا اپنی مخلوق پر غضبناک ہوتا ہے تو ہم کو اس کے پڑوس سے ہٹا لیتا ہے۔

## اناسیواں باب

اس چیز کا بیان جو ارامت میں محقق و مبطل کے درمیان فیصلہ کنیوالی ہے

۷۹ (باب)

مَا يَفْصَلُ بِهِ بَيْنَ دَعْوَى الْمُحَقِّقِ وَالْمُبْطِلِ فِي أَمْرِ الْإِمَامَةِ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مَجْنُوبٍ، عَنْ سَلَامِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ جَمِيعًا

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ سَلَامِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْهَاشِمِيِّ ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ : وَ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : بَعَثَ طَلْحَةَ وَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ يُقَالُ لَهُ : خِدَاشٌ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ قَالَا لَهُ : إِنَّا نَبْعُثُكَ إِلَى رَجُلٍ طَالَ مَا كُنَّا نَعْرِفُهُ وَ أَهْلَ بَيْتِهِ بِالْسِّحْرِ وَ الْكِبْهَانَةِ وَأَنْتَ أَوْثَقُ مَنْ يَحْضَرُتَانِ وَ أَنْفُسَانِ أَنْ تَمْتَنِعَ مِنْ ذَلِكَ مِنْهُ وَأَنْ تَحَاجَّهُ لَنَا حَتَّى يَقِفَهُ عَلَى أَمْرٍ مَعْلُومٍ وَاعْلَمْ أَنَّهُ أَعْظَمُ النَّاسِ دَعْوَى فَلَا يَكْسِرُكَ ذَلِكَ عَنْهُ وَ مِنْ الْأَبْوَابِ الَّتِي يَخْدَعُ النَّاسَ بِهَا الطَّعَامُ وَ الشَّرَابُ وَ الْعَسَلُ وَ الدَّهْنُ وَ أَنْ يُخَالِي الرَّجُلَ فَلَا تَأْكُلْ لَهُ طَعَامًا وَلَا تَشْرَبْ لَهُ شَرَابًا وَلَا تَمْسَسْ لَهُ عَسَلًا وَلَا دُهْنًا وَلَا تَخُلْ مَعَهُ وَ اخْذْ هَذَا كُلَّهُ مِنْهُ وَ انْطَلِقْ عَلَى بَرَكََةِ اللَّهِ فَإِذَا رَأَيْتَهُ فَاقْرَأْ آيَةَ السُّحْرِ وَ تَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ كَيْدِهِ وَ كَيْدِ الشَّيْطَانِ ، فَإِذَا جَلَسْتَ إِلَيْهِ فَلَا تُمَكِّنْهُ مِنْ بَصَرِكَ كُلِّهِ وَلَا تُسَاسِسْ بِهِ ، ثُمَّ قُلْ لَهُ : إِنَّ أَخَوَيْكَ فِي الدِّينِ وَ ابْنَيْ عَمِّكَ فِي الْقَرَابَةِ يُنَادِيَانِكَ الْقَطِيعَةَ وَ يَقُولَانِ لَكَ : أَمَا تَعْلَمُ أَنَّا تَرَكْنَا النَّاسَ لَكَ وَ خَالَفْنَا عَشَائِرَنَا فِيكَ مِنْذُ قَبَضَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ مُحَمَّدًا عليه السلام فَلَمَّا بَلَغْتَ أَذْنَى مَنْالٍ ، ضَيَّعْتَ حُرْمَتَنَا وَ قَطَعْتَ رَجَاءَنَا ، ثُمَّ قَدْ رَأَيْتَ أَفْعَالَنَا فِيكَ وَ قُدْرَتَنَا عَلَى النَّاسِ عَنْكَ وَ سِعَةَ الْبِلَادِ دُونَكَ وَ أَنْ مَنْ كَانَ يَسْرِفُكَ عَنَّا وَ عَنِ صِلَتِنَا كَانَ أَقْوَلَ لَكَ نَفْعًا وَ أَضْعَفَ عَنْكَ دَفْعًا مِنَّا ، وَقَدْ وَضَحَ الصَّبْحُ لِنَبِيِّ عَيْنَيْنِ وَقَدْ بَلَغْنَا عَنْكَ اتِّهَاكَ لَنَا وَ دُعَا عَلَيْنَا ، فَمَا الَّذِي يَحْمِلُكَ عَلَى ذَلِكَ ؟ فَقَدْ كُنَّا نَرَى أَنَّكَ أَشْجَعُ فُرْسَانِ الْعَرَبِ ، اتَّخَذَ اللَّعْنُ لَنَا دِينًا وَ تَرَى أَنَّ ذَلِكَ يَكْسِرُنَا عَنْكَ ، فَلَمَّا أَتَى خِدَاشُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام صَنَعَ مَا أَمَرَاهُ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ عَلِيٌّ عليه السلام وَ هُوَ يُنَاجِي نَفْسَهُ - ضَحِكَ وَ قَالَ : هَهُنَا يَا أَخَا عَبْدِ قَيْسٍ - وَ أَشَارَ لَهُ إِلَى مَجْلِسٍ قَرِيبٍ مِنْهُ - فَقَالَ : مَا أَوْسَعَ الْمَكْنَ أُرِيدُ أَنْ أُوَدِّيَ إِلَيْكَ رِسَالَةً ، قَالَ : بَلْ تَطْعَمُ وَ تَشْرَبُ وَ تَجْلُو ثِيَابَكَ وَ تَدْهِنُ ثُمَّ تُؤَدِّي رِسَالَتَكَ قُمْ يَا قَمِيرُ فَأَنْزِلْهُ ، قَالَ : مَا بِي إِلَى شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْتَ حَاجَةً ، قَالَ : فَأَخْلُو بِكَ ؟ قَالَ : كُلُّ سِرِّ لِي عَلَانِيَةً ، قَالَ : فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ الَّذِي هُوَ أَقْرَبُ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ ، الْحَائِلُ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ قَلْبِكَ الَّذِي يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ وَ مَا تُخْفِي الصُّدُورُ ، انْتَقَدَمَ إِلَيْكَ الزُّبَيْرُ بِمَا عَرَضْتُ عَلَيْكَ ؟ قَالَ : اللَّهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ : لَوْ كَتَمْتَ بَعْدَ مَا سَأَلْتُكَ مَا ارْتَدَّتْ إِلَيْكَ لِمَ رَفُكَ ، فَأَنْشُدُكَ اللَّهَ هَلْ عَلِمَكَ كَلَامًا تَقُولُهُ إِذَا أَتَيْتَنِي ؟ قَالَ : اللَّهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام : آيَةُ السُّحْرِ ؟ قَالَ : نَعَمْ قَالَ : فَأَقْرَأْهَا فَقَرَأَهَا وَ جَعَلَ عَلِيٌّ عليه السلام يُكْرِرُهَا وَ يُرَدِّدُهَا وَ يَقْفَحُ عَلَيْهِ إِذَا أَخْطَأَ حَتَّى إِذَا قَرَأَهَا سَبْعِينَ مَرَّةً قَالَ

الرَّجُلُ : مَا يَرَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِتَرَدُّ دِهَاسَمِينَ مَرَّةً ، ثُمَّ قَالَ لَهُ : أَتَجِدُ قَلْبَكَ أَطْمَآنًا ؟  
 قَالَ : إِي - وَالَّذِي تَقْسِي بِيَدِهِ - قَالَ : فَمَا قَالَا لَكَ ؟ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ : قُلْ لَّهُمَا : كَفَى بِمَنْطِقِكُمَا  
 حُجَّةٌ عَلَيْكُمَا وَ لَيْكَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ، رَعَمْتُمَا أَنْكُمَا أَخَوَايَ فِي الدِّينِ وَأَبْنَاعِي  
 فِي النَّسَبِ ، فَأَمَّا النَّسَبُ فَلَا تُنْكِرُهُ - وَإِنْ كَانَ السَّبَبُ مَقْطُوعًا إِلَّا مَا وَصَلَهُ اللَّهُ بِالْإِسْلَامِ - وَأَمَّا  
 قَوْلُكُمَا : أَنْكُمَا أَخَوَايَ فِي الدِّينِ ، فَإِنْ كُنْتُمَا صَادِقَيْنِ فَقَدْ فَارَقْتُمَا كِتَابَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَصَيْتُمَا  
 أَمْرَهُ بِأَقْعَابِكُمَا فِي أَحْبَبِكُمَا فِي الدِّينِ وَإِلَّا فَقَدْ كَذَبْتُمَا وَافْتَرَيْتُمَا بِأَدْعَائِكُمَا أَنْكُمَا أَخَوَايَ  
 فِي الدِّينِ وَأَمَّا مُفَارَقَتُكُمَا النَّاسَ مِنْذُ قَبَضَ اللَّهُ مُحَمَّدًا ﷺ فَإِنْ كُنْتُمَا فَارَقْتُمَا هُمْ بِحَقِّ فَقَدْ  
 تَقَضَّيْتُمَا ذَلِكَ الْحَقَّ بِفِرَاقِكُمَا إِيَّايَ أَخِيرًا وَإِنْ فَارَقْتُمَا هُمْ بِبَاطِلٍ فَقَدْ وَقَعَ إِنَّهُ ذَلِكَ الْبَاطِلُ  
 عَلَيْكُمَا مَعَ الْحَدِيثِ الَّذِي أَحَدْتُمَا ، مَعَ أَنَّ صَفَقَتِكُمَا بِمُفَارَقَتِكُمَا النَّاسَ لَمْ تَكُنْ إِلَّا لِيَطْمَعَ الدُّنْيَا  
 رَعَمْتُمَا وَ ذَلِكَ قَوْلُكُمَا ؟ فَقَطَعْتَ رَجَاءَنَا ، لِأَتَعْبِيَانِ بِحَمْدِ اللَّهِ وَنِ دِينِي شَيْئًا وَأَمَّا الَّذِي صَرَفَنِي  
 عَنْ صَلَاتِكُمَا ، فَالَّذِي صَرَفَكُمَا عَنِ الْحَقِّ وَ حَمَلَكُمَا عَلَى خَلْعِهِ مِنْ رِفَائِكُمَا كَمَا يَخْلَعُ الْحَرُونَ  
 لِجَاهِهِ وَ هُوَ اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا فَلَا تَقُولَا : أَقَلَّ نَفْعًا وَأَضْعَفَ دَفْعًا فَتَسْتَحِقَّ اسْمَ الشِّرْكِ  
 مَعَ الْيَقَاقِ وَأَمَّا قَوْلُكُمَا : إِنِّي أَشْجَعُ فُرْسَانَ الْعَرَبِ وَ هَرَبَكُمَا مِنْ لَعْنِي وَ دُعَائِي ، فَإِنَّ لِكُلِّ  
 مَوْقِبٍ عَمَلًا إِذَا اخْتَلَفَتِ الْأَسِنَّةُ وَمَاجَتْ لِبُودِ الْخَيْلِ وَ مَلَأَ سَحْرًا كَمَا أَجَوَّافَكُمَا ، فَنَمَّ يَكْفِيَنِي  
 اللَّهُ بِكَمَالِ الْقَلْبِ ؛ وَأَمَّا إِذَا أَبَيْتُمَا بِأَبْنِي أَدْعُو اللَّهَ فَلَا تَجْرَعَا مِنْ أَنْ يَدْعُو عَلَيْكُمَا رَجُلٌ سَاجِرٌ  
 مِنْ قَوْمِ سَحَرَةٍ رَعَمْتُمَا : اَللَّهُمَّ أَقْبِصِ الزُّبَيْرَ بِسَرِّ قَتْلَةٍ وَ اسْفِكْ دَمَهُ عَلَى ضَالَةٍ وَ عَرِّ فِطْلَحَةَ  
 الْمَذَلَّةِ وَ ادْخِرْ لَهُمَا فِي الْآخِرَةِ شَرًّا مِنْ ذَلِكَ ، إِنْ كَانَا ظَلَمْنَا بِي وَ افْتَرَيَا عَلَيَّ وَ كَتَمَا شَهَادَتَهُمَا  
 وَ عَصَيْكَ وَ عَصَيْ رُسُوكَ فَيَ ، قُلْ : آمِينَ ، قَالَ خِدَاشُ : آمِينَ ، ثُمَّ قَالَ خِدَاشُ لِنَفْسِهِ : وَاللَّهِ مَا  
 رَأَيْتُ لِحَبَّةٍ قَطُّ أَتَيْنَ خَطَأً مِنْكَ ، حَامِلٌ حُجَّةٍ يَنْقُضُ بَعْضُهَا بَعْضًا ، لَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهَا مِثْلًا كَأَنَّا  
 أَبْرَأُ إِلَى اللَّهِ مِنْهُمَا ، قَالَ عَلِيُّ ﷺ : إِرْجِعْ إِلَيْهِمَا وَ أَعْلِمَهُمَا مَا قُلْتُ ، قَالَ : لَا وَاللَّهِ حَتَّى تَسْأَلَ  
 اللَّهُ أَنْ يَرُدَّ بَنِي إِلَيْكَ عَاجِلًا وَأَنْ يُوقِفَنِي لِرِضَاهُ فَبِكَ ، فَفَعَلَ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ انْصَرَفَ وَ قُتِلَ مَعَهُ  
 يَوْمَ الْجَمَلِ رَحِمَهُ اللَّهُ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ خدائش نامے ایک شخص کو طلحہ و زبیر نے امیر المؤمنین علیہ السلام کے پاس

بھیجا اور اس سے کہا کہ ہم تجھے ایک ایسے شخص کے پاس بھیج رہے ہیں جس کو اور جس کے خاندان کو ہم برسوں سے جانتے ہیں کہ وہ سحر و کھانت والے ہیں یعنی معاذ اللہ بڑے فریب دینے والے ہیں اور تو ہمارے لئے ہمارے نفسوں سے زیادہ معتمد ہے اظہار پیغام سے رکنا نہیں اور امر معلوم میں ہمارے دعویٰ کو قوی دلائل سے ثابت کر دینا اور آگاہ ہو کہ یہ شخص اثبات دعویٰ میں بہت بڑا آدمی ہے اس کی دلیلیں تجھے لاجواب نہ کر دیں اور جن چیزوں سے وہ لوگوں کا دل موہ لیتے ہیں اور دام فریب میں پھناتے ہیں وہ کھانا پلانا شہد چٹانا اور بدن و سر پر تیل ملوانا ہے اور خلوت میں میٹھی میٹھی باتیں کرنا ہے پس ان کے یہاں کوئی کھانا نہ کھانا، ان کے یہاں کا پانی نہ پینا، ان کے شہد و تبیل کو ہاتھ نہ لگانا، ان سے خلوت نہ کرنا اور پوری پوری طرح ان سے بچے رہنا۔ اللہ کی برکت کے ساتھ جابج اب ان کو دیکھنا تو یہ آئیہ سخرہ (سورہ اعراف) شمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہ (O) پڑھنا۔ اور اللہ سے پناہ

مانگنا۔ ان کے اور شیطان کے مکر سے۔

جب تو ان کے پاس بیٹھے تو اپنی آنکھ سے اس کی عزت نہ کرنا اور اس سے مانوس نہ ہو جانا ان سے یوں کہنا کہ تمہارے اور دو چچا کے بیٹے ہیں از روئے قرابت اور قسم دیتے ہیں وہ تم کو اس بارے میں کہ تم ان سے قطع تعلقی کرنے والے ہو اور وہ تم سے کہتے ہیں کہ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم نے تمہاری خاطر ان لوگوں سے ترک تعلقی کیا اور اپنے قبیلہ والوں سے مخالفت مول لی حضرت رسول خدا کے انتقال کے بعد لیکن تمہارا یہ حال ہے کہ جب تمہیں تھوڑی سی عدلت مل گئی تو تم نے ہماری عزت و حرمت کو ضائع کر دیا اور ہماری امیدوں پر پانی پھیر دیا اور صورت یہ ہے کہ ہمارے افعال کو اپنے معاملہ میں دیکھ چکے ہیں کہ لوگوں سے سا زبا ذکر کے تم کو کتنا نقصان پہنچا ہے اور ہم سے علیحدگی کی صورت میں تم نے ہماری قوت و طاقت کا اندازہ کر ہی لیا ہے۔

اور ہمارے شہروں کی وسعت تم سے زیادہ ہم تمہارے محکوم نہیں جس شخص نے تمہاری توجہ ہماری طرف سے ہٹائی ہے ہم نے دیکھ لیا کہ وہ تمہیں کس قدر کم نقصان پہنچانے والا ہے اور ہمارا مقابلہ کرنے میں اس کی قوت کس قدر کم ہے۔

اور ہر آنکھ والے پر ہماری شوکت و قوت ظاہر ہو چکی ہے اور ہمیں یہ بھی پتہ چلا ہے کہ آپ ہماری ہتک و حرمت کرتے ہیں اور ہمارے لئے بد دعا کرتے ہیں پس کس چیز نے آپ کو اس بات پر آمسار دیا ہے حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ عرب کے شہسواروں میں سب سے زیادہ بہادر ہیں کیا ہم پر لعن کرنا آپ و نیداری جانتے ہیں اور کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ یہ لعن کرنا ہماری قوت کو توڑ دے گا۔

جب خدائے امیر المومنین کے پاس آیا تو وہی کیا جو ان کے دلوں نے حکم دیا تھا جب امیر المومنین نے اس کی طرف دیکھا تو وہ اپنے ہونٹوں میں آہستہ آہستہ کچھ پڑھ رہا تھا آئیہ سخرہ حضرت ہنہ اور فرمایا۔ اے بھائی عبد قیس

یہاں آ، اور اپنے قریب کی جگہ کا اشارہ کیا۔ اس نے کہا موجودہ جگہ خاصی گنجائش کی ہے میں تو آپ کے پاس ایک پیغام پہنچانے آیا ہوں، فرمایا۔ ٹھیک لیکن کچھ کھاؤ پیو، کپڑے اتار و تیل کی ماش کرو۔ پھر پیغام بھی پہنچا دینا۔ لے قنبر آٹھ اور اسے مقام ضیافت میں لے چل، اس نے کہا اس کی مجھے ضرورت نہیں، فرمایا۔ غلوت میں چل کر بات کرو، اس نے کہا کوئی پوشیدہ راز نہیں، کھلم کھلا بات ہے۔ فرمایا میں تجھے قسم دیتا ہوں اس ذات کی جو میرے نفس سے زیادہ قریب ہے اور تیرے دل کے درمیان حائل ہے اور حجت انکھوں کی چوری اور دل کی چھپی ہوئی بات کو جانتا ہے بت کیا نسیم تیرے پاس نہیں آئے تھے اور جو باتیں میں نے تجھ پر پیش کیں کیا وہ انھوں نے تجھ سے بیان نہیں کی تھیں اس نے کہا ضرور کی تھیں۔

فرمایا اگر میرے سوال کے بعد تو چھپاتا تو حیشم زندن میں مر کے رہ جاتا اب میں خدا کی قسم رے کہ پوچھتا ہوں کہ کیسا جب تو میرے پاس آنے والا تھا تجھے زیر نے وہ باتیں نہیں سکھائی تھیں جو تو نے بیان کیں اس نے کہا بے شک ایسا ہے، فرمایا۔ کیا آیت سحرہ بھی تعلیم دی تھی اس نے کہا اسے بار بار پڑھو، اور اس کی غلطی درست کی یہاں تک کہ اس نے ستر بار پڑھا اس نے کہا کیا وجہ ہے کہ امیر المومنین نے ستر بار پڑھوایا، حضرت نے فرمایا کیا تو اپنے قلب کو مطمئن پاتا ہے اس نے کہا ضرور قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔

فرمایا۔ اب بیان کرو جو انھوں نے کہا۔ سن آن دونوں سے کہہ دینا کہ تمہاری گفتگو تمہارے اوپر حجت ہوئی کو کافی ہے خدا ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا۔ تمہارا گمان ہے کہ تم دونوں میرے دینی بھائی ہو اور از روئے نسب میرے چچا زاد بھائی ہو۔

ربانہب کا معاملہ تو میں اس سے انکار نہیں کرتا۔ اگرچہ نسب کا سلسلہ قطع ہو جاتا ہے سولے اس کے کہ اللہ اس کو بصورت اسلام باقی رکھے اور تم نے یہ جو کہا کہ تم دونوں دین میں میرے بھائی ہو تو اگر تم سچے ہو تو تم نے کتاب اللہ کو کیوں چھوڑا اور اس کے حکم کی نافرمانی کیوں کی اپنے افعال سے اپنے دینی بھائی کے متعلق، مگر یہ کہ تم دونوں جھوٹے ہو، اور تم نے افترا پردازی کی یہ کہہ کر کہ تم دونوں میرے دینی بھائی ہو اور آنحضرت کے انتقال کے بعد جو تم نے لوگوں کو چھوڑا اور اگر یہ چھوڑنا حق پر تھا تو تم نے اپنے اس حق پر ہونے کو مجھ سے علیمہ ہو کر توڑ دیا کیا یہ امر خیر تھا اور اگر تم کو چھوڑنا باطل پر تھا تو اس باطل کا گناہ تمہارے اوپر ہوا اور اس کے ساتھ یہ گناہ اور کیا کہ تم نے احداث فی الدین کیا پھر یہ کہ تم نے جو لوگوں کو چھوڑا اور میری طرف آئے تو محض طمع دنیا کے لئے تھا اور یہ تمہارے اس قول سے ظاہر ہے کہ آپسے ہماری امیدوں کو منقطع کر دیا۔ یعنی جو حکومت کی امید تم نے مجھ سے ملنے میں رکھی تھی وہ پوری نہ ہوئی کیونکہ میں تمہاری حالت کو جانتا تھا۔

اور مردین میں بحمد اللہ تم مجھ پر کوئی الزام عائد نہ کر کے اب رہا یہ امر کہ میں نے تم سے قطع رحم کیوں کیا تو

اس کی وجہ یہ ہے کہ تم امر حق سے ہٹ گئے اور اس روگردانی کی بنا پر تم نے میری بیعت کو اپنی گردن سے اس طرح نکال پھینکا جیسے ایک سرکش گھوڑا اپنی بجام کو منہ سے نکال دے۔

میرا رب اللہ ہے میں نے کسی چیز کو اس کے ساتھ شریک قرار نہیں دیا، پس تم مت کہو یہ بات کہ مجھے کم نفع پہنچا اور دفاعی قوت کمزور رہی تم دونوں نفاق کے ساتھ مستحق شریک ہو گئے۔

(یعنی تقسیم بیت المال میں میں نے حکم خدا کی خلاف ورزی نہیں کی اور کسی دوسرے کو اس کے حکم میں شریک نہیں بنایا بخلاف تمہارے کہ تم دوسرے کے حکم پر عمل کر کے ترکیب شرک و نفاق ہو گئے ہو۔)

اور تمہارا یہ کہنا کہ میں اشیاع العرب ہوں اور تم میری لعن اور بددعا سے بچنا چاہتے ہو تو یہاں تو کہ ہر مقام کے لئے ایک جداگانہ عمل ہوتا ہے جس وقت میدان جنگ میں سنائیں ٹکڑا رہی ہوں اور گھوڑوں کی گردنوں کے بال کھڑے ہوں اور تمہارے بھی پھڑے پھولے ہوئے ہوں تو اس وقت خدا میرے قلب میں قوت دیتا ہے اور میں ڈٹ کر جنگ کرتا ہوں۔

لیکن جب تم نے امر حق کو قبول کرنے سے انکار کر دیا تو پھر میں نے خدا سے دعا کی۔ پس اب اس شخص کی بددعا سے گھبراتے کیوں ہو جو تمہارے گمان میں ایک مرد ساحر ہے اور جا دو گروں کی قوم سے ہے۔

خدا یا جلد ہلاک کر زبیر کو بدترین ہلاکت کے ساتھ اور مگر ابی کی حالت میں اس کا خون بہا اور طلحہ کو زلت کے ساتھ مار اور آخرت میں ان دونوں کو بدترین عذاب میں مبتلا کر، اگر ان دونوں نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور مجھ پر افترا پروانی کا ہے اور میرے بارے میں ان دونوں نے اپنی گواہیوں کو چھپایا ہے اور تیری اور تیرے رسول کی نافرمانی کی ہے میں میرے بارے میں خدا سے کہتا ہوں کہ وہ اس نے آمین کہی اور اپنے دل میں کہنے لگا واللہ میں نے آپ سے زیادہ الزام سہانے والا نہیں دیکھا، آپ نے ان کی ایک ایک دلیل توڑ کر رکھ دی۔ میں ان دونوں سے برأت چاہتا ہوں حضرت نے فرمایا۔ واپس جا۔ اور جو میں نے کہا ہے وہ اس میں سنا دے۔ اس نے کہا۔ جب جاؤنگا جب آپ خدا سے یہ دعا کریں کہ وہ مجھے آپ کے پاس واپس لائے جلد اور مجھے توفیق دے کہ میں آپ کے بارے میں اس کی مرضی حاصل کروں۔ پس حضرت نے دعا کی وہ گیا اور واپس آگیا اور جنگ جمل میں شہید ہوا۔ اللہ اس پر رحم کرے۔

۲۔ عَلِيٌّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَنَحْوُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، وَأَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ جَمِيعاً ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ مُزَاحِمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ جَرَّاحِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ رَافِعِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ : كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَوْمَ النَّهْرَوَانِ ، فَبَيْنَا عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ جَاءَ فَارِسٌ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَلِيُّ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ مَا لَكَ - تَكَلَّمَكَ أُمُّكَ - لَمْ تُسَلِّمْ عَلَيَّ بِأَمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : بَلَى سَأَخْبِرُكَ عَنْ ذَلِكَ كُنْتُ إِذْ كُنْتُ



عَلَى الْحَقِّ يَصِفِينَ فَلَمَّا حَكَمَتِ الْحَكَمَةُ بَرَأَتْ مِنْكَ وَسَمَّيْنِكَ مُشْرِكًا فَأَصْبَحْتَ لِأَدْرِي إِلَى أَيْنَ  
 أَصْرَفَ وَلَا بَنِي وَاللَّهِ لَأَنْ أَعْرِفَ هَذَا مِنْ صَلَاتِكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا فَقَالَ لَهُ :  
 عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : تَكُنْكَ أُمُّكَ قِفْ مِنْ بَنِي قَرِيبًا أُرِيكَ عِلَامَاتِ الْهُدَى مِنْ عِلَامَاتِ الضَّلَالَةِ ، فَوَقَفَ  
 الرَّجُلُ قَرِيبًا مِنْهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَقْبَلَ فَارِسٌ يَرْكُضُ حَتَّى أَتَى عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ : يَا أَمِيرَ  
 الْمُؤْمِنِينَ ! أَبَشِّرْ بِالْفَتْحِ أَقَرَّ اللَّهُ عَيْنَكَ ، قَدْ وَارَاهُ اللَّهُ قَيْلَ الْقَوْمِ أَجْمَعُونَ ، فَقَالَ لَهُ : مِنْ دُونِ النَّهْرِ  
 أَوْ مِنْ خَلْفِهِ ؟ قَالَ : بَلْ مِنْ دُونِهِ ، فَقَالَ : كَذَبْتَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ بَرَأَ التَّسَمَةَ لَا يَبْعُرُونَ  
 أَبَدًا حَتَّى يَقْتُلُوا ، فَقَالَ الرَّجُلُ : فَازْدَدْتُ فِيهِ بَصِيرَةً ، فَجَاءَ آخَرُ يَرْكُضُ عَلَى قَرِيبٍ لَهُ فَقَالَ  
 لَهُ يُثَلِّدُ ذَلِكَ فَرَدَّ عَلَيْهِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِثْلَ الَّذِي رَدَّ عَلَى صَاحِبِهِ ، قَالَ الرَّجُلُ الشَّاكُّ : وَ  
 هَمَمْتُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَفْلَقَ هَامَتَهُ بِالسَّيْفِ ثُمَّ جَاءَ فَارِسَانِ يَرْكُضَانِ قَدْ أَغْرَقَا قَرَسِيَهُمَا  
 فَقَالَ : أَقَرَّ اللَّهُ عَيْنَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ! أَبَشِّرْ بِالْفَتْحِ قَدْ وَارَاهُ اللَّهُ قَيْلَ الْقَوْمِ أَجْمَعُونَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 آمِنْ خَلْفَ النَّهْرِ أَوْ مِنْ دُونِهِ ؟ قَالَا : لَا بَلْ مِنْ خَلْفِهِ ، إِنَّهُمْ لَمَّا افْتَحَمُوا خَلِيلَهُمُ النَّهْرَ وَأَنْ وَضَرَ  
 الْمَاءَ لَبَّاتِ حُبُوبِهِمْ رَجَعُوا فَأَصَبُوا ، فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَدَقْتُمَا ، فَزَلَّ الرَّجُلُ عَنْ قَرِيبِهِ  
 فَآخَذَ بِيَدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَبَرَّجِلِهِ فَقَبَّلَهُمَا ، فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : هَذِهِ لَكَ آيَةٌ .

۲۔ رافع بن سلمہ سے مروی ہے کہ میں علی بن ابی طالب کی خدمت میں یوم نہروان حاضر تھا پس جبکہ حضرت  
 علی بیٹھے ہوئے تھے ایک گھڑسوار آیا اور کہنے لگا السلام علیک یا علی حضرت نے فرمایا تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے تو نے  
 امیر المؤمنین کہہ کر سلام کیوں نہ کیا۔ اس نے کہا میں اس کی وجہ بتاتا ہوں آپ امیر المؤمنین اس وقت تھے جب تک  
 آپ صفین میں حق پر لڑتے رہے مگر جب آپ حکمیں دابو موسیٰ اور عرین عاص کے فیصلہ پر راضی ہو گئے تو میں آپ سے الگ  
 ہو گیا اور آپ کا نام میں نے مشرک رکھا پس اس وقت سے میں نہیں جانتا کہ کس کی محبت کی طرف لوٹوں میرے نزدیک  
 دنیا و ما فیہا کی ہر چیز سے زیادہ محبوب بہ نسبت آپ کی ضلالت کے، آپ کی ہدایت ہے حضرت نے فرمایا تیری ماں  
 تیرے ماتم میں بیٹھے میرے قریب آتا کہ میں تجھے علامات ہدایات کو دکھلاؤں وہ شخص حضرت کے قریب آ گیا۔ ناگاہ ایک  
 شخص گھوڑے کو ہمیں کرتا آیا اور کہنے لگا یا امیر المؤمنین مسیح کی بشارت ہو اور خدا آپ کی آنکھوں کو کھلے گا کہ اللہ  
 تمام قوم قتل ہو گئی فرمایا نہر کے اس پار یا اس پار، اس نے کہا اس پار، فرمایا تو جھوٹے قسم خدا کی جس نے دانہ کو تشنگاقت کیا  
 اور ہواؤں کو چلایا، وہ نہر کو عبور نہ کریں گے کہ وہ قتل ہو جائیں اس پہلے شخص نے کہا چلو یہ اچھا موقع حضرت کی  
 صداقت جاننے کا ملا، کچھ دیر بعد ایک شخص اور گھوڑا لگاتا آیا اور اس نے بھی ایسا بیان کیا۔ حضرت نے اس کے متعلق

بھی وہی فرمایا اس شک کرنے والے آدمی نے کہا۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں علیؑ پر حملہ کر کے ان کا ستر تلوار سے جدا کر دوں۔ پھر دوسرا گھوڑے کداتے آئے ان کے دونوں گھوڑے پیسے پیسے ہو رہے تھے انھوں نے کہا اے امیر المومنین اللہ آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا رکھے واللہ تمام قوم قتل ہو گئی حضرت نے فرمایا نہر کے اس پار یا اس پار، انھوں نے جواب میں کہا اس پار، جب انھوں نے نہر میں اپنے گھوڑے ڈالے اور پانی ان کے گھوڑوں کے سینوں تک آ گیا تو پلٹ پڑے اور مصیبت میں مبتلا ہوئے امیر المومنین نے فرمایا تم نے سچ کہا۔ پس وہ شخص گھوڑے سے اترا اور حضرت کے ہاتھ اور پیر کو بوسہ دیا حضرت نے فرمایا تیرے لئے ہماری صداقت کا یہی نشان ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْعِجْلِيِّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى الْمَعْرُوفِ بِكَرْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خُذَاهِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرٍو الْخَنَمِيِّ، عَنْ حَبَابَةَ الْوَالِيَّةِ قَالَتْ: رَأَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي شُرْطَةِ الْخَمِيرِ وَمَعَهُ دِرَّةٌ لَهَا سَبَابَتَانِ يَضْرِبُ بِهَا بَيْتَاعِي الْحِجْرِيَّ وَالْمَارِ مَاهِيَّ وَالزَّمَارِ وَيَقُولُ لَهُمْ: يَا بَيْتَاعِي مُسَوِّجٌ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَجُنْدُ بَنِي مَرْوَانَ، فَقَامَ إِلَيْهِ فَرَأَتْ بَنُ أَحْنَفَ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَمَا جُنْدُ بَنِي مَرْوَانَ؟ قَالَ: فَقَالَ لَهُ: أَقْوَامٌ حَلَقُوا اللَّحْيَ وَفَنَلُوا الشَّوَارِبَ فَسَخَّوْا فَلَمْ أَرْنَا طَقًا أَحْسَنَ نَطَقًا مِنْهُ، ثُمَّ اتَّبَعْتُهُ فَلَمْ أَزَلْ أَقْفُو أَثَرَهُ حَتَّى قَعَدَ فِي رَحْبَةِ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا دَلَالَةُ الْإِمَامَةِ بِرَحْمَةِ اللَّهِ؟ قَالَتْ: فَقَالَ أَتُبْنِي بِتِلْكَ الْحَصَاةِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى حَصَاةٍ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَطَبَعَ لِي فِيهَا بِخَاتَمِهِ، ثُمَّ قَالَ لِي: يَا حَبَابَةُ! إِذَا ادَّعَى مَدَّعٍ الْإِمَامَةَ: فَقَدَرَنَّ أَنْ يَطْبَعَ كَمَا رَأَيْتَ، فَأَعْلَمِي أَنَّهُ إِمَامٌ مُفْتَرَضُ الطَّاعَةِ وَالْإِمَامُ لَا يَغْرُبُ عَنْهُ شَيْءٌ يُرِيدُهُ، قَالَتْ: ثُمَّ انصرفتُ حَتَّى قُبِضَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَجِئْتُ إِلَى الْحَسَنِ عليه السلام وَهُوَ فِي مَجْلِسِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَالنَّاسُ يَسْأَلُونَهُ فَقَالَ: يَا حَبَابَةُ الْوَالِيَّةُ! فَقُلْتُ: نَعَمْ يَا مَوْلَايَ! فَقَالَ: هَاتِي مَا مَعَكَ قَالَتْ: فَأَعْطَيْتُهُ فَطَبَعَ فِيهَا كَمَا طَبَعَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَتْ: ثُمَّ أَتَيْتُ الْحُسَيْنَ عليه السلام وَهُوَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَرَّبَ وَرَحَبَ، ثُمَّ قَالَ لِي: إِنَّ فِي الدَّلَالَةِ دَلِيلًا عَلَى مَا تُرِيدِينَ أَفْتَرِيدِينَ دَلَالَةَ الْإِمَامَةِ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ يَا سَيِّدِي! فَقَالَ: هَاتِي مَا مَعَكَ، فَنَالَتْهُ الْحَصَاةُ فَطَبَعَ لِي فِيهَا، قَالَتْ: ثُمَّ أَتَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عليه السلام وَقَدْبَلَعُ بِي الْكِبَرُ إِلَى أَنْ أَرَعَشْتُ وَأَنَا أَعْدُّ يَوْمِيذٍ مِائَةً وَثَلَاثَ عَشْرَةِ سَنَةٍ قَرَأْتُهُ رَاكِعًا وَسَاجِدًا وَ

مَشْغُولًا بِالْعِبَادَةِ فَيَسْتُرُ مِنَ الدَّلَالَةِ، فَأَوْمَأَ إِلَيَّ بِالسَّبَابَةِ فَقَادَ إِلَيَّ شَبَابِي، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا سَيِّدِي! كَمْ مَضَى مِنَ الدُّنْيَا وَكَمْ بَقِيَ؟ فَقَالَ: أَمَّا ماضِي فَنَعَمْ وَأَمَّا مَا بَقِيَ فَلَا، قَالَتْ: ثُمَّ قَالَ لِي: هَاتِنِي مَا مَعَكَ فَأَعْطَيْتُهُ الْحَصَاةَ فَطَبَعَ لِي فِيهَا، ثُمَّ أَتَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام فَطَبَعَ لِي فِيهَا، ثُمَّ أَتَيْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَطَبَعَ لِي فِيهَا، ثُمَّ أَتَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام فَطَبَعَ لِي فِيهَا، ثُمَّ أَتَيْتُ الرِّضَا عليه السلام فَطَبَعَ لِي فِيهَا، وَعَاشَتْ حَبَابَةُ بَعْدَ ذَلِكَ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ عَلَى مَا ذَكَرَهُ مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ.

۳۔ حبابہ سے مروی ہے کہ میں نے امیر المومنین علی علیہ السلام کو دیکھا کہ شکر کے سپاہیوں کے ساتھ ہیں اور آپ کے ہاتھ میں دوسروں کا کڑا ہے اور آپ جری مارا ہوا ہیں اور زمار (بے سین والی ٹھیلیاں) فروخت کرنے والوں سے فرما رہے ہیں (اے بنی اسرائیل کے مسوغات بیچنے والو! اے بنی مروان کے شکر یو! فرات بن احنف نے پوچھا اے امیر المومنین بنی مروان کا شکر کیا؟ فرمایا۔ مراد وہ لوگ ہیں جو ڈاڑھی مند لٹے ہیں اور مونچھوں پر بل دیتے ہیں پس وہ لوگ صورت کے لحاظ سے مسخ ہو گئے (مروان کے شکر میں ایسے ہی لوگ تھے) میں نے دیکھا کہ حضرت علی سے بہتر از دوائے نطق کوئی نہیں، پھر میں حضرت کے پیچھے لگی رہی، جب حضرت مسجد کے چبوترے پر بیٹھے تو میں نے کہا اے امیر المومنین دلالت امامت کیا ہے؟ فرمایا یہ کنسکری اٹھالا اور اپنے ہاتھ سے ایک کنکری کی طرف اشارہ کیا حضرت نے اس پر ہر گائی وہ پتھروں میں بیٹھ گئی۔ پھر فرمایا۔ اے حبابہ کوئی مدعی امامت ہو تو اس سے کہو کہ اس پتھر پر لگا دے جیسے میں نے ہر گادی ہے اگر لگائے تو سمجھنا کہ وہ امام ہے۔

اور مفترض الطاعت ہے اور امام جس چیز کا ارادہ کر لے وہ شے اس سے پوشیدہ نہیں رہتی، حبابہ کہتی ہے میں حضرت کے انتقال کے بعد امام حق کے پاس آئی آپ امیر المومنین کی جگہ بیٹھ تھے اور لوگ آپ سے سوال کر رہے تھے مجھ سے فرمایا۔ اے حبابہ لا جو تیرے پاس ہے میں نے وہ پتھر کا ٹکڑا دے دیا۔ حضرت نے اس پر اسی طرح ہر گادی جس امیر المومنین نے لگائی تھی پھر میں امام حق کے بعد امام حسین کی خدمت میں آئی، آپ اس وقت مسجد نبوی میں تھے پس حضرت نے مجھے اپنے پاس بلایا اور مجھ کو کہا۔ پھر فرمایا جو میں نے ارادہ کیا ہے اس کی دلالت میں ایک دلیل ہے کیا تیرا ارادہ دلیل امامت معلوم کرنے کا نہیں؟ میں نے کہا ضرور میرے سید و مولا فرمایا جو تیرے پاس ہے میں نے وہی پتھری نکال کر دی۔ آپ نے اس پر ہر گادی پھر میں علی بن الحسین کے پاس آئی اور اب بڑھاپے کی وجہ سے عرشہ تھا اور میری عمر ایک سو تیرہ برس کی ہو گئی تھی میں نے امام علیہ السلام کو رکوع اور سجود اور عبادت میں مشغول پایا۔ پس میں دلالت سے مایوس ہوئی حضرت نے انگشت شہادت سے اشارہ کیا پس میرا شباب لوٹ آیا۔ میں نے کہا میرے آقا میری عمر کتنی گزر گئی اور کتنی باقی ہے فرمایا۔ گزری کو بتادوں گا باقی کو نہیں بتاؤں گا۔

پھر فرمایا۔ جو تیرے پاس ہے وہ لائیں نے وہ پتھر دیا آپ نے اس پر ہر گادی، پھر میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آئی۔ آپ نے بھی ہر گادی، پھر میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئی انھوں نے بھی ہر گادی پھر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس آئی انھوں نے بھی ہر گادی، پھر امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آئی انھوں نے بھی ہر گادی اس کے بعد صیبا کہ محمد بن ہاشم نے ذکر کیا ہے جابہ نواۃ کہ اور زندہ رہی۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيِّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ دَاوُدَ ابْنِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي مُحَمَّدٍ عليه السلام فَاسْتَوْذِنَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ عَلَيْهِ، فَدَخَلَ رَجُلٌ عَبْلٌ، طَوِيلٌ، حَسِيمٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ بِالْوَلَايَةِ قَرَدٌ عَلَيْهِ بِالْقَبُولِ وَ أَمْرُهُ بِالْجُلُوسِ، فَجَلَسَ مُلَاصِقًا لِي، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَيْتَ شِعْرِي مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام هَذَا مِنْ وَلَدِ الْأَعْرَابِيَّةِ صَاحِبَةِ الْحَصَاةِ الَّتِي طَبَعَ آبَائِي عليهم السلام فِيهَا بِخَوَاتِيمِهِمْ فَانْطَبَعَتْ وَقَدْ جَاءَ بِهَا مَعَهُ يُرِيدُ أَنْ أَطْبَعَ فِيهَا، ثُمَّ قَالَ: هَاتِيهَا فَأَخْرَجَ حَصَاةً وَ فِي جَانِبِ مِنْهَا مَوْضِعُ أَمْلَسَ، فَأَخَذَهَا أَبُو مُحَمَّدٍ عليه السلام ثُمَّ أَخْرَجَ خَاتَمَهُ فَطَبَعَ فِيهَا فَانْطَبَعَ فَكَانَنِي أَرَى نَقْشَ خَاتَمِهِ الشَّاعَةِ وَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، فَقُلْتُ لِلْيَمَانِيِّ: رَأَيْتَهُ قَبْلَ هَذَا قَطُّ؟ قَالَ: لَا وَاللَّهِ وَإِنِّي لَمُسْتَدْمِرٌ حَرَبُصٌ عَلَى رُؤْيَيْهِ حَتَّى كَانَ الشَّاعَةَ أَنَانِي شَأْنٌ لَسْتُ أَرَاهُ فَقَالَ لِي: فَمَ فَاذْخُلْ، فَدَخَلْتُ ثُمَّ نَهَضَ الْيَمَانِيُّ وَ هُوَ يَقُولُ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ، ذَرَيْتُهُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ أَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنَّ حَقَّكَ لَوَاجِبٌ كَوُجُوبِ حَقِّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَالْأُتَمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ ثُمَّ مَضَى فَلَمْ أَدْهْ بَعْدَ ذَلِكَ، قَالَ إِسْحَاقُ: قَالَ أَبُو هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيُّ: وَ سَأَلْتُهُ عَنْ اسْمِهِ فَقَالَ: اسْمِي مَهْجَعُ بْنُ الصَّلْتِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ سَمْعَانَ بْنِ غَانِمِ بْنِ أُمِّ غَانِمٍ وَ هِيَ الْأَعْرَابِيَّةُ الْيَمَانِيَّةُ. صَاحِبَةُ الْحَصَاةِ الَّتِي طَبَعَ فِيهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَالسَّبْطُ إِلَى وَقْفِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام.

۴۔ راوی کہتا ہے میں امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ یمن کے ایک شخص نے داخلہ چاہا حضرت نے اجازت دی۔ ایک شخص لمبا تونگا موٹا تازہ اندر آیا اور سلام کیا۔ السلام علیک سے ولی اللہ حضرت نے جواب سلام دے کر بیٹھنے کا حکم دیا وہ مجھ سے مل کر بیٹھا مجھے فکر ہوئی کہ یہ کون ہے حضرت نے فرمایا یہ اولاد اس عربی عورت کی ہے جو صاحب حصاة تھی اور جس کے پتھر میرے آبا و اجداد نے ہر سر دگائیں اور وہ ہر پتھر میں بیٹھ گئی یہ اس پتھر کو لے کر آیا ہے تاکہ میں بھی ہر گادوں۔ پھر اس سے فرمایا۔ اسے لا، پس اس نے پتھر نکالا اس میں ایک جگہ خالی تھی حضرت نے اسے لیا اور اپنی انگوٹھی نکال کر اس پر ہر گادی جو اس کے اوپر و آئی، گویا میں یہ نقش اس پر دیکھ رہا تھا

الحسن بن علیؑ

میں نے اس مرد بخشنی سے کہا کیا تم نے امام علیہ السلام کو اس سے پہلے کبھی دیکھا تھا۔ اس نے کہا کبھی نہیں میں ایک مذ سے حضرت کی زیارت کا مشتاق تھا ناگاہ ابھی ایک جوان آیا جس کو میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا اس نے مجھ سے کہا اندر آ پس میں لگیا پھر وہ بخشنی یہ کہتا ہوا اٹھا۔ اللہ کی رحمت اور برکت ہو تم پر اے اہلبیت درمید بعضہا من بعض یعنی ایک کو دوسرے پر فضیلت ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کا حق اسی طرح واجب ہے جس طرح حق امیر المؤمنین اور حق دیگر ائمہ خدا کا ان سب پر درود و سلام ہو، پھر وہ چلا گیا اور پھر کسی نے اس کو نہ دیکھا۔ اسحاق راوی ہے کہ ابوہاشم جعفری نے فرمایا میں نے اس کا نام پوچھا، اس نے کہا میرا نام نوح ابن صلت بن عقبہ بن سمعان بن غانم بن ام غانم ہے اور یہ وہی نون عربیہ ہے جس کو صاحبہ المحصاة کہتے ہیں اس کے پتھر پر چہرہ کافی امیر المؤمنین علیہ السلام سے لے کر امام حسن عسکری علیہ السلام تک آئمہ نے

۵- عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ مَجْنُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ وَ زُرَّارَةَ جَمِيعاً، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا قُتِلَ الْحُسَيْنُ عليه السلام أَرْسَلَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَخَالَاهُ فَقَالَ لَهُ: يَا ابْنَ أَخِي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله دَفَعَ الْوَصِيَّةَ وَالْإِمَامَةَ مِنْ بَعْدِهِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ثُمَّ إِلَى الْحَسَنِ عليه السلام، ثُمَّ إِلَى الْحُسَيْنِ عليه السلام وَ قَدْ قُتِلَ أَبُوكَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ صَلَّى عَلَى رُوحِهِ وَلَمْ يَوْسُ وَ أَنَا عَمُّكَ وَصَنُوْ أَبِيكَ وَ وُلَادَتِي مِنْ عَلِيٍّ عليه السلام فِي سَبْتِي وَ قَدْ بَيَّي أَحَقُّ بِهَا مِنْكَ فِي حَدَائِكَ، فَلَا تَنَازِعْنِي فِي الْوَصِيَّةِ وَالْإِمَامَةِ وَلَا تَحَاجِبْنِي، فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام: يَا عَمُّ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَدْعُ مَا لَيْسَ لَكَ بِحَقِّ ابْنِي أَعْظَمَكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ، إِنَّ أَبِي يَا عَمُّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَوْسَى إِلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَتَوَجَّهَ إِلَى الْعِرَاقِ وَ عَهْدَ إِلَيَّ فِي ذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَشِيرَ بِسَاعَةِ وَ هَذَا سِلَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله عِنْدِي؛ فَلَا تَعْرِضْ لِهَذَا، فَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكَ نَفْسَ الْعُمَرِ وَ تَشْتَتِ الْحَالِ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ الْوَصِيَّةَ وَالْإِمَامَةَ فِي عَقِبِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَعْلَمَ ذَلِكَ فَانْطَلِقْ بِنَا إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حَتَّى تَفْجَأَ كُمْ إِلَيْهِ وَ نَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ، قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام: وَ كَانَ الْكَلَامُ بَيْنَهُمَا بِمَكَّةَ، فَانْطَلَقَا حَتَّى أَتَيَا الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ، فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ: إِذَا أَتَيْتَ فَابْتَهِلْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَ سَلْهُ أَنْ يُنْطِقَ لَكَ الْحَجَرُ ثُمَّ سَلْ، فَابْتَهِلْ ثُمَّ فِي الدُّعَاءِ وَ سَأَلَ اللَّهُ ثُمَّ دَعَا الْحَجَرَ، فَأَمَّ يَجْهَهُ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام يَا عَمُّ لَوْ كُنْتَ وَحِيداً وَ إِمَاماً لَا جَابِكَ، قَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ: فَأَدْعُ اللَّهَ أَنْتَ يَا ابْنَ أَخِي وَسَلْهُ، فَدَعَا اللَّهَ

عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَسْأَلُكَ بِالَّذِي جَعَلَ فِيكَ مِيثَاقَ الْأَنْبِيَاءِ وَمِيثَاقَ الْأَوْصِيَاءِ وَمِيثَاقَ النَّاسِ أَجْمَعِينَ لَمَّا أَخْبَرْتَنَا مِنَ الْوَصِيِّ وَالْإِمَامِ بَعْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: فَتَجَرَّكَ الْحَجَرُ حَتَّى كَادَ أَنْ يَزُولَ عَنْ مَوْضِعِهِ، ثُمَّ أَنْطَقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِلِسَانِ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ، فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّ الْوَصِيَّةَ وَالْإِمَامَةَ بَعْدَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَابْنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَأَصْرَفَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ يَتَوَلَّى عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ أَبِي جَنْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِثْلَهُ.

۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب امام حسینؑ شہید ہو گئے تو محمد حنفیہ نے ایک روز غلویت میں امام زین العابدین علیہ السلام سے کہا۔ اے سپر برادر! تم کو معلوم ہے کہ رسول اللہؐ نے اپنے بعد وصیت و امامت امیر المؤمنین کے سپرد کی، پھر انھوں نے امام حسنؑ کو دی اور امام حسنؑ نے امام حسینؑ اور تمہارے پدر بزرگوار نے خدا کا درود اور رحمت ہوا ان پر کہ وہ شہید ہوئے اور انھوں نے اپنا وہی کسی کو نہیں بنایا اور میں تمہارا اچھا ہوں تمہارے باپ کا بھائی ہوں اور علی کا بیٹا بلحاظ عمر تم سے بڑا ہوں پس امر وصیت اور امر امامت میں مجھ سے جھگڑا نہ کرو حضرت علی بن الحسینؑ نے فرمایا اے چچا۔ اللہ سے ڈرو اور اس چیز کا دعویٰ نہ کرو جس کے تم حق دار نہیں ہو میں نصیحت کرتا ہوں کہ تم جاہلوں میں سے نہ بنو، بے شک اے چچا میرے باپ نے خدا کی رحمت ہوا ان پر، عراق جانے سے پہلے میرے لئے وصیت فرمائی تھی اور شہادت سے کچھ دیر قبل یہ عہد میرے سپرد کیا تھا یہ رسول اللہؐ کے تبرکات ہیں ان میں سے مجھ سے جھگڑا نہ کرو۔ مجھے ڈر ہے کہ میں تمہاری عمر کم نہ ہو جائے۔ اور حال تنہا نہ ہو۔ خدا نے وصیت اور وراثت کو اولاد حسینؑ میں قرار دیا ہے اگر تم یہ جاننا چاہتے ہو تو میرے ساتھ حجر اسود کے پاس چلو تاکہ ہم اس کا فیصلہ کر لیں اور اس بارے میں سوال کریں۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بات مکہ میں ہوئی، پس دونوں چلے۔ جب حجر اسود کے پاس آئے تو علی بن الحسینؑ نے فرمایا۔ اب آپ اللہ کی طرف رجوع کیجئے اور درخواست کیجئے کہ وہ حجر اسود کو ناطق کر دے پس محمد نے ایسا ہی کیا اور حجر سے سوال کیا۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ تب علی بن الحسینؑ نے فرمایا۔ اے چچا۔ اگر آپ وصی و امام ہوتے تو یہ ضرور جواب دیتا۔ انھوں نے کہا اب تم بھی ایسا کرو پس حضرت علی بن الحسینؑ نے خدا سے دعا کی پھر فرمایا۔

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس ذات کے واسطے جس نے قرار دیا۔ تجھ میں ميثاق انبیاء و اوصیاء اور تمام لوگوں کے ميثاق کو کہ خبر دے مجھ کو اس امر کی کہ حسین علیہ السلام کے بعد وصی اور امام کون ہے راوی کہتا ہے کہ جب رکو اس زور سے حرکت ہوئی۔ گویا وہ اپنی جگہ سے ہٹ جائے گا۔ پھر خدا نے اس کو گویا کیا اور اس نے واضح عربی میں کہا۔ خدا گواہ ہے کہ علی بن الحسین علیہ السلام وصی اور امام ہیں یہ سن کر محمد حنفیہ، علی بن الحسینؑ کی امامت کے قائل ہو گئے۔

یسی ہی روایت ملی بن ابراہیم نے اپنے باپ سے اس نے عماد بن عیسیٰ سے اس نے حریر سے اس نے ذرار سے اس نے امام جعفر صادق سے بیان کی ہے۔

۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَمَاعَةُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْكَلْبِيُّ النَّسَّابُ قَالَ: دَخَلْتُ الْمَدِينَةَ وَلَسْتُ أَعْرِفُ شَيْئًا مِنْ هَذَا الْأَمْرِ فَأَتَيْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا جَمَاعَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ: أَخْبِرُونِي عَنْ أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ؟ فَقَالُوا: عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْحَسَنِ.

فَأَتَيْتُ مَنْزِلَهُ فَاسْتَأْذَنْتُ، فَخَرَجَ إِلَيَّ رَجُلٌ ظَنَنْتُ أَنَّهُ غُلَامٌ لَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: اسْتَأْذِنْ لِي عَلَى مَوْلَاكَ، فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لِي: أَدْخُلْ فَدَخَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِشَيْخٍ مُعْتَكِبٍ شَدِيدِ الْأَجْهَادِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِي: مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ: أَنَا الْكَلْبِيُّ النَّسَّابُ، فَقَالَ: مَا حَاجَتُكَ؟ فَقُلْتُ: جِئْتُ أَسْأَلُكَ، فَقَالَ: أَمَرَرْتُ بِإِبْنِي مُحَمَّدٍ؟ قُلْتُ: بَدَأْتُ بِكَ، فَقَالَ: سَلْ، فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ عَدَدَ نَجُومِ السَّمَاءِ، فَقَالَ تَبِينُ بِرَأْسِ الْجَوْزَاءِ وَالْبَاقِي وَزُرْ عَلَيْهِ وَ عَقُوبَةُ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: وَاجِدَةٌ، فَقُلْتُ: مَا يَقُولُ الشَّيْخُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى الْحَقِيقَيْنِ؟ فَقَالَ: قَدَمَسَحَ قَوْمٌ صَالِحُونَ وَنَحْنُ أَهْلُ الْبَيْتِ لَنَمَسَحَ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: ثَنَانٍ، فَقُلْتُ: مَا تَأْوُلُ فِي أَكْلِ الْجِرِّي أَحْلَالٌ هُوَ أَمْ حَرَامٌ؟ فَقَالَ: حَلَالٌ إِلَّا أَنَا أَهْلُ الْبَيْتِ نَعَاْفُهُ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: ثَلَاثُ، فَقُلْتُ: فَمَا تَقُولُ فِي شُرْبِ الشَّيْءِ؟ فَقَالَ: حَلَالٌ إِلَّا أَنَا أَهْلُ الْبَيْتِ لَنَشْرَبُهُ. فَقُمْتُ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ وَ أَنَا أَقُولُ: هَذِهِ الْعِصَابَةُ تَكْذِبُ عَلَى أَهْلِ هَذَا الْبَيْتِ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَظَنَرْتُ إِلَى جَمَاعَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَ غَيْرِهِمْ مِنَ النَّاسِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: مَنْ أَعْلَمُ أَهْلَ هَذَا الْبَيْتِ؟ فَقَالُوا: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ، فَقُلْتُ: قَدْ أَتَيْتُهُ فَلَمْ أَحِدْ عِنْدَهُ شَيْئًا فَرَفَعَ رَجُلٌ رَأْسَهُ فَقَالَ: أَنْتَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَهُوَ أَعْلَمُ أَهْلَ هَذَا الْبَيْتِ، فَلَا مَعَهُ بَعْضُ مَنْ كَانَ بِالْحَضَرَةِ، فَقُلْتُ: إِنَّ الْقَوْمَ إِسْمًا مِنْهُمْ مِنْ إِرْشَادِي إِلَيْهِ أَوْ لَمَرَّةٍ الْحَسَدِ، فَقُلْتُ لَهُ: وَيْحَكَ إِيَّاهُ أَرَدْتُ.

فَمَضَيْتُ حَتَّى صِرْتُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَفَرَعْتُ الْبَابَ، فَخَرَجَ غُلَامٌ لَهُ فَقَالَ: ادْخُلْ يَا أَخَا كَلْبٍ فَإِنَّهُ لَقَدْ أَدْهَشَنِي، فَدَخَلْتُ وَ أَنَا مُضْطَرِبٌ وَ نَظَرْتُ فَإِذَا شَيْخٌ عَلَى مُصَلًى بِالْأَمْرِ فَقَعٌ وَلَا بَرْدَ عَقِ، فَأَبْتَدَأَنِي بَعْدَ أَنْ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ لِي: مَنْ أَنْتَ؟ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: يَا سُبْحَانَ اللَّهِ غُلَامُهُ يَقُولُ

لي بالباب : ادخل يا اخا كلب ! ويسألني المولى من انت ؟ فقلت له : انا الكلبني التسابه ،  
 فصرب بيده على جبهته وقال كذب العادلون بالله و ضلوا ضلالاً بعيداً و خسروا خسراً مبيناً  
 يا اخا كلب ! ان الله عز وجل يقول : « وعاداً و ثمود و اصحاب الرس و قروناً بين ذلك  
 كثيراً » أفنسيها انت ؟ فقلت : لأجعلك فداك ، فقال لي : أفنسيب نفسك ؟ قلت : نعم انا فلان  
 بن فلان بن فلان حتى ارتفعت فقال لي : وفليس حيث تذهب ، ويحك أتدري من فلان بن فلان ؟ قلت  
 نعم فلان بن فلان ، قال : ان فلان بن فلان [ بن فلان ] الراعي الكردي انما كان فلان  
 الراعي الكردي على جبل آل فلان فنزل إلى فلانة امرأة فلان من جبله الذي كان يرعى غنمه عليه  
 فأطعمها شبتاً و غشيتها فولدت فلاناً و فلان بن فلان من فلانة و فلان بن فلان ، ثم قال :  
 أتعرف هذه الأسامي ؟ قلت : لا والله جعلت فداك فإن رأيت أن تكنت عن هذا فقلت ؟ فقال :  
 انما قلت فقلت ، فقلت : انني لأعود ، قال : لا تعود إذا و اسأل عمّا جيئت له .

فقلت له : أخبرني عن رجل قال لامرأته : أنت طالق عدد نجوم السماء ؟ فقال : ويحك  
 أما تقرأ سورة الطلاق ؟ قلت : بلى ، قال : فأقرأ فقرأت « فطلقوهن لعدتهن و أحصوا العدة »  
 قال : أتري هنا نجوم السماء ؟ قلت : لا ، قلت : فرجل قال لامرأته : أنت طالق ثلاثاً قال :  
 ترد إلى كتاب الله وسنة نبيه ﷺ ، ثم قال : لأطلاق إلا على طهر ، من غير جماع بشاهدين  
 مقبولين ، فقلت في نفسي : واحدة ، ثم قال : سل ، قلت : ما تقول في المسح على الخفي ؟  
 فتبسّم ثم قال : إذا كان يوم القيامة و رد الله كل شيء إلى شيء و رد الجلد إلى الغنم فترى  
 أصحاب المسح أين يذهب وضوؤهم ؟ فقلت في نفسي : نبتان ، ثم التفت إلي فقال : سل .

فقلت : أخبرني عن أكل الجري فقال : ان الله عز وجل مسح طائفة من بني إسرائيل فما أخذ  
 منهم بحر افهوا الجري والمار والمارماهي وما سوى ذلك وما أخذ منهم برأاً فالقردة والخنازير و  
 الوبر والوبرك وما سوى ذلك ، فقلت : في نفسي ثلاث ثم التفت إلي فقال : سل و قم ، فقلت :  
 ما تقول في الشيد ؟ فقال : حلال ، فقلت : اننا نبيد فطرح فيه العكر وما سوى ذلك ونشربه ،  
 فقال : شمشة تلك الحمرة المنيمة ، فقلت : جعلت فداك فأني نبيد تعبي ؟ فقال : ان أهل  
 المدينة شكوا إلى رسول الله ﷺ تغير الماء وفساد طباعهم ، فأمرهم أن يسدوا ، فكان الرجل



يَأْمُرُ خَادِمَهُ أَنْ يَنْبِذَ لَهُ، فَيَعْمِدُ إِلَى كَفِّ مِنَ التَّمْرِ فَيَقْذِفُ بِهِ فِي الشَّيْءِ فَمِنْهُ شَرْبُهُ وَمِنْهُ طَهُورُهُ، فَقُلْتُ: وَكَمْ كَانَ عَدَدُ التَّمْرِ الَّذِي [كَانَ] فِي الْكَفِّ، فَقَالَ: مَا حَمَلَ الْكَفُّ، فَقُلْتُ: وَاحِدَةٌ أَوْ ثِنْتَانِ؟ فَقَالَ: رُبَّمَا كَانَتْ وَاحِدَةً وَرُبَّمَا كَانَتْ ثِنْتَيْنِ فَقُلْتُ: وَكَمْ كَانَ يَسْعُ الشَّيْءُ؟ فَقَالَ: مَا بَيْنَ الْأَرْبَعَيْنِ إِلَى الثَّمَانِينَ إِلَى مَا فَوْقَ ذَلِكَ، فَقُلْتُ بِالْأَرْطَالِ؟ فَقَالَ: نَعَمْ أَرْطَالُ بِمِثَالِ الْعِرَاقِ؛ قَالَ: سَمَاعَةٌ: قَالَ الْكَلْبِيُّ: ثُمَّ نَهَضَ إِلَيَّ وَقَمْتُ؛ فَخَرَجْتُ وَأَنَا أَضْرِبُ بِيَدِي عَلَى الْأُخْرَى وَأَنَا أَقُولُ: إِنْ كَانَ شَيْءٌ فَهَذَا، فَلَمْ يَزَلِ الْكَلْبِيُّ يَدْبُرُ اللَّهَ بِحُبِّ آلِ هَذَا الْبَيْتِ حَتَّى مَاتَ.

ہرکسی نسابہ نے بیان کیا کہ میں مدینہ میں آیا اور مجھے علم نہ تھا کہ امرامامت کس سے متعلق ہے میں مسجد رسولؐ میں آیا وہاں کچھ لوگ جمع تھے میں نے ان سے پوچھا کہ اہل بیت میں عالم کون ہے انھوں نے کہا عبد اللہ بن الحسن، میں ان کے گھر آیا اذن دخول چاہا پس ایک شخص گھر میں سے نکلا میں سمجھا کہ یہ ان کا نوکر ہے میں نے اس سے کہا کہ تم اپنے آقا سے میرے لئے اجازت لو، وہ اندر گیا اور باہر آیا اور مجھ سے کہا اندر آؤ، میں نے اندر جا کر ایک بزرگ گوشہ نشین کو دیکھا جو سخت ریاضت نفس کرنے والے تھے میں نے سلام کیا۔ انھوں نے پوچھا تم کون ہو میں نے کہا میں کبھی نسابہ ہوں۔

فرمایا تمہاری حاجت کیا ہے میں نے کہا کچھ سوال کرنا چاہتا ہوں فرمایا کیا تم میرے فرزند محمد سے ملے ہو میں نے کہا نہیں۔ میں تو پہلے آپ ہی کے پاس آیا ہوں۔ انھوں نے کہا پوچھو جو چاہتے ہو۔ میں نے کہا ایک شخص نے اپنی عورت سے کہا تم کو میں نے طلاق دی ستاروں کی تعداد کے برابر، انھوں نے کہا طلاق بائن تو تین بار میں ہوتی ہے باقی ستاروں کی تعداد کے برابر اس پر غذاب نازل ہو گا۔ کیونکہ اس نے بدعت کی۔ (جو زابرج میں چونکہ تین ستارے ہیں لہذا طلاق بائن مروی گئی) میں نے پوچھا یہ شیخ آپ موزوں پر مسح کے بارے میں کیا کہتے ہیں انھوں نے کہا نیک لوگ مسح کرتے ہیں لیکن ہم اہلبیت مسح نہیں کرتے، میں نے کہا یہ دوسری فطی ہے پھر میں نے پوچھا۔ آپ بے چھلکے کی پھل کے بارے میں کیا کہتے ہیں فرمایا حلال ہے لیکن ہم اہلبیت نہیں کھاتے۔ میں نے پوچھا آپ بنید (جو کہ شراب) کے متعلق کیا کہتے ہیں فرمایا حلال ہے لیکن ہم اہلبیت نہیں پیتے۔ یہ سن کر میں اٹھ کھڑا ہوا اور وہاں سے نکل آیا۔ میں دل میں کہتا تھا اس گروہ نے اہلبیت پر جھوٹ بولا۔ پھر میں مسجد میں آیا وہاں کچھ لوگ قریش وغیرہ کے بیٹھے تھے میں نے سلام کر کے کہا اہلبیت میں کون زیادہ عالم ہے انھوں نے کہا عبد اللہ بن الحسن میں نے کہا ان سے تو میں مل آیا ہوں ان کے پاس تو کچھ نہیں، ان میں سے ایک شخص نے سراٹھایا اور کہا تم جعفر بن محمد کے پاس جاؤ وہ اہلبیت ہیں سب سے زیادہ عالم ہیں لوگوں نے اسے ملاعت کیا۔

مجھے بھی لوگوں نے اردوئے حسد ان کے پاس جلنے سے روکا تھا میں نے اس شخص سے کہا جس کا پتہ دیا ہے وہاں لے چلو، پس میں وہاں گیا اور دروازہ کھٹ کھٹایا ایک غلام نکلا اس نے کہا۔ لے برادر کلب آؤ۔ والدہ تم نے مجھے اضطراب میں ڈال دیا۔ اب تک کہاں تھے) میں پرس کر گھبرا گیا اندر جا کر ایک بزرگ کو دیکھا وہ ایک مسئلے پر بیٹھے ہیں جس کا کوئی فرش نہیں اور نہ کوئی تکیہ ہے جب میں نے سلام کیا تو انھوں

نے پوچھا تم کون ہو۔ میں نے کہا سبحان اللہ، تو کرنے دروازہ پر یا افاغلب کہا اور آقا پوچھتا ہے تم کون ہو۔ میں نے کہا میں کبھی ہوں نسب عرب کا سب سے زیادہ جاننے والا حضرت نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مار کر کہا عداؤں نے (جو بغیر وحی مسائل مشکل از روئے ظن و قیاس بیان کرتے ہیں) جھوٹ بولا اور پوری طرح گمراہ ہو گئے اور پورے پورے خسارے میں رہے، اے بھائی مجلسی خدا فرماتا ہے ہم نے ہلاک کیا ماد و شمود کو اور کنوئیں والوں کو (جنہوں نے نبی کی نافرمانی کی) اور ان کے علاوہ اور بہت سے لوگوں کو کیا تو ان قوموں کے نسب کو جانتا ہے (کہ آدم تک ان کا سلسلہ نسب کیا تھا۔ کون کس کا بیٹا تھا) میں نے کہا میں نہیں جانتا۔

پھر مجھ سے فرمایا تو اپنے نسب کے متعلق جانتا ہے؟ میں نے کہا۔ ہاں فلاں بن فلاں ہوں اور سلسلہ کو آگے بڑھایا فرمایا پھر جا۔ ایسا نہیں، جیسا تو بیان کر رہا ہے تو جانتا ہے کہ فلاں (ہیں بن بیان) کس کا بیٹا ہے۔ میں نے کہا۔ میں جانتا ہوں، فرمایا فلاں (ہیں بن) ایسا نہیں، وہ ایک کوئی پروا ہے (عمر) کا بیٹا ہے یہ اپنی بکریاں فلاں قبیلہ کے پہاڑ پر چرایا کرتا تھا وہ اس قبیلہ کی ایک عورت کے پاس آیا جو فلاں کی زوجہ تھی (دبلائے) پس اسے کچھ طمع دے کر اس سے جماع کیا۔ اس سے فلاں (ہیں بن) پیدا ہوا پس وہ بیان بن عمرو بن مرتدیا ہے تو غلطی سے بیان کا بیٹا بنا رہا ہے۔ کیسا ناسب ہے۔

پھر فرمایا جو نام میں نے بتلے کیا تجھے یہ معلوم تھے؟ میں نے کہا نہیں، اگر حضور مناسب سمجھیں تو اس کا ذکر کسی سے نہ کریں یہ میرے لئے بدنامی کا باعث ہے فرمایا تو نے لسانی کا دعویٰ کیا تھا اس لئے میں نے کہا۔ اب میں ایسا نہ کہوں گا۔ فرمایا ہم بھی کسی سے ذکر نہ کریں گے آپ نے اس کے سوالات سے پہلے ہی علم امامت کا اظہار کر دیا، اچھا۔ اب جن سوالات کے جوابات کے لئے تو آیا ہے وہ دیا نت کر میں نے کہا مجھے اس مسئلے کا جواب بتائیے۔ ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا تجھے طلاق ہے ستاروں کی تعداد کے مطابق (کیا طلاق بائن ہوگئی) فرمایا تو نے سورۃ طلاق پڑھ لی ہے میں نے کہا ہاں۔ فرمایا پڑھو، میں نے پڑھا جب تم عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت طلاق دو اور مدہ کا شمار نہ کرو۔

فرمایا۔ اس آیت میں نجوم سما کا ذکر ہے میں نے کہا نہیں، پھر فرمایا۔ طلاق نہیں دی جاتی مگر ظہر میں جبکہ جماع نہ کیا ہو اور اس کے گواہ دو عادل ہوں میں نے دل میں کہا یہ پہلا ثبوت ہے۔ علم امامت کا، پھر فرمایا اور پوچھ، میں نے کہا آپ کیا فرماتے ہیں مؤذوں پر مسح کے متعلق، یہ سن کر حضرت نے تبسم فرمایا، (عبداللہ بن الحسن کے جواب پر) اور پھر فرمایا۔ روز قیامت خدا ہر شخص کو اس کی صورت پرے آئے گا پس جنہوں نے مؤذہ پر مسح کیا (عرب کا مؤذہ بکری کے پوست کا ہوتا تھا) ان کے پیروں پر بکری کی کھال ہوگی اب غور کر ایسے مسح کرنے والوں کا وضو کہاں جائے گا۔

فرمایا اب اور پوچھ۔ میں نے کہا کیا جری حلال ہے (ایک قسم کی پھلی بے چھلکے کی) فرمایا۔ خدا نے مسح کیا ایک گروہ کو بنی اسرائیل سے جو دریائے حصہ میں آئے وہ جری۔ زمار اور مارہا ہی ہیں (جو خشکی میں وہ بندر، سور اور دربر) ایک قسم کی بقی، اور درک۔ (ایک قسم کا گوہر) میں نے دل میں کہا۔ یہ تیسری علامت ہے۔ پھر فرمایا اب آخری سوال بھی پوچھ اور آٹھ

کھڑا ہو، میں نے کہا بنید کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں فرمایا حلال ہے (ایک خاص صورت میں آپ نے مجھ کو فرمایا تاکہ عبد اللہ بن الحسن کی غلطی ثابت کریں جنھوں نے تفصیل کے بغیر مطلقاً حلال کہہ دیا تھا) میں نے کہا ہم بنید میں در و بنید اور دوسری ادویہ ڈالتے ہیں تاکہ وہ جوش کھا جائے فرمایا دور ہو، دور ہو یہ تو گندی شراب ہے جو حرام ہے، میں نے کہا پھر بنید سے آپ کی کیا مراد ہے فرمایا اس اہل مدینہ نے حضرت رسولؐ خدائے شکابت کی کہ مدینہ کا پانی تلخ ہو گیا ہے، اور اس کے پینے سے صحت خراب ہو رہی ہے فرمایا اس میں خمرے ڈالو، اس شخص نے ایک نوکر کو حکم دیا کہ ایسا کرے اس نے ایک مٹھی خمرے ایک کستر میں ڈال دیئے۔ اس نے اس کو پیا اور طہارت کی یعنی وضو غسل کیا میں نے کہا وہ خمرے کتنے تھے جو اس کی مٹھی میں تھے فرمایا جتنے اس کی مٹھی میں سملے، میں نے کہا ایک مٹھی میں یا دونوں میں فرمایا کبھی ایک کبھی دو، میں نے کہا پیسے میں پانی کتنا تھا، فرمایا چالیس سے لے کر اسی یا اس سے کچھ زیادہ (بلحاظ وسعت ظرف) میں نے کہا اس سے مراد آپ کی رطل ہے۔ فرمایا۔ ہاں رطل عراق۔

**توضیح :-** رطل ایک پیمانہ ہے لیکن فقہانے اسے آب کر کے لئے وزن قرار دیا ہے رطل عراق ایک سو تیس درہم وزنی تھے کا ہوتا ہے اور درہم ہوتا ہے ۴۸ جو کا وزن ہیں۔ امام نے لفظ بنید مجازاً استعمال کیا ہے تاکہ عبد اللہ بن الحسن کی اس غلطی کو ظاہر کریں کہ انھوں نے مطلق بنید کو حلال قرار دیا حالانکہ وہ حرام ہے عبد اللہ بن الحسن کو چاہیے تھا کہ جو بنید حلال ہے اس کی توضیح اسی طرح کرتے جس طرح امام نے کی ہے چونکہ امام کے اس بیان کردہ صورت پر عرب لفظ بنید استعمال کرتے تھے لہذا اس لفظ کو مجازاً استعمال کیا گیا۔

سماع نے کہا کہ کلمی نے بیان کیا کہ پھر امام اٹھ کھڑے ہوئے اور میں بھی باہر نکلا میں نے اپنے ہاتھ پر ہاتھ مار کر کہا کہ اگر کوئی چیز قابل عمل ہے تو یہ ہے کلمی مرتے دم تک محبت اہلبیت پر قائم رہا۔

۷۔ عَنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: كُنَّا بِالْمَدِينَةِ بَعْدَ وَفَاتِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَا وَصَاحِبُ الطَّاقِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ صَاحِبُ الْأَمْرِ بَعْدَ أَبِيهِ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ أَنَا وَصَاحِبُ الطَّاقِ وَالنَّاسُ عِنْدَهُ وَذَلِكَ أَنَّهُمْ رَوَوْا عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ الْأَمْرَ فِي الْكَبِيرِ مَا لَمْ تَكُنْ بِهِ غَاةٌ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ نَسْأَلُهُ عَمَّا كُنَّا نَسْأَلُ عَنْهُ أَبَاهُ، فَسَأَلْنَاهُ عَنِ الرِّكَازَةِ فِي كَمْ تَجِبُ؟ فَقَالَ فِي مِائَتَيْنِ خَمْسَةً فَقُلْنَا: فِي مِائَةٍ؟ فَقَالَ: وَرَهْمَانِ وَنِصْفُ، فَقُلْنَا: وَاللَّهِ مَا تَقُولُ الْمُرْجِئَةُ هَذَا، قَالَ: فَرَفَعَ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا تَقُولُ الْمُرْجِئَةُ؟

قال: فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِ ضَلَالًا؛ لَأَنْدَرِي إِلَى أَيْنَ نَتَوَجَّهُ أَنَا وَأَبُو جَعْفَرٍ الْأَحْوَلُ، فَقَعَدْنَا فِي بَعْضِ أَرْقَةِ الْمَدِينَةِ بَاكِبِي خِيَارِي لَأَنْدَرِي إِلَى أَيْنَ نَتَوَجَّهُ وَلَا مَنَ نَقْصِدُ؟ وَتَقُولُ: إِلَى الْمُرْجِئَةِ، إِلَى الْقَدَرِيَّةِ، إِلَى الرَّيْدِيَّةِ، إِلَى الْمُعْزَلَةِ، إِلَى الْخَوَارِجِ، فَخُنْ كَذَلِكَ إِذْ رَأَيْتُ رَجُلًا شَيْخًا

لَا عَرَفُهُ ، يُؤْمِي إِلَيَّ بِيَدِهِ فَخِفْتُ أَنْ يَكُونَ عَيْنًا مِنْ عِيُونِ أَبِي جَعْفَرٍ الْمَنْصُورِ ذَلِكَ أَنَّهُ كَانَ لَهُ بِالْمَدِينَةِ جَوَاسِيسُ يَنْظُرُونَ إِلَيَّ مَنْ اتَّفَقَتْ شِيعَةُ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ ، فَيَضْرِبُونَ عَنْقَهُ ، فَخِفْتُ أَنْ يَكُونَ مِنْهُمْ فَقُلْتُ لِلْأَخْوَالِ : تَنَحَّ فَإِنِّي خَائِفٌ عَلَى نَفْسِي وَعَلَيْكَ وَإِنَّمَا يُرِيدُنِي لَا يُرِيدُكَ ، فَتَنَحَّ عَنِّي لِأَتَمْلِكَ وَتُعِينَ عَلَيَّ نَفْسِكَ فَتَنَحَّيَ غَيْرَ بَعِيدٍ وَتَبِعْتُ الشَّيْخَ وَذَلِكَ أَنِّي طُنْتُ أَنِّي لَا أَتَدْرُ عَلَى التَّخْلَصِ مِنْهُ فَمَارَلْتُ أَتْبَعُهُ وَقَدَّعَزَمْتُ عَلَى الْمَوْتِ حَتَّى وَرَدَنِي عَلَى بَابِ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ خَلَانِي وَمَضَى ، فَإِذَا خَادِمٌ بِالْبَابِ فَقَالَ لِي : ادْخُلْ رَحِمَكَ اللَّهُ .

فَدَخَلْتُ فَإِذَا أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِي ابْتِدَاءً مِنْهُ : لَا إِلَيَّ الْمَرْجِعُ وَلَا إِلَيَّ الْقَدَرِيَّةُ وَلَا إِلَيَّ الزَّيْدِيَّةُ وَلَا إِلَيَّ الْمُعْتَزِلَةُ وَلَا إِلَيَّ الْخَوَارِجُ إِلَيَّ إِلَيَّ فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ مَضَى أَبُوكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ قُلْتُ : مَضَى مَوْتًا ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : فَمَنْ لَنَا مِنْ بَعْدِهِ ؟ فَقَالَ : إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيكَ هَذَا ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنْ عَبْدَ اللَّهِ يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنْ بَعْدِ أَبِيهِ ، قَالَ يُرِيدُ عَبْدَ اللَّهِ أَنْ لَا يُعْبَدَ اللَّهُ [ قَالَ : قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ فَمَنْ لَنَا مِنْ بَعْدِهِ ؟ قَالَ : إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيكَ هَذَا ] قَالَ : قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ فَأَنْتَ هُوَ ؟ قَالَ : لَا مَا أَقُولُ ذَلِكَ ، قَالَ : فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَمْ أَصِبْ طَرِيقَ الْمَسْأَلَةِ ، ثُمَّ قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ عَلَيْكَ إِمَامٌ ؟ قَالَ : لَا فِدَا خَلَنِي شَيْءٌ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِعْظَامًا وَهَيْبَةً لَهُ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَ يَجِلُّ بِي مِنْ أَبِيهِ إِذَا دَخَلْتُ عَلَيْهِ .

ثُمَّ قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَسْأَلُكَ كَمَا كُنْتُ أَسْأَلُ أَبَاكَ ؟ فَقَالَ : سَلْ تُخْبِرْ وَلَا تُدْخِعْ ، فَإِنْ أَدْعَتْ فَهُوَ الدَّبْحُ ، فَسَأَلْتُهُ فَإِذَا هُوَ بَحْرٌ لَا يُنْزَفُ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ شِيعَتُكَ وَشِيعَةُ أَبِيكَ ضَلَالٌ فَالْتَقَى إِلَيْهِمْ وَأَدْعَوْهُمْ إِلَيْكَ وَقَدْ أَخَذْتَ عَلَيَّ الْكِتْمَانَ ، قَالَ : مَنْ آسَأَتْ مِنْهُمْ رُشْدًا فَالْتَقِ إِلَيْهِ وَخُذْ عَلَيْهِ الْكِتْمَانَ فَإِنْ أَدْعَاوُ فَهُوَ الدَّبْحُ - وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى حَلْقِهِ - قَالَ : فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ فَلَقِيتُ أَبَا جَعْفَرٍ الْأَخْوَالَ فَقَالَ لِي : مَا وَرَأَاكَ ؟ قُلْتُ : الْهُدَى ، فَحَدَّثَنِي بِالْقِصَّةِ ، قَالَ : ثُمَّ لَقِينَا الْفَضِيلَ وَأَبَا بَصِيرٍ فَدَخَلَا عَلَيْهِ وَسَمِعَا كَلَامَهُ وَسَأَلَاهُ وَقَطَعَا عَلَيْهِ بِالْإِمَامَةِ ، ثُمَّ لَقِينَا النَّاسَ أَفْوَاجًا فَكُلُّ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِ قَطَعَ إِلَّا طَائِفَةً عَشَارَ وَأَصْحَابَهُ وَبَقِيَ عَبْدُ اللَّهِ لَا يَدْخُلُ إِلَيْهِ إِلَّا قَلِيلٌ مِنَ النَّاسِ ؟ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ : مَا خَالَ النَّاسِ ؟ فَأُخْبِرَ أَنَّ هِشَامًا صَدَّ عَنْكَ النَّاسُ ؟ قَالَ هِشَامٌ : فَأَقْعَدَ لِي بِالْمَدِينَةِ غَيْرَ وَاحِدٍ لِيَضْرِبُونِي .

« ہشام بن سالم سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی وفات کے بعد میں اور میں طاق (ابو جعفر

بن النعمان احوال مدینہ گئے۔ وہاں معلوم ہوا کہ لوگوں نے اس امر پر اتفاق کیا کہ امام جعفر صادقؑ کے بعد امام عبد اللہ بن جعفر ہیں اور اس لئے کہ انھوں نے روایت بیان کی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے امامت منتقل ہوگی ولد اکبر کی طرف بشرطیکہ اس میں کوئی عیب نہ ہو۔ پس ہم عبد اللہ بن جعفر کے پاس آئے اور سوال کیا ان سے جیسے ان کے باپ سے کرتے تھے۔

ہم نے سوال کیا کہ زکوٰۃ کتنے مال پر واجب ہے انھوں نے کہا دو سو پر پانچ ہم نے کہا سو پر انھوں نے کہا ۲۰ درہم، حالانکہ دوسو سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے) ہم نے کہا ایسا تو مرجع فرقہ کہتا ہے پس ہم ان سے گراہی کی حالت میں اٹھ گئے ہم نہیں جانتے تھے کہیں اور ابو جعفر احوال کس کی طرف رجوع کریں۔ ہم مدینہ کے ایک کوچہ میں بیٹھے دو رہے تھے اور حیران تھے کہ کس کی طرف جائیں مرجع کی طرف، قدریہ کی طرف، زیدیہ کی طرف، معتزلہ کی طرف یا خوارج کی طرف، ہم اسی حالت میں تھے کہ میں نے ایک بوڑھے کو جسے میں نہیں جانتا تھا اپنی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے پایا میں خائف ہو گیا کہ کہیں یہ ابو جعفر منصور بادشاہ عباسی کا جاسوس نہ ہو اور صورت اس کی یہ تھی کہ منصور کے جاسوس یہ دیکھتے پھرتے تھے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے شیعہ کس امامت پر متفق ہوتے ہیں تاکہ اس کی گردن ماریں ہیں ڈرا کہ یہ شخص انہی میں سے نہ ہو۔ میں احوال سے کہا کہ ایک طرف ہو جاؤ میں اپنے اور تمہارے متعلق اس سے ڈرتا ہوں اس کا ارادہ مجھ سے متعلق ہے اور نہ تم سے تم مجھ سے علیحدہ ہو جاؤ اور اپنے کو ہلاکت میں مبتلا کرو اور اپنے نفس کی حفاظت کرو، پس وہ مجھ سے تھوڑی دور ہو گیا اور میں اس کی طرف بڑھا۔ کیونکہ میں نے گمان کیا کہ میں اس سے چھڈکارہ حاصل کرنے پر قادر نہیں، پس میں اس کی طرف بڑھتا رہا اور موت میرے سامنے تھی یہاں تک کہ وہ مجھے لے کر امام موسیٰ کاظمؑ کے دروازہ پر پہنچا۔

اس کے بعد اس نے مجھ کو چھوڑ دیا اور چلا گیا۔ ناگاہ ایک خادم دروازہ پر آیا اور مجھ سے کہنے لگا۔ اندر آؤ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے میں اندر داخل ہوا وہاں ابوالحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام تھے حضرت نے بغیر میرے کچھ کچھ فرمایا نہ مرجع کے پاس جاؤ، نہ قدریہ کے نہ زیدیہ کے اور نہ معتزلہ اور خوارج کے، بلکہ میرے پاس آؤ۔ میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں آپ کے پدر بزرگوار کا انتقال ہو گیا۔ فرمایا۔ ہاں میں نے کہا اپنی موت مرے درمیان ہے کہ بارہویں امام کی طرح غائب تو نہیں ہوئے) فرمایا۔ ہاں۔

میں نے کہا۔ پھر ان کے بعد ہمارا امام کون ہے، فرمایا۔ اگر خدا تمہاری ہدایت چاہے گا تو ہدایت کر دے گا میں نے کہا عبد اللہ کا خیال ہے کہ اپنے باپ کے قائم مقام وہ ہیں۔ فرمایا۔ عبد اللہ چاہتے ہیں کہ اللہ کی عبادت نہ کریں۔ کافر ہو جائیں کیوں کہ امام برحق کا نہ ماننا کفر ہے۔

میں نے کہا پھر ہمارا امام حضرت کے بعد کون ہے فرمایا اگر خدا تمہاری ہدایت کرنا چاہے گا تو کر دے گا میں نے کہا کیا وہ آپ ہیں فرمایا نہیں۔ میں خود نہیں کہتا۔ اللہ اللہ کیسا خطرناک دور تھا کہ اگر زبان سے کہتے کہ میں امام ہوں اور یہ خبر بادشاہ تک پہنچ جاتی تو وہ قتل کر دیتا۔ میں نے دل میں کہا معاملہ صاف نہ ہوا۔ پھر میں نے کہا۔ کیا آپ کا کوئی

امام آپ سے بالاتر ہے فرمایا نہیں۔

میرے دل میں ایسی بات پیدا ہوئی جس کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ حضرت کی عظمت و ہیبت کا  
کا اثر تھا میرے دل پر اس سے زیادہ تھا جتنا ان کے والد کی خدمت میں حاضر ہونے پر میرے دل پر ہوتا تھا۔

پھر میں نے کہا میں آپ سے اسی طرح سوال کرنا چاہتا ہوں جس طرح آپ کے والد ماجد سے پوچھا کرتا تھا۔  
فرمایا۔ پوچھو گا کہ کئے جاؤ گے مگر کسی پر ظاہر نہ کرنا اگر ظاہر کر دیا تو اس کا نتیجہ قتل ہے میں نے سوالات کئے پس میں  
نے دیکھا کہ حضرت علم کے ایسے دیا ہیں جن کا ذکر کم نہیں ہوتا۔

میں نے کہا۔ آپ کے اور آپ کے آباء و اجداد کے شیعہ مگر اہی میں پڑے ہوئے ہیں ان سے اپنی امامت کو بیان کیجئے۔  
اور ان کو اپنی طرف بلائیے اور یہ کام میں خفیہ انجام دوں گا فرمایا جن میں صلاحیت ہدایت پاؤں سے بیان کر دینا اور  
ان سے بھی پوشیدہ رکھنے کا عہد لے لینا اگر انھوں نے ظاہر کر دیا تو میرا ذکر ہونا یقینی ہے اشارہ کیا اپنے خلق کی طرف۔  
میں، حضرت کے پاس سے چلا آیا اور ابو جعفر حول سے ملا۔ انھوں نے کہا کیا صورت پیش آئی میں نے کہا بحمد اللہ  
ہدایت حاصل ہوئی پھر تمام قصہ ان سے بیان کیا۔

ہشام نے کہا پھر ہم نے ملاقات کی فضیل اور ابو بعبیر سے انھوں نے خلوت کی امام علیہ السلام سے اور سنا حضرت  
کے کلام کو اور ان سے سوالات کئے اور ان کی امامت پر پورا پورا یقین ہو گیا پھر ہم بہت سے لوگوں سے ملے پس جو کوئی  
حضرت کے پاس گیا اس نے آپ کی امامت کا اقتدار کر لیا۔ سوائے عمار ساہلی کے اور اس کے اصحاب کے اور عبد اللہ کا یہ  
حال رہا کہ بہت کم لوگ ان کے پاس جلتے تھے یہ صورت دیکھ کر انھوں نے کہا۔ لوگ جاہل ہو گئے ہیں اور یہ بھی ان سے بیان  
کیا گیا کہ ہشام لوگوں کو تمہارے پاس آنے سے روکتے ہیں انھوں نے کہا کچھ لوگ مدینہ میں میرے مارنے کے لئے بٹھا دیئے گئے ہیں

مرحوم :- وہ فرقہ ہے جو ایمان کو محض علم ماجارہ النبی تک محدود رکھتے ہیں اور عمل کو دخل

توضیح :- ایمان نہیں جانتے خواہ عمل دل سے ہو۔ جیسے تصدیق باعمل بالادکان ہو، وہ افراد ایمان یا

نوت وضعف کا کوئی فرق نہیں کرتے، بد سے بد آدمی ایمانی مرتبہ میں جبریل کے برابر جانتے ہیں اور امیر المؤمنینؑ  
کو چوتھے نمبر پر خلیفہ مانتے ہیں۔

تدریب :- وہ فرقہ ہے جو بندہ کو بالاستقلال اپنے افعال پر قادر مانتے ہیں یہ عقیدہ میں جبر

فرقہ کی ضد ہیں شیعہ ان دونوں کے درمیان ہیں۔

زید یہ :- یہ امامت زید بن علی بن الحسین کے قائل ہیں اور اجتہاد اور خروج بالسیف کو شرط

امامت مانتے ہیں۔

معتزلہ :- ترکب زنا وغیرہ کو ایمان سے خارج جانتے ہیں خواہ وہ گناہ بے اصرار ہو یا بے اصرار

جے تو برہمنوں والے کو پہنچ جانتے ہیں۔

**خوارج:** حکم غیر اللہ کو اگرچہ از روئے علم بدو شرک جانتے ہیں یہ جماعت صفین میں حضرت علیؑ سے اس لئے علیحدہ ہوئی کہ آپؑ مکین کے فیصلہ پر کیوں راضی ہوئے۔

۸ - عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فَلَانٍ الْوَاقِعِيِّ قَالَ : كَانَ لِي ابْنٌ عَمٌّ يُقَالُ لَهُ : الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ زَاهِدًا وَكَانَ مِنْ أَغْبَدِ أَهْلِ زَمَانِهِ وَكَانَ يَتَّبِعُهُ السُّلْطَانُ لِحِدِّهِ فِي الدِّينِ وَاجْتِهَادِهِ وَرَبَّمَا اسْتَقْبَلَ السُّلْطَانُ بِكَلَامٍ صَعْبٍ يَمْطُهُ وَيَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَكَانَ السُّلْطَانُ يَحْتَمِلُهُ لِمَلاَحِظِهِ . وَلَمْ تَزَلْ هَذِهِ حَالَتُهُ حَتَّى كَانَ يَوْمٌ مِنَ الْأَيَّامِ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَرَأَاهُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ فَأَنَاءَهُ فَقَالَ لَهُ : يَا أَبَا عَلِيٍّ مَا أَحَبَّ إِلَيَّ مَا أَنْتَ فِيهِ وَأَسْرَى بِي إِلَّا أَنْتَ لَيْسَتْ لَكَ مَعْرِفَةٌ ، فَاطْلُبِ الْمَعْرِفَةَ ، قَالَ : جُعِلَتْ فِدَاكَ وَ مَا الْمَعْرِفَةُ ؟ قَالَ : اذْهَبْ فَتَقَفَّهْ ، اَطْلُبِ الْحَدِيثَ ، قَالَ : عَمَّنْ ؟ قَالَ : عَنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ، ثُمَّ اعْرَضَ عَلَيَّ الْحَدِيثَ .

قَالَ : فَذَهَبَ فَكَتَبَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَرَأَهُ عَلَيْهِ فَأَسْقَطَهُ كُلَّهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ : اذْهَبْ فَاعْرِفِ الْمَعْرِفَةَ وَكَانَ الرَّجُلُ مَعْنِيًا بِدِينِهِ فَلَمْ يَزَلْ يَتَرَصَّدُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى خَرَجَ إِلَى ضِيْعَةٍ لَهُ ، فَلَقِيَهُ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ لَهُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنِّي أُحْتَجُّ عَلَيْكَ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ فِدْلِي عَلَى الْمَعْرِفَةِ قَالَ : فَأَخْبَرَهُ بِأَمْرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَا كَانَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَخْبَرَهُ بِأَمْرِ الرَّجُلَيْنِ فَقَبِلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ : فَمَنْ كَانَ بَعْدَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ؟ قَالَ : الْحَسَنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى نَفْسِهِ ثُمَّ سَكَتَ ، قَالَ : فَقَالَ لَهُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ فَمَنْ هُوَ الْيَوْمَ ؟ قَالَ : إِنْ أَخْبَرْتُكَ تَقْبَلُ ؟ قَالَ : بَلَى جُعِلَتْ فِدَاكَ ، قَالَ : أَنَا هُوَ ، قَالَ : فَشَيْءٌ اسْتَدِلُّ بِهِ ؟ قَالَ : اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الشَّجَرَةِ - وَأَشَارَ [بِيَدِهِ] إِلَى أُمِّ غَيْلَانٍ - فَقُلْ لَهَا : يَقُولُ لَكَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ : أَقْبِلِي ، قَالَ : فَأَتَيْتُهَا فَرَأَيْتُهَا وَاللَّهِ تَحْدُ الْأَرْضَ حَتَّى وَقَفَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ ، ثُمَّ أَشَارَ إِلَيْهَا فَارْجَعْتُ ، قَالَ : فَأَقْرَأْ بِهِ ، ثُمَّ لَزِمَ الصَّمْتَ وَالْعِبَادَةَ ، فَكَانَ لَا يَرَاهُ أَحَدٌ يَتَكَلَّمُ بَعْدَ ذَلِكَ .

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ مِثْلَهُ .

۸۔ راوی کہتا ہے حسن بن عبد اللہ میرے چچا کا بیٹا نہ امر تھا اور اپنے زمانہ کے تمام لوگوں سے زیادہ فاضل اس

کی دینی جہاد وجد اور سخت ریاضت کی بنا پر بادشاہ اس سے ڈرتا تھا با اوقات وہ بادشاہ سے بڑے سخت کلمات بطور نصیحت کہہ جاتا تھا اور اس کو نیک کام کرنے کا حکم دیتا تھا اور برائی سے روکتا تھا اور بادشاہ اس کی باتوں کو برداشت کرتا تھا اور اسی حالت میں چلا آ رہا تھا ایک دن جبکہ وہ مسجد میں تھا امام موسیٰ کاظم وہاں تشریف لائے اس کو دیکھا اور اشارہ سے بلایا وہ آگیا آپ نے اس سے فرمایا تمہاری اس حالت نے مجھے بہت مسرت بخشی، مگر یہ کہ تمہارے لئے معرفت نہیں اس کو تلاش کرو، اس نے کہا کیسی معرفت؟ فرمایا جاؤ علم فقہ حاصل کرو، اس نے کہا کس سے، فرمایا فقہائے مدینہ سے پھر ان احادیث کو میرے سامنے پیش کرو، پس وہ گیا اور احادیث کو لکھ لایا۔ حضرت نے فرمایا۔ پڑھو، اس نے پڑھا۔ آپ نے فرمایا یہ سب ساقط اعتبار اور غلط ہیں تم معرفت حاصل کرو اور اس شخص کو امر دین میں عنایت خدا حاصل تھی وہ ہمیشہ حضرت سے ملنے کا متمنی رہتا ایک روز حضرت اپنی زمین پر تشریف لے جا رہے تھے اس نے راستہ میں ملاقات کی اور کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں آپ کی ہدایت کا محتاج ہوں آپ معرفت الہی کی طرف میری رہنمائی کیجئے۔ آپ نے امیر المؤمنین کے حالات اس سے بیان کئے اور جو کچھ ان دونوں (حضرت ابو بکر و عمر) نے کیا تھا۔ وہ سب سنایا اس نے قبول کیا۔ پھر دریافت کیا۔ امیر المؤمنین کے بعد کون امام ہوا؟ فرمایا امام حسنؑ، ان کے بعد امام حسینؑ یہاں تک کہ اپنی ذات تک پہنچے پھر فاطمہؑ ہو گئے اس نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں اب امام کون ہے؟ فرمایا۔ اگر میں تجھے بتا دوں تو تو قبول کرے گا۔ اس نے کہا ضرور تب آپ نے فرمایا۔ وہ میں ہوں، اس پر دلیل چاہی۔ فرمایا اس درخت کے پاس جا، اور اپنے ہاتھ سے ایک بھول کے درخت کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس کے پاس جا کر کہو کہ موسیٰ بن جعفر کہتے ہیں میرے پاس آ۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ بس اس نے دیکھا کہ زمین شق ہوئی اور وہ اُکھڑ کر حضرت کے سامنے آگیا پھر اشارہ کیا وہ اپنی جگہ پر واپس گیا اس نے حضرت کی امامت کا اقرار کیا پھر فاطمہؑ ہو کر مشغول عبادت ہوا اور پھر کسی نے اس کو کلام کرتے نہ پایا۔

۹۔ عَمَّا بَنُ يَحْيَى وَأَحْمَدُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الطَّيِّبِ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَكْثَمٍ قَاضِي سَامَرَاءَ بَعْدَ مَا جَهَدْتُ بِهِ وَنَظَرْتُهُ وَحَاوَرْتُهُ وَوَاصَلْتُهُ وَسَأَلْتُهُ عَنْ عِلْمِ آلِ عَمٍّ فَقَالَ: بَيْنَا أَنَا ذَاتَ يَوْمٍ دَخَلْتُ أَطُوفَ بِقَبْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَرَأْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَطُوفُ بِهِ، فَنَظَرْتُ فِي مَسَائِلٍ عِنْدِي فَأَخْرَجَهَا إِلَيَّ، فَقُلْتُ لَهُ: وَاللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ مَسْأَلَةً وَاحِدَةً وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا سَنَحْبِي مِنْ ذَلِكَ، فَقَالَ لِي: أَنَا أَخْبَرُكَ قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَني، تَسْأَلُنِي عَنِ الْإِمَامِ، فَقُلْتُ: هُوَ وَاللَّهِ هَذَا، فَقَالَ: أَنَا هُوَ، فَقُلْتُ: عَلَامَةٌ؟ فَكَانَ فِي يَدِهِ عَصَا فَطَقَّتْ وَقَالَتْ: إِنَّ مَوْلَايَ إِمَامُ هَذَا الزَّمَانِ وَهُوَ الْحُجَّةُ ۹۔ راوی کہتا ہے میں نے قاضی سامرہ کیل بن اکثم سے سنا اس کے بعد میں نے اس کو آزمایا، مناظرہ کیا۔ گفتمو



کی میں نے علوم آل محمد سے متعلق اس سے سوال کیا۔ اس نے کہا میں ایک روز قبر رسول کا طواف کر رہا تھا کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام کو سجدہ طواف کرتے پایا۔ میں نے ان سے چند سوالات کئے جن کے انھوں نے تسلی بخش جواب دیئے۔ پھر میں نے ان سے کہا ایک سوال آپ سے کرتے مجھے حیا آتی ہے۔ فرمایا میں تمہارے سوال سے پہلے بتلے دیتا ہوں تم مجھ سے یہ پوچھنا چاہتے ہو۔ امام کون ہیں؟ میں نے کہا بے شک یہی سوال میرے ذہن میں تھا لیکن اس کا ثبوت آپ کے ہاتھ میں عصا تھا وہ گویا ہوا۔ میرا مولایہ امام زمانہ ہے اور وہی خدا کی حجت ہیں۔

۱۰۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَوْ غَيْرِهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ يَزِيدَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ وَاقِفٌ وَقَدْ كَانَ أَبِي سَأَلَ أَبَاهُ عَنْ سَبْعِ مَسَائِلَ فَأَجَابَهُ فِي بَيْتٍ وَأَمْسَكَ عَنِ السَّابِقَةِ، فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا سَأَلْتُهُ عَمَّا سَأَلَ أَبِي أَبَاهُ، فَإِنْ أَجَابَ بِمِثْلِ جَوَابِ أَبِيهِ كَانَتْ دَلَالَةً، فَسَأَلْتُ فَأَجَابَ بِمِثْلِ جَوَابِ أَبِيهِ أَبِي فِي الْمَسَائِلِ السَّبْعِ، فَلَمْ يَزِدْ فِي الْجَوَابِ وَادَا وَلَا يَأْ، وَأَمْسَكَ عَنِ السَّابِقَةِ وَقَدْ كَانَ أَبِي فَسَأَلَ لَا بِهِ: إِنِّي أَحْتَاجُ عَلَيْكَ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَنْتَ زَعَمْتَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ لَمْ يَكُنْ إِمَامًا، فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى عُنُقِهِ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: نَعَمْ أَحْتَاجُ عَلَيْكَ بِذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَمَا كَانَ فِيهِمْ مِنْ إِثْمٍ قَوُّوا فِي رَقَبَتِي، فَلَمَّا وَدَّعْتُهُ قَالَ: إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ شَبْعِنَا يُبْتَلَى بِبَلِيَّةٍ أَوْ يَشْتَكِي فَيَصِيرُ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَجْرَ أَفٍّ شَهِيدٍ، فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: وَاللَّهِ مَا كَانَ لِي إِذَا زُكِرْتُ، فَلَمَّا مَضَيْتُ وَكُنْتُ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ، خَرَجَ بِي عِرْقُ الْمَدِينَةِ فَلَقَيْتُ مِنْهُ شِدَّةً، فَلَمَّا كَانَ مِنْ قَابِلٍ حَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَقَفَّيْتُ مِنْ وَجْهِ بَقِيَّةٍ، فَشَكَوْتُ إِلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ عَوْدُ رَجُلِي وَبَسْطُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لِي: لَيْسَ عَلَيَّ رَجُلِكَ هَذِهِ بَأْسٌ وَلَكِنْ أَرَانِي رَجُلَكَ الصَّحِيحَةَ فَبَسْطُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَعَوَّ ذَهًا فَلَمَّا خَرَجْتُ لَمْ أَلْبَثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى خَرَجَ بِي الْعِرْقُ وَكَانَ وَجَعُهُ يَسِيرًا

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا میں اس زمانہ میں مذہب و اقہیر رکھتا تھا لیکن اس کا عقیدہ تھا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام زندہ ہیں اور وہی مجددی موعود ہیں، میرے باپ نے امام موسیٰ کاظم سے سات سوال کئے تھے چھ کے جواب تو انھوں نے دیئے ساتویں کے جواب سے رک گئے میں نے دل میں کہا میں وہی مسئلے پوچھتا ہوں جو میرے باپ نے ان کے باپ سے پوچھے تھے اگر وہی جواب دے دے جو ان کے باپ نے دیا تھا تو ان کی امامت کی دلیل ہوگی پس سوال کیا انھوں نے وہی جواب دیا جو میرے باپ کو ان کے باپ نے دیا تھا انھوں نے جواب میں ایک داؤ یا ایک ی کی بھی زیادتی نہ کی اور ساتویں سوال کے جواب میں رک گئے میرے باپ نے ان کے باپ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا میں

قیامت پیش خدا احتجاج کروں گا کہ آپ کا گمان یہ ہے کہ عبداللہ بن جعفر امام نہیں ہیں حضرت نے اپنا ہاتھ اپنی گردن پر رکھا اور فرمایا تم ایسا کرنا جو اس کا گناہ ہو گا وہ میری گردن پر جب میں رخصت ہو کر چلاؤ فرمایا۔ ہمارے شیعوں میں سے جو کوئی کسی مصیبت میں مبتلا ہو اور صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہزار شہیدوں کا اجر تحریر فرما لے یعنی امام مظلوم اور بے اختیار کے زمانہ میں جو شیعوں حکومت کے ظلم و جور پر صبر کرتے ہیں وہ اپنے عقیدہ پر ثابت قدم رہتے ہیں تو ان کے اعمال کا اجر ان لوگوں سے ہزار درجہ زیادہ ہو گا جو امام صاحب حکومت و دولت کے زمانہ میں بجا رہیں۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ اس بات کا کوئی ذکر تھا ہی نہیں، تو یہ حضرت نے کسی وجہ سے کہا ہے، جبکہ میں راستہ میں جا رہا تھا مجھے نادرو کی بیماری لاحق ہو ہو گئی رہے بیماری اکثر ملکوں میں ہوتی ہے۔ سابق پامیں کسی جگہ ایک سوراخ سا ہو کر اس میں سے ایک سفید ہاگ سا نمودار ہوتا ہے جو تھوڑا تھوڑا باہر آتا رہتا ہے اسے کاٹا نہیں جاتا۔ بلکہ کاغذ یا روئی کی تکی پر بیٹھے رہتے ہیں، میرے اوپر اس کی بڑی شدت تھی اگلے سال جب میں حج کے لئے آیا تو حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور میری تکلیف باقی تھی میں نے حضرت سے بیان کر کے کہا آپ میرے لئے دعا کیجئے اور اپنا پیر آپ کے سامنے پھیلادیا۔ فرمایا اس کا تو کوئی خوف نہیں صبح پیر رکھاؤ۔ حضرت نے دعا کی۔ اب جو میں وہاں سے چلاؤ نادرو باہر آ گیا اور تھوڑا سا درد باقی رہ گیا۔

۱۱۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ نَحْوِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ ابْنِ قِيَامَةَ الْوَاسِطِيِّ - وَكَانَ مِنَ الْوَاقِفَةِ - قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ: يَكُونُ إِمَامًا؟ قَالَ: لَا بَلَا وَأَحَدُهُمَا صَامِتٌ، فَقُلْتُ لَهُ: هُوَذَا أَنْتَ لَيْسَ لَكَ صَامِتٌ - فَلَمْ يَكُنْ وَلَيْدُهُ أَبُو جَعْفَرٍ بَعْدُ - فَقَالَ لِي: وَاللَّهِ لَيَجْعَلَكَ اللَّهُ مِنْبِي مَا يُنْبِئُ بِهِ الْحَقُّ وَأَهْلَهُ وَيُجِزُّ بِهِ الْبَاطِلَ وَأَهْلَهُ، قَوْلُهُ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقِيلَ لِابْنِ قِيَامَةَ: أَلَا تَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ؟ فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَا أَيْةٌ عَظِيمَةٌ وَلَكِنْ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي ابْنِهِ؟

۱۱۔ ابن قیاما مذہب واقفہ رکھتا تھا اس نے بیان کیا کہ میں امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کیا ایک وقت میں دو امام ہوتے ہیں فرمایا ہاں۔ مگر ان میں ایک صامت ہوتا ہے یعنی اس کا حکم جاری نہیں ہوتا۔ میں نے کہا کیا آپ امام ہیں۔ راسخائیکہ آپ کے لئے امام صامت نہیں امام محمد تقی اس وقت تک پیدا نہیں ہوئے تھے مجھ سے حضرت نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اعطا کرے مجھے ایک لڑکا جو حق کو اور اس کے دہل کو ثابت و برقرار رکھے گا۔ اور باطل اور باطل کو مٹا دے گا چنانچہ ایک سال بعد امام محمد تقی پیدا ہوئے۔ ابن قیاما سے لوگوں نے کہا کیا تم اس علامت امامت پر قانع نہ ہو گئے اس نے کہا یہ آیت تو عظیم الشان ہے لیکن میں کیا کروں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے فرزند امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے متعلق ہی فرمایا ہے۔

**توضیح:-**

ابن قیامہ کا اشارہ اس حدیث کی طرف ہے جس کو کئی نے نقل کیا ہے بروایت یحییٰ بن القاسم کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا، مثنیٰ ثانیۃ محدثوں سابقہم القائم اہم میں محدث (جس سے فرشتہ کلام کرے) آئیں ہیں دوسرے امام موسیٰ کاظم سات اور ایک جناب فاطمہ اور ان کا سا قول قائم ہوگا) اس سے واقفیت فرمتے والوں نے یہ نتیجہ نکالا کہ امامت امام موسیٰ کاظم پر ختم ہو گئی اور مہدی آخر الزماں وہی ہیں لیکن انہوں نے اس حدیث کا مطلب غلط سمجھا ہے اول تو اس حدیث کی صحت میں کلام ہے کیونکہ راوی شخص واحد ہے اور اگر صحیح بھی مان لیا جائے جلتے تو اس سے مراد یہ ہے کہ رسول خدا صلعم سے لے کر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تک آٹھ محدث ہوئے۔ ان کے ساتویں یعنی یہ سلسلہ محدثین امام جعفر صادق علیہ السلام ہیں چنانچہ وہ اس وقت امامت پر فائز تھے اور یہ مسلم ہے کہ ہر امام اپنے وقت میں قائم آل محمد ہوتا ہے یعنی دین اس سے قائم رہتا ہے امام مہدی علیہ السلام کے متعلق نص بھی جدا گانہ ہیں۔ پس واقفیت کا سلسلہ امامت کو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام پر ختم کر دینا غلط ہے کیونکہ ان کے بعد کے آئمہ کے متعلق بہ ثرت احادیث موجود ہیں۔

۱۲ - الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْوَشَّاءِ، قَالَ: أَتَيْتُ خُرَاسَانَ وَأَنَا وَاقِفٌ، فَحَمَلْتُ مَعِيَ مَتَاعًا وَكَانَ مَعِيَ ثَوْبٌ وَشَيْءٌ فِي بَعْضِ الرِّزْمِ وَلَمْ أَشْعُرْ بِهِ وَلَمْ أَغْرِفْ مَكَانَهُ، فَلَمَّا قَدِمْتُ مَرَوْ وَنَزَلْتُ فِي بَعْضِ مَنَازِلِهَا لَمْ أَشْعُرْ إِلَّا وَرَجُلٌ مَدَنِيٌّ مِنْ بَعْضِ مُوَلَدِيهَا، فَقَالَ ابْنِي: إِنَّ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ لَكَ: ابْعَثْ إِلَيَّ الثَّوْبَ الْوَشَّاءِ الَّذِي عِنْدَكَ قَالَ: فَقُلْتُ: وَمَنْ أَخْبَرَ أَبَا الْحَسَنِ بِقُدُومِي وَأَنَا قَدِمْتُ آتِفًا؟ وَمَا عِنْدِي ثَوْبٌ وَشَيْءٌ! فَرَجَعَ إِلَيْهِ وَعَادَ إِلَيَّ، فَقَالَ: يَقُولُ لَكَ: بَلَى هُوَ فِي مَوْضِعٍ كَذَا وَكَذَا وَرِزْمَتُهُ كَذَا وَكَذَا، فَطَلَبْتُهُ حَيْثُ قَالَ، فَوَجَدْتُهُ فِي اسْفَلِ الرِّزْمَةِ، فَبَعَثْتُ بِهِ إِلَيْهِ.

۱۲ راوی کہتا ہے میں خراسان میں آیا اور میں مذہب واقفیت رکھتا تھا میرے ساتھ کچھ سامان تھا جس میں کچھ چھینٹ کی قسم کا کپڑا بھی تھا جس کا مجھے علم نہ تھا اور نہ یہ پتہ تھا کہ کس گٹھری میں ہے جب مقام مرو میں پہنچا تو ایک مکان میں اترا ایک شخص مدنی جو مرو کا رہنے والا باشندہ تھا میرے پاس آیا۔ اور مجھ سے کہنے لگا امام رضا علیہ السلام نے کہا ہے کہ جو فلم کا کپڑا تیرے پاس ہے مجھے بھیج دے، میں نے کہا میرے آنے کی خبر حضرت کو کیے ہوئی، حالانکہ میں بھی آیا ہوں اور میرے پاس چھینٹ کی قسم کا کوئی کپڑا نہیں، وہ لوٹ کر آیا اور کہنے لگا حضرت نے فرمایا ہے تیرے پاس ہے اور نکلاں جگہ ہے اور وہاں گٹھری میں بندھا ہوا ہے میں نے تلاش کیا تو ایک گٹھری میں سب سے نیچے اسے پایا۔ پس میں نے اس کو حضرت کے پاس بھیج دیا۔

۱۳ - ابْنُ فَضَالٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ : كُنْتُ وَاقِعًا وَحَجَّجْتُ عَلَى نِكَاحِ الْحَالِ ، فَلَمَّا صِرْتُ بِمَكَّةَ خَلَجَ فِي صَدْرِي شَيْءٌ ، فَتَعَلَّقْتُ بِالْمَلْتَمَزِ ثُمَّ قُلْتُ : اَللّٰهُمَّ قَدْ عَلِمْتَ طَلِبَتِي وَ اِذَا تَنَبَّيْ فَارْشِدْنِيْ اِلَى خَيْرِ الْاَدْيَانِ ، فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ اَنْ اَتِيَ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ . فَاتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَوَقَفْتُ بِبَابِهِ وَقُلْتُ لِلْعَلَامِ : قُلْ لِمَوْلَاكَ : رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْوَرَاقِ بِالْبَابِ ، قَالَ : فَسَمِعْتُ نِدَاءَهُ وَ هُوَ يَقُولُ : ادْخُلْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ادْخُلْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، فَدَخَلْتُ ، فَاَمَّا نَظَرُ اِلَيَّْ قَالَ لِيْ : قَدْ اَجَابَ اللهُ دُعَاكَ وَهَذَاكَ لِدِينِهِ فَقُلْتُ : اَشْهَدُ اَنَّكَ حُجَّةُ اللهِ وَامِيْنُهُ عَلَى خَلْقِهِ

۱۳۔ عبد اللہ بن مغیرہ کہتا ہے میں واقفہ مذہب رکھتا تھا اس حالت میں میں نے حج کیا۔ جب میں مکہ پہنچا تو اپنے مذہب کے بارے میں میرے دل کے اندر ایک شک پیدا ہوا پس میں مقام ملتزم (خانہ کعبہ میں دروازہ اور کن بیانی کے درمیان یہاں بس کعبہ کو پکڑ کر لوگ دعا کرتے ہیں) میں آیا اور کعبہ کے پردہ کو پکڑ کر دعا کرنے لگا۔ خداوند اومیری طلب اور میرے اسادہ کو جانتا ہے پس مجھے ہدایت کبرہترین دین کی طرف، میرے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ میں امام رضا علیہ السلام کے پاس جاؤں پس میں مدینہ آیا اور حضرت کے دروازہ پر پہنچا۔ غلام سے کہا اپنے آف سے کہدے، ایک شخص اہل عراق سے آئے آئیے میں نے حضرت کی آواز سنی، اے عبد اللہ بن مغیرہ اندر آ۔ میں اندر آیا تو حضرت نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔ خدا نے تجھے اپنے دین کی طرف ہدایت کی میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کی حجت ہیں اور اس کی مخلوق پر اس کے امین ہیں۔

۱۴ - الْحُسَيْنُ بْنُ نُجَيْدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ نَجْدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمَّادٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هُكَيْلٍ يَقُولُ بِعَبْدِ اللَّهِ فَصَارَ إِلَى الْعَسْكَرِ فَرَجَعَ عَنْ ذَلِكَ ، فَسَأَلَتْهُ عَنْ سَبَبِ رُجُوعِهِ فَقَالَ : إِنِّي عَرَضْتُ لِابْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ أَسْأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ فَوَافَقَنِي فِي طَرِيقِ صَبِيحٍ ، فَمَالَ نَحْوِي حَتَّى إِذَا حَادَا بَنِي ، أَقْبَلَ نَحْوِي بِشَيْءٍ مِنْ فَيْهِ ، فَوَقَعَ عَلَى صَدْرِي ، فَأَخَذَنِي فَاِذَا هُوَ رَقٌّ فِيهِ مَكْتُوبٌ مَا كَانَ هُنَاكَ وَلَا كَذَلِكَ.

۱۴۔ راوی کہتا ہے عبد اللہ بن ہکلیل نے بیان کیا کہ وہ عبد اللہ فطح کی امامت کا قائل تھا وہ سارہ گیا۔ وہاں سے آیا تو اپنے سابقہ عقیدے کو چھوڑ کر آیا۔ میں نے اس کا سبب پوچھا۔ اس نے کہا میں نے اپنے آپ کو تیار کیا۔ امام علی نقی علیہ السلام سے سوال کرنے پر پس حضرت مجھے ایک ٹکڑا راستہ پر مل گئے۔ جب میرے مقابل ہوئے۔ تو حضرت نے اپنے منہ سے کوئی چیز میری طرف پھینکی جو میرے سینے پر لگی وہ ایک جھٹی تھی جس پر لکھا تھا وہ (عبد اللہ فطح) نہ یہاں ہے اور نہ وہ امام ہے۔

۱۵ - عَلِيُّ بْنُ نُجَيْدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ذَكَرَ اسْمَهُ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ نَجَّارٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ : حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ زَيْدِ بْنِ مُوسَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوا : جَاءَتْ أُمُّ أَسْلَمٌ يَوْمًا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي مَنْزِلٍ أُمِّ سَلَمَةَ ، فَسَأَلَتْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَتْ : خَرَجَ فِي بَعْضِ الْحَوَائِجِ وَ السَّاعَةِ يَجِيءُ ، فَانْتَظَرْتُهُ عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ حَتَّى جَاءَ ﷺ ، فَقَالَتْ أُمُّ أَسْلَمٌ : يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ ! إِنِّي قَدِ قَرَأْتُ الْكُتُبَ وَعَلِمْتُ كُلَّ نَبِيٍّ وَوَصِيٍّ ، فَمُوسَى كَانَ لَهُ وَصِيٌّ فِي حَيَاتِهِ وَ وَصِيٌّ بَعْدَ مَوْتِهِ وَكَذَلِكَ عِيسَى ، فَمَنْ وَصِيَّتُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ؟ فَقَالَ لَهَا : يَا أُمُّ أَسْلَمُ ! وَصِيَّتِي فِي حَيَاتِي وَبَعْدَ مَمَاتِي وَاحِدٌ ، ثُمَّ قَالَ لَهَا : يَا أُمُّ أَسْلَمُ مَنْ فَعَلَ فِعْلِي هَذَا فَهُوَ وَصِيَّتِي ، ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهُ إِلَى حَصَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَفَرَّكَهَا بِأَصْبَعِهِ فَجَعَلَهَا شِبْهَ الدَّقِيقِ ، ثُمَّ عَجَّنَهَا ، ثُمَّ طَبَعَهَا بِخَاتَمِهِ ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ فَعَلَ فِعْلِي هَذَا فَهُوَ وَصِيَّتِي فِي حَيَاتِي وَبَعْدَ مَمَاتِي ، فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ ، فَأَتَيْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَقُلْتُ : يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَنْتَ وَصِيَّتِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ : نَعَمْ يَا أُمُّ أَسْلَمُ ! ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهُ إِلَى حَصَاةٍ فَفَرَّكَهَا فَجَعَلَهَا كَهَيْئَةِ الدَّقِيقِ ، ثُمَّ عَجَّنَهَا وَخَتَمَهَا بِخَاتَمِهِ ، ثُمَّ قَالَ : يَا أُمُّ أَسْلَمُ ! مَنْ فَعَلَ فِعْلِي هَذَا فَهُوَ وَصِيَّتِي فَأَتَيْتُ الْحَسَنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ غُلَامٌ فَقُلْتُ لَهُ : يَا سَيِّدِي ! أَنْتَ وَصِيَّتِي أَبِيكَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ يَا أُمُّ أَسْلَمُ ، وَضَرَبَ يَدَهُ وَأَخَذَ حَصَاةً فَفَعَلَ بِهَا كَفِعْلِيهَا ، فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ فَأَتَيْتُ الْحُسَيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - وَإِنِّي لَمُسْتَغْفِرَةٌ لِسَيِّدِي - فَقُلْتُ لَهُ : يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي ، أَنْتَ وَصِيَّتِي أَخِيكَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ يَا أُمُّ أَسْلَمُ ! اثْنَيْنِي بِحَصَاةٍ ، ثُمَّ فَعَلَ كَفِعْلِهِمْ ، فَمَمَرْتُ أُمُّ أَسْلَمُ حَتَّى لَحِقَتْ بِعَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بَعْدَ قَتْلِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي مُصْرَفِهِ ، فَسَأَلَتْهُ أَنْتَ وَصِيَّتِي أَبِيكَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، ثُمَّ فَعَلَ كَفِعْلِهِمْ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ .

۱۵۔ راوی کہتا ہے کہ ام اسلم ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی جبکہ آپ کی باری خانہ ام سلمہ میں تھی ان سے آنحضرت کے متعلق سوال کیا۔ انھوں نے کہا کسی ضرورت سے باہر تشریف لے گئے ہیں ابھی آئے جاتے ہیں اس نے انتظار کیا۔ حضرت تشریف لے آئے ام اسلم نے کہا۔ اے اللہ کے رسول میں نے آسمانی کتابوں میں پڑھا ہے مجھے معلوم ہے ہر نبی و وصی کے متعلق، موسیٰ کے وہی زندگی میں ہارون تھے اور مرنے کے بعد یوشع ہوئے ایسے ہی عیسیٰ کے وصی ہوئے۔ پس بیا رسول اللہ آپ کے وصی کون ہوئے فرمایا میرا وصی میری زندگی میں اور میرے مرنے کے بعد ایک ہی ہے اے ام اسلم،

جو کوئی میرا سا کام کرے دکھائے وہی میرا دمی ہے پھر آپ نے زمین پر سے ایک سنگ ریزہ اٹھایا اور اسے اپنی چٹکی میں سے کر دیا یا اور آٹے کی طرح باریک کر دیا پھر اسے گوندھا اور اس پر اپنی انگلی سے ہر گاہ کر فرمایا جو کوئی میری طرح ایسا کام کرے وہی میرا دمی ہے میری زندگی میں اور میرے مرنے کے بعد۔

پھر میں حضرت کے پاس سے چلی آئی۔ امیر المومنین کی خدمت میں آئی اور ان سے کہا کیا آپ دمی رسول ہیں فرمایا ہاں پھر آپ نے ایک سنگ ریزہ لے کر اسے چٹکی سے آٹے کی طرح باریک کیا پھر اسے گوندھا اور اپنی انگلی سے اس پر ہر گاہ دی اور پھر سے کہا جو کوئی میری طرح ایسا کرے وہ میرا دمی ہے پھر میں امام حسن کے پاس آئی۔ وہ لڑکے تھے میں نے کہا کیا آپ اپنے باپ کے دمی ہیں فرمایا۔ ہاں اے ام اسلم، پھر انھوں نے کنکری اٹھا کر دیا یہی کیا۔ جیسا حضرت رسول خدا اور حضرت علی نے کیا تھا۔ میں وہاں سے امام حسین کے پاس آئی۔ وہ بہت ہی صغیر سن تھے میں نے کہا کیا آپ اپنے بھائی کے دمی ہیں فرمایا ہاں اے ام اسلم کنکری لا۔ پس انھوں نے بھی وہی کر کے دکھایا۔ ام اسلم کی عمر اتنی زیادہ ہوئی کہ وہ حضرت علی بن الحسین سے ملی مدینہ واپس آنے کے بعد ان سے کہا۔ کیا آپ اپنے باپ کے دمی ہیں فرمایا ہاں اور انھوں نے وہی کر کے دکھایا۔ اللہ کا درود و سلام ہوا ان پر

۱۶ - عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجَارُودِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرِ بْنِ دَاوُدَ ، عَنْ حَدَّثَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَنَّ زَيْدَ بْنَ عَلِيٍّ عليه السلام دَخَلَ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام ثُمَّ بَيْنَ عَلَيْهِ عليه السلام وَمَعَهُ كُتُبٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ ، يَدْعُوهُ فِيهَا إِلَى أَنْفُسِهِمْ وَيُخْبِرُونَهُ بِاجْتِمَاعِهِمْ وَيَأْمُرُونَهُ بِالْخُرُوجِ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : هَذِهِ الْكُتُبُ ابْتِدَاءُ مِنْهُمْ أَوْ جَوَابُ مَا كَتَبَتْ بِهِ إِلَيْهِمْ وَدَعَوْتُهُمْ إِلَيْهِ؟ فَقَالَ : بَلْ ابْتِدَاءُ مِنَ الْقَوْمِ لِمَعْرِفَتِهِمْ بِحَقِّنَا وَبِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلِمَا يَجِدُونَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ وَجُوبِ مَوَدَّتِنَا وَفَرْضِ طَاعَتِنَا وَلِمَا نَحْنُ فِيهِ مِنَ الصَّبْرِ وَالصَّنْكَ وَالْبَلَاءِ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : إِنَّ الطَّاعَةَ مَقْرُوضَةٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَسُنَّةٌ أَمَّا هَذَا فِي الْأَوَّلِينَ وَكَذَلِكَ يُجْرِيهَا فِي الْآخِرِينَ وَالطَّاعَةُ لِمَا جِئْنَا بِالْمَوَدَّةِ لِلْجَمِيعِ ، وَأَمَّا اللَّهُ يَجْرِي لَأَوْلِيَانِهِ بِحُكْمٍ مَوْصُولٍ وَقَضَاءٍ مَقْصُولٍ وَحُكْمٍ مَقْضِيٍّ وَقَدَرٍ مَقْدُورٍ وَأَجَلٍ مُسَمًّى لَوْ قُبِ مَعْلُومٌ ، فَلَا يَسْتَحْفِظُكَ الَّذِينَ لَا يُوقِنُونَ . إِنْهُمْ لَنْ يُغْنُوا عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ، فَلَا تَعْجَلْ ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَعْجَلُ لِعَجَلَةِ الْعِبَادِ وَلَا تَسْبِقَنَّ اللَّهَ فَنَعْمُكَ الْبَلِيَّةُ فَتَمْرَعَكَ ، قَالَ : فَغَضِبَ زَيْدٌ عِنْدَ ذَلِكَ ، ثُمَّ قَالَ : لَيْسَ الْإِمَامُ مِمَّنْ جَلَسَ فِي بَيْتِهِ وَأَرْخَى سِتْرَهُ وَتَبَطَّ عَنِ الْجِهَادِ وَلَكِنَّ الْإِمَامَ مِمَّنْ مَنَعَ حَوْرَتَهُ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ وَدَفَعَ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَدَبَّ عَنْ حَرِيمِهِ .

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : هَلْ تَعْرِفُ يَا أُخِي ! مَنْ نَفْسِكَ شَيْئًا مِمَّا نَسَبَتْهَا إِلَيَّ فَتَجِيْ عَلَيْهِ بِشَاهِدٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ أَوْ حُجَّةٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَوْ تَضْرِبُ بِهِ مَثَلًا ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَحَلَّ حَلَالًا وَحَرَّمَ حَرَامًا وَفَرَضَ فَرَائِضَ وَضَرَبَ أَمْثَالًا وَسَنَّنَ سُنَنًا وَلَمْ يَجْعَلِ الْإِمَامَ الْقَائِمَ بِأَمْرِهِ شُبْهَةً فِيمَا فَرَضَ لَهُ مِنَ الطَّاعَةِ أَنْ يَسْبِقَهُ بِأَمْرٍ قَبْلَ مَحَلِّهِ أَوْ يُجَاهِدَ فِيهِ قَبْلَ حُلُولِهِ ، وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الصَّيْدِ : «لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرْمٌ» أَفَقَتُلُ الصَّيْدَ أَعْظَمُ أَمْ قَتَلُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ. وَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ مَحَلًّا وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَإِذَا حُلِلْتُمْ فَاصْطَادُوا» وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ : «لَا تَجْلُوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ» فَجَعَلَ الشُّهُورَ عِدَّةً مَعْلُومَةً ، فَجَعَلَ مِنْهَا أَرْبَعَةَ حُرُمًا وَقَالَ : «فَسَبِّحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَاعْلَمُوا أَنْتُمْ غَيْرَ مُعْجِزِي اللَّهِ» ، ثُمَّ قَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : «فَإِذَا انْسَلَخَ الْأَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ» فَجَعَلَ لِذَلِكَ مَحَلًّا وَقَالَ : «وَلَا تَمْرُمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ» فَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ أَجَلًا وَ لِكُلِّ أَجَلٍ كِتَابًا .

فَإِنْ كُنْتَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّكَ وَيقِينِ مِنْ أَمْرِكَ وَتَبَيَّنَ مِنْ شَأْنِكَ ، فَشَأْنُكَ وَالْإِفْلَاقُ وَتَنَافُؤُكَ أَمْرًا أَنْتَ مِنْهُ فِي شَيْءٍ وَشُبْهَةٌ وَلَا تَتَعَاطَ زَوَالَ مُلْكٍ لَمْ تَنْقَضِ أَكْلُهُ وَلَمْ يَنْقَطِعْ مَدَاهُ وَلَمْ يَبْلُغِ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ، فَلَوْ قَدْ بَلَغَ مَدَاهُ وَانْقَطَعَ أَكْلُهُ وَبَلَغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ لَا تَقْطَعِ النَّصْلَ وَتَتَابَعَ النَّظَامُ وَلَا تُعَقِّبِ اللَّهَ فِي التَّابِعِ وَالْمَتَّبُوعِ الدَّلَّ وَالصَّغَارَ ، أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ إِمَامٍ ضَلَّ عَنْ وَفْقِهِ فَكُنَّ التَّابِعُ فِيهِ أَعْلَمَ مِنَ الْمَتَّبُوعِ ، أُرِيدُ يَا أُخِي ! أَنْ تُحْيِيَ مِلَّةَ قَوْمٍ قَدْ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَ عَصَوْا رَسُولَهُ وَاتَّبَعُوا أَهْوَاءَهُمْ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللَّهِ وَادَّعَوْا الْخِلَافَةَ بِالْأَبْرَهَانِ مِنَ اللَّهِ وَلَاعَهَدُوا مِنْ رَسُولِهِ : أَعِيْذُكَ بِاللَّهِ يَا أُخِي ! أَنْ تَكُونَ عَدَا الْمَصْلُوبِ بِالْكَفَاةِ ، ثُمَّ ارْقُصْتَ عَيْنَاهُ وَ سَالَتْ دُمُوعُهُ ، ثُمَّ قَالَ : اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَنْ هُنَاكَ سِتْرًا وَجَحْدًا حَقًّا وَأَفْشَى سِرًّا وَ نَسَبًا إِلَى غَيْرِ جَدِّ نَا وَقَالَ فِينَا مَا لَمْ تَقْلَهُ فِي أَنْفُسِنَا .

۱۶۔ زید بن علی ایک روز امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس اہل کوفہ کے کچھ خطوط لے کر آئے جس میں انھوں نے زید کو اپنی طرف آنے کی دعوت دی تھی اور لکھا تھا کہ لوگ ان کی مدد کے لئے جمع ہیں اور خروج کرنے کی ترغیب دی تھی امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ان خطوط کی ابتداء انھوں نے کی ہے یا تم نے جو لکھا تھا اور ان کو اپنی طرف بلایا تھا یا اس کا جواب ہے انھوں نے کہا اس کی ابتداء انھوں نے ہی کی ہے ہمارے حق کو اور رسول اللہ سے ہماری قرابت کو پہچانتے ہوئے اور اس لئے کہ انھوں نے کتاب خدا میں ہماری مودت کے رجوب کو اور ہماری اطاعت کو فرض پایا اور اس لئے کہ انھوں

نے ہماری پریشاں حالی تہنگدستی اور حکومت کے منظم کو دیکھ لیا ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اطاعت تو اللہ کی طرف سے فرض کی ہوئی ہے اور یہ وہ طریقہ ہے کہ جو اولین کے لئے بھلا اور بھی آخرین کے لئے ہے اور اطاعت تو ہم میں سے صرف ایک کے لئے ہے البتہ صورت سب کے لئے ہے اور امرِ خدا جاری ہو رہا ہے اس کے اولیاء میں بالاتصال حکم کے ساتھ (حضرت علیؓ سے بارہویں امام تک) اور یہ کہ ان کی طرف رجوع فیصل شدہ ہے اور ایک یقینی امر ہے اور ایک وقت معلوم تک اس کی مدت معین ہے۔

کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ جو خدا کی ربوبیت پر یقین نہیں رکھتے انہیں بے وقوف بنائیں (چونکہ تم امام منصوص اللہ نہ ہوتے ہوئے خروج کا ارادہ رکھتے ہو لہذا) یہ لوگ تم کو عذاب الہی سے نہیں بچا سکتے پس جلدی نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ بندوں کی جلدی کرنے پر جلدی نہیں کرتا۔ اور تم اللہ پر سبقت نہ کرو ورنہ مصیبت تم کو عاجز بنا دے گی اور گرا دے گی یسین کو زید کو غصہ آیا اور کہنے لگے وہ امام نہیں ہو سکتا جو گھر میں پرے پھوڑ کر بیٹھے اور جہاد فی سبیل اللہ سے کنارہ کش ہو بلکہ امام وہ ہے جو حدود اسلام سے دشمنوں کو روکے اللہ کی راہ میں ڈٹ کر جہاد کرے اور رعیت سے ظالموں کو دفع کرے اور اپنے حرم کی حفاظت کرے امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے بھائی جس چیز (امانت) کی طرف تم اپنے کو نسبت دے رہے ہو اس کے متعلق کوئی گواہی تمہارے پاس کتاب خدا سے یا طریقہ رسولؐ سے ہے یا زمانہ سابق کی کوئی مثال ایسی دے سکتے ہو جس سے معلوم ہو کہ تلوار چلائے بغیر کوئی امام نہیں ہوتا یا علوم دین سے جاہل امام ہو سکتا ہے خدا نے بعض چیزوں کو حلال کیا ہے۔ بعض کو حرام، اسی نے فرائض بتائے ہیں اسی نے مثالیں قائم کی ہیں اور طریقے بنائے ہیں ہم کو ان امور میں دخل نہیں کہ وہ اپنی طرف سے جو چاہیں کریں، خدا نے اپنے امر پر قائم رہنے والا کوئی امام ایسا نہیں بنایا جو طاعت کے فرائض میں شک و شبہ رکھتا ہو اور وہ کسی امر میں وقت سے پہلے سبقت کرنے لگے اور جہاد کا وقت آنے سے پہلے جہاد پر تیار ہو جائے۔

خدا نے فرمایا ہے کہ احرام کی حالت میں شکار نہ کرو، تو آیا شکار کا قتل زیادہ بڑا ہے یا اس نفسِ انسانی کا جس کی حرمت اللہ نے رکھی ہے اور قتلِ حرام قرار دیا ہے (یعنی ناوقت جب خدا نے شکار کرنے کی اجازت نہیں دی تو آدمیوں کے قتل کا تو ذکر ہی کیا۔

ہر شے کا ایک محل ہوتا ہے فرمایا ہے جب تم احرام کھول دو تو شکار کر لو پہلے جس کی ممانعت تھی اب اس کی اجازت ہو گئی) اور خدا نے فرمایا کہ ترک نہ کرو حرمت کو صاحب احترام مقامات کی اور نہ حرمت والے مہینوں کی۔ (سوال، دقیقہ، ذالحجہ اور محرم) خدا نے بارہ مہینے رکھے ہیں ان میں چار کو صاحب حرمت قرار دیا ہے ان میں جنگ کرنے سے منع کیا ہے) اور فرمایا کہ ان چار مہینوں میں روئے زمین کی سیر کرو اور یہ سمجھ لو کہ تم اللہ کو عاجز کرنے والے نہیں۔

پھر اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا۔ جب یہ حرمت کے مہینے گزر جائیں تو مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو۔



مطلب یہ ہے کہ ہر کام کا ایک وقت ہوتا ہے۔ اسے زبردستی بے موقع بے حکم خدا کے جہاد کے لئے کھڑے ہو رہے ہو۔  
خدا نے قتل مشرکین کا ایک وقت معین فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ عدہ وفات میں عورت سے عقد نہ کرو جب تک اس کی  
مدت ختم نہ ہو جائے۔ پس خدا نے ہر شے کے لئے ایک عمل قرار دیا ہے اور ہر امر کے لئے ایک مدت ہے  
پس اگر تمہارے پاس اپنے اس ارادہ کے متعلق خدا کی طرف سے کوئی دلیل ہے اور تمہیں اس امر میں اپنی صداقت  
کا یقین ہے اور تمہارا معاملہ واضح ہے تو ٹھیک ہے جو کرنا چاہتے ہو کرو۔ ورنہ ایسے امر کا قصد نہ کرو۔ اور اس سلطنت  
کو ختم کرنے کی کوشش نہ کرو جن کا نصیب ابھی دنیا سے ختم نہ ہوا یعنی سلطنت بنی امیہ اور ان کی مدت حکومت ابھی  
آخر نہیں ہوئی اور ان کے زوال کا وقت ابھی نہیں آیا۔ پس جب ان کی مدت ختم ہو جائے گی اور دنیا سے ان کا رفق اٹھ  
جائے گا اور مدت سلطنت اپنے آخری نقطہ پر پہنچ جائے گی اور یہ ان کی فضیلت اور بات عدہ انقطاع کا سلسلہ ختم ہو  
جائے گا اور رعیت اور بادشاہ دونوں کو اللہ ذلت و حقارت میں مبتلا کرے گا۔

میں پناہ مانگتا ہوں خدا سے اس امام کے بارے میں جو وقتی ضرورت کو نہیں سمجھتا اور جو اتنا جاہل ہو کہ اس کی رہایا  
اپنے بادشاہ سے زیادہ عالم ہو۔ اسے بھائی کیا تم زندہ کرنا چاہتے ہو ان لوگوں کے طریقہ حکومت کو جنہوں نے آیات خدا کا  
انکار کیا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور بغیر خدا کی ہدایت کے اپنی خواہشوں کی پیروی کی اور دعویٰ خلافت کیا بغیر  
کسی خدائی دلیل کے اور بغیر حکم رسول کے میں خدا سے پناہ مانگتا ہوں اس امر میں کہ اسے بھائی کون تم کو سولی دی جائے گا  
میں، یہ فرما کر آپ کی آنکھیں ڈبڈبائیں اور آٹسو جاری ہو گئے۔ پھر فرمایا اللہ ہی فیصلہ کرنے والا ہے ہمارے اور ان  
لوگوں کے درمیان جنہوں نے ہماری پردہ درسی کی اور ہمارے حق سے انکار کیا اور ہمارے حمید کا افشا کیا اور نسبت  
دی ہم کو ہمارے جد کے غیر سے اور ہمارے بارے میں ان باتوں کو بیان کیا جو ہمارے دل میں نہ تھیں۔

۱۷۔ بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَنْجَوَيْهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ الْأَدَمِيِّ،  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : أَتَيْنَا خَدِيجَةَ بِنْتَ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ  
أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا نَعَزَّ بِهَا بَابُنِ بِنْتِهَا ، فَوَجَدْنَا عِنْدَهَا مُوسَى بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ ، فَادَّاهُو فِي  
نَاجِيَةٍ قَرِيبَا مِنَ النِّسَاءِ ، فَعَزَّيْنَاهَا ، ثُمَّ أَقْبَلْنَا عَلَيْهِ فَادَّاهُو يَقُولُ لِابْنَةِ أَبِي يَشْكُرُ الزَّائِمَةَ :  
قُولِي فَقَالَتْ :

أَسَدَ الْأَلَمِ وَ ثَالِثًا عَبَّاسًا  
وَاعِدُ دَعْبِلَا بَعْدَهُ الرَّؤُوسَا

أَعَدُّ رَسُولَ اللَّهِ وَاعِدُ دَعْدَهُ  
وَاعِدُ عَلِيٍّ الْخَيْرِ وَاعِدُ دَعْفَرَا

فَقَالَ : أَحْسَنْتِ وَ أَطَرَبْتِنِي ، زَائِدَتِنِي ، فَأَنْدَفَعْتُ تَقُولُ :

وَمِنْ أَمَامِ الْمُتَّقِينَ مُحَمَّدٌ

وَحَمْرَةٌ مِنْهُ وَالْمَهْدِيُّ جَعْفَرٌ

وَمِنْ أَعْلَى صَهْرِهِ وَابْنُ عَمِّهِ

وَفَارِسُهُ ذَلِكَ الْإِمَامُ الْمُطَهَّرُ

فَأَقَمْنَا عِنْدَهَا حَتَّى كَادَ اللَّيْلُ أَنْ يَجِيءَ ، ثُمَّ قَالَتْ خَدِيجَةُ : سَمِعْتُ عَمِّي مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ  
اللَّهِ عَلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ : إِنَّمَا تَحْتَاجُ الْمَرْأَةَ فِي الْمَأْتَمِ إِلَى التَّوَجُّعِ لِتَسْبِلَ دَمْعَتَهَا وَلَا يَسْبِيغِي لَهَا أَنْ يَقُولَ  
هَجْرًا ، فَإِذَا جَاءَ اللَّيْلُ فَلَا تُؤْذِي الْمَلَائِكَةَ بِالنَّوْجِ ، ثُمَّ خَرَجْنَا فَقَدَدْنَا إِلَيْهَا غَدَوَةً فَقَدَدْنَا كَرْنًا عِنْدَهَا  
اخْتِزَالَ مَنْزِلُهَا مِنْ دَارِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام فَقَالَ : هَذِهِ دَارُ سُمَيٍّ ذَارُ الشَّرِيقِ ، فَقَالَتْ : هَذَا  
مَا اصْطَفَى مَهْدِيُنَا - تَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ - ثُمَّ رَحُّهُ بِذَلِكَ - فَقَالَ : مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ :  
وَاللَّهِ لَا خَيْرَ لَكُمْ بِالْعَجَبِ . آيَةُ أَبِي رَحِمَهُ اللَّهُ لَمَّا أَخَذَ فِي أَمْرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَجْمَعَ عَلَى لِفَاءِ  
أَصْحَابِهِ . فَقَالَ : لَا أُخِذْ هَذَا الْأَمْرَ بِسْتَقِيمٍ إِلَّا أَنْ أَلْقَى أَبَا عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام فَأَنْطَلَقَ وَهُوَ  
مُتَّكِئٌ عَلَيَّ فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتَّى أَتَيْنَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام .

فَلَقَيْنَاهُ خَارِجًا يُرِيدُ الْمَسْجِدَ فَاسْتَوْفَقَهُ أَبِي وَكَلَّمَهُ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : لَيْسَ هَذَا  
مَوْضِعُ ذَلِكَ ، نَلْتَقِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، فَرَجَعَ أَبِي مَسْرُورًا ، ثُمَّ أَقَامَ حَتَّى إِذَا كَانَ الْعَدَاؤُ بَعْدَهُ يَوْمَ ،  
انْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَاهُ ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ أَبِي وَأَنَا مَعَهُ فَأَبْتَدَأَ الْكَلَامَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ فِيمَا يَقُولُ : قَدْ عَلِمْتُ  
جُعِلَتْ فِدَاكَ أَنَّ السَّنَّ لِي عَلَيْكَ وَأَنَّ فِي قَوْمِكَ مَنْ هُوَ أَسْنُ مِنْكَ وَلَكِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ  
فَدَّمَ لَكَ فَضْلًا لَيْسَ هُوَ أَحَدٌ مِنْ قَوْمِكَ وَقَدْ جِئْتُكَ مُعْتَمِدًا لِمَا أَعْلَمُ مِنْ بَرِّكَ ، وَأَعْلَمُ - فِدَتِكَ -  
أَنَّكَ إِذَا أَجَبْتَنِي لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنِّي أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِكَ وَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيَّ اثْنَانِ مِنْ قُرَيْشٍ وَلَا غَيْرِهِمْ ،  
فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّكَ تَجِدُ غَيْرِي أَطْوَعَ لَكَ مِنِّْي وَلَا حَاجَةَ لَكَ مِنِّي ، فَوَاللَّهِ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ  
أَنْبِيَ أُرِيدُ الْبَادِيَةَ أَوْ أَمَّهُ بِهَا ، فَأَتَقَلُّ عَنْهَا وَأُرِيدُ الْحَجَّ فَمَا أَدْرِيكَ إِلَّا بَعْدَ كَيْدٍ وَتَمَبٍّ وَمَشَقَّةٍ  
عَلَى نَفْسِي ، فَأَطْلُبُ غَيْرِي وَسَلَهُ ذَلِكَ وَلَا تُعْلِمُهُمْ أَنَّكَ جِئْتَنِي ، فَقَالَ لَهُ : إِنَّ النَّاسَ مَا دُونَ أَعْنَاقِهِمْ  
إِلَيْكَ وَإِنْ أَجَبْتَنِي لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنِّي أَحَدٌ وَلَكَ أَنْ لَا تُكَالِفَ قِتَالًا وَلَا مَكْرُوهًا ، قَالَ : وَهَجَمَ عَلَيْنَا  
نَاسٌ فَدَخَلُوا وَقَطَعُوا كَلَامَنَا ، فَقَالَ أَبِي : جُعِلَتْ فِدَاكَ مَا تَقُولُ ؟ فَقَالَ : نَلْتَقِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، فَقَالَ :  
أَلَيْسَ عَلَيَّ مَا أُحِبُّ ؟ فَقَالَ : عَلَى مَا تُحِبُّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ إِصْلَاحِكَ .

ثُمَّ انْصَرَفَ حَتَّى جَاءَ الْبَيْتَ ، فَبَعَثَ رَسُولًا إِلَى مُحَمَّدٍ فِي حَبْلِ بَجْبِينَةٍ ، يُقَالُ لَهُ : الْأَشَقَرُ  
عَلَى لَيْلَتَيْنِ مِنَ الْمَدِينَةِ ، فَبَشَّرَهُ وَأَعْلَمَهُ أَنَّهُ قَدْ ظَفَرَ لَهُ بِوَجْهِ حَاجَتِهِ وَمَا طَلَبَ ، ثُمَّ عَادَ بَعْدَ

ثلاثة أيام فوَقِفْنَا بِالْبَابِ وَلَمْ نَكُنْ نَحْجُبْ إِذَا جِئْنَا فَأَبْطَأَ الرَّسُولُ ، ثُمَّ أَذِنَ لَنَا ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَجَلَسَتْ بِنِي نَاحِيَةِ الْحَجَرَةِ وَدَنَا أَبِي إِلَيْهِ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ ، ثُمَّ قَالَ : جُعِلَتْ فِدَاكَ قَدْ عُدْتُ إِلَيْكَ رَاحِيًا ، مُؤَمِّلًا ، قَدَانَسْتُ رَجَائِي وَأَمَلِي وَرَجَوْتُ التَّدْرِكَ لِحَاجَتِي ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَا ابْنَ عَمِّ ابْنِي أَعِيذُكَ بِاللَّهِ مِنَ التَّعَرُّضِ لِهَذَا الْأَمْرِ ، الَّذِي أُمْسِيَتْ فِيهِ : وَإِنِّي لَخَافُ عَلَيْكَ أَنْ يُكَيِّسَكَ شَرًّا ، فَجَرَى الْكَلَامَ بَيْنَهُمَا ، حَتَّى أَفْضَى إِلَى مَا لَمْ يَكُنْ يُرِيدُ كَانَ مِنْ قَوْلِهِ : يَا بَنِي شَيْءٍ ، كَانَ الْحُسَيْنُ أَحَقَّ بِهَا مِنَ الْحُسَيْنِ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : رَحِمَ اللَّهُ الْحَسَنَ وَرَحِمَ الْحُسَيْنَ وَكَيْفَ ذَكَرْتَ هَذَا ، قَالَ : لِأَنَّ الْحُسَيْنَ عليه السلام : كَانَ يَتَّبِعِي لَهُ إِذَا عَدَلَ أَنْ يَجْعَلَهَا فِي الْأَسْرِ مِنْ وَلَدِ الْحَسَنِ ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمَّا أَنْ أَوْحَى إِلَى نَبِيِّهِ عليه السلام أَوْحَى إِلَيْهِ بِمَا شَاءَ ، وَلَمْ يُؤْمَرْ أَحَدًا مِنْ خَلْقِهِ وَأَمَرَ عُمَرَ عليه السلام عَلَيْهِ عليه السلام بِمَا شَاءَ ، فَعَمِلَ مَا أُمِرَ بِهِ وَلَسْنَا نَقُولُ فِيهِ إِلَّا مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ تَبْجِيلِهِ وَتَصْدِيقِهِ ، فَلَوْ كَانَ أَمْرُ الْحُسَيْنِ أَنْ يُصْبِرَ هَا فِي الْأَسْرِ أَوْ يُنْقَلَى فِي وَلَدَيْهِمَا - يَعْنِي الْوَصِيَّةَ - لَفَعَلَ ذَلِكَ الْحُسَيْنُ عليه السلام وَمَا هُوَ بِالْمَنْتَهَمِ عِنْدَنَا فِي الذَّخِيرَةِ لِنَفْسِهِ ، وَلَقَدْ وَلَّيْنا وَتَرَكْنا ذَلِكَ وَلِكَيْتَهُ مَضَى لِمَا أُمِرَ بِهِ وَهُوَ جَدُّكَ وَعَمُّكَ ، فَإِنْ قُلْتَ خَيْرًا فَمَا أَوْلَاكَ بِهِ وَإِنْ قُلْتَ هُجْرًا فَيَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ ، أَطْعَمَنِي يَا ابْنَ عَمِّ وَاسْمَعْ كَلَامِي ، فَوَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَا أَلَوْكَ نَحْصًا وَجِرْصًا فَكَيْفَ وَلَا أَرَاكَ تَفْعَلُ ، وَمَا لَأَمْرِ اللَّهِ مِنْ مَرَدٍ .

فَسَرَ أَبِي عِنْدَ ذَلِكَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ : وَاللَّهِ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ أَنَّ الْأَحْوَلَ الْأَكْثَرُ الْخَصْرُ الْمَقْتُولُ بِسَيْفٍ أَوْ شَجَع ، عِنْدَ بَطْنِ مَسِيلِيَا ، فَقَالَ أَبِي : لَيْسَ هُوَ ذَلِكَ وَاللَّهِ لِيَحَارِبَنَّ <sup>(١)</sup> بِالْيَوْمِ يَوْمًا وَبِالسَّاعَةِ سَاعَةً وَبِالسَّيَةِ سَيَةً وَبِالْقَوْمِ قَوْمًا بِتَارِبْنِي أَبِي طَالِبٍ جَمِيعًا ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ مَا أَخَوْفَنِي أَنْ يَكُونَ هَذَا الْبَيْتُ يَلْحَقُ صَاحِبَنَا :

«مَسْنَتُكَ تَقْسُكُ فِي الْخَلَاءِ ضَلَالًا ،

لَا وَاللَّهِ لَا يَمْلِكُ أَكْثَرُ مِنْ جَبْطَانِ الْمَدِينَةِ وَلَا يَبْلُغُ عَمَلُهُ الطَّائِفَ إِذَا أَحْقَلَ - يَعْنِي إِذَا أَجْهَدَ نَفْسَهُ - وَمَا لِلْأَمْرِ مِنْ بَدٍ أَنْ يَقَعَ ، فَاتَّقِ اللَّهَ وَارْحَمْ نَفْسَكَ وَبَنِي أَبِيكَ ، فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ أَشَامَ سَلْحَةٍ أَخْرَجَتْهَا أَصْلَابُ الرِّجَالِ إِلَى أَرْحَامِ النِّسَاءِ وَاللَّهِ إِنَّهُ الْمَقْتُولُ بِسَيْفٍ أَوْ شَجَعٍ بَيْنَ دُورِهَا وَاللَّهِ لَكَائِي بِهِ صَرِيحًا مَسْلُوبًا بِرُثَةٍ بَيْنَ رِجْلَيْهِ لَيْسَتْ وَلَا يَنْفَعُ هَذَا الْغَلَامَ مَا يَسْمَعُ - قَالَ مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ - يَعْنِي - وَلِيَخْرُجَنَّ مَعَهُ فَيَهْرَمَ وَيُقْتَلَ صَاحِبُهُ ، ثُمَّ يَمْضِي فَيَخْرُجَ مَعَهُ رَايَةً أُخْرَى ،

فَيَقْتُلُ كَبِشَهَا وَيَتَفَرَّقُ جَيْشُهَا ، فَإِنْ أَطَاعَنِي فَلْيَطْلُبِ الْأَمَانَ عِنْدَ ذَلِكَ مِنْ بَنِي الْعَبَّاسِ حَتَّى يَأْتِيَهُ اللَّهُ بِالْفَرَجِ .

وَلَقَدْ عَلِمْتُ بِأَنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَنْتَهِي وَأَنَّكَ لَتَعْلَمُ وَلَتَعْلَمَنَّ ابْنُكَ ، الْأُخُولُ الْأَخْضَرُ لَا كَشْفُ الْمُقْتُولِ بِسَدِّ أَشْجَعٍ بَيْنَ دُورِهَا عِنْدَ بَطْنِ مَسْبِلِهَا ، فَقَامَ أَبِي وَهُوَ يَقُولُ : بَلْ يَقْنِي اللَّهُ عَنْكَ وَلَتَعُودَنَّ أَوْلِيَقِي اللَّهِ بِكَ وَيَغِيرَكَ ؛ وَمَا أَرَدْتُ بِهَذَا إِلَّا آمِنًا غَيْرَكَ وَأَنْ تَكُونَ ذَرِيعَتَهُمْ إِلَى ذَلِكَ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اللَّهُ يَعْلَمُ مَا أُرِيدُ إِلَّا نَصْحَكَ وَرُشْدَكَ وَمَا عَلَيَّ إِلَّا الْجَهْدُ

فَقَامَ أَبِي يَجْرُو ثَوْبُهُ مَغْضَبًا فَلَحِقَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَقَالَ لَهُ : أَخْبِرْكَ أَنِّي سَمِعْتُ عَمَّكَ وَهُوَ خَالُكَ - يَذْكُرُ أَنَّكَ وَبَنِي أَبِيكَ سَتُقْتَلُونَ ، فَإِنْ أَطَعَنِي وَرَأَيْتَ أَنْ تَدْفَعَ إِلَيَّ هِيَ أَحْسَنُ فَاَفْعَلْ ، فَوَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي قَدَيْتُكَ بُولَدِي وَبِأَحَبِّهِمْ إِلَيَّ وَبِأَحَبِّ أَهْلِ بَيْتِي إِلَيَّ ، وَمَا يَعْدِلُكَ عِنْدِي شَيْءٌ فَلَا تَرَى أَنِّي غَشَشْتُكَ .

فَخَرَجَ أَبِي مِنْ عِنْدِهِ مُغْضَبًا أَسْفًا ، قَالَ : فَمَا أَفَعَلْنَا بَعْدَ ذَلِكَ إِلَّا قَلِيلًا - عِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ نَحْوَهَا - حَتَّى قِيَمَتْ رُسُلُ أَبِي جَعْفَرٍ فَأَخَذُوا أَبِي وَعُمُومَتِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَسَنِ وَحَسَنَ بْنَ حَسَنِ وَإِبْرَاهِيمَ بْنَ حَسَنِ وَدَاوُدَ بْنَ حَسَنِ وَعَلِيَّ بْنَ حَسَنِ وَسُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ بْنَ حَسَنِ وَعَلِيَّ بْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ حَسَنِ وَحَسَنَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ حَسَنِ ، وَطَبَاطِبَا إِبْرَاهِيمَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ بْنَ حَسَنِ ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ دَاوُدَ ، قَالَ : فَصَفِدُوا فِي الْحَدِيدِ ، ثُمَّ حُمِلُوا فِي مَخَامِلٍ أَعْرَاءَ لَا وِطَاءَ فِيهَا وَوَقِفُوا بِالْمُصَلَّى لِكَيْ يَشْمَتَهُمُ النَّاسُ ، قَالَ : فَكَفَّتِ النَّاسُ عَنْهُمْ وَرَفَعُوا لَهُمُ لِلْحَالِ اللَّيْلِ هُمْ فِيهَا ، ثُمَّ انْطَلَقُوا بِهِمْ حَتَّى وَقَفُوا عِنْدَ بَابِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيُّ : فَحَدَّثَنَا حَدِيثُهُ بِتُ عُمَرَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ : أَنَّهُمْ لَمَّا وَقَفُوا عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ - الْبَابِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ بَابُ جِبْرِائِيلَ - أَطْلَعَ عَلَيْهِمْ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَغَامَةً رِدَائِهِ مَطْرُوحٌ بِالْأَرْضِ ، ثُمَّ أَطْلَعَ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ : لَعَنَكُمْ اللَّهُ يَا مَعْاشِرَ الْأَنْصَارِ - ثَلَاثًا - مَا عَلَيَّ هَذَا عَاهِدْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَلَا بَايَعْتُمُوهُ ، أَمَا وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ حَرِيصًا وَلِكَيْتِي غِلْبَتٌ وَلَيْسَ لِلْقَضَاءِ مِدْفَعٌ ، ثُمَّ قَامَ وَأَخَذَ إِحْدَى نَعْلَيْهِ فَأَدْخَلَهَا رِجْلَهُ وَالْأُخْرَى فِي يَدِهِ وَغَامَةً رِدَائِهِ يَجْرُ هُوَ فِي الْأَرْضِ ، ثُمَّ دَخَلَ بَيْتَهُ فَحَمَّ عِشْرِينَ لَيْلَةً ، لَمْ يَزَلْ يَبْكِي فِيهَا اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ حَتَّى خَفِنَا عَلَيْهِ ، فَبِذَا

حَدِيثُ حَدِيْجَةَ .

۱۔ ارادی کہتے ہیں کہ ہم حضرت علی بن الحسین کی پوتی خدیجہ کے پاس ان کی بھانجی کی تعزیت کے لئے آئے ہم نے ان کے پاس عبداللہ بن الحسین علیہ السلام کے فرزند موسیٰ کو دیکھا جو عورتوں کے قریب ایک گوشہ میں بیٹھے تھے ہم نے تعزیت کی گھر والوں سے پھر ہم موسیٰ کے پاس آئے انھوں نے دخترانی لشکر سے جو مثنیہ گوشتی کہا مثنیہ پڑھو اس نے یہ شعر پڑھے۔  
گنومرے والوں کو رسول اللہ، حمزہ عباس ۔ علی جو خیر پر تھے، پھر جعفر پر عقل پھر ام المہلبیت  
موسیٰ نے کہا تو نے خوب شعر پڑھے اور ہم کو خوش کیا اور پڑھو اس نے دو شعر اور پڑھے  
ہم ہی میں متقیوں کے امام محمد تھے اور ہم میں حمزہ تھے اور ہند جعفر، ہم میں علی تھے رسول کے داماد پاک و پاکیزہ۔  
ہم ان کے پاس رات آنے تک ٹھہرے، خدیجہ نے کہا میں نے اپنے چچا محمد بن علی علیہ السلام سے سنا ہے کہ انھوں نے  
فرمایا ہے عورتوں کو ماتم میں نوہ کی ضرورت ہے تاکہ وہ روئیں نہ کہ طرب میں لانے والے اشعار کی اور جب رات آئے تو ملا مکہ  
کو ایسے نوچ کر اشعار اذیت نہ دو،

پھر ہم وہاں سے نکل آئے اور صبح ہی پھر خدیجہ کے پاس آئے۔ ہم نے ان سے ذکر کیا امام جعفر صادق علیہ السلام کا مکان چھوڑ کر اس مکان میں آئے۔ موسیٰ نے کہا یہ دارا سرقہ یعنی چرایا ہوا گھر ہے۔ خدیجہ نے کہا کہ یہ سب کیا کر آیا؟ ہم نے  
جہدی صاحب کا یعنی محمد بن عبداللہ بن الحسن کا جو اپنے آپ کو جہدی بنائے ہوئے تھے یہ جواب تھا مزاحیہ بات کا۔  
امام جعفر صادق علیہ السلام جس گھر میں رہتے تھے یہ گھر اس کا ایک جزو تھا۔ عبداللہ محض کے فرزند محمد نے جو مدعی جہدیت تھے  
عدالت دیوانی سے اس مکان کو امام کے مکان سے جدا کر لیا اور خدیجہ کو عاریتاً اپنے کے لئے دے دیا تھا۔

موسیٰ بن عبداللہ نے کہا۔ میں تم کو ایک عجیب بات سنانا ہوں۔ جب میرے باپ نے محمد بن عبداللہ کی امانت  
کے معاملے کو اٹھایا تو اپنے اصحاب کو جمع کر کے فرمایا۔ اس معاملے میں بغیر امام جعفر صادق علیہ السلام کے میرے لئے کامیابی  
نہیں ہو سکتی ورنہ خلیفہ میرے اوپر تکیہ کئے ہوئے تھے ہم ان سے گھر کے باہر ملے جبکہ وہ مسجد کی طرف جا رہے تھے میرے والد  
نے ان کو ٹھہرا لیا اور بات چیت شروع کی۔ انھوں نے فرمایا۔ ایسی گفتگو کی یہ جگہ نہیں۔ انشا اللہ ہم پھر ملیں گے میرے  
والد خوش و خرم وہاں سے لوٹے اور دوسرے یا تیسرے روز ہم پھر ملے اور حضرت کے پاس آئے۔ میرے باپ میرے ساتھ  
ان کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر بات چیت شروع ہوئی۔ میرے باپ نے کہا کہ آپ جانتے ہیں کہ بلعاطن میں آپ سے بڑا ہوں  
بلکہ تمام خاندان میں مجھ سے بڑا کوئی نہیں، لیکن خدا نے آپ کو وہ فضیلت دی ہے جو قوم کے کسی ایک فرد کو نہیں ملی، میں آپ  
کے پاس پورے اعتماد کے ساتھ آیا ہوں، کیونکہ میں آپ کی نبی اور ایثار کو خوب جانتا ہوں مجھے امید ہے کہ آپ میری بات  
کو مان لیں گے آپ کے اصحاب میں سے کسی نے اختلاف نہیں کیا اور قریش وغیرہ میں سے دو شخص بھی ایسے نہیں  
جو مخالف ہوں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جب آپ میرے غیر کو کچھ سے زیادہ اطاعت والا پائے ہیں تو آپ کو میری ضرورت ہی کیا ہے بخود آپ جانتے ہیں کہ میں صحرا میں جا کر رہنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور پوری کوشش اس کے لئے کرتا ہوں پس آپ بھی اپنے نفس پر جفا و مشقت اٹھائیے اور میں توجہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اور اس کو میں اپنے نفس پر بڑی مشقت و تکلیف کو پیش کے بعد حاصل کروں گا آپ میرے غیر کو تلاش کیجئے اور اس امر کے بارے میں ان سے سوال کیجئے اور ان سے یہ نہ بتائیے کہ آپ میرے پاس آئے تھے۔

انھوں نے کہا کہ لوگوں کی گزریں آپ کی طرف اٹھی ہوئی ہیں اگر آپ نے میری بات مان لی تو پھر کوئی میری مخالفت نہ کرے گا میں وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کو نہ توحناک کی تکلیف دی جائے گی اور نہ کسی ایسے امر کی جو آپ کی طبیعت کے خلاف ہے اسی اثنا میں کچھ لوگ آگئے اور سلسلہ کلام منقطع ہو گیا۔ اس کے بعد میرے باپ نے کہا۔ آپ نے کیا فیصلہ کیا۔ فرمایا ہم پھسے انشاء اللہ ملیں گے انھوں نے کہا۔ کیا آپ کو میری خواہش منظور نہیں۔ فرمایا۔ انشاء اللہ تمہاری اصلاح کی تمہاری خواہش کے مطابق کوئی صورت نکالی جائے گی۔

پھر میرے باپ اپنے گھر آئے اور انھوں نے اپنے بیٹے محمد (نفس زکیہ) کے پاس پیغام بھیجا وہ جہنیت کے پہاڑ پر جسے اشقر کہتے ہیں مقیم تھے یہ مقام مدینہ سے دورات کے فاصلے پر ہے ان کو خوشخبری دی اور بتایا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے تمہارے معاملہ میں کامیابی حاصل کر لی ہے تین دن کے بعد ہم باپ بیٹے پھر امام علیہ السلام کے دروازہ پر آئے اور اس سے پہلے جب ہم آتے تھے تو کوئی رکاوٹ نہ ہوتی تھی اب دربان نے روکا پھر ہمارے لئے اجازت حاصل کی اور ہم اندر آئے میں حجرہ کے ایک گوشہ میں بیٹھ گیا اور میرے والد حضرت کے قریب بیٹھے اور کہنے لگے میں آپ پر فدا ہوں میں آپ کے پاس امیدوں سے بڑھ آیا ہوں۔ اور مجھے قوی امید ہے کہ میری حاجت آپ سے ضرور پوری ہوگی۔

امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے میرے چچا زاد بھائی میں تم کو پناہ میں دیتا ہوں اللہ کی۔ اس امر کے متعلق جس پر غور و فکر کرنے میں تم راتیں گزار رہے ہو اور دربار ہوں اس بات سے کہ اس امر میں آپ کو شریعت سے تعلق نہ ہو جائے۔ اس کے بعد ان کے درمیان تشریف گفتگو ہوئی اور میرے باپ کو جو نہ کہنا چاہیے تھا وہ کہہ گزرے۔ انھوں نے کہا۔ امر امامت میں کس وجہ سے امام حسین کو امام حسن پر ترجیح ہوئی۔ (یعنی کیا وجہ کہ امامت کا سلسلہ بجائے امام حسن کے امام حسین کی اولاد کی طرف منتقل ہوا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ کی رحمت نازل ہو امام حسن اور امام حسین علیہ السلام پر۔

اور تم نے یہ بات کیوں کہی۔ انھوں نے کہا اس لئے کہ اندرون انصاف امامت بڑے بھائی کی اولاد میں ملنی چاہیے تھی امام علیہ السلام نے فرمایا۔ خداوند عالم نے وحی کی حضرت رسول خدا کو۔

خدا نے اپنے رسول کی طرف جو چاہا۔ وحی کی۔ اس کی مخلوق میں اور کسی کو کوئی حکم نہیں دیا گیا اور حضرت محمد مصطفیٰ نے علی علیہ السلام کو حکم دیا۔ جیسا مناسب جانا، انھوں نے وہی کیا جو ان کو حکم دیا گیا تھا اور ہم اس بارے میں وہی کہتے

ہیں جو رسولِ خدا نے کہا۔ رسول کی عظمت شان اور حضرت علی کی تصدیق کے لحاظ سے (یعنی ہم حکم رسول اور علی علیہ السلام کے خلاف اس معاملہ میں کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اگر امر امامت حسینؑ بالحاظ بزرگی من ہونا یا امر وصیت دونوں بھائیوں کی اولاد میں منتقل کرنے کے لئے ہونا تو امام حسینؑ ضرور ایسا کرنے اور ہمارے نزدیک امام حسینؑ اس تہمت سے بری ہیں کہ وہ بے حکم خدا۔ امامت کو اپنے لئے مخصوص کر لیتے۔ انھوں نے ایسے امر سے روگردانی اور دنیا سے رخصت ہوئے امدان کو جو حکم دیا گیا تھا وہ انھوں نے پورا کیا۔ وہ آپ کے جد اور عم تھے راز ظن مادر جد اور از ظن پدر عم)۔

اگر تم ان کے لئے کلمہ خیر کہو تو تمہارے لئے یہی زیبا ہے اور اگر ان کی شان میں ہرزہ سرائی کی تو اللہ تمہیں بخشے لے میرے ابن عم میری اطاعت کرو۔ میرا کلام سنو، پس قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں کو تا ہی نہیں کروں ہوں نصیحت کرنے میں اور حوص ہے تمہاری اصلاح کی۔ لیکن میں کیا کروں تم کو ایسا کرتے نہیں دیکھ پا رہا۔ دیکھئے حکم خدا کا کوئی رو کرنے والا نہیں۔ میرے باپ یہ سن کر خوش ہوئے۔ امام نے کہا خدا کی قسم آپ جانتے ہیں کہ آپ کا بیٹا محمدؑ (جس کو آپ امام بنا نا چاہتے ہیں) بھینگا اکشف و احضر ہے وہ (شیعہ کے بند پر پانی کے بہاؤ کی جگہ قتل کیا جائے گا۔

**توضیح :-** اکشف سے مراد یہ ہے کہ سر کے اگلے حصے پر بال نہ ہوں۔ ایسے کو عرب و لے منحوس جانتے تھے۔ احضر سے مراد سبز چشم، سدہ سے مراد وہ بند ہے جو دریا پر پتھروں سے پانی کی روک کے لئے بنا دیا جائے۔ شیعہ پر قبیلہ کا نام جس سے وہ بند منسوب تھا سیل پانی کے بہاؤ کی جگہ ہے۔

میرے باپ نے کہا۔ واللہ وہ ایسا نہیں ہے خدا کی قسم خدا اس کے دشمنوں سے بدلہ لے گا دن کا دن میں سات کا ساعت میں اور سال کا سال میں اور اللہ کھڑا کرے گا لوگوں کو تمام اولاد ابو طالب کے خون کا بدلہ لینے کے لئے دس کے بعد عبد اللہ نے اخطل شاعر کا ایک شعر پڑھا جس کا متن میں ذکر نہیں)۔

امام علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا تمہارے گناہ بخشے تم نے مجھے یہ شعر پڑھ کر ڈرایا۔ حالانکہ اس کا مضمون ہمارے صاحب یعنی تم ہی سے متعلق ہے (شعر کا مضمون یہ ہے کہ بکری کو بھیر ٹیٹے کے سامنے جانے سے روکو۔

تمہارے نفس نے خلونوں میں ایسی آندو کو پیدا کر کے تم کو گمراہی میں ڈال دیا ہے اور تمہارے بیٹے کی حکومت حدود مدینہ سے آگے نہ بڑھے گی اور اس کی پوری جد و جہد کے بعد طائف (کوہ احد) سے آگے نہ جائے گی جس امر سے چارہ کار نہیں وہ تو ہو کر ہی رہیگا۔ پس اللہ سے ڈرو اور اپنے نفس پر رحم کرو اور اپنے باپ کی اولاد پر ترس کھاؤ۔

واللہ میں تمہارے بیٹے کو بچ بک سے زیادہ شرم و نحس جانتا ہوں۔ اصحاب آہا نے ارجم نام میں اس سے زیادہ منحوس لطفہ نہیں ڈالا۔ واللہ وہ مقتول ہو گا۔ سدہ (شیعہ میں پانی کے بہاؤ کی جگہ) واللہ گویا زمین پر پچھاڑا ہوا اس کا لباس اتار لیا گیا ہے اور اس کے دونوں پیروں کے درمیان اینٹ رکھ دی گئی ہے (تاکہ شرمگاہ کھل رہے) اور اس لڑکے کو جو میری گفتگو سن رہا ہے کوئی فائدہ نہ پہنچے گا موسیٰ بن عبد اللہ نے کہا۔ حضرت کا یہ اشارہ میری طرف

تھا۔ پھر فرمایا یہ خر مریج کرے گا اپنے بھائی محمد کے ساتھ اور شکست کھائے گا اس کا ساتھ (محمد) قتل کیا جائے گا۔ پھر یہ خر مریج کرے گا دوسرے جھنڈے کے ساتھ (ابراہیم بن عبد اللہ کے ساتھ)

پس ان کا سردار قتل کیا جائے گا اور اس کا لشکر تتر بتر ہو جائے گا پس میری بات ماننا اور بنی عباس سے امان طلب کرنا اور یہ جانتے ہیں کہ یہ بیل منڈھے چڑھنے والی نہیں، اور آپ کو جاننا چاہیے کہ آپ کا بیٹا جو احول رحمد گام بہز چشم اور اکشف ہے یہ سدہ اشجع میں اس کے پانی کے بہاؤ کی جگہ قتل کر دیا جائے گا۔

موسیٰ نے کہا یہ سن کر میرے باپ یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے خدا تمہاری مدد سے ہمیں بے پرواہ بنا دیگا اور تم ضرور بطور خود ہماری طرف لوٹو گے یا خدا تم کو اور تمہارے غیر کو بے اختیار اس طرف لائے گا تم نے یہ طریقہ اختیار کر کے اپنے غیر کی امداد کو ہم سے روک لیا ہے اور یہ تمہارا انکار ان کے لئے رک جانے کا ایک ذریعہ بن جائے گا

فرمایا۔ امام علیہ السلام نے اللہ جانتے ہیں کہ میرا ارادہ محض تم کو نصیحت و ہدایت کرنے کا تھا اور ہمارا فرض تو کوشش ہی کرنا ہے (آگے تم جاننا اور تمہارا کام) یہ سن کر میرے باپ غصہ میں اٹھے اور اپنی ردا کا دامن طیش میں زور سے جھٹکا۔ امام علیہ السلام ان کے قریب آئے اور فرمایا میں نے تمہارے چچا (امام محمد باقر علیہ السلام) اور ماں کی طرف سے تمہارے ماموں سے یہ فقرہ سنا ہے کہ تم اور تمہارے باپ کی اولاد عنقریب قتل کر دی جائے گی۔

اگر تم میری بات مان لو اور اس بلا کو حق تدبیر سے ٹال سکتے ہو تو مال دو، قسم اس بات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ ظاہر و باطن کا جاننے والا رحمن و رحیم اور اپنی مخلوق سے اعلیٰ مرتبہ والا ہے میں دوست رکھتا ہوں اس بات کو کہ خدا کروں تم پر اپنا وہ بیٹا جو میرے نزدیک اور میرے اہلبیت کے نزدیک زیادہ محبوب ہے (مراد اسمعیل) تم میری برابری کسی چیز میں نہیں کر سکتے۔ پس یہ خیال مت کرو کہ میں تمہیں دھوکا دے رہا ہوں اور خلاف حق بات کہہ رہا ہوں۔

میرے باپ وہاں سے غصہ میں بھرے ہوئے اور افسوس کرتے ہوئے اٹھ آئے اس واقعہ کو بیس روز یا کچھ کم بیش گزرے ہوں گے کہ ابو جعفر منصور بادشاہ کے لوگ آئے اور انھوں نے گرفتار کیا میرے باپ کو اور میرے چچوں میں سلیمان بن حسن، حسن بن حسن، ابراہیم بن حسن، داؤد بن حسن، علی بن حسن، سلیمان بن داؤد بن حسن اور علی بن ابراہیم بن حسن، حسن بن حسن، ابن حسن، طباطبائی (ابراہیم بن اسماعیل بن حسن اور عبد اللہ بن داؤد کو اور انھوں نے ان سب کو زنجیروں سے جکڑ لیا اور ایسی مملوں میں بٹھایا جن میں کوئی گدّا نہ تھا۔ خالی لکڑیاں تھیں یہ انھیں گرفتار کر کے مدینہ کے مقام مصلیٰ تک لے آئے تاکہ لوگ ان کی شہادت کریں

پس لوگوں نے اپنے کو ان سے بچایا اور ان کے حال پر لوگوں کے دل کڑھ رہے تھے پھر وہاں سے چل کر مسجد نبوی کے اس دروازے پر آئے جس کو باب جبرئیل کہتے ہیں امام جعفر صادق علیہ السلام اس طرح تشریف لائے کہ آپ کی ردا کا بیشتر حصہ زمین پر تھا پھر باب مسجد سے آپ اندرون مسجد آئے اور جو لوگ وہاں جمع تھے ان سے فرمایا۔ میں



بار۔ اے گروہ انصار! کیا تم نے رسول اللہ سے اس کا عہد کیا تھا۔ اسی پر بیعت کی تھی (تم نے رسول کی بیعت تو لو کر آئتمہ ضلالت کی بیعت کی اور ان کے ظلم و ستم جواب دلا رسول پر پورے ہیں ان کو خاموشی سے دیکھ رہے ہیں خدا تم پر لعنت کرے۔ واللہ میں ان کی عزت کا چاہنے والا تھا مگر ان کے زمانے سے میں مغلوب ہو گیا یہ فرا کر حضرت وہاں سے چلے، درآئیں کہ ایک جوتا آپ کے ہاتھ میں تھا (وہ ایک پیر میں یعنی انتہائی اضطراری حالت میں)۔ ایک جوتے میں اپنا پیر داخل کیا اور دوسرا ہاتھ میں تھا اور آپ کی ردا کا بیشتر حصہ زمین پر کھینچ رہا تھا۔ پھر حضرت اپنے گھر پر گئے اور اس غم میں بیس روز تک مبتلا رہے پھر رپے اور سات دن گریہ فرماتے تھے یہاں تک کہ ہمیں آپ کی موت کا خوف ہونے لگا۔ یہ خبر سچ کا بیان تھا۔

۱۸۔ قَالَ الْجَعْفَرِيُّ : وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ أَنَّهُ لَمَّا طَلِعَ بِالْقَوْمِ فِي الْمَحَامِلِ قَامَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْمَسْجِدِ ثُمَّ أَهْوَى إِلَى الْمَحْمُولِ الَّذِي فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَسَنِ يُرِيدُ كَلَامَهُ فَمَنَعَ أَشَدَّ الْمَنَعِ وَأَهْوَى إِلَيْهِ الْحَرَسِيُّ فَدَفَعَهُ وَقَالَ : تَنَحَّ عَنْ هَذَا ، فَإِنَّ اللَّهَ سَيَكْفِيكَ وَ يَكْفِي غَيْرَكَ ، ثُمَّ دَخَلَ بِهِمُ الرِّقَاقَ وَرَجَعَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى مَنْزِلِهِ ، فَلَمْ يَبْلُغْ بِهِمُ الْبَقِيعَ حَتَّى ابْتَلَى الْحَرَسِيُّ بِلَاأُ شَدِيداً ؛ رَمَحَتْهُ نَاقَتُهُ فَدَقَّتْ وَرَكَّةً فَمَاتَ فِيهَا وَمَضَى بِالْقَوْمِ ، فَأَقَمْنَا بَعْدَ ذَلِكَ حِيناً ، ثُمَّ أَتَى عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنِ ، فَأَخْبَرَنَا أَبَاهُ وَعُمُومَتَهُ قَتَلُوا - قَتَلَهُمُ أَبُو جَعْفَرٍ - إِلَّا حَسَنَ بْنَ جَعْفَرٍ ، وَطَبَّاطِبَا ، وَعَلِيَّ بْنَ إِبْرَاهِيمَ ، وَسَلِيمَانَ بْنَ دَاوُدَ ، وَدَاوُدَ بْنَ حَسَنِ ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ دَاوُدَ ، قَالَ : فَظَهَرَ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عِنْدَ ذَلِكَ وَدَعَا النَّاسَ لِيَبْعَتِهِ ، قَالَ : فَكُنْتُ ثَالِثَ ثَلَاثَةٍ بَايعُوهُ وَاسْتَوَسَّقَ النَّاسُ لِيَبْعَتِهِ وَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ فُرَشِيٌّ وَلَا أَنْصَارِيٌّ وَلَا عَرَبِيٌّ .

قَالَ : وَشَاوَرْتُ عِيسَى بْنَ زَيْدٍ وَكَانَ مِنْ ثِقَاتِهِ وَكَانَ عَلَى شُرْطِهِ فَشَاوَرَهُ فِي الْبَيْعَةِ إِلَى وُجُوهِ قَوْمِهِ ، فَقَالَ لَهُ عِيسَى بْنُ زَيْدٍ : إِنْ دَعَوْتَهُمْ دَعَاءَ يَسِيرٍ لَمْ يُجِيبُوكَ ، أَوْ تَغْلِظَ عَلَيْهِمْ ، فَخَلَنِي وَإِيَّاهُمْ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ : امْضُ إِلَيَّ مِنْ أَرَدْتَ مِنْهُمْ ، فَقَالَ : ابْعَثْ إِلَيَّ رُؤُسَهُمْ وَكَبِيرَهُمْ - يَعْنِي أَبَا عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَإِنَّكَ إِذَا أَعْلَظْتَ عَلَيْهِ عِلْمُوا جَمِيعاً أَنَّكَ سَتَمُوتُ هُمْ عَلَى الطَّرِيقِ الَّتِي أَمَرْتَ عَلَيْهَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : فَوَاللَّهِ مَا لَيْسْنَا أَنْ أَتَيْتُ بِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : حَتَّى أَوقَفَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لَهُ عِيسَى بْنُ زَيْدٍ : أَسْلِمَ تَسْلَمَ : فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَحَدَثْتُ بُؤْرَةً بَعْدَ عُثْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ : لَا وَلَكِنْ بَايَعْتَ تَأْمَنَ عَلَى نَفْسِكَ وَمَالِكَ وَوَلَدِكَ وَلَا تَتَكَلَّفَنَّ حَرْباً ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا فِيَّ حَرْبٌ وَلَا

قَالَ وَلَقَدْ تَقَدَّمْتُ إِلَى أَبِيكَ وَحَدَّثْتُهُ الَّذِي حَاقَ بِهِ وَلَكِنْ لَا يَنْفَعُ حَدُّهُ مِنْ قَدَرٍ ، يَا ابْنَ  
 أَخِي عَلَيْكَ بِالشَّبَابِ وَدَعْ عَنْكَ الشُّبُوحَ ، فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ : مَا أَقْرَبَ مَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي السِّنِّ .  
 فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنِّي لَمْ أَعَاذَكَ وَلَمْ أَجِءْ . لَا تَقْدَمَ عَلَيْكَ فِي الَّذِي أَنْتَ فِيهِ ،  
 فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ : لَأَوَالَهُ لَأَبْدُ مِنْ أَنْ تُبَايِعَ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : مَا فَنِي يَا ابْنَ أَخِي طَلَبٌ وَلَا  
 حَرْبٌ وَإِنِّي لَا أُرِيدُ الْخُرُوجَ إِلَى الْبَادِيَةِ فَيَصُدُّ بِي ذَلِكَ وَيَقُولُ عَلَيَّ حَتَّى تُكَلِّمَنِي فِي ذَلِكَ الْأَهْلِ ،  
 غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا يَمْنَعُنِي مِنْهُ إِلَّا الضَّعْفُ . وَاللَّهِ وَالرَّحِمَ أَنْ تُدْبِرَ عَنَّا وَتَشْفَى بِكَ ، فَقَالَ لَهُ : يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ : قَدْ  
 وَاللَّهِ مَاتَ أَبُو الدَّوَانِيقِ - يَعْنِي أَبَا جَعْفَرٍ - فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : وَمَا تَصْنَعُ بِي وَقَدَّمْتَ ؟  
 قَالَ : أُرِيدُ الْجَمَالَ بِكَ ، قَالَ : مَا إِلَيَّ مَا تُرِيدُ سَبِيلٌ ، لَأَوَالَهُ مَا مَاتَ أَبُو الدَّوَانِيقِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ  
 مَاتَ مَوْتَ النُّوْمِ قَالَ : وَاللَّهِ لَتُبَايِعُنِي طَانِعًا أَوْ مُكْرَهًا وَلَا تُحْمَدُ فِي بَيْعَتِكَ ، فَأَبَى عَلَيْهِ إِبَاءً شَدِيدًا  
 وَأَمَرَ بِهِ إِلَى الْحَبْسِ .

فَقَالَ لَهُ عِيسَى بْنُ زَيْدٍ : أَمَا إِنْ طَرَحْنَاهُ فِي السِّجْنِ - وَقَدْ خَرِبَ السِّجْنُ وَلَيْسَ عَلَيْهِ الْيَوْمَ  
 غَلَقٌ - خِفْنَا أَنْ يَهْرَبَ مِنْهُ ، فَضَحِكَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام ، ثُمَّ قَالَ : لَأَحُولَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ  
 الْعَظِيمِ أَوْ تَرَاكَ تُسَجِّنُنِي ؟ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِي أَكْرَمَ مُحَمَّدًا عليه السلام بِالنُّبُوَّةِ لَأَسْجَنَنَّكَ وَلَا شِدْدَتَنَ  
 عَلَيْكَ ، فَقَالَ عِيسَى بْنُ زَيْدٍ : أَحْبَسُوهُ فِي الْمَحْبَأِ - وَذَلِكَ دَارُ رِيطَةِ الْيَوْمَ - فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام :  
 أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي سَاقُولُ ثُمَّ أَصْدُقُ ؛ فَقَالَ لَهُ عِيسَى بْنُ زَيْدٍ : لَوْتُكَلِّمْتَ لَكَسَرْتُ فَمَكَ ، فَقَالَ لَهُ  
 أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَمَا وَاللَّهِ يَا أَكْشَفُ يَا أَرْزُقُ ، لَكَأَنِّي بِكَ تَطَلَّبُ لِنَفْسِكَ جُحْرًا تَدْخُلُ فِيهِ وَمَا  
 أَنْتَ فِي الْمَدْكَورِينَ عِنْدَ الْإِقَاءِ وَإِنِّي لَا طُنُكَ إِذَا صَفَّقَ خَلْفَكَ طَرْتُ مِثْلَ الْهَيِّقِ الشَّافِرِ فَتَقَرَّ  
 عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ بِإِنْتِهَارٍ : أَحْبَسَهُ وَشَدَّ عَلَيْهِ وَأَغْلِظَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَمَا وَاللَّهِ لَكَأَنِّي بِكَ  
 خَارِجًا مِنْ سُودٍ أَشْجَعَ إِلَى بَطْنِ الْوَادِي وَقَدْ حَمَلَ عَلَيْكَ فَارِسٌ مُعَلِّمٌ فِي يَدِهِ طَرَادَةٌ ، نَضَفُهَا  
 أَبْيَضَ وَنَضَفُهَا أَسْوَدَ ، عَلَى فَرَسٍ كَمِيتٍ أَقْرَحَ فَطَعَنَكَ فَلَمْ يَصْنَعْ فِيكَ شَيْئًا وَصَرَبَتْ حَيْشُومُ  
 فَرَسِهِ فَطَرَحَتْهُ وَحَمَلَ عَلَيْكَ آخَرُ خَارِجٌ مِنْ رُفَاقِي آلِ أَبِي عَمَّارٍ الدِّيْلِيِّينَ عَلَيْهِ غَدِيرَتَانِ ،  
 مَضْفُورَتَانِ ، وَقَدْ خَرَجْنَا مِنْ تَحْتِ بَيْضَتِهِ كَثِيرَ شَعْرِ الشَّارِبِينَ ، فَهُوَ وَاللَّهِ مَا جِئَكَ ، فَلَا رَحِمَ  
 اللَّهُ رَمْتَهُ .

فَقَالَ لَهُ مُحَمَّدٌ : يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ : حَسِبْتَ فَأَخْطَأْتُ وَقَامَ إِلَيْهِ الشَّرَاقِيُّ بْنُ سَلْجِ الْحُوْتِ ، فَدَفَعَ

فِي ظَهْرِهِ حَتَّى أُدْخِلَ السِّجْنَ وَاصْطَفَى مَا كَانَ لَهُ مِنْ مَالٍ وَ مَا كَانَ لِقَوْمِهِ مِمَّنْ لَمْ يَخْرُجْ مَعَ مُحَمَّدٍ  
 قَالَ : فَطُلِعَ بِإِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ ضَعِيفٌ ، قَدْ دَهَبَتْ  
 إِحْدَى عَيْنَيْهِ وَدَهَبَتْ جِلْدُهُ وَهُوَ يُحْمَلُ حَمَلًا ، فَنَدَّاهُ إِلَى الْبَيْعَةِ ، فَقَالَ لَهُ : يَا ابْنَ أَخِي !  
 إِنِّي شَيْخٌ كَبِيرٌ ضَعِيفٌ وَ أَنَا إِلَى بَيْتِكَ وَ عَوْنِكَ أَحْوَجُ ، فَقَالَ لَهُ : لَا بُدَّ مِنْ أَنْ تُبَايِعَ ، فَقَالَ  
 لَهُ : وَ أَيُّ شَيْءٍ تُبَايِعُ بَيْنِي وَ اللَّهِ إِنِّي لَا ضَمَقَ عَلَيْكَ مَكَانَ اسْمِ رَجُلٍ إِنْ كَتَبْتَهُ ، قَالَ : لَا بُدَّ لَكَ أَنْ  
 تَفْعَلَ ، وَ أَغْلَطَ لَهُ فِي الْقَوْلِ ، فَقَالَ لَهُ إِسْمَاعِيلُ : ادْعُ لِي جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، فَلَعَلْنَا نُبَايِعُ حَمِيعًا .  
 قَالَ : فَدَعَا جَعْفَرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَقَالَ لَهُ إِسْمَاعِيلُ : جُعِلَتْ فُؤَادُكَ إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُبَيِّنَ لَهُ وَافِعُ ، لَعَلَّ  
 اللَّهَ يَكْتُبُهُ عَدَا ، قَالَ : فَدَاجَمَعْتُ أَلَا كَلِمَةً ، فَلَمَّ فِي بَرَأَيْهِ .

فَقَالَ إِسْمَاعِيلُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَتَشُدُّكَ اللَّهُ هَلْ تَذْكُرُ يَوْمًا أَتَيْتُ أَبَاكَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 وَ عَلَيَّ حُلَّتَانِ صَفْرَاوَانِ ، فَدَامَ النَّظَرُ إِلَيَّ فَبَكَ ، فَقُلْتُ لَهُ : مَا يُمَكِّنُكَ فَقَالَ لِي : يُمَكِّنُنِي أَتُكَّ  
 تُقْتَلُ عِنْدَ كِبَرِ سِنِكَ ضِيَاعًا ، لَا يَنْطِجُ فِي دَمِكَ عَمْرَانٍ ، قَالَ : قُلْتُ : فَمَتَى ذَاكَ ، قَالَ : إِذَا دُعِيتَ  
 إِلَى الْبَاطِلِ فَأَبَيْتَهُ وَ إِذَا نَظَرْتُ إِلَى الْأُحُولِ مَشْغُورٍ قَوْمٌ يُنَمُّونِي مِنْ آلِ الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى وَثِيرِ  
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، يَدْعُونِي إِلَى نَفْسِي ، قَدْ تَسَمَّيْتُ بِغَيْرِ اسْمِي فَأَحْدَثَ عَهْدَكَ وَ أَكْتُبُ وَ بَيْتَكَ ، فَإِنَّكَ مَقْتُولٌ  
 فِي يَوْمِكَ أَوْ مِنْ عَدُوٍّ ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : نَعَمْ هَذَا وَ رَبِّ الْكُفَّةِ لَا يَصُومُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ  
 إِلَّا أَذَلَّهُ ، فَاسْتَوْدَعَكَ اللَّهُ يَا أَبَا الْحَسَنِ وَ أَعْظَمَ اللَّهُ أَجْرَنَا فِيكَ وَ أَحْسَنَ الْخِلَافَةَ عَلَيَّ مَنْ خَلَفْتَ  
 رِثَاتِهِ وَ إِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ ، قَالَ : ثُمَّ اخْتَمَلَ إِسْمَاعِيلُ وَ رَزَى جَعْفَرُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى  
 الْحَبْسِ ، قَالَ : فَوَاللَّهِ مَا أُمْسَيْنَا حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهِ بَنُو أَخِيهِ : بَنُو مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ  
 فَنَوَظَّوهُ حَتَّى قَتَلُوهُ وَ بَعَثَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَخَلَّى سَبِيلَهُ ، قَالَ : وَ أَقَمْنَا بَعْدَ ذَلِكَ  
 حَتَّى اسْتَهْلَلْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ فَلَبَغْنَا خُرُوجَ عَيْسَى بْنِ مُوسَى يَرْبِدَ الْمَدِينَةَ

قَالَ : فَتَقَدَّمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَلَى مُقَدَّمِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَ كَانَ عَلَى  
 مُقَدَّمِ عَيْسَى بْنِ مُوسَى وَلَدُ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْقَاسِمِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ وَ عَلِيُّ وَ  
 إِبْرَاهِيمُ بَنُو الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ ، فَهَرَمَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَ قَدِمَ عَيْسَى بْنُ مُوسَى الْمَدِينَةَ وَ صَارَ الْقِتَالُ  
 بِالْمَدِينَةِ ، فَزَلَّ بِذُبَابٍ وَ دَخَلَتْ عَلَيْنَا الْمُسَوْدَةُ مِنْ حُلْفَانَا وَ خَرَجَ مُحَمَّدٌ فِي أَصْحَابِهِ حَتَّى بَلَغَ  
 الشُّوقَ ، فَأَوْصَلَهُمْ وَ مَضَى ، ثُمَّ تَبِعَهُمْ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَسْجِدِ الْحَوَامِينَ فَنَظَرَ إِلَى مَا هُنَاكَ فَضَاءً  
 لَيْسَ فِيهِ مُسَوْدٌ وَ لَا مَبِيتُصٌ ؛ فَاسْتَقْدَمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى شَعْبٍ فَرَاةٍ ثُمَّ دَخَلَ هُدَيْلٌ ثُمَّ مَضَى

إِلَى أَشْجَعٍ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ الْفَارِسُ الَّذِي قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مِنْ خَلْفِهِ، مِنْ سُكَّةٍ هَذِيلٍ فَطَعَنَهُ، فَلَمْ يَصْنَعْ فِيهِ شَيْئًا وَحَمَلَ عَلَى الْفَارِسِ، فَضْرَبَ خَيْشُومَ قَرَسِهِ بِالسَّيْفِ، فَطَعَنَهُ الْفَارِسُ، فَأَنْفَذَهُ فِي الدَّرْعِ وَانْتَنَى عَلَيْهِ نَحْلًا، فَضْرَبَهُ فَأَثَحَنَهُ وَخَرَجَ عَلَيْهِ حُمَيْدُ بْنُ قُحْطَبَةَ وَهُوَ مُدْبِرٌ عَلَى الْفَارِسِ يَضْرِبُهُ مِنْ رُفَاقِ الْمَمَّارِيِّينَ فَطَعَنَهُ طَعْنَةً أَنْفَذَ السِّتَانَ فِيهِ، فَكَسَرَ الرَّمْحَ وَحَمَلَ عَلَى حُمَيْدٍ فَطَعَنَهُ حُمَيْدُ بْنُ جَرِّ الرَّمْحِ قَصْرَعَهُ، ثُمَّ نَزَلَ إِلَيْهِ فَضْرَبَهُ حَتَّى أَثَحَنَهُ وَقَتْلَهُ وَأَخَذَ رَأْسَهُ وَدَخَلَ الْجَنْدَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَأَخَذَتِ الْمَدِينَةُ وَأُجْلِبْنَا هَرَبًا فِي الْبِلَادِ.

قَالَ مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى لَحِقْتُ بِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، فَوَجَدْتُ عَيْسَى بْنَ زَيْدٍ مَكْنًى عِنْدَهُ فَأَخْبَرْتُهُ بِسُوءِ تَدْبِيرِهِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى أَصِيبَ - رَحِمَهُ اللَّهُ -، ثُمَّ مَضَيْتُ مَعَ ابْنِ أَخِي الْأَشْجَرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنِ حَتَّى أَصِيبَ بِالسَّيْفِ، ثُمَّ رَجَعْتُ شَرِيدًا طَرِيدًا، نَسَبْتُ عَلَى الْبِلَادِ، فَلَمَّا ضَاقَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ وَاشْتَدَّ [بِي] الْخَوْفُ، ذَكَرْتُ مَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: فَجِئْتُ إِلَى الْمَهْدِيِّ وَقَدْ حَجَّ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، فَمَا شَعَرَ إِلَّا وَأَنْتَنِي قَدْ قُمْتُ مِنْ تَحْتِ الْمَنْبَرِ، فَقُلْتُ: لِي الْأَمَانُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ وَأَدْلَكَ عَلَى نَصِيحَةِ لَكَ عِنْدِي؟ فَقَالَ: نَعَمْ مَا هِيَ؟ قُلْتُ: أَدْلَكَ عَلَى مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنِ، فَقَالَ لِي: نَعَمْ لَكَ الْأَمَانُ، فَقُلْتُ لَهُ: أَعْطِنِي مَا أَتَّقِي بِهِ، فَأَخَذْتُ مِنْهُ عُهُودًا وَمَوَاقِيقَ وَوَقَعْتُ لِنَفْسِي ثُمَّ قُلْتُ: أَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، فَقَالَ لِي: إِذَا تَكْرَّمْتَ وَتَحَيَّا، فَقُلْتُ لَهُ: أَقْطِعْنِي إِلَى بَعْضِ أَهْلِ بَيْتِكَ، يَقُومُ بِأَمْرِي عِنْدَكَ، فَقَالَ لِي: انْظُرْ إِلَى مَنْ أَرَدْتَ، فَقُلْتُ: عَمَّكَ الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ: لَا حَاجَةَ لِي بِكَ، فَقُلْتُ: وَلَكِنْ لِي فِيكَ الْحَاجَةُ، أَسْأَلُكَ بِحَقِّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِلَّا قَبْلَتِي فَقَبْلَتِي شَاءَ أَوْ أَبِي، وَقَالَ لِي الْمَهْدِيُّ: مَنْ يَعْرِفُكَ؟ وَحَوْلَهُ أَصْحَابُنَا أَوْ أَكْثَرُهُمْ - فَقُلْتُ: هَذَا الْحَسَنُ بْنُ زَيْدٍ يَعْرِفُنِي وَهَذَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ يَعْرِفُنِي وَهَذَا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ يَعْرِفُنِي، فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! كَأَنَّهُ لَمْ يَغِبْ عَنَّا، ثُمَّ قُلْتُ لِلْمَهْدِيِّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَدْ أَخْبَرَنِي بِهَذَا الْمَقَامِ أَبُو هَذَا الرَّجُلِ وَأَشَرْتُ إِلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ.

قَالَ مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: وَكَذِبْتُ عَلَى جَعْفَرٍ كَذِبَةً، فَقُلْتُ لَهُ: وَآمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَكَ السَّلَامَ وَقَالَ: إِنَّهُ إِمَامٌ عَدْلٌ وَسَخَاءٌ، قَالَ: فَأَمَرَ لِمُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ بِخَمْسَةِ آلَافٍ دِينَارًا، فَأَمَرَ لِي مِنْهَا مُوسَى بِأَلْفِي دِينَارٍ وَوَصَلَ غَلَّةَ أَصْحَابِهِ وَوَصَانِي، فَأَحْسَنَ صَلَاتِي، فَحَبِثُ مَا ذَكَرَ وَلَدُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ

بْنِ الْحُسَيْنِ، فَقُولُوا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَمَلَائِكَتُهُ وَحَمَلَةُ عَرْشِهِ وَالْكَرَامُ الْكَائِبُونَ وَخُصُّوا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ بِأَطْلَبَ ذَلِكَ، وَجَزَى مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَنِّي خَيْرًا، فَأَنَا وَاللَّهُ مَوْلَاهُمْ بَعْدَ اللَّهِ۔  
 وَهَذَا الْإِسْنَاءُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُفَضَّلِ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: لَمَّا خَرَجَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَقْتُولُ بِمَقٍّ وَاحْتَوَى عَلَى الْمَدِينَةِ، دَعَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ إِلَى الْبَيْعَةِ، فَأَتَاهُ فَقَالَ لَهُ: يَا ابْنَ عَمٍّ لَأَتَكَلِّمَنَّ مَا كَلَّفَ ابْنُ عَمِّكَ، عَمَّكَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ، فَيَخْرُجُ مِنِّي مَالًا أُرِيدُ، كَمَا خَرَجَ مِنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُرِيدُ، فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ: إِنَّمَا عَرَضْتُ عَلَيْكَ أَمْرًا فَإِنْ أَرَدْتَهُ دَخَلْتَ فِيهِ وَإِنْ كَرِهْتَهُ لَمْ أَجْمَلْكَ عَلَيْهِ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ ثُمَّ وَدَّعَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ حِينَ وَدَّعَهُ يَا ابْنَ عَمٍّ إِنَّكَ مَقْتُولٌ فَأَجِدْ الصِّرَاطَ فَإِنَّ الْقَوْمَ فَسَاقٌ يَظْهَرُونَ إِيمَانًا وَيَسْتُرُونَ شُرْكًَا وَإِنَّا لِلَّهِ وَإِلَيْهِ رَاجِعُونَ، أَحْسِبْكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ عُصْبَتِي، ثُمَّ خَرَجَ الْحُسَيْنُ وَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ، فَمَلُوا كُلُّهُمْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

۱۸۔ جعفری کا بیان ہے میں نے موسیٰ بن عبد اللہ بن الحسن سے سنا کہ جب وہ اپنے خاندان کے ساتھ اونٹوں پر تھے اور امام جعفر صادق علیہ السلام مسجد سے نکل کر اس اونٹ کی طرف بڑھے جس پر عبد اللہ بن حسن سوار تھے چاہتے تھے کہ ان سے کچھ بات کریں۔ ان کو سختی سے روکا گیا اور ایک سپاہی نے یہ کہہ کر ہٹا دیا کہ ان سے الگ رہو۔ اللہ بہت جلد تم کو اور تمہارے ملاوہ دوسروں کو گرفتار کرے گا جو ملیفہ کے مخالف ہیں اس کے بعد وہ لوگ ان سب قیدیوں کو لے کر کوچوں میں داخل ہوئے امام علیہ السلام لوٹ آئے ابھی جنت البقیع تک نہ پہنچے تھے کہ وہ سپاہی بلا میں مبتلا ہوا۔ اونٹ نے اس کو کچل دیا۔ وہ وہیں مکر رہ گیا اور وہ لوگ قیدیوں کو لے کر بغداد کی طرف چل دیئے۔  
 کچھ مدت ہم منتظر احوال رہے پھر محمد بن عبد اللہ (جو قیدیوں میں شامل نہ تھے) آئے اور انھوں نے خبر دی کہ ان کے باپ اور ان کے چچا قتل کر دیئے گئے ان کو منصور بادشاہ نے قتل کیا۔ سوائے حسن بن جعفر طباطبائی بن ابراہیم و سلیمان بن داؤد و عبد اللہ بن داؤد کے اس کے بعد محمد بن عبد اللہ نے ظاہر ہو کر لوگوں کو اپنی بیعت کی دعوت دی موسیٰ کا بیان ہے کہ اول بیعت کرنے والوں میں میں میں میں کا تیسرا تھا اور لوگوں نے یہی بیعت نہ کی، کسی قرشی نے اختلاف کیا نہ انصاری نے، اور نہ عربی نے اور مشورہ دیا محمد کو عیسیٰ بن زید بن علی بن الحسین نے اور وہ ان کے لشکر کے افسر تھے۔

انھوں نے مشورہ دیا کہ آپ لوگوں کو اپنے رشتہ داروں کے پاس بیعت کے لئے بھیجیں، اگر آپ نے نرمی سے کام لیا تو وہ قبول نہ کریں گے لہذا سختی سے کام لیجئے۔ اور ان کا معاملہ میرے سپرد کیجئے۔ محمد نے کہا میں

نے اختیار دیا جو چاہو کرو۔ اس نے کہا: پہلے ان کے سردار اور بزرگ یعنی امام جعفر صادق کے پاس بھیجئے۔ جب آپ ان پر سختی کریں گے تو لوگ سمجھ جائیں گے کہ تم ان کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرو گے جیسا ابو عبد اللہ (امام جعفر صادق علیہ السلام) کے ساتھ کیا ہے۔

موسیٰ کہتا ہے کہ تھوڑی دیر کے بعد محمد و عیسیٰ، امام علیہ السلام کے پاس آئے اور کہنے لگے: آپ محمد کی بیعت کر لیجئے، جان کی سلامتی اسی میں ہے۔ آپ نے محمد کو مخاطب کر کے کہا: کیا تم نے حضرت رسول خدا کے بعد اور نبوت پیدا کر لی۔ محمد نے کہا: نہیں، مگر آپ کو بیعت کرنی ہے تاکہ آپ کی جان محفوظ رہے اور آپ کی اولاد بھی اور آپ کو لڑنے کی تکلیف نہ دی جائے گی۔

حضرت نے فرمایا: نہ مجھے کسی سے لڑنا ہے اور نہ مجھ میں قوت جنگ ہے۔ جو کچھ مجھے کہنا تھا تمہارے باپ سے کہہ چکا ہوں میں نے اس مصیبت سے جو ان کو گھیرے ہوئے تھی ڈرا یا تھا۔ مگر مقدرات کے سامنے ڈرنا کیا کام دیتا ہے میرے بھتیجے! تم اس کام کے لئے جہانوں کو لو اور بڑھوں کو چھوڑ دو محمد نے کہا بلحاظ سن میرے اور آپ کے درمیان کوئی فرق نہیں، حضرت نے فرمایا: میں تم سے نہ جھگڑنا چاہتا ہوں اور نہ مقابلہ میں آنا چاہتا ہوں اور نہ جس کام کے لئے تم اٹھے ہو۔ اس میں پیش قدمی کرنا چاہتا ہوں، محمد نے کہا: آپ کو اب بغیر بیعت کے چھکارہ نہیں۔ حضرت نے فرمایا: نہ میری تم سے کوئی خواہش ہے اور نہ لڑنے کا ارادہ ہے۔ بلکہ میں اس شہر سے نکل کر جنگل میں جانے کا ارادہ رکھتا ہوں لیکن یہ امر مجھے روک رہا ہے اور میرے اوپر یہاں سے جانا گراں بھی ہے۔

میرے اہل و عیال بار بار مجھ سے ہر منت و زاری کہہ چکے ہیں کہ برائے کسب معاش (زرعوت) یہاں سے باہر نکلوں مگر میرا صنعت مانع ہے خدا کے لئے مجھ پر رحم کرو اور مجھ سے روگردانی کرو تاکہ ہم تمہاری بے ادبی سے تکلیف نہ اٹھائیں۔

محمد نے کہا: اے ابو عبد اللہ واللہ منصور ووافقی مرگیا اب زمانہ میری حکومت کا ہے، فرمایا: اگر بالفرض وہ مر گیا ہے تو تم میرے ساتھ کیا کرو گے۔ انھوں نے کہا: میں تمہاری شان بڑھانا چاہتا ہوں فرمایا جو تم ارادہ رکھتے ہو وہ پورا نہ ہو گا خدا کی قسم منصور ووافقی نہیں مرا اس کی موت نیند کی سی موت ہے یعنی یہ خبر غلط ہے۔

محمد نے کہا واللہ آپ کو میری بیعت کرنا ہوگی چاہے مخفی، یا بہ کراہت، کرنے میں آپ کی تعریف نہ ہوگی پس حضرت نے سختی سے انکار کیا۔ محمد نے قید کرنے کا حکم دیا عیسیٰ بن زید نے کہا: قید خانہ خراب ہے ابھی اس میں تالا نہیں لگ سکتا مجھے ڈر ہے کہ یہ قید خانہ سے بھاگ نہ جائیں یسن کرام علیہ السلام پہنچے اور فرمایا: لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کیا تم مجھے قید کرنا ہی چاہتے ہو اس نے کہا ہاں۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد کو نبوت دے کر ہمیں عزت بخشی، میں تم کو فہر و قید کر دوں گا اور تم پر سختی روا رکھوں گا۔ عیسیٰ بن زید نے کہا: ان کو محبار میں قید کرو۔ اس وقت وہی زیادہ مضبوط گھر ہے

امام علیہ السلام نے فرمایا میں جو کچھ کہوں گا اس کی تصدیق ہو جائے گی۔ عیسیٰ بن زید نے کہا اگر آپ کچھ بولے تو میں آپ کا منہ توڑ دوں گا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے شیوم کہو چشم میں گویا دیکھ رہا ہوں کہ تو اپنے کو چھپانے کے لئے دھونے والی جنگ میں، سورخ ڈھونڈ رہا ہے اور تو ان لوگوں میں نہیں کہ دوشکروں کے ٹکراتے وقت تیری جرأت تباہ نہ ہو۔ تو اب بزدل ہے کہ کوئی تالی بجائے تو توتر رفتار اوٹ کی طرح بھاگ کھڑا ہو۔ محمد نے آپ کے انکار کو بہت برا جانا۔

اور اس نے حضرت کو قید کر دیا اور حکم دیا کہ ان پر ہر طرح کی سختی روا رکھی جائے۔ حضرت نے فرمایا۔ خدا کی قسم گویا میں اس وقت کو دیکھ رہا ہوں کہ تیسرا شبح سے نکل کر اس کے روضہ خانہ میں آ رہا ہے اور تجھ پر ایک سوار نے حملہ کیا ہے جس کے ہاتھ میں ایک نیزہ ہے آدھا سفید اور آدھا سیاہ وہ سفید پٹنیانی والے کست گھوڑے پر سوار ہو گا وہ میرے اوپر نیزہ مارے گا مگر اس سے تجھے ضرر نہ پہنچے گا تو اس کے گھوڑے کے دماغ پر نیزہ مارے گا اور تو اس کو گرا دے گا۔ پھر حملہ کرے گا تجھ پر ایک دوسرا آدمی جو برآمد ہو گا۔ کوچہ آل عار وکیلین (نام فیملی) سے اس کے ڈوبے ہوئے گیسو ہوں گے جو اس کے خود کے نیچے سے ظاہر ہوں گے اور منہ چھوٹ کے بال گھنے ہوں گے وہی نیرا قاتل ہو گا خدا اس کی بوسیدہ ہڈیوں پر رحم نہ کرے اس کا نام حمید بن محبظ تھا) محمد نے کہا۔ اے ابوعبد اللہ آپ نے یہ حساب لگانے میں غلطی کی ہے یعنی اگر قرآن سے استنباط کیا ہے تو خطا کی ہے۔ اس کے بعد سراقہ بن مسلخ الموحث نے حضرت کی پشت پر ہاتھ مارا اور حضرت کو قید خانہ میں بند کر دیا اور ان کا اور ان کے رشتہ داروں کا جنھوں نے محمد کے ساتھ خیر فرمایا تھا۔ تمام مالی ضبط کر لیا۔ اس کے بعد اسماعیل بن عبد اللہ بن جعفر ابی طالب کے پاس پہنچے۔ یہ مرد بزرگ اور ضعیف تھے ایک آنکھ ان کی جاتی رہی تھی اور پیروں کی طاقت بھی ان کی زائل ہو گئی تھی لوگوں کے سہارے چلتے تھے ان سے بیعت طلب کی گئی انھوں نے کہا برا اور زادے میں تو بوڑھا ہوں، کمزور ہوں، تمہاری نیکی اور مدد کا محتاج ہوں۔

اس نے کہا۔ تم کو بیعت ضرور کرنا ہوگی انھوں نے کہا میری بیعت سے تم کو کیا فائدہ ہو گا۔ میں تمہارے شکر کے ایک کارآمد سپاہی کی جگہ کو تنگ بنا دوں گا۔ یعنی بہتر یہ ہے کہ میری بجائے کسی کارآمد سپاہی کو رکھو۔ اس نے کہا بغیر بیعت تمہارے لئے چارہ کار نہیں اور ان سے سخت کلامی کی۔ اسماعیل نے کہا اچھا تو جعفر بن محمد علیہ السلام کو بلاؤ تاکہ ہم سب مل کر تمہاری بیعت کریں۔ پس امام علیہ السلام کو بلایا۔ اسماعیل نے ان سے کہا میں آپ پر فدا ہوں اگر مناسب ہو تو آپ اس شخص کا انجام کار بیان کر دیں شاید یہ ہم سے باز رہے فرمایا۔ میں نے پکارا وہ کر لیا ہے کہ اس شخص سے کلام نہ کروں گا۔ میرے بارے میں جو اس کا دل چاہے کرے۔

اسماعیل نے کہا۔ میں آپ کو خدا کی قسم دے کر پوچھنا ہوں کہ کیا آپ کو یاد ہے کہ میں آپ کے پدر بزرگوار محمد بن علی کی خدمت میں ایک روز دو کپڑے زرد رنگ کے پہنے ہوئے آیا تھا۔ حضرت نے دیر تک مجھ کو دیکھا اور رونے لگے۔ میں نے کہا آپ کیوں رو رہے ہیں فرمایا۔ تمہارا استقبال خیال کر کے رو رہا ہوں تم بڑھاپے میں عبدت قتل کئے جاؤ گے تمہارے خون کی شکایت تک

نہ کی جاسکے گی۔

میں نے کہا ایسا کب ہوگا۔ فرمایا جب تم کو باطل کی طرف بلایا جائے گا اور تم اسے انکار کر دو گے اور اس وقت تم دیکھو گے بھیٹنے کے اور قوم کے منحوس ترین انسان کو اولاد حسن سے کہ وہ منبر رسول پر چڑھے گا اور اپنی امامت کی طرف لوگوں کو بلائے گا اور اپنا نام رکھے گا اپنے اصلی نام کے علاوہ (یعنی لوگوں میں اپنا نام نفس زکیہ رکھے گا۔) پس تازہ کرنا اس روز اپنے ایمان کو اور لکھنا اپنی وصیت۔ پس تم یا تو اسی روز قتل کئے جاؤ گے یا دو ستر روز امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ ہاں یہ بات مجھے یاد ہے قسم ہے رب کعبہ کی یہ ماہ رمضان کے بہت کم روزے رکھ پائے گا پس میں تم کو خدا کے سپرد کرتا ہوں اے ابوالحسن اور دعا کرتا ہوں کہ تمہاری مصیبت میں صبر کرنے پر خدا ہم کو بڑا جودے۔

اور آپ کی اولاد کو آپ کا اچھا جانشین بنائے پھر انا باللہ وانا الیہ راجعون، فرمایا اس کے بعد اسماعیل کو وہاں سے اٹھائے گئے اور امام علیہ السلام کو قید خانہ میں لے گئے۔ موسیٰ بن جعفر اللہ کہتا ہے کہ ایک رات گزری تھی کہ اسماعیل کے بھتیجے معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر کی اولاد آئی اور انھوں نے اسماعیل کو لات، گھونسوں سے اتنا مارا کہ وہ مر گئے۔ پھر محمد نے کسی کو امام علیہ السلام کے پاس بھیجا۔ اس نے ان کو رہا کر دیا۔

اس کے بعد چند روز توقف رہا یہاں تک کہ ہم نے ماہ رمضان کا چاند دیکھا۔ ناگاہ ہمیں خبر ملی کہ عیسیٰ بن موسیٰ (منصور عباسی کا چچا) نے چڑھا کی پتہ یہ سن کر محمد بن عبد اللہ نے اپنے شکر کے اگلے حصے کا سردار یزید بن معاویہ بن عبد اللہ بن جعفر کو معین کیا اور عیسیٰ بن موسیٰ نے اپنے شکر کے سردار بنائے اولاد حسن بن زید ابن الحسن وقاسم و محمد بن زید و علی بن ابراہیم کو جو حسن بن زید کے بیٹے تھے یزید بن معاویہ نے شکست کھائی اور عیسیٰ بن موسیٰ مدینہ آیا اور مدینہ میں کشت و خون ہوا عیسیٰ کو ذاب پر آکر ٹھہرا۔ موسیٰ بن عبد اللہ کہتے ہیں میں عباسی شکر کے سپاہ پوش سپاہی ہمارے پیچھے سے آئے اور محمد نے مع اپنے اصحاب کے خر مچ کیا۔ بازار تک پہنچا اور اپنے شکر کو وہاں پہنچا کر اپنے گھر کی طرف لوٹا۔ پھر آیا اور مسجد ثرب (موسیٰ) فروش تک پہنچا وہاں دیکھا نہ کوئی سپاہ پوش (عباسی سپاہی) اور نہ سفید پوش (محمدی سپاہی) وہ آگے بڑھ کر قبیلہ فزارہ کی گھاٹی تک پہنچا اور نیچے آیا۔ جہاں قبیلہ ہذیل تھا۔ وہاں سے اشجع کے بند پر آیا۔ ناگاہ حسب پیشین گوئی امام جعفر صادق علیہ السلام، ایک سوار اس کے پیچھے سے آیا ہذیل کے کوچہ سے نکل کر اور محمد کے نیزہ مارا لیکن یہ وار کارگر نہ ہوا۔ پھر محمد نے حملہ کیا اور اپنی تلوار اس کے گھوڑے کے سر پر باری، سوار نے بھی نیزہ مارا۔ وہ محمد کی زرہ میں رہ گیا اور کوئی نقصان نہ پہنچا۔ وہ سوار چونکہ گھوڑے کے زخمی ہونے سے پیسا دہ ہو گیا تھا لہذا محمد نے اس پر جھک کر دار کیا اور اس کو عاجز کر دیا۔

ابھی محمد متوجہ تھا اس سوار کی طرف کہ جید بن قحطبہ نے کوچہ ہمارے نکل کر محمد پر حملہ کیا اور ایسا نیزہ مارا کہ اس کی سنان بدن محمد میں دسائی اور نیزہ ٹوٹ گیا محمد نے حمید پر حملہ کیا۔ حمید نے ٹوٹے نیزے کی جڑ سے حملہ کیا اور محمد کو زمین



پر گرا کر مارا اور بے بس کر کے قتل کر دیا اور سر کاٹ لیا اور اس کے بعد عباسی شکر ہر طرف سے سمٹ آیا اور مدینہ کو گھیر لیا بہت سے لوگ وہاں سے جلا وطن ہو کر اور شہروں کو چلے گئے۔

موسیٰ بن عبداللہ کا بیٹا ہے کہ میں وہاں سے اپنے بھائی ابراہیم بن عبد اللہ کے پاس پہنچا۔ وہاں میں نے موسیٰ بن زید کو سوراخ میں چھپا ہوا پایا۔ میں نے ابراہیم کو محمدی غلط تدبیر سے آگاہ کیا کہ وہ اپنے شکر کو چھوڑ کر تنہا نکل کھڑا ہوا۔ پھر ہم نے ابراہیم کے ساتھ خر صرح کیا۔ وہ بھی قتل کر دیئے گئے۔ خدا اس پر رحم کرے۔

پھر اپنے ہونٹ پھٹے بھائی عبداللہ بن محمد کے ساتھ سندھ میں چلا گیا باحال پریشاں اس حال میں لوٹا کہ شہروں کی رہائش میرے اوپر تنگ تھی بادشاہ کا خوف مجھ پر غالب تھا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا قول مجھے یاد آیا میں خلیفہ کے پاس گیا جبکہ وہ حج کے ایام میں کعبہ کی دیوار کے سایہ میں خطبہ سنارہا تھا میری اسے اطلاع نہ تھی میں منبر کے نیچے کھڑا ہوا اور میں نے کہا اگر مجھے جان کی امان دی جائے تو میں ایک اچھی بات آپ سے بیان کروں۔ اس نے کہا امان ہے۔ بتادہ کیلئے میں نے کہا میں آپ کو موسیٰ بن عبداللہ بن حسن کا بیٹہ بتاتا ہوں۔ اس نے کہا اچھا تیرے لئے امان ہے میں نے کہا پکا وعدہ کیجئے۔ غرض میں نے اس سے عہد لیا۔ پھر کہا۔ موسیٰ بن عبداللہ میں ہی ہوں

اس نے کہا ایسا ہے تو تیری عزت کی جائے گی اور انعام دیا جائے گا میں نے کہا آپ اپنے خاندان میں سے کسی کے حوالے مجھے کر دیجئے تاکہ وہ میرے حالات سے آپ کو اطلاع دینا رہے اس نے کہا جس کی طرف چاہتا ہوں بیان کر۔ میں نے عباس بن محمد آپ کے چچا، عباس نے کہا مجھے تمہاری ضرورت نہیں، میں نے کہا مجھے تو ہے امیر المومنین کے حق کا واسطہ آپ قبول کر لیں پس اس نے خوش دنا خوش قبول کر لیا۔

پھر ہمدی نے کہا تمہیں یہاں پہچاننا کون ہے اور اس کے پاس ہمارے اصحاب یا ان کے اکثر لوگ موجود تھے میں نے کہا جس بن زید مجھے پہچانتے ہیں۔ انھوں نے کہا بے شک اے امیر المومنین جتنی مدت یہ ہندوستان میں رہے گویا ہم سے غائب نہیں تھے میں نے ہمدی سے کہا اے امیر المومنین۔ اس مقام کی خبر مجھے اس شخص کے باپ نے دی تھی اور میں نے اشارہ کیا موسیٰ بن جعفر کی طرف، موسیٰ بن عبداللہ نے کہا۔ اس وقت میں نے حب مصلحت امام جعفر صادق علیہ السلام پر ایک جھوٹ بولا۔ میں نے ہمدی سے کہا کہ انھوں نے تم کو سلام کہا ہے اور یہ فرمایا وہ امام (ہمدی) عادل اور سخی ہے۔

پس ہمدی نے حکم دیا موسیٰ بن جعفر کے لئے پانچ ہزار دینار کے لئے اس میں سے امام موسیٰ کاظم نے مجھے دو ہزار دینار دیئے اور ہمدی نے امام موسیٰ کاظم کے اصحاب کو بھی رقم دیں اور مجھے بھی اور مجھے زیادہ دیا۔ اس طرح کہ اس نے حکم دیا کہ جہاں کہیں اذلال امام محمد باقر کا ذکر ہو تو کہو۔ خدا کی رحمت ہوتا ہے اور ملائکہ اور حاملین عرش اور کرام کا تبیین کا درود ہو ان پر بالخصوص امام جعفر پر سب سے بہتر، اور موسیٰ بن جعفر نے بہترین بدلہ دیا۔ اللہ کے بعد میں ان کا غلام ہوں۔

ابراہیم جعفری سے مروی ہے کہ بیان کیا مجھ سے عبد اللہ بن مفضل، غلام عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب نے کہ جب

خروج کیا حسین بن علی مقتول فتح نے تو وہ مدینہ آئے اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو بلا کر اپنی بیعت کی دعوت دی آپ نے فرمایا۔ اے میرے چچا زاد بھائی مجھے اس امر کی تکلیف نہ دو جس کی تکلیف تمہارے چچا زاد (محمد بن عبد اللہ) نے تمہارے چچا امام جعفر صادق علیہ السلام کو دی تھی ایسا نہ ہو کہ میری زبان سے ایسی بات نکلے جسے میں کہنا نہیں چاہتا جس طرح امام جعفر صادق علیہ السلام کو یہ کہنا پڑا تھا جسے وہ نہیں چاہتے تھے حسین نے کہا۔ میں نے تو ایک امر آپ کے سامنے پیش کیا تھا اگر آپ چاہیں منظر کر لیں، چاہیں رد کر دیں میں کوئی تعرض نہ کروں گا۔ اللہ میرا مددگار رہے پھر حضرت کو رحمت کیا۔ وقت رخصت آپ نے فرمایا۔ اے بھائی تم قتل کر دیے جاؤ گے پس خوب جم کر لڑو جتنے دشمن مارے جائیں اچھا ہے یہ لوگ فاسق ہیں ایمان کو ظاہر کرتے ہیں اور شرک کو چھپاتے ہیں انا باللہ وانا الیہ راجعون، میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتا ہوں کہ تم ہمارے خاندان کے ہو۔ اس کے بعد حسین نے خروج کیا اور پھر جو کچھ ہوا۔ وہ ہوا جیسا امام نے فرمایا تھا۔ سب کے سب قتل ہو گئے۔

**توضیح** حسین بن علی بن الحسن بن الحسن بن ابی طالب نے دی قعدہ ۱۶۹ھ میں بزمانہ خلافت ہادی بن ہمدانی عباسی مکہ میں خروج کیا اور وہاں سے مدینہ آئے۔ زید یہ فرقہ سے تعلق رکھتے تھے، علوی سادات کی ایک جماعت کے ساتھ مکہ کی طرف بڑھے جب مکہ کے نزدیک مقام فح پر پہنچے تو عباسی لشکر مقابل آیا۔ انھوں نے امان کا پیغام بھیجا تاکہ بعد میں حیلہ سے قتل کر دیں حسین نے کہا ہم کو تمہاری امان درکار نہیں ہم ڈٹ کر لڑیں گے چنانچہ انھوں نے اپنے خاندان والوں اور ناصروں کے ساتھ سخت مقابلہ کیا اور آخر شکست ہوئی حسین کا سر کاٹ کر ہادی کے پاس لے گئے اس گروہ کے مقتول تین دن تک بے دفن پڑے رہے صحرائی زردوں نے ان کا گوشت کھایا۔ کتاب بحر البلدان میں امام محمد تقی علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ واقعہ کربلا کے بعد واد فسخ سے زیادہ دردناک واقعہ کوئی نہ تھا۔

وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: كَتَبَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ إِلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ «أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أُوصِي نَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ وَبِهَا أَوْصِيكَ فَإِنَّهَا وَصِيَّةُ اللَّهِ فِي الْأَوَّلِينَ وَفِيهِمْ فِي الْآخِرِينَ، خَيْرٌ لِي مَنْ وَدَّ عَلَيَّ مِنْ أَعْوَانِ اللَّهِ عَلَى دِينِهِ وَنَشْرِ طَاعَتِهِ بِمَا كَانَ مِنْ تَحَنُّنِكَ مَعَ خِدْلَانِكَ وَقَدْ شَاوَرْتُ فِي الدَّعْوَةِ لِلرِّضَا مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَدْ احْتَجَجْتُهَا وَأَحْتَجُّهَا أَبُوكَ مِنْ قَبْلِكَ وَقَدِيمًا أَدْعِيكَ مَالِيَسَ لَكُمْ وَبَسْطُكُمْ أَمَّا لَكُمْ إِلَى مَا لَمْ يُعْطِكُمُ اللَّهُ فَاسْتَبَوِيْنَهُمْ وَأَسْلَمْتُمْ وَأَنَا مَحْذَرُكَ مَا حَذَرَكَ اللَّهُ مِنْ نَفْسِهِ»

فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ «مِنْ مُوسَى بْنِ [أَبِي] عَبْدِ اللَّهِ جَعْفَرٍ وَعَلَيَّ مُشْتَرِكِينَ فِي التَّذَلُّلِ لِلَّهِ وَطَاعَتِهِ إِلَى يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَنِ، أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أُحَذِّرُكَ اللَّهُ وَنَفْسِي بِأَمَلِكَ أَلِيمَ عَذَابِهِ وَشَدِيدَ عِقَابِهِ وَتَكْمُلُ نَفْسَاتِهِ وَأَوْصِيكَ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ فَإِنَّهَا زَيْنُ الْكَلَامِ وَتَنْبِيْهُ الْبَعْرِ، أَنَا بِي كِتَابِكَ تَذَكُّرُ فِيدَ أَبِي مُدَّحٍ وَأَبِي مِنْ قَبْلِ وَمَا سَمِعْتُ ذَلِكَ

مِنِّي «وَسَتَكُنُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ» وَلَمْ يَدَعْ حِرْصَ الدُّنْيَا وَمَطَالِبَهَا لِأَهْلِهَا مَطْلَبًا لِآخِرَتِهِمْ ، حَتَّى يُفْسِدَ عَلَيْهِمْ مَطْلَبَ آخِرَتِهِمْ فِي دُنْيَاهُمْ وَذَكَرْتُ أَنِّي تَبَطَّتُ النَّاسَ عَنْكَ لِرَغْبَتِي فِيهَا فِي بَدَنِكَ وَ مَا مَنَعَنِي مِنْ مَدْخَلِكَ الَّذِي أَنْتَ فِيهِ لَوْ كُنْتُ دَائِعًا صَعَفْتُ عَنْ سُنَّةٍ وَلَاوَلَهُ بِصِيرَةٍ بِحُجَّةٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى خَلَقَ النَّاسَ أَمْشَاجًا وَغَرَائِبَ وَغَرَائِرَ ، فَأَخْبَرَنِي عَنْ حَرْفَيْنِ أَسْأَلُكَ عَنْهُمَا مَا اعْتَرَفَ فِي بَدَنِكَ وَ مَا الصَّهْلُجُ فِي الْإِنْسَانِ ، ثُمَّ أَكْتُبُ إِلَيْكَ بِحَبْرِ ذَلِكَ وَأَنَا مُنْقَدِّمُ إِلَيْكَ أَحَدَ رُكَّ مَعْمِيَةِ الْخَلِيقَةِ وَأَحْتَكُ عَلَى يَدِهِ وَطَاعَتِهِ وَأَنْ تَطْلُبَ لِنَفْسِكَ أَمَانًا قَبْلَ أَنْ تَأْخُذَكَ الْأَطْفَارُ وَيَلْزِمَكَ الْخِثَافُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ ، فَتَرْوَحَ إِلَى النَّفْسِ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَلَا تَجِدُهُ حَتَّى يَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْكَ بِمَتِّهِ وَفَضْلِهِ ، وَرِقَّةَ الْخَلِيقَةِ أَبْنَاءَ اللَّهِ فَيُؤْمِنُكَ وَيَرْحَمُكَ وَيَحْفَظُ فَيْكَ أَرْحَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى دَائِمًا قَدْ أَوْحَى إِلَيْنَا أَنَّ الْعَذَابَ عَلَى مَنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّى ،

قَالَ الْجَعْفَرِيُّ: قَبْلَ عَيْنِي أَنَّ كِتَابَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَعَ فِي يَدَيَّ هَارُونَ فَلَمَّا قَرَأَهُ قَالَ: النَّاسُ يَحْمِلُونِي عَلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَهُوَ بَدَنِي، سَمَاءٌ يَرْمِي بِهِ. ثُمَّ الْجُرُءُ الثَّانِي مِنْ كِتَابِ الْكَافِي وَبَيَّنَّاهُ بِمُسَمِّئَةِ اللَّهِ وَعَوْنِهِ الْجُرُءُ الثَّالِثُ وَهُوَ بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّوَقُّيْتِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى نَبِيِّهِ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ.

۱۹۔ عبد اللہ بن حسن نے ایک خط میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو لکھا، جس طرح میں اپنے نفس کو اللہ سے ڈرنے کی ہدایت کرتا ہوں تم کو بھی کرتا ہوں اللہ کی یہ ہدایت جس طرح اولین کے لئے تھی اسی طرح آخرین کے لئے بھی ہے مجھے ایک دیندار اعتبار آدمی نے خبر دی ہے کہ تم اپنی امامت کے انہار کا شوق رکھتے ہو باوجودیکہ خدا نے اپنی مدد کو تم سے رد کر نہیں دیا ہے اور تم نے رخصت والا میری امامت کی امت میں جو موافق رضائے الہی ہے تم نے ہماری امامت کے بارے میں پوشیدہ طور پر اس طرح مخالفت کی ہے جس طرح تمہارے باپ نے کی تھی تم سے پہلے اور ہمیشہ سے تم اس چیز کے دعویدار ہو جو تمہارے لئے معین نہیں تم نے اپنی آرزوؤں کو اس چیز کے لئے پھیلا رکھا ہے جو اللہ تعالیٰ نے تم کو عطا نہیں کیں۔ تم خواہشوں میں پھنس کر گمراہ ہو گئے اور میں تم کو اس چیز سے ڈراتا ہوں جس سے خود اللہ نے تم کو ڈرایا ہے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جواب میں لکھا یہ خط موسیٰ بن جعفر اور علی رضا ریحانیت ولی عہد آپ نے امام رضا علیہ السلام کو بھی شامل کر لیا کی طرف جو خضوع و خشوع اور اطاعت میں برابر کے شریک ہیں کبھی بن عبد اللہ کے لئے ہے۔

اما بعد میں تم کو اور اپنے نفس کو اللہ سے ڈراتا ہوں اور تم کو آگاہ کرتا ہوں اس دروناک عذاب، سخت عتاب

اور اس کے پورے پورے انتقام سے اور تجھ کو اور اپنے نفس کو وصیت کرتا ہوں اللہ کے تقویٰ کی جو زینت کلام ہے اور اس کی نعمتوں کو قائم رکھنا ہے۔ تمہارا خط آیا جس میں تم نے لکھا ہے کہ میں مدعی امامت ہوں اور مجھ سے پہلے میرے باپ تھے اس کی گواہیاں لوگ دیتے ہیں ان سے پوچھو مجھ سے تو وعوے نہ سنا ہو گا (لوگوں سے پوچھو کہ وہ خن کی گواہی دیتے ہیں یا باطل کی؟)

دنیا کی حرص اور اس کی طلب نے لوگوں کے لئے آخرت کا کوئی مقصد باقی ہی نہیں رکھا۔ دنیا ہی کے مقاصد و اغراض ان کے لئے رہ گئے اور تم نے لکھا ہے کہ میں لوگوں کو روک رہا ہوں کہ میری خواہش ہے اس چیز کی طرف جو تمہارے پاس ہے۔ (یعنی مال و متاع اور حکومت) حالانکہ تمہارے گردہ میں داخل ہونے سے مجھے نہیں روکا، مگر اسی چیز نے جس میں تم پھنسے ہوئے ہو اگرچہ اس چیز کی طرف راغب ہوتا تو یہ کمزوری ہوتی۔ سنت رسول پر قائم رہنے میں نہ کہ کئی بصیرت کی وجہ سے برہان اپنی ہیں لیکن خدا نے انسانوں کو مخلوط پیدا کیا ہے جو مختلف ہیں طبائع میں اور بیگانہ ہیں عادات میں (اگر تم مدعی امامت ہو) تو تمہارے علم کی جانچ کے لئے دو لفظوں کے معانی پوچھتا ہوں، عترف تمہارے بدن میں ہے اور صلح انسان میں کیا چیز ہے۔ (ان دو لفظوں کی ذکر کتب سنت میں نہیں ہے۔ غالباً عترف سے مراد وہ نشان ہے جو آدمی کے شانہ یا سر یا کسی جگہ ہوتا ہے جس کا رنگ مرغ کی کھنی کی طرح سرخ ہوتا ہے جو منہوس سمجھا جاتا ہے۔ صلح وہ نشان ہے جو آنکھ ہڈی کے شانہ پر ہوتا ہے اور ہر کی طرح اس کا اثر گوشت کے اندر تک ہوتا ہے۔)

اس کا جواب دو پھر امر مذکور کے بارے میں لکھنا ہے میں تم کو خلیفہ کی مخالفت سے بچانا چاہتا ہوں اور تم کو رغبت دلاتا ہوں اس کی نیکی حاصل کرنے اور اس کی اطاعت کی طرف اور اس سے ایمان بڑھنا اور قیل اس کے کہ تم اس کے پیچھے پھنسو اور ہر طرف سے تمہاری گردن میں رسی بندھے اور ہر طرف سے اپنے لئے راحت طلب کرو اور کوئی کوشش نہ کرو یہاں تک کہ خدا تم پر اپنا احسان کرے اور خلیفہ کو تم پر مہربان کرے۔ خدا اس کو باقی رکھے تاکہ تم کا مان دے اور رسول کے رشتہ داروں کی حفاظت کرے سلام ہو طالب ہدایت پر مدی کبھی ہے عذاب اس کے لئے جس نے تکذیب کی اور روگردانی کی جعفری نے کہا حضرت کا یہ خط ہارون کے ہاتھ لگ گیا اس نے پڑھ کر کہا لوگوں نے خواہ مخواہ موکی بن جعفر پر ہمت لگائی۔

## اکیاسیواں باب

کرہیت التوقیت نہی امام ہدی علیہ السلام کے ظہور کا وقت معین کرنے کی

(باب ۸۱)

کراہیۃ التوقیت

۱- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَنَحْوُهُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ وَنَحْوِهِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: يَا ثَابِتُ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ كَانَ وَقَّتَ هَذَا الْأَمْرَ فِي السَّبْعِينَ، فَلَمَّا أَنْ قَتَلَ الْحَسَنِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَخَّرَهُ إِلَى أَرْبَعِينَ وَمِائَةٍ، فَحَدَّثَنَا كُمْ فَأَذَعْتُمُ الْحَدِيثَ فَكَشَفْتُمْ قِنَاعَ السِّرِّ وَلَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ بَعْدَ ذَلِكَ وَقْتًا عِنْدَنَا وَيَمْجُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثَبِّتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ،

قَالَ أَبُو حَمْرَةَ: فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَقَالَ: قَدْ كَانَ كَذَلِكَ.

۱۔ ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو کہتے سنا کہ اے ثابت زمام ابو حمزہ! اللہ نے ہمارے اور شیعوں کے لئے فریخی اور حکومت آئندہ کا زمانہ ۷۰ھ کو معین کیا تھا چونکہ امام حسین علیہ السلام شہید کر دیئے گئے لہذا خدا کا غضب نازل ہوا مشرکین اہل زمین پر، پس تاخیر کی ان مشرکوں کی رسوائی کے لئے ۷۰ھ تک، پس ہم نے بیان کیا تم سے اپنے اسرار کی تم نے نشر کر دیا ہماری باتوں کو اور کھول دیا ہمارے بھیدوں کو، اس کے بعد خدا نے کوئی وقت معین نہ کیا اور اللہ جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے ابو حمزہ نے کہا، میں نے یہ حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام سے بیان کیا آپ نے فرمایا ایسا ہی ہے۔

**توضیح :-** علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اس حدیث کے متعلق اپنی کتاب مرآة العقول میں جو تحقیق فرمائی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے یہ حدیث صحیح ہے شیخ نے کتاب لغیبت میں اور کمال الدین صدوق میں بھی ایسا ہی ہے۔ راوی نے کہا میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ ۷۰ھ تک کا زمانہ بلا و مصیبت کا ہے اس کے بعد سکون و اطمینان ہو گا دہمارے شیعوں کو ابو حمزہ نے کہا ۷۰ھ تو

گذر چکے۔ اس کے بعد ہم نے اطمینان دیکھا نہیں۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ثابت اللہ عزوجل نے ظہور حق کے لئے وقت مقرر کیا تھا اور آئمہ اثنا عشر میں سے کسی امام کے عہد میں باطل پر اس کا غلبہ ظاہر کیا تھا نہ کہ ۷۰ھ میں بارہویں امام کا ظہور یا یہ امر امور بدائیہ میں سے ہے اور ۷۰ھ سے امام حسین علیہ السلام کا تعلق اس طرح ہو گا جبکہ میرا ولی جلتے واقعتاً کربلا کی چھٹی چھاڑکی ابتداء کیونکہ امام حسین علیہ السلام نے اپنے حق کی طلب کا سلسلہ چند سال پہلے شروع کر دیا تھا اور امام رضا علیہ السلام کی ولی عہدی کا ذکر ۱۴۰ھ میں ہے یہ میں (علامہ مجلسی) کہتا ہوں کہ تواریخ مشہور مکے لحاظ سے یہ حساب ٹھیک نہیں بیٹھتا۔ کیونکہ شہادت امام حسین علیہ السلام ۶۱ھ میں ہوئی اور امام رضا علیہ السلام خراسان تشریف لے گئے ۲۰ھ ہاں اس سورت میں یہ صحیح ہو گا جبکہ ان سنین کا تعلق ابتداء تاریخ بعثت سے ہو نہ کہ وقت ہجرت سے، خروج حسین کا درحقیقت آغاز ہوا تھا معاویہ کے مرنے سے چند سال پہلے کیونکہ اہل کوفہ نے مراسلت شروع کر دی تھی اسی زمانہ میں دوسرے واقعہ کے متعلق اشارہ ہے خروج زید بن علی کے متعلق جو ۱۲۲ھ میں ہوا۔ اگر ابتدائے بعثت سے لیا جائے تو یہ زمانہ ۱۳۵ سال ہوتا ہے اور یہ زمانہ قریب ہوتا ہے اس زمانہ کے جس کا ذکر حدیث میں ہے اگر وہ فتح پالیتے تو یقیناً آل محمد کو خوش کرنے کا وعدہ پورا کرتے اور واضح بات یہ ہے کہ حدیث میں یہ اشارہ ہے کہ حکومت بنی امیہ کے ختم ہونے یا ان کے کمزور پڑ جانے یا ابومسلم خراسانی کے غلبہ کی طرف اس نے چند خط امام جعفر صادق کو حضرت کی بیعت کرنے کے متعلق دیکھے لیکن بمصالح کثیر آپ نے قبول نہ کیا یہ سبب ہوا امر امامت میں ان کی طرف رجوع کرنے کا۔ لیکن مشیعوں سے چونکہ کتمان امر میں کوتاہی ہوئی اور امام کی پوری پیروی نہ ہو سکی، لہذا حکومت کے معاملہ میں تاخیر واقع ہوئی سفاح عباسی کی بیعت ۱۳۲ھ میں ہوئی اور مرو میں ابومسلم کا داخل اور خلافت کی بیعت لینا ۱۳۰ھ میں تھا اور خروج ابومسلم خراسان کی طرف ۱۲۸ھ میں تھا اور یہ سب سال موافق ہجرت ہیں اگر ان کو بعثت رسول سے لیا جائے تو حدیث میں بیان کردہ سنین سے پوری پوری موافقت ہو جاتی ہے۔

اور اگر سن ہجری ہی مراد ہوں جیسا کہ مشہور ہے تو یہ اشارہ ہو گا مختار کے ظہور کی طرف کیونکہ ان کا ارادہ استیصال بنی امیہ کا تھا اور حق کو اپنے مرکز کی طرف لوٹانے کا وہ ۶۷ھ میں قتل کئے گئے اور دوسرا امر یعنی ۱۴۰ھ والا تو یہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے امامت کے ظہور کے متعلق ہو گا اور ان کے شیعوں کے مشرق و مغرب میں پھیل جانے کے متعلق اور ان کے افکار کی ایک جماعت کا خروج خلفائے عباسیہ پر۔ اس خبر کی صحت کے لئے ایسے امور کے ظہور کو تلاش کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ۷۰ھ کو شہادت حسین سے موافق کرنے کی کیونکہ یہ بیان ہے تقدیرات مکنونہ کا جن کا تعلق لوح محو ثبات سے ہے اور ان تغیرات سے جو ان میں واقع ہوں اگرچہ ان کی کیفیت رجعت معلوم نہ ہو اور کھاسا گیب ہے کہ یہ بیان بطور استعارہ تمثیل ہے اور مقصود یہ ہے کہ اگر ظلم الہی میں قتل حسین اس وقت میں نہ ہوتا تو امر فراموش

کو، ۷ھ میں ظاہر کرتا اور اگر اس کے علم میں شیعوں کا اسرار خفیہ بیان کرنا نہ ہوتا تو اس کی دو چند مدت میں ظاہر کرتا، بد اکامسلہ پہلے بیان ہو چکا۔

اس حدیث کی توفیص میں لکھتے ہیں کہ ۷ھ زمانہ امامت

### صاحب صفائی شارح اصول کافی

زین العابدین علیہ السلام ہے اسی زمانہ میں عبد اللہ بن زبیر نے مکہ میں دعوئے خلافت کیا تھا اور مروان بن الحکم نے شام میں چونکہ باہمی کشمکش اور حکومت کو ان دونوں استقلال نہ تھا لہذا اس دور میں امام اور ان کے شیعوں کو فی الجملہ اطمینان نصیب ہو گیا تھا امیر المومنین علیہ السلام نے خبر دی ہے اس کی، اسی لئے لفظ ارفاء بلفظ نکرہ ذکر فرمایا ہے ابو حمزہ کے خیال میں یہ خبر ظہور امام ہدی تھی۔ حالانکہ ایسا نہ تھا اور شہادت امام حسین ۶۱ھ میں ۷۰ھ سے پہلے ہوئی، ۶۲ھ کا واقعہ تو یہ زمانہ حکومت منصور وراثتی کا تھا اور ابن سہل ان کی حکومت کو استقلال نہ تھا امام اور ان کے شیعوں کو اس وقت فراغت اور اطمینان حاصل ہو گیا تھا یہ وہ وقت تھا کہ محمد بن عبد اللہ نے خسر جی کیا تھا اور منصور اپنا قصر بنانے کے بعد اور بغداد کو سنانے کی فکر میں تھا ۴۰ھ قبل وفات امام محمد باقر علیہ السلام اور قبل وفات امام جعفر صادق علیہ السلام ہے کیونکہ امام جعفر صادق کی وفات ۴۸ھ میں ہوئی ہے اور یہ حدیث قبل ۴۰ھ صادر ہوئی، پس اس قسم کی احادیث بطور استعارہ تمثیلیہ ہیں۔ مراد یہ ہے کہ وقت ظہور ولایت آل محمد معلوم نہیں، اس قدر معلوم ہے کہ اگر کئی حسین نہ ہوتا تو یہ ظہور ۷۰ھ میں ہوتا اور اگر شیعہ اسرار امامت فاش نہ کرتے تو ۴۰ھ میں ہوتا۔ یہ حال حدیث مذکور کا تعلق شیعوں کے فی الجملہ اطمینان حاصل کرنے سے ہے نہ کہ ظہور حضرت جنت سے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ مِهْرَمٌ، فَقَالَ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ أَخْبَرَنِي عَنْ هَذَا الْأَمْرِ الَّذِي نَنْتَظِرُهُ مَتَى هُوَ؟ فَقَالَ: يَا مِهْرَمُ! كَذَبَ الْوَقَاتُونَ وَهَلَكَ الْمُسْتَعْجِلُونَ وَنَجَا الْمُسْلِمُونَ.

۷۔ راوی کہتا ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ محمد آیا اور اس نے کہا مجھے بتائیے اس امر کے متعلق جس کا ہم انتظار کر رہے ہیں کہ وہ کب ہوگا۔ حضرت نے فرمایا۔ اے محمد جنہوں نے وقت مقرر کیا وہ جھوٹے ہیں اور ہلاکت پائی، جلدی کرنے والوں نے، نجات پائی۔ قضا و قدر تسلیم کرنے والوں نے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بصير، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنِ الْقَائِمِ عليه السلام فَقَالَ: كَذَبَ الْوَقَاتُونَ،

إِنَّا أَهْلَ بَيْتٍ لَّنُؤَقِّتُ

۳۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے قائم آل محمد کے متعلق سوال کیا۔ حضرت نے فرمایا۔ جھوٹے ہیں وقت مقرر کرنے والے ہم اہلبیت کوئی وقت مقرر نہیں کرتے۔

۴۔ أَحْمَدُ بِإِسْنَادِهِ قَالَ: قَالَ: أَبِي اللَّهِ إِلَّا أَنْ يُخَالِفَ وَقْتَ الْمُؤَقِّتِينَ.

۴۔ قائم آل محمد کے متعلق ہم اہلبیت کوئی وقت مقرر نہیں کرتے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ نُجَيْدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ نُجَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْخَزَّازِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَنَمِيِّ، عَنِ الْفَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: لِهَذَا الْأَمْرِ وَقْتُ؟ فَقَالَ: كَذَبَ الْوَقَاتُونَ، كَذَبَ الْوَقَاتُونَ، إِنَّ مُوسَى عليه السلام لَمَّا خَرَجَ وَافِدًا إِلَى رَبِّهِ، وَأَعَدَّهُمْ ثَلَاثِينَ يَوْمًا، فَلَمَّا زَادَهُ اللَّهُ عَلَى الثَّلَاثِينَ عَشْرًا قَالَ قَوْمُهُ: قَدْ أَخْلَفْنَا مُوسَى فَصَنَعُوا مَا صَنَعُوا فَإِذَا حَدَّثْنَا كُمْ الْحَدِيثَ فَجَاءَ عَلِيُّ مَا حَدَّثْنَا كُمْ [يَه] فَقُولُوا: صَدَقَ اللَّهُ، وَإِذَا حَدَّثْنَا كُمْ الْحَدِيثَ فَجَاءَ عَلِيُّ خِلَافِ مَا حَدَّثْنَا كُمْ يَه فَقُولُوا: صَدَقَ اللَّهُ، تَوَجَّرُوا مَرَّةً تَيْنَ (۱)

۵۔ راوی کہتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ کیا بطور امام مہدی کے لئے کوئی وقت ہے فرمایا جھوٹے ہیں (بغیر وحی اپنی طرف سے) وقت مقرر کرنے والے جھوٹے ہیں موسیٰ علیہ السلام جو اپنے رب کی طرف سے کوہ طور پر جانے لگے اور اپنی قوم سے (از روئے ظن) تیس دن کے بعد لوٹنے کا وعدہ کیا۔ جب خدا نے تیس کے اوپر دس اور بڑھا دیئے تو ان کی قوم نے کہا موسیٰ نے ہم سے وعدہ خلافی کی اور پھر انھوں نے جو کچھ کیا۔ (دگن سو سالہ پرست ہو گئے) پس جب ہم سے کوئی حدیث (از روئے ظن) بیان کر دیں اور تم سے کہیں انشاء اللہ ایسا ہو گا اور وہ اسی طور سے ہو جائے تو کہو اللہ نے سچ کر دکھایا۔ اور اگر کوئی بات کہیں اور ویسا نہ ہو تو کہو اللہ اس کو راست پر لائے (کیونکہ غیب نہیں جانتا مگر اللہ) اس صورت میں تم کو دوسرا ثواب ملے گا (اول یہ سبب ایمان بالغیب جو مشترک ہے دونوں اقوال ایک دوسرے آئمہ ہدیٰ کی امامت پر ایمان جو مختص ہے قول دوم سے۔ کیونکہ اس صورت میں بھی خدا کے عالم الغیب ہونے پر اعتقاد ہوتا ہے۔

توضیح:- علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مرآۃ العقول میں تحریر فرماتے ہیں کہ اخبار دو قسم کے ہیں ایک یہ کہ اس کے

مخبرات میں کوئی تغیر نہ ہو پس ان سے ہم کو قطعی حکم معلوم ہو جاتا ہے اس علم کی بناء پر کہ اس خبر میں تغیر نہ ہو گا جیسے وہ اخبار جو صفات باری تعالیٰ سے متعلق ہیں یا کائنات میں جو ہو چکا ان کے متعلق یا جیسے اللہ مومن کو ثواب دیتا ہے دوسرے وہ جس میں تغیر جائز ہے مصلحت یا بشرط کے بدل جانے سے جیسے آئندہ کے حوادث کی خبریں ہوں اگر کوئی خبر ایسی مل جائے جس سے معلوم ہو کہ جو خبر دی گئی ہے وہ نہیں بدلے گی تو اس وقت ضرور ہم کو قطعی حکم معلوم ہو گا اس





کہا یہ کیا بات ہے کہ ہم سے کہا گیا تھا کہ عباسی سلطنت فلان سال میں ہوگی لیکن ظہور مہدی اس سال نہ ہوا حسین نے کہا جو کچھ ہم سے تم سے کہا گیا۔ اس کا مخرج (آئندہ ہدی) ایک ہی ہے مگر یہ کہ تمہارا معاملہ موجود تھا پس تم کو حاصل ہو گیا اور عیسا کہا گیا تھا دیا ہوا۔ ہمارا معاملہ حاضر نہ تھا۔ پس ہم مشغول رکھے گئے آرزوؤں میں)

اگر ہم سے اور تم سے کہہ دیا جاتا کہ یہ امر (ظہور امام مہدی) نہیں ہوگا۔ مگر دو سو یا تین سو سال بعد تو لوگوں کے دل سخت ہو جاتے تو عوام الناس اسلام سے پلٹ جلتے اس لئے انھوں نے کہا کہ ظہور جلد ہوگا اور اس کا وقت قریب ہے کہ لوگوں کی تالیف قلب ہوا اور خوشی ان سے قریب رہے۔

اس حدیث سے یہ شبہ نہ ہو کہ ظہور امام مہدی علیہ السلام سے متعلق لوگوں کو جلد اور قریب کہہ کر دھوکہ میں رکھا گیا۔ قرآن مجید میں قیامت کے متعلق ایسا جا بجا ہے صبح وقت نہیں بتایا گیا لیکن جلد آنے والی اور قریب ہونے والی کہا گیا ہے۔ جیسے اُفْرَتِ السَّاعَةِ (قیامت قریب ہوگی) حالانکہ اب تک نہیں آئی یا حدیث نبوی ہے عَلٰی اَنْ يَكُونَ قَرِيبًا يَابِينَ يَدِي السَّاعَةِ (جس طرح قرب قیامت کا اظہار توحیف کے لئے ہے اس طرح ظہور حضرت حجت کا قریب کہنا تشویش کے لئے ہے یہ روئے بعید اور اہل قسیر (لوگ ظہور کو دور سمجھتے ہیں اور ہم قریب)

۷- الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَنْبَارِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِهْرَمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: ذَكَرْنَا عِنْدَهُ مُلُوكَ آلِ فُلَانٍ فَقَالَ: إِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ مِنْ اسْتِعْجَالِهِمْ لِهَذَا الْأَمْرِ، إِنَّ اللَّهَ لَا يَعْجَلُ لِعَجَلَةِ الْعِبَادِ، إِنَّ لِهَذَا الْأَمْرِ غَايَةً يَنْتَهِي إِلَيْهَا، فَلَوْ قَدْ بَلَغُوا هَا لَمْ يَسْتَفِدُّوْا سَاعَةً وَلَمْ يَسْتَخِرُوا.

۷۔ راوی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے حکومت نبی عباس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ روز بروز ترقی کر رہی ہے اور امام مہدی علیہ السلام کا ظہور نہیں ہوتا، فرمایا لوگ اس معاملہ میں اپنی ہلاکت کا باعث نہ ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ بسندوں کی طرح جلدی نہیں کرتا اس ظہور کے لئے ایک وقت ہے کہ اس سے گھڑی بھر بھی آگے نہ ہونہ گھڑی

## بیاسیواں باب

تخصیص امتحان خدا کا مومنین سے امر غیر خالص کو جدا کرنا اور امتحان لینا

(باب) ۸۲

التَّخْصِصِ وَالْإِمْتِحَانِ

۱- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَجْزُوبٍ، عَنْ يَعْقُوبَ الشَّرَاجِ وَ عَلِيٍّ بْنِ

رِثَابٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام لَمَّا بُويعَ بَعْدَ مَقْتَلِ عُثْمَانَ صَعِدَ الْمَنْبَرَ وَخَطَبَ بِخُطْبَةٍ ذَكَرَهَا - يَقُولُ فِيهَا: أَلَا إِنَّ بَلِيَّتَكُمْ قَدْ عَادَتْ كَهَيْئَتِهَا يَوْمَ بَعَثَ اللَّهُ نَبِيَّهُ عليه السلام وَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ لِنُبُلِّلَنَّ بَلْبَلَةً وَلَنُغْرِبَنَّ عَرَبٌ بَلَّةٌ، حَتَّى يَعُودَ أَشْفَلُكُمْ أَغْلَاكُمْ وَأَعْلَاكُمْ أَشْفَلَكُمْ وَلَيَسْبِقَنَّ سَبَاقُونَ، كَانُوا قَصَرُوا، وَلَيَقْصِرَنَّ سَبَاقُونَ كَانُوا سَبَقُوا، وَاللَّهُ مَا كُنْتُمْ وَنَسَمَةٌ وَلَا كَذَبْتُ كِذْبَةً وَلَقَدْ نُبِيتُ بِهَذَا الْمَقَامِ وَهَذَا الْيَوْمِ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بعد ازاں عثمان جب امیر المؤمنین علیہ السلام کی بیعت کی گئی تو آپ منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ میں فرمایا کہ تمہاری تکلیف لوٹ آئی۔ اسی طرح جیسے کہ وہ روز بعثت تمہاری طرف پلٹی تھی یعنی اس جماعت کو جو باطن تابع اہل فسادات تھے اسلام حقیقی کی دعوت دی جاتی ہے قسم اس ذات کی جس نے اپنے نبی کو حق پر بھیجا تمہارے دلوں میں شیطانی وسوسے ڈالے جائیں گے اور تمہارے اعمال کو اس طرح چھانا جائیگا جیسے چھلنی سے آٹا پہساں تک عہد رسول میں بلحاظ ایمان جو تم سے پست (جیسے عجم) وہ نہایت ادنیٰ سہقت کرنے والے ہوں گے اور جو عہد رسول میں بلحاظ ایمان بہت آگے تھے (عرب) وہ پست ہو جائیں گے، میں کسی ایسی بادشاہت کو نہیں چھپایا جو بعد رسول ہوئی اور نہ میں نے کوئی جھوٹ بولا ہے

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَنْبَارِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنِ أَبِي الْمَغْرَاءِ، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ، مِنْ أَمْرٍ قَدِ اقْتَرَبَ، قُلْتُ: جُعِلَتْ قَدَاكُ كَمْ مَعَ الْقَائِمِ مِنَ الْعَرَبِ؟ قَالَ: نَقَرٌ يَسِيرُ قُلْتُ: وَاللَّهِ إِنَّ مَنْ يَصِفُ هَذَا الْأَمْرَ مِنْهُمْ لَكَثِيرٌ، قَالَ: لَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ أَنْ يُمَحْصَوْا وَ يُمَيَّزُوا يُغْرِبُوا وَ يُسْتَخْرَجَ فِي الْغُرَبَالِ خَلْقٌ كَثِيرٌ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ دلتے ہو سرکشان عرب پر اس معاملہ میں جو نو ایک ہے (سرکشان عرب کا ہلاک کے لشکر سے قتل ہونا، بغداد میں یا بنی امیہ کی شکست عباسیوں کے ہاتھ سے) میں نے کہتے تھے آل محمد کے ساتھ عرب کے کتنے لوگ ہوں گے فرمایا۔ تھوڑے سے، میں نے کہا لوگ کہتے ہیں زیادہ ہوں گے فرمایا۔ ان کو کرے کھوٹے سے جدا کیا جائے گا ان میں اچھے برے کی تمیز کی جائے گی ان کو چھانا جائے گا اس طرح ایک بڑی تعداد کھوٹوں کی نکل جائے گی۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الصَّرِفِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ

عَنْ الصَّقِلِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: يَا مَنْصُورُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَأْتِيكُمْ إِلَّا بَعْدَ إِيَابٍ وَلَا وَاللَّهِ حَتَّى تُمَيِّزُوا، وَلَا وَاللَّهِ حَتَّى تَمَحَّصُوا، وَلَا وَاللَّهِ حَتَّى يَشْفَى مَنْ يَشْفَى وَ يَسْعَدَ مَنْ يَسْعَدُ.

۳۔ منصور سے مروی ہے کہ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے، اے منصور امام جعفری علیہ السلام کا چہرہ ہوگا۔ لوگوں کے ایوس ہو جانے کے بعد، قسم خدا کی ان کے درمیان تمیز کی جائے گی کھرے کو کھوٹے سے جدا کیا جائے گا اور ان کو اس کا نکھارا جائے گا جیسے کوٹھالی میں سونے کو تپا کر نکیل کو دور کیا جاتا ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَمَّرِ بْنِ خَلَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ ﷺ يَقُولُ: «الْمَ أَحْسَبَ النَّاسُ أَنْ يُنْزَكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ»، ثُمَّ قَالَ لِي: «مَا الْفِتْنَةُ؟» قُلْتُ: جُمِلْتُ فِدَاكَ الَّذِي عِنْدَنَا الْفِتْنَةُ فِي الدِّينِ، فَقَالَ: يُفْتَنُونَ كَمَا يُفْتَنُ الذَّهَبُ، ثُمَّ قَالَ: يُخْلَصُونَ كَمَا يُخْلَصُ الذَّهَبُ.

۴۔ کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو چھوڑ دیا گیا ہے اس بات پر کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں حالانکہ کیا ان کا امتحان نہیں لیا جائے گا۔ پھر امام نے فرمایا فتنہ کیا چیز ہے تو راوی نے کہا۔ میں آپ پر نندا ہوں، یہ فتنہ دین میں ہے۔ امام نے سہرمایا، اب آزمائش کی جائے گی جیسے سونے کو کسوٹی پر پرکھا جاتا ہے پھر اس میں سے خالص نکالا جاتا ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صَالِحٍ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ﷺ قَالَ: قَالَ: إِنَّ حَدِيثَكُمْ هَذَا تَشْمِزُ مِنْهُ قُلُوبُ الرِّجَالِ، فَمَنْ أَقْرَبَهُ فَرِيدُوهُ، وَمَنْ أَنْكَرَهُ فَنَدُّوهُ، إِنَّهُ لَا بَدَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ فِتْنَةً يَسْقُطُ فِيهَا كُلُّ بَطَانَةٍ وَوَلِيَّةٍ حَتَّى يَسْقُطَ فِيهَا مَنْ يَشُقُّ الشَّعْرَ بِشَعْرَتَيْنِ، حَتَّى لَا يَبْقَى إِلَّا نَحْنُ وَشَبِيعَتُنَا.

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ہماری بات جب لوگوں کے سامنے ہوتی ہے لوگوں کے دل اس سے دور رہتا چاہتے ہیں کیونکہ اس میں پیروی ظن نہیں، پس جو لوگ اسے مان لیں ان سے تو اور زیادہ بیان کرو اور جو نہ مانیں انہیں چھوڑ دو کیونکہ ضروری ہے کہ اس میں آزمائش ہو تاکہ پتہ چل جائے باطنی کھوٹ کا اور غیر جس کے داخلے کا تاکہ الگ ہو جائے جو مکمل زیر کی دنیا سے موشگافی کرتا ہے اور اس جانچ پڑتال کے بعد باقی رہ جاتے ہم اور ہمارے شیعہ۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ الصَّقِلِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَالْحَارِثُ بْنُ الْمُبَيْرَةِ وَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا جُلُوسًا وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ

يَسْمَعُ كَلَامَنَا، فَقَالَ لَنَا : فِي أَيْ شَيْءٍ أَنْتُمْ هِهَاتَ، هِهَاتَ!! لَا وَاللَّهِ لَا يَكُونُ مَا تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ حَتَّى تُقَرَّبُوا، لَا وَاللَّهِ لَا يَكُونُ مَا تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ حَتَّى تُمَيِّزُوا، لَا وَاللَّهِ مَا يَكُونُ مَا تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ إِلَّا بَعْدَ إِيَّاسٍ، لَا وَاللَّهِ لَا يَكُونُ مَا تَمُدُّونَ إِلَيْهِ أَعْيُنَكُمْ حَتَّى يَشْفَى مَنْ يَشْفَى وَيَسْعَدَ مَنْ يَسْعَدُ.

۶۔ راوی کہتا ہے میں اور حارث مغیرہ دونوں اپنے اصحاب کے درمیان بیٹھے بات چیت کر رہے تھے اور امام جعفر صادق علیہ السلام ہمارا مکالمہ سن رہے تھے۔ فرمایا تم کیا گفتگو کر رہے ہو وہ تمہارے خیال سے دور ہے جس امر کی طرف تمہاری آنکھیں لگی ہوئی ہیں یہ نہ ہوگا جب تک کہ کھرا کھوٹے سے جدا نہ ہو جائے اور خدا کی قسم یہ نہ ہوگا اس وقت تک شقی اور سعید جدا نہ ہو جائیں۔

## تراسیواں باب

### معرفت امام میں تقدم و تاخر سے نقصان نہیں

۸۳ (باب)

أَنَّهُ مَنْ عَرَفَ إِمَامَهُ لَمْ يَضُرَّهُ تَقَدَّمَ هَذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ حَرْبِ بْنِ زُرَّادَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اَعْرِفْ إِمَامَكَ، فَإِنَّكَ إِذَا عَرَفْتَهُ لَمْ يَضُرَّكَ، تَقَدَّمَ هَذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ

۱۔ زرادرہ سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ امام کو پہچان۔ جب تو نے پہچان لیا تو تقدم و تاخر کوئی نقصان نہ دے گا۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُهورٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ يسَارٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : «يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ» فَقَالَ : يَا فَضِيلُ! اَعْرِفْ إِمَامَكَ، فَإِنَّكَ إِذَا عَرَفْتَ إِمَامَكَ لَمْ يَضُرَّكَ، تَقَدَّمَ هَذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ، وَمَنْ عَرَفَ إِمَامَهُ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ، كَانَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ كَانَ قَاعِدًا فِي عَسْكَرِهِ، لَا بَلَّ بِمَنْزِلَةِ مَنْ قَعَدَ تَحْتَ لَوَائِهِ، قَالَ : وَ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ : بِسْمِ اللَّهِ مَنْ

اَسْتَشِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

۲۔ فضیل نے اسیہ یوم ندو کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ فرمایا۔ اے فضیل! اپنے امام کو پہچانو جب تم نے پہچان لیا تو اس معرفت میں تقدم و تاخر کوئی نقصان نہ دے گا اور جس نے امام کو پہچان لیا اور مر گیا اس کے قبل کہ اپنے صاحب امر کے پاس جلتے تو اس کا مرتبہ وہی ہوگا جو امام کے شکر میں ہونے والے کا ہے بلکہ اس کا سا جو ہوا امام کے نیچے ہوا اور بعض اصحاب نے کہلے بلکہ اس کی سی منزلت حاصل ہوگی جو رسول اللہ کے ساتھ معرکوں میں شریک ہوئے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ جُعِلَتْ قَدَاكَ مَتَى الْفَرَجُ ؟ فَقَالَ : يَا أَبَا بَصِيرٍ ! وَأَنْتَ وَمِمَّنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا ، مَنْ عَرَفَ هَذَا الْأَمْرَ فَقَدْ فَوَّيَ حَاجَتَهُ لَا تَنْتَظِرْهُ .

۳۔ ابوبصیر سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ پر خدا ہوں کثرتِ ادگی و امنِ وقت ظہورِ حضرتِ حجت کا وہ کب آئے گا۔ فرمایا۔ اے ابوبصیر! کیا تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جو طالبِ دنیا ہیں جس نے معرفتِ امام حاصل کر لی تو اس کو امام کے خراج کے انتظار میں خوشی و معرفت حاصل ہوتی ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْخُرَاعِيِّ قَالَ : سَأَلَ أَبُو بَصِيرٍ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ وَ أَنَا أَسْتَعِ قَالَ : تَرَانِي أَدْرِكُ الْقَائِمَ ؟ فَقَالَ : يَا أَبَا بَصِيرٍ ! أَلَسْتَ تَعْرِفُ إِمَامَكَ ؟ فَقَالَ : إِي وَاللّٰهِ وَأَنْتَ هُوَ۔ وَ تَنَاقُلَ يَدَهُ۔ فَقَالَ : وَاللّٰهِ مَا تَبَالِي يَا أَبَا بَصِيرٍ ! أَلَّا تَكُونُ مُحْتَبِيًا بِسَيْفِكَ فِي ظِلِّ رِوَاقِ الْقَائِمِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ،

۴۔ ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ درآئیکہ میں سن رہا تھا (بیانِ راوی) آیا آپ کے خیال میں قائم آل محمد کو پالوں گا۔ فرمایا۔ اے ابوبصیر! کیا تم اپنے امام کو نہیں پہچانتے۔ انھوں نے کہا کہ خدا کی قسم وہ آپ ہیں اور امام کا ہاتھ پکڑ لیا۔ فرمایا۔ اے ابوبصیر! تو اب میں کوئی فرق نہیں۔ اگر تم تلوارِ حائل کے ایوانِ قائم کے سایہ میں ہو (یا اب کہ میری خدمت میں ہو)۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ التُّعْمَانِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْذَانَ ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ﷺ يَقُولُ : مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةُ جَاهِلِيَّةٍ وَ مَنْ مَاتَ وَ هُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ ، لَمْ يَضُرَّهُ تَقَدُّمُ هَذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخُّرُ مَنْ مَاتَ وَ هُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ ، كَانَ كَمَنْ هُوَ مَعَ الْقَائِمِ فِي فُسْطَاطِهِ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جو اس حالت میں مر گیا کہ اس کا کوئی امام نہیں، وہ کفر کی توبہ مراد اور جو اس حالت میں مرا کہ اس نے اپنے امام کو نہ پہچانا تو تقدم و تاخر اس کے لئے مفر نہیں اور جو اس حال میں کہ وہ اپنے امام کا عارف تھا تو وہ اس کے برابر ہے جو قائم آل محمد کے خیمہ میں ہو۔

۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَلَوِيُّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ جُمُهورٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعُمَرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا ضَرَّ مَنْ مَاتَ مُنْتَظِرًا لِأَمْرِنَا أَلَا يَمُوتَ فِي وَسْطِ فُسْطَاطِ الْمَهْدِيِّ وَعَسْكَرِهِ.

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جو کوئی ہمارے امر کے انتظار میں مرجائے اس کے لئے کوئی نقصان رساں بات نہیں اگر وہ نہ مرے خیمہ امام مہدی میں یا ان کے لشکر میں رہ کر۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ قُصَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: اَعْرِفِ الْإِمَامَةَ، فَإِذَا عَرَفْتَهُ لَمْ يَصْرَفَكَ تَقَدُّمَ هَذَا الْأَمْرِ أَوْ تَأَخُّرِهِ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ»، فَمَنْ عَرَفَ إِمَامَهُ كَانَ كَمَنْ كَانَ فِي فُسْطَاطِ الْمُنْتَظَرِ.

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے علامت امام کو پہچاننا، جب پہچان لیا تو تقدم و تاخر میں کوئی نقصان نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے روز قیامت ہم ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے جس نے اپنے امام کو پہچان لیا وہ اس کی طرح ہے جو امام منتظر کے خیمہ میں ہو۔

## پہورا سیواں باب

نااہل کا دعویٰ امامت کل کفر یا بعض کا منکر اور جو نااہل سیل امامت ثابت کرے

(باب) ۸۴

مَنْ ادَّعَى الْإِمَامَةَ وَ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ وَ مَنْ جَعَلَ الْإِمَامَةَ أَوْ بَعْضَهُمْ وَ مَنْ أَتَتْ الْإِمَامَةَ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي سَلَامٍ، عَنْ سَوْرَةَ بْنِ كَلْبٍ، عَنْ

أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُم مُّسْوَدَّةٌ»؟ قَالَ: مَنْ قَالَ: إِنِّي إِمَامٌ وَلَيْسَ بِإِمَامٍ، قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ عَلَوِيًّا؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ عَلَوِيًّا؟ قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ مِنْ وَلَدِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ اور روز قیامت تم دیکھو گے ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ پر جھوٹ بولا کہ ان کے چہرے کا لے ہوں گے۔ فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو کچھ میں امام ہوں حالانکہ وہ امام نہیں ہے۔ میں کہا چاہے وہ علوی ہو فرمایا ہاں چاہے وہ علوی ہو میں نے کہا چاہے وہ علی علیہ السلام کا بیٹا ہو۔ فرمایا ہاں چاہے وہ ایسا ہی ہو۔

۲۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ ادَّعَى الْإِمَامَةَ وَ لَيْسَ مِنْ أَهْلِهَا فَهُوَ كَاذِبٌ

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے دعویٰ امامت کیا۔ درآنحالیکہ وہ اس کے اہل سے نہیں تو وہ کافر ہے۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُورٍ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: جُعِلْتُ قَدَاكَ «وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ»، قَالَ: كُلُّ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ إِمَامٌ وَ لَيْسَ بِإِمَامٍ، قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ فَاطِمِيًّا عَلَوِيًّا؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ فَاطِمِيًّا عَلَوِيًّا.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ روز قیامت تم دیکھو گے ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ پر جھوٹ بولا۔ الخ۔ فرمایا اس سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے کو امام سمجھے۔ درآنحالیکہ وہ امام نہیں۔ میں نے کہا اگرچہ وہ فاطمی و علوی ہو۔ فرمایا ہاں، فرمایا ہاں چاہے وہ فاطمی و علوی ہی کیوں نہ ہو۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَاءِ، عَنْ دَاوُدَ الْحَمَرِيِّ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَغْفُورٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلِمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: مَنْ ادَّعَى إِمَامَةً مِنَ اللَّهِ لَيْسَتْ لَهُ، وَمَنْ جَحَدَ إِمَامًا مِنَ اللَّهِ، وَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبًا.



سہ فرمایا۔ صادق آل محمد نے تین شخصوں سے روز قیامت خدا کلام نہ کرے گا اور نہ ان کا تذکرہ کریگا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا اول وہ کہ جس نے دعویٰ امامت کیا حالانکہ وہ خدا کی طرف سے امام نہیں، دوسرے جس نے امام منصوص من اللہ سے انکار کیا تیسرے وہ جس نے ان دونوں کے لئے آخرت میں کوئی حصہ قرار دیا۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ سِيَانٍ، عَنْ يَحْيَى أَجْبَى أَدِيمٍ، عَنْ الْوَلِيدِ ابْنِ صَبِيحٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَدَّعِيهِ غَيْرُ صَاحِبِهِ إِلَّا تَبَرَّأَ اللَّهُ عَمْرَهُ.

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو نا اہل امر امامت کا دعویٰ کرے گا خدا اس کی عمر کو اس دنیا میں وبال بنا دے گا۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيَانٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَشْرَكَ مَعَ إِمَامٍ إِمَامَتُهُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مَنْ لَيْسَتْ إِمَامَتُهُ مِنَ اللَّهِ، كَانَ مُشْرِكًا بِاللَّهِ.

۶۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے اپنے کو امام منصوص من اللہ کا شریک قرار دیا۔ رس خالی کہ خدا کی طرف سے اس کے لئے امامت نہیں تو اس نے اپنے آپ کو خدا کا شریک قرار دیا۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَنصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: رَجُلٌ قَالَ لِي: اعْرِفِ الْآخِرِينَ الْأَيُّمَةَ وَلَا يَصْرَكَ أَنْ لَا تَعْرِفَ الْأَوَّلَ، قَالَ: فَقَالَ: لَعَنَ اللَّهُ هَذَا فَإِنِّي أَبْغِضُهُ وَلَا أَعْرِفُهُ وَهَلْ عَرِفَ الْآخِرُ إِلَّا بِالْأَوَّلِ.

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا۔ آئمہ میں سے آخر والے کی معرفت حاصل کرو اول والے کی معرفت حاصل کرنا۔ نقصان نہ دے گا حضرت نے کہا۔ خدا کی لعنت ہو اس پر، میں اس سے دشمنی رکھتا ہوں اور اس کو نہیں پہچانتا کیا وہ بغیر اول کی معرفت کے آخر والے کی معرفت حاصل کر سکتا ہے۔

۸۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُودٍ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ ابْنِ مُسْكَنٍ قَالَ: سَأَلْتُ الشَّيْخَ عليه السلام عَنِ الْإِيْمَةِ عليه السلام، قَالَ: مَنْ أَنْكَرُوا أَحَدًا مِنَ الْأَخْيَاءِ فَقَدْ أَنْكَرُوا أَلَمَوَاتَ.

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا، آئمہ علیہم السلام کے متعلق فرمایا جس نے زندہ اماموں میں سے ایک کا بھی انکار کیا۔ اس نے سب مرے ہوؤں سے انکار کیا۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَنصُورٍ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ « وَإِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً قَالُوا : وَجَدْنَا عَلَيْهَا آيَاتَنَا وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا قُلْ إِنْ اللَّهُ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ ، أَتَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ » قَالَ : فَقَالَ : هَلْ رَأَيْتَ أَحَدًا دَعَمَ أَنَّ اللَّهَ أَمَرَ بِالزَّوْنَاءِ وَ شَرِبَ الْخَمْرَ أَوْ شَرِبَ مِنْ هَذِهِ الْمَحَارِمِ ؟ فَقُلْتُ : لَا ، فَقَالَ : مَا هَذِهِ الْفَاحِشَةُ الَّتِي يَدَّعُونَ أَنَّ اللَّهَ أَمَرَ هُمْ بِهَا ؟ قُلْتُ : اللَّهُ أَعْلَمُ وَوَلِيُّهُ قَالَ : فَإِنَّ هَذَا فِي أُمَّةِ الْجَوْرِ أَدَّعَوْا أَنَّ اللَّهَ أَمَرَ هُمْ بِالْإِثْمَامِ يَقُولُونَ لَمْ يَأْمُرْ هُمْ اللَّهُ بِالْإِثْمَامِ بِهِمْ ، فَرَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَخْبَرَ أَنَّهُمْ قَدْ قَالُوا عَلَيْهِ الْكِبْ وَ سَمَى ذَلِكَ مِنْهُمْ فَاحِشَةً .

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت کے معنی پوچھے ، جب انہوں نے بدکاری کی۔ تو کہا ہم نے اپنے آپ کو اسی پر پایا ہے خدا نے ان کو اس کا حکم دیا تھا۔ اے رسول ان سے کہو۔ اللہ تعالیٰ بدکاریوں کا حکم نہیں دیتا کیا تم اللہ کے متعلق وہ سمجھتے ہو جو تم نہیں جانتے۔ حضرت نے فرمایا۔ کیا تم نے کسی کو یہ گمان کرتے سنا ہے کہ اللہ نے زنا، شراب خوری یا اس قسم کے دیگر محرمات کا حکم دیا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا۔ پھر یہ فاحشہ (بڑائی) کیلئے جس کا اللہ نے ان کو حکم دیا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا ولی بہتر جانتا ہے فرمایا یہ ان آئمہ جو اس سے متعلق ہے جنہوں نے دعویٰ کیا کہ خدا نے ان کو ایک قوم کا امام بنایا ہے خدا نے اس کی تردید کی ہے اور بتایا کہ وہ جھوٹے ہیں اسی کا نام فاحشہ ہے۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي وَهْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَنصُورٍ قَالَ : سَأَلْتُ عَبْدًا صَالِحًا عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّي الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ » قَالَ : فَقَالَ : إِنَّ الْقُرْآنَ لَهُ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ ؛ فَجَمِيعُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ هُوَ الظَّاهِرُ ؛ وَالْبَاطِنُ مِنْ ذَلِكَ أُمَّةٌ الْجَوْرِ وَ جَمِيعُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْكِتَابِ هُوَ الظَّاهِرُ ، وَالْبَاطِنُ مِنْ ذَلِكَ أُمَّةٌ الْحَقِّ

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا اس آیت کے متعلق ، میرے رب نے ظاہری اور باطنی تمام فواحش کو حرام کر دیا۔ حضرت نے فرمایا۔ قرآن میں ظاہر و باطن دو چیزیں ، قرآن میں وہ تمام چیزیں جو حرام کی گئی ہیں ظاہری صورت میں ہیں اور باطن میں مراد آئمہ جو ہیں اور جن چیزوں کے حلال ہونے کا ذکر قرآن میں ہے وہ ظاہری صورت میں ہیں۔

**توضیح :-** مراد یہ ہے کہ زنا، شراب و قمار وغیرہ کے ضمن میں نہیں کی گئی ہے آئمہ جو رک پیروی سے۔ کیونکہ

ان کا اتباع کر کے ان چیزوں سے اجتناب کوئی فائدہ نہ دیکھا اور جن کو خدا نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے بظاہر قرآن ہے اور باطن اس کا پیروی آئمہ جن سے کہ بغیر ان کی پیروی کے امور حلال کا اکتساب کرنا مفید نہیں۔

۱۱۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ» قَالَ : هُمْ وَاللَّهُ أَوْلِيَاءُ فَلَا يَنفَكُونَ عَنْ أَمَانَةٍ دُونَ الْإِمَامِ الَّذِي جَعَلَهُ اللَّهُ لِلنَّاسِ إِمَامًا ، فَلِذَلِكَ قَالَ : «وَلَوْ بَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ» إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَأَوَّارُوا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا : لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةٌ فَنَتَبَرَّأُ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّأُوا وَإِنَّا كَذَلِكَ يَرْبُهُمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٌ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : هُمْ وَاللَّهُ يَا جَابِرُ أَيْمَةُ الظُّلْمَةِ وَأَشْيَاعُهُمْ ،

۱۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے راوی نے پوچھا کہ اس آیت سے کیا مراد ہے کچھ لوگ ایسے ہیں جو لوگوں کو اللہ کا شریک قرار دیتے ہیں اور ان سے ایسی ہی شدید محبت رکھتے ہیں جیسی اللہ سے رکھنی چاہیے تو حضرت نے فرمایا۔ خدا کی قسم انہوں نے ایسے لوگوں کو امام بنایا جو ان کے علاوہ ہیں جن کو خدا نے لوگوں کا امام بنایا ہے اسی لئے خدا نے کہا ہے۔ اگر تم دیکھو ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا کہ وہ مبتلائے عذاب الہی ہیں۔ قوت تو تمام اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے جب بیزاری کا اظہار کریں گے وہ لوگ جن کا اتباع کیا گیا تھا ان سے جو اتباع کرنے والے تھے اور وہ عذاب دیکھیں گے اور مدد کے اسباب قطع ہو جائیں گے اور پیروی کرنے والے کہیں گے اگر ہم پھر دنیا کی طرف لوٹا دیے جائیں تو ہم ان سے اسی طرح بیزار ہوں گے جیسے یہ ہم سے ہوئے۔ اسی طرح اللہ ان کو حسرت میں رکھے گا اور وہ جہنم سے نکلنے والے نہیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے جابر یہ ظالم آئمہ اور ان کے تابعین ہیں۔

۱۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مِيمُونٍ عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ : مَنْ ادَّعَى إِمَامَةً مِنَ اللَّهِ لَيْسَتْ لَهُ ، وَمَنْ جَحَدَ إِمَامًا مِنَ اللَّهِ ، وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبًا .

۱۲۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو کچھ سنا کہ تین آدمیوں کی طرف خدا روز قیامت نظر نہ

کرے گا اور نگاہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اول وہ جس نے دعوتے امدت کیا اور کہا کہ وہ خدا کی طرف سے ہے دوسرے وہ جس نے امام منصوص من اللہ سے انکار کیا تیسرے جس نے دعوتے کیا کہ ان دونوں کے لئے اسلام میں حصہ ہے۔

## پچاسیواں باب

اس کے بارے میں جس نے بغیر امام منصوص من اللہ عبادت خدا کی

(باب ۸۵)

فَيَمْنُ دَانَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَغْيِرُ إِمَامًا مِنَ اللَّهِ جَلَّ جَلَالُهُ

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، [عَنْ] بَنِى أَبِي نَصْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ يَغْيِرْهُدَى مِنَ اللَّهِ» قَالَ: يَعْنِي مَنْ اتَّخَذَ دِينَهُ رَأْيَهُ، يَغْيِرُ إِمَامًا مِنَ أَيْمَةِ الْهُدَى.

۱۔ راوی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا آئیے اس سے زیادہ کن گراہ ہوگا جو اللہ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کرے۔ فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اپنا دین اپنی رائے سے بنالے۔ بغیر منصوص من اللہ ائمہ کی ہدایت کے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الْمَلَاءِ بْنِ رَزِينَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: كُلُّ مَنْ دَانَ اللَّهَ بِعِبَادَةٍ يَجْهَدُ فِيهَا نَفْسَهُ وَلَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللَّهِ فَسَعِيَّةٌ غَيْرُ مَقْبُولٍ وَهُوَ ضَالٌّ مُتَحَيِّرٌ وَاللَّهُ شَانِيءٌ لِأَعْمَالِهِ وَمِثْلُهُ كَمَثَلِ شَاةٍ ضَلَّتْ عَنْ رَاعِيهَا وَقَطِيعِهَا، فَهَجَمَتْ ذَاهِبَةً وَجَائِئَةً يَوْمَهَا، فَلَمَّا جَسَّهَا اللَّيْلُ بَصُرَتْ بِقَطِيعٍ مِنْ غَيْرِ رَاعِيهَا فَحَسَّتْ إِلَيْهَا وَاعْتَرَتْ بِهَا، فَبَاتَتْ مَعَهَا فِي رَبِيسَتِهَا فَلَمَّا أَنْ سَاقَ الرَّاعِي قَطِيعَهُ أَنْكَرَتْ رَاعِيَهَا وَفَحَسَّتْ إِلَيْهَا وَاعْتَرَتْ بِهَا، فَهَجَمَتْ مُتَحَيِّرَةً تَطْلُبُ رَاعِيَهَا لَوْ قَطِيعَهَا، فَبَصُرَتْ بِغَنَمٍ مَعَ رَاعِيهَا، فَحَسَّتْ إِلَيْهَا وَاعْتَرَتْ بِهَا، فَصَاحَ بِهَا الرَّاعِي: الْحَقِّي بِرَاعِيكَ وَقَطِيعِكَ، فَاتَكَ نَائِبَةُ مُتَحَيِّرَةٍ عَنْ رَاعِيكَ وَقَطِيعِكَ، فَهَجَمَتْ دَائِرَةً مُتَحَيِّرَةً نَادَةً لِأَزَاعِي لَهَا يُرْشِدُهَا إِلَى مَرَعَاهَا أَوْ يُرْدُهَا، فَبَيَّنَّا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا اغْتَنَمَ الذُّبُ صَيْغَهَا فَأَكَلَهَا، وَكَذَلِكَ وَاللَّهِ يَا مُحَمَّدُ! مَنْ أَصْبَحَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَمَةِ لَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللَّهِ جَلَّ

وَعَزَّ ظَاهِرًا غَادِلًا أَسْبَحَ ضَالًّا تَائِبًا وَإِنْ مَاتَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ مَاتَ مَيِّتَةً كُفْرٍ وَنِفَاقٍ . وَاعْلَمْ يَا عُمُّ ، أَنَّ أَيْمَةَ الْجَوْرِ وَاتَّبَاعَهُمْ لَمَعَزُولُونَ عَنْ دِينِ اللَّهِ ، قَدْ ضَلُّوا وَأَضَلُّوا ، فَأَعْمَالُهُمُ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا كَرَمَادٍ اشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ، لَا يَقْدِرُونَ وَمَا كَسَبُوا عَلَى شَيْءٍ ذَلِكَ هُوَ الضَّلَالُ الْبَعِيدُ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص بغیر منصوص من اللہ امام کے عبادت خدا کرتا ہے اور اپنے نفس کو تعب میں ڈالتا ہے اس کی کوشش غیر مقبول ہے اور گمراہ اور متحیر ہے۔ خدا اس کے اعمال کا دشمن ہے اس کی مثال اس بکری کی سی ہے جو اپنے چرواہے اور گلے سے الگ ہو گئی ہو اور دن بھر سرگرداں و پریشان پھری ہو جب رات آئی تو اس نے ایک گلہ کو ایک دوسرے چرواہے کے ساتھ دیکھا وہ اس گلہ کے ساتھ ہو گئی دھوکہ سے یہ سمجھ کر کہ یہ اس کا گلہ ہے رات کو انہی کے ساتھ تھان پر رہی صبح کو جب چرواہا اپنے گلہ کو لے کر چلا تو اس نے اس کو اپنے گلہ سے الگ کر دیا۔ اب وہ حیران ہو کر اپنے گلہ کو ڈھونڈنے لگی اس نے ایک بکری کو اس کے چرواہے کے ساتھ دیکھا وہ اس کی طرف مڑی اور اس نے دھوکا کھایا۔ چرواہا چنکا کہ اپنے چرواہے اور گلے کے پاس جا۔ تو اپنے چرواہے اور گلے سے الگ ہو کر حیران و سرگرداں ہے اب وہ پریشان و خوفزدہ تھی۔ کہاں تھا اس کا چرواہا۔ کہ اسے چراگا دے جلے یا اس کے مقام تک پہنچائے۔ اسی اشارہ میں ایک بھیڑیے نے اس پر حملہ کر دیا اور اسے چیر بھاڑ ڈالا۔ واللہ۔ اسی طرح ابے محمد، اس امت میں وہ شخص ہے۔ جس کا خدا کی طرف سے کوئی امام نہ ہو۔ جو ظاہر و عادل ہو تو وہ گمراہ اور حیران و پریشان رہیگا اور اگر اس حالت میں مرجلے گا تو کفر و نفاق کی موت مرے گا اسے محمد (نام راوی) آئمہ جور اور ان کے تابعین، دین الہی سے الگ ہیں۔ وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ جو عمل وہ کرتے ہیں وہ اس راوی کی مانند ہے جسے تیر انداز کا جھونکا اڑا کر لے جلے وہ جو کچھ کر چکے۔ اب ان اعمال میں سے کسی پران کا قابو نہیں اور یہ سب سے بُری گمراہی ہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنِّي أَخَالِطُ النَّاسَ فَيَكْتُمُونَ عَجَبِي مِنْ أَقْوَامٍ لَا يَدْرُونَ كَيْفَ يَتَوَلَّوْنَ فَلَانًا وَفُلَانًا ، لَهُمْ أَمَانَةٌ وَصِدْقٌ وَوَفَاءٌ ، وَأَقْوَامٌ يَتَوَلَّوْنَ لَيْسَ لَهُمْ بِذَلِكَ أَمَانَةٌ أَلَا فَاذْ صِدْقٌ؟ قَالَ : فَاسْتَوَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام خَالِيسًا فَأَقْبَلَ عَلَيَّ كَالْفَضْبَانِ ، ثُمَّ قَالَ : لَأَنْ أَمْرٌ دَانَ لَهُ بِلَايَةِ إِمَامٍ حَاطِرٍ لَيْسَ مِنَ اللَّهِ وَلَا عَتَبَ عَلَيَّ مِنْ دَانَ بِلَايَةِ إِمَامٍ غَادِلٍ مِنَ اللَّهِ . فَلَمْ يَدِينْ لَأَوْلِيَّتِكَ وَلَا عَتَبَ عَلَيَّ هُوَلَاءُ ؟ قَالَ : نَعَمْ لِأَدِينُ لَأَوْلِيَّتِكَ وَلَا عَتَبَ عَلَيَّ هُوَلَاءُ .

ثُمَّ قَالَ : أَلَا تَسْمَعُ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ » يَعْنِي [مِنَ] ظُلُمَاتِ الدُّنْيَا إِلَى نُورِ التَّوْبَةِ وَالْمَغْفِرَةِ لِوِلَايَتِهِمْ كُلِّ إِمَامٍ عَادِلٍ مِّنَ اللَّهِ وَ قَالَ : « وَالَّذِينَ كَفَرُوا أُولَئِكَ هُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ » إِنَّمَا عَنَى بِهَذَا أَنَّهُمْ كَانُوا عَلَى نُورِ الْإِسْلَامِ فَلَمَّا أَنْ تَوَلَّوْا كُلِّ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجُوا بِوِلَايَتِهِمْ [إِيَّاهُ] مِّنَ نُورِ الْإِسْلَامِ إِلَى ظُلُمَاتِ الْكُفْرِ ، فَأَوْجَبَ اللَّهُ لَهُمُ النَّارَ مَعَ الْكُفَرِ ، فَوَإِنَّ لَكَ أَصْحَابَ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ .

۳۔ ابی یعفور سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ میں لوگوں سے ملتا رہتا ہوں پس مجھے بڑا تعجب ہوا ان لوگوں پر جو آپ کو دوست نہیں رکھتے۔ بلکہ فلاں فلاں کو دوست رکھتے ہیں لیکن ان میں امانت ہے صداقت ہے اور وفا ہے برخلاف اس کے آپ کے دوستوں کو دیکھتا ہوں کہ نہ ان میں امانت ہے اور نہ وفا وصدق، یہ سن کر امام علیہ السلام اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور میری طرف خشمناک ہو کر آئے اور فرمایا انہیں ہے کوئی دین اس کا جو قرب خدا حاصل کرنا چاہے ولایت امام جابر کے ساتھ اور نہیں ہے عتاب و عذاب اس کے لئے جو قربت ازوی حاصل کرے منصوص من اللہ امام عادل کی ولایت سے میں نے کہا کیا ان کے لئے دین اور ان کے لئے عتاب نہیں۔ فرمایا۔ ہاں ان کے لئے دین اور ان کے لئے عتاب نہیں۔

پھر فرمایا کیا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سنا۔ اللہ ان کا ولی ہے جو ایمان لائے ہیں وہ ان کو نکالتا ہے تاریکیوں سے نور کی طرف یعنی گناہوں کی تاریکیوں سے توبہ اور مغفرت کے نور کی طرف، یہ سبب ان کی محبت کے، ہر امام عادل سے جو منجانب اللہ ہو اور پھر فرمایا۔ جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے اولیاء شیطانی ہیں جو ان کو نور سے ظلمات کی طرف لے جاتے ہیں (مراویہ ہے کہ وہ تھے نور اسلام میں لیکن چونکہ انھوں نے ایسے امام ظالم کو دوست رکھا جو اللہ کی طرف سے نہیں ہے تو ان کی محبت کی بنا پر وہ نور اسلام سے نکل کر ظلمت کفر میں آ گئے پس خدا نے واجب کر دیا دوزخ کو ان پر کفار کے ساتھ پس وہ جہنمی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

۴۔ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ حَبِيبِ السَّجِسْتَانِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : لَأَعَذِّبَنَّ كُلَّ رَعِيَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ دَانَتْ بِوِلَايَةِ كُلِّ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَتْ الرَّعِيَّةُ فِي أَعْمَالِهَا بَرَّةً تَقِيَّةً ؛ وَلَا عُقُوقَ عَنْ كُلِّ رَعِيَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ دَانَتْ بِوِلَايَةِ كُلِّ إِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَتْ الرَّعِيَّةُ فِي أَنْفُسِهَا ظَالِمَةً مُسِيئَةً .

۴۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا کے کلام سے ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ جو اسلام میں داخل ہیں ان میں سے

ہر اس رعیت پر عذاب کروں گا جس نے عبادت کی ہو ہر ایسے امام کے تحت ولایت جو ظالم ہو اور اللہ کی طرف سے نہ ہو اگرچہ اس رعیت کے اعمال کتنے ہی نیک اور پرہیزگار نہ ہوں اور بخش دوں گا ہر اس مسلمان کو جو عبادت کریگا اس امام کے تحت جو عادل ہو اور منجانب اللہ ہو اگرچہ اس مسلمان کے اعمال کتنے ہی خراب کیوں نہ ہوں۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ جُمُهورٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْجِي أَنْ يُعَذِّبَ أُمَّةً دَانَتْ بِإِمَامٍ لَيْسَ مِنَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَتْ فِي أَعْمَالِهَا بَرَّةٌ تَقِيَّةٌ وَإِنَّ اللَّهَ لَيَسْتَحْجِي أَنْ يُعَذِّبَ أُمَّةً دَانَتْ بِإِمَامٍ مِنَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَتْ فِي أَعْمَالِهَا ظَالِمَةً مُسِيئَةً.

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نہیں جیا کرتا عذاب دینے سے اس گروہ کے جو عبادت کرے تحت ولایت محبت امام جابر چاہے اس کے اعمال کتنے ہی نیک ہوں اور حبیب کرتا ہے عذاب دینے میں اس گروہ کو جو عبادت کرے امام منصوص من اللہ کی محبت کے ساتھ چاہے اس کے اعمال کیسے ہی خراب ہوں۔

## پچھاسیواں باب

### جو شخص بغیر معرفت امام منصوص من اللہ مرگیا

((باب ۸۶))

مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ الْهَدْيِ

وَهُوَ مِنَ الْبَابِ الْأَوَّلِ (۱)

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ، عَنْ ابْنِ أَدِيْنَةَ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: ابْتَدَأْنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمًا وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةُ جَاهِلِيَّةٍ، فَقُلْتُ: قَالَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ: إِي وَاللَّهِ قَدْ قَالَ، قُلْتُ: فَكُلُّ مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةُ جَاهِلِيَّةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ.

۱۔ راوی کہتا ہے کہ ایک دن حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس حالت میں مر گیا کہ اس کا کوئی امام نہ تھا تو وہ کفر کی موت مرا۔ میں نے کہا کیا رسول اللہ نے ایسا فرمایا ہے فرمایا۔ ہاں خدا کی قسم

میں نے کہا ہر وہ شخص جس کا امام نہ ہو ایسی ہی موت مرے گا فرمایا ہاں۔

۲۔ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ، فَمِيتَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ»، قَالَ: فَقُلْتُ: مِيتَةُ كُفْرٍ؟ قَالَ: مِيتَةُ ضَلَالٍ، قُلْتُ: فَمَنْ مَاتَ الْيَوْمَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ، فَمِيتَتُهُ مِيتَةُ جَاهِلِيَّةٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس قول رسول کا مطلب پوچھا جو اس حالت میں مرا کہ اس کا کوئی امام نہ تھا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ میں نے کہا آج کل مرنے والا ایسا ہی ہے۔ فرمایا ہاں۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنِ الْفَضْلِ، عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ الْمُفِيرَةِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ مَاتَ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً»؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: جَاهِلِيَّةٌ جَهْلَاءَ، أَوْ جَاهِلِيَّةٌ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ؟ قَالَ جَاهِلِيَّةٌ كُفْرًا وَنِفَاقًا وَضَلَالًا.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ کیا جو اس حال میں مر گیا کہ اس نے اپنے امام زمانہ کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرے گا۔ فرمایا ہاں۔ میں نے کہا۔ جہالت کی موت یا جاہلیت کی موت، بغیر معرفت امام، فرمایا کفر و نفاق و ضلالت کی موت۔

۴۔ بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ غَابِرٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ زَائِدَةَ، عَنْ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: «مَنْ ذَاكَ اللَّهُ يُغَيِّرُ سَمَاعَ عَنْ صَادِقِ الزَّمَانِ اللَّهُ الْبَتَّةَ إِلَى الْمَنَاءِ وَمَنْ ادَّعَى سَمَاعًا مِنْ غَيْرِ الْبَابِ الَّذِي فَتَحَهُ اللَّهُ فَهُوَ مُشْرِكٌ وَذَلِكَ الْبَابُ الْمَأْمُونُ عَلَى سِرِّ اللَّهِ الْمَكْنُونِ».

۴۔ راوی کہتا ہے فرمایا! عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے اللہ کی عبادت کی بغیر امام برحق سے سنتے ہوئے تو اللہ اس کو پکڑے گا ضرور اس کے عباد کی وجہ سے اور جس نے دعویٰ کیا جسے کا بغیر اس دروازہ کے جس کو اللہ نے اس کے لئے کھولا ہے تو وہ مشرک ہے اور یہ دروازہ امین ہے خدا کے چھپے ہوئے رازوں کا۔ (مراد امام)



## ستاسیواں باب

اس کے بارے میں جس نے اہلبیت کو پہچانا اور جس نے انکار کیا

((باب ۸۷))

فِيمَنْ عَرَفَ الْحَقَّ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَمَنْ أَنْكَرَ

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَمْعَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ الرَّضَا عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَأَمْرَأَتَهُ وَبَنِيهِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ عَرَفَ هَذَا الْأَمْرَ مِنْ وَلَدِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ عليهما السلام لَمْ يَكُنْ كَالنَّاسِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا امام رضا علیہ السلام سے کہ علی بن عبد اللہ بن حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب (جو بڑے عالم و زاہد اور مقدس تھے) ان کی بی بی اور اولاد اہل جنت سے ہیں پھر فرمایا جس نے اولاد علی و فاطمہ کی معرفت حاصل کی وہ عام لوگوں کی طرح نہیں ہے۔

۲ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي الْوَشَّاءُ قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْحَلَّالُ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : أَخْبِرْنِي عَمَّنْ عَانَدَكَ وَلَمْ يَعْرِفْ حَقَّكَ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ هُوَ وَسَائِرُ النَّاسِ سِوَاهُ فِي الْعِقَابِ ؟ فَقَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : عَلَيْهِمْ ضِعْفُ الْعِقَابِ .

۲ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ مجھے بتائیے اولاد فاطمہ میں سے جو شخص آپ سے عناد رکھتا ہے اور آپ کے حق کا عارف نہیں کیا وہ عذاب میں لوگوں کے برابر ہے فرمایا۔ حضرت علی بن حسین نے فرمایا۔ اس کو دو نوا عذاب ہوگا

۳ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمِصْنَعِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ لِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْمُنْكَرُ لِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَغَيْرِهِمْ سِوَاهُ ؟ فَقَالَ لِي : لَا تَقُلْ : الْمُنْكَرُ ، وَلَكِنْ قُلْ : الْجَاحِدُ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَغَيْرِهِمْ ، قَالَ أَبُو الْحَسَنِ : فَتَفَكَّرْتُ [فِيهِ] فَذَكَرْتُ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِخْوَةِ يُوسُفَ : «فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنْكَرُونَ»

۳۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ انکار کرنے والا امر امامت کا بنی ہاشم سے ہو یا غیر بنی ہاشم سے کیا غدا میں برابر میں منکر دیا یا منکر (نادانستہ انکار کرنے والا) نہ کہو مجاہد (دانستہ انکار کرنے والا) کہو بنی ہاشم وغیر بنی ہاشم میں میں نے منکر کی۔ تو یوسفؑ کے بارے میں یہ بات یاد آئی۔ یوسفؑ نے پہچان لیا اور وہ نہ پہچانے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ الرَّضَا ع قُلْتُ لَهُ: الْجَاحِدُ مِنْكُمْ وَمَنْ غَيْرُكُمْ سَوَاءٌ؟ فَقَالَ: الْجَاحِدُ مِثْلُ ذُنْبَانِ وَالْمُحْسِنُ لَهُ حَسَنَتَانِ۔  
۴۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کیا امر امامت کا انکار کرنے والا آپ میں سے ہو یا غیر دونوں برابر ہیں فرمایا جو ہم میں سے ہوگا اس منکر کا دوہرا گناہ ہوگا اور جو کسی کے کرنے والا ہوگا اس کی نیکیاں دوہری ہوں گی۔

## اٹھاسیواں باب

### وقت وفات امام لوگوں پر کیا واجب ہے

(باب ۸۸)

مَا يَجِبُ عَلَى النَّاسِ عِنْدَ مُضِيِّ الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صفوان، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع إِذَا حَدَّثَ عَلَى الْإِمَامِ حَدَّثْتُ، كَيْفَ يَصْنَعُ النَّاسُ؟ قَالَ: أَيْنَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَقُلُوا لَنفَرٍ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ﴾ قَالَ: هُمْ فِي عَذْرِ مَا دَامُوا فِي الطَّلَبِ، وَهَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَنْتَظِرُونَهُمْ فِي عَذْرِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ أَصْحَابُهُمْ

۱۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ جب امام کے مرنے کا وقت آئے تو لوگوں کو کیا کرنا چاہیے فرمایا۔ خدا فرماتا ہے کیوں نہیں اہل ایمان میں سے کچھ لوگ نکلتے ہیں کہ وہ عقل و دانش (علم فقہ) حاصل کریں اور جب لوٹیں تو اپنی قوم کو ڈرائیں تاکہ وہ گناہوں سے بچیں۔ فرمایا۔ امام نے وہ لوگ معذور ہیں۔ جب تک تلاش میں رہیں اور دوسرا معذور ہے جب تک پہلا گروہ حصول فقہ کے بعد اپنے اصحاب کی طرف نہ لوٹے (مطلب یہ ہے کہ تلاش امام میں بغرض حصول علم مومنوں میں سے کچھ لوگوں کو نکلتا چاہیے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَادُ

يَسْمَعُ كَلَامَنَا، فَقَالَ لَنَا : فِي أَيِّ شَيْءٍ أَنْتُمْ هَيِّئَاتَ، هَيِّئَاتَ!! لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا يَكُونُ مَا تَمْدُونُ إِلَيْهِ أَعْيُنُكُمْ حَتَّى تَقْرَبُوا، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا يَكُونُ مَا تَمْدُونُ إِلَيْهِ أَعْيُنُكُمْ حَتَّى تُمَيِّزُوا، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا يَكُونُ مَا تَمْدُونُ إِلَيْهِ أَعْيُنُكُمْ حَتَّى يَشْفَى مَنْ يَشْفَى وَيَسْعَدَ مَنْ يَسْعَدُ.

۶۔ راوی کہتا ہے میں اور حارث مغیرہ دونوں اپنے اصحاب کے درمیان بیٹھے بات چیت کر رہے تھے اور امام جعفر صادق علیہ السلام ہمارا مکالمہ سن رہے تھے۔ فرمایا تم کیا گفتگو کر رہے ہو وہ تمہارے خیال سے دور ہے جس امر کی طرف تمہاری آنکھیں لگی ہوئی ہیں یہ نہ ہو گا جب تک کہ کھرا کھولے سے جدا نہ ہو جائے اور خدا کی قسم یہ نہ ہو گا اس وقت تک شقی اور سعید جدا نہ ہو جائیں۔

## تراسیواں باب

### معرفت امام میں تقدم و تاخر سے نقصان نہیں

۸۳ (باب)

أَنَّ مَنْ عَرَفَ إِمَامَهُ لَمْ يَضُرَّهُ تَقَدَّمَ هَذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ﷺ : اَعْرِفْ إِمَامَكَ، فَإِنَّكَ إِذَا عَرَفْتَهُ لَمْ يَضُرَّكَ، تَقَدَّمَ هَذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ

۱۔ زراره سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ امام کو پہچان۔ جب تو نے پہچان لیا تو تقدم و تاخر کوئی نقصان نہ دے گا۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُيْوٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : «يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ» فَقَالَ : يَافَضْلُ! اَعْرِفْ إِمَامَكَ، فَإِنَّكَ إِذَا عَرَفْتَ إِمَامَكَ لَمْ يَضُرَّكَ، تَقَدَّمَ هَذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ، وَمَنْ عَرَفَ إِمَامَهُ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ، كَانَ بِمَنْزِلَةِ مَنْ كَانَ قَاعِدًا فِي عَسْكَرِهِ، لَا بَلَّ بِمَنْزِلَةِ مَنْ قَعَدَ تَحْتَ لَوَائِهِ، قَالَ : وَ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ : بِمَنْزِلَةِ مَنْ

اَسْتَشِيْدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

۲۔ فضیل نے اسے یوم ندو کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ فرمایا۔ اے فضیل اپنے امام کو پہچانو جب تم نے پہچان لیا تو اس معرفت میں تقدم و تاخر کوئی نقصان نہ دے گا اور جس نے امام کو پہچان لیا اور مرگیا اس کے قبل کہ اپنے صاحب امر کے پاس جلتے تو اس کا مرتبہ وہی ہوگا جو امام کے شکر میں ہونے والے کا ہے بلکہ اس کا سا جو ہوا امام کے نیچے ہو اور بعض اصحاب نے کہلے بلکہ اس کی سی منزلت حاصل ہوگی جو رسول اللہ کے ساتھ معرکہ میں شریک ہوئے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ جُعِلَتْ فِدَاكَ مَتَى الْفَرَجُ؟ فَقَالَ: يَا أَبَا بَصِيرٍ! وَأَنْتَ وَمَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا، مَنْ عَرَفَ هَذَا الْأَمْرَ فَقَدْ فَوَّزَ بِهِ، لَا تَنْتَظِرُوهُ.

۳۔ ابوبصیر سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں آپ پر خدا ہوں کثادگی و امن وقت ظہور حضرت ججت) کا وہ کب آئے گا۔ فرمایا۔ اے ابوبصیر! کیا تم بھی ان لوگوں میں سے ہو جو طالب دنیا ہیں جس نے معرفت امام حاصل کر لی تو اس کو امام کے خرفرج کے انتظار میں خوشی و معرفت حاصل ہوتی ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ الْحُرَاعِيِّ قَالَ: سَأَلَ أَبُو بَصِيرٍ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ: وَ أَنَا أَسْمَعُ، فَقَالَ: تَرَانِي أَدْرِكُ الْقَائِمَ ﷺ؟ فَقَالَ: يَا أَبَا بَصِيرٍ! أَلَسْتَ تَعْرِفُ إِمَامَكَ؟ فَقَالَ: إِي وَاللَّهِ وَأَنْتَ هُوَ۔ وَ تَتَأَوَّلُ يَدَهُ۔ فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا تُبَالِي يَا أَبَا بَصِيرٍ! أَلَا تَكُونُ مُحْتَبِيًا بِسَيْفِكَ فِي ظِلِّ رِوَاقِ الْقَائِمِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ.

۴۔ ابوبصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا۔ درآئیکہ میں سن رہا تھا (بیان راوی) آیا آپ کے خیال میں قائم آل محمد کو پالوں گا۔ فرمایا۔ اے ابوبصیر! کیا تم اپنے امام کو نہیں پہچانتے۔ انھوں نے کہا کہ خدا کی قسم وہ آپ ہیں اور امام کا ہاتھ پکڑ لیا۔ فرمایا۔ اے ابوبصیر! تو اب میں کوئی فرق نہیں۔ اگر تم تلوار چال کئے ایوان قائم کے سایہ میں ہو (یا اب کہ میری خدمت میں ہو)۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الثُّعْمَانِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ فَضِيلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ﷺ يَقُولُ: مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةُ جَاهِلِيَّةٍ، وَ مَنْ مَاتَ وَ هُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ، لَمْ يَصْرُحْ تَقْدَمْ هَذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ وَمَنْ مَاتَ وَ هُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ، كَانَ كَمَنْ هُوَ مَعَ الْقَائِمِ فِي فُسْطَاطِهِ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ جو اس حالت میں مر گیا کہ اس کا کوئی امام نہیں، وہ کفر کی تہ میں آئے اور جو اس حالت میں مرا کہ اس نے اپنے امام کو پہچانا تو تقدیم و تاخیر اس کے لئے مفر نہیں اور جو اس حال میں کہ وہ اپنے امام کا عارف تھا تو وہ اس کے برابر ہے جو کلمہ آل محمد کے خیمہ میں ہو۔

۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَلَوِيُّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ جُمُورٍ، عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسِينِيِّ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعَرَبِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مَا ضَرَّ مَنْ مَاتَ مُنْتَظِرًا لِأَمْرٍ نَا أَلَا يَمُوتَ فِي وَسْطِ فُسْطَاطِ الْمَهْدِيِّ وَعَسْكَرِهِ.

۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جو کوئی ہمارے امر کے انتظار میں مر جائے اس کے لئے کوئی نقصان و مسائل بات نہیں اگر وہ نہ مرنے خیمہ امام مہدی میں یا ان کے لشکر میں رہ کر۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: اعْرِفِ الْإِمَامَةَ، فَإِذَا عَرَفْتَهُ لَمْ يَضُرَّكَ تَقَدُّمُ هَذَا الْأَمْرِ أَوْ تَأَخُّرُ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: «يَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ» فَمَنْ عَرَفَ إِمَامَهُ كَانَ كَمَنْ كَانَ فِي فُسْطَاطِ الْمُنْتَظَرِ.

۷۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے علامت امام کو پہچاننا، جب پہچان لیا تو تقدیم و تاخیر میں کوئی نقصان نہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے روز قیامت ہم ہر گروہ کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے جس نے اپنے امام کو پہچان لیا وہ اس کی طرح ہے جو امام منتظر کے خیمہ میں ہو۔

## پہورا سیواں باب

نا اہل کا دعویٰ امامت کل ائمہ یا بعض کا منکر اور جو نا اہل میں امامت ثابت کرے

(باب ۸۴)

مَنْ ادَّعَى الْإِمَامَةَ وَ لَيْسَ كُنْهَا بِأَهْلٍ وَمَنْ جَعَلَ الْإِمَامَةَ أَوْ بَعْضَهُمْ وَمَنْ أَتَبَتِ الْإِمَامَةَ لِمَنْ لَيْسَ كُنْهَا بِأَهْلٍ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيَّانٍ، عَنْ أَبِي سَالَمٍ، عَنْ سَوْدَةَ بْنِ كَلْبٍ، عَنْ

أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ: قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُم مُّسْوَدَّةٌ»؟ قَالَ: مَنْ قَالَ: إِنِّي إِمَامٌ وَلَيْسَ بِإِمَامٍ، قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ عَلَوِيًّا؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ عَلَوِيًّا. قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ مِنْ وَلَدِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ اور روز قیامت تم دیکھو گے ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ پر جھوٹ بولا کہ ان کے چہرے کا لہے ہوں گے۔ فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو کچھ میں امام ہوں حالانکہ وہ امام نہیں ہے۔ میں کہا چاہے وہ علوی ہو۔ فرمایا ہاں چاہے وہ علوی ہو میں نے کہا چاہے وہ علی علیہ السلام کا بیٹا ہو۔ فرمایا ہاں چاہے وہ ایسا ہی ہو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنِ الْفَضْلِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ ادَّعَى الْإِمَامَةَ وَ لَيْسَ مِنْ أَهْلِهَا فَهُوَ كَافِرٌ

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے دعویٰ امامت کیا۔ درآنحالیکہ وہ اس کے اہل سے نہیں تو وہ کافر ہے۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُوهْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: جُعِلْتُ فِدَاكَ «وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ» قَالَ: كُلُّ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ إِمَامٌ وَ لَيْسَ بِإِمَامٍ، قُلْتُ: وَإِنْ كَانَ فَاطِمِيًّا عَلَوِيًّا؟ قَالَ: وَإِنْ كَانَ فَاطِمِيًّا عَلَوِيًّا.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ روز قیامت تم دیکھو گے ان لوگوں کو جنہوں نے اللہ پر جھوٹ بولا۔ الخ۔ فرمایا اس سے مراد وہ شخص ہے جو اپنے کو امام سمجھے۔ درآنحالیکہ وہ امام نہیں۔ میں نے کہا اگرچہ وہ فاطمی و علوی ہو۔ فرمایا ہاں چاہے وہ فاطمی و علوی ہی کیوں نہ ہو۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ دَاوُدَ الْحَمَّارِ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ثَلَاثَةٌ لَا يَكْلِمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: مَنْ ادَّعَى إِمَامَةً مِنَ اللَّهِ لَيْسَتْ لَهُ، وَمَنْ جَعَلَ إِمَامًا مِنَ اللَّهِ وَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبًا.

۴۔ فرمایا۔ صادق آل محمد نے تین شخصوں سے روز قیامت خدا کلام نہ کرے گا اور نہ ان کا تذکرہ کریگا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہوگا اول وہ کہ جس نے دعویٰ امامت کیا حالانکہ وہ خدا کی طرف سے امام نہیں، دوسرے جس نے امام منصوب من اللہ سے انکار کیا تیسرے وہ جس نے ان دونوں کے لئے آخرت میں کوئی حصہ قرار دیا۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أُدَيْمٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَا يَدَّعِيهِ غَيْرُ صَاحِبِهِ إِلَّا تَبَرَّأَ اللَّهُ عَمْرَهُ.

۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو نااہل امر امامت کا دعویٰ کرے گا خدا اس کی عمر کو اس دنیا میں وبال بنادے گا۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ أَشْرَكَ مَعَ إِمَامٍ إِمَامَتُهُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مَنْ لَيْسَتْ إِمَامَتُهُ مِنَ اللَّهِ، كُنَانٌ مُشْرِكَ بِلِلَّهِ.

۶۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا جس نے اپنے کو امام منصوب من اللہ کا شریک قرار دیا۔ رہا نیک خدا کی طرف سے اس کے لئے امامت نہیں تو اس نے اپنے آپ کو خدا کا شریک قرار دیا۔

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: رَجُلٌ قَالَ لِي: اعْرِفِ الْآخِرَ مِنَ الْأَيْمَةِ وَلَا يَصْرُكَ أَنْ لَا تَعْرِفَ الْأَوَّلَ، قَالَ: فَقَالَ: لَعَنَ اللَّهُ هَذَا فَإِنِّي أَبْغِضُهُ وَلَا أَعْرِفُهُ وَهَلْ عَرِفَ الْآخِرُ إِلَّا بِالْأَوَّلِ.

۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ ایک شخص نے مجھ سے کہا۔ آئمہ میں سے آخر والے کی معرفت حاصل کرو اول والے کی معرفت حاصل کرنا۔ نقصان نہ دے گا حضرت نے کہا۔ خدا کی لعنت ہو اس پر، میں اس سے دشمنی رکھتا ہوں اور اس کو نہیں پہچانتا۔ کیا وہ بغیر اول کی معرفت کے آخر والے کی معرفت حاصل کر سکتے۔

۸۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُهورٍ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ ابْنِ مُسْكَنٍ قَالَ: سَأَلْتُ الشَّيْخَ عَنِ الْأَيْمَةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: مَنْ أَنْكَرُوا أَحَدًا مِنَ الْأَخْيَارِ فَقَدْ أَنْكَرُوا أَمْوَاتًا.

۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا، آئمہ علیہم السلام کے متعلق فرمایا جس نے زندہ اماموں میں سے ایک کا بھی انکار کیا۔ اس نے سب مرے ہوؤں سے انکار کیا۔

۹۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْصُورٍ قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِذَا فَعَلُوا فَاجِشَةً قَالُوا: وَجَدْنَا عَلَيْهَا آبَاءَنَا وَاللَّهُ أَمَرَنَا بِهَا قُلْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ، اتَّقُوا اللَّهَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ» قَالَ: فَقَالَ: هَلْ رَأَيْتَ أَحَدًا زَعَمَ أَنَّ اللَّهَ أَمَرَ بِالزَّوْنَاءِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ أَوْ شَيْءٍ مِنْ هَذِهِ الْحَاوِصِ؟ فَقُلْتُ: لَا، فَقَالَ: مَا هَذِهِ الْفَاجِشَةُ الَّتِي يَدَّعُونَ أَنَّ اللَّهَ أَمَرَهُمْ بِهَا؟ قُلْتُ: اللَّهُ أَعْلَمُ وَوَلِيُّهُ؛ قَالَ: فَإِنَّ هَذَا فِي أَيْمَةِ الْجَوْرِ أَدْعُوا أَنَّ اللَّهَ أَمَرَهُمْ بِالْإِثْمِ بِمَا يَقُولُونَ لَمْ يَأْمُرْهُمْ اللَّهُ بِالْإِثْمِ بَيْنَهُمْ؛ فَرَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَخْبَرَ أَنَّهُمْ قَدْ قَالُوا عَلَيْهِ الْكُذْبَ وَسَمَى ذَلِكَ مِنْهُمْ فَاجِشَةً.

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت کے معنی پوچھے، جب انہوں نے بدکاری کی۔ تو کہا ہم نے اپنے آپ کو اسی پر پایا ہے خدا نے ان کو اس کا حکم دیا تھا۔ اے رسول ان سے کہو۔ اللہ تعالیٰ بدکاریوں کا حکم نہیں دیتا کیا تم اللہ کے متعلق وہ کچھتے ہو جو تم نہیں جانتے۔ حضرت نے فرمایا۔ کیا تم نے کسی کو یہ گمان کرتے سنا ہے کہ اللہ نے زنا، شراب خوری یا اس قسم کے دیگر محرمات کا حکم دیا ہے۔ میں نے کہا نہیں۔ فرمایا۔ پھر یہ فاحشہ (برائی) کیلئے جس کا اللہ نے ان کو حکم دیا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا ولی بہتر جانتا ہے فرمایا یہ ان آئمہ جو اس سے متعلق ہے جنہوں نے دعویٰ کیا کہ خدا نے ان کو ایک قوم کا امام بنایا ہے خدا نے اس کی تردید کی ہے اور بتایا کہ وہ جھوٹے ہیں اسی کا نام فاحشہ ہے۔

۱۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْصُورٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدًا صَالِحًا عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّي الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ» قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ الْقُرْآنَ لَهُ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ؛ فَجَمِيعُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي الْقُرْآنِ هُوَ الظَّاهِرُ، وَالْبَاطِنُ مِنْ ذَلِكَ أَيْمَةُ الْجَوْرِ وَجَمِيعُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ تَعَالَى فِي الْكِتَابِ هُوَ الظَّاهِرُ، وَالْبَاطِنُ مِنْ ذَلِكَ أَيْمَةُ الْحَقِّ.

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا اس آیت کے متعلق، میرے رب نے ظاہری اور باطنی تمام فواحش کو حرام کر دیا۔ حضرت نے فرمایا۔ قرآن میں ظاہر و باطن دو چیزیں، قرآن میں وہ تمام چیزیں جو حرام کی گئی ہیں ظاہری صورت میں ہیں اور باطن میں مراد آئمہ جو اس میں اور جن چیزوں کے حلال ہونے کا ذکر قرآن میں ہے وہ ظاہری صورت میں باطن میں مراد آئمہ حق ہیں۔

**توضیح:**۔ مراد یہ ہے کہ زنا، شراب و قمار وغیرہ کے ضمن میں ہی کی گئی ہے آئمہ جو اس کی پیروی سے۔ کیونکہ



ان کا اتباع کر کے ان چیزوں سے اجتناب کوئی فائدہ نہ دیگا اور جن کو خدا نے اپنی کتاب میں حلال کیا ہے بہ ظاہر قرآن ہے اور باطن اس کا پیروی آئمہ برحق ہے کہ بغیر ان کی پیروی کے امور حلال کا اکتساب کرنا مفید نہیں۔

۱۱ - عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عَمْسٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ» قَالَ : هُمْ وَاللَّهُ أَوْلِيَاءُ فَلَا يَنْفَكُونَ عَنْهُ ، اتَّخَذُوهُمْ أَئِمَّةً دُونَ الْإِمَامِ الَّذِي جَعَلَهُ اللَّهُ لِلنَّاسِ إِمَامًا ، فَلِذَلِكَ قَالَ : «وَلَوْ بَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ» إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ تَتَّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا : لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةٌ فَنَتَبَرَّأُ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّأُوا مِنَّا كَذَلِكَ يَرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : هُمْ وَاللَّهُ يَا جَابِرُ أَئِمَّةُ الظُّلْمَةِ وَأَشْيَاعُهُمْ

۱۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے راوی نے پوچھا کہ اس آیت سے کیا مراد ہے کچھ لوگ ایسے ہیں جو لوگوں کو اللہ کا شریک قرار دیتے ہیں اور ان سے ایسی ہی شدید محبت رکھتے ہیں جیسی اللہ سے رکھنی چاہیے تو حضرت نے فرمایا۔ خدا کی قسم انہوں نے ایسے لوگوں کو امام بنایا جو ان کے علاوہ ہیں جن کو خدا نے لوگوں کا امام بنایا ہے اسی لئے خدا نے کہا ہے اگر تم دیکھو ان لوگوں کو جنہوں نے ظلم کیا کہ وہ مبتلائے عذاب الہی ہیں۔ قوت تو تمام اللہ ہی کے لئے ہے اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے جب ہیزاری کا اظہار کریں گے وہ لوگ جن کا اتباع کیا گیا تھا ان سے جو اتباع کرنے والے تھے اور وہ عذاب دیکھیں گے اور مرد کے اسباب قطع ہو جائیں گے اور پیروی کرنے والے کہیں گے اگر ہم پھر دنیا کی طرف لوٹا دیے جائیں تو ہم ان سے اسی طرح ہیزار ہوں گے جیسے یہ ہم سے ہوئے۔ اسی طرح اللہ ان کو حسرت میں رکھے گا اور وہ جہنم سے نکلنے والے نہیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے جابر یہ ظالم آئمہ اور ان کے تابعین ہیں۔

۱۲ - الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ الْمُسْتَرِقِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مِثْمُونٍ عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَزِيدُهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ : مَنْ ادَّعَى إِمَامَةً مِنَ اللَّهِ لَيْسَتْ لَهُ ، وَمَنْ جَعَدَ إِمَامًا مِنَ اللَّهِ ، وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبًا .

۱۲۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو کہتے سنا کہ تین آدمیوں کی طرف خدا روز قیامت نظر نہ

کرے گا اور نہ گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے اول وہ جس نے دعوتے امامت کیا اور کہا کہ وہ خدا کی طرف سے ہے دوسرے وہ جس نے امام منصوص من اللہ سے انکار کیا تیسرے جس نے دعوتے کیا کہ ان دونوں کے لئے اسلام میں حصہ ہے۔

## بیچا سیواں باب

اس کے بارے میں جس نے بغیر امام منصوص من اللہ عبادت خدا کی

(باب ۸۵)

فَيَمَنْ دَانَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَغْيِرْ إِمَامًا مِنَ اللَّهِ جَلَّ جَلَالُهُ

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، [عَنْ] بَنِي أَبِي نَصْرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ اتَّبَعَ هَوَاهُ يَغْيِرْ هُدًى مِنَ اللَّهِ» قَالَ: يَعْنِي مَنْ اتَّخَذَ دِينَهُ رَأْيَهُ، يَغْيِرْ إِمَامًا مِنْ أَيْمَتِهِ الْهُدَى

۱۔ راوی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا آپہ اس سے زیادہ کرن گمراہ ہوگا جو اللہ کی ہدایت کے بغیر اپنی خواہش کی پیروی کرے۔ فرمایا اس سے مراد یہ ہے کہ اپنا دین اپنی رائے سے بنالے۔ بغیر منصوص من اللہ امام کی ہدایت کے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الْمَلَاءِ بْنِ رَزِينَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: كُلُّ مَنْ دَانَ اللَّهَ بَعَادَةَ يَجْهَدُ فِيهَا نَفْسَهُ وَلَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللَّهِ فَسَمِعُهُ غَيْرَ مَقْبُولٍ. وَهُوَ ضَالٌّ مُتَحَيِّرٌ وَاللَّهُ شَانِيءٌ لِأَعْمَالِهِ وَمِثْلُهُ كَمِثْلِ شَاةٍ ضَلَّتْ عَنْ رَاعِيهَا وَقَطِيعِهَا. فَهَجَمَتْ رَاغِبَةً وَجَائِمَةً يَوْمَهَا. فَلَمَّا جَسَّهَا اللَّيْلُ بَصُرَتْ بِقَطِيعٍ مِنْ غَيْرِ رَاعِيهَا فَحَسَّتْ إِلَيْهَا وَاعْتَرَّتْ بِهَا، فَبَاتَتْ مَعَهَا فِي رَبْصَتِهَا فَلَمَّا أَنْ سَاقَ الرَّاعِي قَطِيعَهُ أَنْكَرَتْ رَاعِيَهَا وَقَطِيعَهَا، فَهَجَمَتْ مُتَحَيِّرَةً تَطْلُبُ رَاعِيَهَا وَقَطِيعَهَا، فَبَصُرَتْ بِغَمٍّ مَعَ رَاعِيهَا، فَحَسَّتْ إِلَيْهَا وَاعْتَرَّتْ بِهَا، فَصَاحَ بِهَا الرَّاعِي: الْحَقِّي بِرَاعِيكَ وَقَطِيعِكَ، فَإِنَّكَ تَائِبَةٌ مُتَحَيِّرَةٌ عَنْ رَاعِيكَ وَقَطِيعِكَ، فَهَجَمَتْ دَائِرَةً مُتَحَيِّرَةً نَادَةً لِأَرَاغِي لَهَا يُرْشِدُهَا إِلَى مَرَاغَاهَا أَوْ يَرُدُّهَا. فَبَيْنَا هِيَ كَذَلِكَ إِذَا اغْتَمَّ الذُّبُّ صَبْعَتَهَا فَأَكَلَهَا؛ وَكَذَلِكَ وَاللَّهِ يَا مُحَمَّدُ! مَنْ أَصْبَحَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَا إِمَامَ لَهُ مِنَ اللَّهِ جَلَّ

وَعَزَّ طَاهِرًا غَدِيلًا أَسْبَحَ ضَالًّا ثَائِبًا وَإِنْ مَاتَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ مَاتَ مِيتَةً كُفْرٍ وَنِفَاقٍ . وَاعْلَمْ يَا نَحْوُ ، أَنَّ أَيْمَةَ الْجَوْرِ وَاتَّبَاعَهُمْ لَمَعَزُولُونَ عَنْ دِينِ اللَّهِ ، قَذَلُوا وَأَضَلُّوا ، فَأَعْمَالُهُمُ الَّتِي يَعْمَلُونَهَا كَرَمًا إِشْدَدَتْ بِهِ الرِّيحُ فِي يَوْمٍ عَاصِفٍ ، لَا يَقْدِرُونَ مِمَّا كَسَبُوا عَلَى شَيْءٍ ذَلِكَ هُوَ الصَّلَاةُ الْبَعِيدُ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص بغیر منصوص من اللہ امام کے عبادت خدا کرتا ہے اور اپنے نفس کو تعب میں ڈالتا ہے اس کی کوشش غیر مقبول ہے اور گمراہ اور متحیر ہے۔ خدا اس کے اعمال کا دشمن ہے اس کی مثال اس بکری کی سی ہے جو اپنے چرواہے اور گلے سے الگ ہوگئی ہو اور دن بھر سرگرداں و پریشان پھری ہو جب رات آئی تو اس نے ایک گلہ کو ایک دوسرے چرواہے کے ساتھ دیکھا وہ اس گلہ کے ساتھ ہوگئی دھوکہ سے یہ سمجھ کر کہ یہ اس کا گلہ ہے رات کو انہی کے ساتھ تھان پر رہی صبح کو جب چرواہا اپنے گلہ کو لے کر چلا تو اس نے اس کو اپنے گلہ سے الگ کر دیا۔ اب وہ حیران ہو کر اپنے گلہ کو ڈھونڈنے لگی اس نے ایک بکری کو اس کے چرواہے کے ساتھ دیکھا وہ اس کی طرف مڑی اور اس نے دھوکا کھایا۔ چرواہا چیخا کہ اپنے چرواہے اور گلے کے پاس جا۔ تو اپنے چرواہے اور گلے سے الگ ہو کر حیران و سرگرداں ہے اب وہ پریشان و خوفزدہ تھی۔ کہاں تھا اس کا چرواہا۔ کہ اسے چراگا لے جلے یا اس کے مقام تک پہنچائے۔ اسی اشار میں ایک بھیڑیے نے اس پر حملہ کر دیا اور اسے چیر بھاڑ ڈالا۔ واللہ۔ اسی طرح اے محمد، اس امت میں وہ شخص ہے۔ جس کا خدا کی طرف سے کوئی امام نہ ہو جو ظاہر و عادل ہو تو وہ گمراہ اور حیران و پریشان رہیگا اور اگر اس حالت میں مر جائے گا تو کفر و نفاق کی موت مرے گا اے محمد (نام راوی) آئمہ جور اور ان کے تابعین، دین الہی سے الگ ہیں۔ وہ خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ جو عمل وہ کرتے ہیں وہ اس راہ کی مانند ہے جسے تیر انداز کا بھونکا اڑا کر لے جلے وہ جو کچھ کر چکے۔ اب ان اعمال میں سے کسی پران کا قابو نہیں اور یہ سب سے بُری گمراہی ہے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ قَالَ : قَالَ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : إِنِّي أَخَالِطُ النَّاسَ فَيَكْثُرُ عَجَبِي مِنْ أَقْوَامٍ لَا يَتَوَلَّوْنَ فُلَانًا وَفُلَانًا ، لَهُمْ أَمَانَةٌ وَصِدْقٌ وَوَفَاءٌ ، وَأَقْوَامٌ يَتَوَلَّوْنَ سَمًّا لَيْسَ لَهُمْ نِيْلُكَ أَلَا مَانَةٌ أَلَا فَاؤُ الصِّدْقِ؟ قَالَ : فَاسْتَوَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام جَالِسًا فَأَقْبَلَ عَلَيَّ كَالْمُعْضَانِ ، ثُمَّ قَالَ : لَأَدْنِي أَمْرٌ ذَانِ لَمْ يُولَئِمَ إِمَامًا حَاضِرًا لَيْسَ مِنَ اللَّهِ وَلَا عَتَبَ عَلَيَّ مِنْ ذَانِ يُولَايَةُ إِمَامٍ غَائِلٍ مِنَ اللَّهِ . فَلَمْ يَدِينْ لَأَوَائِكَ وَلَا عَتَبَ عَلَيَّ هُوَلَاءُ؟ قَالَ : نَعَمْ لَا دِينَ لَأَوَائِكَ وَلَا عَتَبَ عَلَيَّ هُوَلَاءُ .

ثُمَّ قَالَ : أَلَا تَسْمَعُ لِقَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ » يَعْنِي [مِنَ] ظُلُمَاتِ الدُّنْيَا إِلَى نُورِ التَّوْبَةِ وَالْمَغْفِرَةِ لِوَلَايَتِهِمْ كُلِّ إِمَامٍ عَادِلٍ مِّنَ اللَّهِ وَ قَالَ : « وَالَّذِينَ كَفَرُوا أُولَئِكَ هُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُم مِّنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ » إِنَّمَا عَنَى بِهَذَا أَنَّهُمْ كَانُوا عَلَى نُورِ الْإِسْلَامِ فَلَمَّا أَنْ تَوَلَّوْا كُلِّ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ خَرَجُوا بِوَلَايَتِهِمْ [إِيَّاهُ] مِّنَ نُورِ الْإِسْلَامِ إِلَى ظُلُمَاتِ الْكُفْرِ ، فَأَوْجَبَ اللَّهُ لَهُمُ النَّارَ مَعَ الْكُفَرِ ، فَمَا وَلَيْكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ .

۳۔ ابی یعفور سے مروی ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا میں لوگوں سے ملتا رہتا ہوں پس مجھے بڑا تعجب ہوا ان لوگوں پر جو آپ کو دوست نہیں رکھتے بلکہ فلاں فلاں کو دوست رکھتے ہیں لیکن ان میں امانت ہے صداقت ہے اور وفاء ہے برخلاف اس کے آپ کے دوستوں کو دیکھتا ہوں کہ نہ ان میں امانت ہے اور نہ وفاء وصدق، یہ سن کر امام علیہ السلام اٹھ کر بیٹھ گئے اور میری طرف خشمناک ہو کر آئے اور فرمایا انہیں ہے کوئی دین اس کا جو قرب خدا حاصل کرنا چاہے ولایت امام جابر کے ساتھ اور نہیں ہے عتاب و عذاب اس کے لئے جو قربت ایزدی حاصل کرے مخصوص من اللہ امام عادل کی دلالت سے میں نے کہا کیا ان کے لئے دین اور ان کے لئے عتاب نہیں فرمایا۔ ہاں ان کے لئے دین اور ان کے لئے عتاب نہیں۔

پھر فرمایا کیا تم نے خدا کا یہ قول نہیں سنا۔ اللہ ان کا ولی ہے جو ایمان لائے ہیں وہ ان کو نکالتا ہے تاریکیوں سے نور کی طرف یعنی گناہوں کی تاریکیوں سے توبہ اور مغفرت کے نور کی طرف، یہ سبب ان کی محبت کے، ہر امام عادل سے جو منجانب اللہ ہیں اور پھر فرمایا جو لوگ کافر ہیں ان کے لئے اولیاء رشتہ یا طین ہیں جو ان کو نور سے ظلمات کی طرف لے جاتے ہیں (مرا دیہ ہے کہ وہ حقے نور اسلام میں لیکن چونکہ انھوں نے ایسے امام ظالم کو دوست رکھا جو اللہ کی طرف سے نہیں ہے تو ان کی محبت کی بنا پر وہ نور اسلام سے نکل کر ظلمت کفر میں آگئے پس خدا نے واجب کر دیا دوزخ کو ان پر کفار کے ساتھ پس وہ جہنمی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

۴۔ وَعَنْهُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ حَبِيبِ السَّجَّسْتَانِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : لَأَعَذِّبَنَّ كُلَّ رَعِيَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ دَانَتْ بِوَلَايَةِ كُلِّ إِمَامٍ جَائِرٍ لَيْسَ مِنَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَتْ الرِّعِيَّةُ فِي أَعْمَالِهَا بَرَّةً تَقِيَّةً ؛ وَلَا عُفْوَنَ عَنْ كُلِّ رَعِيَّةٍ فِي الْإِسْلَامِ دَانَتْ بِوَلَايَةِ كُلِّ إِمَامٍ عَادِلٍ مِنَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَتْ الرِّعِيَّةُ فِي أَنْفُسِهَا ظَالِمَةً مُسِيئَةً .

یہ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خدا کے کلام سے ایسا مفہوم ہوتا ہے کہ جو اسلام میں داخل ہیں ان میں سے

ہر اس رعیت پر عذاب کروں گا جس نے عبادت کی ہو ہر ایسے امام کے تحت ولایت جو ظالم ہو اور اللہ کی طرف سے نہ ہو اگرچہ اس رعیت کے اعمال کتنے ہی نیک اور پرہیزگار نہ ہوں اور بخش دوں گا ہر اس مسلمان کو جو عبادت کریگا اس امام کے تحت جو عادل ہو اور منجانب اللہ ہو اگرچہ اس مسلمان کے اعمال کتنے ہی خراب کیوں نہ ہوں۔

۵۔ عَنِ ابْنِ جُمُھُورٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام قَالَ : قَالَ : إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْبِي أَنْ يُعَذِّبَ أُمَّةً دَانَتْ بِإِمَامٍ لَيْسَ مِنَ اللَّهِ وَإِنْ كَانَتْ فِي أَعْمَالِهَا بَرَّةٌ تَقِيَّةٌ وَإِنَّ اللَّهَ لَيَسْتَحْبِي أَنْ يُعَذِّبَ أُمَّةً دَانَتْ بِإِمَامٍ مِنَ اللَّهِ إِنْ كَانَتْ فِي أَعْمَالِهَا ظَالِمَةً مُسِيئَةً .

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نہیں چاہتا کہ ظالم امام کے دینے سے اس گروہ کے جو عبادت کرے۔ تحت ولایت محبت امام جابر چاہے اس کے اعمال کتنے ہی نیک ہوں اور حیا کرتا ہے عذاب دینے میں اس گروہ کو جو عبادت کرے امام منصوص من اللہ کی محبت کے ساتھ چاہے اس کے اعمال کیسے ہی خراب ہوں۔

## پچھیا سیواں باب

### جو شخص بغیر معرفت امام منصوص من اللہ مرگیا

((بَابُ ۸۶))

مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ مِنْ أُمَّةٍ أَلْهَدَى

وَهُوَ مِنَ الْبَابِ الْأَوَّلِ (۱)

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ ، عَنْ ابْنِ أُذَيْنَةَ ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : ابْتَدَأْنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام يَوْمًا وَقَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةُ جَاهِلِيَّةٍ ، فَقُلْتُ : قَالَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم ؟ فَقَالَ : إِي وَاللَّهِ قَدْ قَالَ ، قُلْتُ : فَكُلُّ مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةُ جَاهِلِيَّةٍ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

۱۔ راوی کہتا ہے کہ ایک دن حضرت ابو جعفر اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس حالت میں مر گیا کہ اس کا کوئی امام نہ تھا تو وہ کفر کی موت مرا۔ میں نے کہا کیا رسول اللہ نے ایسا فرمایا ہے فرمایا۔ ہاں خدا کی قسم

میں نے کہا۔ ہر وہ شخص جس کا امام نہ ہو ایسی ہی موت مرے گا فرمایا۔ ہاں۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ، فَمِيتَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ»، قَالَ: فَقُلْتُ: مِيتَةُ كُفْرٍ؟ قَالَ: مِيتَةُ ضَلَالٍ، قُلْتُ: فَمَنْ مَاتَ الْيَوْمَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ، فَمِيتَتُهُ مِيتَةُ جَاهِلِيَّةٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس قول رسول کا مطلب پوچھا۔ جو اس حالت میں مرا کہ اس کا کوئی امام نہ تھا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ میں نے کہا آج کل مرنے والا ایسا ہی ہے۔ فرمایا۔ ہاں۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنِ الْفَضْلِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ مَاتَ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً»؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: جَاهِلِيَّةَ جَهْلَاءَ، أَوْ جَاهِلِيَّةَ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ؟ قَالَ جَاهِلِيَّةَ كُفْرٍ وَنِفَاقٍ وَضَلَالٍ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ کیا جو اس حال میں مر گیا کہ اس نے اپنے امام زمانہ کو نہ پہچانا تو وہ کفر کی موت مرے گا۔ فرمایا۔ ہاں۔ میں نے کہا۔ جہالت کی موت یا جاہلیت کی موت، بغیر معرفت امام، فرمایا کفر و نفاق و ضلالت کی موت۔

۴۔ بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ غَامِرٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ زَائِدَةَ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «مَنْ ذَاكَ اللَّهُ يُغَيِّرُ سَمَاعَ عَنْ صَادِقِ الزَّيْمَةِ اللَّهُ الْبَتَّةَ إِلَى الْعَنَاءِ وَمَنْ ادَّعَى سَمَاعًا مِنْ غَيْرِ الْبَابِ الَّذِي فَتَحَهُ اللَّهُ فَهُوَ مُشْرِكٌ وَذَلِكَ الْبَابُ الْمَأْمُونُ عَلَى سِرِّ اللَّهِ الْمَكْنُونِ».

۴۔ راوی کہتا ہے فرمایا! عبد اللہ علیہ السلام نے جس نے اللہ کی عبادت کی بغیر امام برحق سے سنتے ہوئے تو اللہ اس کو پکڑے گا ضرور اس کے عباد کی وجہ سے اور جس نے دعویٰ کیا جس کا بغیر اس دروازہ کے جس کو اللہ نے اس کے لئے کھولا تو وہ مشرک ہے اور یہ دروازہ امین ہے خدا کے چھپے ہوئے رازوں کا۔ (مراد امام)

## سناسیواں باب

اس کے بارے میں جس نے اہلبیت کو پہچانا اور جس نے انکار کیا

((باب ۸۷))

فَمِمَّنْ عَرَفَ الْحَقَّ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ وَمَنْ أَنْكَرَ

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ : إِنَّ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَأَمْرَأَتَهُ وَبَنِيهِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ عَرَفَ هَذَا الْأَمْرَ مِنْ وَلَدِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ عليهما السلام لَمْ يَكُنْ كَالنَّاسِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا امام رضا علیہ السلام سے کہ علی بن عبد اللہ بن حسین بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب (جو بڑے عالم و زاہد اور مقدس تھے) ان کی بی بی اور اولاد اہل جنت سے ہیں پھر فرمایا جس نے اولاد اہل وفاطیہ کی معرفت حاصل کی وہ عام لوگوں کی طرح نہیں ہے۔

۲ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي الْوَشَّاءُ قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْحَلَّالِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عليه السلام : أَخْبِرْنِي عَمَّنْ غَانَدَكَ وَلَمْ يَعْرِفْ حَقَّكَ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ هُوَ وَسَائِرُ النَّاسِ سِوَاهُ فِي الْعِقَابِ ؟ فَقَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام يَقُولُ : عَلَيْهِمْ ضِعْفُ الْعِقَابِ .

۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ مجھے بتائیے اولاد فاطمہ میں سے جو شخص آپ سے عناد رکھتا ہے اور آپ کے حق کا عارف نہیں کیا وہ عذاب میں لوگوں کے برابر ہے فرمایا۔ حضرت علی بن حسین نے فرمایا۔ اس کو دونا عذاب ہوگا

۳ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَيْمُونِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا رِيعِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ : قَالَ لِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : الْمُنْكَرُ لِهَذَا الْأَمْرِ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَغَيْرِهِمْ سِوَاهُ ؟ فَقَالَ لِي : لَا تَقُلْ : الْمُنْكَرُ ، وَلَكِنْ قُلْ : الْجَاحِدُ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ وَغَيْرِهِمْ ، قَالَ أَبُو الْحَسَنِ : فَتَفَكَّرْتُ [فِيهِ] فَذَكَرْتُ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي إِخْوَةِ يُوسُفَ : «فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنْكَرُونَ» .

سر راوى کہتا ہے ہى امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ انکار کرنے والا امر امامت کا ہى ہاشم سے ہو یا غیر ہى ہاشم سے کیا غدا ہى برابر ہى فسر دیا منکر (نادانستہ انکار کرنے والا) نہ کہ جو جامعہ (دانستہ انکار کرنے والا) کہو ہى ہاشم وغیر ہى ہاشم ہى ہى نے فسر کی۔ تو یوسفؑ کے بارے ہى یہ بات یاد آئی۔ یوسفؑ نے پہچان لیا اور وہ نہ پہچانے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِّنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ : سَأَلْتُ الرَّضَا ع قُلْتُ لَهُ: الْجَاهِدُ مِنْكُمْ وَمِنْ غَيْرِكُمْ سَوَاءٌ؟ فَقَالَ: الْجَاهِدُ مِثْلَ ذُنْبَانِ وَالْمُحْسِنُ لَهُ حَسَنَتَانِ.

۴۔ ہى نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا امر امامت کا انکار کرنے والا آپ ہى سے ہو یا غیر دونوں برابر ہى فرمایا جو ہى ہى سے ہوگا اس منکر کا دوہرا گناہ ہوگا اور جو ہى کی کرنے والا ہوگا اس کی نیکیاں دوہری ہوں گی۔

## اٹھاسیواں باب

### وقت وفاتِ امام لوگوں پر کیا واجب ہے

(باب) ۸۸

مَا يَجِبُ عَلَى النَّاسِ عِنْدَ مُضِيِّ الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع إِذَا حَدَّثَ عَلَى الْإِمَامِ حَدَّثْتُ، كَيْفَ يَصْنَعُ النَّاسُ؟ قَالَ: أَيْنَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ، قَالَ: هُمْ فِي عَذْرِ مَا دَامُوا فِي الطَّلَبِ، وَهَؤُلَاءِ الَّذِينَ يَنْتَظِرُونَهُمْ فِي عَذْرِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَيْهِمْ أَصْحَابُهُمْ

۱۔ ہى نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا۔ جب امام کے مرنے کا وقت آئے تو لوگوں کو کیا کرنا چاہیئے فرمایا۔ خدا فرماتا ہے کیوں نہیں اہل ایمان ہى سے کچھ لوگ نکلتے ہى کہ وہ عقل و دانش (علم فقہ) حاصل کریں اور جب لوہیں تو اپنی قوم کو ڈرائیں تاکہ وہ گناہوں سے بچیں۔ فرمایا۔ امام نے وہ لوگ معذور ہى۔ جب تک تلاش ہى رہیں اور دوسرا معذور ہے جب تک پہلا گروہ حصولِ فقہ کے بعد اپنے اصحاب کی طرف نہ لوٹے (مطلب یہ ہے کہ تلاش امام ہى بغرض حصولِ علم مومنوں ہى سے کچھ لوگوں کو نکلنا چاہیئے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْسٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ



عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ الْعَامَّةِ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله قَالَ : مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً ، فَقَالَ : الْحَقُّ وَاللَّهُ ، قُلْتُ : فَإِنَّ إِمَامًا هَلَكَ وَرَجُلٌ بِخُرَاسَانَ لَا يَعْلَمُ مَنْ وَصِيُّهُ لَمْ يَسْعُهُ ذَلِكَ ؟ قَالَ : لَا يَسْعُهُ إِنَّ الْأَمَامَ إِذَا هَلَكَ وَقَعَتْ حُجَّةٌ وَصِيُّهُ عَلَى مَنْ هُوَ مَعَهُ فِي الْبَلَدِ وَحَقُّ النَّفَرِ عَلَى مَنْ لَيْسَ بِحَضْرَتِهِ إِذَا بَلَغَهُمْ ، إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ : وَقُلُوا تَقَرُّ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْتَدُونَ ، قُلْتُ : فَتَفَرَّقَ قَوْمٌ فَهَلْكَ بَعْضُهُمْ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ فَيَعْلَمَ ؟ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ جَلَّ وَعَزَّ يَقُولُ : وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكُهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ، قُلْتُ : فَلَبِغَ الْبَلَدَ بَعْضُهُمْ فَوَجَدَكَ مُغْلَقًا عَلَيْكَ بَابُكَ وَمُرَخًى عَلَيْكَ سِتْرُكَ ، لَا تَدْعُوهُمْ إِلَى نَفْسِكَ وَلَا يَكُونُ مَنْ يَدُلُّهُمْ عَلَيْكَ فِيمَا يَغْرُبُونَ ذَلِكَ ؟ قَالَ : بِيَكْتَابِ اللَّهِ الْمُنْزِلِ ، قُلْتُ : فَيَقُولُ اللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ كَيْفَ ؟ قَالَ : أَرَأَيْكَ قَدْ تَكَلَّمْتَ فِي هَذَا قَبْلَ الْيَوْمِ ، قُلْتُ : أَجَلْ ، قَالَ : فَذَكِّرْ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِي عَلِيِّ عليه السلام وَمَا قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله فِي حَسَنِ وَحُسَيْنٍ عليهما السلام وَمَا حَصَّ اللَّهُ بِهِ عَلَيْهِمَا عليهما السلام وَمَا قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله مِنْ وَصِيَّتِهِ إِلَيْهِ وَنَصِيهِ إِسَاءَةٍ وَمَا يُصِيبُهُمْ وَإِقْرَارِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بِذَلِكَ وَوَصِيَّتِهِ إِلَى الْحَسَنِ وَتَسْلِيمِ الْحُسَيْنِ لَهُ يَقُولُ اللَّهُ : «الَّتِي أُولَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجَهُ أُمَّهَاتُهُمْ وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ» .

قُلْتُ : فَإِنَّ النَّاسَ تَكَلَّمُوا فِي أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام وَيَقُولُونَ : كَيْفَ تَخَطَّتْ مِنْ وَلَدِ أَبِيهِ مَنْ لَهُ مِثْلُ قَرَابَتِهِ وَمَنْ هُوَ أَسَنُّ مِنْهُ وَقَصُرَتْ عَمَّنْ هُوَ أَصْفَرُ مِنْهُ ؟ فَقَالَ : يُعْرِفُ صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ بِثَلَاثِ خِصَالٍ لَا تَكُونُ فِي غَيْرِهِ : هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِالَّذِي قَبْلَهُ ، وَهُوَ وَصِيُّهُ ، وَعِنْدَهُ سِيَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَوَصِيَّتُهُ وَذَلِكَ عِنْدِي ، لَا أُنَازِعُ فِيهِ ، قُلْتُ : إِنَّ ذَلِكَ مَسْتَوْرٌ مَخَافَةَ السُّلْطَانِ ؟ قَالَ : لَا يَكُونُ فِي سِتْرٍ إِلَّا وَلَهُ حُجَّةٌ ظَاهِرَةٌ ، إِنَّ أَبِي اسْتَوْدَعَنِي مَا هُنَاكَ ، فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ : ادْعُ لِي شُهَدَاءَ فَدَعَوْتُ أَرْبَعَةً مِنْ قُرَيْشٍ ، فِيهِمْ نَافِعُ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ : اكْتُبْ : هَذَا مَا أَوْصَى بِهِ يَعْقُوبُ بَنِي دَا بَنِي إِبْنِ اللَّهِ أَصْطَفَى لَكُمْ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُوا إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ، وَأَوْصَى نَحْدَ بْنَ عَلِيٍّ إِلَى ابْنِ جَعْفَرٍ بْنِ نَحْدٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يَكْفِيَنِي فِي بُرْدِهِ الَّذِي كَانَ يَصَلِّي فِيهِ الْجُمُعَ وَأَنْ يُعَمِّمَهُ بِعِمَامَتِهِ وَأَنْ يَرْبِعَ قَبْرَهُ وَيَرْفَعَهُ أَرْبَعَ أَصَابِعَ ، ثُمَّ يَحْلِي عَنْهُ ، فَقَالَ :

اَطُودُ، ثُمَّ قَالَ لِلشَّهْوَدِ: انصَرِفُوا رَحِمَكُمُ اللَّهُ، فَقُلْتُ بَعْدَمَا انصَرَفُوا: مَا كَانَ فِي هَذَا يَا أَبَتَانُ تَشْهَدُ عَلَيْهِ؟ فَقَالَ: إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ تُغْلَبَ وَأَنْ يُقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يُوَصَّ، فَأَزِدْتُ أَنْ تَكُونُ لَكَ حُجَّةً؛ فَهُوَ الَّذِي إِذَا قَدِمَ الرَّجُلُ الْبَلَدَ قَالَ: مَنْ وَصَّيَ فُلَانٌ، قَبْلَ فُلَانٍ، قُلْتُ: فَإِنْ أَشْرَكَ فِي الْوَصِيَّةِ؟ قَالَ: تَسْأَلُونَهُ فَإِنَّهُ سَيَبَيِّنُ لَكُمْ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا۔ اس عام روایت کے متعلق کہ جو اس حالت میں مر گیا کہ اس نے اپنے زمانہ کے امام کو نہ پہچانا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ میں نے کہا اگر امام مر جائے اور ایک شخص خراسان میں ہو وہ اس کے وصی کا علم نہیں رکھتا اور نہ اس تک پہنچ سکتا ہے تو وہ کیا کرے۔ فرمایا۔ اگر نہیں پہنچ سکتا تو امام کی وفات کے بعد ان کا وصی حجت ہو گا ان لوگوں پر جو اس کے شہر میں موجود ہوں اور جو موجود نہیں ان کو چاہیے جس وقت خبر ملے خدمت امام میں حاضر ہوں جیسا کہ خدا فرماتا ہے کیوں نہیں اہل ایمان میں سے کچھ لوگ نکلتے کہ وہ علم فقہ حاصل کریں اور جے ٹیں تو اپنی قوم کو ڈرائیں تاکہ وہ گناہوں سے بچیں۔

میں نے کہا کچھ فرض کیجئے چلے بھی اور وہ امام تک پہنچنے اور علم حاصل ہونے سے پہلے ہلاک ہو گئے تو، فرمایا خدا فرماتا ہے جو اپنے گھر سے خدا اور رسول کی طرف ہجرت کرنے کو نکلے اور ان کو راہ میں موت آگئی تو ان کا اجر اللہ پر ہے۔

میں نے کہا فرض کیجئے وہ شہر میں پہنچ بھی گیا۔ لیکن یا تو آپ کا دروازہ بند پایا، در پر پردہ پڑا ہوا پایا، اور کوئی آپ تک پہنچانے والا بھی نہیں، پھر کیا ہو گا۔ کیسے پہنچیں گے۔ فرمایا۔ اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب سے، میں نے کہا خدا نے کیا فرمایا ہے۔ فرمایا یہ سوال تم نے پہلے ہی کیا تھا۔ میں نے کہا۔ ہاں۔ اس کے بعد وہ آیات بیان کیں جو علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئیں اور حسن و حسین کے بارے میں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ان چیزوں کا ذکر کیا جو علی سے مخصوص تھیں اور جو وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق فرمائی اور ان کو اپنا جانشین مقرر کیا اور جو مصائب ان پر نازل ہونے والے تھے اور حضرت علی کا امام حسن کے متعلق وصیت کرنا اور امام حسین کا۔ اس کو اس آیت کے تحت قبول کرنا بعض رشتہ دار بعض سے بہتر ہیں۔ خدا کی کتاب میں۔

میں نے کہا لوگ کلام کرتے ہیں۔ امامت امام محمد باقر علیہ السلام میں اور کہتے ہیں کہ امامت کیونکر تجسّاز کر گئی اس شخص سے جو امام محمد باقر علیہ السلام کے باپ کی اولاد میں سب سے بڑا تھا اور کیوں پہنچی اس کی طرف جو حسن میں چھوٹے تھے حضرت نے فرمایا امام کی شناخت میں چیزوں سے ہوتی ہے جو اس کے غی میں نہیں ہوتیں اول یہ کہ وہ اپنے قبل امام کی طرح اپنے زمانہ کے تمام لوگوں سے افضل و اولی ہوتا ہے دوسرے سابق امام کی وصیت ہوتی ہے تیسرے اس کے پاس رسول اللہ کے ہتھیار ہوتے ہیں اور اس کے متعلق وصیت ہوتی ہے یہ سب میرے لئے ہے اس میں میرا کسی سے جھگڑا نہیں۔

میں نے کہا یہ چیزیں تو خوف سلطان سے ڈھکی چھپی ہیں فرمایا۔ یہ چیزیں چھپنے والی نہیں کیونکہ اس کے حجت ظاہر ہونے کا پتہ اور باتوں سے چل جاتا ہے۔

میرے پدر بزرگوار نے یہ چیزیں میرے سپرد کر دی ہیں جب ان کی موت کا وقت آیا تو مجھ سے فرمایا میرے لئے گواہوں کو بلاؤ۔ میں نے قریش کے چار گواہ بلائے جن میں عبداللہ بن عمر کا غلام نافع بھی تھا۔ حضرت نے ان سے فرمایا۔ لکھو وہ کہ وصیت میں کہا تھا اس کے متعلق یعقوب نے اپنے بیٹوں کو کہ لے میرے فرزند واللہ نے تہلکے لئے دین کو انتخاب کر لیا ہے پس تم مسلمان رہ کر ہی مرنا۔ محمد بن علی نے وصیت کی اپنے بیٹے جعفر بن محمد کو اور انھیں حکم دیا ہے کہ اس چادر کا کفن دیں جس میں جمعہ کی نماز پڑھا کرتا تھا اور میرا ہی عمامہ باندھیں اور علیہ قبر بنائیں اور چار انگشت اڈچا کریں۔ پھر فرمایا اس وصیت نامہ کو بیٹھ دو اور گواہوں سے کہا اب تم چلے جاؤ۔ اللہ تم پر رحم کرے۔ میں نے کہا۔ جب وہ لوگ چلے گئے، اے بابا جان ایسا آپ نے کیوں کیا اور اس وصیت پر گواہی کیوں لی۔ فرمایا میں نے اسے پڑا سمجھا کہ میرے بعد لوگ تم پر غلبہ ماصل کریں اور کہیں کہ ان کے لئے کوئی وصیت نہیں کی، پس میں نے چاہا کہ یہ تمہارے لئے حجت ہو جائے پس جو کوئی شہر (مدینہ) میں وارد ہوا ہے دریافت کرنا چاہیے کہ فلاں نے اپنا وصی کس کو بنایا۔ میں نے کہا اگر وصیت میں چند آدمیوں کو شریک کر لیا ہو تو کیا ہو۔ فرمایا۔ ان سے آیاتِ محکمات کے متعلق سوالات کیے جائیں۔ امر حق واضح ہو جائے گا۔

۳۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : أَصْلَحَكَ اللَّهُ بَلَعْنَا شَكْوَاكَ وَ أَشْفَقْنَا ، فَلَوْ أَعْلَمْتَنَا أَوْ عَلَّمْتَنَا مَنْ ؟ قَالَ : إِنَّ عَلِيًّا عليه السلام كَانَ غَالِمًا وَالْعِلْمُ يَتَوَارَثُ ، فَلَا يَهْلِكُ عَالِمٌ إِلَّا بَقِيَ مِنْ بَعْدِهِ مَنْ يَعْلَمُ مِثْلَ عِلْمِهِ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ ، قُلْتُ : أَفَيَسَعُ النَّاسُ إِذَا مَاتَ الْعَالِمُ إِلَّا يَعْرِفُوا الَّذِي بَعْدَهُ ؟ فَقَالَ : أَمَّا أَهْلُ هَذِهِ الْبَلَدَةِ فَلَا - يَعْنِي الْمَدِينَةَ - وَأَمَّا غَيْرُهَا مِنَ الْبُلْدَانِ فَيَقْدِرُ مَسِيرُهُمْ ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : «وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ» قَالَ قُلْتُ : أَرَأَيْتَ مَنْ مَاتَ فِي ذَلِكَ ؟ فَقَالَ : هُوَ يَمُوتُ لَمْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكُهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ، قَالَ : قُلْتُ : فَإِذَا قَدِمُوا بِأَيِّ شَيْءٍ يَعْرِفُونَ صَاحِبَهُمْ ؟ قَالَ يُعْطَى السَّكِينَةُ وَالْوَفَارُ وَالْهَيْبَةُ .

۳۔ راوی نے کہا امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ آپ کی حفاظت کرے ہیں آپ کی علالت کی خبر ملی ہے اور ہم آپ کی موت سے ڈر رہے ہوئے ہیں لہذا آگاہ کیجئے یا تعلیم دیجئے کہ آپ کے بعد امام کون ہو گا۔ فرمایا۔ علی علیہ السلام آیاتِ شریفہ کے عالم تھے اور علم میراث میں چلتا ہے اگر کوئی عالم مرتبہ تو اس کی جگہ اسی جیسا علم رکھنے والا دوسرا آجاتا ہے یا جیسا اللہ چاہتا ہے میں نے کہا کیا یہ ہو سکتا ہے کہ جب عالم مرتبہ تو لوگ اس کے بعد والے کو نہ پہچانیں۔ فرمایا اس شہر

(مدینہ) والوں کے لئے معونت امام اسی وقت ضروری ہے لیکن دور کے شہر والوں کے لئے وقت ہوگا بقدر ان کی مسافت کے خدا فرماتا ہے مومنوں کے لئے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ سب کے سب نکل کھڑے ہوں بلکہ ان کی ایک جماعت علم دین حاصل کرنے کے لئے کیوں نہیں نکلتی تاکہ وہ تحصیل علم کے بعد لوگوں کو ڈرائیں جب ان کے پاس لوٹ کر آئیں تاکہ وہ گناہ سے ڈریں۔

میں نے کہا اگر اس کوشش کے درمیان مر جائے۔ فرمایا وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو ہجرت کر کے اپنے گھر سے اللہ اور اس کے رسول کی طرف نکلے اور راہ میں اسے موت آجائے تو اس کا اجر اللہ پر ہے میں نے کہا جو لوگ امام کے شہر میں پہنچ جائیں تو وہ کس طرح پہنچائیں۔ فرمایا۔ امام کے سکینہ و وفاء اور اس کی ہدایت سے۔

## نوا سیواں باب

امام کب جانتا ہے کہ امامت اس کی طرف آئی

باب ۸۹

فِي آيَةِ الْإِمَامَةِ مَتَى يَعْلَمُ أَنَّ الْأَمْرَ قَدْ صَارَ إِلَيْهِ

۱۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِي جَبْرِ الْقُمِّيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ عَرَفْتُ انْقِطَاعِي إِلَى أَبِيكَ ثُمَّ إِلَيْكَ، ثُمَّ حَلَفْتُ لَهُ - وَحَقَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَحَقَّ فَلَانٌ وَفُلَانٌ حَتَّى أَنْتَهَيْتُ إِلَيْهِ - بَأْتُهُ لَا يَخْرُجُ مِنِّي مَا تُخْبِرُنِي بِهِ إِلَى أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ وَسَلَّيْتُ عَنْ أَبِيهِ أَحْيٌ هُوَ أَوْ مَيِّتٌ؟ فَقَالَ: قَدْ وَاللَّهِ مَا تَعْلَمُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنْ شِيعَتِكَ يَرَوْنَ: أَنَّ فِيهِ سُنَّةَ أَرْبَعَةِ أَتْمِيَاءَ، قَالَ: قَدْ وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ هَلَكَ، قُلْتُ: هَلَكَ عَيِّبَةً أَوْ هَلَكَ مَوْتٌ؟ قَالَ: هَلَكَ مَوْتٌ، قُلْتُ: لَعَلَّكَ مِنِّي فِي تَقِيَّةٍ؟ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ، قُلْتُ: فَأَوْصِي إِلَيْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَأَشْرَكَ مَعَكَ فِيهَا أَحَدًا؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَعَلَيْكَ مِنْ إِخْوَتِكَ إِمَامٌ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَأَنْتَ الْإِمَامُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میں آپ پر خدا ہوں جو خلوص مجھے آپ کے والد اور آپ سے

ہے آپ اس سے واقف ہیں میں قسم کھاتا ہوں حق رسول کی اور تمام ائمہ کے حق کی، آپ جو راز آپ مجھ سے بیان کریں گے میں اس کو کسی سے نہ کہوں گا۔ میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ آپ کے والد امام موسیٰ کاظم (زمنہ ہیں یا مر گئے) فرمایا واللہ ان کا انتقال ہو گیا۔ میں نے کہا آپ کے شیعہ (واقفہ فرقہ والے) کہتے ہیں کہ ان میں چار بیویوں کی سنت لڑ سٹ، موسیٰ، خضر اور عیسیٰؑ

جو غائب ہیں یعنی ان کا عقیدہ ہے کہ امام موسیٰ کاظم مرے نہیں بلکہ زندہ ہیں اور غائب ہیں، قسم اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ مر گئے رہیں نے کہا غائب ہو گئے ہیں یا مر گئے۔ فرمایا: مر گئے۔ میں نے کہا شاید ازروئے تقید کہہ رہے ہیں۔ فرمایا: سبحان اللہ (یعنی ایسا نہیں)۔

میں نے کہا تو انھوں نے آپ کے لئے وصیت کی ہے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا تو آپ امام ہیں۔ فرمایا۔ ہاں۔

٢ - الْحُسَيْنُ بْنُ عُثَيْمٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ قَالَ : قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ رَجُلًا عَنَى أَخَاكَ إِبرَاهِيمَ<sup>(١)</sup> ، فَذَكَرَ لَهُ أَنَّ أَبَاكَ فِي الْحَيَاةِ وَأَنَّكَ تَعْلَمُ مِنْ ذَلِكَ مَا يَعْلَمُ ، فَقَالَ : سُبْحَانَ اللَّهِ يَمُوتُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا يَمُوتُ مُوسَى !! قَدْ وَاللَّهِ مَضَى كَمَا مَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَكِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَزَلْ مُنْذَقِبَصَ نَبِيَّهُ ﷺ هَلُمَّ جَرٍّ أَيْمَنْ بِهَذَا الدِّينِ عَلَى أَوْلَادِهِ الْأَعَاجِمِ وَيَصْرِفُهُ عَنْ قِرَابَةِ نَبِيِّهِ ﷺ هَلُمَّ جَرٍّ أَوْ بَعْطِي هُوَلَاءِ وَيَمْنَعْ هُوَلَاءِ ، لَقَدْ قَضَيْتُ عَنْهُ فِي هِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ أَلْفَ دِينَارٍ بَعْدَ أَنْ أَشْفَى عَلَى طَلَاقِ نِسَائِهِ وَعِتَّقَ مَمَالِكِيكِهِ وَلَكِنْ قَدَسِعَتْ مَا لِفِي يُوسُفَ مِنْ إِخْوَتِهِ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ایک شخص (جس کا براہِ راست امام رضا علیہ السلام نے آپ کے بھائی ابراہیم سے کہا تھا) سے باپ زندہ ہیں پس آپ جانتے ہیں اس امر کو جسے وہ نہیں جانتا یعنی آپ کو اپنے باپ کی زندگی کا ان سے زیادہ علم ہے فرمایا سبحان اللہ رسول اللہ مر جائیں اور موسیٰ نہ مرے گا تمہارے خیال میں یہ بات آتی ہے) واللہ رسول اللہ کی طرح وہ بھی مر گئے اور جب سے بنی کی روح قبض ہوئی یہ سلسلہ جاری رہا۔ خدا نے احسان کیا اس دین پر اور اولادِ اچھے سے یعنی مسلمان جو ایرانی تھے وہ تو پُر خلوص ایمان لائے اور روگردانی کی ان لوگوں نے جو قرآنِ ابدانِ رسول تھے (جس کا وغیرہ) اور یہ سلسلہ چلتا ہی رہا۔ خدا نے ان کو ایمان عطا کیا اور ان کو بازرکھا۔

میں نے ماہ ذی الحجہ میں اس ابراہیم کا قرض واد کیا (اور اس کو قرض خواہوں کی ستمی سے نجات دی) ایسی حالت میں جبکہ وہ تیار ہو گیا تھا اپنی عورتوں کو طلاق دینے اور اپنے غلاموں کو فروخت کرنے پر۔ لیکن تم نے سنا ہے کہ یوسف کے بھائیوں نے ان کے ساتھ کیا کیا (یعنی میں نے تو ان کے ساتھ یہ احسان کیا اور انھوں نے میری امامت سے انکار کیا۔ یہاں تراشاکر میرے والد کی موت سے انکار کر دنا کہ میرے جانشین ہونے کا سوال ہی نہ رہے۔)

٣ - الْحُسَيْنُ بْنُ نُجَيْبٍ ، عَنْ مَعْلَى بْنِ نُجَيْبٍ ، عَنِ الْوَشَاءِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ <sup>(٢)</sup> عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّهُمْ رَوَّاعُنَاكَ فِي مَوْتِ أَبِي الْحَسَنِ <sup>(٤)</sup> عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ رَجُلًا قَالَ لَكَ : عَلِمْتُ ذَلِكَ يَقُولُ سَعِيدٌ ؟ فَقَالَ : جَاءَ سَعِيدٌ بَعْدَ مَا عَلِمْتُ بِهِ ، قَبْلَ مَجِيئِهِ ، قَالَ : وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : طَلَقْتُ أُمَّ قُرْدَةَ بِنْتَ إِسْحَاقَ فِي رَجَبِ

بَعْدَ مَوْتِ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمَ، فَلَتْ طَلَّقَتْهَا وَقَدْ عَلِمَتْ بِمَوْتِ أَبِي الْحَسَنِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: قَبْلَ أَنْ يَفْدِمَ عَلَيْكَ سَعِيدٌ؟ قَالَ: نَعَمْ.

۳۔ وراثت نے کہا۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ لوگ آپ سے وفات امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی روایت کرتے ہیں ایک شخص نے بیان کیا کہ آپ کو وفات کا حال سعید سے جو بغداد سے آیا تھا معلوم ہوا تھا۔ فرمایا میں تو سعید کے آنے سے پہلے ہی جوفات سنا چکا تھا راوی کہنتلے ہیں نے حضرت کو فرماتے سنا کہ میں نے ام فروہ بنت اسحاق کو ماہ رجب میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی وفات کے دن ہی خبر دی تھی۔ میں نے کہا آپ کو موت کا حال معلوم ہو گیا تھا۔ فرمایا ہاں، میں نے کہا سعید کے آنے سے پہلے۔ فرمایا۔ ہاں۔

۴۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ دَعْوَانَ قَالَ: قُلْتُ لِلرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَخْبِرْنِي عَنْ الْأِمَامِ مَنْ يَعْلَمُ أَنَّهُ إِمَامٌ؟ حِينَ يَلْفُ أَنْ صَاحِبُهُ قَدْ مَضَى أَوْ حِينَ يَمُضِي؟ مِثْلَ أَبِي الْحَسَنِ قَبْلَ بَغْدَادٍ وَأَنْتَ هَهُنَا؟ قَالَ: يَعْلَمُ ذَلِكَ حِينَ يَمُضِي صَاحِبُهُ، قُلْتُ: يَأْتِي شَيْءٌ؟ قَالَ: يَلْمُهُ اللَّهُ،

۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ مجھے بتائیے کہ امام کو کب پتہ چلتا ہے کہ وہ امام ہو جبکہ اس کو یہ خبر معلوم ہوتی ہے کہ امام سابق مرگیا یا موت کا وقت ہی معلوم ہو جاتا ہے۔ فرمایا۔ موت کے وقت ہی۔ میں نے کہا۔ کیسے؟ فرمایا اللہ اس کو اہام کرتا ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ أَبِي الْفَضْلِ الشَّهْبَانِيِّ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، مَضَى أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقِيلَ لَهُ: وَكَيْفَ عَرَفْتَ؟ قَالَ: لَا نَهْ تَدْخُلُنِي ذِلَّةُ اللَّهِ لَمْ أَكُنْ أَغْرِفُهَا.

۵۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے روز وفات امام محمد تقی علیہ السلام (جو بغداد میں فوت ہوئے)، امام علی نقی علیہ السلام کو دیکھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون، امام محمد تقی کا انتقال ہو گیا۔ میں نے کہا آپ کو کیسے معلوم ہوا۔ فرمایا میرے دل میں ایسی رقت اور رجوع الی اللہ پیدا ہوئی جس کی معرفت مجھے نہ تھی۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ مُسَافِرٍ قَالَ: أَمَرَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ - حِينَ أُخْرِجَ بِهِ - أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَنَامَ عَلَى بَابِهِ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ أَبَدًا مَا كَانَ حَيًّا إِلَى أَنْ يَأْتِيَهُ خَبَرُهُ قَالَ: فَكُنَّا فِي كُلِّ لَيْلَةٍ نَعْرُسُ لِأَبِي الْحَسَنِ فِي الدَّهْلِيزِ، ثُمَّ يَأْتِي بَعْدَ الْعِشَاءِ فَيَنَامُ، فَإِذَا

أَصْبَحَ انْصَرَفَ إِلَى مَنْزِلِهِ، قَالَ: فَمَكَثَ عَلَى هَذِهِ الْحَالِ أَرْبَعَ سِنِينَ، فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي أَبْطَاعًا وَفُرْشَ لَهُ فَلَمْ يَأْتِ كَمَا كَانَ يَأْتِي، فَاسْتَوْحَشَ الْعِيَالُ وَدَعَرُوا وَادْخَلْنَا أَمْرٌ عَظِيمٌ مِنْ إِبْطَائِهِ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدَائِي الدَّارَ وَدَخَلَ إِلَى الْعِيَالِ وَقَصَدَ إِلَى أُمِّ أَحْمَدَ فَقَالَ لَهَا: هَاتِ الْبَنِي أَوْدَعَكَ أَبِي، فَصَرَخَتْ وَلَطَمَتْ وَجْهَهَا وَشَقَّتْ جَنْبَهَا وَقَالَتْ: مَاتَ وَاللَّهِ سَيِّدِي فَكَفَّهَا وَقَالَ لَهَا: لَا تُكَلِّمِي بِشَيْءٍ وَلَا تَنْظُرِيهِ، حَتَّى يَجِيءَ الْخَبَرُ إِلَى الْوَالِي، فَأَخْرَجَتْ إِلَيْهِ سَفَطًا وَالْفَيِّ دِينَارًا وَأَرْبَعَةَ آلَافٍ دِينَارًا، فَدَفَعَتْ ذَلِكَ أَجْمَعَ إِلَيْهِ دُونَ غَيْرِهِ وَقَالَتْ: إِنَّهُ قَالَ لِي فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ - وَكَانَتْ أَثِيرَةً عِنْدَهُ - : احْفَظِي بِهَذِهِ الْوَدِيعَةِ عِنْدَكَ، لَا تَطْلُعِي عَلَيْهَا أَحَدًا حَتَّى أَمُوتَ، فَإِذَا مَضَيْتُ فَمَنْ أَتَاكَ مِنْ وَلَدِي فَطَلِبْهَا مِنْكَ فَادْفَعِهَا إِلَيْهِ، وَاعْلَمِي أَنِّي قَدِمْتُ وَقَدْ جَاءَنِي وَاللَّهُ عِلَامَةُ سَيِّدِي، فَفَبَصَّ ذَلِكَ مِنْهَا وَأَمَرَهُمْ بِالْأَمْسَالِكِ جَمِيعًا إِلَى أَنْ وَرَدَ الْخَبَرُ، وَانْصَرَفَ فَلَمْ يَعُدْ لَشَيْءٍ مِنَ الْمَبِيتِ كَمَا كَانَ يَفْعَلُ، فَمَا لَيْسْنَا إِلَّا أَيَّامًا يَسِيرَةً حَتَّى جَاءَتِ الْخَرْبَةُ بِنَعْيِهِ فَعَدَدْنَا الْأَيَّامَ وَتَقَفَدْنَا الْوَقْتَ فَإِذَا هُوَ قَدْ مَاتَ فِي الْوَقْتِ الَّذِي فَعَلَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا فَعَلَ، مِنْ تَحَلُّفِهِ عَنِ الْمَبِيتِ وَاقْبَضِهِ لِمَا قَبَضَ.

۴۔ مسافر کہتا ہے کہ جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو بحر بغداد سے جا رہے تھے تو انھوں نے امام رضا علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ ہر رات جب تک میرے مرنے کی خبر نہ آئے میرے گھر کے دروازے پر سویا کریں۔ مسافر کہتا ہے ہم ہر روز رات کو وہیں میں ان کے لئے فرش پکھلتے تھے وہ عشاء کے بعد آتے اور سو رہتے اور اپنے گھر چلے جاتے۔ یہ صورت چار سال تک رہی۔ ایک رات آئے میں تاخیر ہوئی۔ ہم نے فرش نکھا دیا۔ لیکن حسب معمول نہ آئے، سب گھروالے مفسط و پریشان تھے اور اس کو ایک عظیم مصیبت سمجھا کہ یہ تاخیر ہوئی کیوں۔ جب دوسرا دن ہوا تو آئے اور گھر کے اندر داخل ہوئے۔ اور اُم احمد سے کہا۔ جو چیز میرے باپ نے تمہارے پاس امانت رکھی ہے وہ مجھے دے دو۔

یہ سن کر وہ رونے لگیں۔ منہ پرٹاپنے مارے اور گریبان پھاڑ دیا۔ اور کہنے لگیں۔ واللہ میرا آقا مر گیا۔ حضرت نے فرمایا زبان سے کچھ نہ کہو اور کچھ ظاہر نہ کرو، جب تک حاکم مدینہ کے پاس سرکاری طور پر اطلاع نہ آجائے۔ پس ام احمد نے دو ہزار یا چار ہزار دینار سے بھری پھیلی نکالی اور حضرت کو دی اور حضرت کے سوا کسی اور کو نہ دی اور کہا۔ امام موسیٰ کاظم نے کہا تھا کہ میرے اور ان کے درمیان ایک راز ہے اور اُم احمد امام موسیٰ کاظم کے نزدیک عزیز و گرامی تھیں۔ حضرت نے ان سے کہا۔ اس امانت کی حفاظت کرو۔ اپنے پاس رکھو اور میرے مرنے تک کسی کو اس پر مطلع نہ کرنا۔ جب میں مرحا کوں تو میری اولاد میں سے جو کوئی تمہارے پاس آئے اور تم سے مانگے تو اسے دے دینا اور سمجھ لینا کہ میں مر گیا۔ پس میرے پاس میرے آقا کے مرنے کی علامت آگئی پس حضرت نے وہ امانت لے لی اور گھر والوں سے کہا اسے اپنے پاس محفوظ رکھیں یہاں تک کہ حضرت کے مرنے کی باتا عدہ

خبر آجائے اور یہ کہہ کر حضرت چلے گئے پس میت کے متعلق کوئی خبر نہیں صبح ہم معلوم نہ ہوئی چند ہی روز گزرے تھے کہ سرکاری ڈاک میں مرنے کی خبر آئی ہم نے حساب لگایا اور وقت کی جانچ کی تو وہی وقت تھا جو امام رضا علیہ السلام کے رات کو سونے کے لئے نہ آنے کا تھا اور ام احمد سے امانت لینے کا۔

## نویواں باب

### حالات ائمہ علیہم السلام بلحاظ سن

((باب ۹۰))

حَالَاتِ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ فِي السِّنِّ

۱ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ يَزِيدَ الْكُذَّابِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام : أَكَانَ عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عليه السلام حِينَ تَكَلَّمَ فِي الْمَهْدِ حُجَّةً [۱] اللَّهُ عَلَى أَهْلِ زَمَانِهِ ؟ فَقَالَ : كَانَ يَوْمَئِذٍ نَبِيًّا حُجَّةً [۱] اللَّهُ غَيْرَ مُرْسَلٍ أَمَا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِ حِينَ قَالَ : «إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِي الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْمَنًا كُنْتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا» قُلْتُ : فَكَانَ يَوْمَئِذٍ حُجَّةً لِلَّهِ عَلَى زَكْرِيَّا فِي تِلْكَ الْحَالِ وَهُوَ فِي الْمَهْدِ ؟ فَقَالَ : كَانَ عَيْسَى فِي تِلْكَ الْحَالِ آيَةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَ اللَّهِ لِمَرْيَمَ حِينَ تَكَلَّمَ فَعَبَّرَ عَنْهَا وَكَانَ نَبِيًّا حُجَّةً عَلَى مَنْ سَمِعَ كَلَامَهُ فِي تِلْكَ الْحَالِ ، ثُمَّ صَمَتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ حَتَّى مَضَتْ لَهُ سَنَتَانِ وَكَانَ زَكْرِيَّا الْحُجَّةَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ صَمَتِ عَيْسَى بِسِتِّينَ ثُمَّ مَاتَ زَكْرِيَّا فَوَرِثَهُ ابْنُهُ يَحْيَى الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَهُوَ صَبِيٌّ صَغِيرٌ ، أَمَا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : «يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا» فَلَمَّا بَلَغَ عَيْسَى عليه السلام سَبْعَ سِنِينَ تَكَلَّمَ بِالنَّبُوَّةِ وَالرِّسَالَةِ حِينَ أَوْحَى اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ ، فَكَانَ عَيْسَى الْحُجَّةَ عَلَى يَحْيَى وَعَلَى النَّاسِ أَجْمَعِينَ وَلَيْسَ تَبْقَى الْأَرْضُ يَا أَبَا خَالِدٍ يَوْمًا وَاجِدًا بِغَيْرِ حُجَّةٍ لِلَّهِ عَلَى النَّاسِ مُنْذُ يَوْمِ خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ عليه السلام وَأَسْكَنَهُ الْأَرْضَ ، فَقُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ أَكَانَ عَلِيٌّ عليه السلام حُجَّةً مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ يَوْمَ أَقَامَهُ لِلنَّاسِ وَنَبَّاهُ عِلْمًا وَدَعَاهُمْ إِلَى وِلَايَتِهِ وَأَمْرَهُمْ بِطَاعَتِهِ ، قُلْتُ : وَكَانَتْ طَاعَةُ عَلِيٍّ عليه السلام وَاجِبَةً عَلَى النَّاسِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَعْدَ وَفَاتِهِ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ وَلَكِنَّهُ صَمَتَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ



وَكَانَتِ الطَّاعَةُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَمْنِهِ وَعَالِي عِلِّيٍّ ؑ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتِ الطَّاعَةُ مِنَ اللَّهِ وَمِنْ رَسُولِهِ عَلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ لِعِلِّيٍّ ؑ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ عِلِّيٌّ ؑ حَكِيمًا عَالِمًا .

اے راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کیا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے جب ہم میں کلام کیا تو اپنے اہل زمانہ پر حجت خدا تھے۔ فرمایا بے شک وہ نبی اور حجت خدا تھے رسول نہ تھے کیا تم نے ان کا قول نہ سنا۔ میں اللہ کا بندہ ہوں مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے اور مجھے مبارک قرار دیا ہے جہاں کہیں بھی رہوں اور مجھے ہدایت کی ہے کہ جب تک میں زندہ رہوں، نماز پڑھوں اور زکوٰۃ دوں۔ میں نے کہا اس حالت میں وہ جناب ذکر یا پر حجت خدا تھے جبکہ گہوارہ میں تھے۔ فرمایا۔ عیسیٰ اس حالت میں لوگوں کے لئے اللہ کی آیت تھے اور رحمت تھے اللہ کی طرف سے مریم کے لئے جب انھوں نے کلام کیا اور مریم کی طرف سے ان کی برأت پیش کی۔ وہ نبی اور حجت تھے اس شخص کے لئے جس نے ان کا کلام سنا اس حال میں، اس کے بعد حضرت عیسیٰ خاموش ہو گئے اور دو سال تک کوئی کلام نہ کیا۔

عیسیٰ علیہ السلام کے دو سال خاموش رہنے کے زمانہ میں ذکر یا علیہ السلام لوگوں پر حجت خدا تھے ان کے مرنے کے بعد کتاب و حکمت کے وارث ان کے بیٹے یحییٰ ہوئے درآسمان لیکہ وہ کم سن تھے جب عیسیٰ علیہ السلام سات سال کے ہو گئے تو انھوں نے کلام کیا نبوت و رسالت کے بارے میں جبکہ خدا نے ان پر وحی کی پس عیسیٰ حجت تھے یحییٰ پر اور تمام لوگوں پر اور اسے ابوحنبلہ زمین بغیر حجت خدا کے ایک دن بھی خالی نہیں رہتی، جب سے خدا نے آدم کو پیدا کیا اور روئے زمین پر انھیں ساکن کیا میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں کیا علی علیہ السلام خدا اور رسول کی طرف سے اس امت پر خدا کی حجت تھے حیات رسول میں فرمایا جب سے کہ رسول نے اپنا قائم مقام بنایا اور لوگوں کو ان کی اطاعت کا حکم دیا۔

میں نے کہا کیا حیات رسول میں اور بعد وفات لوگوں پر اطاعت علی واجب تھی فرمایا۔ ہاں۔ لیکن علی ساکت رہے اور امر و نہی الہی میں رسول کی موجودگی میں کوئی بات نہ کی۔ رسول اللہ کی اطاعت ان کی زندگی میں تمام امت پر جس طرح واجب تھی اسی طرح علی پر تھی اور بعد وفات رسول تمام لوگوں پر خدا اور رسول کی طرف سے علی کی اطاعت واجب تھی اور علی حکیم و عظیم تھے۔

۲۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى قَالَ : قُلْتُ لِلزُّنَاضِ ؑ : قَدْ كُنَّا نَسْأَلُكَ قَبْلَ أَنْ يَهَبَ اللَّهُ لَكَ أَبَا جَعْفَرٍ ؑ فَكَفْتُ تَقُولُ : يَهَبُ اللَّهُ لِي غُلَامًا ، فَقَدْ وَهَبَ اللَّهُ لَكَ فَقَرَّ عِيُونُنَا ، فَلَا أَرَانَا اللَّهُ يَوْمَكَ ، فَإِنْ كَانَ كَوْنُ قَالِي مَنْ ؟ فَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ؑ وَهُوَ قَائِمٌ بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَقُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ هَذَا ابْنُ ثَلَاثِ سِنِينَ ؟ قَالَ : وَمَا يَصُرُّهُ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ ، قَدْ قَامَ عِيسَى [بْنُ مَرْيَمَ] بِالْحُجَّةِ وَهُوَ ابْنُ [أَقَلِّ مِنْ] ثَلَاثِ سِنِينَ .

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا قبل امام محمد تقی علیہ السلام کی پیدائش کے ہم نے آپ سے آپ کے جانشین کے متعلق سوال کیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ خدا مجھے لڑکا دیگا چنانچہ خدا نے مجھے دیا جس سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں پس خدا آپ کی موت کا دن نہ دکھلائے لیکن اگر ایسا ہو تو آپ کا جانشین کون ہوگا حضرت نے اپنے ہاتھ سے امام محمد تقی علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا وہ سامنے کھڑے تھے میں نے کہا یہ تو ابھی تین ہی برس کے ہیں فرمایا کہ سنی مانع امامت نہیں۔ عیسیٰ تین ہی سال کے تھے کہ حجت خدا قرار پائے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام قَالَ: قَالَتْ لَهُ: إِنَّهُمْ يَقُولُونَ فِي حَدِيثِكَ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَوْحَى إِلَيَّ دَاوُدَ أَنْ يَسْتَخْلِفَ سُلَيْمَانَ وَهُوَ صَبِيٌّ يَرْعَى الْغَنَمَ، فَأَنْكَرَ ذَلِكَ عَبَادُ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَعُلَمَاؤُهُمْ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ دَاوُدَ عليه السلام أَنْ خُذْ عَصِي الْمَتَكَلِّمِينَ وَعَصَا سُلَيْمَانَ وَاجْعَلْهَا فِي بَيْتٍ وَاحْتُمِ عَلَيْهِمَا بِحَوَاتِيمِ الْقَوْمِ فَإِذَا كَانَ مِنَ الْعَدُوِّ، فَمَنْ كَانَتْ عَصَاهُ قَدْ أَوْرَقَتْ وَأَثْمَرَتْ فَهُوَ الْخَلِيفَةُ، فَأَخْبَرَهُمْ دَاوُدُ عليه السلام، فَقَالُوا: قَدْ رَضِينَا وَسَلَّمْنَا.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے کہا کہ لوگ آپ کی کم سنی کی وجہ سے چیمگیوں کر رہے ہیں خدا نے وحی کی داؤد علیہ السلام کو کہ وہ سلیمان کو اپنا خلیفہ بنائیں دراصل اس لیے کہ وہ بچے تھے اور بکریاں چراتے تھے بنی اسرائیل کے مابوں اور عاملوں نے اس سے انکار کیا۔ خدا نے داؤد علیہ السلام کو وحی کی کہ ان معترضوں سے ایک لاشٹی لو، اور ایک سلیمان سے نو اور دونوں کو ایک گھر میں رکھ دو اور قوم کی مہرین لگا دو۔ دوسرے روز دیکھو جس کی لاشٹی میں پتے لگے ہوں اور پھل بھی ہو وہی خلیفہ ہے داؤد علیہ السلام نے اس کی خبر قوم کو دی وہ راضی ہو گئی اور اس خدائی فیصلہ کو مان لیا۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُضْعَبٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ أَبُو بَصِيرٍ: دَخَلْتُ إِلَيْهِ وَمَعِيَ غُلَامٌ يَقُودُنِي حُمَارِي لَمْ يَبْلُغْ، فَقَالَ لِي: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا احْتَجَّ عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ سِنِّيهِ [أَوْ قَالَ: سَبَلِي عَلَيْكُمْ بِمِثْلِ سِنِّيهِ].

۴۔ ابو بصیر کہتے ہیں۔ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ ایک چارپے سالہ لاکھڑا بچہ لائے گا بڑے ہوئے تھا جو بالغ نہ تھا۔ حضرت نے فرمایا کیا جواب ہوگا کہ تمہارا۔ جب لوگ تم پر حجت لائیں گے اسی عمر کے متعلق اشارہ ہے حضرت حجت کے متعلق جواب پانچ سال کی عمر میں غائب ہوئے

۵۔ سَهْلُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَهْزِيَّانَ، عَنْ عَبْدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرْبَعٍ قَالَ: سَأَلْتُ  
- يَعْنِي أَبَا جَعْفَرٍ (ع) - عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْإِمَامِ، فَقُلْتُ: يَكُونُ الْإِمَامُ ابْنُ أَقَلِّ مِنْ سَبْعِ سِنِينَ؟  
فَقَالَ: نَعَمْ وَأَقَلُّ مِنْ خَمْسِ سِنِينَ، فَقَالَ سَهْلٌ: فَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مَهْزِيَّانَ بِهَذَا فِي سَنَةِ إِحْدَى  
وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا امام کے متعلق آپ نے فرمایا امام سات  
برس سے بھی کم عمر کا ہوتا ہے۔ فرمایا ہاں پانچ سال سے بھی کم۔ یہ روایت کی علی بن مہزیار نے ۲۲۱ھ میں۔

۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْخَيْرِ ابْنِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ وَاقِفًا بَيْنَ يَدَيِ أَبِي الْحَسَنِ  
(ع) بِخُرَاسَانَ، فَقَالَ لِدَقَائِلٍ: يَا سَيِّدِي! إِنْ كَانَ كَوْنُ قَالِي مَنْ؟ قَالَ: إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ ابْنِي،  
فَكَانَ الْقَائِلُ اسْتَصْغَرَ سَنَ أَبِي جَعْفَرٍ (ع)، فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ (ع): إِنْ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَعَثَ  
عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ (ع) رَسُولًا، نَبِيًّا، صَاحِبَ شَرْبَعَةٍ مُبْتَدَأَةٍ فِيهِ أَصْغَرَ مِنَ السِّنِّ الَّذِي  
فِيهِ أَبُو جَعْفَرٍ.

۶۔ راوی کہتا ہے میں خراسان میں امام علیہ السلام کے پاس ٹھہرا ہوا تھا میں نے کہا اے میرے سردار اگر آپ  
کا انتقال ہو جائے تو ہمارا امام کون ہوگا۔ فرمایا۔ میرا بیٹا ابو جعفر گویا راوی کی نظر میں امام محمد تقی علیہ السلام کم سنی کی وجہ  
سے قابل امامت نہ تھے حضرت نے فرمایا۔ خدا نے عیسیٰ کو رسول و نبی بنایا ایسے سن میں جو ابو جعفر کے سن بھی کم تھا۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ (ع) وَ  
قَدْ خَرَجَ عَلَيَّ فَأَخَذْتُ النَّظَرَ إِلَيْهِ وَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَأْسِهِ وَرَجُلَيْهِ، لِأَصِفَ قَامَتَهُ لِأَصْحَابِنَا بِمِصْرَ  
فَبَيَّنَّا أَنَا كَذَلِكَ حَتَّى قَعَدَ، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ! إِنَّ اللَّهَ اخْتَجَّ فِي الْإِمَامَةِ بِمِثْلِ مَا اخْتَجَّ بِهِ فِي النَّبُوَّةِ  
فَقَالَ: «وَأَتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا» «وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ» «وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً» فَقَدْ يَجُورُ أَنْ يُوتَى الْحِكْمَةُ  
وَهُوَ صَبِيٌّ وَ يَجُورُ أَنْ يُؤْتَاهَا وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً.

۷۔ علی بن اسباط نے کہا کہ جب امام محمد تقی علیہ السلام میرے پاس آئے تو میں نے غور سے انکے سر پر نظر ڈالی تاکہ  
میں مصر میں اپنے اصحاب سے آپ کے قد و قامت بیان کروں حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ اے علی خدا نے امامت میں بھی وہی جہت  
رکھی ہے جو نبوت میں ہے اس نے فرمایا ہے ہم نے اس کو حکومت کیچین میں دے دی اور جب پوری قوت کو پہنچا اور چالیس برس  
کا ہوا۔ پس کیچین میں دینا جائز ہے جس طرح چالیس برس بعد حضرت کا مطلب یہ ہے کہ نبوت یا امامت کا انحصار کسی

یوسف  
۱۲/۲۲  
میرزا  
۱۹/۱۱  
احناف  
۳۹/۱۵

سن پر نہیں بھیجی کچن میں نبی ہوئے۔ یوسف چالیس سال بعد۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : يَا سَيِّدِي إِنَّ النَّاسَ يُنْكِرُونَ عَلَيْكَ حَدَاثَةَ سِنِكَ ، فَقَالَ : وَمَا يُنْكِرُونَ مِنْ ذَلِكَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِنَبِيِّهِ عليه السلام : «قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُوا إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي» قَوْلَ اللَّهِ مَا تَبِعَهُ إِلَّا عَلِيُّ عليه السلام وَلَهُ تِسْعُ سِنِينَ وَأَنَا ابْنُ تِسْعٍ سِنِينَ .

۸۔ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے کہا کہ لوگ آپ کی کم سنی کی وجہ سے آپ کی امامت سے انکار کرتے ہیں فرمایا کیا وہ اس قول خدا سے انکار کرتے ہیں اس نے اپنے نبی سے فرمایا۔ تم لوگوں سے کہہ دو کہ میں اور میرا پیرو۔ خدا کی بصیرت کے ساتھ بلاتے ہیں یہی میرا راستہ ہے پس خدا کی قسم میں نے نو سال کی عمر میں پیروی رسول کی تھی اور اب میں بھی نو سال کا ہوں۔

## اکیانوہواں باب امام کو غسل میت امام ہی دیتا ہے

باب ۹۱

أَنَّ الْأِمَامَ لَا يُغْسَلُهُ إِلَّا إِمَامٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ نَجَّيْ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ نَجَّيْ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَّالِ أَوْ غَيْرِهِ، عَنِ الرَّضَا عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : إِنْهُمْ يُحَاجُّونَا يَقُولُونَ : إِنَّ الْأِمَامَ لَا يُغْسَلُهُ إِلَّا الْأِمَامُ قَالَ : فَقَالَ : مَا يُدْرِيهِمْ مَنْ غَسَّلَهُ ، فَمَا قُلْتَ لَهُمْ ؟ قَالَ : فَقُلْتُ : جُمِلْتَ فُذَاكَ قُلْتَ لَهُمْ : إِنْ قَالَ مَوْلَايَ إِنَّهُ غَسَّلَهُ تَحْتَ عَرِشِ رَبِّي فَقَدْ صَدَقَ وَإِنْ قَالَ : غَسَّلَهُ فِي تَخُومِ الْأَرْضِ فَقَدْ صَدَقَ ، قَالَ : لَاهُكَذَا [قَالَ] فَقُلْتُ : فَمَا أَقُولُ لَهُمْ ؟ قَالَ : قُلْ لَهُمْ : إِنْ تَبَيَّ غَسَّلَهُ ، فَقُلْتُ : أَقُولُ لَهُمْ : إِنَّكَ غَسَّلْتَهُ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ .

۱۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ واقفہ فرقہ والے جو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی موت کے قائل نہیں یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ تم کہتے ہو کہ امام کو غسل نہیں دیتا مگر امام لیکن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو تو کسی امام نے غسل دینا بیان نہیں کیا۔ لہذا وہ نہیں مرے۔ فرمایا۔ انھوں نے کیے جانا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو غسل نہیں دیا گیا آخر تم نے

ان سے کیا کہا میں نے ان سے کہا۔ اگر میرا امام یہ کہے کہ ان کو غسل کے نیچے غسل دیا گیا تو سچ ہے۔ فرمایا یہ نہیں۔ میں نے کہا۔ پھر کیا کہوں۔ فرمایا ان سے کہو میں دامام نے ان کو غسل دیا ہے۔ میں نے کہا میں یہی کہوں گا کہ آپ نے ان کو غسل دیا فرمایا۔ ہاں۔ (معتبر روایت یہ ہے کہ امام علیہ السلام باعجاز بغداد پہنچے اور غسل دیا۔)

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُهورٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ : سَأَلْتُ الرَّضَا عَنِ الْإِمَامِ يُعَسِّلُهُ الْإِمَامُ؟ قَالَ : سُنَّةُ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۲۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا کہ امام کو امام غسل دیتا ہے۔ فرمایا۔ تم ان سے کہو میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو غسل دیا ہے میں نے کہا میں یہی کہوں گا کہ آپ نے غسل دیا ہے فرمایا، ہاں۔  
میں نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا، کیا امام کو امام غسل دیتا ہے فرمایا یہ سنت موسیٰ ہے یعنی یہ طریقہ زمانہ موسیٰ سے چلا آ رہا ہے منسوخ نہیں ہوا۔ انھوں نے وادی تہ میں اپنے وصی کو غسل دیا۔

۳۔ وَعَنْهُ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُهورٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ طَلْحَةَ قَالَ : قُلْتُ لِلرَّضَا عَنِ الْإِمَامِ لَا يُعَسِّلُهُ إِلَّا الْإِمَامُ؟ فَقَالَ : أَمَّا تَدْرُونَ مَنْ حَضَرَ لِفُسَيْلِهِ؟ قَدْ حَضَرَ خَبْرٌ مِمَّنْ غَابَ عَنْهُ، الَّذِينَ حَضَرُوا يُونُسَ فِي الْحَبِيبِ حِينَ غَابَ عَنْهُ آبَاؤُهُ وَأَهْلُ بَيْتِهِ.

۳۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ امام کو امام غسل دیتا ہے فرمایا جو مسکر ہیں وہ جانتے ہیں کہ وہاں غسل کے لئے کون حاضر تھا وہ تھے (ملا کر رحمت) جو غائب ہوئے والوں (ملا کر عذاب سے) بہتر ہیں یہ وہی ہیں جو آئے تھے یوسف کے پاس کنوئیں میں جبکہ ان کے ماں باپ اور گھر والے موجود نہ تھے۔ یعنی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو میں نے غسل دیا مدینہ میں اور جبریل نے بغداد میں۔ لفظ امام عام ہے فرشتہ پر بھی (طلاق ہوتا ہے)۔

## بانویاں باب

### موالید الائمہ علیہم السلام

(باب) ۹۲

مَوَالِيدُ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِسْحَاقَ الْعَلَوِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ الرَّزَائِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

سَلِيمَانَ الدَّيْلَمِيَّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : حَجَجْنَا مَعَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي السَّنَةِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا ابْنُهُ مُوسَى عليه السلام ، فَلَمَّا نَزَلْنَا الْأُبُوَاءَ وَضَعَ لَنَا الْعَدَاءُ وَكَانَ إِذَا وَضَعَ الطَّعَامَ لِأَصْحَابِهِ أَكْثَرَ وَأَطَابَ ، قَالَ : فَبَيْنَا نَحْنُ نَأْكُلُ إِذَا أَتَاهُ رَسُولُ حُمَيْدَةَ فَقَالَ لَهُ : إِنَّ حُمَيْدَةَ يَقُولُ : قَدْ أَنْكَرْتُ نَفْسِي وَقَدْ وَجَدْتُ مَا كُنْتُ أَحَدٌ إِذَا حَضَرْتُ وَلَدَيْتِي وَقَدْ أَمَرْتَنِي أَنْ لَا أَسْتَيْفِكَ بِإِبْنِكَ هَذَا ، فَقَامَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَانْطَلَقَ مَعَ الرَّسُولِ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَهُ أَصْحَابُهُ : سَرَّكَ اللَّهُ وَجَعَلْنَا فِدَاكَ فَمَا أَنْتَ صَنَعْتَ مِنْ حُمَيْدَةَ ؟ قَالَ : سَلَّمَهَا اللَّهُ وَقَدَّوْهَبَ لِي غُلَامًا وَهُوَ خَيْرٌ مِنْ بَرٍّ اللَّهُ فِي خَلْقِهِ وَلَقَدْ أَخْبَرْتَنِي حُمَيْدَةُ عَنْهُ بِأَمْرٍ ظَلَمْتُ أَبِي لِأَعْرِفُهُ وَلَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ بِهِ مِنْهَا ، فَقُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ وَمَا الَّذِي أَخْبَرْتَكَ بِهِ حُمَيْدَةُ عَنْهُ ؟ قَالَ : ذَكَرْتُ أَنَّهُ سَقَطَ مِنْ بَطْنِهَا جَيْنَ سَقَطَ وَاجْعَا يَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ ، رَافِعًا رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ، فَأَخْبَرْتَهَا أَنَّ ذَلِكَ أَمَارَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَمَارَةُ الْوَصِيِّ مِنْ بَعْدِهِ .

فَقُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ وَمَا هَذَا مِنْ أَمَارَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَمَارَةِ الْوَصِيِّ مِنْ بَعْدِهِ ؟ فَقَالَ لِي : إِنَّهُ لَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي عُلقَ فِيهَا بِجَدِّي أَتَى آتَ جَدِّي أَبِي بِكَاسٍ فِيهِ شَرْبَةٌ أَرْقُ مِنَ الْمَاءِ وَالْأَيْنُ مِنَ الرَّبْدِ وَأَحْلَى مِنَ الشَّهْدِ وَأَبْرَدُ مِنَ النَّارِ وَأَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ ، فَسَقَاهُ إِيَّاهُ وَأَمَرَهُ بِالْجَمَاعِ ، فَقَامَ فَجَامَعَ ، فَعُلِقَ بِجَدِّي وَلَمَّا أَنْ كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي عُلقَ فِيهَا بِأَبِي أَتَى آتَ جَدِّي فَسَقَاهُ كَمَا سَقَى جَدِّي أَبِي وَأَمَرَهُ بِشَيْءٍ الَّذِي أَمَرَهُ فَقَامَ فَجَامَعَ ، فَعُلِقَ بِأَبِي ، وَلَمَّا أَنْ كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي عُلقَ فِيهَا بِأَبِي أَتَى آتَ أَبِي فَسَقَاهُ بِمَا سَقَاهُمْ وَأَمَرَهُ بِالَّذِي أَمَرَهُمْ بِهِ فَقَامَ فَجَامَعَ فَعُلِقَ بِأَبِي وَلَمَّا أَنْ كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي عُلقَ فِيهَا بِأَبْنِي أَتَانِي آتَ كَمَا أَتَاهُمْ ، فَفَعَلَ بِي كَمَا فَعَلَ بِهِمْ فَقُمْتُ يَعْلَمُ اللَّهُ وَإِنِّي مُسَرَّدٌ بِمَا يَهَبُ اللَّهُ لِي ، فَجَامَعْتُ فَعُلِقَ بِأَبْنِي هَذَا الْمَوْلُودِ فَدُونَكُمْ ، فَهُوَ وَاللَّهُ صَاحِبُكُمْ مِنْ بَعْدِي ،

إِنَّ نُفْطَةَ الْأَمَامِ مِمَّا أَخْبَرْتُكَ وَإِذَا سَكَنَتِ النُّفْطَةُ فِي الرَّحِمِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَأُنْشِيَ فِيهَا الرُّوحُ بِعَثَا اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَكًا يُقَالُ لَهُ حَيَوَانٌ ، فَكَتَبَ عَلَى عَصْدِهِ الْإِيمَانَ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مَبْدَلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ، وَإِذَا وَقَعَ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ وَقَعَ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ رَافِعًا رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ قَامًا وَضَعَهُ يَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ فَإِنَّهُ يُقْبِضُ كُلَّ عِلْمٍ اللَّهُ أَنْزَلَهُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَأَمَّا رَفْعُ رَأْسِهِ إِلَى السَّمَاءِ فَإِنَّ مُنَادِيًا يُنَادِي بِهِ مِنْ بَطْنِ الْعَرْشِ <sup>(١)</sup> مِنْ قَبْلِ رَبِّ الْعِزَّةِ

مِنَ الْأَفْقِ الْأَعْلَى بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ يَقُولُ : يَا فَلَانُ بْنُ فَلَانٍ ! ائْتِ تَنْبِثُ (۱) فَكَلْعَطِيمٌ مَا خَلَقْتُكَ ،  
أَنْتَ صَفَوْتَنِي مِنْ خَلْقِي وَمَوْضِعُ سِرِّي وَعَيْنِي عَلَيَّ وَأَمِينِي عَلَى وَحْيِي وَخَلِيفَتِي فِي أَرْضِي ، لَكَ  
وَلِمَنْ تَوَلَّاكَ أَوْجَبَتْ رَحْمَتِي وَمَنْحَتْ جَنَانِي وَأَخْلَلَتْ جَوَارِي ، ثُمَّ وَعَزَّتْ بِي وَجَلَالِي لَا صَالِيْنَ مِنْ  
عَازَاكَ أَشَدَّ عَذَابِي وَإِنْ وَسَعَتْ عَلَيْكَ فِي دُنْيَايَ مِنْ سَعَةِ رِزْقِي .

فَإِذَا انْقَضَى الصَّوْتُ - صَوْتُ الْمُنَادِي - أَجَابَهُ هُوَ وَاضْعًا يَدَيْهِ رَافِعًا رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ يَقُولُ :  
«شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ» ، قَالَ :  
فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ أَعْظَمَ اللَّهُ الْعِلْمَ الْأَوَّلَ وَالْعِلْمَ الْآخِرَ وَاسْتَحَقَّ زِيَادَةَ الرُّوحِ فِي لَيْلَةِ الْقَدَرِ ، قُلْتُ :  
جُعِلَتْ فِدَاكَ الرُّوحُ لَيْسَ هُوَ جِبْرِئِيلُ ؟ قَالَ الرُّوحُ هُوَ أَعْظَمُ مِنْ جِبْرِئِيلَ ، إِنَّ جِبْرِئِيلَ مِنَ  
الْمَلَائِكَةِ وَإِنَّ الرُّوحَ هُوَ خَلْقُ أَعْظَمُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ (۲) ، أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى :  
وَتَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ ؟

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى وَاحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ الْمُخْتَارِ بْنِ  
زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ مِثْلَهُ .

ابو بصیر سے مروی ہے کہ ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ سفر کیا جس سال ان کے فرزند امام موسیٰ کاظم علیہ السلام پیدا ہوئے جب ہم مقام الباق میں اترے اور صبح کا ناشتہ جو عمدہ بھی تھا اور مقدار میں زیادہ بھی ، ہم سب کے سامنے رکھا گیا تو حمیدہ (مادر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) کا قاصدا آیا اور کہا حمیدہ کہتی ہیں کیا آپ نے عالم غربت میں مجھے بھلا دیا۔ میں وہ آثار پارہی ہوں جو میں وقت ولادت پایا کرتی ہوں آپ نے حکم دیا تھا کہ اس لڑکے کی ولادت سے مجھے بے خبر نہ رکھنا یہ سن کر امام علیہ السلام اٹھ کھڑے ہوئے اور اس آدمی کے ساتھ چلے گئے جب واپس آئے تو اصحاب نے کہا خدا آپ کو خوش رکھے حمیدہ نے آپ کو کیوں بلایا تھا؟ فرمایا خدا نے ان کو صحیح سالم رکھا اور مجھے وہ لڑکا عطا فرمایا جو اس اس کی مخلوق میں سب سے بہتر ہے اور حمیدہ نے مجھے ایسے امر کی خبر دی جسے انھوں نے سمجھا میں نہیں جانتا حالانکہ میں ان سے زیادہ جانتا ہوں۔ میں نے کہا حمیدہ نے کیا بات بتائی فرمایا۔ انھوں نے کہا جب وہ بطن سے جدا ہوئے تو اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور سر آسمان کی طرف اٹھایا میں نے حمیدہ حنا توں سے کہا یہ علامت ہے رسول اور اس کے بعد کے وصی کی ہیں نے کہا وہ کیا علامت ہے جس کا تعلق رسول اور وصی رسول سے ہے فرمایا جب وہ رات آئی جس میں میرے پر داد کا لطف قائم ہوا تو ایک آنے والا (فرشتہ) ایک پیالہ میں ایسا شربت لے کر آیا جو پانی سے زیادہ رقیق مسک سے زیادہ نرم ، شہد سے زیادہ میٹھا (دربرف سے زیادہ ٹھنڈا تھا) اور دودھ سے زیادہ سفید ، وہ ان کو پلایا اور جماع کا

حکم دیا۔ پس انھوں نے ایسا کیا تو میرے جد کا لطف قرار پایا۔

جب وہ رات آئی جس میں میرے باپ کا لطف قرار پایا تو آنے والا (فرستہ) میرے دادا کے پاس آیا جس طرح پر دادا کے پاس آیا تھا اور ان کو وہی پلا یا جو پر دادا کو پلا یا تھا اور وہی حکم دیا۔ پس انھوں نے جماع کیا اور میرے باپ کا لطف قرار پایا، اور جب وہ رات آئی جس میں میرا لطف قرار پایا اور میرے باپ کو بھی وہی صورت پیش آئی اور جب میرے بیٹے کے حمل کا وقت آیا تو وہی صورت میرے لئے پیش آئی۔ میں نے بھی ایسا ہی کیا۔ میں خوش ہوا کہ خدا مجھے بیٹا دیکھا۔ پس میں نے جماع کیا میرے اس بیٹے کا حمل قرار پایا، پس یہ تمہارا امام ہے۔

امام کے استقرارِ محل کی یہ صورت ہوتی ہے جیسا کہ میں نے بیان کیا۔ جب لطف قرار پاتا ہے تو وہ رحم میں چار ماہ ساکن رہتا ہے پھر اس میں رحم پڑ جاتی ہے پھر خدا حیوانِ نافرستہ کو بھیجتا ہے وہ اس کے دل پہ بازو پر یہ آیت لکھتا ہے از دئے صدق و عدل اللہ کا کلمہ تمام ہو گیا۔ خدا کے کلمات کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں وسیع و عظیم ہے۔

اور جب ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے تو اپنے ہاتھ زمین پر رکھتا ہے اور اپنے سر آسمان کی طرف اٹھاتا ہے جب ہاتھ زمین پر رکھتا ہے تو قبضہ میں کرتا ہے ہر اس علم کو جو خدا نے نازل کیا ہے آسمان سے زمین پر اور جب آسمان کی طرف سر اٹھاتا ہے تو ربِّ تعالیٰ کی طرف سے ایک منادی افقِ اعلیٰ سے اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر ندا کرتا ہے اے فلاں بن فلاں تو امرِ دین میں ثابت قدم رہ تاکہ تجھے ثابت قدم رکھا جائے۔ میں نے تجھے کا عظیم کے لئے خلق کیا ہے تو میری مخلوق کا خلاصہ ہے میرے اسرار کا امین ہے میرے علم کا خزانہ ہے میری وحی کا امین ہے اور زمین پر میرا خلیفہ ہے۔

میں نے تیرے لئے اور تجھ سے محبت کرنے والوں کے لئے اپنی محبت کو واجب کیا اور اپنی جنت کو عطا کیا۔ اور میں نے اپنا جوار اس کے لئے جائز کیا۔ قسم ہے اپنے عزت و جلال کی جو تجھ سے عداوت رکھے گا اسے سخت عذاب دوں گا اگرچہ دنیا میں میں نے اسے فارغ البالی دی ہو۔ جب منادی کی یہ آواز رک جائے گی تو وہ جواب دیکھا میں گواہی دیتا ہوں گواہی دی اللہ نے اس امر کی کہ نہیں ہے کوئی معبودِ مگر وہ اور ملائکہ اور صاحبانِ علم نے گواہی دی کہ وہ واحد و یکتا ہے اور عدل کرنے والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ عزیز و عظیم ہے۔

جب وہ یہ کہے گا تو خدا اس کو علمِ اولین و آخرین عطا فرمائے گا اور شبِ قدر میں زیادتِ روح کا مستحق ہوگا۔ میں نے کہا۔ میں آپ پر فدا ہوں کیا۔ جبریلِ روح نہیں ہیں فرمایا۔ جبریلِ ملائکہ سے ہیں اور روحِ مخلوق عظیم ہے جس کا مرتبہ ملائکہ سے زیادہ ہے کیا خدا نے نہیں فرمایا۔ نازل ہوتے ہیں ملائکہ اور روحِ دینی اگر ملائکہ اور روحِ جدا جدا نہ ہوتے تو ان کو علیحدہ علیحدہ ذکر نہ کیا جاتا۔

۲۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ دَاوُدَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا أَحَبَّ أَنْ يَخْلُقَ



الإمام أَمَرَ مَلَكًا فَأَخَذَ شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ تَحْتَ الْعَرْشِ ، فَيَسْقِيهَا أَبَاهُ ، فَمِنْ ذَلِكَ يَخْلُقُ الْإِمَامَ ، فَيَمُكِّثُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَلَيْلَةً فِي بَطْنِ أُمِّهِ لَا يَسْمَعُ الصَّوْتَ ، ثُمَّ يَسْمَعُ بَعْدَ ذَلِكَ الْكَلَامَ ، فَإِذَا وَلِدَ بَعَثَ ذَلِكَ الْمَلَكُ فَيَكْتُبُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ : «وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» فَإِذَا مَضَى الْإِمَامُ الَّذِي كَانَ قَبْلَهُ رُفِعَ لِهَذَا مَنَارٌ مِنْ نُورٍ يَنْظُرُ بِهِ إِلَى أَعْمَالِ الْخَلَائِقِ ، فَيَهْدِيهَا بِحُجَّةِ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ .

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جب کسی امام کو پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ وہ تخت عرش سے پانی لے جا کر اسے پلائے۔ اس طرح امام کو اس سے پیدا کرتا ہے امام چالیس دن رات اس طرح شکم مادر میں رہتا ہے کہ وہ کسی کی آواز نہیں سنتا اس کے بعد وہ کلام سخن لگتا ہے جب پیدا ہوتا ہے تو یہی فرشتہ اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھتا ثمت کلمتہ ربک صدق و عدل الخ جب پہلا امام جاتا ہے تو موجودہ امام کے لئے نور کا ایک منارہ بلند کیا جاتا ہے جس سے وہ اعمال و خلاق کو دیکھتا ہے اور اپنی مخلوق پر اللہ تعالیٰ اس کے وجود سے حجت تمام کرتا ہے۔

۳۔ عَمَّا بَنِي يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَبِيبٍ ، عَنْ مُصَوِّرِ بْنِ يُونُسَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ طَبِيَّانٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَ الْإِمَامَ مِنَ الْإِمَامِ بَعَثَ مَلَكًا فَأَخَذَ شَرْبَةً مِنْ مَاءٍ تَحْتَ الْعَرْشِ ثُمَّ أَوْقَعَهَا أَوْدَعَهَا إِلَى الْإِمَامِ ، فَشَرِبَهَا فَيَمُكِّثُ فِي الرَّحِمِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا لَا يَسْمَعُ الْكَلَامَ ، ثُمَّ يَسْمَعُ الْكَلَامَ بَعْدَ ذَلِكَ ، فَإِذَا وَضَعَتْهُ أُمُّهُ بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِ ذَلِكَ الْمَلَكَ الَّذِي أَخَذَ الشَّرْبَةَ ، فَيَكْتُبُ عَلَى عَصِيهِ الْأَيْمَنِ «وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ» فَإِذَا قَامَ بِهَذَا الْأَمْرِ رَفَعَ اللَّهُ لَهُ فِي كُلِّ بَلَدَةٍ مَنَارًا يَنْظُرُ بِهِ إِلَى أَعْمَالِ الْعِبَادِ .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب اللہ انا دہ کرتا ہے کہ امام سے امام کو پیدا کرے اور فرشتے کو بھیجتا ہے وہ تخت عرش سے پانی لاکر پلاتا ہے امام رحم مادر میں چالیس روز تک کوئی کلام نہیں سنتا۔ اس کے بعد سنتا ہے جب پیدا ہوتا ہے تو خدا اسی فرشتے کو بھیجتا ہے جس نے پانی پلایا تھا وہ اس کے دانتے بازو پر لکھتا ہے آسیدہ ثمت کلمتہ ربک الخ جب وہ صاحب امر امت بنتا ہے تو خدا ہر شہر میں اس کے لئے ایک منارہ نور پیدا کرتا ہے جس کے ذریعہ سے لوگوں کے اعمال کو دیکھتا ہے۔

۴۔ عَمَّا بَنِي يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي مَرْوَانَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّ الْإِمَامَ لَيَسْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ فَإِذَا وَلِدَ خُطَّ بَيْنَ كَتِفَيْهِ «وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» فَإِذَا صَادَ

الْأَمْرُ إِلَيْهِ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ عَمُودًا مِنْ نُورٍ، يُبْصِرُ بِهِ مَا يَعْمَلُ أَهْلُ كُلِّ بَلَدٍ،

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے امام اپنی ماں کے پیٹ میں کلام سنایا ہے اور جب پیدا ہوتا ہے تو اس کے دونوں شانوں پر لکھتا ہے اسیہ۔ تمت کلمۃ ربک الخ جب امر امامت اس کی طرف منتقل ہوتا ہے تو خدا اس کے لئے عمود نور پیدا کرتا ہے جس سے وہ ہر شہر کے لوگوں کا اعمال دیکھتا ہے۔

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: الْأَوْصِيَاءُ إِذَا حَمَلَتْ بِهِمْ أُمَّهَاتُهُمْ أَصَابَهَا قَتَرَةٌ شَبَّاهُ النَّفْسِيَّةِ، فَأَقَامَتْ فِي ذَلِكَ يَوْمَهَا ذَلِكَ، إِنْ كَانَ نَهَارًا أَوْ لَيْلَتَهَا إِنْ كَانَ لَيْلًا، ثُمَّ تَرَى فِي مَنَامِهَا رَجُلًا يُشِيرُهَا بِغِلَامٍ، عَلَيْهِمْ، حَلِيمٍ، فَتَفْرَحُ لِذَلِكَ، ثُمَّ تَنْتَبِهُ مِنْ نَوْمِهَا، فَتَسْمَعُ مِنْ جَانِبِهَا الْيَمَنِ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ صَوْتًا يَقُولُ: حَمَلَتْ بِخَيْرٍ وَتَصِيرُ إِلَى خَيْرٍ وَجِئْتَ بِخَيْرٍ، أَبْشِرِي بِغِلَامٍ، حَلِيمٍ، عَلَيْهِمْ، وَتَجِدُ خَفَةً فِي بَدَنِهَا ثُمَّ لَمْ تَجِدْ بَعْدَ ذَلِكَ امْتِنَاعًا مِنْ جَنْبِهَا وَبَطْنِهَا فَإِذَا كَانَ لَيْسَ مِنْ شَهْرِهَا سَمِعَتْ فِي الْبَيْتِ حِسًا شَدِيدًا، فَإِذَا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الَّتِي تَلِي فِيهَا ظَهَرَ لَهَا فِي الْبَيْتِ نُورٌ تَرَاهُ لَا يَرَاهُ غَيْرُهَا إِلَّا أَبُوهُ، فَإِذَا وَلَدَتْهُ وَلَدَتْهُ قَاعِدًا وَتَقْتَحَتْ لَهُ حَتَّى يَخْرُجَ مُتَرَبِّعًا يَسْتَدِيرُ بَعْدَ وَقُوعِهِ إِلَى الْأَرْضِ، فَلَا يُخْطِيهِ الْقَبِيلَةُ حَيْثُ كَانَتْ يَوْجِيهِ، ثُمَّ يَعْطِسُ ثَلَاثًا يُشِيرُ بِأَصْبَعِهِ بِالْتَحْمِيدِ وَيَقَعُ مَسْرُورًا مَحْتُونًا وَرَبَاعِيَةً مِنْ قُوَّةِ اسْفَلٍ وَنَابَاهُ وَضَاحِكًا، وَمِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ مِثْلُ سَبِكَةِ الذَّهَبِ نُورٌ وَيَقِيمُ يَوْمَهُ وَلَيْلَتَهُ تَسِيلُ يَدَاهُ ذَهَبًا وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ إِذَا وَلِدُوا وَإِنَّمَا الْأَوْصِيَاءُ أَعْلَاقُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ.

۵۔ ابو اسحاق بن جعفر نے کہا کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ جب اماموں کی مائیں حاملہ ہوتی ہیں تو ان کو ایک قسم کی سستی غشی سے ملتی ملتی لاحق ہوتی ہے اگر لطفِ دل میں قرار پاتا ہے تو پورے دن رستی ہے اور اگر رات میں مستقر ہوتا ہے تو تمام رات۔ پھر وہ خواب میں ایک مرد کو دیکھتی ہے جو بشارت دیتا ہے ایک عظیم و عظیم لڑکے کی۔ پس اس سے حاملہ خوش ہوتی ہے اور جب خواب سے بیدار ہوتی ہے تو اسے گھر کے ہر طرف سے ایک آواز سنائی دیتی تم کو عظیم و عظیم لڑکے کی بشارت ہو۔ اب وہ اپنے بدن میں ہلکا پن محسوس کرتی ہے اور پہلو و شکم میں کٹا دگی محسوس کرتی ہے جب نواہ گزر جاتے ہیں تو اپنے گھر میں شدید جھکنا محسوس کرتی ہے جیسے وہ دیکھتی ہے اور سوچا آپ کے اور کوئی نہیں دیکھتا۔ جب اس کو جنتی ہے تو میٹھ کر اللہ اس کے بدن میں کٹا دگی پیدا کرتا ہے اور امام سیدھا پیدا ہوتا ہے زمین پر آنے کے بعد گھوم جاتا ہے اور قبلہ سے منحرف نہیں ہوتا چاہے کسی طرف۔ اس کا رخ ہو۔

پھر میں بار بھینکتا ہے اور اپنی انگلی سے عہد الہی کا اشارہ کرتا ہے وہ مسرور محنتوں پیدا ہوتا ہے اور اس کے چار دانت اوپر کے حصہ میں ہوتے ہیں اور دو دانت ادھر ادھر اور ایسے ہی چھ دانت نیچے ہوتے ہیں اور اس کے سامنے کا حصہ نکھرے سونے کی طرح چمکتا ہے دن میں پیدا ہو یا رات میں اور جب انبیاء پیدا ہوتے ہیں تو یہی صورت ان کے لئے ہوتی ہے اور اوصیاء اور انبیاء کا تشریف تعلق ہے۔

۶- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَبِيبٍ ؛ عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ : رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِنَا أَنَّهُ قَالَ : لَا تَتَكَلَّمُوا فِي الْأِمَامِ فَإِنَّ الْأِمَامَ يَسْمَعُ الْكَلَامَ وَهُوَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ فَإِذَا وَضَعَهُ كَتَبَ الْمَلَكُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ فَإِذَا قَامَ بِالْأُمِّ رُفِعَ لَهُ فِي كُلِّ بَلَدَةٍ مَنَارٌ يَنْظُرُ مِنْهُ إِلَى أَعْمَالِ الْعِبَادِ .

۷- ہمارے بہت سے اصحاب نے بیان کیا کہ امام کے متعلق کلام نہ کرو کیونکہ امام بطن مادر میں کلام کرتا ہے اور جب پیدا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھتا ہے آبیہ نمت کلمۃ ربک الخ جب عہد امامت پر فائز ہوتا ہے تو ہر شہر میں اس کے لئے ایک نورانی مینار بلند کیا جاتا ہے جس کے ذریعہ سے وہ لوگوں کے اعمال کو دیکھتا ہے

۷- عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ : كُنَّا أَنَا وَابْنُ فَضَّالٍ جُلُوسًا إِذْ أَقْبَلَ يُونُسُ فَقَالَ : دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي الْعَمُودِ ، قَالَ : فَقَالَ لِي : يَا يُونُسُ مَا تَرَاهُ ، أَتَرَاهُ عَمُودًا مِنْ حَدِيدٍ يَرْفَعُ لِصَاحِبِكِ؟ قَالَ : قُلْتُ : مَا أَذْرِي ، قَالَ : لِكَيْتَهُ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِكُلِّ بَلَدَةٍ يَرْفَعُ اللَّهُ بِهِ أَعْمَالَ تِلْكَ الْبَلَدَةِ ، قَالَ : فَقَامَ ابْنُ فَضَّالٍ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ وَقَالَ : رَحِمَكَ اللَّهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ لَا تَزَالُ تَعْبِيءُ بِالْحَدِيثِ الْحَقِّ الَّذِي يُعْرِجُ اللَّهُ بِهِ عَنَّا .

۸- راوی یونس کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا اکثر لوگ عمود کے بارے میں سوال کیا کرتے ہیں۔ فرمایا۔ اے یونس! تم نے کیا سمجھا کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ وہ ستون لڑھکے جو تمہارے امام کے لئے بلند کیا جاتا ہے۔ میں نے کہا میں کچھ نہیں جانتا۔ فرمایا۔ وہ ایک فرشتہ ہوتا ہے جو ہر شہر پر متعین ہے جس کے ذریعہ سے خدا ہر شہر کے اعمال کو بلند کرتا ہے جس کو امام دیکھتا ہے۔ پس کو ابن فضال نے حضرت کے سر کو بوسہ دیا اور کہا۔ اے ابو محمد! اللہ آپ پر رحم کرے اور آپ ہمیشہ ایسی احادیث بیان کرتے رہیں جن سے ہمیں خوشی حاصل ہو۔

۸- عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَرِيزٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ

أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لِلْإِمَامِ عَشْرُ عَلَامَاتٍ : يُولَدُ مُطَهَّرًا ، وَإِذَا وَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ وَقَعَ عَلَى رَأْسِهِ رَافِعًا صَوْتَهُ بِالشَّهَادَتَيْنِ ، وَلَا يَجْنُبُ ، وَتَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ ، وَلَا يَتَنَابَّ وَلَا يَتَمَطَّى ، وَيَرَى مِنْ خَلْفِهِ كَمَا يَرَى مِنْ أَمَامِهِ ، وَنَجْوَاهُ كَرَائِحَةُ الْمُسْكِ ، وَالْأَرْضُ مُوَكَّلَةٌ بِسِتْرِهِ وَابْتِلَاعِهِ وَإِذَا لَيْسَ دَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَتْ عَلَيْهِ وَفَقًا وَإِذَا لَيْسَ غَيْرُهُ مِنَ النَّاسِ طَوَّلَهُمْ وَقَصَبُرَهُمْ زَادَتْ عَلَيْهِ شَبْرًا ، وَهُوَ مُحَدَّثٌ إِلَى أَنْ تَنْقُضِيَ آيَاتُهُ .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ امام کی بارہ علامتیں ہیں اول یہ کہ وہ پاک و طہر پیدا ہوتا ہے۔ ختنہ کیا ہوا ہوتا ہے جب شکم مادر سے نکلتا ہے تو اپنی ہتھیلیاں زمین پر رکھتا ہے اور بلند آواز سے کلمہ شہادتیں پڑھتا ہے، جنب نہیں ہوتا۔ نہ وہ جمائی لیتا ہے نہ انگڑائی۔ وہ آگے سے جس طرح دیکھتا ہے اسی طرح پیچھے سے دیکھتا ہے اس کے فضل میں شک کی سبب ہوتی ہے اور زمین اس کی ذمہ دار ہوتی ہے کہ اسے چھپالے اور نگل جائے اور جب وہ زندہ رسول پہنچے تو اس کے جسم پر ٹھیک ہو اور اگر اس کا غیر سینہ تو چاہے لیا ہو یا پست۔ قداک باشت اس سے زیادہ ہوا اور جب تک وہ زندہ رہتا ہے فرشتہ اس سے کلام کرتا ہے۔

## تراویح ال باب

آئمہ علیہم السلام کے ابدان، ارواح و قلوب کی خلقت

۹۳ (باب)

خَلَقَ أَبْدَانِ الْأَئِمَّةِ وَأَرْوَاحَهُمْ وَقُلُوبَهُمْ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي يَحْيَى الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ اللَّهَ خَلَقَنَا مِنْ عَلِيِّينَ وَخَلَقَ أَرْوَاحَنَا مِنْ فَوْقِ ذَلِكَ وَخَلَقَ أَرْوَاحَ شُعَيْنَا مِنْ عَلِيِّينَ وَخَلَقَ أَجْسَادَهُمْ مِنْ دُونِ ذَلِكَ ، فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الْقَرَابَةِ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ وَقُلُوبُهُمْ تَجِنُّ إِلَيْنَا .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق نے ہماری خلقت علیین سے ہے اور ہماری روح کی خلقت ان کے ا فوق اور ہمارے شیعوں کی ارواح کی خلقت علیین سے ہے۔

اور ان کے اجساد کی خلقت دوسری چیز سے ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان کے اور ہمارے درمیان قربت ہے اور ان کے قلوب ہماری

طرت مائل ہیں۔

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ إِسْحَاقَ الرَّعْفَرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ خَلَقَنَا مِنْ نُورٍ عَظَمِيهِ ، ثُمَّ صَوَّرَ خَلْقَنَا مِنْ طِينَةٍ مَخْزُونَةٍ ، مَكْنُونَةٍ ، مِنْ تَحْتِ الْعَرْشِ ، فَاسْكَنَ ذَلِكَ النُّورَ فِيهِ ، فَكُنَّا نَحْنُ خَلْقًا وَبَشَرًا نُورَانِيَيْنِ ، لَمْ يَجْعَلْ لِأَحَدٍ فِي مِثْلِ الَّذِي خَلَقْنَا مِنْهُ نَصِيبًا وَخَلَقَ أَرْوَاحَ شَيْعَتِنَا مِنْ طِينَتِنَا وَأَبْدَانَهُمْ مِنْ طِينَةٍ مَخْزُونَةٍ مَكْنُونَةٍ ، أَشَقَلُ مِنْ ذَلِكَ الطِّينَةِ وَلَمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لِأَحَدٍ فِي مِثْلِ الَّذِي خَلَقَهُمْ مِنْهُ نَصِيبًا إِلَّا لِلْأَنْبِيَاءِ وَلِذَلِكَ صِرْنَا نَحْنُ وَهُمْ النَّاسُ ، وَصَارَ سَائِرُ النَّاسِ مَجْعَالًا لِلنَّارِ وَإِلَى النَّارِ .

۲۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اللہ نے ہم کو اپنے نور عظمیٰ سے پیدا کیا۔ پھر ہماری صورت بنائی اس طینت مخزونہ سے جو تحت عرش تھی پس اس نور کو اس میں ساکن کیا اور ہم خدا کی ایک مخلوق اور نورانی بشر بن گئے جس چیز سے ہم یہ اپنے اور کسی مخلوق کو اس میں حصہ نہیں ملا اور ہماری طینت سے ہمارے شیعوں کی ارواح خلق ہوئیں اور ان کے بدن اس طینت مخزونہ سے خلق ہوئے جو اس طینت کے اسفل میں تھی سوائے انبیاء کے کسی کو اس طینت میں حصہ نہیں ملا اسی لئے ہم اور وہ ایک ہیں اور باقی لوگ تو جہنم کا ایندھن ہیں۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ ، وَوَحْدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ وَغَيْرِهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ رَفَعَهُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِنَّ لِلَّهِ نَهْرًا دُونَ عَرْشِهِ وَدُونَ النَّهْرِ الَّذِي دُونَ عَرْشِهِ نُورٌ نُورُهُ وَإِنْ فِي خَافَتِي النَّهْرِ رُوحَيْنِ مَخْلُوقَيْنِ : رُوحُ الْقُدُسِ وَرُوحُ مَنْ أَمَرَهُ ، وَإِنَّ لِلَّهِ عَشَرَ طِينَاتٍ ، خَمْسَةٌ مِنَ الْجَنَّةِ وَخَمْسَةٌ مِنَ الْأَرْضِ ، فَفَسَّرَ الْجَنَانَ وَقَسَّرَ الْأَرْضَ ، ثُمَّ قَالَ : مَا مِنْ نَبِيٍّ وَلَا مَلِكٍ مِنْ بَعْدِهِ جَبَلُهُ إِلَّا تَفَخَّ فِيهِ مِنْ إِحْدَى الرَّوْحَيْنِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ عليه السلام مِنْ إِحْدَى الطِّينَتَيْنِ - قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الْأَوَّلِ عليه السلام : مَا الْجَبَلُ ؟ فَقَالَ : الْخَلْقُ - غَيْرُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَنَا مِنَ الْعَشْرِ طِينَاتٍ وَتَفَخَّ فِيْنَا مِنَ الرَّوْحَيْنِ جَمِيعًا فَأَطِيبَ بِهَا طَبِيبًا .

وَرَوَى غَيْرُهُ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ : طَبِنَ الْجَنَانُ جَمْعَةً عَدَنَ وَجَعَتِ الْمَاوِي وَجَعَتِ النَّبِيِّ وَالْفِرْدَوْسُ وَالْخُلْدُ وَطَبِنَ الْأَرْضُ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَالْكُوفَةَ وَبَيْتُ الْمَقْدِسِ وَالْحَائِرُ .

۳۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا: عرش الہی کے پاس ایک نہر ہے اور عرش الہی کے نزدیک ایک نور ہے جس نے اس نہر کو روشن بنایا اور اس نہر کے دونوں طرف دو روہیں ملحق فرمائی ہیں۔ روح القدس اور روح من امرہ اور خدا نے دس طینتیں خلق فرمائی ہیں پانچ جنت سے ہیں اور پانچ زمین سے ہیں پھر آپ نے دونوں کی تفسیر بیان کی اور فرمایا جو کوئی نبی یا مرستہ اس کے بعد پیدا ہوا اس میں ان دونوں روہوں میں سے ایک رُوح ڈالی جاتی ہے اور اسی ایک رُوح سے نبی بنایا جاتا ہے اور رادی کہتے ہیں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا: جبیل سے کیا مراد ہے فرمایا ہم اہلبیت سے غیر کی خلقت بدلے خدا نے ہماری خلقت دسوں طینتوں سے کی ہے اور ہم میں دونوں روہیں چھوئی ہیں اور ان کو پوری پاکیزگی عطا کی ہے ابوصامت نے روایت کی ہے کہ جنت کی پانچ مٹی سے مراد جنت عدن، جنت نعیم، جنت الماوی، جنت الفردوس اور جنت النخل ہے اور طینت ارض سے مراد مکہ، مدینہ، کوفہ بیت المقدس اور حائدر کر بلا ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي نَهْشَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ الثُّمَالِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلِيًّا يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَنَا مِنْ أَعْلَىٰ عِلِّيِّينَ وَخَلَقَ قُلُوبَ شِيعَتِنَا مِمَّا خَلَقْنَا وَخَلَقَ أَبْدَانَهُمْ مِنْ دُونِ ذَلِكَ، فَقُلُوبُهُمْ تَهْوِي إِلَيْنَا لِأَنَّا خَلَقْنَا مِنْهَا خُلُقَنَا [مِنْهُ]، ثُمَّ تَلَاهُذِهِ الْآيَةَ: «كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْأَبْرَارِ لَفِي عِلِّيِّينَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا عِلِّيُّونَ» كِتَابٌ مَرْقُومٌ يَشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُونَ، وَخَلَقَ عِدَّةً نَامِنٍ سِجِّينَ وَخَلَقَ قُلُوبَ شِيعَتِهِمْ مِمَّا خَلَقَهُمْ مِنْهُ وَأَبْدَانَهُمْ مِنْ دُونِ ذَلِكَ، فَقُلُوبُهُمْ تَهْوِي إِلَيْهِمْ، لِأَنَّا خَلَقْنَا مِنْهَا خُلُقُوا مِنْهُ، ثُمَّ تَلَاهُذِهِ الْآيَةَ: «كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينَ وَمَا أَدْرَاكَ مَا سِجِّينُ» كِتَابٌ مَرْقُومٌ ۝

۵۔ الحجۃ ثانی سے مروی ہے۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ خدا نے ہمیں طینتیں سے پیدا کیا ہے اور ہمارے شیعوں کے قلوب کو اسی مٹی سے پیدا کیا جس سے ہم کو پیدا کیا اور دوسری مٹی سے یہی وجہ ہے کہ ان کے دل ہماری طرف مائل ہیں کیونکہ وہ ہماری مٹی سے بنے ہیں بجز یہ آیت تلاوت کی۔ نیکیوں کی کتاب طینتیں میں ہے اور تم کیا جانو۔ طینتیں کیا ہے وہ کتاب مرقوم ہے جس کے گواہ مقرب لوگ ہیں اور ہمارے دشمن یحییٰ سے پیدا کئے گئے ہیں اور ان کے مریدوں کے دل انہی کی مٹی سے اور بدین اور مٹی سے، اسی لئے ان کے دل ان کی طرف مائل ہیں بجز یہ آیت پڑھی کتاب فجار سب میں ہے اور تم کیا جانو سب میں کیا ہے وہ کتاب مرقوم ہے۔

# چورالویاں باب

## تسلیم اور فضیلت مسلمین

(باب ۹۴)

التَّسْلِيمُ وَفَضْلُ الْمُتَسَلِّمِينَ

۱- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ أَبِي مُسْكَانٍ، عَنْ سَدِيدٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: إِنِّي تَرَكْتُ مَوَالِيكَ مُخْتَلِفِينَ، يَتَّبِعُ أَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ قَالَ: فَقَالَ: وَمَا أَنْتَ وَذَلِكَ، إِنَّمَا كَلَّفَ النَّاسُ ثَلَاثَةَ: مَعْرِفَةَ الْأُيُمَةِ وَالتَّسْلِيمَ لَهُمْ فِيمَا وَرَدَ عَلَيْهِمْ وَالرَّدَّ إِلَيْهِمْ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ.

۱- سدید سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کہ آپ کے دوست بلحاظ عقائد مختلف ہیں اور ایک دوسرے سے ہزار میں فرمایا تمہارا اس سے کیا مطلب ہے لوگ بلحاظ تکلیف تین طرح کے ہیں اول وہ ہیں جو معرفت آئمہ رکھتے ہیں دوسرے وہ ہیں کہ ان ائمہ کو قبول کرتے ہیں جو ان سے وارد ہیں تیسرے وہ ہیں جو ان سے اختلاف کرتے ہیں

۲- عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْكَاهِلِيِّ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: لَوْ أَنَّ قَوْمًا عِبَدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوْا الزَّكَاةَ وَحَجَّجُوا الْبَيْتَ وَصَامُوا شَهْرَ رَمَضَانَ ثُمَّ قَالُوا لِيَشْيَ صَنَعَهُ اللَّهُ أَوْ صَنَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: أَلَا صَنَعَ خِلَافَ الَّذِي صَنَعَ؟ أَوْ وَجَدُوا ذَلِكَ فِي قُلُوبِهِمْ لَكَانُوا بِذَلِكَ مُشْرِكِينَ، ثُمَّ تَلَا هَذِهِ الْآيَةَ: فَلَا وَرَيْكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ، ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيَسْلَمُوا تَسْلِيمًا، ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: عَلَيْكُمْ بِالتَّسْلِيمِ.

۲- فرمایا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اگر کوئی قوم خدائے وحدہ لا شریک کی عبادت کرے اور نماز پڑھے اور زکوٰۃ دے اور خانہ کعبہ کاج کرے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے پھر کہے کہ جو کچھ اللہ اور اس کے رسول نے تدبیر کی ہے اس کے خلاف انھوں نے کیوں نہ کیا۔ یعنی فعل خدا اور رسول پر اعتراض کرے یا اس کے دل میں بھی اس قسم کا خیال گزرے تو وہ مشرک ہے پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ تیرے رب کی قسم وہ ایمان نہ لائیں گے جب تک اے رسول تم کو اپنے ذاتی اختلافات میں حکم قرار نہ دیں

اور پھر تمہارے فیصلے سے اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں اور تمہارے فیصلہ کو پوری طرح تسلیم نہ کریں، پھر حضرت نے فرمایا۔ تمہارے اوپر خدا اور رسول کے احکام کا تسلیم کرنا واجب ہے۔

۳۔ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَامِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّ عِنْدَنَا رَجُلًا يُقَالُ لَهُ: كَلْبِيبٌ، فَلَا يَجِيءُ عَنْكُمْ شَيْءٌ إِلَّا قَالَ: أَنَا أُسَلِّمُ، فَسَمِعْنَاهُ كَلْبِيبَ تَسْلِيمٍ، قَالَ: فَتَرَحَّمْ عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا التَّسْلِيمُ؟ فَسَكَنَّا، فَقَالَ: هُوَ وَاللَّهِ الْإِحْبَاتُ، قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ» ۝

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا۔ ہمارے قریب ایک شخص ہے جس کا نام کلبیب ہے آپ کی جو بات اس سے بیان کی جاتی ہے وہ کہتا ہے میں نے تسلیم کیا۔ اس لئے ہم نے اس کا نام کلبیب تسلیم رکھ دیا ہے فرمایا اس پر رحم کرو۔ تم جانتے ہو تسلیم کیا ہے ہم خاموش ہو گئے فرمایا۔ وہ قول خدا کے سامنے فروتنی و عاجزی کرتا ہے۔ خدا فرماتا ہے جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے اور اپنے رب کے سامنے فروتنی کی۔

۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ الْخَطَّابِ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ حُجَّادٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَبِيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَّزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا» قَالَ: الْإِفْتِرَافُ التَّسْلِيمُ لَنَا وَالصَّدَقُ عَلَيْنَا وَالْأَلَّا يَكْذِبَ عَلَيْنَا

۴۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی نیک کام کرے گا ہم اس کی نیکی کو زیادہ کریں گے اس آیت کے متعلق اس میں اقرار ہے ہمارے بات کو تسلیم کرنا اور ہمارے قول کی تصدیق کرنا۔ اور ہم پر جھوٹ نہ بولنا۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ بَشِيرِ الدَّهَّانِ، عَنْ كَامِلِ الثَّمَنِيِّ، قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ» أَتَدْرِي مَنْ هُمْ؟ قُلْتُ أَنْتَ أَعْلَمُ قَالَ: قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الْمُسْلِمُونَ، إِنَّ الْمُسْلِمِينَ هُمُ النَّجَبَاءُ، فَالْمُؤْمِنُ غَرِيبٌ فَطَوْبَى لِلْغُرَبَاءِ

۵۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ آپ یہ قد افسح المؤمنون کے متعلق کیا جانتے ہو۔ وہ مومن کون ہے راوی نے کہا۔ آپ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا۔ فلاح پانے والے وہ مومن ہیں جو ہمسارہ احاد کو تسلیم کرنے والے ہیں یہ تسلیم کرنے



والے نجار کہلاتے ہیں پس مومن غریب ہے یعنی اپنے اصلی وطن سے دوران کی تعداد کم ہے وہ یہاں بیگانوں میں زندگی بسر کرتے ہیں پس خوشنہری جنت کی ان غربا کے لئے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنِ الْخَشَّابِ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَاهِبٍ، عَنْ رَبِيعِ الْمُسَلِّي، عَنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ سَرَّ أَنْ يَسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ كُلَّهُ فَلْيَقُلْ: الْقَوْلُ مِنِّْي فِي جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ. قَوْلُ آلِ مُحَمَّدٍ، فِيمَا أَسْرَوْا وَمَا أَعْلَنُوا وَفِيمَا بَلَّغَنِي عَنْهُمْ وَفِيمَا لَمْ يَبْلُغْنِي.

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو کوئی خوش ہونا چاہتا ہے اس پر کہ اس کا ایمان کامل ہو تو اس کو چاہیے کہ آل محمد کے تمام اقوال کے متعلق میرا قول قبول کرے خواہ وہ پوشیدہ ہو یا ظاہر اور وہ کہ جو مجھ تک ان سے پہنچا ہے اور وہ جو مجھ تک نہیں پہنچا۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ زُرَّادَةَ أَوْ بَرِيدٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ: لَقَدْ خَاطَبَ اللَّهُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كِتَابِهِ، قَالَ: قُلْتُ: فِي أَيِّ أَجْرٍ وَوَيْج؟ قَالَ: فِي قَوْلِهِ: «وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاوَوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللَّهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَّابًا رَحِيمًا» فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ (فِيمَا تَعَاقدُوا عَلَيْهِ لَئِنْ أَمَأَ اللَّهُ تَعَدًّا أَلَّا يَرُدُّوا هَذَا الْأَمْرَ فِي بَنِي هَاشِمٍ) ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ (عَلَيْهِمْ مِنَ الْقَتْلِ أَوِ الْعَفْوِ) وَيَسْلِمُوا تَسْلِيمًا.

۷۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اللہ نے اپنی کتاب میں امیر المومنین علیہ السلام سے خطاب کیا ہے راوی کہتے ہیں میں نے پوچھا کہاں فرمایا سورہ نساء کی اس آیت میں اگر وہ لوگ جنہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے تیرے پاس آئیں اور اللہ سے استغفار کریں اور رسول بھی ان کے لئے استغفار کرے تو وہ اللہ کو توبہ قبول کر لیا اور ان کے گنہگاروں کے قسم ہے تیرے رب کی وہ ایمان نہ لائیں گے جب تک اپنے نزاعی معاملات میں اے رسول مجھے اپنا حکم نہ نبالیں ان معاملات میں جن کا عہد کیا ہے اگر خدا محمد کو مار دے تو یہ امر خلافت کو بنی ہاشم میں نہ آئے دیں گے اور اس سے اپنے نفسوں میں کوئی تنگی نہ پائیں گے اس امر میں کہ جو تو نے ان کے متعلق فیصلہ کر دیا ہے اور دل ننگ ہوں گے اس سے جو تو نے فیصلہ کیا ہے قتل یا عفو کا اور یہ کہ تیرے حکم پوری طرح مانیں۔

۸۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:

«الَّذِينَ يَسْمَعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ» إِلَى آخِرِ آيَةٍ قَالَ: هُمُ الْمُسْلِمُونَ لِأَلِ مُحَمَّدٍ، الَّذِينَ إِذَا سَمِعُوا الْحَدِيثَ لَمْ يَنْبَدُوا فِيهِ وَلَمْ يَنْقُصُوا مِنْهُ، جَاءُوا بِهِ كَمَا سَمِعُوهُ.

۸۔ ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ وہ لوگ بات کو سنتے ہیں اور اچھی ہوتی ہے اس کی پیروی کرتے ہیں فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو احادیث آل محمد کو تسلیم کرتے ہیں اور جو سنتے ہیں اس میں کمی کرتے ہیں نہ زیادتی۔ جو انھوں نے سنا وہی بیان کیا۔

## پچانو لو اں باب

جب لوگ اعمال حج سے فارغ ہوں تو اُن پر واجب ہے کہ امام کی خدمت میں حاضر ہوں اور مسائل دین معلوم کریں اور انکی محبت و ولایت کا اظہار کریں

۹۵ (باب)

أَنَّ الْوَاجِبَ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ مَا يَقْضُونَ مَنَاسِكَهُمْ أَنْ يَأْتُوا الْإِمَامَ فَيَسْأَلُوهُ عَنْ مَعَالِمِ دِينِهِمْ وَيُعَلِّمُوهُ وَلَا يَتَرَهُمْ وَمَوَدَّةَ تَرَهُمْ لَهُ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ ابْنِ أَذِينَةَ، عَنِ الْفَضِيلِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: نَظَرَ إِلَى النَّاسِ يَطُوفُونَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: هَكَذَا كَانُوا يَطُوفُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ!! إِنَّمَا أُمِرُوا أَنْ يَطُفُوا بِهَا ثُمَّ يَنْقَرُوا إِلَيْنَا، فَيُعَلِّمُونَا وَلَا يَتَرَهُمْ وَمَوَدَّةَ تَرَهُمْ وَيَعْرِضُوا عَلَيْنَا نَصْرَهُمْ، ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ آيَةَ «فَاجْعَلْ أَفْتِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ».

۱۔ راوی کہتا ہے امام محمد باقر علیہ السلام نے لوگوں کو کعبہ کے گرد طواف کرتے دیکھا۔ فرمایا یہ لوگ جاہلیت میں بھی اسی طرح طواف کیا کرتے تھے انھیں حکم دیا گیا ہے کہ کعبہ کا طواف کر کے ہمارے پاس آئیں اور اپنی ولایت و محبت ہمارے لئے ظاہر کریں اور اپنی نصرت کو ہم پر پیش کریں تب ان کا حج قبول ہوگا، پھر یہ آیت پڑھی (ابراہیمؑ نے خانہ کعبہ بناتے وقت خدا سے دعا کی۔ لوگوں کا دل میری ذریت کی طرف جھکا دینا یعنی ان کے دلوں میں محبت دے دینا)

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّدِّيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، وَنَحْوِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ جَمِيعاً، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ سَدِيدِ بْنِ

فَال : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام وَهُوَ دَاخِلٌ وَأَنَا خَارِجٌ وَأَخَذَ بِيَدِي ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْبَيْتَ فَقَالَ : يَا سَدِيرُ إِنَّمَا أَمْرُ النَّاسِ أَنْ يَأْتُوا هَذِهِ الْأَحْجَارَ فَيَطُوفُوا بِهَا ثُمَّ يَأْتُوا فَيَعْلَمُونَ وَلَا يَتَّبِعُونَ لَنَا وَهَوَقُولُ اللَّهُ : «وَأَنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى» ثُمَّ أَوْ مَأْ يَبْدُوهُ إِلَى صَدْرِهِ : إِلَى وَلَا يَتَّبِعُونَ ، ثُمَّ قَالَ يَا سَدِيرُ فَأَرْبِكَ الصَّادِقِينَ عَنْ دِينِ اللَّهِ ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَى أَبِي حَنِيفَةَ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ وَهُمْ حَلَقٌ فِي الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ : هَؤُلَاءِ الصَّادِقُونَ عَنْ دِينِ اللَّهِ بِمَا هُدَى مِنْ اللَّهِ وَلَا كِتَابٍ مُبِينٍ ، إِنَّ هَؤُلَاءِ الْأَخَابِثَ لَوْ جَلَسُوا فِي بُيُوتِهِمْ فَجَالَ النَّاسُ فَلَمْ يَجِدُوا أَحَدًا يُخْبِرُهُمْ عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَعَنْ رَسُولِهِ ﷺ حَتَّى يَأْتُوا فَتُخْبِرُهُمْ عَنِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَنْ رَسُولِهِ ﷺ .

۲۔ سدید نے روایت کی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا۔ جبکہ میں خانہ کعبہ سے نکل رہا تھا اور وہ داخل ہو رہے تھے میرا ہاتھ پکڑ کر کعبہ کے سامنے آئے اور فرمایا۔ اے سدید لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان پتھروں کے پاس آئیں اور طواف کریں پھر ہمارے پاس آئیں اور اپنی محبت کا اظہار کریں۔ خدا فرماتا ہے میں گناہوں کا بخشنے والا ہوں اس کا جو توبہ کرے اور عمل صالح کرے اور ہدایت یافتہ ہو۔ پھر اپنے دامن سے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا۔ ہماری ولایت کی طرف آئیں پھر فرمایا۔ اے سدید میں تم کو دکھائوں دین خدا سے روکنے والے کو، پھر ابو حنیفہ اور سفیان ثوری کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ اس زمانہ میں یہ ہیں مسجد میں بیٹھے ہیں فرمایا۔ یہ ہیں دین خدا سے روکنے والے، بغیر اللہ اور کتاب میں کی ہدایت کے۔ یہ اخابث جب اپنے گھروں میں بیٹھے ہیں تو لوگ ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں لیکن یہ ان کو نہ خدا کے متعلق کوئی ہریت ہے۔ میں نہ رسول کے متعلق۔

۳۔ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مَعَالَى بْنِ حُجَّابٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ النُّعْمَانِ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام - وَرَأَى النَّاسَ بِمَكَّةَ - مَا يَعْمَلُونَ قَالَ - : فَقَالَ : فَعَالٌ كَفَعَالِ الْجَاهِلِيَّةِ أَمَا وَاللَّهِ مَا أَمْرُوا بِهَذَا وَمَا أَمَرُوا إِلَّا أَنْ يَقْضُوا تَقْضَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ فَيَمُرُوا بِنَا فَيَخْبِرُونَا بِوَلَايَتِهِمْ وَيَعْرِتُوا عَلَيْنَا نَصْرَهُمْ

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے جب لوگوں کو مکہ میں مناسک حج بجالاتے دیکھا تو فرمایا یہ لوگ بھی زمانہ جاہلیت کی طرز عمل کرنے والے ہیں خدا کی قسم صرف اسی کا حکم ان کو نہیں دیا گیا۔ بلکہ یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے نفسوں کی کثافت دور کریں اپنی نذرانہ دہی کو دفار کریں ہمارے پاس آئیں۔ ہماری محبت کا اعلان کریں اور اپنی نصرت کو ہمارے لئے پیش کریں۔

## پچھانولویاں باب

ملائکہ آئمہ علیہم السلام کے گھر میں آتے ہیں اُن کے فرش پر قدم

رکھتے ہیں اور ان کے پاس خبریں لاتے ہیں

(باب) ۹۶

اِنَّ الْاٰیْمَةَ تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بُيُوتَهُمْ وَتَنْظَرُ بُسْطَرَهُمْ وَتَأْتِيهِمْ  
بِالْاَخْبَارِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ اَصْحَابِنَا ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ ، عَنْ وَاسِعِ بْنِ الْبَصْرِیِّ  
قَالَ : كُنْتُ لَا اَزِيدُ عَلٰی اَكْلَةٍ بِاللَّیْلِ وَالنَّهَارِ ، فَرَبَّمَا اسْتَأْذَنْتُ عَلٰی اَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَاجِدُ الْمَائِدَةَ  
قَدْ رُفِعَتْ ، لَعَلِّي لَا اُرَاهَا بَيْنَ يَدَيْهِ ، فَاِذَا دَخَلْتُ دَعَا بِهَا فَاصْبَبَ مَعَهُ مِنَ الطَّعَامِ وَلَا اَتَاذِي بِذَلِكَ  
وَإِذَا عَقَبْتُ بِالطَّعَامِ عِنْدَ غَيْرِهِ لَمْ اَقْدِرْ عَلٰی اَنْ اَقْرَءَ وَلَمْ اَنْتَمِ مِنَ التَّفَحُّعِ ، فَشَكَّوْتُ ذَلِكَ اِلَيْهِ وَاخْبَرْتُهُ  
بِأَنْبِيْ اِذَا اَكَلْتُ عِنْدَهُ لَمْ اَتَاذِي بِهِ . فَقَالَ : يَا اَبَا سَبَّارٍ ! اِنَّكَ تَأْكُلُ طَعَامَ قَوْمٍ صَالِحِينَ . تَصَافِحُهُمُ  
الْمَلَائِكَةُ عَلٰی فُرُشِهِمْ . قَالَ : قُلْتُ وَيَظْهَرُونَ لَكُمْ ؟ قَالَ : فَمَسَحَ يَدَهُ عَلٰی بَعْضِ صِبْيَانِهِ ، فَقَالَ :  
هُمْ اَلْطَفُ بِصِبْيَانِنَا مِنْهَا بِهِمْ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں دن اور رات میں ایک بار سے زیادہ نہیں کھایا کرتا تھا امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت  
میں ایسے وقت میں جاتا جب دسترخوان اُٹھ گیا ہوا اور حضرت کے سامنے کھانے کا سامان نہ ہو۔ ایک بار جو میں حضرت کی خدمت  
میں آیا تو آپ نے دسترخوان پچھوایا اور میں نے حضرت کے ساتھ کھایا لیکن مجھے کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ لیکن اگر کسی اور کے ساتھ  
کھا لیتا تو بے چین رہتا اور نفع کی وجہ سے تین دنہ آتی۔ اس کی خبر میں نے حضرت کو دی۔ فرمایا۔ اے ابوسببار تم کھاتے ہو ان  
لوگوں کا کھانا جو خدا کے نیک بندے ہیں ملائکہ ان کے فرش پر آکر ان سے مصافحہ کرتے ہیں میں نے کہا کیا وہ آپ پر ظاہر ہوتے  
ہیں یہ سن کر حضرت امام علیہ السلام نے اپنے ایک لڑکے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا وہ ہمارے بچوں پر ہم سے زیادہ  
مہربانی کرتے ہیں۔

توضیح :- باب دوم کی ایک حدیث میں بتایا گیا ہے کہ آئمہ ملائکہ کو نہیں دیکھتے۔ اور اس حدیث سے

ثابت ہوتا ہے کہ دیکھتے ہیں علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مرآۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ یہاں مراد یہ ہے کہ فرشتہ کو اصلی صورت میں نہیں دیکھتے۔

۲۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْمَلَاءِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ : يَا حُسَيْنُ - وَضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى مَسَاوِرَ فِي الْبَيْتِ - مَسَاوِرَ طَالَ مَا اتَّكَتَ عَلَيْهَا الْمَلَائِكَةُ وَرُبَّمَا النُّقْطَانُ مِنْ رَغَبِهَا.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ مجھ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے حسین! اور اپنا ہاتھ گھر کے ایک تکیہ پر مار کر کہا: یہ ہے وہ جس پر ملائکہ نے دیر تک تکیہ کیا ہے اور بسا اوقات ہم نے ان کے پروں کے ریزوں کو چنایا ہے۔

۳۔ مُحَمَّدٌ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ : حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ عَطِيَّةَ الْخَمْسِيُّ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ الثَّمَالِيِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام فَأَحْبَسْتُ فِي الدَّارِ سَاعَةً، ثُمَّ دَخَلْتُ الْبَيْتَ وَهُوَ يَلْتَقِطُ شَيْئًا وَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ وَرَاءِ الْبَيْتِ فَنَاولَهُ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ هَذَا الَّذِي أَرَاكَ تَلْتَقِطُهُ أَشْيَاءُ شَيْءٌ هُوَ ؟ فَقَالَ : فَضْلَةٌ مِنْ رَغَبِ الْمَلَائِكَةِ نَجْمُهُ إِذَا حَلَوْنَا، نَجْعَلُهُ سَيْحًا لَا وَلَاؤُنَا، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ وَإِنَّهُمْ لَيَأْتُونَكَمْ ؟ فَقَالَ : يَا أَبَا حَمَزَةَ إِنَّهُمْ لَيَزَاجِمُونَا عَلَى نُكَاثِنَا.

۳۔ ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ میں حضرت علی بن الحسین کی خدمت میں حاضر ہوا کچھ دیر مجھ باہر رکنا پڑا پھر میں اندر داخل ہوا دیکھا کہ حضرت کوئی چیز چن رہے ہیں اور پردہ کے اندر ہاتھ سے ان کو دے رہے ہیں جو گھر میں ہیں میں نے کہا یہ کیا چیز آپ چن رہے ہیں فرمایا یہ ملائکہ کے پروں کے ریشہ ہیں ان کے جلنے کے بعد جب ہم غلوت میں ہوتے ہیں تو ان کو جمع کر کے اطفال کے لئے تعویذ بناتے ہیں میں نے کہا حضور کیا وہ آپ کے پاس آتے ہیں فرمایا ہم اپنی تکیوں سے حرکت نہیں کرتے کہ وہ آجائے ہیں۔

۴۔ مُحَمَّدٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمَزَةَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَا مِنْ مَلَكٍ يَهْبِطُ اللَّهُ فِي أَمْرِ مَا يَهْبِطُهُ إِلَّا بَدَأَ بِالْإِمَامِ، فَعَرَضَ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَإِنْ مُخْتَلَفَ الْمَلَائِكَةُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى صَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ.

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ جو فرشتہ زمین پر کسی امر کے لئے اترتا ہے وہ امام

وقت کے پاس ضرور آتا ہے اور اس امر کو اس کے سامنے پیش کرتا ہے خدا کی طرف سے ملائکہ امام وقت کے پاس آتے جاتے رہتے ہیں۔

## ستانو یواں باب

جن ائمہ علیہم السلام کے پاس آتے ہیں اُن سے احکام دین درپست کرتے ہیں اور ان کے کام انجام دیتے ہیں

(باب ۹۷)

أَنَّ الْجَنَّ يَأْتِيهِمْ فَيَسْأَلُونَهُمْ عَنْ مَعَالِمِ دِينِهِمْ وَيَتَوَجَّهُونَ فِي أُمُورِهِمْ

۱۔ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مُسَاوِرٍ ، عَنْ سَعْدِ الْأَشْكَافِ قَالَ :

أَتَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام فِي بَعْضِ مَا أَتَيْتُهُ فُجِعَلُ يَقُولُ : لَا تَعْجَلْ حَتَّى حَمِيَّتِ الشَّمْسُ عَلَيَّ وَجَعَلْتُ

أَتَتَّبِعُ الْأَقْيَاءَ ، فَمَا لَيْتَ أَنْ خَرَجَ عَلَيَّ قَوْمٌ كَانَتْهُمْ الْجَرَادُ الصَّفَرُ ، عَلَيْهِمُ الْبُتُوكُ قَدِ انْتَهَكْتَهُمُ

الْعِبَادَةَ ، قَالَ : فَوَاللَّهِ لَا نُسَابِي مَا كُنْتُ فِيهِ مِنْ حُسْنِ هَيْئَةِ الْقَوْمِ ، فَلَمَّا دَخَلْتُ عَلَيْهِ قَالَ لِي :

أَرَانِي قَدْ شَفَقْتُ عَلَيْكَ ، قُلْتُ : أَجَلٌ وَاللَّهِ لَقَدْ أَسَابَنِي مَا كُنْتُ فِيهِ ، قَوْمٌ مَرُّوا بِي لَمْ أَدْقَوْمًا أَحْسَنَ

هَيْئَةً مِنْهُمْ فِي زِيَرِي رَجُلٍ وَاجِدٍ ، كَانَ الْأَوَانَهُمُ الْجَرَادُ الصَّفَرُ ، قَدِ انْتَهَكْتَهُمُ الْعِبَادَةَ فَقَالَ :

يَا سَعْدُ رَأَيْتَهُمْ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ : أُولَئِكَ إِخْوَانُكَ مِنَ الْجَنِّ ، قَالَ : فَقُلْتُ : يَا تَوْنُكَ ؟ قَالَ : نَعَمْ

يَا تَوْنُكَ يَسْأَلُونَنَا عَنْ مَعَالِمِ دِينِهِمْ وَحَلَالِهِمْ وَحَرَامِهِمْ .

۱۔ سعد الاشکاف سے مروی ہے کہ میں ایک دن امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آیا۔ حضرت نے فرمایا چھڑھاؤ

اتنی دیر گزری کہ میرے اوپر دھوپ آگئی اور میں ادھر ادھر سیالوں میں اپنے آپ کو بٹھاتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد ایک قوم میری

طرف سے گزری۔ گویا وہ لاعمری میں زرد رنگ ٹڈیوں کی طرح تھے ان پر چادریں پڑی تھیں عبادت نے ان کو انتہائی کمزور

بنادیا تھا اس قوم کے جن صورت نے مجھے اپنی حالت سے غافل بنادیا تھا جب میں حضرت کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا میں نے

تم کو تکلیف دی۔ میں نے کہا میں تو سب تکلیف بھول گیا ان لوگوں کی اچھی صورت دیکھ کر جو میری طرف سے گزرے ٹڈیوں

کی طرح ان کے پیلے رنگ تھے اور عبادت نے ان کو لاعمری بنادیا تھا فرمایا وہ تمہارے بھائی مومن تھے میں نے کہا وہ آپ

کے پاس آتے ہیں فرمایا ہاں آتے ہیں ہم سے مسائل دین اور حرام و حلال کو دریافت کرتے ہیں۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ ابْنِ جَبَلٍ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : كُنَّا بِبَابِهِ فَخَرَجَ عَلَيْنَا قَوْمٌ أَشْبَاهُ الزُّطِّ عَلَيْهِمْ أُذُرٌ وَ أَكْسِيَةٌ ، فَسَأَلْنَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْهُمْ ، فَقَالَ : هَؤُلَاءِ إِخْوَانُكُمْ مِنَ الْجِنِّ .

۲۔ راوی کہتا ہے کہ ہم امام جعفر صادق علیہ السلام کے دروازہ پر تھے کہ ہماری طرف سے ایک قوم گزری، جاؤں کی صورت کی ازاریں پہنے اور چادریں اوڑھے۔ پس ہم نے امام سے ان کے متعلق پوچھا۔ فرمایا یہ تمہارے بھائی ہیں۔ قوم جن سے۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْكَافٍ قَالَ : أَتَيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام أُرِيدُ الْإِذْنَ عَلَيْهِ ، فَإِذَا رِحَالٌ إِيلُ عَلَى الْبَابِ مَصْفُوفَةٌ ، وَإِذَا الْأَصْوَاتُ قَدِ ارْتَفَعَتْ ، ثُمَّ خَرَجَ قَوْمٌ مُعْتَمِنِينَ بِالْعَمَائِمِ يُشْهِوْنَ الزُّطَّ ، قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ أَبْطَأَ إِذْنُكَ عَلَيَّ الْيَوْمَ وَ رَأَيْتُ قَوْمًا خَرَجُوا عَلَيَّ مُعْتَمِنِينَ بِالْعَمَائِمِ فَأَنْكَرْتُهُمْ ؟ فَقَالَ : أَوْ تَدْرِي مَنْ أُولَئِكَ يَا سَعْدُ ؟ قَالَ : قُلْتُ لَا ، قَالَ : فَقَالَ : أُولَئِكَ إِخْوَانُكُمْ مِنَ الْجِنِّ يَأْتُونَنَا فَيَسْأَلُونَنَا عَنْ حَلَالِهِمْ وَ حَرَامِهِمْ وَ مَعَالِمِ دِينِهِمْ .

سخیر الاسکاف راوی ہے کہ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے دروازہ پر آیا اور اذن دخول چاہا۔ ناگاہ کچھ اونٹ قطاروں میں نظر آئے اور آوازیں بلند ہوئیں پھر کچھ لوگ جاؤں سے مشابہ تھروں پر جمائے باندھے تھے۔ جب میں خدمت امام میں آیا تو آپ نے کہا آج آپ نے اذن میں بڑی تاخیر کی اور میں نے ایک قوم کو دیکھا جو عمامے باندھے ہوئے تھے میں نے ان کو نہ پہچانا۔ فرمایا اے سعد کیا تم نے نہیں سمجھا کہ وہ کون تھے میں نے کہا نہیں۔ فرمایا وہ تمہارے بھائی قوم جن سے تھے جو ہمارے پاس اپنے حرام و حلال اور دینی مسائل کو پوچھنے آتے تھے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبَلَدِ ، عَنْ سَدِيدِ بْنِ الصَّرَفِيِّ قَالَ : أَوْصَانِي أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام بِحَوَائِجِ لَهُ بِالْمَدِينَةِ فَخَرَجْتُ ، فَبَيْنَا أَنَا بَيْنَ فَجِّ الرِّوْحَاءِ عَلَى رَاحِلَتِي إِذَا إِنْسَانٌ يَلْوِي نَوْبَهُ قَالَ : فَمِلْتُ إِلَيْهِ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ عَطْشَانٌ فَنَاولْتُهُ الْأَدَاةَ فَقَالَ لِي : لَا حَاجَةَ لِي بِهَا وَنَاولْنِي كِتَابًا بِإِيْنِهِ رَطْبٌ ، قَالَ : فَلَمَّا نَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ إِذَا خَاتَمُ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام ، فَقُلْتُ : مَتَى عَهْدُكَ بِصَاحِبِ الْكِتَابِ ؟ قَالَ : السَّاعَةَ وَإِذَا فِي الْكِتَابِ أَشْيَاءُ يَأْمُرُنِي بِهَا ، ثُمَّ التَفْتُ فَإِذَا

لَسَ عِنْدِي أَحَدٌ ، قَالَ : ثُمَّ قَدِمَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام ، فَلَقِيْتُهُ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ رَجُلٌ أَتَانِي بِكِتَابِكَ وَطِبْنُهُ رَطْبٌ فَقَالَ : يَا سَدِيرُ ! إِنَّ لَنَا خَدَمًا مِنَ الْحِجَافِ إِذَا أَرَدْنَا السَّرْعَةَ بَعَثْنَاهُمْ . وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ : إِنَّ لَنَا أَتْبَاعًا مِنَ الْحِجَافِ ، كَمَا أَنَّ لَنَا أَتْبَاعًا مِنَ الْإِنْسِ ، إِذَا أَرَدْنَا أَمْرًا بَعَثْنَاهُمْ .

۴۔ سدير القير سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے کچھ ضرورتوں کے لئے مدینہ بھیجا میں مکہ سے چلا۔ جب درہ رو جا پہنچا۔ تو میں اپنے اونٹ پر تھا کہ ایک آدمی کو کپڑوں میں پٹنا ہوا دیکھا۔ میں نے گمان کیا کہ شاید وہ پیاسا ہے میں نے ظرف آب اس کی طرف بڑھایا اس نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں، اس نے مجھے تحریر دکھائی جس کی مہرتازہ تھی میں نے ہر پر نظر ڈالی تو وہ امام محمد باقر علیہ السلام کی مہر تھی میں نے اس سے کہا۔ تم نے اس تحریر والے سے کب ملاقات کی تھی اس نے کہا۔ ابھی اس تحریر میں کچھ باتیں ہیں جن کے متعلق تجھے حکم دیا گیا ہے اس کے بعد وہ شخص میری نظروں سے غائب ہو گیا۔ میں امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آیا اور ان سے بیان کیا کہ ایک شخص میرے پاس آپ کی تحریر لایا جس پر آپ کی تازہ مہر تھی فرمایا۔ اے سدير ہمارے کچھ خدمتگار جن ہیں جب جلدی کا کوئی کام ہوتا ہے تو ہم ان کو بھیجتے ہیں۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ ہمارے پیروجن بھی اسی طرح ہیں جیسے انسان، جب ہم چاہتے ہیں تو ان کو بھی کسی کام کے لئے بھیج دیتے ہیں۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ وَتَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ ذَكْوَانَ ، عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ جَعْفَرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي حَكِيمَةُ بِنْتُ مُوسَى عليه السلام قَالَتْ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله واقفاً عَلَى بَابِ بَيْتِ الْحَطَبِ وَهُوَ يَنْتَاجِي وَلَسْتُ أَرَى أَحَدًا ، فَقُلْتُ : يَا سَيِّدِي لِمَنْ تُنَاجِي ؟ فَقَالَ : هَذَا عَامِرُ الزَّهْرَانِيِّ أَتَانِي بِكِتَابِي وَيَشْكُو إِلَيَّ ، فَقُلْتُ : يَا سَيِّدِي أَجِبْ أَنْ أَسْمَعَ كَلَامَهُ ، فَقَالَ لِي : إِنَّكَ إِنْ سَمِعْتَ مِنْ حَكِيمَتِ سَنَةٍ ، فَقُلْتُ : يَا سَيِّدِي أَجِبْ أَنْ أَسْمَعَهُ ، فَقَالَ لِي : إِنْ سَمِعْتَ ، فَاسْتَمِعْتُ فَسَمِعْتُ شَيْئًا مِنَ الصَّغِيرِ وَرَأَيْتُ الْحَكِيمَتِ فَحَكِيمَتِ سَنَةٍ

۵۔ راوی کہتا ہے کہ حکیمہ بنت موسیٰ کاظم علیہ السلام نے بیان کیا کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکڑی کی ٹال کے دروازہ پر کھڑا دیکھا۔ آپ کسی سے بات چیت کر رہے تھے مگر مخاطب نظر نہ آتا تھا میں نے کہا آپ کس سے بات کر رہے ہیں فرمایا یہ عامر زہرانی ہے۔ مجھ سے کچھ پوچھ رہا ہے اور شکایت کر رہا ہے میں نے کہا۔ میں اس کا کلام بھی سننا چاہتی ہوں فرمایا۔ اگر تم نے سننا تو ایک سال تک تم کو بخوار کرے گا۔ میں نے کہا۔ میں تو سننا ہی چاہتی ہوں۔ فرمایا۔ اچھا۔ سنو۔ میں



نے بے بس کسی باریک آواز سنی اور مجھے بخار آیا جو ایک سال تک رہا۔

۶ - عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: بَيْنَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَلَى الْمُنْبَرِ إِذْ أَقْبَلَ ثَعْبَانُ مِنْ نَاحِيَةِ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ، فَهَمَّ النَّاسُ أَنْ يَقْتُلُوهُ، فَأَرْسَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنْ كَفُّوا، فَكَفُّوا وَأَقْبَلَ الثَّعْبَانُ يَسَابِغَانِ حَتَّى أَتَاهُمَا إِلَى الْمُنْبَرِ فَتَطَاوَلَا، فَسَلَّمَ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَأَشَارَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَيْهِ أَنْ يَقِفَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ وَلَمَّا فَرَغَ مِنْ خُطْبَتِهِ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ خَلِيفَتُكَ عَلَى الْجَنِّ وَإِنْ أَبِي مَاتَ وَأَوْصَانِي أَنْ آتِيكَ فَاسْتَطِيعَ رَأْيُكَ وَقَدْ أَتَيْتُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! فَمَا تَأْمُرُنِي بِهِ وَمَا تَرَى؟ فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: أَوْصِيكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَأَنْ تَنْصَرِفَ فَتَقُومَ مَقَامَ أَبِيكَ فِي الْجَنِّ، فَإِنَّكَ خَلِيفَتِي عَلَيْهِمْ، قَالَ: قَوِّدْ عَمْرُو أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَانْصَرَفَ، فَهُوَ خَلِيفَتُهُ عَلَى الْجَنِّ، فَقُلْتُ لَهُ: جَعَلْتُ فِدَاكَ فَبِأَيْتِكَ عَمْرُو، وَذَاكَ الْوَاجِبُ عَلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

۷- جابر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک روز امیر المؤمنین علیہ السلام منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ ایک اڑدہ مسجد کے ایک دروازہ سے آتا دکھائی دیا۔ لوگوں نے اس کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے روکا۔ لوگ رک گئے۔ اڑدہ سیدھا منبر کے پاس آیا۔ امیر المؤمنین علیہ السلام پر سلام کیا۔ حضرت نے اس کو ٹھہر جانے کا اشارہ کیا۔ یہاں تک کہ حضرت خطبہ سے فارغ ہوں جب فارغ ہوئے تو وہ آگے بڑھا۔ آپ نے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا کہ میں عمرو بن عثمان آپ کا خلیفہ ہوں قوم جن پر میرا باپ مر گیا ہے اور اس نے وصیت کی کہ میں آپ کے پاس آؤں اور آپ کی رائے معلوم کروں۔ پس آپ کا میرے لئے کیا حکم ہے۔ حضرت نے فرمایا۔ میں تجھے اللہ سے ڈرنے کی ہدایت کرنا ہوں اور تُو اپنے باپ کا قائم مقام بن کر اپنی قوم پر حکومت کر۔ تو ان پر میرا خلیفہ ہے۔ پس وہ حضرت سے رخصت ہو کر چلا گیا اور قوم جن میں حضرت کا خلیفہ قرار پایا۔ میں نے کہا کیا عمرو پر یہ واجب تھا کہ وہ آپ کے پاس آئے۔ فرمایا۔ ہاں۔

۷ - عَلِيُّ بْنُ خَتَّابٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ، عَنْ ثَعْبَانَ بْنِ أَوْرَمَةَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: كُنْتُ مَرَامِلًا لَجَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجَعْفِيِّ، فَلَمَّا أَنْ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ دَخَلَ عَلِيُّ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَوْدَعَهُ وَخَرَجَ مِنْ عِنْدِهِ وَهُوَ مَسْرُورٌ حَتَّى وَرَدْنَا لَا خَيْرَ لَهُ أَوَّلَ مَنْزِلٍ نَعْدِلُ مِنْ قَيْدِ إِلَى الْمَدِينَةِ يَوْمَ جُمُعَةٍ، فَصَلَّيْنَا الرِّوَالَ، فَلَمَّا نَهَضَ بِنَا الْبَعِيرُ إِذَا أَنَا بِرَجُلٍ طَوَالِ آدَمَ

عَنْ كِتَابٍ فَأَمَّا جَابِرٌ فَأَمَّا لَهُ فَمَسْلُكُهُ وَوَضَعُهُ عَلَى عَيْنَيْهِ وَإِذَا هُوَ : مِنْ شَرِّ بْنِ عَلِيٍّ إِلَى  
 > بِنِ بْنِ زَيْدٍ وَغَيْرِهِمْ أَشْرَأُ نَفْسًا . فَقَالَ لَهُ : مَتَى عَهْدُكَ بِسَيِّدِي ؟ فَقَالَ : الشَّاعَةَ فَقَالَ لَهُ :  
 قَبْلَ الصَّلَاةِ أَوْ بَعْدَ الصَّلَاةِ ؟ فَقَالَ : بَعْدَ الصَّلَاةِ ، فَقَالَ الْخَاتَمُ وَأَقْبَلَ يَقْرُؤُهُ وَيَقْبِضُ وَجْهَهُ حَتَّى  
 أَتَى عَلَى آخِرِهِ ، ثُمَّ أَمْسَكَ الْكِتَابَ فَمَا رَأَيْتُهُ ضَاحِكًا وَلَا مَسْرُورًا حَتَّى وَافَى الْكُوفَةَ ، فَلَمَّا  
 وَافَيْنَا الْكُوفَةَ لَيْلًا بَتُّ لَيْلَتِي ، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُهُ إِعْظَامًا لَهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ خَرَجَ عَلَيَّ وَفِي عُنُقِهِ  
 كِمَابٌ ، قَدْ عَلَقَهَا وَقَدْ رَكِبَ قَصَبَةً وَهُوَ يَقُولُ : « أَحَدُ مَنْصُورٍ بَيْنَ جُمْهُورٍ أَمِيرًا غَيْرَ مَأْمُورٍ ، وَ  
 أَبْنَاءُ مِنْ نَحْوِ هَذَا فَتَنَظَّرَ فِي وَجْهِهِ وَنَظَرْتُ فِي وَجْهِهِ فَلَمْ يَقُلْ لِي شَيْئًا وَلَمْ أَقُلْ لَهُ وَأَقْبَلْتُ أَبْكِي  
 لِمَا رَأَيْتُهُ ، وَاجْتَمَعَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِ الصَّبِيَّانُ وَالنَّاسُ وَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ الرَّحْبَةَ وَأَقْبَلَ يَدُورُ مَعَ الصَّبِيَّانِ  
 وَالنَّاسُ يَقُولُونَ : جُنَّ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ . جُنَّ

فَوَاللَّهِ مَا مَضَتْ الْأَيَّامُ حَتَّى وَرَدَ كِتَابُ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ إِلَيَّ وَإِلَيْهِ أَنْ انْظُرْ رَجُلًا  
 يُقَالُ لَهُ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ الْجُعْفِيُّ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ وَابْعَثْ إِلَيَّ بِرَأْسِهِ ، فَالْتَفَتَ إِلَيَّ جُلُسَائِهِ فَقَالَ  
 لَهُمْ : مَنْ جَابِرُ بْنُ زَيْدٍ الْجُعْفِيُّ ؟ قَالُوا : أَصْلَحَكَ اللَّهُ كَانَ رَجُلًا لَهُ عِلْمٌ وَفَضْلٌ وَحَدِيثٌ وَحَجٌّ  
 فَجُنَّ وَهُودًا فِي الرَّحْبَةِ مَعَ الصَّبِيَّانِ عَلَى الْقَصَبِ يَلْعَبُ مَعَهُمْ قَالَ : فَأَشْرَفَ عَلَيْهِ فَإِذَا هُوَ مَعَ  
 الصَّبِيَّانِ يَلْعَبُ عَلَى الْقَصَبِ ، فَقَالَ : الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِنْ قَتْلِهِ ، قَالَ : وَلَمْ تَمُضِ الْأَيَّامُ  
 حَتَّى دَخَلَ مَنْصُورٌ بَيْنَ جُمْهُورٍ الْكُوفَةَ وَصَنَعَ مَا كَانَ يَقُولُ جَابِرٌ .

۷۔ راوی کہتا ہے میں اور جابر بن زید جعفری سفر حج پر ایک ہی اونٹ پر تھے جب ہم مدینہ پہنچے تو جابر امام محمد باقر  
 علیہ السلام سے ملنے گئے جب وہاں سے لوٹ کر آئے تو خوش و خرم تھے جب ہم منزل انیسویہ پر پہنچے جو اتنی ہی دور ہے جیسے مکہ مکرمہ  
 سے منزل نید، مدینہ کی طرف جمعہ کا دن تھا۔ ہم نے نماز ظہر پڑھی اور جب اونٹ پر بیٹھ کر چلنے لگے تو ایک شخص بڑے لمبے قد کا آیا  
 جس کے پاس ایک خط تھا جو اس نے جابر کو دیا۔ جابر نے اسے کر لے چوما اور آنکھوں سے لگایا۔ یہ خط امام محمد باقر علیہ السلام  
 کا تھا جس پر تانہ مہر لگی ہوئی تھی جابر نے اس سے پوچھا۔ تم امام کے پاس سے کب پلے تھے۔ اس نے کہا۔ ابھی ابھی (یہ قاصد قوم جن  
 سے تھا) جابر نے کہا۔ قبل نماز یا بعد نماز اس نے کہا۔ بعد نماز جابر نے ہر توڑی اور خط پڑھنے لگا۔ اس کے چہرے سے پریشانی  
 کا اظہار ہو رہا تھا اس نے خط کو اپنے پاس رکھ لیا۔ اس کے بعد میں نے اس کو پھرتے ہوئے اور خوش ہوتے پھر نہ دیکھا اس  
 کے بعد ہم کوفہ کی طرف پلے۔ جب کوفہ پہنچے تو میں نے اپنے مقام پر رات بسر کی۔ جب صبح ہوئی تو میں جابر کو سلام کرنے کے لئے  
 گیا۔ میں نے اس کو اس حال میں دیکھا کہ اس کے گلے میں ایک تھیلی لٹکے ہوئے اور لکڑی پر سوار ہے اور کہہ رہا ہے منصور بن جهمو

کوئیں دیکھ رہا ہوں۔ ایسا امیر جس پر کسی کا حکم نہیں اور اسی مضمون کے کچھ اشعار پڑھ رہا تھا اس نے مجھے دیکھا اور میں نے اس کو۔ لیکن اس نے مجھ سے کچھ کہا نہیں اور نہ میں نے کوئی بات کی۔

میں اس حال میں انھیں دیکھ کر رونے لگا۔ میرے پاس ادراجا بر کے پاس بہت سے لڑکے اور بڑے جمع ہو گئے اور لوگ کہہ رہے تھے جابر دلولے ہو گئے وہ اسی حال میں کوفہ کے محلہ رجبہ میں پہنچے اور لڑکوں اور آدمیوں کے ساتھ ادھر ادھر گھومنے لگے چند روز نہ گزرے تھے کہ ہشام بن عبد المطلب نے والی کوفہ کو لکھا کہ جابر کو تلاش کرو اور قتل کر کے اس کا سر میرے پاس بھیج دو۔ اس نے اپنے درباریوں سے پوچھا یہ جابر کون ہے انھوں نے کہا یہ شخص صاحب علم و فضل ہے عالم حدیث ہے اور حاجی ہے لیکن مجنوں ہو گیا ہے کوفہ کے محلہ رجبہ میں لکڑی کے گھوڑے پر سوار لڑکوں کے ساتھ کھیلتا سہرا ہے حاکم کوفہ یہ سن کر بغرض تصدیق رجبہ میں پہنچا تو دیکھا وہ بچوں کے ساتھ اپنے لکڑی کے گھوڑے پر سوار لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں یہ دیکھ کر اس نے کہا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے مجھے ان کے قتل سے بچا لیا۔ چند روز نہ گزرے تھے کہ منصور عباسی (غالبا کاتب نے ابن جہر غلطی سے لکھا ہے) کوفہ میں داخل ہوا اور اس نے وہی کیا جو جابر نے کیا تھا۔

## امٹانویواں باب

اُمّہ علیہم السلام اپنی حکومت میں دُاود و سلیمان علیہما السلام کی طرح بغیر مینہ فیصلہ کرتے ہیں

(باب ۹۸)

(فِي الْاَيْمَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ اَتَهُمْ اِذَا ظَهَرَ اَمْرُهُمْ حَكَمُوا بِحُكْمِ دَاوُدَ وَ آلِ دَاوُدَ وَلَا يَسْأَلُونَ الْبَيِّنَةَ ، عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَالرَّحْمَةُ وَالزَّيْصَانُ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ فَضْلِ الْاَعْوَرِ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّادِ قَالَ: كُنَّا زَمَانَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام حِينَ قُبِضَ نَسْرَدُ دَاوُدَ لَارَاعِي لَهَا، فَلَقِينَا سَالِمَ بْنَ أَبِي حَفْصَةَ، فَقَالَ لِي: يَا اَبَا عُبَيْدَةَ مَنْ اِمَامُكَ؟ فَقُلْتُ: اَيُّمَنِّي آلُ عَجَبٍ فَقَالَ: هَلَكْتَ وَاهْلَكَتْ اَمَّا سَمِعْتَ اَنَا وَاَنْتَ اَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ عَلَيْهِ اِمَامٌ مَاتَ مَيِّتَةً جَاهِلِيَّةً؟ فَقُلْتُ: بَلَى لَعَمْرِي وَلَقَدْ كَانَ قَبْلَ ذَلِكَ يَثَلُثُ اَوْ نَحْوَهَا دَخَلَتْ عَلَيَّ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَرَزَقَ اللَّهُ الْمَعْرِفَةَ، فَقُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: اِنْ سَالِمًا قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا، قَالَ: فَقَالَ: يَا اَبَا عُبَيْدَةَ اِنَّهُ لَا يَمُوتُ مَيِّتَةً حَتَّى يُخَلَّفَ مِنْ بَعْدِهِ مَنْ يَعْمَلُ بِمِثْلِ عَمَلِهِ، وَيَسِيرُ بِسِيرَتِهِ، وَيَدْعُو اِلَى مَا دَعَا اِلَيْهِ، يَا اَبَا عُبَيْدَةَ اِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْ مَا اُعْطِيَ دَاوُدُ اَنْ اُعْطِيَ سُلَيْمَانُ، ثُمَّ قَالَ: يَا اَبَا عُبَيْدَةَ اِذَا قَامَ قَائِمُ آلِ عَجَبٍ عليه السلام

حُكْمُ بِحُكْمِ دَاوُدَ وَسَلِيمَانَ [وَلَا يَسْأَلُ بَيِّنَةً]

۱۔ ابو عبیدہ سے مروی ہے کہ جب امام محمد باقر علیہ السلام کا انتقال ہوا تو میں موجود تھا۔ ہم اس طرح متروک تھے جیسے وہ بکری جس کا چرواہا نہ ہو۔ اور ہم سے سالم ابن ابی حفصہ نے ملاقات کی وہ مجھ سے کہنے لگا۔ اب تمہارا امام کون ہے میں نے کہا۔ آل محمد کے امام، اس نے کہا۔ تم خود بھی ہلاک ہوئے اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا۔ کیا تم نے نہیں سنا کہ امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جو کوئی ایسی حالت میں مر گیا کہ اس کا کوئی امام نہیں تو وہ کفر کی موت مرا میں نے کہا اپنی جان کی قسم فرودا ایسا ہی ہے اور اس سے پہلے بھی۔ وہ دو تین مرتبہ ایسا کہہ چکا تھا میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کی سالم ایسا ایسا کہتا ہے فرمایا۔ اے ابو عبیدہ ہم میں سے جو کوئی مرنا ہے تو ضرور اپنے بعد ایسے شخص کو چھوڑے جس کی مثل مل کرنے والا ہو اور اسی کی سی سیرت رکھتا ہو۔ اسی کی طرح خدا کی طرف بلانے والا ہو۔ اے ابو عبیدہ! جو داؤد کو خدا نے عطا کیا تھا۔ اس کے پانے میں سلیمان کے لئے کوئی چیز مانع نہیں ہوتی پھر فرمایا۔ اے ابو عبیدہ جب قائم آل محمد کا ظہور ہوگا تو وہ داؤد سلیمان علیہما السلام کی طرح بنیبر گواہ لئے مقدمات کا فیصلہ کریں گے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: لَا تَذْهَبِ الدُّنْيَا حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مُبْتَلًى بِحُكْمِ دَاوُدَ وَلَا يَسْأَلُ بَيِّنَةً، يُعْطِي كُلَّ نَفْسٍ حَقَّهَا.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ جب تک دنیا چلتی رہے گی ایک شخص مجھ سے اس کے خاتمہ سے پہلے ظاہر ہوگا جو آل داؤد کی طرح حکومت کرے گا اسے مقدمات کے فیصلہ میں گواہ کی ضرورت نہ ہوگی وہ ہر شخص کو اس کا حق دے گا۔

۳۔ مُحَمَّدٌ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَمَّارِ الشَّابَّاطِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: بِمَا تَحْكُمُونَ إِذَا حَكَمْتُمْ؟ قَالَ: بِحُكْمِ اللَّهِ وَحُكْمِ دَاوُدَ فَإِذَا وَزَعَيْنَا الشَّيْءَ الَّذِي لَيْسَ عِنْدَنَا، تَلَقَّانَا بِهِ رُوحُ الْقُدُسِ.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ جب آپ کسی قضیہ کا فیصلہ کرتے ہیں تو کیسے کرتے ہیں فرمایا حکم خدا کے اس طرح جیسے داؤد علیہ السلام کرتے تھے جب کوئی ایسا معاملہ سامنے آتا ہے جس کا حکم ہم کو نہ ہو تو روح القدس ہم کو بتا دیتی ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى الْحَلَبِيِّ، عَنْ عِمْرَانَ

بْنِ أَعْيَنَ ، عَنْ جُعَيْدِ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ سَأَلْتُهُ بِأَيِّ حُكْمٍ تَحْكُمُونَ ، قَالَ : حُكْمَ آلِ دَاوُدَ ، فَإِنْ أَغْيَانَا شَيْءٌ تَلَقَّانَا بِهِ رُوحُ الْقُدُسِ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے علی بن الحسین سے پوچھا کہ آپ کس طرح فیصلہ کرتے ہیں فرمایا آل داؤد کی طرح، اور جب ہم کسی چیز سے عاجز ہوتے ہیں تو روح القدس کے ذریعہ بتا دیا جاتا ہے۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ عَمَّارِ الشَّابَاطِيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا مَنَزِلَةُ الْأُئِمَّةِ؟ قَالَ : كَمَنَزِلَةِ ذِي الْقَرْنَيْنِ وَ كَمَنَزِلَةِ يُوشَعَ وَ كَمَنَزِلَةِ آصَفَ صَاحِبِ سُلَيْمَانَ ، قَالَ : فِيمَا تَحْكُمُونَ؟ قَالَ : بِحُكْمِ اللَّهِ وَ حُكْمِ آلِ دَاوُدَ وَ حُكْمِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَ يَتَلَقَّانَا بِهِ رُوحُ الْقُدُسِ .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ ائمہ کی منزلت کیلئے فرمایا وہی جو ذوالقرنین کی ہے یا یوشع کی یا آصف وزیر سلیمان کی۔ راوی نے کہا آپ قضا کا فیصلہ کیسے کرتے ہیں فرمایا جو حکم اللہ دیتا ہے اس کے مطابق اور آل داؤد کے مطابق اور محمد مصطفیٰ کے فیصلے کے مطابق اور ہماری تلقین روح القدس سے ہوتی ہے۔

## ننانویواں باب

آل محمد علیہم السلام سرشتیہ علم ہیں جس سے لوگ سیراب ہوتے ہیں  
(باب ۹۹)

أَنْ مُسْتَقَى الْعِلْمِ مِنْ بَيْتِ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبِي الْحَسَنِ صَاحِبِ الدَّلِيلِ قَالَ : سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ - وَ عِنْدَهُ أُنَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ - : عَجَبًا لِلنَّاسِ أَنْهُمْ أَخَذُوا عِلْمَهُمْ كُلَّهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَعَمِلُوا بِهِ وَ اهْتَدَوْا وَ يَرَوْنَ أَنَّ أَهْلَ بَيْتِهِ لَمْ يَأْخُذُوا عِلْمَهُ وَ نَحْنُ أَهْلُ بَيْتِهِ وَ دَرَجَتُهُ ، فِي مَنَازِلِنَا نَزَلَ الْوَحْيُ وَ مِنْ عِنْدِنَا خَرَجَ الْعِلْمُ إِلَيْهِمْ ، أَفَيَرَوْنَ أَنَّهُمْ عَمِلُوا وَ اهْتَدَوْا وَ جِهَلْنَا نَحْنُ وَ ضَلَلْنَا ، إِنَّ هَذَا لَمُحَالٌ .

۱۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا، آپ کے پاس کچھ لوگ کوفہ کے بیٹھے ہوئے تھے مجھے

تعجب ہے ان لوگوں پر جو یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے کل علم حاصل کیا رسول اللہ سے اور اس پر عمل کیا اور ہدایت پائی اور آنحضرت کے اہل بیت نے ان کا علم حاصل نہ کیا۔ دراصل انھیں ہم حضرت کے اہل بیت اور ان کی ذریت ہیں ہمارے گھروں میں وحی نازل ہوئی اور لوگوں کو علم ہمارے گھر سے حاصل ہوا کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انھوں نے تو علم حاصل کیا اور ہدایت پائی اور ہم جاہل رہے اور گمراہ ہوئے۔ یہ امر محال ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ سَبَّاحِ الْمُرِّي، عَنْ الْحَارِثِ بْنِ حُصَيْرَةَ، عَنْ الْحَكَمِ بْنِ عُثَيْبَةَ قَالَ: لَقِيَ رَجُلًا الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْقُعْلِيَّةِ وَهُوَ يُرِيدُ كَرْبَلَاءَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مِنْ أَيِّ الْبِلَادِ أَنْتَ؟ قَالَ: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: أَمَا وَاللَّهِ يَا أَخَا أَهْلِ الْكُوفَةِ لَوْ لَقِيتُكَ بِالْمَدِينَةِ لَأَرَيْتُكَ أَثَرَ جَبْرِئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ دَارِنَا وَنُزُولِهِ بِالْوَحْيِ عَلَى جَدِّي، يَا أَخَا أَهْلِ الْكُوفَةِ أَفَمَسْتَقَى النَّاسِ الْعِلْمَ مِنْ عِنْدِنَا، فَعَلِمُوا وَجَهِلْنَا؟ هَذَا مَا لَا يَكُونُ.

۲۔ راوی کہتا ہے منزل ثعلبیہ پر ایک شخص امام حسین علیہ السلام سے ملا جبکہ آپؑ کو بلجا رہے تھے جب وہ حضرت کے پاس آیا تو سلام کیا۔ حضرت نے پوچھا تم کس شہر کے رہنے والے ہو۔ اس نے کہا۔ میں کوفہ کا باشندہ ہوں فرمایا۔ اے کوئی بھائی اگر تو مجھے مدینہ میں ملتا تو میں تجھ کو اپنے گھر میں جبرئیل کا وہ نشان اور میرے جد پر وحی آنے کی جگہ دکھاتا۔ اے مرد کوئی لوگوں نے ہمارے سرخسپہ علم سے سیرابی حاصل کی۔ پس کیونکر ممکن ہے کہ وہ تو عالم ہو جائیں اور ہم جاہل رہیں یہ نہیں ہو سکتا۔

## سوال باب

جو امر حق لوگوں کے پاس ہے وہ ان کو آئمہ طہیمہ السلام سے

ملا ہے اور جو ان سے نہیں وہ باطل ہے

((باب ۱۰۰))

أَنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْحَقِّ فِي يَدِ النَّاسِ إِلَّا مَا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ لَمْ يَخْرُجْ مِنْ عِنْدِهِمْ فَهُوَ بَاطِلٌ

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ : لَيْسَ عِنْدَ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ حَقٌّ وَلَا صَوَابٌ وَلَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَقْضِي بِقَضَاءِ حَقٍّ إِلَّا مَا خَرَجَ مِنْهُ أَهْلُ الْبَيْتِ وَإِذَا تَشَعَّبَتْ بِهِمُ الْأُمُورُ كَانَ الْخَطَاءُ مِنْهُمْ وَالصَّوَابُ مِنْ عَلِيِّ عليه السلام .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ نہیں ہے کسی کے پاس حق اور صواب اور نہ کسی نے حکم خدا کے مطابق حق کا فیصلہ کیا مگر یہ کہ ہم اہلبیت ہی سے اس کو ملتا ہے اور جب ایسے امور ان سے شائع ہوں تو ان میں جو مبنی برخطا ہوں گے وہ ان کی طرف سے ہوں گے اور جو مبنی برثواب ہوں گے وہ علی علیہ السلام کی طرف سے ہوں گے۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ مُنْثَرٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ قَالَ : كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ يَسْأَلُهُ عَنْ قَوْلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ ، فَلَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنبَأْتُكُمْ بِهِ ، قَالَ : إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ عِنْدَهُ عِلْمٌ شَيْءٍ إِلَّا خَرَجَ مِنْ عِنْدِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ، فَلْيَذْهَبِ النَّاسُ حَيْثُ شَاؤُوا ، فَوَاللَّهِ لَيْسَ الْأَمْرُ إِلَّا مِنْ هَهُنَا ، وَأَشَارَ يَدِهِ إِلَى بَيْتِهِ .

۲۔ زرادہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا جبکہ ایک مرد کوئی نے امیر المؤمنین علیہ السلام کے اس قول کے متعلق سوال کیا۔ جو چاہو مجھ سے پوچھ لو، پس جو تم مجھ سے پوچھو گے میں اس کے متعلق تم کو خبر دوں گا فرمایا جس کے پاس جو علم ہے وہ امیر المؤمنین ہی سے اس کو حاصل ہوا ہے لوگ جہر جاہیں چلے جائیں واللہ جو کچھ نکلا ہے یہاں سے نکلا ہے اور اشارہ کیا اپنے گھر کی طرف۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْوَشَاءِ ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام لِسَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ : شَرِّ قَا وَ غَرِّ بَا فَلَا تَجِدَانِ عِلْمًا صَاحِبًا إِلَّا شَيْئًا خَرَجَ مِنْ عِنْدِنَا أَهْلُ الْبَيْتِ .

۳۔ راوی کہتا ہے کہ امام باقر علیہ السلام نے سلمہ اور حکم سے فرمایا کہ مشرق ہو یا مغرب، جہاں کہیں علم صحیح پایا جائے گا وہ ہم اہلبیت ہی سے لوگوں کو ملے گا۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى الْحَلْبِيِّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَانَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : قَالَ لِي : إِنَّ الْحَكَمَ بْنَ عُتَيْبَةَ مِمَّنْ قَالَ اللَّهُ : «وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ» فَلْيَشْرِقِ الْحَكَمُ وَ

لُعَزَرَتْ . أَمَا وَاللَّهِ لَا يَسْبِغُ الْعِلْمُ إِلَّا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَزَلَ عَلَيْهِمْ جِبْرِئِيلُ عليه السلام

۴۔ راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حکم ان لوگوں میں سے ہے جن کے بارے میں خدا نے فرمایا ہے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ پر اور روز قیامت پر ایمان لائے ہیں حالانکہ وہ مومن نہیں ہیں حکم مشرق میں ہو یا مغرب میں واللہ نہیں پہنچے گا علم اس کو مگر ہم اہلبیت سے جن پر جبرئیل نازل ہوئے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ . عَنْ صَالِحِ بْنِ السَّيِّدِيِّ . عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بِشِيرٍ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ أَبِي بصير قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ شَهَادَةِ وَلَدٍ أَلَّا تَجُوزُ ؟ فَقَالَ : لَا ، فَقُلْتُ : إِنَّ الْحَكَمَ بْنَ عَتِيْبَةَ يَزْعُمُ أَنَّهَا تَجُوزُ ، فَقَالَ : اللَّهُمَّ لَا تَغْفِرْ ذَنْبَهُ ، مَا قَالَ اللَّهُ لِلْحَكَمِ « إِنَّهُ لَذِكْرٌ لَكَ وَلِقَوْمِكَ » فَلْيَذْهَبِ الْحَكَمُ يَمِينًا وَشِمَالًا ، فَوَاللَّهِ لَا يُؤْنَسُ الْعِلْمُ إِلَّا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ نَزَلَ عَلَيْهِمْ جِبْرِئِيلُ عليه السلام .

۵۔ خدایا قسم کہ ہم جاہل نہیں ہوگا۔ اہلبیت نبوت، جن کے اوپر جبرئیل نازل ہوئے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا . عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ بَدْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : حَدَّثَنِي سَلَامٌ أَبُو عَلِيٍّ الْخُرَاسَانِيُّ ، عَنْ سَلَامِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَخْزُومِيِّ قَالَ : بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ عَابِدُ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَابْنُ شَرِيحٍ فَقَبِيَهُ أَهْلُ مَكَّةَ وَعِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام مِمُّونٌ الْقَدَّاحُ مَوْلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام ، فَسَأَلَهُ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ فَقَالَ : يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ فِي كَمْ ثَوْبٍ كَفَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ : فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ : ثَوْبَيْنِ صُحَارِبَيْنِ وَثَوْبٍ حَبْرَةٍ وَكَانَ فِي الْبُرْدِ قِلَّةٌ فَكَأَنَّمَا أَزُورُ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ مِنْ ذَلِكَ ، فَقَالَ : أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام إِنَّ نَخْلَةَ مَرِيَمَ عليها السلام إِذَا كَانَتْ عَجْوَةً وَنَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ ، فَمَا نَبَتَ مِنْ أَصْلِهَا كَانَ عَجْوَةً وَمَا كَانَ مِنْ لُقَاطِ (ہا)، فَهُوَ لَوْ ، فَلَمَّا خَرَجُوا مِنْ عِنْدِهِ قَالَ عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ لِابْنِ شَرِيحٍ : وَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا هَذَا الْمَثَلُ الَّذِي ضَرَبَهُ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ، فَقَالَ ابْنُ شَرِيحٍ : هَذَا الْغُلَامُ يُخْبِرُكَ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ - يَعْنِي مِمُّونًا - فَسَأَلَهُ فَقَالَ مِمُّونٌ : أَمَا تَعْلَمُ مَا قَالَ لَكَ ؟ قَالَ : لَا وَاللَّهِ ، قَالَ : إِنَّهُ ضَرَبَ لَكَ مَثَلٌ نَفْسِهِ فَأَخْبَرَكَ أَنَّهُ وَلَدٌ مِنْ وَلَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعِلْمُ رَسُولِ اللَّهِ عِنْدَهُمْ ، فَمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِهِمْ فَهُوَ صَوَابٌ وَمَا



## ایک سو ایکواں باب

کلامِ آئمِ علیہم السلام مشکل اور نہایت مشکل ہے

۱۰ (بائے)

فِيمَا جَاءَ أَنَّ حَدِيثَهُمْ صَعِبٌ مُسْتَعْبَدٌ

١ - جَابِرُ بْنُ يَحْيَى . عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ . عَنْ عَبْدِ بْنِ يَزِيدٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ حَدِيثَ آلِ عَبْدِ صَعْبٍ مُسْتَصَبٌ لَا يُؤْمِنُ بِهِ إِلَّا مَنْتَ مَقْرَبٌ أَوْ نَبِيٌّ مُرْسَلٌ أَوْ عَبْدٌ اِمْتَحَنَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ ، فَمَا وَرَدَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَدِيثِ آلِ مُحَمَّدٍ عليه السلام فَلَا تَلْهَ قُلُوبُكُمْ وَعَرَفْتُمُوهُ فَاقْبَلُوهُ ، وَ مَا شَأْنُ مَنْهُ قُلُوبُكُمْ وَأَنْتُمْ تَمُوهُ فَرَدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى الرَّسُولِ وَإِلَى الْعَالِمِ مِنْ آلِ عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَ إِنَّمَا هَذَا أَنْ يُحَدِّثَ أَحَدُكُمْ بَشْيَءٍ مِنْهُ لَا يَحْتَمِلُهُ ، فَيَقُولُ : وَاللَّهِ مَا كَانَ هَذَا ، وَاللَّهِ مَا كَانَ هَذَا ، وَالْإِنْكَارُ هُوَ الْكُفْرُ ،

۱۔ جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ حدیثِ آلِ محمد مشکل سے مشکل تر ہے (کیونکہ اس میں ظن و قیاس کو

داخل نہیں) پس اس پر نہیں ایمان لائے گا۔ مگر ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ بندہ مومن جس کے ایمان قلب کا امتحان خدا نے لے لیا ہو۔ اگر کوئی حدیث آل محمد تمہارے سامنے آئے اور اس سے تمہارے قلوب میں نرمی اور شناسائی ہو تو اسے قبول کرو اور اس سے دل گرفتگی ہو اور اجنبی سی معلوم ہو تو اس کو اللہ اور رسولؐ اور عالم آل محمدؐ کے اقوال کی طرف رجوع کرو اور یعنی ان کے موافق ہو تو مان لو جہنمی ہے وہ شخص جو تم سے کوئی حدیث ایسی بیان کرے جو آل محمدؐ سے متعلق نہیں، ایسا نہیں ہے واللہ ایسا نہیں ہے کہ ان سے غلط حدیث بیان کی جائے اور ان کی صحیح حدیث سے انکار کفر ہے۔

۲۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ ذُكِرَتِ التَّقِيَّةُ يَوْمًا عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَوْ عَلِمَ أَبُو ذَرٍّ مَا فِي قَلْبِ سَلْمَانَ لَقَتَلَهُ وَلَقَدْ أَخَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُمَا، فَمَا ظَنُّكُمْ بِسَائِرِ الْخَلْقِ، إِنَّ عِلْمَ الْعُلَمَاءِ صَعْبٌ مُتَّصِعٌ، لَا يَحْتَمِلُهُ إِلَّا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ أَوْ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ أَوْ عَبْدٌ مُؤْمِنٌ اِمْتَحَنَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ، فَقَالَ: وَإِنَّمَا صَارَ سَلْمَانٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ لِأَنَّهُ امْرُؤٌ مِنَّا أَهْلُ الْبَيْتِ، فَلِذَلِكَ سَبَّهْتُ إِلَى الْعُلَمَاءِ.

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ راوی نے بیان کیا کہ ایک دن میں نے امام زین العابدین علیہ السلام سے تقیہ کے بارے میں دریافت کیا۔ آپؑ نے فرمایا، اگر ابوذر جان جاتے کہ سلمان کے دل میں کیل ہے تو ان کو قتل کر دیتے درنہا لیکہ رسول اللہ نے ان کے درمیان بھائی چارہ بھی قائم کر دیا تھا تمام لوگوں کا تو ذکر ہی کیا ہے بے شک علما کا علم صعب و متصعب ہے نہیں برداشت کر سکتا۔ اس کو مگر نبی مرسل یا ملک مقرب یا وہ مرد مومن جس کے قلب کا خدا نے امتحان لے لیا ہو، سلمان علما میں سے تھا اور وہ ہم اہلبیت میں سے تھے اسی لئے ان کی نسبت علماء سے ہے۔

مذکورہ بالا دو حدیثوں کے متعلق علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مرآۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے۔

**توضیح:** صعب سے مراد وہ چیز جو فی نفسہ دشوار ہو اور متصعب وہ ہے جس کو لوگ دشوار سمجھیں اس حدیث کے متعلق ہمدانی حدیث صعب و متصعب ہے جس کا تحمل نہیں کرتا، ملک مقرب یا نبی مرسل یا وہ مرد مومن جس کے ایمان کا اللہ نے امتحان کر لیا ہے بصائر الدرجات میں عمیر کوئی سے روایت کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تعریف نہیں کی جاسکتی، رسول کی تعریف نہیں کی جاسکتی، مومن کی تعریف نہیں کی جاسکتی پس جو کوئی ان کی حدیث برداشت کرے گا اس نے گویا ان کی حدیث تسلیم کی۔ اس نے ان کا وصف کیا اور جس نے ان کے کمال کی تعریف کی اس نے گویا ان کا احاطہ کر لیا اور ان سے زیادہ عالم بن گیا اور عمیر نے کہا کہ ہم ان کے ماسوا سے قطع تعلق کر کے انھیں کی بات پر کتفا کرتے ہیں اور یہ بھی کہا کہ ان کی احادیث کا حمل ہر شخص پر دشوار ہے صعب وہی ہے

جس پر کوئی قابو نہ پائے اور اگر پائے تو وہ صعب نہیں ہوگی۔

بروایت مفصل، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ہماری حدیث صعب و ذکوان و مستصعب واجود ہے ہمیں برداشت کرتا اس کو مگر مقرب فرشتہ یا نبی مرسل یا وہ مومن جس کے ایمان کا خدا نے امتحان کر لیا ہو صعب وہ ہے جس پر قابو نہ ہو اور مستصعب وہ ہے جس کو دیکھ کر سمجھا جائے ذکوان سے مراد ذکاوت و ثمنین ہے اور اجود وہ ہے کہ نہ تعلق ہو انسان کا اپنے سامنے کی چیز سے۔ خدا نے فرمایا ہے۔ نزل احسن الحدیث اور احسن حدیث ہماری حدیث ہے کہ مخلوق میں کوئی اس کے کمال امر کا تحمل نہیں کر سکتا اور نہ اس قابل ہوتا ہے کہ اس کی عبادت کر سکے کیونکہ جواب کریگا تو اس سے بڑا ثابت ہو جائے گا ہمارے آئمہ کی احادیث میں اکثر ایسی ہیں جن میں عجیب اسرار بیان کئے گئے ہیں اور نوادر احوال پر مشتمل ہیں اور ان کے معجزات کی حامل ہیں اور ان میں دقیق مسائل ہیں ہذا و معاد اور قضا و قدر وغیرہ کے متعلق عام لوگوں کی عقلیں ان کے سمجھنے سے قاصر ہیں اور انکی گہرائیوں تک نہیں جاسکتیں اور چونکہ ان کی نظر ظاہر ہی رہتی ہے لہذا وہ گھبرا جاتے ہیں اور اہل بدعت کی غلط بیانیوں میں آکر گمراہ ہو جاتے ہیں اور بجائے آئمہ حق کے آئمہ باطل کی طرف رجوع کرنے لگتے ہیں لیکن جو لوگ مؤمنین کاملین ہیں اور ان اصرار و غوامض تک رسائی حاصل کر کے ان کا تحمل کرتے ہیں اور ان کو اپنے سینوں میں محفوظ رکھتے ہیں۔ جو ہری نے کہا ہے کہ جب کوئی حدیث معصوم سمجھ میں نہ آئے اور دل گرفتہ ہو تو قرآن اور محمدؐ اور آلِ محمدؑ کی احادیث سے اس کا حل تلاش کر دو جہاں ہماری فہم کی رسانی نہ ہو اور جو مسئلہ ہماری حدود عقل سے باہر ہو تو اس کے متعلق آئمہ حق سے سوال کرو وہ تمہیں سمجھا دیں گے جس سے تمہارا قلبی اضطراب دور ہو جائے گا اسی طرف اس آیت کی دلائل ہے دُورُوهٖ اِلَى الرَّسُولِ وَ اِلٰى الْاَنْفِیْهِمْ بِعَلَمِ الَّذِیْنَ یَسْتَشِیْطُوْنَ مِنْهُمْ ؕ اَوْبَصَاۤئِرٌ مِّنْهُۥ اِنَّ شَاقَّیْ طَرَفِیْ هٰذَا کَاۡبُرٌ مَّا کَانَ لِهٰذَا الْاٰیٰتِ عَلٰی قَوْمٍ یَّهْدٰی رَبُّہُمْ سُبُلَہُمْ ؕ اَوْبَصَاۤئِرٌ مِّنْهُۥ اِنَّ شَاقَّیْ طَرَفِیْ هٰذَا کَاۡبُرٌ مَّا کَانَ لِهٰذَا الْاٰیٰتِ عَلٰی قَوْمٍ یَّهْدٰی رَبُّہُمْ سُبُلَہُمْ ؕ

میں ہے کہ وہ شقی ہلاک ہو گا باوجود یہ جاننے کے کہ یہ حدیث معصوم ہے اس سے انکار کر دے۔ اس سے انکار کرنے والا کافر ہو گا اور کفر سے مراد یہاں مقابل کمال ایمان ہے اور ایمان سے تسلیم تام ہے یعنی قول معصوم کو پوری طرح تسلیم کرنا۔

بصائر میں ہے کہ سفیان بن سہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا، اگر ایک شخص آپ کی طرف سے ہماری طرف آئے اور ہم کو ایک ایسے ام غلیم کی خبر دے جس سے ہمارے سینوں میں تنگی پیدا ہو اور ہم اس کی تکذیب کر دیں۔ تو کیا یہ درست ہو گا حضرت نے فرمایا: کیا وہ ہماری حدیث کہہ کر بیان کرتا ہے فرمایا: جی ہاں، فرمایا: کیا وعدہ دن کو رات اور رات کو دن کہتا ہے میں نے کہا۔ اب تو نہیں ہے آپ نے فرمایا۔ تو اس بات کو ہم سے پہلے پوچھو۔ اگر بے پوچھے ہی تم نے تکذیب کر دی تو گویا ہماری تکذیب کی۔

صدق علیہ الرحمہ نے نسل میں اسناد صحیح البوصیر سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا امت

جھٹلاؤ اس حدیث کو جو تم سے کوئی مرجعہ یافتہ درجہ یا خارجی ہماری طرف منسوب کر کے بیان کرے۔ کیونکہ تم کیبا جانو! شاید اس میں کوئی بات حق ہو ایسی صورت میں تم اللہ کو جھٹلاؤ گے، یعنی محض اپنی رائے سے تکذیب نہ کرنی چاہیے تاوقتیکہ اس کی تطبیق آیات اور اخبار متواترہ سے نہ کر لی جائے فرق ہے روئے خبر و اس کی تکذیب میں اور اس کے قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے میں، معافی الاخبار میں ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ایک شخص اپنے فرش پر تکیہ لگا بیٹھا ہوا میری تکذیب کرے۔ لوگوں نے پوچھا: یا رسول اللہ وہ کون ہے جو آپ کی تکذیب کرتا ہے فرمایا یہ وہ ہے کہ جو میری حدیث سن کر کہتا ہے: رسول اللہ نے ایسا کبھی نہیں کہا۔ پس جو میری حدیث تم تک پہنچے۔ اگر وہ موافق حق ہے تو میری اور اگر موافق حق نہیں تو میری نہیں میں حق کے خلاف کبھی نہ کہوں گا۔

حدیث دوم علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ نے مرآۃ العقول میں اس حدیث کے سلسلے میں فرماتے ہیں۔

قلب سلمان سے مرویہ ہے کہ ان کے دل میں جو مراتب معرفت اللہ و رسول اللہ اور آئمہ کے متعلق ہیں اگر سلمان ان میں سے کچھ ظاہر کر دیتے تو لوگ اس کا تحمل نہ کرتے اور جھوٹ اور اتہاد پر مجبور کرتے اور ان کے علوم اور اعمال عجیبہ کو سمجھ کر ان کے قتل پر آمادہ ہو جاتے یا ان کا اعلان و افشا کرتے تو قتل سلمان کا سبب بن جاتے اور اگر ابوذر سے بیان کرتے اور پوشیدہ رکھنے پر زور دیتے تو ابوذر شدت صبر سے مر جاتے یا حفاظت کی تاب نہ لا کر ظاہر کر بیٹھتے اور اس صورت میں لوگ ان کے قتل پر آمادہ ہو جاتے اور ان کی فضیلت سے انکار کرتے۔ چنانچہ علامہ کشمیری نے بروایت جابر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک روز ابوذر سلمان سے ملنے آئے سلمان اس وقت ہانڈی پکارتے تھے باتوں کے درمیان چولہے پر سے ہانڈی الٹ گئی۔ لیکن اس میں سے نہ شور مچا اور نہ جو اس کے اندر تھا ابوذر کو یہ دیکھ کر بڑا تعجب ہوا۔ سلمان نے اس ہانڈی کو اٹھا کر کچھ چولہے پر چڑھا دیا اور باتیں کرنے لگے ہانڈی پھر لوٹ گئی اور اس میں سے کچھ کھجور نکلی۔ ابوذر وہاں سے خوف زدہ ہو کر نکل آئے۔ دروازہ میں امیر المومنین سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے ان کی پریشانی دیکھ کر فرمایا: اے ابوذر تم سلمان کے پاس سے کیوں اٹھ آئے اور تم پریشان کیوں ہو۔ ابوذر نے کہا میں نے ایسا ایسا دیکھا ہے مجھے تعجب ہوا۔ حضرت نے فرمایا: اے ابوذر اگر تم سے وہ سب بیان کر دوں جو وہ جانتے ہیں تو تم گھبرا کر کہہ دو گے اللہ تعالیٰ سلمان پر رحم کرے۔ اے ابوذر سلمان مردے زمین پر باب اللہ میں جن لوگوں نے ان کو پہچان لیا وہ مومن ہیں اور جنہوں نے ان کی فضیلت کا انکار کیا وہ کافر ہیں سلمان ہم اہل بیت سے ہیں۔

مروی ہے کہ سلمان نے ایک خطبہ میں کہا مجھے علم کثیر دیا گیا ہے اگر میں تم کو وہ سب بتا دوں جو میں جانتا ہوں تو ایک گروہ مجھے مجنوں کہنے لگے گا ایک گروہ کہے گا خدا تعالیٰ سلمان پر رحم کرے۔

حقیقت یہ ہے کہ جو علم پوشیدہ ہے اس کا حاصل ہونا بڑا دشوار ہے اس تک پہنچنے سے بڑے بڑے علماء قاصر

رہے ہیں جاہلوں کا تو ذکر ہی کیا۔ اسی لئے ظواہر شروع سے جہور کو مخاطب کیا گیا ہے اور بالا جمال باتوں سے اس کا تعلق ہے نہ کہ اسرار و غوامض سے۔ اس لئے کہ ان امور کے اور اک سے ان کا بار اٹھانے کے لئے ان کے حوصلے تنگ ہیں چونکہ عوام ظاہر و باطن دونوں کی گنجائش نہیں رکھتے۔ لہذا وہ مخالفت کرنے لگتے ہیں اور انکار کر کے کافر ہو جاتے ہیں اور صاحبان اسرار الہیہ کو قتل کر ڈالتے ہیں

کسی نے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اپنا علم مقدار پریشیں کرو تو وہ کافر ہو جائیں اور اے مقدار اگر تم مسلمان پریشیں کرو تو وہ کافر ہو جائیں یعنی ہر ایک کی علمی طاقت اور اسرار کی خصوصیت جدا گانہ ہے دوسرے کو اس کا علم نہیں۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنِ ابْنِ سِنَانٍ أَوْ غَيْرِهِ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ حَدِيثَنَا صَغْبٌ مُسْتَصْعَبٌ، لَا يَحْتَمِلُهُ إِلَّا صُدُورٌ مُنِيرَةٌ، أَوْ قُلُوبٌ سَلِيمَةٌ أَوْ أَخْلَاقٌ حَسَنَةٌ، إِنَّ اللَّهَ أَخَذَ مِنْ شِعْبَتِنَا الْمِيثَاقَ كَمَا أَخَذَ عَلَى بَنِي آدَمَ أَلَسْتُ بِوَيْتِكُمْ فَمَنْ وَفَى لَنَا وَفَى اللَّهُ لَهُ بِالْجَنَّةِ وَمَنْ أَبْغَضَنَا وَلَمْ يُؤَدِّ إِلَيْنَا حَقَّنَا فِي النَّارِ خَالِدًا مُخَلَّدًا.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہماری حدیث صعب و مستصعب ہے، نہیں برداشت کرتے مگر اس کو روشن سینے اور راستی پسند دل اور اچھے اخلاق والے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے شیعوں سے اسی طرح عہد لیا جس طرح بنی آدم سے روز اُٹھتے عہد لیا تھا پس جس نے ہمارے عہد کو پورا کیا۔ خدا نے اس کو جنت دینے کا وعدہ پورا کیا اور جس نے ہم سے بغض کیا اور ہمارا حق ادا نہ کیا تو وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَغَيْرُهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ سَاحِبِ الْعَسْكَرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ جُمِلْتُ فَذَاكَ مَا مَعْنَى قَوْلِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «حَدِيثُنَا لَا يَحْتَمِلُهُ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَلَا مُؤْمِنٌ اِمْتَحَنَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ» فَجَاءَ الْجَوَابُ إِنَّمَا مَعْنَى قَوْلِ الصَّادِقِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «أَيُّ لَيْحَتِهِ مَلَكٌ وَلَا نَبِيٌّ وَلَا مُؤْمِنٌ» إِنَّ الْمَلَكَ لَا يَحْتَمِلُهُ حَتَّى يُخْرِجَهُ إِلَى مَلِكٍ غَيْرِهِ وَالنَّبِيَّ لَا يَحْتَمِلُهُ حَتَّى يُخْرِجَهُ إِلَى نَبِيِّ غَيْرِهِ وَالْمُؤْمِنَ لَا يَحْتَمِلُهُ حَتَّى يُخْرِجَهُ إِلَى مُؤْمِنٍ غَيْرِهِ، وَهَذَا مَعْنَى قَوْلِ جَدِّي عَلَيْهِ السَّلَامُ

۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام علی نقی علیہ السلام کو ایک خط لکھا اور اس میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی اس حدیث کے معنی پوچھے، ہماری حیثیت کا تحمل نہیں ہو سکتا، ملک مقرب اور نہ نبی مرسل اور نہ وہ مومن جس کے ایمان کا امتحان خدا

نے لیا ہو (یہ سوال اس بنا پر کیا گیا کہ سابقہ حدیث میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ ہماری حدیث کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ مگر ملک مقرب بنی مرسل اور مومن کامل۔ اس حدیث میں ہے کہ یہ لوگ بھی متحمل نہیں ہو سکتے بیان میں یہ تضاد کیوں ہے) امام جعفر صادق علیہ السلام کے اس بیان کے متعلق امام علی نقی علیہ السلام نے تحریر فرمایا کہ صادق آل محمد نے فرمایا ہے کہ فرشتہ بھی دوسرے فرشتہ سے کہے اور بنی بغیر دوسرے نبی سے کہے اور مومن بغیر دوسرے مومن سے کہے نہ رہے گا یعنی جب ایسے کامل الایمان اور اپنے نفسوں پر قابو رکھنے والے بغیر کہے نہیں رہ سکتے تو عام لوگ تو ان اسرار مخفیہ اور ودیعات الہیہ کا تحمل قطعاً کر ہی نہیں سکتے اور جب ہماری بات ان کی سمجھ میں نہ آئے گی تو ضرور ہماری تکذیب کریں گے۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْكَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ وَ أَبِي بَسِيرٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا أَبَا جَعْفَرٍ إِنَّ عِنْدَنَا وَاللَّهِ سِرَّ أَمِينٍ سِرِّ اللَّهِ وَ عِلْمًا مِنْ عِلْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَا يَحْتَمِلُهُ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرْسَلٌ وَلَا مُؤْمِنٌ إِمْتَحَنَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَاللَّهُ مَا كَلَّمَ اللَّهُ ذَلِكَ أَحَدًا غَيْرَنَا وَلَا اسْتَعْبَدَ بِذَلِكَ أَحَدًا غَيْرَنَا وَإِنَّا عِنْدَنَا سِرَّ أَمِينٍ سِرِّ اللَّهِ وَ عِلْمًا مِنْ عِلْمِ اللَّهِ، أَمَرْنَا اللَّهَ بِتَبْلِيغِهِ، فَبَلَّغْنَا عَنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا أَمَرْنَا بِتَبْلِيغِهِ، فَلَمْ نَجِدْ لَهُ مَوْضِعًا وَلَا أَهْلًا وَلَا حِمَالَةً يَحْتَمِلُونَهُ حَتَّى خَلَقَ اللَّهُ لَذَلِكَ أَقْوَامًا خُلِقُوا مِنْ طِينَةِ خُلُقٍ مِنْهَا خُذُوا آلَهُ وَدَرِيسَتَهُ، وَمِنْ نُورِ خَلْقِ اللَّهِ مِنْهُ مُحَمَّدٌ أَوْدَرِيسَتَهُ، وَصَنَعَهُمْ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ الَّتِي صَنَعَ مِنْهَا مُحَمَّدًا وَدَرِيسَتَهُ، فَبَلَّغْنَا عَنِ اللَّهِ مَا أَمَرْنَا بِتَبْلِيغِهِ، فَقَبِلُوهُ وَاحْتَمَلُوا ذَلِكَ [فَبَلَّغَهُمْ ذَلِكَ عَمَّا فَقَبِلُوهُ وَاحْتَمَلُوهُ] وَبَلَّغَهُمْ ذِكْرُنَا فَمَالَتْ قُلُوبُهُمْ إِلَى مَعْرِفَتِنَا وَحَدِيثِنَا، فَلَوْلَا أَنَّهُمْ خُلِقُوا مِنْ هَذَا، لَمَا كَانُوا كَذَلِكَ، لَا وَاللَّهِ مَا احْتَمَلُوهُ،

ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ أَقْوَامًا لِحَبَشَتِهِ وَالنَّارِ، فَأَمَرْنَا أَنْ نُبَلِّغَهُمْ كَمَا بَلَّغْنَاهُمْ وَ انْصَارُوا مِنْ ذَلِكَ وَ تَفَرَّتْ قُلُوبُهُمْ وَ رَدُّوهُ عَلَيْنَا وَ كَذَّبُوا بِهِ وَ قَالُوا : سَاحِرٌ كَذَّابٌ، فَطَبَعَ اللَّهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ وَأَنَسَاهُمْ ذَلِكَ، ثُمَّ أَطْلَقَ اللَّهُ لِسَانَهُمْ بِنَعِصِ الْحَقِّ، فَهُمْ يَنْطِقُونَ بِهِ وَقُلُوبُهُمْ مُنْكَرَةٌ، لِيَكُونَ ذَلِكَ دَفْعًا عَنْ أَوْلِيَائِهِ وَ أَهْلِ طَاعَتِهِ، وَلَوْلَا ذَلِكَ مَا عَيَّدَ اللَّهُ فِي أَرْضِهِ، فَأَمَرْنَا بِالْكَفِّ عَنْهُمْ وَ السَّيْرِ وَ الْكِتْمَانِ، فَانْكُمُوا عَمَّنْ أَمَرَ اللَّهُ بِالْكَفِّ عَنْهُ وَ اسْتَرُوا عَمَّنْ أَمَرَ اللَّهُ بِالسَّيْرِ وَ الْكِتْمَانِ عَنْهُ، قَالَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ وَ بَكَى وَ قَالَ : اللَّهُمَّ إِنَّ هَؤُلَاءِ لَشَرِدَةٌ قَلِيلُونَ فَاجْعَلْ مَخْبَانًا مَخْبِيَاهُمْ وَ مَخَانًا مَخَاتِيَهُمْ وَ لَا تَسَاطِطْ عَلَيْهِمْ عَذَابُكَ فَتُفْجِعَنَا بِهِمْ، فَإِنَّكَ إِنِ افْجَعْتَنَا بِهِمْ لَمْ تُعْبِدْ أَبَدًا فِي أَرْضِكَ وَ صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ تَسْلِيمًا.

۵۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہمارے پاس ایک بھید ہے خدا کے بھیدوں سے اور ایک علم ہے خدا کے علم سے، واللہ اس کا تحمل نہیں کر سکتا ملک و قریب نبی مرسل یا وہ مومن جس کے ایمان کا امتحان اللہ نے لیا ہو۔ واللہ اس کی تکلیف ہمارے سوا خدا نے کسی کو نہیں دی اور نہ ہمارے غیر نے اس کے ساتھ عبادت کی، ہمارے پاس سر الہی اور علم الہی ہے۔ خدا نے اس کی تبلیغ کا حکم دیا ہے جس امر کی تبلیغ کا حکم دیا گیا تھا ہم نے اس کی تبلیغ کی لیکن ہم نے اس کے لئے مناسب جگہ نہ پائی اور نہ ایسے اہل لوگ پائے جو ہماری تعلیم کے تحمل ہو سکتے۔ یہاں تک کہ خدا نے ایک ایسی قوم کو پیدا کیا جن کی خلقت اسی طینت سے ہوئی تھی جو محمد و آل محمد اور ان کی ذریت کی تھی اور بنایا ان کو اس نور سے جس سے محمد و آل محمد کو پیدا کیا تھا اور اپنی رحمت سے ان کی خلقت میں وہی کیا جو کیا تھا محمد اور ان کی ذریت کے ساتھ پس جس امر کی تبلیغ کا ہم کو حکم دیا گیا تھا ہم نے ان کو تبلیغ کی انھوں نے اسے قبول کیا اور اس کے متحمل ہوئے پس ہم سے ان کو جو تعلیم حاصل ہوئی اُسے قبول کرتے اور تحمل ہوتے رہے اس طرح ہمارا ذکر ان تک پہنچا اور ان کے دل ہماری معرفت اور ہماری حدیث کی طرف مائل ہوئے اگر وہ اس طرح پیدا نہ کئے گئے ہوتے تو ایسا نہ ہوتا۔ واللہ وہ ہماری حدیث کا تحمل نہ کر پاتے۔ پھر فرمایا۔ خدا نے ایک ایسی قوم کو پیدا کیا جو سستی جہنم تھے اور ہمیں ان کی تبلیغ کرنے کا حکم دیا گیا۔ جیسے کہ پہلے گروہ کے لئے حکم دیا گیا تھا ہم نے تبلیغ کی تو وہ اس سے دل گرفتہ ہوئے امدان کے قلوب نے قبول کرنے سے نفرت کی اور ہماری طرف رد کر دیا اس کا تحمل نہ کر سکے اور انھوں نے ہماری حدیث کو جھٹلایا اور ہمارے لئے کہا یہ جادو گرا اور جھوٹے ہیں خدا نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی اور ہماری تعلیم کو بھول گئے پھر خدا نے بعض حق باتیں ان کی زبان پر جاری کر دیں وہ ان کو بیان کر گئے دراصل ان کے قلوب نکار کر رہے تھے اور یہ اس لئے ہوا کہ اس صورت میں اولیاء خدا اور اہل اطاعت کے لئے اعتراض کا دفعیہ ہوا اگر ایسا نہ ہوتا تو روئے زمین پر اللہ کی عبادت نہ ہوتی۔ پھر ہم کو حکم دیا گیا کہ اپنی تعلیم کو ان سے روکیں اور پوشیدہ رکھیں پھر حضرت نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور روئے زمین پر اللہ کی عبادت نہ ہوتی۔ خداوندیہ مومن لوگ بہت کم ہیں ان کی زندگی ہماری سی زندگی اور ان کی موت ہماری سی موت قرار دے اور دشمنوں کو ان پر سلطنت کر، یہ امر ہمارے لئے دردناک ہو گا اگر تو نے ان کی وجہ سے ہمیں دردناک کیا تو زمین پر تیری عبادت پھر کبھی نہ ہوگی اور درد و دوسلام ہو محمد و آل محمد پر۔

## ایک سو دو واں باب

اُمّتِ نبی کا حکم آئمہ مسلمان خلوں کھنے اور ان کی جمائیں استقلال سے رہیں اور یہ کہ وہ کون ہیں  
(باب ۲۱)

مَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِالنَّصِيحَةِ لِأُمَّةٍ أَلِ سَلِمِينَ  
وَاللَّزُومِ لِجَمَاعَتِهِمْ وَمَنْ هُمْ؟

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ

أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ . عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَقَالَ : نَصَرَ اللَّهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتي فَوَعَاها وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا مَنْ لَمْ يَسْمَعْها ، وَرَبَّ حَامِلٍ فِيْهِ غَيْرُ فَقِيْدٍ وَرَبَّ حَامِلٍ فِيْهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ، ثَلَاثٌ لَا يَغُلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ : إِخْلَاسُ الْعَمَلِ لِلَّهِ ، وَالشَّيْخَةُ لِأَنْتَمَةِ الْمُسْلِمِينَ ، وَاللِّزُومُ لِمَجْمَاعِهِمْ ، فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ مُحِيطَةٌ مَنْ وَرَأَاهُمْ ، الْمُسْلِمُونَ إِخْوَةٌ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَيَسْعَى بِدَقِيقَتِهِمْ أَدْنَاهُمْ .  
وَرَوَاهُ أَيْضًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبَانٍ ، عَنْ ابْنِ أَبِي يَعْقُوبٍ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ : وَهُمْ يَدُّ عَلَى مَنْ يَرَوَاهُمْ . وَذَكَرَ فِي حَدِيثِهِ أَنَّهُ خَطَبَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنَى فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ .

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ حضرت رسول خدا نے مسجد خیف میں ایک خطبہ پڑھا اور اس میں فرمایا نعمت دے گا یا خوش رکھے گا اللہ اس بندہ کو جس نے میرے قول کو سنا اور یاد رکھا اور حفظ کر لیا اور پہنچایا اس شخص تک جس نے اس کو نہیں سنا۔ بہت سے فقہ جاننے والے ایسے ہیں جو درحقیقت فقیہ نہیں اور بہت فقہ والے ایسے ہیں جو نقل کرتے ہیں ایسے لوگوں سے جو ان سے زیادہ جاننے والے ہیں یعنی آئمہ علیہم السلام میں صورتیں ہیں جن میں دل کے اندر کھوت نہیں پائی جاتی اور شہادت کو راہ نہیں ہوتی۔ اقول اس مرد مسلم کا دل جس کا عمل خالص اللہ کے لئے ہو اور آئمہ مسلمین نے خلوص رکھا ہو اور ان کی جماعت میں مستقل شامل رہے کیونکہ آئمہ مسلمین کے لئے اپنی رعایا میں انتظام معاش کرنا ہے ان کے لئے جو تابعدار ہیں اور مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور ان کا خون برابر ہے اور حوجان میں پست درجہ کے ہیں یعنی فقرا ہیں ان کی معاش کا انتظام دوسرے مسلمان بھائیوں پر ہے ابن یعقوب نے بھی ایسی ہی روایت کی ہے اور اتنا زیادہ کیا ہے کہ وہ مسلمان مددگار ہیں۔ مخالفوں کے مقابل اور یہ کہ رسول اللہ نے یہ خطبہ حجۃ الوداع میں منیٰ کی مسجد خیف میں بیان فرمایا۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ الْحَكَمِ بْنِ مَسْكِينٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ : قَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ : إِذْ هَبَّ بِنَا إِلَى جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، فَذَهَبْتُ مَعَهُ إِلَيْهِ فَوَجَدْنَاهُ قَدْ رَكِبَ دَابَّتَهُ ، فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ : يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ حَدِّثْنَا بِحَدِيثِ خُطْبَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ ، قَالَ : دَعَانِي حَتَّى أَذْهَبَ فِي حَاجَتِي فَأَنْشِئُ قَدْ رَكِبْتُ فَإِذَا جِئْتُ حَدَّثْتُكَ ، فَقَالَ : أَسْأَلُكَ بِقُرْآنِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمَّا حَدَّثْتَنِي ، قَالَ : فَتَرَلْ ، فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ : مَرْئِي بِدَوَاةٍ وَقِرْطَاسٍ حَتَّى أَتِمُّهُ ، فَدَعَا بِهِ ثُمَّ قَالَ : اكْتُبْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ خُطْبَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ :

« نَصَرَ اللَّهُ عَبْدًا سَمِعَ مَقَالَتي فَوَعَاها وَبَلَّغَهَا مَنْ لَمْ يَسْمَعْها يَا أَيُّهَا النَّاسُ لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ



الغائب، فَرَبَّ حَامِلٍ فَقَدْ لَيْسَ بِقَعِيدٍ وَرَبَّ حَامِلٍ فَقَدْ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ، تَلَاذُّ لَا يُغْلُ عَلَيْهِمْ قَلْبُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ: إِخْلَاسُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَالنَّصِيحَةُ لِأَيِّمَةِ الْمُسْلِمِينَ وَاللِّزُومُ لِجَمَاعَتِهِمْ، فَإِنَّ دَعْوَتَهُمْ مُحِيطَةٌ مَنْ وَرَائِهِمْ. الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدُّ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ يَسْعَى بِدَعْوَتِهِمْ أَدْنَاهُمْ، فَكَفَنَهُ سُقْيَانٌ ثُمَّ عَزَمَهُ عَلَيْهِ وَرَكِبَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَدَّثَ أَنَا وَسُقْيَانٌ فَلَمَّا كُنَّا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ قَالَ لِي: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَنْظُرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ، فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ وَابَّكَ اللَّهُ أَلَزَمَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبْلَكَ شَيْئًا لَا يَذْهَبُ مِنْ رَقَبَتِكَ أَبَدًا فَقَالَ: وَآيُ شَيْءٍ ذَلِكَ؟ فَقُلْتُ لَهُ: تَلَاذُّ لَا يُغْلُ عَلَيْهِمْ قَلْبُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِخْلَاسُ الْعَمَلِ لِلَّهِ قَدْ غَرَفْنَاهُ وَالنَّصِيحَةُ لِأَيِّمَةِ الْمُسْلِمِينَ مَنْ هَؤُلَاءِ الْأَيِّمَةُ الَّذِينَ تَحِبُّ عَلَيْنَا نَصِيحَتَهُمْ؟ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَبِرِّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَمَرْوَانَ بْنُ الْحَكَمِ وَكُلُّ مَنْ لَا نَجُورُ شَهَادَتَهُ عِنْدَنَا وَلَا نَجُورُ الصَّلَاةُ خَلْفَهُمْ؛ وَقَوْلُهُ: وَاللِّزُومُ لِجَمَاعَتِهِمْ، فَأَيُّ الْجَمَاعَةِ؟ مَرْجِيٌّ، يَقُولُ مَنْ لَمْ يُصَلِّ وَلَمْ يَسْمُ وَلَمْ يَغْتَسِلْ مِنْ جَنَابَةِ وَهْمِ الْكَعْبَةِ وَنَكَحَ امْرَأَتَهُ فَهُوَ عَلَى إِيْمَانٍ خَبِيرٌ تِلْ وَمِثْكَائِلُ؟ أَوْ قَدَرِي يَقُولُ: لَا يَكُونُ مَا شَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَكُونُ مَا شَاءَ إِبْلِيسُ؟ أَوْ حَرُورِي يَبْتَرَأُ مِنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَشَهِدَ عَلَيْهِ بِالْكَفْرِ؟ أَوْ جَهْمِي يَقُولُ: إِنَّمَا هِيَ مَعْرِفَةُ اللَّهِ وَحْدَهُ لَيْسَ الْإِيْمَانُ شَيْءٌ غَيْرُهَا؛ قَالَ: وَيَحْكُ وَأَيُّ شَيْءٍ يَقُولُونَ؟ فَقُلْتُ: يَقُولُونَ: إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاللَّهُ الْأَمَامُ الَّذِي يَحِبُّ عَلَيْنَا نَصِيحَتَهُ وَلِزُومُ جَمَاعَتِهِمْ أَهْلُ بَيْتِهِ، قَالَ: فَأَخَذَ الْكِتَابَ فَخَرَقَهُ ثُمَّ: قَالَ لَا نَحْبِسُ بِهَا أَحَدًا.

۲۔ مکہ کے ایک قریشی نے سفیان ثوری سے کہا۔ مجھے جعفر بن محمد کے پاس ے چلیے۔ سفیان کہتا ہے میں حضرت کے پاس گیا۔ حضرت اس وقت گھوڑے پر سوار ہو چکے تھے میں نے کہا۔ اے ابو عبد اللہ مجھ سے وہ حدیث بیان کیجے جو رسول اللہ نے اپنے خطبہ میں مسجد منیف میں بیان فرمائی تھی حضرت نے فرمایا۔ اب تو میں ایک ضرورت کے لئے جا رہا ہوں جب لوگوں کا تو تم سے بیان کر دوں گا۔ سفیان نے کہا واسطہ قرابت رسول کا آپ ابھی بیان فرما دیجئے حضرت سواری سے اتر پڑے سفیان نے کہا۔ ذرا اٹھریے تاکہ غزوہ دوات لے لیں تاکہ لکھ لیا جائے۔ جب یہ چیزیں آگئیں تو فرمایا۔ لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم، مسجد منیف میں رسول اللہ نے اپنے خطبہ میں فرمایا ہجرت و مسرت عطا کرے گا خدا اپنے اس بندہ کو جو میری بات سنے، اسے یاد رکھے اور محفوظ رکھے اور پہنچا دے ان لوگوں تک جن تک نہیں پہنچی، لوگوں کو تم میں اس وقت موجود ہیں وہ ان کو پہنچا دیں جو موجود نہیں آگاہ ہو کہ بہت سے عالم دین ایسے ہیں جو حقیقتہً عالم نہیں اور بہت سے علم والے ایسے ہیں جو جوع کرتے ہیں اس شخص کی طرف جو ان سے زیادہ عالم ہیں بابتیں ہیں جن سے مرد مسلم کا دل بیگانگی نہیں کرتا۔ اول خدا کی عبارت میں اخلاص عمل، دوسرے

آئمہ مسلمین سے خلوص، تیسرے ان کی جماعت میں رہنا، اپنے اور پر لازم کرنا، کیونکہ اپنی مطیع رعایا کے لئے معاش مہیا کرنے کی ان پر ذمہ داری ہے۔ یومنین آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں ان کے خون برابر ہیں وہ مددگار ہیں مخالفوں کے مقابل اور ذمہ دار ہیں اپنے سے پست درجہ والوں یعنی فترار کے لئے کوشش کرنے کے سفیان نے لکھ کر حضرت کو دکھلا بھی دیا۔ اس کے بعد حضرت سوار ہو کر تشریف لے گئے راوی کہتا ہے میں اور ابوسفیان جب راستہ میں تھے تو اس نے مجھ سے کہا۔ خدا ٹھہرنا کہ ہم اس حدیث پر غور کریں۔ میں نے کہا اللہ حضرت ابوعبداللہ نے تیری گردن پر ایسا بوجھ رکھ دیا ہے جس کو تو کبھی نہیں اتار سکتا اس نے کہا وہ کیا۔ میں نے کہا وہی جن باتیں۔ اللہ سے خلوص عمل، اسے تو خیر سمجھتے ہیں، دوسرے آئمہ مسلمین سے خلوص، بتایہ کون ہیں جن سے خالص ارادت و محبت رکھنا ہم پر واجب ہے کیا ان سے مراد معاویہ و یزید و مروان ہیں؟ ان کی گواہی ہمارے نزدیک جائز نہیں۔ (کیونکہ یہ عادل نہیں) ان کے کچھ نماز پڑھنا جائز ہے، تیسرے ان کی جماعت میں شامل رہنا، تو یہ کون سی جماعت ہے کیا یہ مرجیہ فترار کی جماعت ہے کہ جو یہ کہتے ہیں کہ جو نماز نہیں پڑھتا یا روزہ نہیں رکھتا اور غسل جنابت نہیں کرتا، اور کعبہ کو ڈھلے اور اپنی مال سے نکاح کرے تو بھی وہ ایمان میں جبریں و میکانیں کے برابر ہو گا یا قدریہ جبرائیلؑ مراد ہے جو کہتے ہیں۔ جو اللہ چاہتا ہے وہ نہیں ہوتا اور جو شیطان چاہتا ہے وہ ہوتا ہے یا حوری جماعت ہے جو علی ابن ابی طالبؑ پر تبرا کرتی ہے اور ان کے کفر کی گواہی دیتی ہے یا جہنمی جماعت ہے جو کہتی ہے کہ ایمان صرف اللہ کی معرفت کا نام ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں۔ اس نے کہا۔ یہ تم نے عجیب بات کہی۔ اور یہ بتاؤ شیعوں کو کیا کہتے ہیں میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ علی ابن ابی طالبؑ ایسے امام ہیں جن سے خالص محبت رکھنا واجب ہے اور ان کی جماعت میں جو اہل بیت ہیں شامل رہنا ضروری ہے یہ سن کر اس نے اس تحریر کو مجھ سے لے لیا اور جاک کر ڈالا اور مجھ سے کہنے لگا اس کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَثُمَّ بَيْنَ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ غَمْبَلَةَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عَمْسَى، عَنْ حَرْبٍ، عَنْ بُرَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا نَظَرَ اللَّهُ عَيْنًا وَجَلَّ إِلَى وَلِيِّهِ لَمْ يَجْهَدْ نَفْسَهُ بِالطَّاعَةِ لِأَمَامِهِ وَالتَّسْبِيحَةِ إِلَّا كَانَ مَعْنًا فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى.

۳۔ فرمایا صادق آل محمد علیہ السلام نے جس نے مسلمانوں میں ایک باشت برابر بھی جدائی ڈالی اس نے اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکال پھینکی۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ غَمْبَلَةَ، عَنْ ابْنِ قَسَّالٍ، عَنْ أَبِي جَمْبَلَةَ، عَنْ ثَمَمِ بْنِ الْحَكَيْمِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ فَارَقَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ قَبْدَ شَبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْعَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ.

۲۱۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ فَارَقَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَنَكَتَ صَفْقَةَ الْإِمَامِ جَاءَ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَجْذَمٌ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے جماعت مسلمین میں تفرقہ ڈالا اور امام کے معاہدہ کو توڑ دیا تو خدا کے سامنے مجزوم ہو کر آئے گا۔

## ایک ستون والی باب

رعایا پر کیا حق امام واجب ہے اور امام پر رعایا کا حق

(باب) ۱۰۳ |

مَا يَجِبُ مِنْ حَقِّ الْإِمَامِ عَلَى الرَّعِيَّةِ وَحَقِّ الرَّعِيَّةِ عَلَى الْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُورٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام مَا حَقُّ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ؟ قَالَ: حَقُّهُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا، قُلْتُ: فَمَا حَقُّهُمْ عَلَيْهِ؟ قَالَ: يَقْسِمُ بَيْنَهُمُ بِالسَّوِيَّةِ وَيَعْدِلُ فِي الرَّعِيَّةِ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فِي النَّاسِ فَلَا يُثَالِي مِنْ أَخَذِ هُنَا وَهُنَا.

۱۔ ابو حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ امام کا حق لوگوں پر کیا ہے؟ فرمایا لوگ اس کا کلام سنیں اور اطاعت کریں اور رعایا کا حق امام پر یہ ہے کہ وہ مالِ غنیمت وغیرہ اپنی رعیت میں مساوی تقسیم کرے اور صل کرے اور جب امام ایسا ہو تو کوئی خوف نہیں کہ کوئی یہاں جائے یا وہاں جائے مذاہب مختلف کی ضلالت کا کوئی اثر نہ ہوگا۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزِيعٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا يَعْنِي [مِنْ] بَيْنَ يَدَيْهِ وَخَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ.

۲۔ ابو حمزہ نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے جس میں ہے کہ چار مرتبہ آپ نے فرمایا ہکذا یعنی چارے

مخالفت سامنے سے ہو یا پیچھے سے راہی طرف سے ہو یا بائیں طرف سے۔

۳۔ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام لَا تَخْتَانُوا وَلَا تَكْتُمُوا وَلَا تَغْتَابُوا هَذَا تَكْتُمُوا وَلَا تَجْهَلُوا أَمْرَكُمْ وَلَا تَصَدَّعُوا عَنْ حَبْلِكُمْ فَتَنْفَلُوا وَتَذْهَبَ رِبْحُكُمْ، وَعَلَى هَذَا فَلْيَكُنْ تَأْسِيسُ أُمُورِكُمْ وَالزَّمُوا هَذِهِ الطَّرِيقَةَ، فَإِنَّكُمْ لَوُغَايَتُمْ مَا غَايَيْنَ مَنْ قَدَمَاتٍ مِنْكُمْ مِمَّنْ خَالَفَ مَا قَدْتَدَعُونَ إِلَيْهِ لَبَدْتُمْ وَخَرَجْتُمْ وَلَسَمِعْتُمْ وَلَكِنْ مَعْجُوبٌ عَنْكُمْ مَا قَدْتَدَعُوا وَ قَرِيباً مَا يُطْرَحُ الْحِجَابُ.

۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ اپنے والیان امر سے خیانت نہ کرو اور اپنے رہنماؤں سے نا انصافی نہ کرو اور اپنے اماموں سے جاہل نہ رہو اور اپنی رسی سے جدا نہ ہو ورنہ سست پڑ جاؤ گے اور تمہاری ہوا خیزی ہو جائے گی تمہارے امور کی بنیاد اسی پر ہوئی چاہیے اور اسی طریقہ سے قائم رہو۔ کاش تم دیکھتے اس غدا کو جو تمہیں سے ان مرنے والوں نے دیکھا جنہوں نے مخالفت کی اس امر کی۔ جس کی طرف آئمہ علیہ السلام تم کو بلاتے ہیں اور البتہ منا نقول کے جہاد کی طرف نکلنے میں جلدی کرتے۔ لیکن جو انہوں نے دیکھا وہ تمہاری نظروں سے پوشیدہ ہے اور وقت قریب ہے کہ یہ پردہ تمہاری آنکھوں کے سامنے سے ہٹ جائے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ وَغَيْرِهِ، عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: نُعِيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ نَفْسَهُ وَهُوَ صَبِيحُ لَيْسَ بِهِ وَحَجٌّ۔ قَالَ: نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ۔ قَالَ: فَادَّي الصَّلَاةَ جَامِعَةً وَأَمَرَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ بِالسَّلَاحِ وَاجْتَمَعَ النَّاسُ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ الْوَسْوَءَ فَقَعِيَ إِلَيْهِمْ نَفْسَهُ ثُمَّ قَالَ: «أَذْكُرُ اللَّهَ الْوَالِيَّ مِنْ بَعْدِي عَلَى جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ فَأَجَلُ كِبَرَهُمْ وَرَجَمُ ضَعْفِهِمْ وَقَرَّ عَالَمُهُمْ وَلَمْ يَسُدَّ بِهِمْ فَبَدَّلَهُمْ وَلَمْ يُقَرِّهُمْ فَيُكْفِرَهُمْ وَلَمْ يُفْلِقْ بَابَهُ دُونَهُمْ فَبَاكُلَ قَوِيَهُمْ ضَعْفَهُمْ وَلَمْ يَخَيِّرْهُمْ فِي بُعُوثِهِمْ فَبَقَطَ نَسْلَ أُمَّتِي، ثُمَّ قَالَ: [قَدْ بَلَغْتُ وَنَصَحْتُ فَاشْهَدُوا]۔ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: هَذَا آخِرُ كَلَامٍ تَكَلَّمَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَنِيرِهِ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جبرئیل نے نبی سلم کو خبر مرگ دی۔ ورنہ نیکو حضور تندرست تھے۔ اور کوئی تکلیف آپ کو نہ تھی حضرت نے نماز جماعت کے لئے نماز گرائی اور ہاجرین و انصار کو حکم دیا کہ بدن پر ہتھیار سج کر آئیں۔

اشکر اسامہ میں شامل ہونے کے لئے، لوگ جمع ہو گئے آپ منبر پر تشریف لے گئے اور اپنے مرنے کی خبر لوگوں کو سنائی پھر فرمایا میں اللہ کی یاد دلاتا ہوں اپنے اس والی کو جو میرے بعد ہو گا کہ وہ کوئی کام نہ کرے بلکہ یہ کہ مسلمانوں کی جماعت پر رحم کرے ان کے بڑوں کی عزت کرے، کمزوروں پر رحم کرے اور ان کے عالموں کو صاحب وقار جلنے۔ ان کو کوئی نقصان نہ پہنچائے جس سے وہ ذلیل ہوں اور انھیں محتاج نہ بنائے کہ وہ کافر ہو جائیں اور اپنا دوازہ ان پر بند نہ کرے۔

پس اس صورت میں قوی لوگ فسیفوں کو کھا جائیں گے اور ان کی بنیاد نہ اکھاڑو۔ انھیں جہاد پر بھیج کر اس صورت میں میری امت کی نسل منقطع ہو جائے گی پھر فرمایا۔ میں نے تسلیغ کر دی اور سمجھا دیا۔ گواہ رہنا اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا یہ آخری کلام تھا جو رسول اللہ نے منبر پر کیا۔

۵۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ رَجُلٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: جَاءَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ عَسَلٌ وَتَيْنٌ مِنْ هَمْدَانَ وَحُلْوَانَ فَأَمَرَ الْعُرْفَاءَ أَنْ يَأْتُوا بِالْبِئَامَى. فَأَمَكَنَهُمْ مِنْ دُؤُوسِ الْأَرْفَاقِ يَلْمَعُونَهَا وَهُوَ يَقْسِمُهَا لِلنَّاسِ قَدَحًا. فَقَدَحًا. فَقَبِلَ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا لَهُمْ يَلْمَعُونَهَا؟ فَقَالَ: إِنَّ الْأِمَامَ أَبُو الْبِئَامَى وَإِنَّمَا الْمَقْسَمُ هَذَا بِرِغَايَةِ الْأَبَاءِ.

۵۔ راوی کہتا ہے کہ امیر المؤمنین کے پاس شہد اور انجیر ہمدان و حلوان سے آئے۔ آپ نے عرفاء (وہ لوگ جنہیں شہر کے لوگوں کا پتہ رہتا ہے) کو حکم دیا کہ تینوں کو لائیں جب وہ آئے تو آپ نے ان کو شہد کی مشکوں کے دھانوں پر بٹھا دیا تاکہ وہ شہد کو چائیں اور دوسرے لوگوں کو پیالوں میں بھر بھر کر دیا۔ لوگوں نے کہا اسے امیر المؤمنین ان کو چائنے کے لئے کیوں اجازت دی۔ فرمایا امام بیہوشوں کا باپ ہوتا ہے یہ ان بچوں کے باپ کی رعایت سے چاٹ رہے ہیں یعنی اگر ان کے باپ کے پاس شہد آتا تو وہ اسی طرح بے تکلفی سے چاٹتے۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا. عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ: وَعَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ حَبِيبًا، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَحْمَدِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمُنْقَرِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: أَنَا أَوَّلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ وَعَلَيَّ أَوَّلَى بِهِ مِنْ بَعْدِي، فَقَبِلَ لَهُ: مَا مَعْنَى ذَلِكَ؟ فَقَالَ: قَوْلُ النَّبِيِّ مَنْ تَرَكَ دِينًا أَوْ ضِيَاعًا فَعَلَيَّْ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ، فَإِلَّا حُلٌّ لِنَفْسِكَ لِمَعْلَى نَفْسِهِ وَلَا يَهُدَى إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ وَلَيْسَ لَهُ عَلَى عِبَالِهِ أَمْرٌ وَلَا نَهْيٌ إِذَا لَمْ يُجَرِّ بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمَا كَانَ سَبَبَ إِسْلَامِ عَامَّةِ الْيَهُودِ إِلَّا مِنْ بَعْدِ هَذَا الْقَوْلِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنْتُمْ أَمِنُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَعَلَى عِبَالَتِهِمْ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ نے فرمایا کہ میں ہر مومن کے نفس سے اولی ہوں اور میرے بعد علی اولی ہیں کسی نے پوچھا اس کے کیا معنی ہیں حضرت نے فرمایا۔ رسول اللہ نے فرمایا ہے جو شخص قرضہ چھوڑے یا عیال بے معاش چھوڑے تو اس کا بار میرے اوپر ہے اور جو کوئی مال چھوڑے تو اس کا مالک اس کے ورثہ ہوں گے ہیں ایسا شخص جس کو مال بے سبب نہ ہونے کے اپنے اوپر قابو نہ ہو اور وہ دوسرے کا محتاج ہو اور اپنے اہل و عیال کے نفقہ کا کفیل نہ ہو تو نبی اور امیر المؤمنین علیہ السلام اور ان کے بعد میں ہونے والے امام ان کے کفیل ہوں گے اس طرح وہ لوگوں کے نفسوں سے اولی ہوں گے رسول کا یہی قول عام یہودیوں کے اسلام لانے کا سبب بنا۔ وہ خود بھی ایمان لائے اور ان کے اہل و عیال بھی۔

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ صَبَاحِ بْنِ سَيَّابَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّمَا مُؤْمِنٌ أَوْ مُسْلِمٌ مَا تَرَكَ دَيْنًا لَمْ يَكُنْ فِي فَسَادٍ وَلَا إِسْرَافٍ فَعَلَى الْإِمَامِ أَنْ يَقْضِيَهُ فَإِنْ لَمْ يَقْضِهِ فَعَلَيْهِ ثُمَّ ذَلِكَ ، إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ : « إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ » الْآيَةِ فَهُوَ مِنَ الْغَارِمِينَ وَلَهُمْ عِنْدَ الْإِمَامِ فَإِنْ حَبَسَهُ فَأْتَمَّهُ عَلَيْهِ .

۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی مومن یا مسلم مر جائے اور وہ اپنے اوپر قرضہ چھوڑ جائے بشرطیکہ وہ قرضہ لغویات و فضول خرچی میں نہ ہو اور ہو تو امام کا فرض ہے کہ اس کو ادا کرے اور اگر ادا نہ کرے گا تو اس کا گناہ اس پر ہوگا۔ خدا فرماتا ہے کہ صدقات کے مستحق فقراء و مساکین ہیں۔ پس چونکہ وہ مومن مقرض ہے لہذا امام کے پاس اس کا حصہ ہے اس کو دنیا چاہیے اور اگر اس کو روک لے گا تو گنہگار ہوگا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السَّيِّدِيِّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ حَنَانٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : لَا تَصْلُحُ الْإِمَامَةُ إِلَّا لِرَجُلٍ فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ : وَرَعٌ يَحْجِرُهُ عَنْ مَعَاصِي اللَّهِ وَحِلْمٌ يَمْلِكُ بِهِ غَضَبَهُ وَحُسْنُ الْوَلَايَةِ عَلَى مَنْ يَلِي حَتَّى يَكُونَ لَهُمْ كَالْوَالِدِ الرَّحِيمِ ، وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى حَتَّى يَكُونَ لِلرَّعِيَةِ كَالْأَبِ الرَّحِيمِ .

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ امامت کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ مگر وہ شخص جس میں تین خصلتیں ہوں اول پرہیزگاری جو اسے بچائے گناہ کرنے سے دوسرے حلم جس سے وہ اپنے غصہ پر قابو پائے تیسرے لوگوں پر اچھی حکومت کرے اور اپنے متعلقین سے اس طرح ملے جیسے باپ اپنی اولاد سے ملتا ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ اس طرح برتاؤ کرے جیسے مہربان باپ اپنی رعایا سے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ طَبَرِ سَنَانَ يُقَالُ لَهُ: مُحَمَّدٌ قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ: وَلَقِيتُ الطَّبْرِيَّ مُحَمَّدًا بَعْدَ ذَلِكَ فَأَخْبَرَنِي - قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ الْمُفْرَمُ إِذَا تَدَيَّنَ أَوْ اسْتَدَانَ فِي حَقِّ - الْوَهْمِ مِنْ مُعَاوِيَةَ - أُحِلَّ سَنَةٌ فَإِنْ اتَّسَعَ وَإِلَّا قَضَى عَنْهُ الْإِمَامُ مِنْ بَيْتِ الْمَالِ.

۹۔ راوی معاویہ بن الحکم کہتا ہے۔ میں نے ملاقات کی ایک مرد طبرستانی سے جسے محمد کہتے تھے اس نے بیان کیا کہ مجھ سے بیان کیا امام رضا علیہ السلام نے کہ اگر غیر باطل امور میں کوئی مقروض ہے یا اس سے قرض طلب کیا گیا (تدین ادا استدال میں شک کا تعلق معاویہ سے ہے کہ اس نے ان دونوں میں کون لفظ سنا تھا) تو اسے ایک سال کی حلت دی جائے گی اگر اس مدت میں وہ ادا کرنے کے قابل ہو جائے تو خود دے۔ ورنہ امام یہ قرض بیت المال سے چمکائے گا۔

## ایک سو چارواں باب

### تمام روئے زمین کا مالک امام ہے

#### (باب ۱۰۴)

#### أَنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا لِلْإِمَامِ عَلَيْهِ السَّلَامُ -

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَنَّ الْأَرْضَ لِلَّهِ يُورِثُهَا مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ، أَنَا وَأَهْلُ بَيْتِي الَّذِينَ أَوْثَقَنَا اللَّهُ الْأَرْضَ وَنَحْنُ الْمُتَّقُونَ وَالْأَرْضُ كُلُّهَا لَنَا، فَمَنْ أَحْبَبَ أَرْضًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلْيَعْمُرْهَا وَلْيُؤَدِّ خَرَجَهَا إِلَى الْإِمَامِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي وَلَهُ مَا أَكَلَ مِنْهَا فَإِنْ تَرَ كُفًا أَوْ أَخْرَبَهَا وَأَخَذَهَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ بَعْدِهِ فَعَمَرَهَا وَ أَحْبَبَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مِنَ الَّذِي تَرَ كُفًا، يُؤَدِّي خَرَجَهَا إِلَى الْإِمَامِ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي وَلَهُ مَا أَكَلَ مِنْهَا حَتَّى يَظْهَرَ الْقَائِمُ مِنَ أَهْلِ بَيْتِي بِالسَّيْفِ، فَيَحْوِيهَا وَيَمْنَعُهَا وَيُخْرِجُ مِنْهَا، كَمَا حَوَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَنْعَهَا إِلَّا مَا كَانَ فِي أَيْدِي شِعْطِنَا فَإِنَّهُ يُقَاطِعُهُمْ عَلَى مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيَبْرُكُ الْأَرْضَ فِي أَيْدِيهِمْ.

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میں حضرت علی کی ایک تحریر میں دیکھا کہ زمین اللہ کی ہے وہ اپنے بندوں

میں جسے چاہتا ہے مالک بنا دیتا ہے اور اچھا انجام متقیوں کے لئے ہے مجھے اور میرے اہل بیت کو اللہ نے زمین کا مالک بنا یا ہے ہم متقی ہیں اور زمین سب ہمارے لئے ہے مسلمانوں میں جو کوئی زمین حاصل کرے وہ اس کو آباد کرے تو اس کو چاہیے کہ میرے اہل بیت میں سے جو امام ہو اس کو خراج (ٹیکس و لگان) دے اور باقی کو خود کھائے پیے لیکن اگر مرنے کے بعد چھوڑ جائے یا اس کو تباہ و برباد کر دے اور ایک دوسرا مسلمان اس پر قابض ہو کر اس پر نولسے آباد کرے تو وہ اس سے زیادہ مستحق ہے جس نے اسے چھوڑ دیا تھا اس مالک کو چاہیے کہ میرے اہل بیت میں سے جو امام ہو اسے خراج ادا کرے اور باقی وہ کھائے یہاں تک کہ تمام آل محمد جہاد باسیف کریں اور زمین کو احاطہ کریں اور مشرکوں اور کافروں کو نکال باہر کریں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیرہ نما عرب سے نکال باہر کیا تھا البتہ جو املاک ہمارے شیعوں کے قبضہ میں ہو گئی ان کو انہی کے قبضہ میں رکھا جائے گا۔

۲۔ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُنَجَّهٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: رَوَاهُ قَالَ: الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلِرَسُولِهِ وَلَنَا، فَمَنْ غَلَبَ عَلَى شَيْءٍ مِنْهَا فَلْيَتَّقِ اللَّهَ وَلْيُؤَدِّ حَقَّ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَلْيَبْتَغِ إِخْوَانَهُ، فَإِنْ أَمَّ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَاللَّهُ وَرَسُولُهُ وَنَحْنُ بَرَاءُ مِنْهُ.

۲۔ راوی کہتا ہے کہ امام نے فرمایا: دنیا و ما فیہا اللہ کے لئے ہے اور اس کے رسول کے لئے ہے پس جو کسی حصہ زمین پر قابض ہو اس کو چاہیے۔ اللہ سے ڈرے اور اس کا حق ادا کرے اور اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کرے اور جو ایسا نہیں کرے گا تو اللہ اور اس کا رسول اور ہم اس سے الگ ہیں۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ مَجْهُوبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَرْبُودٍ، قَالَ: رَأَيْتُ سَمْعًا بِالْمَدِينَةِ وَقَدْ كَانَ حَمَلَ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَالًا فَرَدَّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ لَهُ: لِمَ رَدَّ عَلَيْكَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَالَ الَّذِي حَمَلْتَهُ إِلَيْهِ؟ قَالَ: فَقَالَ لِي: إِنِّي قُلْتُ لَهُ حِينَ حَمَلْتُ إِلَيْهِ الْمَالَ: إِنِّي كُنْتُ وَلِيِّكَ الْبَحْرَيْنِ الْغَوْصَ فَأَصَبْتُ أَرْبَعِمِائَةَ أَلْفٍ مِنْهُمْ وَقَدْ جِئْتُكَ بِخُمْسِهَا بِمِائَتَيْنِ أَلْفٍ مِنْهُمْ وَكَرِهْتُ أَنْ أَحْسِبَهَا عَنْكَ وَأَنْ أَعْرِضَ لَهَا وَهِيَ حَقُّكَ الَّذِي جَعَلَهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَمْوَالِنَا، فَقَالَ: أَوْ مَالِنَا مِنَ الْأَرْضِ وَمَا أَخْرَجَ اللَّهُ مِنْهَا إِلَّا الْخُمْسُ؟ يَا أَبَا سَيَّارٍ إِنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا لَنَا فَمَا أَخْرَجَ اللَّهُ مِنْهَا مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ لَنَا، فَقُلْتُ لَهُ: وَأَنَا أَحْمِلُ إِلَيْكَ الْمَالَ كُلَّهُ؟ فَقَالَ: يَا أَبَا سَيَّارٍ: قَدْ طَيَّبْنَا لَكَ وَأَحْلَلْنَاكَ مِنْهُ فَذُمَّ إِلَيْكَ مَالَكَ، وَكُلْ مَا فِي أَيْدِي شُعْبَتِنَا مِنَ الْأَرْضِ قَبْلَ أَنْ يَفُوتَ فَنُؤْمِنَ فَيَجْبِيَهُمْ طَسَقُ مَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ وَيَتْرَكَ الْأَرْضَ فِي أَيْدِيهِمْ وَأَمَّا مَا كَانَ فِي أَيْدِي غَيْرِهِمْ فَإِنَّ كَسْبَهُمْ مِنَ الْأَرْضِ حَرَامٌ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُومَ قَائِمُنَا.



فَيَأْخُذُ الْأَرْضَ مِنْ أَيْدِيهِمْ وَيُخْرِجُهُمْ صَعْرَةً قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : فَقَالَ لِي أَبُو سَبَّادٍ : مَا أَرَى أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ الصِّيَابِ وَلَا مِمَّنْ يَلِي الْأَعْمَالُ يَأْكُلُ حَلَالًا غَيْرِي إِلَّا مَنْ طَيَّبُوا لَهُ ذَلِكَ .

۳۔ عمر بن یزید سے مروی ہے کہ میں نے مسیح کو مدینہ میں کھتے سنا کہ میں اس سال کچھ مال امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس لے گیا آپ نے اسے رد کر دیا۔ میں نے پوچھا کیوں رد کیا۔ اس نے حضرت سے کہا۔ میں بحرین میں غوط خوری پر مامور ہوا اور وہاں سے میں نے چار لاکھ درہم کے موتی حاصل کئے جس کا خمس انسی ہزار درہم آپ کی خدمت میں لایا ہوں میں نے اس امر کو برا سمجھا کہ جو آپ کا حق ہے اسے روکن اور رد گردانی کروں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اموال میں اس حق کو مقرر فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کیا زمین اور اس کی پیداوار میں ہمارا حق پس جس ہی ہے اسے ابوسیا تمام روئے زمین ہمارے لئے ہے۔

جو کچھ ان زمینوں سے پیدا ہو وہ سب ہمارے لئے ہے۔ میں نے کہا میں کل مال حاضر کروں۔ فرمایا اے ابوسیارہم نے اس کو تمہارے لئے پاک قرار دیا اور حلال و جائز کیا اس کو اپنے مال میں شامل کر لو۔ ہمارے شیعوں کے پاس جو کچھ از قسم زمین ہے وہ ان کے لئے حلال ہے جب تک قائم آل محمد کا ظہور ہو وہ دشمنوں سے زمین کو نکال لیں گے اور ان کو دولت سے باہر کر دیں گے عمر بن یزید کہتا ہے ابوسیارہ نے کہا میرے سوا حلال کھانے والے زمینوں کی پیداوار سے اور ان کے حاملوں میں کوئی نہیں ہاں صرف وہ لوگ جن کے لئے آئندہ حلال کر دیا ہو۔

۴۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الرَّازِظِيِّ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَمَّا عَلَى الْأَيْمَانِ زَكَاةٌ ؟ فَقَالَ : أَحَلَّتْ يَا أَبَا نَجِيٍّ ، أَمَّا عَلِمْتُ أَنَّ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ لِلْأَيْمَانِ يَضَعُهَا حَيْثُ يَشَاءُ وَيَذْفَعُهَا إِلَى مَنْ يَشَاءُ ، خَائِرٌ لَهُ ذَلِكَ مِنَ اللَّهِ ، إِنَّ الْأَيْمَانَ يَا أَبَا نَجِيٍّ ، لَا يَبِيتُ لِبَلَّةٍ أَبَدًا وَلِلَّهِ فِي عُنُقِهِ حَقٌّ يُسْأَلُهُ عَنْهُ .

۴۔ ابولصیر سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کیا امام پر بھی زکوٰۃ ہے فرمایا اے ابو محمد تم نے اوروں کا قیاس ہم پر کیا کیا تم نہیں جانتے کہ دنیا و آخرت ایمان کے ہے وہ جہاں چاہتا ہے اس کو رکھتا ہے اور جس کو چاہتا ہے اسے ڈالتا ہے یہ اللہ کی طرف سے امام کے لئے جائز ہے اے ابو محمد امام نہیں گزرتا کوئی ایسی رات کہ اس کی گردن پر کوئی ایسا حق ہو جس کے متعلق اس سے سوال کیا جائے۔

۵۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَحْمَدَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الشَّعْثَانِ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ حَمْرَةَ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ مُصْعَبٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ أَوِ الْمُعَلَّى ابْنِ حُبَيْسٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَا لَكُمْ مِنْ هَذِهِ الْأَرْضِ ؟ فَتَبَسَّسَ ثُمَّ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَعَثَ جَبْرَئِيلَ

تَبْلُغَ وَأَمْرُهُ أَنْ يَخْرُقَ بِإِثْمِهِ ثَمَانِيَةَ أَنْهَارٍ فِي الْأَرْضِ، مِنْهَا سَبْعَانُ وَحَبِخَانُ وَهُوَ نَهْرُ بَلْخٍ  
وَالْخُشُوعَ وَهُوَ نَهْرُ الشَّاشِ<sup>(۱)</sup> وَهُوَ نَهْرُ الْهِنْدِ وَنَبْلُ مِصْرَ وَ دِجْلَةُ وَالْفُرَاتُ، فَمَا سَقَتْ أَوْ  
اسْتَقَتْ فَهُوَ لَنَا وَمَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِشِيعِنَا وَلَيْسَ لَعَدُوِّنَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا مَا غَضَبَ عَلَيْهِ وَإِنَّ وَلِيَّنَا لَنَفِي  
أَوْسَعَ فِيمَا بَيْنَ ذِهِ إِلَى ذِهِ - يَعْنِي بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ - ثُمَّ تَلَاهُذِهِ الْآيَةُ: وَقُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي  
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا (الْمَغْصُوبِينَ عَلَيْهَا) خَالِصَةٌ (لَهُمْ) يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بِلَا غَضَبٍ.

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا۔ اس زمین پر آپ کا کیا حق ہے؟ یہ سن کر حضرت مسکرائے فرمایا۔ اللہ  
نے نبی کریم کو اس حکم کی تعمیل کو بھیجا کہ وہ اپنے پیر کو زمین پر مار کر اسٹھ نہریں بہا دیں ان میں زیادہ مشہور یہ ہیں سیماں جیماں یہ  
بلخ میں ہیں خشوع یہ دریا برف پوش ہے ہران دریائے سندھ گنگا جو ہندوستان میں ہے نیل مصر میں ہے اور دجلہ اور فرات  
اور مروہ جگہ جہاں سے لوگ بغیر ڈول یا رسی کے سیراب ہوتے ہیں یا ڈول اور رسی کے ذریعہ سے، پس وہ پانی ہمارا ہے اور  
جو ہمارا ہے وہ ہمارے شیعوں کا ہے ہمارے دشمن کا اس میں کوئی حق نہیں۔ مگر غاصب بن کر ہمارا دوست مالک ہے جو اس کے اور  
اس کے درمیان ہے یعنی مابین زمین و آسمان، پھر یہ آیت پڑھی۔ ان لوگوں سے کہہ دو جو اس دنیا میں ایمان لائے ہیں اور ان  
کا حق چھینا گیا ہے) روز قیامت دیا سب خاص ان کا ہو گا۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّيَّانِ قَالَ: كُنْتُ  
إِلَى الْعَسْكَرِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ رُؤْيِي لَنَا أَنْ لَيْسَ لِرَسُولِ اللَّهِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا الْخُمْسُ، فَجَاءَ  
الْجَوَابُ: إِنَّ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا لِرَسُولِ اللَّهِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ.

۶۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے امام علی نقی علیہ السلام کو لکھا رہم سے بیان کیا گیا ہے کہ دنیا میں سوائے خمس کے رسول کا  
اور کوئی حق نہیں حضرت امام نے جواب میں لکھا کہ اس دنیا میں جو کچھ ہے رسول اللہ کا ہے

۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ رَفَعَهُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ: خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَأَقْطَعَهُ الدُّنْيَا قَطِيعَةً، فَمَا كَانَ لِآدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلِرَسُولِ  
اللَّهِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَمَا كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ فَهُوَ لِلْأَئِمَّةِ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ.

۷۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ جب خدا نے آدم کو پیدا کیا تو تمام روئے زمین کا ان کو مالک بنا دیا۔ پس جو کچھ  
آدم کے لئے تھا وہ سب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے  
وہ سب آل محمد کے لئے ہے۔

۸۔ محمد بن اسماعیل، عن الفضل بن شاذان، وعلي بن إبراهيم، عن أبيه جميعاً، عن ابن أبي عمير عن حمص بن البختری، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إن جبرئیل علیہ السلام کرمی برجله خمسة أنهار ولسان الماء يتبعه: الفرات ودجلة ونيل مصر ومهران ونهر بلخ فماتت أو شقي منها فللإمام والبحر المطيف بالدنيا (للإمام).

عنه علي بن إبراهيم، عن السري بن الربيع قال: لم يكن ابن أبي عمير يعدل بهشام بن الحكم شيئاً وكان لا يغيب إثباته، ثم انقطع عنه وخالفه وكان سبب ذلك أن أبا مالك الحضرمي كان أحد رجال هشام ووقع بينه وبين ابن أبي عمير ملاحاة في شيء من الإمامة، قال ابن أبي عمير: الدنيا كلها للإمام عليه السلام على جهة الملك وأنه أولى بها من الذين هي في أيديهم وقال أبو مالك: [ليس] كذلك، أملاك الناس لهم إلا ما حكم الله به للإمام من الفتي والخمس والمغنم فذلك له وذلك أيضاً قد بين الله للإمام أين يضعه؟ وكيف يصنع به؟ فتراضيا بهشام بن الحكم وصاروا إليه، فحكم هشام لأبي مالك على ابن أبي عمير فقضيت ابن أبي عمير وهجر هشاماً بعد ذلك.

۸۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ زمین پر جو بے نیل نے پانچ دریا پیدا کئے جن سے فرات و دجلہ و نیل و مهران و ہر بلخ جھوٹ نکلے پس یہ سب اور جہاں سے لوگ پانی پیتے ہیں امام کے لئے ہے اور وہ سمندر و دنیا کو گھیرے ہوئے ہے امام کا ہے۔  
سری بن ربیع سے مروی ہے کہ ابن ابی عمیر ہر شام ابن حکم کی برا کرسی کو نہیں جانتا تھا اور کسی دن اس کے پاس آنے سے نہیں رکتا تھا پھر قطعاً تعلق کر لیا اور اس کا مخالف ہو گیا اور اس کا سبب یہ ہوا کہ ابومالک خضرمی ہشام کا خاص آدمی تھا اس کے اور ابی عمیر کے درمیان امر امامت میں جھگڑا پیدا ہو گیا۔ ابن ابی عمیر کہتا تھا کہ دوئے زمین کی ہر تہہ و کونہ امام ہے وہ ان سب سے اولیٰ ہے جو مالک زمین بنے ہوئے ہیں اور ابومالک کہتا تھا ایسا نہیں ہے جس چیز کا جہاں تک ہے وہ اسی کا ہے سوائے اس کے جس کا حکم خدا نے امام کے لئے دیا ہے۔ جیسے مالِ فتنے، جس اور غنیمت، یہ چیزیں بے شک امام کی ہیں اسے اختیار ہے جس طرح چاہے تصرف کرے۔ آخر دونوں اس پر راضی ہو گئے کہ ہشام سے دریافت کریں چنانچہ وہ دونوں ان کے پاس آئے۔ ہشام نے ابن مالک کے قول سے موافقت کی۔ اس پر ابن ابی عمیر کو غصہ آیا اور ہشام سے اس کے بعد ملنا جلنا ترک کر دیا۔

# ایک سو پانچواں باب

جب امام علیہ السلام ولی امر ہو تو اس کی سیرت اور طعام و لباس

(باب) ۱۰۵

سیرۃ الإمام فی نفسه وفي المَطْعَمِ وَالْمَلْبَسِ إِذَا وَلَّى الْأَمْرَ

۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ حُمَيْدٍ وَجَابِرِ الْمَدِينِيِّ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِنَّ اللَّهَ جَعَلَنِي إِمَامًا لِخَلْقِهِ، فَقَرَضَ عَلَيَّ التَّقْدِيرَ فِي نَفْسِي وَمَطْعَمِي وَمَشْرَبِي وَمَلْبَسِي كَصُغْفَاءِ النَّاسِ، كَيْ يَفْقِدَنِي الْفَقِيرُ بِفَقْرِي وَلَا يُطْفِئَ الْغَنِيُّ غَنَاهُ.

۱۔ فرمایا، امیر المؤمنین علیہ السلام نے خدا نے مجھے خلق کا امام بنایا ہے پس میرے لئے ایک مقدار معین کر دی ہے کھانے پینے اور پہننے کی، ضعیف اور کمزور آدمیوں کی طرح تاکہ فقیر میرے فقر کی پیروی کرے اور غنی اس سے سرکشی نہ کرے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ، عَنْ الْمُعَلَّى بْنِ حُنَيْسٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَوْمًا: جُعِلْتُ فِدَاكَ ذَكَرْتُ آلَ فُلَانٍ وَمَا هُمْ فِيهِ مِنَ التَّعَبِ فَقُلْتُ: لَوْ كَانَ هَذَا إِلَيْكُمْ لَمِشْنَا مَعَكُمْ، فَقَالَ: هَيْهَاتَ يَا مُعَلَّى أَمَا وَاللَّهِ أَنْ لَوْ كَانَ ذَلِكَ مَا كَانَ إِلَّا سَيَاسَةً اللَّيْلِ وَسِيَاحَةَ النَّهَارِ وَلَبَسَ الْحَرِيرَ وَأَكَلَ الْجَنَشِبَ، فَرَوَى ذَلِكَ عَمَّا، فَهَلْ رَأَيْتَ ظُلَامَةً قَطُّ صَبَرَهَا اللَّهُ تَعَالَى نِعْمَةً إِلَّا هَذِهِ.

۲۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک دن کہا کہ مجھے ایک دن خیال آیا کہ بنی عباس کی حکومت و دولت و عیش و عشرت کا میں نے دل میں کہا۔ اگر یہ حکومت آپ کے لئے ہوتی تو ہم بھی عیش سے زندگی بسر کرتے حضرت نے فرمایا ولے ہو تم پر اسے معلیٰ اگر ایسا ہوتا تو ہم راتوں کو عبادت کرتے اور دنوں میں لوگوں کی خبر گیری کا کام انجام دیتے مونا کپڑا پہنتے، گھٹیا قسم کا کھانا، کھاتے، خدا نے ہمیں اس دولت سے دور رکھا یہ ظلم نعمت بن گیلیے ہمارے لئے (اس نعمت دلے اپنے ظلم کے باعث عذاب الہی میں گرفتار ہوں گے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ وَعَدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ

يَا مَانِبْدَ مُخْتَلَفَةٍ فِي احْتِجَاجِ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ بْنِ زِيَادٍ حِينَ لَيْسَ الْعَبَاءُ وَتَرَكَ الْمَلَأَ  
وَشَكَاهُ اُخُوهُ الرَّبِيعُ بْنُ زِيَادٍ إِلَى امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَدْ غَمَّ أَهْلُهُ وَأَحْزَنَ وَلَدَهُ بِذَلِكَ ، فَقَالَ  
امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ بْنُ زِيَادٍ ، فَجِيءَ بِهِ فَلَمَّا رَأَاهُ عَبَسَ فِي وَجْهِهِ ، فَقَالَ لَهُ : أَمَا  
اسْتَحْيَيْتَ مِنْ أَهْلِكَ ؟ أَمَا رَحِمْتَ وَلَدَكَ ؟ أَتَرَى اللَّهَ أَحَلَّ لَكَ الطَّيِّبَاتِ وَهُوَ يَكْرَهُ أَخَذَكَ مِنْهَا ، أَنْتَ  
أَهْوَى عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ ، أَوَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ : «وَالْأَرْضَ وَصَعَهَا لِلْأَنَامِ» فَفِيهَا فَكَيْفَ وَاللَّخْلُ ذَاتُ  
الْأَكْمَامِ ، أَوَلَيْسَ [اللَّهُ] يَقُولُ : «مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَا يَبْغِيَانِ» (إِلَى قَوْلِهِ) يَخْرُجُ  
مِنْهُمَا اللَّوْؤُودُ لَمَرْجَانٍ ، فَإِنَّهُ لَا يَنْتَدِلُ نَعِيمَ اللَّهِ بِالْقَعَالِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ إِبْتِدَالِهَا بِالْمَقَالِ وَقَدْ قَالَ  
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : «وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ» ، فَقَالَ عَاصِمٌ : يَا امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقُلْنِي مَا اقْتَصَرْتَ فِي  
مَطْعَمِكَ عَلَى الْجُشُوبَةِ وَفِي مَلْبَسِكَ عَلَى الْعُشُونَةِ ؟ فَقَالَ : وَيَحْكُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَمَ عَلَى  
أُمَّةٍ الْمَدْلَ أَنْ يَقْدَرُوا أَنْفُسَهُمْ بِضَعْفَةِ النَّاسِ ، كَيْلًا يَنْتَبِغَ بِالْفَقِيرِ فَقْرُهُ ، قَالَتِي عَاصِمُ بْنُ زِيَادٍ  
الْعَبَاءُ وَلَيْسَ الْمَلَأَ .

۳۔ عاصم بن زیاد کے متعلق اس کے بھائی ربیع بن زیاد نے امیر المؤمنین سے یہ شکایت کی کہ اس نے موتے کپڑے کا لباس پہن لیا ہے اور نرم کپڑا پہننا ترک کر دیا ہے اس کے بال بچے اور اس کا باپ تارک دنیا ہونے کی بنا پر سخت پریشان ہے حضرت نے فرمایا۔ عاصم کو میرے پاس لاؤ۔ جب وہ آیا تو آپ کے چہرے پر آثار غصہ نمایاں ہوئے حضرت نے فرمایا۔ تجھے اپنے اہل و عیال سے شرم نہیں آتی، کیا تجھے اپنی اولاد پر رحم نہیں آتا جس خدا نے پائیزہ چیزوں کو تیرے لئے حلال کر دیا ہے کیا تو اس کے استعمال کو بڑا جانے کا خدا کے نزدیک تیرا یہ عمل سست و ضعیف ہے۔

اے عاصم کیا خدا یہ نہیں فرماتا۔ اور زمین کو ہم نے لوگوں کے لئے میوے اور کھجور جن کے خوشیوں پر غلات ہوتے ہیں۔ پیدا کئے کیا خدا یہ نہیں فرماتا کہ دو دریا (کھاری اور میٹھے) ملتے ہیں اور ان کے درمیان ایک روک ہے جس سے وہ ایک دوسرے کی طرف نہیں بڑھتے تا ایک فرمایا ان کے اندر موتی اور مونگے نکلتے ہیں پس لوگو خدا کے لئے خدا کی نعمتوں کا عملی طور پر کام میں لانا اس سے زیادہ محبوب خدا ہے، صرف زبانی ذکر کرنے اور ان کے استعمال سے اجتناب کرنے سے۔ لیکن ذکر بھی کرنا چاہیے۔ جیسا کہ فرماتا ہے اپنے رب کی نعمت کا ذکر کرو۔ عاصم نے کہا۔ اے امیر المؤمنین پھر آپ کیوں کمتر قسم کا لباس پہنتے ہیں۔ فرمایا۔ وائے ہو تجھ پر خدا نے آتمہ عدل پر فرض کیا ہے کہ وہ اپنے نفسوں کو غریب لوگوں جیسا نفس بنائیں تاکہ فقیر اپنے فقر کے صدمے سے ہلاک نہ ہو۔ عاصم نے اپنی گدڑی اتار ڈالی اور نرم لباس پہن لیا۔

۴۔ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَحْيَى الْخَزَّازِ ،

عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ قَالَ : حَضَرْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع. بَنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَلْبِسُ الْخَشِينَ ، يَلْبِسُ الْبِئْسَ الْجَدِيدَ ، فَقَالَ لَهُ : إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي ذَلِكَ فِي زَمَانٍ لَا يُسْكِرُ [عَلَيْهِ] وَلَوْ لَبَسَ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمَ شَهْرَ بِهِ ، فَخَيَّرُوا لِبَاسَ كُلِّ زَمَانٍ لِبَاسَ أَهْلِهِ ، غَيْرَ أَنَّ قَائِمَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا قَامَ لَبَسَ ثِيَابَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَسَارَ بِسِيرَةِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۴۔ راوی کہتا ہے میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا ایک شخص نے سوال کیا حضرت علی تو بہت گھٹیا لباس پہنتے تھے یعنی چادر ہم قیمت کی قمیص اور آپ قیمتی لباس پہنتے ہیں۔ فرمایا۔ علی علیہ السلام ایسا لباس اس زمانہ میں پہنتے تھے جب وہ برانہ سمجھا جاتا تھا کیونکہ صحیح معنی میں اسلامی حکومت تھی اگر ایسا لباس اس زمانہ میں پہنتے تو ہر طرف سے مذمت ہونے لگتی جب ہمارے قائم ظہور فرمائیں گے تو حضرت علی کا لباس پہنے ہوں گے اور انہی کی سیرت پر عامل ہوں گے۔

## ایک سوچھ وال باب

نادر

(باب نادر) ۱۰۶

۱۔ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُنَجِّدٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ نُوحٍ : قَالَ : عَطَسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَوْمًا وَأَنَا عِنْدَهُ ، فَقُلْتُ : جُعِلْتُ قَدَاكَ مَا يُقَالُ لِلْإِمَامِ إِذَا عَطَسَ ؟ قَالَ : يَقُولُونَ (۱) : صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ .

۱۔ راوی کہتا ہے ایک دن امام کو چھینک آئی۔ میں نے پوچھا۔ جب امام کو چھینک آئے تو کہنا چاہیے۔ فرمایا۔ یوں کہیں۔ اللہ کا تم پر درود ہو۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبِيرِيُّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ دَاهِرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَمْرَةِ الْمُؤْمِنِينَ ؟ قَالَ : لَا ، ذَاكَ اسْمُ سَمِيِّ اللَّهِ بِهِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، لَمْ يُسَمَّ بِهِ أَحَدٌ قَبْلَهُ وَلَا يُسَمَّى بِهِ بَعْدَهُ إِلَّا كَافِرٌ ، قُلْتُ : جُعِلْتُ قَدَاكَ كَيْفَ يُسَلَّمُ عَلَيْهِ ؟ قَالَ : يَقُولُونَ : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا بَقِيَّةَ اللَّهِ ، ثُمَّ قَرَأُوا بَقِيَّةَ

اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝۱۲

۲۔ راوی کہتا ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ قائم آل محمد کو امیر المؤمنین کہہ سکتے ہیں۔ فرمایا۔ نہیں یہ نام اللہ نے امیر المؤمنین کا رکھا ہے اس سے پہلے یہ نام اور کسی کا نہیں ہوا اور آپ کے بعد اس نام سے موسوم نہ ہوگا مگر کافر میں نے کہا۔ پھر قائم آل محمد کے لئے کیا کہیں۔ فرمایا۔ السلام علیک یا بقیۃ اللہ۔ پھر یہ آیت پڑھی بقیۃ اللہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایمان لے لے لو۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِمَ سُمِّيَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ؟ قَالَ : لِأَنَّهُ يَمِيرُهُمُ الْعِلْمَ ، أَمَا سَمِعْتَ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَ نَمِيرُ أَهْلَهُ . وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ : لِأَنَّ مَبْرَةَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ عِنْدِهِ يَمِيرُهُمُ الْعِلْمَ .

۳۔ مومنین کا توشہ علم ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ الْقَزَّازِ عَنْ جَابِرٍ . عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : لِمَ نُسِّيَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ : اللَّهُ سَمَّاهُ ، وَ هَكَذَا أُنْزِلَ فِي كِتَابِهِ : «وَ إِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ أَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ» وَ أَنْ نَحْمَدَ رَسُولِي وَأَنْ عَلِيًّا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ .

۴۔ جابر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا حضرت علی کا نام امیر المؤمنین کیوں ہوا۔ فرمایا کتاب خدا میں یونہی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی جب خدا نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا ہے۔  
توضیح۔ قرآن میں امیر المؤمنین کا لفظ نہیں ہے پس یا تو یہ جامع القرآن نے حذف کر دیا ہے یا پھر یہ مضمون حدیث قدسی ہے۔

## ایک سو ساتواں باب

### ولایت کے متعلق نکات و لطائف

(باب ۱۰۷)

فِيهِ نَكَتٌ وَ نَتَفٌ مِنَ التَّنْزِيلِ فِي الْوَلَايَةِ

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ . عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا

عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ، عَنْ سَالِمِ الْحَنَاطِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ» عَلَى قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنْذِرِينَ بِلِسَانٍ عَرَبِيِّ مُبِينٍ؟ قَالَ: هِيَ الْوَلَايَةُ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۱۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ مجھے بتائیے اس آیت کے متعلق نازل کیا روح الامین نے تیرے قلب پر، تاکہ توصاف عربی زبان میں لوگوں کو ڈرائے۔ فرمایا یہ امیر المؤمنین کی ولایت کے بارے میں ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مُسْكِينٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَحْمِلَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا»، قَالَ: هِيَ وَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۲۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آسیہؑ کو اسمان وزمین اور پہاڑوں پر پیش کیا۔ انھوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اسے اٹھالیا۔ دراصل کیا کہ وہ بڑا ظالم اور جاہل ہے۔ فرمایا یہ امانت ولایت امیر المؤمنین ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي زَاهِرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْحَشَابِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ» قَالَ: بِمَا جَاءَهُ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْوَلَايَةِ وَلَمْ يَخْلُطُوهَا بِوَلَايَةِ فُلَانٍ وَفُلَانٍ، فَهُوَ الْمَلْبَسُ بِالظُّلْمِ.

۳۔ راوی نے کہا یہ جو لوگ ہم پر ایمان لائے۔ اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ مخلوط نہیں کیا۔ کیا مطلب ہے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو لوگ ایمان لائے اس ولایت پر جو رسول لے کر آئے اور اس سے اپنے ایمان کو فلول فلول کی ولایت سے مخلوط نہ کیا۔ کیونکہ ظلم سے مخلوط ہو رہا ہے۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نَعِيمٍ الصَّحَّافِ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَبِمَا كَفَرْتُمْ مِنْكُمْ وَكُفْرُكُمْ فَتَمَّ اللَّهُ عَلَىكُمْ دِينَكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُفَرْتُمْ» فَقَالَ: عَرَفَ اللَّهُ إِيمَانَهُمْ بِوَلَايَتِنَا وَكَفَرَهُمْ بِهَا، يَوْمَ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ فِي صَلْبِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُمْ ذُرِّيَّةٌ.



۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا، تم میں سے کچھ مومن ہیں اور کچھ کافر، فرمایا۔ خدا معرفت کرائے، ان کے ایمان کی ہماری ولایت سے، اور اس سے انکار کرنے والوں کی، جس روز ان سے عہد لیا تھا جبکہ وہ صلب آدم میں بصورت ذرہ تھے۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «يُوفُونَ بِالنَّذْرِ» قَالَ : يُوفُونَ بِالَّذِي أَخَذَ عَلَيْهِمْ مِنْ وِلَايَتِنَا .

۵۔ فرمایا امام رضا علیہ السلام نے آپس یوفون بالنذر کے متعلق مراد یہ ہے کہ ان سے ہماری ولایت کا عہد لیا گیا۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ الْقُضَلِيِّ بْنِ شاذَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَوْ أَنَّهُمْ أَقَامُوا التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا نَزَلَ إِلَيْهِمْ مِنْ رَبِّهِمْ» قَالَ : الْوَلَايَةُ .

۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر وہ تورات و انجیل پر قائم رہتے اور اس پر جو ان کے رب کی طرف سے ان پر نازل کیا گیا ہے (تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا) فرمایا۔ اس سے مراد ولایت ہے۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُخَيَّرٍ، عَنْ الْوَشَّاءِ، عَنْ الْمُثَنَّى عَنْ زُرَّادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «وَلَا تَأْكُلُوهَا إِتْرَافًا وَلَا تَبْهِيَةً» قَالَ : هُمُ الْأَئِمَّةُ عليهم السلام .

۷۔ آپس قتل و استلکام کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ ائمہ کی محبت ہے جو ذریعہ القربیٰ رسول ہیں۔

۸۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُخَيَّرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ» (فِي وِلَايَةِ عَلِيٍّ) وَوَلَايَةِ الْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا هَكَذَا نَزَلَتْ .

۸۔ ابوبصیر سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیت من یطع اللہ ورسولہ کے متعلق فرمایا اس سے مراد ولایت علی علیہ السلام اور ان کے بعد دیگر ائمہ کی ولایت پس اس کو پوری پوری کامیابی ہوئی۔ یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی

۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ رَفَعَهُ إِلَيْهِمْ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا رَسُولَ اللَّهِ» فِي عِلِّيٍّ وَالْأَئِمَّةِ وَالَّذِينَ آدَوْا مُوسَى فَبَرَّ اللَّهُ مِنْهَا قَالُوا ۝

۹۔ راوی نے آئمہ کی اسناد سے بیان کیلئے کہ آیت ”تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دو (علی اور آئمہ کے بارے میں) جیسے اذیت دی تھی موسیٰ کو امت موسیٰ نے (گو سالہ پرستی میں موسیٰ ہارون کی نصیحت پر عمل نہ کر کے) پس بری ہے اللہ اس چیز سے جہاں انھوں نے بیان کیا۔

۱۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: «وَمَنْ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلْ وَلَا يَشْغَى» قَالَ: مَنْ قَالَ بِالْأَئِمَّةِ وَاتَّبَعَ أَمْرَهُمْ وَلَمْ يَجْرُ ظَعَنَهُمْ

۱۰۔ راوی کہتے ہیں کہ امام سے سوال کیا کسی نے اس آیت کے متعلق جس نے اتباع کیا میری ہدایت کا وہ گمراہ نہ ہوا اور نہ شقی ہوا، امام نے فرمایا مراد یہ ہے کہ جس نے آئمہ کے حکم پر عمل کیا اور ان کی اطاعت کو نہ چھوڑا وہ گمراہ نہ ہوا۔

۱۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَفَعَهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «لَا أَقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ» قَالَ: أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَمَا وَلَدَ مِنَ الْأَئِمَّةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۱۔ راوی نے آیت قسم کھاتا ہوں میں اس شہر کی دریاں لیکھ تم اس میں چلتے پھرتے ہو اور قسم ہے ایک باپ کی اور بیٹے کی۔ امام سے دریافت کیا۔ فرمایا والد سے مراد ہیں امیر المؤمنین اور والد سے مراد ہیں آئمہ علیہم السلام۔

۱۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَوْرَمَةَ وَنَحْوِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «وَأَعْلَمُوا أَنْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ خَمُسَهُ وَلِلَّهِ سُلُوكُ الْقُرْبَى» قَالَ: أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَئِمَّةِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۱۲۔ آیہ "جان لو جو مال غنیمت تم کو ملے تو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول اور ذوی القربیٰ کا ہے" کے متعلق امام سے سوال کیا گیا۔ فرمایا۔ ذوی القربیٰ سے مراد ہیں امیر المؤمنین اور دیگر آئمہ۔

۱۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَ مِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةً يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَ بِهِ يَعْدِلُونَ » قَالَ : هُمْ الْأُئِمَّةُ .

۱۳۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ "ہم نے ایک امت ایسی پیدا کی ہے جو حق کی ہدایت کرتے ہیں اور عدل سے کام لیتے ہیں۔" فرمایا۔ وہ آئمہ ہیں۔

۱۴۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَرْمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : « هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ » قَالَ : أُمُّرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْأُئِمَّةُ « وَ آخَرُ مُتَشَابِهَاتٍ » قَالَ : فَلَانٌ وَ فَلَانٌ « فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ » أَصْحَابُهُمْ وَ أَهْلُ وَ لَا يَتَّبِعُهُمْ « فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَ مَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَ الرَّا سِخُونَ فِي الْعِلْمِ » أُمُّرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْأُئِمَّةُ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

۱۴۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیہ "وہ، وہ ہے جس نے تجھ پر کتاب کو نازل کیا۔ اس میں کچھ آیات محکمات ہیں اور وہی اصل کتاب ہیں۔" فرمایا۔ اس سے مراد ہیں امیر المؤمنین اور آئمہ ہیں اور باقی متشابہات ہیں۔ فرمایا۔ ان سے مراد فلاں فلاں اور جن لوگوں کے دلوں میں کمی ہے اس سے مراد ہیں ان کے اصحاب و دوست۔ جو متشابہات کا اتباع کرتے ہیں۔ فتنہ کی خواہش کرتے ہیں اور اس کی تاویل کرنے کے لئے۔

اور نہیں جانتے اس کی تاویل، مگر اللہ اور راسخون فی العلم اور اس سے مراد امیر المؤمنین اور دیگر آئمہ۔

۱۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْوَشَاءِ، عَنْ الْمُثَنَّى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : « أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تُتْرَكُوا وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِجَنَّةٍ » يَعْنِي بِالْمُؤْمِنِينَ الْأُئِمَّةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لَمْ يَتَّخِذُوا الْوَلَايَةَ مِنْ دُونِهِمْ .

۱۵۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے آبیہ۔ کیا۔ تم نے یہ گمان کیا ہے کہ تم لوہی چھوڑ دیے جاؤ گے۔ اللہ نے ابھی ان لوگوں کو ممتاز نہیں کیا۔ جنہوں نے تم میں سے جہاد کیا ہے اور خدا اور اس کے رسول اور مومنین کے سوا اور کسی کو اپنا راز دار نہیں بنایا دینے امیر المومنین علیہ السلام اور ان لوگوں نے آئمہ کے سوا کسی کو راز دار نہیں بنایا۔

۱۶۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُورٍ ، عَنْ صَفْوَانَ ، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ ، عَنْ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ (ع) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «وَإِنْ جَنَحُوا لِلسَّلَامِ فَاجْنَحْ لَهَا» [قَالَ] قُلْتُ: مَا السَّلَامُ؟ قَالَ: الدُّخُولُ فِي أَمْرِنَا

۱۶۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آبیہ۔ اگر وہ کفار و مشرکین صلح کی طرف مائل ہوں تو تم ان سے صلح کرو۔ راوی کہتے ہیں نے پوچھا سلم کیا ہے فرمایا۔ ہمارے امر میں داخل ہونا۔

۱۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ زُرَّادَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (ع) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ» [قَالَ] يَارُزَّادَةُ أَوَّلَمَ تَرَ كَبَّ هَذِهِ الْأُمَّةُ بَعْدَ نَبِيِّهَا طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ فِي أَمْرِ فُلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ .

۱۷۔ آبیہ۔ تم فردر ایک مصیبت سے دوسری مصیبت میں پھنسو گے، کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کیا امت اپنے نبی کے بعد فلاں فلاں فلاں کے پھندے میں پھنس کر ایک مصیبت کے بعد دوسری مصیبت میں نہیں پھنسی

۱۸۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُورٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْدَبٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ (ع) عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَلَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ» قَالَ : إِمَامٌ إِلَى إِمَامٍ .

۱۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے آبیہ۔ ہم نے اپنے قول کا اتصال کر دیلے تاکہ وہ نصیرت حاصل کریں۔ فرمایا وہ ایک امام سے دوسرے امام تک کا سلسلہ ہے۔

۱۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الثُّعْمَانِ ، عَنْ سَلَامٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ (ع) فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا» قَالَ : إِنَّمَا عَنِي بِذَلِكَ عَلِيًّا (ع) وَفَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ جَرَّتْ بَعْدَهُمْ فِي الْأَيَّامِ (ع) ، ثُمَّ يَرْجِعُ الْقَوْلُ مِنَ اللَّهِ فِي النَّاسِ فَقَالَ : «فَإِنْ آمَنُوا (بَعْنِي النَّاسِ) بِمَنْزِلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ (يَعْنِي

عَلَيْهَا وَفَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ وَ الْأَئِمَّةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ) فَقَدِ اهْتَدَوْا وَ إِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ ۝

۱۹۔ آئیہ ”کہو ہم ایمان لائے اللہ پر، اور جو ہم پر نازل کیا گیا ہے“ فرمایا۔ اس سے مراد ہیں علی و فاطمہ حسن و حسین اور جاری ہوا یہ امر بعد میں آئمہ علیہم السلام کے لئے پھر خدا کی طرف سے رجوع ہوئے یہ قول لوگوں کی طرف فرمایا اگر وہ لوگ ایمان لائیں اسی طرح جیسے تم ایمان لائے یعنی علی و فاطمہ اور حسن و حسین اور دیگر آئمہ علیہم السلام تو وہ ہدایت یافتہ ہوں گے اور اگر انھوں نے روگردانی کی تو یہ بدبختی اور تفرقہ پردازی ہوگی۔

۲۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُخَيَّ، عَنْ الْوَشَاءِ، عَنْ مُنْذَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَجَلَانِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَ هَذَا النَّبِيُّ وَ الَّذِينَ آمَنُوا» قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ مَنِ اتَّبَعَهُمْ.

۲۰۔ آئیہ۔ ان اولی الناس الخ کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا والذین آمنوا سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں اور وہ لوگ جنھوں نے ان کا اتباع کیا۔

۲۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْوَشَاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ، عَنْ ابْنِ أُذَيْبَةَ، عَنْ مَالِكِ الْجَهَنِّيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قَوْلُهُ عَزَّ وَ جَلَّ: «وَ أُوحِيَ إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنُ لِأَنْذِرَكُمْ بِهِ وَ مَنِ بَلَغَ» قَالَ: مَنْ بَلَغَ أَنْ يَكُونَ إِمَامًا مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ يَنْذِرُ بِالْقُرْآنِ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۲۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آئیہ اوی الی الخ کے متعلق فرمایا کہ من بلغ سے مراد یہ ہے کہ آل محمد سے ہر زمانہ میں ایک امام ہو جو لوگوں کو خدا سے اسی طرح ڈرائے جیسے رسول خدا نے ڈرایا تھا

۲۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ مَالِجٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَ جَلَّ: «وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلِ قَوْلِ قَتْسِي وَ لَمْ نَجِدْكَ عَزَمًا» قَالَ: عَهِدْنَا إِلَيْهِ فِي مُحَمَّدٍ وَ الْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ، فَتَرَكْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ عَزْمٌ أَنَّهُمْ هَكَذَا وَ إِنَّمَا سُمِّيَ أَوْلَى الْعَزْمِ أَوْلَى الْعَزْمِ لِأَنَّهُ عَهِدَ إِلَيْهِمْ فِي مُحَمَّدٍ وَ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ وَ الْمُهْدِيِّ وَ سِبْرَتِهِ وَ أَجْمَعَ عَزْمُهُمْ عَلَى أَنَّ ذَلِكَ كَذَلِكَ وَ الْأَقْوَارِ بِهِ.

۲۲۔ آئیہ، اور ہم نے عہد لیا آدم سے پہلے ہی، پس وہ بھول گئے اور ہم نے ان میں عزم نہ پایا کہ متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا وہ عہد تھا محمد اور ان کے بعد والے آئمہ کے متعلق آدم نے اس کو ترک کیا اور ان میں عزم نہ پایا گیا (یعنی محمد اور آل محمد کے توسل کو ترک کیا۔ بعد میں ان کے توسل سے دعا مانگی) اور اولو العزم اس لئے انبیاء کو کہا کہ انھوں نے حضرت رسول خدا اور ان کے اوصیاء اور امام مہدی اور ان کی سیرت کے متعلق جو عہد کیا تھا اس پر قائم رہے اور اس کا اقرار کیا

۲۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقُمِّيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ: «وَلَقَدْ عَهِدْنَا إِلَى آدَمَ مِنْ قَبْلُ (كَلِمَاتٍ فِي مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَالْأَئِمَّةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ مِنْ دَرَجَتَيْنِ) فَتَسِي» هَكَذَا وَاللَّهُ نَزَّلَتْ عَلَى مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۲۳۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آئیہ تقدیم ہونا کے متعلق فرمایا کہ وہ کلمات تھے محمد و علی و فاطمہ اور حسن و حسین اور ان آئمہ کے متعلق جو ان کی ذریت سے ہونے والے تھے آدم ان کو بھول گئے واللہ محمد پر یونہی نازل آیت ہوا۔

۲۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ النَّصْرِيِّ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَاهٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الثَّمَالِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: «أَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ نَبِيَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أَوْحَى إِلَيْكَ إِنَّكَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ» قَالَ: إِنَّكَ عَلَى وَلايَةِ عَلِيٍّ وَعَلِيٌّ هُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ

۲۴۔ آئیہ۔ اے رسول مضبوطی سے قائم رہو اس پر جو تمہیں وحی کی گئی ہے کہ تم صراطِ مستقیم پر ہو، امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے فرمایا کہ اے رسول تم ولایت علی پر قائم رہو اور علی صراطِ مستقیم ہیں۔

۲۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْدَانَ، عَنْ مُنْجِلٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: «نَزَلَ جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهَذِهِ الْآيَةِ عَلَى مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَكَذَا: «بِسْمِ اللَّهِ اشْتَرَوْا بِهِ أَنْفُسَهُمْ أَنْ يَكْفُرُوا بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ (فِي عَلِيٍّ) بَغْيًا»

۲۵۔ آئیہ۔ ”برائے جو انھوں نے خریدا اپنے نفسوں کے لئے ہاں طور کہ انکار کیا اس چیز سے جو اللہ نے تم پر نازل کی۔ اس کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ علی کے بارے میں جو نازل کیا گیا تھا سرکشی سے لوگوں نے اس سے انکار کر دیا۔

۲۶ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ مُنْجِلٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَزَلَ جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهَذِهِ الْآيَةِ عَلَى مُحَمَّدٍ هَكَذَا: «وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا (فِي عَلِيِّ) فَاتُوا بِسُورَةٍ مِثْلِهِ» ۝

۲۶۔ راوی کہتا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے آئیہ اگر تم شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندہ پر نازل کیا ہے (علی کے بارے میں) تو تم اس کی مثل ایک سورہ لاؤ۔

۲۷ - وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ مُنْجِلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: نَزَلَ جِبْرِئِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهَذِهِ الْآيَةِ عَلَى مُحَمَّدٍ هَكَذَا: «وَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا بِمَا نَزَّلْنَا (فِي عَلِيِّ) نُورًا مُبِينًا» ۝

۲۷۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے کجبرئیل رسول پر یہ آیت لے کر نازل ہوئے۔ اسے وہ لوگوں کو کتاب دی گئی ہے ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے نازل کی ہے علی کے بارے میں، بصورت نور مبین۔

۲۸ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ بَكَّارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعَظُونَ بِهِ (فِي عَلِيِّ) لَكُنْ خَيْرًا لَّهُمْ»

۲۸۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے، اگر وہ کرتے جس کی انھیں نصیحت کی گئی ہے (علی کے بارے میں) تو یہ ان کے لئے بہتر ہوتا۔

۲۹ - الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ الْوَشَّاءِ، عَنْ مُنْجِلٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَجَلَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «وَلَا تَتَّبِعُوا خُطَوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ» ۝ قَالَ: فِي وَلَا يَتَّبِعُوا.

۲۹۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق، اے ایمان لانے والو، سب کے سب اسلام میں داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ یہ آیت ہمارے ولایت کے متعلق

۳۰۔ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ الْمُنْذِلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَوْلُهُ جَلَّ وَعَزَّ «بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا» قَالَ: «وَلَا يَتِمُّ» وَالْآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَى، قَالَ: «وَلَا يَتِمُّ» وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام «إِنَّ هَذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَى» صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى.

۳۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آئیہ۔ انھوں نے حیات دنیا کو اختیار کیا (ہمارے دشمنوں سے محبت کر کے) اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے اس سے مراد ولایت امیر المؤمنین ہے یہی ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں تھا

۳۱۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْزَانَ، عَنْ مُنْجَلٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: «أَفْكَلَمَا جَاءَكُمْ (مُحَمَّدٌ) بِمَا لَا تَهْوَى أَنْفُسُكُمْ (يَمُؤَالَاةٍ عَلَيَّ) فَاسْتَكْبَرْتُمْ فَقَرَّبَقَا (مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ) كَذَّبْتُمْ وَفَرَّقَقَا تَقْتُلُونَ».

۳۲۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے اس کے متعلق۔ جب لائے تمہارے پاس (محمد) وہ چیز جس کی خواہش تمہارے نفس نہ کرتے تھے (محبت علی) تو تم نے تکبر کیا اور ایک فریق کو (آل محمد سے) تمہنے جھٹلایا۔ اور ایک فریق کو تم نے قتل کیا۔

۳۲۔ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي النَّضَّاءِ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِينَ» بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ «مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ» يَأْتِيهِمْ مِنْ وِلَايَةِ عَلِيٍّ هَكَذَا فِي الْكِتَابِ مَخْطُوطَةً.

۳۳۔ امام رضا علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق فرمایا۔ دشوار ہوا مشرکین پر (امرو ولایت علی) جس کی طرف تم نے بلایا۔ (اے محمد کتاب میں ایسا ہی لکھا ہوا ہے۔)

۳۳۔ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي السَّفَاتِيحِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ» فَقَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دُعِيَ بِالنَّبِيِّ عليه السلام وَبِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَبِالْأَئِمَّةِ مِنْ وَلَدِهِ عليه السلام فَيَنْصَبُونَ لِلنَّاسِ فَإِذَا رَأَوْهُمْ شِعْبُهُمْ قَالُوا: «الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ» يَعْنِي هَدَانَا اللَّهُ فِي وِلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَئِمَّةِ



مِنْ وَلَدِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۳۳۔ فرمایا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آبیہ۔ حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے ہمیں ہدایت کی، اگر خدا ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے، کے متعلق فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا تو بلایا جائے گا نبی و امیر المؤمنین اور ان آئمہ کو جو ان کی اولاد سے ہیں اور ان لوگوں کے سامنے لایا جائے گا۔ پس ان کے شیعہ کہیں گے۔ حمد ہے اس خدا کے لئے، جس نے دین حق کی ہدایت کی۔ اگر خدا ہم کو ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے۔ یعنی خدا نے ہم کو ولایت امیر المؤمنین اور دیگر آئمہ کی طرف ہدایت کی۔

۳۴۔ الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُنَجَّجٍ، عَنْ مُتَدِّ بْنِ أُورَمَةَ وَخُبَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ» عَنِ النَّبِيِّ الْعَظِيمِ، قَالَ: أَلَنَبَأُ الْعَظِيمِ الْوَلَايَةُ، وَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِهِ: «هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ» قَالَ: وَ لَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۳۴۔ آبیہ۔ لوگ تم سے بڑی خبر کے متعلق پوچھتے ہیں، امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ بنا علیہم سے مراد ولایت علی ہے میں نے سوال کیا۔ ولایت خدا مراد نہیں۔ فرمایا۔ ولایت امیر المؤمنین مراد ہے۔

توضیح:- اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ کے بعد امیر المؤمنین کو ولی ماننا ضروری ہے کیونکہ احکام خدا و رسول کی معونت اور ان پر عمل صحیح بدوں ولایت علی کو تسلیم کئے ممکن نہیں ہوگا ولایت امیر المؤمنین کو تسلیم کرنا، خدا کی ولایت کو تسلیم کرنا ہے کیونکہ جو شخص اپنے شہر کے حاکم کی حکومت کو تسلیم نہیں کرتا۔ وہ در حقیقت بادشاہ وقت کی حکومت کو تسلیم نہیں کرتا۔

۳۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السَّيِّدِي، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا» قَالَ: هِيَ الْوَلَايَةُ.

۳۵۔ آبیہ۔ اے رسول دین صیغہ پر ثابت قدم رہو۔ کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اس سے مراد ولایت ہے۔

۳۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الْهَمْدَانِيِّ يَرْفَعُهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ» قَالَ: الْأَنْبِيَاءُ وَالْأَوْصِيَاءُ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

۳۶۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے آسیہ ہم روز قیامت عدل کی ترازو میں رکھیں گے۔ کے متعلق فرمایا۔ یہ انبیاء اور اوصیاء انبیاء ہیں۔

**توضیح :-** روز قیامت جو میزان نصب کی جائے گی وہ دنیا کی ترازو جیسی نہ ہوگی ہر شے کے تولنے کی ایک جداگانہ میزان ہوتی ہے لکڑی کے تولنے کی ترازو اور پے فلہ تولنے کی اور پے اور سونا چاندی تولنے کی اور، بال جیسی چیزوں کو تولنے کی میزان الگ ہے اگر سجاد تولنا ہو تو اس کی میزان تھوڑا میٹر ہے اگر کسی شاعر کا وزن معلوم کرنا ہو تو اس کی میزان الفاظ ہیں اور اگر کسی کی بہادری یا سخاوت تولنی ہو تو رستم و حاتم کی بہادری و سخاوت کو میزان بنایا جائے گا پس اسی طرح کسی امت کے اعمال کی جانچ اس امت کے نبی کے اعمال کو سامنے رکھ کر ہوگی آنحضرت کے امت کے اعمال کی جانچ حضرت علی اور دیگر ائمہ کے اعمال سے ہوگی کیونکہ ان کا ہر عمل، عملی رسول ہے اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یا علی انتے میزان الاعمالے وانتے صراط المستقیم۔

۳۷۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يَزِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُهورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ الْمُقْتَصِلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: **وَإِنِّي بَغْرٌ آتٍ غَيْرِ هَذَا أَوْ بَدِّلْهُ**، قَالَ: **قَالُوا: أَوْ بَدِّلْ عَلِيًّا عليه السلام.**

۳۷۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت عبد اللہ سے اس آیت کے متعلق پوچھا یا تو اس قرآن کے علاوہ دوسرا آسمان لاؤ یا اس کو بدل دو۔ فرمایا امام نے کہ لوگوں نے اس کے جواب میں کہا کہ اے رسول اعلیٰ کو بدل دو (ہمیں تو عداوت انہی سے ہے)

۳۸۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ الْحَسَنِ الْقَاسِمِيِّ عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ تَفْسِيرِ هَذِهِ الْآيَةِ: **وَمَا سَأَلَكُمُ فِي سَفَرٍ قَالُوا: لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ**، قَالَ: **عَنِّي بِهَا لَمْ نَكُ مِنْ أَتْبَاعِ الْأَئِمَّةِ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِيهِمْ: «وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ»**، **أَمَّا تَرَى النَّاسَ يُسَمُّونَ الَّذِي يَلِي السَّابِقَ فِي الْحَلْبَةِ مُصَلِّيًا**، **فَذَلِكَ الَّذِي عَنِّي حَيْثُ قَالَ: «لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ»**، **لَمْ نَكُ مِنْ أَتْبَاعِ السَّابِقِينَ**.

۳۸۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی دجنت والے روز جیوں سے پوچھیں گے

تہیں دوزخ کی طرف کیا چیز لے آئی۔ وہ کہیں گے ہم نماز گزار نہ تھے آپ نے فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہم ان ائمہ کے پیروں نہ تھے جن کی شان میں یہ آیت ہے نبی کی طرف سبقت کرنے والے، سبقت ہی کرنے والے ہیں اور وہی خدا کے مقرب ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ گھوڑ دوڑ میں سابق راگلے گھوڑے کی سابق کہتے ہیں اور اس سے پیچھے والے کو معطل کہا جاتا ہے پس

مراد یہ ہے کہ وہ کہیں گے کہ ہم سابقین کے پیروں نہ تھے۔

۳۹۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَأَنْ لَّوِ اسْتَغَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ لَأَسْقَيْنَهُمْ مَاءً غَدَقًا» يَقُولُ : لَا شَرَّ بِإِقْلَابِهِمُ الْإِيمَانَ . وَالطَّرِيقَةُ هِيَ وَلَايَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْأَوْصِيَاءُ عليهم السلام .

۳۹۔ آبیہ۔ اگر وہ صبح راستہ پر رہتے تو ہم ان کو آبِ خوشگوار سے سیراب کرتے یعنی ان کے دلوں میں ایمان بھر دیتے، کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ طریقہ سے مراد یہ علی علیہ السلام اور ان کے اوصیاء کی ولایت۔

۴۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُوهَرٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَغَامُوا» ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : اسْتَغَامُوا عَلَى الْإِمَامَةِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ وَتَنَزَّلَ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ .

۴۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسبہ، وہ لوگ جنہوں نے کہا۔ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر وہ اس قول پر ثابت قدم بھی رہے، کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ ثابت قدم رہے ایک امام کے بعد دوسرے امام کی ولایت پر۔ ان پر ملائکہ نازل ہو کر کہتے ہیں تم نہ خوف کرو نہ حزن تم بشارت دیتے جلتے ہو اس جنت کی۔ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

۴۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْوَشَاءِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضِيلِ ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام ، عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : «قُلْ إِنَّمَا أَعْطِيَكُمْ بِوَاحِدَةٍ» ، فَقَالَ : إِنَّمَا أَعْطِيَكُمْ بِوَلَايَةِ عَلِيِّ عليه السلام هِيَ الْوَاحِدَةُ الَّتِي قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : «إِنَّمَا أَعْطِيَكُمْ بِوَاحِدَةٍ» .

۴۱۔ آبیہ۔ میں تم کو ایک کی نصیحت کرتا ہوں، کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ اس ایک سے مراد ولایت علی علیہ السلام ہے۔

۴۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَوْرَمَةَ ، وَعَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ

عَلِيٍّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ثُمَّ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا ، ثُمَّ أَذَادُوا كُفْرًا» ، «لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ» ، قَالَ : نَزَلَتْ فِي فُلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ ، آمَنُوا بِالنَّبِيِّ عليه السلام فِي أَوَّلِ الْأَمْرِ وَكَفَرُوا حَيْثُ عُرِضَتْ عَلَيْهِمُ الْوَلَايَةُ ، حِينَ قَالَ النَّبِيُّ عليه السلام : «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهَذَا عَلِيٌّ مَوْلَاهُ» ، ثُمَّ آمَنُوا بِالْبَيْعَةِ لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ثُمَّ كَفَرُوا حَيْثُ مَعْنَى رَسُولِ اللَّهِ عليه السلام ، فَلَمْ يَقَرُّوا بِالْبَيْعَةِ ، ثُمَّ أَذَادُوا كُفْرًا بِأَخِيهِمْ مَنْ بَايَعَهُ بِالْبَيْعَةِ لَهُمْ فَهُوَ لَا لَهُ يَبْقَى فِيهِمْ مِنَ الْإِيمَانِ شَيْءٌ .

۷۲۔ ”اسیہ“ جو لوگ ایمان لائے اور پھر کافر ہو گئے۔ اور پھر ایمان لائے اور پھر کفر کو زیادہ کیا تو ان کی توبہ ہرگز قبول نہ ہوگی۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ آیت فلاں فلاں کے بارے میں نازل ہوئی ہے پہلے توبہ نہی پر ایمان لائے پھر جب ولایت کو ان پر پیش کیا گیا تو منکر ہو گئے نبی نے فرمایا کہ جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے تو ایمان لائے اور امیر المؤمنین کی بیعت کر لی۔ لیکن رسول کے مرنے کے بعد پھر گئے اور بیعت کا اقرار نہ کیا۔ پھر بیعت علی کرنے والوں کی پکڑ دکھا کر نے پر اپنے کفر کو اور بڑھا لیا۔ لہذا ایمان کا کوئی حصہ ان میں باقی نہ رہا۔

۳۔ وَ يَهْدِي الْأَسْنَادَ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : «إِنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا عَلَىٰ أَدْبَارِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَىٰ» فَلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ ، ارْتَدُّوا عَنِ الْإِيمَانِ فِي تَرْكِ وِلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام قُلْتُ : قَوْلُهُ تَعَالَى : «ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ سَنَطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأُمْرِ» قَالَ : نَزَلَتْ وَاللَّهُ فِيهِمَا وَفِي أَتْبَاعِهِمَا وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ الَّذِي نَزَلَ بِهِ جِبْرِئِيلُ عليه السلام عَلَى نَبِيِّهِ عليه السلام : «ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لِلَّذِينَ كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ (فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ) سَنَطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأُمْرِ» قَالَ : دَعَوْا بَنِي أُمَيَّةَ إِلَىٰ مِثَاقِهِمْ أَلَّا يُسَيِّرُوا الْأَمْرَ فَبَيْنَا بَعْدَ النَّبِيِّ عليه السلام وَلَا يُعْطُونَا مِنَ الْخُمْسِ شَيْئًا وَقَالُوا : إِنْ أَعْطَيْنَاهُمْ إِيَّاهُ ، لَمْ يَحْتَاجُوا إِلَىٰ شَيْءٍ وَلَمْ يُبَالُوا أَنْ لَا يَكُونَ الْأَمْرُ فِيهِمْ ، فَقَالُوا سَنَطِيعُكُمْ فِي بَعْضِ الْأُمْرِ الَّذِي دَعَوْتُمُونَا إِلَيْهِ وَهُوَ الْخُمْسُ أَلَّا نُعْطِيَهُمْ مِنْهُ شَيْئًا وَقَوْلُهُ : «كَرِهُوا مَا نَزَّلَ اللَّهُ» وَالَّذِي نَزَّلَ اللَّهُ مَا أَمَرَنِي عَلَىٰ خَلْقِهِ مِنْ وِلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَكَانَ مَعَهُمْ أَبُو عُبَيْدَةَ وَكَانَ كَاتِبَهُمْ ، فَأَنزَلَ اللَّهُ «أَمْ أَمْرًا أَمْراً فَإِنَّا مُبْرِمُونَ أَمْ يَحْسَبُونَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سَرَّهُمْ فَانْجَوَاهُمْ... الْآيَةُ» (۵)

۳۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق جو لوگ ہدایت کے ظاہر ہونے کے بعد روگردانی

کر گئے فلاں فلاں انھوں نے ترک ولایت امیر المؤمنین کر کے ایمان سے روگردانی کی۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا سورہ محمد میں اس کے بعد یہ آیت ہے کہ انھوں نے کہا۔ ان لوگوں نے جنھوں نے خدا کے نازل کردہ حکم سے کراہت کی۔ ہم اطاعت کریں گے۔ بعض امیر میں امام نے فرمایا۔ یہ نازل ہوئی ہے ان دونوں کے بارے میں اور ان کے تابعین کے بارے میں اور جبریل امین رسول پر یہ آیت اس طرح لے کر آئے تھے۔ ان لوگوں نے کراہت ظاہر کی اس امر سے جو خدا نے اپنے رسول پر (علی کے بارے میں) نازل کیا تھا انھوں نے بلایا بنی امیہ کو اپنا وعدہ پورا کرنے کے لئے تاکہ بعد نبی امر امامت ہماری طرف نہ آئے۔ انھوں نے خمس سے کوئی چیز ہم کو نہ دی اور کہا۔ اگر ہم ان کو خمس دیں گے تو پھر وہ کسی چیز کے محتاج نہ رہیں گے اور امر امامت کو اپنی طرف آنے کی پروا نہ کریں گے انھوں نے کہا ہم تمہارے بعض حکم کی اطاعت کریں گے اور یہ کہ ہم اہلبیت کو خمس میں سے کچھ نہ دیں گے یہی مطلب ہے اس آیت کا انھوں نے امر منزل من اللہ سے کراہت کی اور وہ امر تھا ولایت علی کا فرض کرنا۔ ابو عبیدہ اس وقت ان کے ساتھ تھا اور ان کا کاتب تھا خدا نے یہ آیت نازل کی (ذخرف) انھوں نے اپنی حکومت کو مضبوط کیا۔ ہم بھی ان کے لئے داخلہ جہنم کو مضبوط کرنے والے ہیں وہ جو کچھ سرگوشیاں کرتے ہیں ہم ان کو سننے والے ہیں۔

عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «وَمَنْ يُؤْذِ بِالْحَاظِ يَظْلِمُهُ» قَالَ : نَزَلَتْ فِيهِمْ حَيْثُ دَخَلُوا الْكَعْبَةَ فَمَتَّعَهُمْ وَتَعَاوَدُوا عَلَى كُفْرِهِمْ وَجَحُودِهِمْ بِمَا نَزَلَ فِي أَمْرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام . فَالْجِدُوا فِي الْبَيْتِ يَظْلِمُهُمُ الرَّسُولُ وَوَلِيَّتُهُ قَبْعِدَا لِمَقْوَمِ الظَّالِمِينَ .

۴۴۔ مندرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ حج کی اس آیت کے متعلق؛ وہ جس نے ارادہ کیا اس میں الحاد وظلم کا؛ فرمایا۔ یہ انہی لوگوں کے بارے میں ہے۔ جو کعبہ میں آکر بیٹھے اور معاہدہ کیا۔ آپس میں کہ ہم انکار کریں گے۔ ان تمام آیات کا جو نازل ہوئی ہیں علی کے بارے میں پس یقیناً انھوں نے غارت کعبہ میں اس انکار سے ظلم کیا۔ رسول اور ان کے ولی پر اور طاقت ہو ظالم قوم کے لئے۔

عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ حُجْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُجْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَشْبَاطٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْرَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ فِي صَلَاتٍ مُبِينٍ» يَا مَعْشَرَ الْمُكَلِّدِينَ حَيْثُ أَنْبَأَتْكُمْ رَسُولَ رَبِّي فِي وِلَايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام وَالْأَيْمَةِ عليها السلام مِنْ بَعْدِهِ «مَنْ هُوَ فِي صَلَاتٍ مُبِينٍ» كَذَا نَزَلَتْ وَفِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «إِنْ تَلَوْا أَوْ تَعْرَضُوا» فَقَالَ : «إِنْ تَلَوْا الْأَمْرَ وَتَعْرَضُوا عَمَّا أُمِرْتُمْ بِهِ» فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ، وَفِي قَوْلِهِ : فَلَنَذِيقَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا (يَتَرَكِهِمْ) وِلَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام (عَذَابًا شَدِيدًا) (فِي الدُّنْيَا) وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ

أَسْوَأَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ»

۳۵۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے آئیہ، عنقریب تم جان لوگے کہ کھلی گراہی میں کون ہے۔ اسے جھوٹوں کے گردہ تم کو میں نے ولایت علی کی اپنے بعد آنے کی خبر دی تھی اب کھلی گراہی میں کون ہے، کے متعلق یہ آیت اس مضمون کے ساتھ نازل ہوئی تھی اور آئیہ ”تم نے پیچیدہ کیا اور اعراض کیا“ کے متعلق فرمایا کہ جس امر کا تمہیں حکم دیا گیا تھا تم نے اسے دھڑپٹا اور اس سے روگردانی کی۔ بے شک اللہ جو کچھ تم کرتے ہو اس سے خبردار ہے اور آئیہ جن لوگوں نے انکار کیا ہے، کے متعلق امام نے فرمایا ولایت امیر المؤمنین سے ان کے سخت عذاب ہے دنیا میں اور جو کچھ عمل کیلئے انھوں نے ہم اس کا بدلہ (آخرت میں) دینگے

۴۶۔ - الْحَسَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَنصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ الْوَلِيدِ بْنِ صَبِيحٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَذَلِكَ بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ وَحْدَهُ (وَأَهْلُ الْوَلَايَةِ) كَفَرْتُمْ ۝

۳۶۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے (سورہ مومن) اس آیت کے متعلق، یہ اس لئے ہے کہ جب اکیلے خدا کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے کہ اس میں وحدہ کے بعد اہل الولاہی بھی تھا۔

۴۷۔ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «وَسَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ لِّلْكَافِرِينَ (بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ) لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ ۝ ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا وَ اللَّهُ نَزَلَ بِهَا جَبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ»

۳۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی جب ایک سائل نے سوال کیا۔ ایسے عذاب کا جو واقعہ ہونے والا تھا (ولایت علی کے) منکر وں پر، اور جس کا کوئی دفع کرنے والا نہ تھا امام نے فرمایا۔ واللہ رسول پر یہ اسی طرح یعنی بولائے علی کے ساتھ نازل ہوئی تھی۔

۴۸۔ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ سَبِيحٍ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «إِن كُنتُمْ لَهِيَ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ (فِي أَمْرِ الْوَلَايَةِ) يُؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ أَفَكَ ۝ فَلِلَّ مَنْ أَفَكَ ۝ فَلِلَّ عَنْ الْوَلَايَةِ أَفَكَ ۝ عَنْ الْجَنَّةِ»

۳۸۔ سورہ الذاریات کی آیت کے متعلق (وہ اہل مکہ) تم لوگ مختلف بے جوڑ باتوں میں پڑے ہو جس سے وہی پھیرا جلتے گا جو گمراہ ہوگا امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ یہ آیت یوں نازل ہوئی تھی کہ قول مختلف کے بعد تھا امر ولایت

علی اور یہ بھی فرمایا کہ جو امر ولایت سے پہرا، وہ جنت سے پہرا۔

۴۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ مَعَاذِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يُونُسَ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: فَلَا أَفْتَحَمَ الْعَقْبَةَ وَمَا أَذْكَ مَا الْعَقْبَةُ ۖ فَكَ رَقَبَةٍ ۚ يَعْنِي يَقُولُ: هَذِهِ رَقَبَةُ، وَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ فَإِنَّ ذَلِكَ فَكَ رَقَبَةٍ.

۴۹۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ بلد کی اس آیت کے متعلق پھر وہ گھائی پر سے کیوں نہیں گزرا اور تم کیا جانو وہ گھائی کیلپے گردن کا آزاد کر دینا، امام علیہ السلام نے فرمایا۔ فک رقبہ سے مراد ہے۔ ولایت امیر المؤمنین

پوری آیت یہ ہے۔ الْمَجْلَعُ لَهُ عَجْنِيْنٌ وَلِسَانٌ وَشَفَتَيْنِ وَهَدْيَانَا الْجَحْدَيْنِ **توضیح:-** فَلَا اتَحَمُ الْعَقْبَةَ وَمَا اَدْرَيْتُكَ مَا الْعَقْبَةُ فَكَ رَقَبَةٍ وَالْعَقْبَةُ فَعِيَوْمَ زَعَمَ

مَسْخَبَةٌ وَيَتِيْمًا ذَا مَقْبَرَةٍ وَمَسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ۔ (کیا ہم نے اسے دونوں آنکھیں اور زبان اور دونوں لب نہیں دیئے ضرور دیئے) اور اس کو اچھی بُری دونوں راہیں بھی دکھا دیں۔ پھر وہ گھائی پر سے ہو کر کیوں نہیں گزرا اور تم کو کیا معلوم کہ گھائی کیلپے کسی کی گردن کا (غلامی یا قرض سے آزاد کرنا یا بھوک کے دن رشتہ دار یا قسیم یا خاکسار محتاج کو کھانا کھلانا) ظاہر معنی تو یہی ہیں جو اوپر دیئے گئے ہیں لیکن باطنی معنی یہ ہیں کہ ان آیات میں قریش کے منافقوں کا بیان ہے کہ انھوں نے رسول کی اطاعت کو دل سے نہ مانا اور بعد رسول طلب حکومت میں بہت سال صرف کیا۔ خدا نے ان کو دو آنکھیں دی تھیں کہ وہ شواہد عقلیہ و لبوبیت پر نظر کر کے گراہی سے بچتے دوسروں کو پہلے اور زبان اور ہونٹ ویسے تاکہ وہ ہادی زانہ سے سوال کر کے اپنے شبہات دور کرتے اور قرآن کی آیات کا مطلب دریافت کرتے۔ پس وہ اس گھائی سے کیوں نہ گزرے۔ یعنی ولایت امیر المؤمنین سے کیوں گریز کی اور لوگوں کی گردن کو زنا جہنم سے کیوں نہ آزاد کرایا اور جو جو حکم کے بھوکے تھے یا ان لوگوں کو جو ظالم حکام سے پریشان حال تھے کیوں نہ بھاریا۔

۵۰۔ وَهَذَا الْإِسْنَادُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ۖ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «بَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا أَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ» قَالَ: «لَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ»

۵۰۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق ”بشارت دے دو ان لوگوں کو جو ایمان لائے کہ ان کے لئے سچائی کا قدم ہے ان کے رب کے نزدیک (سورہ یونس) یعنی ولایت امیر المؤمنین کو تسلیم کر لینے میں انھوں نے ماہ راست پر اپنا قدم رکھا۔ خدا نے فرمایا ہے کہ نواسع الصادقین یعنی امیر المؤمنین اور آئمہ طاہرین کے ساتھ ہو گئے وہ راہ راست پر گامزن ہو گئے۔

۵۱۔ عَلِيٌّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَصِيلِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «هَذَانِ حَصْنَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فَالَّذِينَ كَفَرُوا بِلَوْلَايَةِ عَلِيٍّ قَطِيعَتٌ لَهُمْ نَارٌ»

۵۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے: «ان دونوں جھگڑا کرنے والوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا۔ تو جن لوگوں نے انکار کیا (ولایت علیؑ سے) ان کے لئے آگ کا لباس ہے»

سورہ حج کی یہ آیت ہے جس میں اس امر کا بیان ہے کہ جھگڑا کرنے والے دو گروہ ہیں ایک گروہ اس عقیدہ کا ہے کہ اللہ اس دنیا میں مومنوں کی مدد کرتا ہے ایسے امام سے جو عالم ہو۔ احکام الہی اور آخرت کا ثواب اسی امام کی تصدیق پر منحصر ہے اور دوسرا گروہ وہ ہے جس کا عقیدہ ہے کہ رسولؐ کے بعد امت میں اجتہاد کے سوا کچھ نہیں۔ یہ نزاع درحقیقت اپنے رب کے امر میں ہے یہ گروہ چونکہ حکم خدا اور رسولؐ جو ولایت علیؑ کے لئے ہے اس کا منکر ہے لہذا اس کے جسم کے مطابق جہنم کا لباس قطع کیا جائے گا۔

۵۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زُرَّادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ، قَالَ سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «هَذَاكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ» قَالَ: «وَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ»

۵۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ اس آیت میں ولایت سے مراد ولایت امیر المومنین ہے۔

۵۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْحَطَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً» قَالَ: «صِبْغَةُ الْمُؤْمِنِينَ بِالْوَلَايَةِ فِي الْمَبِثَاقِ»

۵۳۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے بارے میں یہ اللہ کی زینت ہے اور اللہ سے بہتر (ایمان کی) زینت دینے والا کون ہے (سورہ بقرہ) کہ اللہ نے زینت دی ہے مومنین کو ولایت کے ساتھ روز ميثاق عالم و زمین۔

۵۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ الْمُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِي مُؤْمِنًا» يَعْنِي الْوَلَايَةَ، مَنْ دَخَلَ فِي الْوَلَايَةِ دَخَلَ فِي بَيْتِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَقَوْلُهُ: «إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا»



يَعْنِي الْأُئِمَّةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا يَتَّبِعُهُمْ مَنْ دَخَلَ فِيهَا دَخَلَ فِي بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ.

۵۴- فرمایا۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے (سورہ نوح) پانے والے مجھے اور میرے والدین کو بخش اور جو مومن ہو کر میرے گھر میں داخل ہو یعنی جو ولایت میں داخل ہوا وہ بیت انبیاء علیہم السلام میں داخل ہوا اور آئیہ انما یرید اللہ الخ کے متعلق فرمایا کہ اہل بیت سے مراد ہیں ائمہ علیہم السلام اور جو کوئی ان کی ولایت میں داخل ہوا وہ نبی کے گھر میں داخل ہوا۔

٥٥ - وَبِهَذَا الْإِسْنَارِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضِيلِ ، عَنْ أَبِي يُونُسَ  
عَنِ الرَّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ : « قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذَلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ »  
قَالَ : بَوَالِيَةِ مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ مُحَمَّدٍ هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُ هَؤُلَاءِ مِنْ دُنْيَاهُمْ .

۵۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا مطلب ہے اس آیت کا کہ (ہدایت پانا) اللہ کے فضل و رحمت سے ہے اور چاہے خوش ہونے والے اس سے خوش ہوں اور وہ بہتر ہے اس چیز سے جسے لوگ جمع کرتے ہیں۔ امام نے فرمایا کہ ولایت محمد و آل محمد بہتر ہے اس چیز سے جسے لوگ جمع کرتے ہیں اپنی دنیا کے لئے۔

٥٦ - أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَامِ قَالَ : قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام - وَنَحْنُ فِي الطَّرِيقِ فِي لَيْلَةِ  
الْجُمُعَةِ - اقْرَأْ فَإِنَّهَا لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ قَرَأْنَا ، فَقَرَأْتُ : «إِنَّ يَوْمَ الْقِصَلِ (كَانَ) مِيقَاتُهُمْ أَجْمَعِينَ هـ يَوْمٌ  
لَا يَعْني مَوْلَى عَنْ مَوْلَى شَيْئًا وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ هـ إِلَّا مَنْ رَحِمَ اللَّهُ هـ» فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : نَحْنُ وَاللَّهُ  
الَّذِي رَحِمَ اللَّهُ وَنَحْنُ وَاللَّهُ الَّذِي اسْتَنْشَى اللَّهُ وَلَكُنَّا نَغْنِي عَنْهُمْ .

۵۶۔ راوی کہتے ہیں کہ میں اور امام جعفر صادق علیہ السلام ہمسفر تھے۔ راہ میں جب شب آئی تو مجھ سے فرمایا قرآن پڑھو کہ یہ شب جمعہ ہے میں نے سورۃ دخان شروع کی جب اس آیت پر پہنچا تو باطل کے فیصلہ کے دن ان سب کے لئے وعدہ کی جگہ ہوگی وہ ایسا دن ہوگا کہ آقا اپنے غلام سے دفع ضرر نہ کر سکے گا اور سوائے ان لوگوں کے جن پر اللہ رحم کرے کسی کی مدد نہ کی جائے گی، حضرت نے فرمایا وہ لوگ جن پر رحم کیا جائے گا اللہ ہم ہیں واللہ نے ہمارا ہی استثنیٰ کیا ہے بے شک ہم اپنے تابعین سے دفع ضرر کر سکیں گے۔

۵۷ - أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: «وَتَعْبَاهَا أُذُنٌ وَأَعْيَهُ» قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هِيَ أُذُنُكَ يَا عَلِيُّ.

۵۸ - فرمایا - حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب اکیس تعبہا اُنکے ذرا عینہ محفوظ رکھے محفوظ رکھے والا کان

۵۷۔ فرمایا۔ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب (اسیہ) تبعہا اذن دار عینک (محفوظ رکھنے والا مکان)

توحفرت رسول خدا نے فرمایا۔ اے علی وہ تمہارا کان ہے۔

۵۸۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: نَزَلَ جِبْرِيلُ عليه السلام بِهَذِهِ الْآيَةِ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله هَكَذَا: «فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا (آلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ) قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا (آلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ) رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَتَسَفَّوْنَ»

۵۸۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے جبریل حضرت رسول خدا پر یہ آیت اس طرح لے کر نازل ہوئے تھے جن لوگوں نے (آل محمد کا حق غصب کیا) انھوں نے بدل دیا اس بات کو جو ان سے کہی گئی تھی ایک دوسری بات سے پس ہم نے ان لوگوں پر (جنھوں نے آل محمد کا حق لے لیا تھا آسمان سے اس لئے عذاب نازل کیا کہ وہ بدکار تھے۔

۵۹۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَسَنِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ نَزَلَ جِبْرِيلُ عليه السلام بِهَذِهِ الْآيَةِ هَكَذَا: «إِنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا (آلَ مُحَمَّدٍ حَقَّهُمْ) لَمْ يَكُنِ اللَّهُ لِيُغْفِرْ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا وَكَانَ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا» ثُمَّ قَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَبِّكُمْ (فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ) فَأَمِنُوا خَيْرًا لَكُمْ وَإِنْ تَكْفُرُوا (بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ) فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ»

۵۹۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے جبریل اس آیت کو اس طرح لے کر نازل ہوئے۔ جن لوگوں نے ظلم کیا (آل محمد کے حق پر خدا انھیں نہیں بخشے گا اور وہ سوائے جہنم کے راستہ کے اور کوئی راستہ ان کو نہ دکھائے گا وہ یہاں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ پر آسان ہے۔

پھر فرمایا۔ اے لوگو! رسول تمہارے رب کی طرف سے ولایت علی کے بارے میں حق بات لے کر آیا ہے پس ایمان لاؤ کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر (ولایت) سے انکار کرو گے تو بے شک جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے وہ سب خدا کا ہے

۶۰۔ أَحْمَدُ بْنُ مِهْرَانَ - رَحِمَهُ اللَّهُ - عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ، عَنْ بَشَّارٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ هَكَذَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: «وَلَوْ أَنَّهُمْ فَعَلُوا مَا يُوعْظُونَ بِهِ (فِي عَلِيٍّ) لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ»

۶۰۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے یہ آیت اس طرح نازل ہوئی تھی اگر وہ عمل کرتے اس امر پر جو (علی کے بارے میں) ان کو بتایا گیا ہے تو ان کے لئے بہتر ہوتا۔

۶۱۔ أَحْمَدُ . عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ . عَنْ ابْنِ أَدِيْمَةَ . عَنْ مَالِكِ الْجَهَنِّي قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : «وَأَوْحِي إِلَيَّ هَذَا الْقُرْآنَ لَا تُنْذِرُكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ» قَالَ : مَنْ بَلَغَ أَنْ يَكُونَ إِمَامًا مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ يُنْذِرُ بِالْقُرْآنِ كَمَا يُنْذِرُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم .

۶۱۔ راوی کہتا ہے میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ میرے اوپر یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ میں تم کو اسے سن کر عذاب خدا سے ڈراؤں اور وہ بھی ڈرائے جو اس کی تبلیغ پر مامور ہو۔ یعنی آل محمد میں سے امام ہوتا کہ وہ بھی قرآن سن کر اسی طرح ڈرائے جن طرح رسول درتے تھے۔

۶۲۔ أَحْمَدُ . عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ . عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ مِثْلَاجٍ . عَمْرٍو أَخْبَرَهُ قَالَ : قَرَأَ رَجُلٌ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : «قُلْ أَعْمَلُوا فَسَيَرَى اللَّهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ» فَقَالَ : لَيْسَ هَكَذَا هِيَ إِتْمَامًا هِيَ وَالْمُؤْمِنُونَ . فَتَحَنَّنَ الْمَأْمُونُونَ .

۶۲۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے یہ آیت پڑھی ”عمل کرو (لیکن یہ سمجھتے ہوئے) اللہ تمہارے عمل کو دیکھتا ہے اور اس کا رسول اور مخصوص مومنین، آپ سمجھ گئے کہ مومنین سے یہ عام مومنین کو سمجھا ہے فرمایا تو نے جو سمجھا ہے وہ غلط ہے مومن کے دو معنی ہیں ایک ایمان لانے والا اور دوسرے لوگوں کو غلط فتویٰ وغیرہ سے امان دلانے والا، اور ہم وہ ہیں جن کو خدا نے غلطی سے محفوظ رکھا ہے یعنی اللہ و رسول کے ساتھ، عام لوگ رویت اعمال خلائق کے گواہ اس دنیا میں کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ خدا نے ان میں یہ طاقت نہیں دی، یہ رویت تو صرف ایسے ہی لوگوں سے متعلق ہو سکتی ہے جو صاحب عصمت ہوں اور دنیا کا ہر پردہ ان کی آنکھوں کے سامنے سے ہٹا ہوا ہو اور وہ سولے آئمہ معصومین علیہم السلام کے دوسرے لوگ نہیں کر سکتے۔

۶۳۔ أَحْمَدُ . عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ . عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ . عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : « هَذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ » .

۶۳۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے قرآن میں تو یہ آیت بول ہے ہذا صراط علی مستقیم لیکن آیت کا نزول بول ہوا ہذا صراط علی مستقیم۔

۶۴۔ أَحْمَدُ . عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ . عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْمُنْثَلِ . عَنْ أَبِي حَمْرَةَ . عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : نَزَلَ جِبْرِئِيلُ بِهَذِهِ الْآيَةِ هَكَذَا : «فَأَنبِئِ النَّاسَ (بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ) إِلَّا كُفْرًا» قَالَ : وَنَزَلَ جِبْرِئِيلُ عليه السلام بِهَذِهِ الْآيَةِ هَكَذَا : «وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ (فِي وِلَايَةِ عَلِيٍّ) فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ

اشان  
۶/۱۹توبہ  
۶/۱۵اسرار  
۱۴/۸۹

٦٥ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُسَيْبِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ : « وَ أَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا » ، قَالَ هُمْ الْأَوْصِيَاءُ .

**توضیح :-** ہونے ہیں محمد بن عباس نے بہ اسناد خود امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق روایت کیا۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ راۃ العقول میں فرماتے ہیں اس حدیث کے مضمون کے متعلق اخبار کثیرہ وارد۔

کہ ہے کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا، ہم میں اوصیاء و آئمہ ایک کے بعد دوسرے پہنچے، لہذا ہم ان کے غیر کو نہ بلاؤ و نہ  
 تم ایسے ہی ہو جاؤ گے جیسے وہ لوگ اللہ کے سوا کسی اور کو پکاریں۔ علی ابن ابراہیم نے اپنی تفسیر میں امام رضا علیہ السلام  
 سے اس آیت کے متعلق روایت کی ہے کہ مساجد سے مراد آئمہ علیہم السلام ہیں، میں کتاہوں مفسروں نے ان مساجد کے  
 متعلق جن کا ذکر اس آیت میں ہے اختلاف کیا ہے بعض نے کہلے مراد وہ مقامات ہیں جو عبادت کے لئے بنائے گئے ہیں  
 اس پر بعض احادیث دال ہیں۔ بعض نے کہلے مراد مساجد سبعہ ہیں (سات مسجدیں) جن میں سجدہ کیا جاتا ہے بعض  
 نے کہلے اس سے مراد نمازیں ہیں ان احادیث میں جو تاویل وارد ہوئی ہے اس کی دو صورتیں ہیں اول یہ کہ حضرات  
 آئمہ کے بیوت ویشاہد ہیں۔ خدا نے ان کو محل سجود یعنی حضور و تذلل اطاعت اور انقیاد قرار دیا ہے اس صورت  
 میں تعیم ہو گئی ہے یعنی تمام مقامات مقدسہ مراد ہوں گے یہ ذکر شرافت افراد کے بیان کے لئے ہے دوسرے مساجد سے  
 مراد آئمہ علیہم السلام ہیں یا مساجد سے بیوت معنویہ مراد ہیں اور ان کے اہل ہی حقیقتاً اہل مساجد ہیں جیسا کہ خدا  
 نے فرمایا ہے اِنَّمَا بُنِیَ الْمَسَاجِدُ لِلّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ الْخَمِیْسَ لَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا کَیْ یَنْفِیَ عَنْہُ  
 لَکَ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ کے ساتھ اور کسی کو نہ بلاؤ۔ کیونکہ ان کا پکارنا یا یاد کرنا درحقیقت اللہ کو پکارنا ہے اور ان کے غیر کو  
 پکارنا یا بلانا شرک ہے اس کا ثبوت یہ ہے کہ ان کا عمل اللہ کا عمل ہے یہ آیت: لَنْ یَّجْزِیَکَ یَا یَعُوْذُ اِنَّمَا  
 یَسْتَعِیْذُ بِاللّٰہِ۔ (اے رسول جو تم سے بیعت کرتے ہیں درحقیقت وہ اللہ سے بیعت  
 کرتے ہیں۔

۶۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ ابْنِ مَجْزُوبٍ ، عَنْ الْأَحْوَلِ ، عَنْ سَلَامِ بْنِ الْمُسْتَنِيرِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : « قُلْ هَذِهِ سَبِيلِي أَدْعُوا إِلَى اللَّهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي » قَالَ : ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْأَوْصِيَاءُ مِنْ بَعْدِهِمْ .

۶۶۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے آیت ذیل کے متعلق فرمایا: ”اے رسول کہہ دو کہ یہ میرا راستہ ہے میں دانشمندی کے ساتھ اللہ کی طرف بلا تاہوں میں بھی اور جو میرا پیرو ہے وہ بھی۔ اس سے مراد حضرت رسول خدا اور امیر المومنین اور بعد میں آنے والے ان کے اوصیاء ہیں۔“

۶۷۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ حَنَانِ ، عَنْ سَالِمِ الْحَسَّاطِ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « وَفَاخَرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ » وَمَا وَجَدْنَا فِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : آلُ مُحَمَّدٍ لَمْ يَبْقَ فِيهَا غَيْرُهُمْ .

۶۷۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سورہ الذاریات کی اس آیت کے متعلق پوچھا کہ ہم نے اس قریہ سے مومنین کو (مذاب نازل کرنے سے پہلے) نکال دیا اور ہم نے وہاں ایک مسلمان کے گھر کے سوا اور کوئی گھر نہ پایا۔ فرمایا حضرت نے کہ اس امت میں اس کی نظیر آل محمد ہیں جن کے گھر کے سوا اور کوئی گھر نہایت خلق کے لئے دنیا میں نہیں۔

۶۸۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُيُورٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَهْلٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عُرْوَةَ . عَنْ أَبِي السَّفَاتِجِ ، عَنْ دُرَّازَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : « فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سَيِّئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِه تَدَّعُونَ » قَالَ : هَذِهِ نَزَلَتْ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَ أَصْحَابِهِ الَّذِينَ عَمِلُوا مَا عَمِلُوا بِرُؤْنِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي أَغْبَطِ الْأُمَمِ . كُنْ لَهُمْ فَيْسِيَّةٌ وَجُوهُهُمْ وَيُقَالُ لَهُمْ : « هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِه تَدَّعُونَ » الَّذِي انْتَحَلْتُمْ اسْمَهُ .

۶۸۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے سورہ الملک کی اس آیت کے متعلق کجب انھوں نے (مذاب کو) دیکھا قریب تو کافروں کے چہرے بگڑ گئے۔ ان سے کہا گیا یہ وہی ہے جس کے تم خواستگار تھے، فرمایا کہ یہ آیت امیر المومنین اور ان لوگوں کے اصحاب کے بارے میں ہے جنھوں نے کیا جو کچھ کیا۔ جب یہ روز قیامت امیر المومنین کو سب سے زیادہ اعلیٰ اور قابل ضبط مقامات پر دیکھیں گے تو ان کے چہرے بگڑ جائیں گے ان سے کہا جائے گا یہی ہیں وہ جن کے لقب سے تم پکار رہے تھے یعنی لوگ تم کو امیر المومنین کہتے تھے اور تم نے اپنے لئے یہ نام رکھ چھوڑا تھا۔

۶۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْحَطَّابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : « وَشَهِيدٌ مَشْهُودٌ » قَالَ : النَّبِيُّ ﷺ وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ

۶۹ سورہ البروج کی اس آیت کے متعلق شاہد و مشہود و گواہ اور جس کی گواہی دی جائے، امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ شاہد سے مراد امیر المؤمنین ہیں اور مشہود سے مراد حضرت رسول خدا۔

۷۰۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُخَيَّرٍ ، عَنْ الْوَشَاءِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَذَّادِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى : « فَأَذِّنْ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ » أُنْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ، قَالَ : الْمُؤَذِّنُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ

۷۰ سورہ اعراف کی اس آیت کے متعلق امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ پس ایک اعلان کرنے والے نے ان کے درمیان اعلان کیا کہ بے شک اللہ کی لعنت ظالموں پر ہے اس میں مؤذن سے مراد ہیں امیر المؤمنین۔

۷۱۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُخَيَّرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُورَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : « وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ وَهُدُوا إِلَى صِرَاطِ الْحَمِيدِ » قَالَ : ذَلِكَ حَمْرَةٌ وَجَعْفَرٌ وَعَبِيدَةُ وَسَلْمَانٌ وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمُقَدَّادُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَعَمَّارٌ هُدُوا إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ ، وَقَوْلُهُ : « حَبَّتْ إِلَيْكُمْ الْإِيمَانُ وَزَيَّنَتْ فِي قُلُوبِكُمْ (يَعْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ) وَكَرَّهَ إِلَيْكُمْ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ » الْأَوَّلُ وَالثَّانِي وَالثَّلَاثُ .

۷۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ حج کی اس آیت کے متعلق یہ ان کی رہنمائی کی گئی توں پاک و پاکیزہ کی طرف۔ اور وہ ہدایت کئے گئے سورہ صراط کی طرف، فرمایا ان ہدایت یافتہ لوگوں سے مراد ہیں حمزہ و جعفر و عبیدہ و سلمان و ابو ذر اور مقداد بن الاسود اور عمار اور ان کی رہنمائی کی گئی امیر المؤمنین کی طرف۔

اور سورہ الحجرات کی اس آیت کے متعلق فرمایا۔ خدا نے ایمان کی محبت تمہارے دلوں میں ڈالی اور تمہارے دلوں کی زینت بنایا اور ایمان سے امیر المؤمنین ہیں، اور برقرار دیا تمہارے لئے کفر و فسق و عصیان کو۔ اس سے مراد ہیں فلاں فلاں فلاں

۷۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى : « ائْتُونِي بِكِتَابٍ مِنْ قَبْلِ هَذَا أَوْ أَنَاذِرْهُ مِنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ »

قَالَ: عَنْهُ بِالْكِتَابِ التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ. وَأَثَارُهُ مِنْ عِلْمٍ فَإِنَّمَا عَنِ بِذَلِكَ عِلْمٌ أَوْصِيَاءُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۴۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے سورہ احقاف کی اس آیت کے متعلق فرمایا۔ لاؤ تم میں سے پہلے کی کتاب اور علمی آثار اگر تم سچے ہو، اس میں کتاب سے مراد ہے توریت اور انجیل اور آثار علیہ سے مراد ہیں اوصیائے انبیاء علیہم السلام کا علم۔

۷۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُنْجَبٍ، عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: لَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَيْمًا وَعَدِيَّتًا وَبَنِي أُمَيَّةَ يَرُكِبُونَ مَنِيرَهُ أَفْطَعُهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قُرْآنًا يَنْتَاشِي بِهِ: «وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَى ۖ ثُمَّ أَوْحَى إِلَيْهِ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي أَمَرْتُ فَلَمَّ اطَّعَ، فَلَا تَجْرَعُ أَنْتَ إِذَا أَمَرْتُ فَلَمَّ تَطَّعَ فِي وَصِيكَ ۖ

۴۳۔ حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں بنی تیم و بنی امیہ کو اپنے منبر پر چڑھتے دیکھا تو حضرت کو اضطراب لاحق ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی تسلی کے لئے آیت نازل کی۔ جب ہم نے ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیا تو انھوں نے سجدہ کر لیا۔ مگر ابلیس نے انکار کر دیا۔ پھر وحی کی اسے محمدؐ میں نے حکم دیا تھا۔ مگر میری اطاعت نہ کی گئی تم تمکین نہ ہو اسی طرح جب تم اپنے وصی کے بارے میں حکم دو گے تو تمہاری بھی اطاعت نہ کی جائے گی۔

۷۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ نَعِيمٍ الصَّحَّافِ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِهِ: «فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَمِنْكُمْ مُؤْمِنٌ» فَقَالَ: «عَرَفَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِبْرَاهِيمَ يَمْوَأَلِنَا وَكَفَرَهُمْ بِهَا يَوْمَ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ وَهُمْ دَرُّ فِي صُلْبِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَ سَأَلْتُ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِن تَوَلَّيْتُمْ فَإِنَّمَا عَلَى رَسُولِنَا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ» فَقَالَ: «أَمَّا وَاللَّهِ مَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَمَا هَلَكَ مَنْ هَلَكَ حَتَّى يَقُومَ قَائِمُنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا فِي تَرْكِ وَلَا يَتَيْنَا وَجُحُودِ حَقِّنَا وَمَا خَلَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى أَلَزَمَ رِقَابَ هَذِهِ الْأُمَّةِ حَقِّنَا وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۖ

۴۴۔ آئیہ درتم میں سے کافر بھی ہیں اور تم میں سے مومن بھی، فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جبکہ سب لوگ صلیب آدم میں تھے خدا نے معرفت کرائی ہماری موالات کی پس بعض نے قبول کر لیا اور بعض نے انکار کر دیا۔

راوی کہتا ہے میں نے آئیہ۔ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو، اگر تم نے روگردانی کی تو تم جانو ہمارے رسول پر تو حکم کھلا ہمارے احکام کا تم تک پہنچا دینا ہے کے متعلق امام جعفر صادق سے

پوچھا۔ فرمایا واللہ ہلاک ہوئے وہ جو تم سے پہلے تھے اور قسائم آل محمد کے طور تک جہنمی نہیں گئے لوگ اس بنا پر کہ انھوں نے ہادی ولایت کو ترک کیا اور ہمارے حق سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ ذیل سے نہیں گئے مگر ایسی صورت ہیں کہ اس امت کی گردنوں پر ہمارے حق کا بار رکھ دیا اور اللہ صراطِ مستقیم کی طرف جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔

۷۵ - مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ الْبَجَلِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَحْمَدِ بْنِ مُوسَى ؑ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «وَبَشِّرِ الْمَعْطَلَةَ وَقَصْرٍ مَشِيدٍ» قَالَ: الْبُشْرُ الْمَعْطَلَةُ الْأَمَامُ الصَّامِتُ وَالْقَصْرُ الْمَشِيدُ الْأَمَامُ النَّاطِقُ. وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْعَمْرِئِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ ؑ مِثْلَهُ.

۷۵۔ سورہ حج کی اس آیت کے متعلق معطل کنواں اور مستحکم قصر کے متعلق امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ معطل کنواں (جس کا پانی نہ لیا جاتا ہو) سے مراد امام صامت ہے دیکھیں جس کا زمانہ امامت شروع نہیں ہوا اور قصر مشید سے مراد امام ناطق (جس کی امامت کا زمانہ ہو)

۷۶ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ بَهْلُولٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: «وَلَقَدْ أَوْحَى إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ» قَالَ: يَعْنِي إِنْ أَشْرَكْتَ فِي الْوَلَايَةِ غَيْرَهُ «بَلَى اللَّهُ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ» يَعْنِي بَلَى اللَّهُ فَاَعْبُدْ بِالطَّاعَةِ وَكُنْ مِنَ الشَّاكِرِينَ أَنْ عَصَيْتُكَ يَا أَحْيَا وَابْنَ عَمِّكَ

۷۶۔ سورہ زمر کی اس آیت کے متعلق امیر رسول اللہ نے وحی کی تمہاری طرف اور ان لوگوں کی طرف جو تم سے پہلے تھے اگر تم نے شرک کیا تو تمہارا عمل اکارت کر دیا جائیگا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ اگر تم نے شرک کیا ولایت میں اس کے غیر کو۔ پس اللہ ہی کی عبادت کرو اور اس کے شکر گزار بندوں میں سے ہو جاؤ۔ یعنی اللہ ہی کی عبادت اس کی اطاعت میں کرو اور میں نے جو تمہارے بازو کو تمہارے بھائی اور ابن عم کے ذریعہ مضبوط بنا دیا ہے تو اس کا شکر ادا کرو۔

۷۷ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْهَاشِمِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْسَى قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ ؑ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «يَعْرِفُونَ نِعْمَةَ اللَّهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا» قَالَ: «أَمَّا نَزَلَتْ: «إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا: الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ ذَاكِرُونَ» اجْتَمَعَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: مَا تَقُولُونَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ:



إِنْ كَفَرْنَا بِهِمْ إِلَّا بِآيَةٍ تَكْفُرُ بِسَائِرِهَا وَإِنْ آمَنَّا فَإِنَّ هَذَا كُلَّ جِنٍّ يُسَلِّطُ عَلَيْنَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالُوا: «قَدْ عَلِمْنَا أَنَّ نَحْنًا صَادِقٌ فِيمَا يَقُولُ وَالْكِتَابُ نَقْلًا وَلَا نَطِيعُ عَلَيْهِمَا أَمْرًا»، قَالَ: «فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: «يَعْرِفُونَ نِعْمَةَ اللَّهِ ثُمَّ يُنْكِرُونَهَا» يَعْرِفُونَ يَعْنِي وَلَايَةَ عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ وَكَثَرَهُمُ الْكَافِرُونَ بِالْوَلَايَةِ».

۷۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد اور دادا سے سورہ نحل کی اس آیت کے متعلق، وہ نعمت خدا پہچانتے ہیں پھر اس سے انکار کرتے ہیں، روایت کی ہے کہ جب امیر النما و لیکم اللہ الخ نازل ہوئی تو مسجد مدینہ میں اصحاب رسول جمع ہوئے اور ایک دوسرے سے کہنے لگے اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہو ایک نے کہا کہ اگر اس آیت سے انکار کرتے ہیں تو سب ہی سے انکار کرنا پڑے گا اور اگر ایمان لاتے ہیں تو یہ ہمارے لئے ذلت ہے کہ علی ابن ابیطالب کو ہم پر مسلط کر دیا گیا ہے اور کہا ہم جانتے ہیں کہ محمد سچے ہیں لیکن ہم علی کی اطاعت نہ کریں گے جس کا حکم دیا گیا ہے اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی وہ اللہ کی نعمت کو پہچاننے کے بعد انکار کر دیتے ہیں پہچانتے ہیں ولایت علی کو اور اسی ولایت کا انکار کرتے ہیں۔

۷۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الشَّعْمَانِ، عَنْ سَلَامٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: «الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا» قَالَ: هُمُ الْأَوْصِيَاءُ مِنْ مَخَافَةِ عَدُوِّهِمْ.

۷۹۔ سورہ الفرقان کی اس آیت کے متعلق، وہ زمین پر دبے دبے چلتے ہیں امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے وہ اوصیائے رسول ہیں جو دشمنوں کے خوف سے ایسا کرتے ہیں۔

۷۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَطَّامِ بْنِ مَرْثَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ حَسَّانٍ عَنْ أَبِيهِمُ بْنُ وَائِلٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعَبْدِيِّ، عَنْ سَعْدِ الشَّكْفِ، عَنْ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ: أَنَّهُ سَأَلَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: «أَنْ أَشْكُرَ لِي وَلَوْ أَلَيْكَ إِلَّا الْمَصِيرُ»، فَقَالَ: أَلْوَالِدَانِ اللَّذَانِ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُمَا الشُّكْرَ، هُمَا الذَّانِ وَلَكَدَّ الْعِلْمُ وَوَرَثَا الْحُكْمَ وَأَمَرَ النَّاسُ بِطَاعَتِهِمَا، ثُمَّ قَالَ اللَّهُ: «إِلَيَّ الْمَصِيرُ» فَمَصِيرُ الْعِبَادِ إِلَى اللَّهِ وَالذَّلِيلُ عَلَى ذَلِكَ الْوَالِدَانِ، ثُمَّ عَطَفَ الْقَوْلَ عَلَى ابْنِ حَنْمَةَ وَصَاحِبِهِ، فَقَالَ فِي الْخَاصِّ وَالْعَامِّ: «وَإِنْ جَاهَذَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي، يَقُولُ: فِي الْوَصِيَّةِ وَتَعْدِلُ عَمَّنْ أَمَرَ بِطَاعَتِهِ فَلَا تُطِيعُهُمَا وَلَا تَسْمَعُ قَوْلَهُمَا، ثُمَّ عَطَفَ الْقَوْلَ عَلَى الْوَالِدَيْنِ فَقَالَ: «وَصَاحِبُهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا» يَقُولُ: عَرِّفِ النَّاسَ فَضْلَهُمَا وَأَدْعُ إِلَى سَبِيلِهِمَا وَذَلِكَ قَوْلُهُ: «وَاتَّبِعْ».

سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ ۖ فَقَالَ: إِلَى اللَّهِ ثُمَّ إِلَيْنَا، فَاتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تَعْصُوا الْوَالِدِينَ فَإِنَّ رِضَاَهُمَا رِضَاُ اللَّهِ سَخَطُهُمَا سَخَطُ اللَّهِ.

۷۹۔ اصبح بن نہات نے امیر المومنین سے سورۃ لقمان کی اس آیت کے متعلق، شکر کرو میرا اور اپنے والدین اور باپ کا اللہ نے ان دونوں کی اطاعت کا حکم دیا ہے پھر فرمایا۔ بازگشت میری طرف ہے۔ پس یہ مصیر الی اللہ وعلیل ہے ان ہی والدین کی طرف پھر آپ نے کلام کا رخ بدلا ابی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے ساتھ ہی کی طرف اور پھر فرمایا حکم ہے خاص و عام کے لئے اگر وہ شرک باللہ کی طرف تھے لے جانا چاہیں تو ان کی اطاعت نہ کرو اور ان کی بات نہ سن، پھر والدین کے متعلق فرمایا۔ دنیا میں ان کے ساتھ رہو اور اچھا برتاؤ ان کے ساتھ کرو۔ خدا نے ان کی فضیلت کو اس طرح ظاہر کیا اور حکم دیا کہ ان دونوں کے دھم و حکمت دینے والے، راستہ کی طرف لوگوں کو بلاؤ اور اتباع کرو اس کے راستہ کا جو میری طرف رجوع کرے۔ تمہاری بازگشت میری طرف ہے۔ اس کے بعد امام نے فرمایا میری طرف۔

پس اللہ سے ڈرو، اور ان والدین کا جو تم کو علم و حکمت کا درس دے کر ہدایت کرنے والے ہیں ان کی نافرمانی نہ کرو اگر وہ راضی ہو گئے تو اللہ راضی ہے اور اگر وہ ناراض ہوئے تو پھر خدا بھی ناراض ہے۔ خلاصہ حدیث یہ ہے کہ ماں باپ حقیقی صورت میں جن کی اطاعت ہر حالت میں فرض ہے ہمارے دینی پیشوا ہیں۔

۸۰۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: «كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ» قَالَ: فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَصْلُهَا وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَرْعُهَا وَالْأَئِمَّةُ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا أَغْصَانُهَا وَعِلْمُ الْأَئِمَّةِ تَمَرُّهَا وَشَبَعُهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَرَفْعُهَا، هَلْ فِيهَا قَصْلٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا وَاللَّهِ، قَالَ: وَاللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُوكَلِّدُ قَنْوَرَهُ وَرَقَةً فِيهَا وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَيَمُوتُ فَتَسْقُطُ وَرَقَةٌ مِنْهَا.

۸۰۔ عمر بن حریث نے کہا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس یہ کلمہ طیبہ کی مثال شجر طیبہ کی سی ہے جس کی اصل اپنی جگہ پر قائم ہے اور اس کی شاخ آسمان پر ہے۔ یہ کلمہ طیبہ دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ اصل سے مراد ہیں حضرت رسول خدا اور فرع ہیں امیر المومنین اور ان کی اولاد سے جو آئمہ ہیں وہ شاخیں ہیں اور علم آئمہ اس کا پھل ہیں اور ان کے شیعہ مومنین اس درخت کے پتے ہیں جب کوئی مومن مر جاتا ہے تو اس درخت کا ایک پتہ گر جاتا ہے۔ توضیح :- روز فتح مکہ جب حضرت علی السلام نے شانہ رسول پر کھڑے ہو کر بت سکنی کی تو رسول اللہ

نے پوچھا ہے علی تم اپنے آپ کو کہاں پاتے ہو۔ فرمایا اتنا بلند کہ اگر چاہوں تو اپنے ہاتھ سے آسمان چھو لوں۔ پس یہ مطلب ہے شاخ کے آسمان تک بلند ہونے کا کہ حضرات ائمہ علیہم السلام کے مرتبہ کی بلندی کو کوئی پا نہیں سکتا۔ ان کا دست تصرف زمین سے آسمان تک ہے۔

۸۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُبٍ ، عَنْ حَمْدَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَيْهَقِيِّ ، عَنْ مَيْبَعِ بْنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ (يَعْنِي فِي الْمَبْتَلَاءِ) أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا » ، قَالَ : « الْأَقْرَابُ بِالْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْصِيَاءِ ، وَأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام خَاصَّةً » ، قَالَ : « لَا يَنْفَعُ إِيمَانُهَا إِلَّا نَهَا سُلَيْتَ » .

۸۱۔ ہشام نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سورۃ الانعام کی اس آیت کے تعلق پوچھا، نہیں نفع دے گا کسی شخص کو اس کا ایمان جب تک پہلے سے دینے روز ميثاق ایمان نہ لایا ہو یا اپنے ایمان کے ذریعہ کسب خیر نہ کیا ہو۔ امام نے فرمایا اس سے مراد ہے انبیاء اور اوصیاء بالخصوص امیر المؤمنین کا اقرار اور یہ بھی فرمایا کہ اس کا ایمان بغیر اس کے فائدہ نہ دے گا کیونکہ سلب کر لیا گیا ہو گا۔

۸۲۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ صَبَاحِ الْمُزَنِيِّ ، عَنْ أَبِي حَمَزَةَ ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « بَلَى مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَخَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ » ، قَالَ : « إِذَا جَعَدَ إِمَامَةٌ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام « فَأُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ » .

۸۲۔ ابو حمزہ نے امام محمد باقر یا امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی ایک سے سورۃ بقرہ کی اس آیت کی تفسیر پوچھی ”ہاں جس نے گناہ کیا اور اس کی خطاؤں نے اسے گھیر لیا۔ فرمایا اس سے مراد ہے کہ جن لوگوں نے امامت امیر المؤمنین سے انکار کیا وہ لوگ دوزخی ہیں اور اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

۸۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ أَبِي نَصْرٍ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ الْحَدَّادِ ، قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام عَنِ الْأَسْطِطَاعَةِ وَقَوْلِ النَّاسِ ، فَقَالَ : « وَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَلِكَ خَلَقْنَاهُمْ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ : النَّاسُ مُخْتَلِفُونَ فِي إِصَابَةِ الْقَوْلِ وَكُلُّهُمْ هَالِكٌ » ، قَالَ قُلْتُ : قَوْلُهُ : « إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ » ؟ قَالَ : « هُمْ شِعْمَتَا وَلِرَحْمَتِهِ خَلَقْنَاهُمْ وَهُوَ قَوْلُهُ : « وَلِذَلِكَ خَلَقْنَاهُمْ » ، يَقُولُ : لِطَاعَةِ الْإِمَامِ الرَّحْمَةِ النَّبِيِّ يَقُولُ : « وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ » ، يَقُولُ : عِلْمُ الْإِمَامِ ، وَوَسِعَ عِلْمُهُ الَّذِي هُوَ مِنْ عَلَيْهِ كُلُّ شَيْءٍ هُمْ شِعْمَتَا ثُمَّ قَالَ : « فَسَا كُنْهُمْ بِاللَّذِينَ يَتَّقُونَ » ، يَعْنِي وَلَا يَئِي غَيْرَ الْإِمَامِ وَطَاعَتِهِ ، ثُمَّ قَالَ : « يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا » .

عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ وَالْوَصِيَّ وَالْقَائِمَ بِأَمْرِهِمْ بِالْمَعْرُوفِ (إِذَا قَامَ) وَ  
 بَيْنَهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْمُنْكَرُ مَنْ أَنْكَرَ فَضْلَ الْأِمَامِ وَجَعَدَهُ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ أَحَدًا عَلِيمًا مِنْ  
 أَهْلِهِ وَيَحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَالْخَبَائِثُ قَوْلُ مَنْ خَالَفَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَهِيَ الذُّنُوبُ  
 الَّتِي كَانُوا فِيهَا قَبْلَ مَعْرِفَتِهِمْ فَضْلَ الْأِمَامِ وَالْأَغْلَالُ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ وَالْأَغْلَالُ مَا كَانُوا يَقُولُونَ  
 مِمَّا لَمْ يَكُونُوا أَمْرُوا بِهِ مِنْ تَرْكِ فَضْلِ الْأِمَامِ فَلَمَّا عَرَفُوا فَضْلَ الْأِمَامِ وَضَعَ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْإِصْرُ  
 الذَّنْبُ وَهِيَ الْأَصَارُ ثُمَّ نَسَبَهُمْ فَقَالَ: «الَّذِينَ آمَنُوا بِهِ (يَعْنِي بِالْإِمَامِ) وَعَزَّ رُؤُوسَهُمْ وَانْتَبَهُوا  
 النُّورَ الَّذِي أَنْزَلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ» يَعْنِي الَّذِينَ اجْتَنَبُوا الْحَبْثَ وَالطَّاغُوتَ أَنْ يَعْبُدُواهَا  
 وَالْحَبْثَ وَالطَّاغُوتَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَالْعِبَادَةُ طَاعَةُ النَّاسِ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ: «أَنْبِئُوا إِلَى رَبِّكُمْ  
 وَأَسْلِمُوا لَهُ» ثُمَّ جَزَاهُمْ فَقَالَ: «لَهُمُ الشَّرْىُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ وَالْأِمَامُ يُبَشِّرُهُمْ  
 بِقِيَامِ الْقَائِمِ وَيُظْهِرُهُ وَيَقْتُلُ أَعْدَاءَهُمْ وَبِالْجَنَّةِ فِي الْآخِرَةِ وَالْوَرْدُ عَلَى نَحْوِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ  
 الصَّادِقِينَ - عَلَى الْحَوْضِ.

۸۳۔ ابو عبیدہ سے مروی ہے کہ میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے استطاعت کے معنی پوچھے اور قدر پر کے عقیدے کو جن  
 میں اکثر معتزلہ میں معلوم کیا اس استطاعت سے مراد یہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ بندہ کا جوارادہ ہوتا ہے وہ ارادہ الہی کے خلاف  
 نہیں ہوتا اور الناس سے مراد قدر پر ہیں جو کہتے ہیں کہ بندہ مکلف بہ امر پر قادر بالاستقلال ہے کافر ایمان کی استطاعت رکھتا  
 خدا کی مشیت اس کے ایمان کے متعلق ہوتی ہے لیکن مشیت الہی کے مطابق وہ ایمان نہیں لاتا بلکہ شیطان کی مشیت کے مطابق  
 اس سے صدور فعل ہوتا ہے اور یہ عقیدہ نہیں رکھتے کہ جو مشیت خدا ہوتی ہے وہی ہوتا ہے اور کہتے ہیں اللہ توفیق پر قادر نہیں  
 ہے (یہ تھا وہ مسئلہ جس کو سائل نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے قدر پر کے ابطال میں سورہ ہود کی  
 یہ آیت بیان فرمائی۔ وَنُوحَاكُمْ رَبِّكَ لَجَعَلَ الْإِنْسَانَ آمَةً وَاحِدَةً وَلَا يَزِيدُ الْوَيْسَةَ إِلَّا مَعْنَةً رَحْمَةً مِنْ رَبِّهِ  
 وَلِذَلِكَ خَلَقَهُمْ وَنَمَتَهُمْ رَبُّكَ لَا مَلَأَهُمْ مِنْهُمْ مَعْنًا فَاصْبِرْ إِنَّ صَوْرَةَ الْإِنْسَانِ أَجْمَعِينَ ۝ اگر تیرا رب چاہتا  
 تو سب لوگ ایک ہی امت کے ہوتے اور وہ ہمیشہ اختلاف کرتے رہتے۔ مگر وہ جن پر تیرا رب ہے اور اسی لئے ان کو پیدا کیا اور تیرے  
 رب کی بات تمام ہوتی اور میں جنوں اور لوگوں سے جہنم کو بھر دوں گا۔ لے ابو عبیدہ اصابت قول میں لوگوں کا اختلاف ہے وہ ظن و قیاس  
 سے کام لیتے ہوئے مرض ہلاکت میں ہیں میں نے کہا۔ الامونہ رحمہم ربکم کون ہیں پھر فرمایا جن پر اللہ رحم کرے گا وہ شیعہ ہوں گے ان کو اس  
 رحمت ہی کے لئے پیدا کیا ہے اور اطاعت امام وہ رحمت ہے جس کے بارے میں اس نے فرمایا ہے تمہارے رب کی رحمت ہر شے کو گھیرے  
 ہوئے ہے اور علم امام کے بارے میں فرماتا ہے اور چھا گیا ہے اس کا وہ علم جو علم باری تعالیٰ سے ہے وہ ہمارے شیعہ ہیں پھر خدا نے فرمایا

اعوان  
۶/۱۸۵صود  
۱۱/۱۱۸

عنقریب ہم لکھ لیں گے اس چیز کو جس سے وہ بچتے ہیں یعنی غیر امام کی ولایت اور اس کی اطاعت۔ پھر خدا نے فرمایا وہ اس کو اپنے پاس لکھا ہوا توریت و انجیل میں پائیں گے یعنی ذکر نبی و وصی اور قائم آل محمد جو امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنے والے ہیں اور منکر و ہبے جو انکار کرے فضیلت امام کا اور اس کی امت کا۔

اور آئیہ **يُحِبُّونَهُمُ الطَّيِّبَاتِ** (حلال کتابے ان کے لئے پاکیزہ چیزوں کو) کا مطلب یہ ہے کہ علم کو اس کے اہل سے لیا جائے اور **يُحِبُّونَهُمْ** (عجب آئیہ) کا مطلب یہ ہے کہ مخالفت قول امام اور بیعت عنہم امر ہم کا مطلب یہ ہے کہ ان سے گناہوں کا بوجھ ہٹا دے جو فضیلت امام کی معرفت سے پہلے تھا۔ واللائلہ اللہ کانت علیہم سے مراد وہ طوق لعنت ہیں جو ان کے اس قول کی بنا پر تھے کہ ترک فضیلت امام کے خلاف انہیں حکم نہیں دیا گیا لیکن جب انہوں نے فضیلت امام کو پہچان لیا تو ان سے یہ بوجھ گناہوں کا ہٹا دیا گیا اصل کے معنی میں گناہ، پھر خدا نے فرمایا۔ **الَّذِينَ آمَنُوا بِهِ** یعنی امام پر ایمان لائے **وَعَدَّ مَوَدَّةَ النَّاسِ** یعنی پھر انہوں نے عورت کی اور نصرت کی اور اس نور کی پیروی کی جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا ہے تو یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں یعنی جو لوگ محبت و طاعت کی عبادت سے بچے رہے اور محبت و طاعت ملاں فلاح پذیر ہیں اور عبادت سے مراد ان کی اطاعت و فرمانبرداری ہے انیسویں **رَبِّكُمْ** و **اسلمو الہ** یعنی تم اللہ کی طرف رجوع کرو اور اسی کے فرمانروا بنو، پھر خدا نے ان کی جزا بتائی، بشارت ہو ان کے لئے جات و دنیا و آخرت میں۔

اور امام ان کو بشارت دیتا ہے قائم آل محمد کے ظہور کی اور ان کے دشمنوں کو قتل اور نجات آخرت کی اور حوض کوثر پر صادقین و ائمہ کے درو کی۔

**توضیح** اس حدیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر اللہ چاہتا تو سب آدمی ایک ہی مذہب کے ہوتے یعنی مومن لیکن اس نے جبر نہیں کیا اور امر دین کو ان کی مرضی پر چھوڑ دیا۔ اس لئے وہ اپنے عقائد میں مختلف ہو گئے مگر جن پر اللہ نے رحم کیا انہوں نے امام برحق کی پیروی کی۔ کافر کا خدا ان اور مومن کی توفیق خدا کی طرف سے ہے اور اس کے اختیار میں ہے لوگوں کے اختلاف کا سبب یہ ہے کہ انہوں نے مسائل دین میں بھلے امام برحق کی طرف رجوع کرنے کے اپنے ذاتی اجتہاد سے کام لیا۔ یہ اختلاف کرنے والے سب جہنمی ہیں۔ ہاں جن پر خدا رحم کرنے والا ہے وہ ہمارے شیعوں ہیں خدا نے ان کو امام برحق کی اطاعت کے لئے پیدا کیا ہے خدا نے امام کے علم کو وسعت دی ہے علم امام علم الہی سے ہے اور ہر مسئلہ اور ہر حادثہ جو دنیا میں روز اول سے آخر دن تک ہونے والا ہے وہ امام کے علم میں ہے پس جو لوگ اتباع امام برحق کرتے ہیں اور ان کے سوا کسی دوسرے کی پیروی نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کے حنات کو نفع میں رکھتا ہے سورہ اعراف میں ہے۔ **الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأَخْيَارَ** یعنی وہ مکتوب الہم فی التوراة والا انجیل۔ **يَا أَيُّهَا الْمَعْرِفُونَ** دیکھا ہمارے انکار و لحد لہم الطیبات و یحرم الجناۃ و یضع عنہم امر ہم والا غلا اللہ فیستہ علیہم والذین آمَنوا بہ و عن روعہ و اتبعوا نور الذی و انزل معہ اولئک ہم المفلحون۔

(وہ لوگ جنہوں نے اتباع کیا یعنی بنی اسرائیل) حضورؐ کے ظہور سے پہلے رسول کا جو نبی امی ہے اور جس کا ذکر انہوں نے اپنی کتابوں توریت میں پایا (اس میں ایسے امام کی تصدیق کا بھی حکم ہے گا جو تمام احکام الہی کا جملہ والا ہو) یہ رسولؐ حلال کرتا ہے کلمہ پاکیزہ کو اور حرام کرتا ہے کلمات ناپاکیزہ کو (بظاہر تو یہ مطلب ہے کہ پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزوں کو حرام لیکن باطنی معنی یہ ہیں۔ یہ امام برحق کی پیروی کو جائز قرار دیتا ہے اور امام مفسد کی پیروی کو ناجائز، لیکن جو باطن کو چھوڑ کر راہ حق پر آ جاتے ہیں ان کے گناہ کا بوجھ پہلے ان کے سر سے اتار دیتا ہے اور ضلالت کے طوق سے رہائی دیتا ہے جو لوگ اس پر ایمان لائے اور اس رسولؐ کی عزت کی اور اس کی مدد کی اور اس نور کا اتباع کیا جو رسولؐ کے ساتھ نازل ہوا یعنی امیر المؤمنین اور دیگر ائمہ علیہم السلام، جن کی خلقت ایک ہی نور سے ہے اور ایک ہی ساتھ اصحاب و ارحام کی طرف منتقل ہوتے رہے ہیں۔ پس وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

۸۴ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَمْرِو الشَّابَّاطِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «أَقِمْنَ اتَّبِعْ رِضْوَانِ اللَّهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطِ اللَّهِ وَمَا أُهْلَ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ» هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللَّهِ، فَقَالَ: الَّذِينَ اتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ هُمُ الْأَيْمَةُ وَهُمْ وَاللَّهُ يَأْتِيهِمْ دَرَجَاتٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَيُولَايَتِهِمْ وَمَعْرِفَتِهِمْ إِنَّا يُضَاعِفُ اللَّهُ لَهُمْ أَعْمَالَهُمْ وَيَرْفَعُ اللَّهُ لَهُمُ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى.

۸۴۔ عمار سا باطنی نے کہلے۔ میں نے سوال کیا ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق، جس نے پیروی کی مرضی الہی کی کیا وہ اس کی طرح ہے جس نے خدا کو غضب ناک کیا۔ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ بُری جگہ ہے اللہ کے نزدیک درجات ہیں فرمایا جن لوگوں نے پیروی کی مرضی الہی کی وہ ائمہ ہیں اور واللہ لے عمار ان مؤمنین کے لئے درجات ہیں ان کی ولایت اور ہماری معرفت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو زیادہ کرتا ہے اور ان کے اعلیٰ درجات کو بلند کرتا ہے

۸۵ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَعَبْدُ اللَّهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ زَيْنَادِ الْقَنْدِيِّ عَنْ عَمْرِو الْأَسَدِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ» وَلَا يَتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ - وَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ - فَمَنْ لَمْ يَتَوَلَّنَا لَمْ يَرْفَعْ اللَّهُ لَهُ عَمَلًا.

۸۵۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آئینہ اس کی طرف چڑھتے ہیں پاک کلمات اور نیک اعمال کو وہ بلند کرتا ہے اور اعمال نیک ہم اہلبیت کی ولایت ہیں اور اپنا ہاتھ سینہ پر رکھ کر فرمایا جس نے ہم کو دوست نہ رکھا اللہ اس کے

عمل کو بلند نہ کرے گا۔

۸۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنِ الثَّضَرِّ بْنِ سُوَيْدٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : «يُؤْتِكُمْ كَفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ» قَالَ : الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عليهما السلام «وَيَجْعَلُ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ» قَالَ : إِمَامٌ تَأْتِمُونَهُ بِهِ .

۸۶۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ مدید کی اس آیت کے متعلق فرمایا۔ وہ تم کو اپنی رحمت کے دو حصے برابر دے گا، کہ کفیلین سے مراحمین ہیں اور فرمایا۔ خدا تمہارے لئے ایسا نور قرار دے گا جس کی روشنی میں تم پہلو بھرو تم اس کو امام مانو۔

۸۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : «وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقُّ هُوَ» قَالَ : مَا تَقُولُ فِي عَلِيٍِّّ «قُلْ إِيَّيَّاهُ لَاقَ لِحَقُّ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ» .

۸۷۔ سورہ یونس کی اس آیت کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ لوگ اے رسول تم سے پوچھتے ہیں کیا وہ حق ہے امام نے راوی سے فرمایا۔ تم مل کے بارے میں کیا کہتے ہو۔ خدا نے فرمایا۔ اپنے رسول سے تم راہ سوال کرنے والوں سے کہہ دو خدا کی قسم ولایت علی حق ہے اور تم (اپنے انکار سے) ہمیں عاجز کرنے والے نہیں۔

۸۸۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الدَّيْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِيانَ بْنِ تَغْلِبٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ قَوْلُهُ : «فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ» ؟ فَقَالَ : مَنْ أَكْرَمَهُ اللَّهُ يُولَانَا فَقَدْ جَارَ الْعَقَبَةَ ، وَنَحْنُ نِلْكَ الْعَقَبَةَ الَّتِي مِنْ اقْتِحَمَهَا نَجَا ، قَالَ فَسَكَتَ فَقَالَ لِي : فَهَلَا أَفِيدُكَ حَرْفًا خَيْرَ لَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ؟ قُلْتُ : بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ ، قَالَ : قَوْلُهُ : «فَكَ رَقَبَةً» ثُمَّ قَالَ : النَّاسُ كُلُّهُمْ عَبِيدُ النَّارِ غَيْرُكَ وَأَصْحَابُكَ فَإِنَّ اللَّهَ فَكَ رِقَابَكُمْ مِنَ النَّارِ يُولَانَا أَهْلَ الْبَيْتِ .

۸۸۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اہل بکری اس آیت کے متعلق پوچھا۔ پس وہ گھائی سے کہیں نہ گزرا، فرمایا جس کو خدا نے فلا اہماری ولایت سے وہ گھائی سے گزر گیا اور ہم ہی وہ گھائی ہیں وہ اس سے گزر گیا اس نے نجات

پائی، میں خاموش ہو گیا۔ پھر حضرت نے مجھ سے فرمایا۔ کیا میں تمہیں ایسی بات بتاؤں جو تمہارے لئے بہتر ہو، دنیا اور مایہا میں  
میں نے کہا میں آپ پر خدا ہوں ضرور بتائیے۔ فرمایا۔ خدا نے فرمایا ہے کہ جسے دُوبیہ دے گی کو آزاد کرنا، پس تمام آدمی جہنم کے کندے  
ہیں سوائے ہمارے اصحاب کے۔ تم کو ہماری ولایت کی وجہ سے ناپ جہنم سے آزاد کر دیا گیا۔

۸۹۔ عَنِ ابْنِ أَبِي هَرَبَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ سَمَاعَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
فِي قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ: «وَأَوْفُوا بِعَهْدِي»، قَالَ: بِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، «أَوْفِ بِعَهْدِكُمْ،  
أَوْفِ لَكُمْ بِالْجَنَّةِ».

۸۹۔ فرمایا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسیے تم میرا عہد وفا کرو۔ ولایت علی کے بارے میں میں تمہیں جنت  
دے کر اپنا وعدہ پورا کروں گا۔

۹۰۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ  
أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي بصير، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِذَا تُنْزِلَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا  
بَيِّنَاتٌ قَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا الَّذِينَ آمَنُوا: أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَقَامًا وَأَحْسَنُ نَدْبًا»، قَالَ: كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَعَا قُرَيْشًا إِلَى وَلَايَتِنَا فَتَفَرَّقُوا وَأَنْكَرُوا، فَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ قُرَيْشٍ لِلَّذِينَ  
آمَنُوا: الَّذِينَ أَقْرَأُوا لِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَلَنَا أَهْلُ الْبَيْتِ - أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ خَيْرٌ مَقَامًا وَأَحْسَنُ نَدْبًا  
تَغْيِيرًا مِنْهُمْ، فَقَالَ اللَّهُ رَدًّا عَلَيْهِمْ: «وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ (مَنْ الْأَمَمُ السَّالِفُ) ثُمَّ أَحْسَنُ  
أَثَانًا وَرِيًّا» قُلْتُ: قَوْلُهُ: «مَنْ كَانَ فِي الضَّلَالَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمَنُ مَدَدًا»؟ قَالَ: كُلُّهُمْ كَانُوا  
فِي الضَّلَالَةِ لَا يُؤْمِنُونَ بِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا بِوَلَايَتِنَا فَكَانُوا ضَالِّينَ مُضِلِّينَ، فَيَمْدُدْ لَهُمْ فِي صَلَاتِهِمْ  
وَطُغْيَانِهِمْ حَتَّى يَمُوتُوا فَيَصِيرَهُمُ اللَّهُ شَرًّا مَكَانًا وَأَضْعَفَ جُندًا، قُلْتُ: قَوْلُهُ: «حَتَّى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ  
أَمَّا الْعَذَابُ وَإِمَّا السَّاعَةُ» فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ هُوَ شَرُّ مَكَانًا وَأَضْعَفَ جُندًا؟ قَالَ: أَمَّا قَوْلُهُ: «حَتَّى  
إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ» فَهُوَ خُرُوجُ الْقَائِمِ وَهُوَ السَّاعَةُ، فَسَيَعْلَمُونَ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَمَا نَزَلَ بِهِمْ مِنَ اللَّهِ  
عَلَى يَدَيِّ قَائِمِهِ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ: «مَنْ هُوَ شَرُّ مَكَانًا (بَعْنِي عِنْدَ الْقَائِمِ) وَأَضْعَفَ جُندًا» قُلْتُ: قَوْلُهُ:  
«وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا هُدًى»؟ قَالَ: يَزِيدُهُمْ ذَلِكَ الْيَوْمَ هُدًى عَلَى هُدًى بِاتِّبَاعِهِمُ الْقَائِمَ حَتَّى  
لَا يَجْعَدُونَهُ وَلَا يُنْكِرُونَهُ، قُلْتُ: قَوْلُهُ: «لَا يَمْلِكُونَ الشَّفَاعَةَ إِلَّا مَنْ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا»،  
قَالَ: إِلَّا مَنْ ذَاكَ اللَّهُ بِوَلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْأَيْمَةَ مِنْ بَعْدِهِ فَهُوَ الْعَهْدُ عِنْدَ اللَّهِ قُلْتُ: قَوْلُهُ:



۱۰۔ اِنَّ الدِّينَ اَمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَّهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ؕ قَالَ : وَلَا يَـُٔوْا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ هِيَ الْوُدُّ الَّذِي قَالَ اللهُ تَعَالٰى ، قُلْتُ : «فَاِنَّمَا يَسَّرْنَا بِلسَانِكَ لِنُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَنُنْذِرَ بِهِ قَوْمًا لَّدَا ؕ» قَالَ : اِنَّمَا يَسَّرَهُ اللهُ عَلٰى لِسَانِهِ حِيْنَ اَقَامَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيًّا عَلَمًا ، فَبَشَّرَ بِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَانْذَرَ بِهِ الْكَافِرِيْنَ وَهُمْ الَّذِيْنَ ذَكَرَهُمُ اللهُ فِي كِتَابِهِ لَدَا اِنِّي كُنْشَادًا ، قَالَ : وَسَاَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ : «لِنُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اُنْذَرْنَا اَبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُوْنَ» قَالَ : لِنُنْذِرَ الْقَوْمَ الَّذِيْ اَنْتَ فِيْهِمْ كَمَا اُنْذَرْنَا اَبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُوْنَ عَنْ اللهِ وَعَنْ رَّسُوْلِهِ وَعَنْ وَعِيْدِهِ «لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰى اَكْثَرِهِمْ (مِمَّنْ لَا يَتَّقُوْنَ بِوَلَايَةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيٍّ وَالْاِثْمَةُ مِنْ بَعْدِهِ) فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ» بِاِمَامَةِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْاَوْصِيَاءِ مِنْ بَعْدِهِ ، فَلَمَّا لَمْ يَقْرَأُوا كَانَتْ عُقُوْبَتُهُمْ مَا ذَكَرَهُ اللهُ «اِنَّا جَعَلْنَا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلَالًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ» فِي نَارِ جَهَنَّمَ ، ثُمَّ قَالَ : «وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ» عُقُوْبَةُ مِنْهُ لَمْ يَكُنْ حَيْثُ اُنْكُرُوا وَلَا يَـُٔوْا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيًّا وَالْاِثْمَةُ مِنْ بَعْدِهِ هَذَا فِي الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ مُّقْمَحُوْنَ ، ثُمَّ قَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! «وَسَوَّاهُ عَلَيْهِمْ» اُنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ، بِاللّٰهِ وَبِوَلَايَةِ عَلِيٍّ وَمَنْ بَعْدَهُ ثُمَّ قَالَ : «اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنْ اتَّبَعَ الذِّكْرَ (يَعْنِيْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيًّا) وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ (يَا مُحَمَّدُ) بِمَغْفِرَةٍ وَّ اَجْرٍ كَرِيْمٍ ۝

۹۰۔ ابو بصیر نے روایت کی کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے سورہ مریم کی اس آیت کے متعلق فرمایا۔

جب ہماری روشن آیات ان پر تلاوت کی گئیں تو منکرین ولایت ملنے ان لوگوں سے کہا جو ایمان لے آئے تھے بتاؤ ہم دونوں فریق میں ازروئے مقام محفل کون اچھا۔ یہ یعنی ہماری جماعت بھی زیادہ ہے اور ہمارے عالم بھی بہت ہیں دولت اور حکومت بھی ہمارے پاس ہے اور تم گنتی کے چند آدمی ہو جو کسی سی کی زندگی بسر کر رہے ہو۔ تمہیں بتاؤ تم دونوں میں کون بہتر ہے حضرت نے فرمایا۔ رسول خدا نے قریش کو بلایا اور ہماری ولایت کی دعوت دی انھوں نے انکار نفرت کیا اور انکار کر دیا۔ پس انکار کرنے والے قریش نے مومنین سے کہا۔ تم نے امیر المومنین اور ہم اہلبیت کی ولایت کا اقرار کر لیا۔ لیکن یہ تو بتاؤ کہ ہم دونوں فریق میں ازروئے مقام اور عیش و راحت اچھا کون رہا اور ان کو عیب لگایا۔ خدا نے ان کی تردید میں فرمایا (اور پہلی صدیوں میں ان سے پہلے کتنوں کو ہلاک کر دیا۔ سابق امتیں، حالانکہ وہ ساز و سامان اور ظاہری نمود میں ان سے زیادہ تھیں۔

میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا جو کوئی گمراہی میں ہے تو خدا اس کے لئے ڈھیل چھوڑ دیتا ہے امام نے فرمایا وہ لوگ گمراہی میں تھے اور امیر المومنین کی ولایت پر ایمان نہیں لائے اور نہ ہماری ولایت کا اقرار کیا تو یہ لوگ خود بھی گمراہ ہوئے اور

دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔ پس یہ اپنی گمراہی اور سرکشی کی بدولت گمراہی میں پڑ گئے اسی حالت میں مرے، خدا نے اس طرح ان کو بدترین مکان میں پہنچا دیا اور ان کے لشکر کو کمزور بنا دیا۔

میں نے کہا اور اس آیت کا مطلب کیا ہے، جب وہ اپنی آنکھوں سے اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا وعدہ ان سے کیا گیا ہے یا عذاب یا قیامت، تب ان کو پتہ چلے گا کہ بکبرین جگہ میں کون ہے اور کس کا گروہ کمزور ہے۔

فرمایا یہ جو خدا نے فرمایا ہے کہ جو ان سے وعدہ کیا گیا ہے وہ دیکھیں گے اس سے مراد خروج قائم آل محمد ہے ساعت سے یہی مراد ہے وہ اس وقت جانیں گے کہ یہی وہ دن ہے اور قائم آل محمد کے ہاتھوں جو ان پر خدا کی طرف سے عذاب نازل ہوگا اس کا بھی پتہ چل جائے گا یہی مطلب ہے اس آیت کا کہ وہ جان لیں گے کہ از روئے بدترین مقام اور کمزور گروہ کون ہے۔

میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا، اے اللہ زیادہ کہتے ہیں کہ لوگوں کی ہدایت کو فرمایا جنھوں نے قائم آل محمد کا اتباع کیا۔ حضرت کے تفسیر کے وقت پھر کسی کو انکار کرتے نہ بن پڑے گی۔

میں نے کہا اس آیت کا کیا مطلب ہے نہیں ہوں گے مالک شفاعت کے مگر وہی لوگ جنھوں نے خدا سے عہد کیا ہوگا حضرت نے فرمایا جنھوں نے ولایت امیر المومنین اور ان کے بعد کے ائمہ سے قربت خدا حاصل کی۔ مراد ہے اور یہی وہ عہد ہے جو بنی خدا اللہ ہے۔

میں نے کہا اس آیت کا مطلب کیا ہے، جو لوگ ایمان لائے اور عمل صالح کئے۔ خدا اپنی محبت ان کے لئے قرار دے گا فرمایا جس دو کا ذکر خدا نے کیا ہے وہ ولایت امیر المومنین ہے

میں نے کہا اس آیت کا کیا مطلب ہے، ہم نے اسے رسول تیری زبان پر ان کو آسان کر دیا ہے تاکہ توفیقوں کو بشارت دے اور جھگڑا کرنے والے لوگوں کو اس سے ڈر لے۔

فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم نے رسول کی زبان پر آسانی سے جاری کیا قرآن کو جبکہ آپ نے روز غدیر خم اپنا قائم مقام بنایا۔ پس بشارت دی اس کی مومنین کو، اور ڈر دیا اس سے کافروں کو، پس کتاب خدا میں جن کو قوم کڈا (جھگڑا) لوتی) کہا گیا ہے۔ وہی منکرین ولایت امیر المومنین مراد ہیں۔

پھر میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا، تاکہ لے رسول! تو اس قوم کو ڈر دے جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے اور وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔

فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ لے رسول! اس قوم کو ڈر دے جس میں تم ہو جیسے کہ تم سے پہلے انبیاء و مرسلین نے ان کو ڈرایا تھا مگر وہ خدا اور اس کے رسول اور اس وعدہ عذاب سے غافل ہی رہے حالانکہ ان کے اکثر پر حق بات واضح ہو گئی تھی (ان لوگوں پر جنھوں نے ولایت امیر المومنین کا اور دیگر ائمہ کا اقرار نہیں کیا)۔

یہ لوگ ایمان نہیں لائیں گے، امامت امیر المومنین اور ان کے اوصیاء پر، پس جب انھوں نے اقرار نہ کیا تو

قُلْتُ : « أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَى وَجْهِهِ أَهْدَى أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيًّا عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ » قَالَ :  
 إِنَّ اللَّهَ حَرَّبَ كُلَّ مَنْ خَادَ عَنْ وِلَايَةِ عَلِيِّ كَمَنْ يَمْشِي عَلَى وَجْهِهِ لَا يَهْتَدِي لِأَمْرِهِ وَجَعَلَ مَنْ تَبِعَهُ  
 سَوِيًّا عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ، وَالصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ أَمْرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام .

قَالَ : قُلْتُ : « إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ » قَالَ : يَعْنِي جِبْرِيلَ عَنِ اللَّهِ فِي وِلَايَةِ عَلِيٍّ  
عليه السلام قَالَ : قُلْتُ : « وَمَاهُوَ يَقُولُ شَاعِرٍ قَلِيلًا مَا تُؤْمِنُونَ » قَالَ : قَالُوا : إِنَّ عُتْدًا كَذَّابٌ عَلَى  
 رَبِّهِ وَمَا أَمَرَهُ اللَّهُ بِهَذَا فِي عَلِيٍّ ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ بِذَلِكَ قُرْآنًا فَقَالَ : « إِنَّ (وِلَايَةَ عَلِيٍّ) تَنْزِيلٌ مِنْ  
 رَبِّ الْعَالَمِينَ \* وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا (شَيْءٌ) بَعْضُ الْأَقْوِيلِ \* لَا خُذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ \* ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ \*  
 ثُمَّ عَطَفَ الْقَوْلَ فَقَالَ : « إِنَّ (وِلَايَةَ عَلِيٍّ) لَتَذَكُّرَةٌ لِلْمُتَّقِينَ \* (لِلْعَالَمِينَ) وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ  
 مُكَذِّبِينَ \* وَإِنَّ (عَلِيًّا) لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ \* وَإِنَّ (وِلَايَتَهُ) لَحَقُّ الْيَقِينِ \* فَسَبِّحْ بِحَمْدِ (يَا عْتَدُ) بِاسْمِ  
 رَبِّكَ الْعَظِيمِ » يَقُولُ اشْكُرْ رَبَّكَ الْعَظِيمَ الَّذِي أَعْطَاكَ هَذَا الْفَضْلَ .

قُلْتُ : قَوْلُهُ : « لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدَى آمَنَّا بِهِ » قَالَ : الْهُدَى الْوِلَايَةُ ، آمَنَّا بِمَوْلَانَا فَمَنْ  
 آمَنَ بِوِلَايَةِ مَوْلَاهُ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَلَا رَهَقًا قُلْتُ : تَنْزِيلٌ ؟ قَالَ : لَأَنَا وَبِئْسَ قَوْلُهُ : « لَا أَمْلِكُ  
 لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا » قَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَوَّعَا النَّاسَ إِلَى وِلَايَةِ عَلِيٍّ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ  
 فَقَالُوا : يَا عْتَدُ أَغْفِرْنَا مِنْ هَذَا ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : هَذَا إِلَى اللَّهِ لَيْسَ إِلَيَّ ، فَاتَّهَمُوهُ وَخَرَجُوا  
 مِنْ عِنْدِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ : « قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا رَشَدًا قُلْ إِنِّي كُنْ جَبْرِئِي مِنَ اللَّهِ (إِنْ عَصَيْتُهُ)  
 أَحَدٌ وَلَنْ أَحِدٌ مِنْ دُونِي مُلْتَحِدًا إِلَّا بِإِذْنٍ مِنَ اللَّهِ وَرِسَالَتِي (فِي عَلِيٍّ) » قُلْتُ : هَذَا تَنْزِيلٌ ؟ قَالَ :  
 نَعَمْ ، ثُمَّ قَالَ تَوَكَّيْتُ : « وَمَنْ يَعْنِي اللَّهُ وَرَسُولُهُ (فِي وِلَايَةِ عَلِيٍّ) فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا  
 أَبَدًا » قُلْتُ : « حَتَّى إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيُعْلَمُونَ مَنْ أَصْعَبُ نَاصِرًا وَأَقْلَبُ عُدَا » يَعْنِي بِذَلِكَ  
 الْقَائِمَ وَأَنْصَارَهُ .

قُلْتُ : « فَاصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ » ؟ قَالَ : يَقُولُونَ فِيكَ « وَاعَجَزَهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا وَذَرْنِي  
 (يَا عْتَدُ) وَالْمُكَذِّبِينَ (بِوَحْيِكَ) أُولِي النِّعْمَةِ وَمَهْلَهُمْ قَلِيلًا » قُلْتُ : إِنَّ هَذَا تَنْزِيلٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ  
 قُلْتُ : « لِيَسْتَفِيَنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ » ؟ قَالَ : يَسْتَفِيحُونَ أَنَّ اللَّهَ وَرَسُولُهُ وَوَحْيُهُ حَقٌّ ،  
 قُلْتُ : « وَيَزَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا » ؟ قَالَ : وَيَزَادُونَ بِوِلَايَةِ الْوَحْيِ إِيمَانًا ، قُلْتُ : « وَلَا يَرْتَابَ  
 الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ » ؟ قَالَ : بِوِلَايَةِ عَلِيٍّ عليه السلام قُلْتُ : مَا هَذَا الْأَرْتَابُ ؟ قَالَ : يَعْنِي

٦٤/٢٢

الحاقة

الحاقة

٦٩/٧٩

٦٢/٢١

٦٢/٧٧

٣/٣١

ان کی سزا کا ذکر خدا نے یوں کیلئے ہے کہ ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں اور وہ ٹھنڈیوں تک پہنچے ہوئے ہیں کہ وہ اپنی گردنیں اٹھائے ہوئے ہیں (جس کا نہیں سکتے) ہم نے ایک دیوار ان کے آگے بنا دی ہے اور ایک ان کے پیچھے، پھر اوپر سے ان کو ڈھانپ دیا ہے تو وہ اب کچھ نہیں دیکھ سکتے۔ یہ سزا ہے اس بات کی کہ انھوں نے ولایت امیر المؤمنین اور دیگر ائمہ علیہم السلام سے انکار کیلئے یہ تو دنیا کی سزا ہے (کہ وہ ذلیل ہیں) اور آخرت میں جہنم کی آگ ان کے لئے ہے ہی۔ اور فرمایا اے محمد تم ان کو ڈراؤ یا نہ ڈراؤ وہ ایمان لانے والے (ولایت علی پر) نہیں۔ پھر خدا فرما رہا ہے اے رسول تم تو اسی کو ڈراؤ جو ذکر (امیر المؤمنین کی پیروی کرے اور اللہ سے ڈرے، غیب کے متعلق (اے محمد) اسے بشارت دے دو، مغفرت اور بہت بڑے اجر کی۔

۹۱ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضِيلِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْمَاجِہِ علیہ السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «يُرِيدُونَ لِيُطْفَؤُوا نُورًا لِّبَاقِيهِمْ» قَالَ: «يُرِيدُونَ لِيُطْفَؤُوا وَلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ علیہ السلام بِأَقْوَاهِمُ، قُلْتُ: «وَاللَّهِ مُنِّمٌ نُورِهِ» قَالَ: «وَاللَّهُ مُنِّمٌ الْإِمَامَةِ، لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: «الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْتَّوْرَ الَّذِي أَنْزَلْنَا» فَالتَّوْرَ هُوَ الْإِمَامُ، قُلْتُ: «هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ» قَالَ: «هُوَ الَّذِي أَمَرَ رَسُولَهُ بِالْوَلَايَةِ لَوْصِيَّتِهِ وَ الْوَلَايَةُ هِيَ دِينُ الْحَقِّ» قُلْتُ: «لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ» قَالَ: «يُظْهِرُهُ عَلَى جَمِيعِ الْأَذْيَانِ عِنْدَ بِيَامِ النَّاسِ» قَالَ: «يَقُولُ اللَّهُ: «وَاللَّهُ مُنِّمٌ نُورِهِ: وَلَايَةُ الْقَائِمِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ» بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ، قُلْتُ: هَذَا تَزْيِيلٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ أَمَّا هَذَا الْحَرْفُ فَتَزْيِيلٌ وَأَمَّا غَيْرُهُ فَتَأْوِيلٌ»

قُلْتُ: «ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا ثُمَّ كَفَرُوا» قَالَ: «إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى سَمَّى مَنْ لَمْ يَتَّبِعْ رَسُولَهُ فِي وَلَايَةِ وَصِيهِ مُنَافِقِينَ وَجَعَلَ مِنْ جَحَدِ وَصِيَّتِهِ وَإِمَامَتِهِ كَمَنْ جَحَدُ عَدَا وَأَنْزَلَ بِذَلِكَ قُرْآنًا فَقَالَ: يَا عَدُو! إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ (بِوَلَايَةِ وَصِيَّتِكَ) قَالُوا: نَشْهَدُ إِنَّكَ لِرَسُولِ اللَّهِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّكَ لِرَسُولِهِ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ (بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ) لَكَادِبُونَ» اتَّخَذُوا إِيمَانَهُمْ حُجَّةً فَصَدَّوْا عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ (وَالسَّبِيلُ هُوَ الْوَصِيَّةُ) إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ» ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ آمَنُوا (بِرِسَالَتِكَ) وَكَفَرُوا (بِوَلَايَةِ وَصِيَّتِكَ) فَطَمَعَ (اللَّهُ) عَلَى قُلُوبِهِمْ، فَهُمْ لَا يَفْقَهُونَ، قُلْتُ: مَا مَعْنَى لَا يَفْقَهُونَ؟ قَالَ: «يَقُولُ: لَا يَفْقَهُونَ يَبُوءُونَكَ قُلْتُ: «وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ: تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ»؟ قَالَ: «وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ ارْجِعُوا إِلَى وَلَايَةِ عَلِيٍّ يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ النَّبِيُّ مِنْ ذُنُوبِكُمْ» لَوْ دَرَوْهُمْ، قَالَ اللَّهُ: «وَرَأَيْتُمْ يَصُدُّونَ» عَنْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ» عَلَيْهِ ثُمَّ عَافَى الْقَوْلَ مِنَ اللَّهِ بِمَعْرِفَتِهِ بِهِمْ فَقَالَ: «سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفِرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ، لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ، إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ» يَقُولُ: الظَّالِمِينَ لَوْصِيَّتِكَ»

بِذَلِكَ أَهْلَ الْكِتَابِ وَالْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ ذَكَرَ اللَّهُ فَقَالَ: وَلَا يَرْتَابُونَ فِي الْوَلَايَةِ، قُلْتُ: «وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرِي لِلْبَشَرِ؟» قَالَ: نَعَمْ وَلَايَةٌ عَلَيَّ ﷺ، قُلْتُ: «إِنَّهَا لَا حُدَى الْكُبْرَى؟» قَالَ: الْوَلَايَةُ، قُلْتُ: «لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ؟» قَالَ: مَنْ تَقَدَّمَ إِلَى وِلَايَتِنَا أُخِّرَ عَنْ سَقَرٍ وَمَنْ تَأَخَّرَ عَنَّْا تَقَدَّمَ إِلَى سَقَرٍ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ<sup>(١)</sup>، قَالَ: هُمْ وَاللَّهُ شَهِيدٌ، قُلْتُ: «لَمْ تَكُنْ مِنَ الْمُصَلِّينَ؟» قَالَ: إِنَّا لَمْ نَتَوَلَّ وَصِيَّ نَحْنُ وَالْأَوْصِيَاءُ مِنْ بَعْدِهِ، وَلَا يُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ، قُلْتُ: «فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكَرَةِ مُعْرِضِينَ؟» قَالَ: عَنِ الْوَلَايَةِ مُعْرِضِينَ، قُلْتُ: «كَلَّا إِنَّهَا تَذْكَرَةٌ؟» قَالَ: الْوَلَايَةُ.

قُلْتُ: قَوْلُهُ: «يُوفُونَ بِالنَّذْرِ؟» قَالَ: يُوفُونَ لِلَّهِ بِالنَّذْرِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْهِمْ فِي الْمِيثَاقِ مِنْ وِلَايَتِنَا، قُلْتُ: «إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا<sup>(٢)</sup>؟» قَالَ: بِوَلَايَةِ عَلَيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَنْزِيلًا، قُلْتُ: هَذَا تَنْزِيلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ ذَاتَاوِيلٌ، قُلْتُ: «إِنَّ هَذِهِ تَذْكَرَةٌ؟» قَالَ: الْوَلَايَةُ، قُلْتُ: «وَيَدْخُلُ مِنْ يَشَاءَ فِي رَحْمَتِهِ؟» قَالَ: فِي وِلَايَتِنَا، قَالَ: «وَالظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا، أَلَا تَرَى أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ: «وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ» قَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَعَزُّ وَأَمْنَعُ مِنْ أَنْ يَظْلِمَ أَوْ يَنْسِبَ نَفْسَهُ إِلَى ظُلْمٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ خَلَطْنَا بِنَفْسِهِ فَجَعَلَ ظُلْمًا ظَلَمَهُ وَوِلَايَتَنَا وَلَايَتَهُ ثُمَّ أُنْزِلَ بِذَلِكَ قُرْآنًا عَلَى نَبِيِّهِ فَقَالَ: «وَمَا ظَلَمْنَا هُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ»<sup>(٣)</sup>، قُلْتُ: هَذَا تَنْزِيلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ.

قُلْتُ: «وَيَلَّيْ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ؟» قَالَ: يَقُولُ: وَيَلَّيْ لِلْمُكَذِّبِينَ يَا نَحْنُ! بِمَا أَوْحَيْتُ إِلَيْكَ مِنْ وِلَايَةِ عَلَيٍّ [ابن أبي طالب] ﷺ «أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ ثُمَّ نُنَبِّئُهُمُ الْآخِرِينَ؟» قَالَ: الْأَوَّلِينَ الَّذِينَ كَذَّبُوا الرُّسُلَ فِي طَاعَةِ الْأَوْصِيَاءِ «كَذَلِكَ تَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ» قَالَ: مَنْ أَجْرَمَ إِلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَرَكِبَ مِنْ وَصِيَّتِهِ مَا رَكِبَ، قُلْتُ: «إِنَّ الْمُتَّقِينَ؟» قَالَ: نَحْنُ وَاللَّهُ وَشِيعَتُنَا لَيْسَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ غَيْرُنَا وَسَائِرِ النَّاسِ مِنْهَا بَرَاءٌ، قُلْتُ: «يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُونَ...»<sup>(٤)</sup> قَالَ: نَحْنُ وَاللَّهُ الْمَادُّونَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالْقَائِلُونَ صَوَابًا، قُلْتُ: مَا تَقُولُونَ إِذَا تَكَلَّمْتُمْ؟ قَالَ: نُمَجِّدُ رَبَّنَا وَنُصَلِّي عَلَى نَبِيِّنَا وَنَشْفَعُ لِشِيعَتِنَا، فَلَا يَرُدُّ نَارُ رَبَّنَا، قُلْتُ: «كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لِنِي سَجِينَ» قَالَ: هُمْ الَّذِينَ فَجَرُوا فِي حَقِّ الْأَئِمَّةِ وَاعْتَدُوا عَلَيْهِمْ، قُلْتُ: «وَمَنْ يَقَالُ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ؟» قَالَ: يَعْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ﷺ، قُلْتُ: تَنْزِيلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ.

۱۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا وہ چلپتے ہیں کہ نور خدا کو سچوں کو  
سے سمجھا دیں۔ فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے منہ سے نور ولایت امیر المؤمنین کو بکھانا چلپتے ہیں۔  
میں نے پوچھا اور اس آیت کا مطلب کیا ہے؟ اللہ اس کے نور کو پورا کر دے گا۔ فرمایا۔ اس سے مراد ہے امامت  
کی تکمیل جیسا کہ اس نے فرمایا ہے۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور اس نور پر بھی جن کو ہم نے نازل کیا۔ پس  
یہاں نور سے مراد امام ہے۔

میں نے پوچھا اور اس آیت کا کیا مطلب ہے۔ اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین برحق کے لئے بھیجا  
فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ اپنے رسول کو ولایت کی وصیت کا حکم دیا اور ولایت ہما دین حق ہے۔  
میں نے پوچھا اور اس آیت کا کیا مطلب ہے تاکہ وہ دین حق کو تمام ادیان پر غالب کر دے۔ فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ  
قائم آل محمد کے ظہور کے وقت تمام ادیان پر غالب کر دے۔ خدا فرماتا ہے اللہ اس کے نور کو پورا کرنے والا ہے، یعنی ولایت  
قائم کا، اگرچہ کافر لوگ ولایت علی کو ناپسند کریں۔

میں نے کہا یہ الفاظ تنزیل ہیں فرمایا پہلی آیت میں یسوع وعلیہ السلام وعلیہ السلام میں تنزیل ہے اور دوسری آیت

لیسطحہ میں تاویل ہے

میں نے کہا کیا مطلب ہے اس آیت کا وہ ایمان لائے پھر کفر کیا۔ فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے منافقین میں ان لوگوں کو جنہوں  
نے اتباع نہ کیا۔ خدا کے رسول کا، ان کے دسی کی ولایت کے متعلق اور خدا نے ان لوگوں کو جنہوں نے ولایت وصی سے انکار کیا  
ان لوگوں کے قرار دی ہے جنہوں نے محمد کی نبوت سے انکار کیا اور قرآن میں فرمایا۔ اے محمد! جب منافقین تمہارے پاس رہیں  
وصی کے بارے میں کچھ کہنے آئیں اور کہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں  
اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافقین (ولایت علی کو ماننے کے متعلق) جھوٹے ہیں۔ اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دیا ہے اس لئے وہ نہیں  
سمجھتے یعنی تمہاری نبوت ہی کو نہیں سمجھتے۔

میں نے کہا اس آیت کا کیا مطلب ہے؟ اور تاکہ رسول خدا تمہارے لئے استغفار کریں تو حضرت نے فرمایا۔ جب ان سے  
کہا گیا کہ ولایت علی کی طرف رجوع کرو تاکہ رسول تمہارے گناہوں کے لئے خدا سے استغفار کریں تو انہوں نے سر جھکا لیا، خدا فرماتا  
ہے اے رسول! تم نے دیکھا کہ وہ (ولایت علی) روگردانی کر رہے ہیں اور وہ ٹکڑ کر رہے ہیں۔ پھر خدا کے کلام کا رخ بدل کر کہا  
رسول! تم ان کے لئے استغفار کرو یا نہ کرے اللہ ان کو ہرگز نہ بخشے گا۔ خدا قوم بدکار کی ہدایت نہیں کرتا۔ وہ کہتا ہے اے رسول یہ  
تمہارے وصی کے بارے میں ظلم کرنے والے ہیں۔

میں نے کہا کیا مطلب ہے سورۃ الملک کی اس آیت کا، کیا وہ شخص جو اندھے منہ راستہ چل رہا ہے زیادہ ہدایت یافتہ  
ہے یا وہ جو صراطِ مستقیم پر راستہ چلتا ہے۔ حضرت نے فرمایا یہ اللہ نے مثال دی ہے اس شخص کی جو ولایت علی کا منکر ہو اس

بِذَلِكَ أَهْلَ الْكِتَابِ وَالْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ ذَكَرَ اللَّهُ فَقَالَ : وَلَا يَرْثَا بُونَ فِيهِ الْوَلَايَةُ . قُلْتُ :  
« وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرِي لِلْبَشَرِ » ؟ قَالَ : نَعَمْ وَلَايَةُ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ . قُلْتُ : « إِنَّهَا لِأَخْدَى الْكِبَرِ » ؟  
قَالَ : الْوَلَايَةُ قُلْتُ : « لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ » ؟ قَالَ : مَنْ تَقَدَّمَ إِلَى وَلَايَتِنَا أُخِّرَ عَنْ  
سَقَرٍ وَمَنْ تَأَخَّرَ عَنَّا تَقَدَّمَ إِلَى سَقَرٍ إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ<sup>(١)</sup> . قَالَ : هُمْ وَاللَّهُ شَهِدُنَا . قُلْتُ : « لَمْ نَكُ  
مِنَ الْمُصَلِّينَ » ؟ قَالَ : إِنَّا لَمْ نَتَوَلَّ وَصِيَّ نَحْنُ وَالْأَوْصِيَاءُ مِنْ بَعْدِهِ . وَلَا يُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ ، قُلْتُ :  
« فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكَرَةِ مُعْرِضِينَ » ؟ قَالَ : عَنِ الْوَلَايَةِ مُعْرِضِينَ ، قُلْتُ : « كَلَّا إِنَّهَا تَذْكَرَةٌ » ؟  
قَالَ : الْوَلَايَةُ .

قُلْتُ : قَوْلُهُ : « يُؤْفُونَ بِاللَّذَرِ » ؟ قَالَ : يُؤْفُونَ لِلَّهِ بِاللَّذَرِ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْهِمْ فِي الْمِيثَاقِ مِنْ  
وَلَايَتِنَا ، قُلْتُ : « إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا<sup>(٢)</sup> » ؟ قَالَ : بِوَلَايَةِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَنْزِيلًا ،  
قُلْتُ : هَذَا تَنْزِيلٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ ذَاتًا وَفِيلٌ ، قُلْتُ : « إِنَّ هَذِهِ تَذْكَرَةٌ » ؟ قَالَ : الْوَلَايَةُ ، قُلْتُ : « يَدْخُلُ  
مَنْ بَشَاءَ فِي رَحْمَتِهِ » ؟ قَالَ : فِي وَلَايَتِنَا ، قَالَ : « وَ الظَّالِمِينَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ، أَلَا تَرَى أَنَّ اللَّهَ  
يَقُولُ : « وَمَا ظَلَمُونَا وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ » قَالَ : إِنَّ اللَّهَ أَعَزُّ وَأَمْنَعُ مِنْ أَنْ يَظْلِمَ أَوْ  
يَنْسِبَ نَفْسَهُ إِلَى ظُلْمٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ خَلَطْنَا بِنَفْسِهِ فَجَعَلَ ظُلْمُنَا ظُلْمَهُ وَوَلَايَتَنَا وَلَايَتَهُ ثُمَّ أَنْزَلَ بِذَلِكَ  
قُرْآنًا عَلَى نَبِيِّهِ فَقَالَ : « وَمَا ظَلَمْنَا هُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ »<sup>(٣)</sup> . قُلْتُ : هَذَا تَنْزِيلٌ ؟  
قَالَ : نَعَمْ .

قُلْتُ : « وَفِي يَوْمٍ يُؤْمَدُ لِلْمُكَدِّ بَيْنَ » قَالَ : يَقُولُ : وَيَلُ لِلْمُكَدِّ بَيْنَ يَأْخُذُ ؛ يَمَا أَوْحَيْتُ إِلَيْكَ  
مِنْ وَلَايَةِ عَلِيِّ [بْنِ أَبِي طَالِبٍ] عَلَيْهِ السَّلَامُ « أَلَمْ نُهْلِكِ الْأَوَّلِينَ » ثُمَّ نُسِّعُهُمُ<sup>(٤)</sup> الْآخِرِينَ ، قَالَ : الْأَوَّلِينَ  
الَّذِينَ كَذَّبُوا الرُّسُلَ فِي طَاعَةِ الْأَوْصِيَاءِ<sup>(٥)</sup> « كَذَلِكَ نَفْعِلُ بِالْمُجْرِمِينَ » قَالَ : مَنْ أَجْرَمَ إِلَى آلِ  
عَلِيٍّ وَرَكِبَ مِنْ وَصِيَّتِهِ مَا رَكِبَ ، قُلْتُ : « إِنَّ الْمُتَّقِينَ » ؟ قَالَ : نَحْنُ وَاللَّهُ وَشِيعَتُنَا لَيْسَ عَلَى مِلَّةِ  
إِبْرَاهِيمَ غَيْرَنَا وَسَائِرِ النَّاسِ مِنْهَا بَرَاءٌ ، قُلْتُ : « يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا لَا يَتَكَلَّمُونَ<sup>(٦)</sup> »  
الْآيَةُ « قَالَ : نَحْنُ وَاللَّهُ الْمَادُّونَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالْقَائِلُونَ صَوَابًا ، قُلْتُ : مَا تَقُولُونَ إِذَا تَكَلَّمْتُمْ ؟  
قَالَ : نُمَجِّدُ رَبَّنَا وَنُصَلِّي عَلَى نَبِيِّنَا وَنُشْفَعُ لِشِيعَتِنَا ، فَلَا يَرُدُّ نَارِبُنَا ، قُلْتُ : « كَلَّا إِنَّ كِتَابَ  
الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ<sup>(٧)</sup> » قَالَ : هُمُ الَّذِينَ فَجَرُوا فِي حَقِّ الْأَئِمَّةِ وَاعْتَدَوْا عَلَيْهِمْ ، قُلْتُ : « ثُمَّ يُقَالُ  
هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ » ؟ قَالَ : يَعْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قُلْتُ : تَنْزِيلٌ ؟ قَالَ : نَعَمْ .

سند  
٤٢/٣٥

٤٢/

طبر  
٥٢/١١النبأ  
٨/٣٨مطهر  
٨٣/٤

سے اوندھے منہ چلے اور ان کے امر سے ہدایت یافتہ نہ ہوا اور دوسرا شخص وہ ہے جو صراطِ مستقیم پر چلے اور صراطِ مستقیم علی ہیں۔ میں نے کہا۔ کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ یہ قول رسول کریم ہے فرمایا جس کی جو خدا کی طرف سے لائے کہ ولایت علی کے بارے میں میں نے کہا کہ اس آیت کا کیا مطلب ہے۔ وہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے کہ تم اس پر یکم ایمان لائے۔ فرمایا۔ لوگوں نے کہا محمد نے اپنے رب پر جھوٹ بولا ہے۔ خدا نے علی کے بارے میں ایسا نہیں کہا پس خدا نے قرآن میں نازل فرمایا (ولایت علی) رب العالمین کی طرف سے نازل ہوئی ہے اگر محمد بعض باتوں میں غلط بیانی کرتے تو ہم کو داپنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ان کی رگ گردن کاٹ دیتے (والماتہ) پھر کلام کا رخ بدل کر کہا ہے شک (ولایت علی) متقیوں کے لئے مذکور ہے (تمام عالموں میں) اور ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے بعض جھٹلانے والے ہیں اور بے شک علی کے بارے میں حرمیت ہے کافروں کے لئے اور بے شک (ولایت علی) حق الیقین ہے (پس (لے محمد) تم رب عظیم کے نام کی تسبیح پڑھو، یعنی فرمائیے کہ اپنے اس رب عظیم کا شک کر دو جس نے تم کو یہ فضیلت عطا کی۔

میں نے کہا۔ سورہ جن کی اس آیت کا کیا مطلب ہے؟ جب ہم نے ہدایت کو سنا تو ہم اس پر ایمان لے آئے امامانے فرمایا۔ مراد یہ ہے کہ جو اپنے مولا کی ولایت پر ایمان لے آیا اسے نہ نقصان کا خوف ہے نہ ظلم کا۔ میں نے کہا کیا یہ الفاظ داخل تفسیر ہیں فرمایا نہیں داخل تاویل ہیں۔ میں نے کہا کیا مطلب ہے اس آیت کا۔ میں نہیں قدرت رکھتا تمہارے ضرر یا ہدایت پر فرمایا۔ امام علیہم السلام نے کہ رسول اللہ نے لوگوں کو ولایت علی کی طرف دعوت دی۔ قریش نے ججے ہو کر کہا۔ لے محمد آپ اس سے ہمیں معاف کر دیں۔ حضرت نے فرمایا یہ حکم اللہ کی طرف سے ہے میری طرف سے نہیں۔ انھوں نے تہمت لگائی اور حضرت کے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ اس پر خدا نے یہ آیت نازل کی۔ اور فرمایا۔ تم ان سے یہ بھی کہو اگر میں خدا کی نافرمانی کروں تو مجھے کون پناہ دے گا کوئی بھی نہ دے گا اور نہ میں اس کے سوا کوئی پناہ کی جگہ دیکھتا ہوں (لَا يَلْعَاؤُنَا مِنَ اللَّهِ وَرِيسِهِمْ سَبْتًا) یعنی میں تو خدا کی طرف سے اس کا پیغام پہنچانے کا ذمہ دار ہوں (سورہ جن) میں نے کہا یہ تنزیل ہیں۔ فرمایا ہاں۔ پھر خدا نے تاکید یہ بھی فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی (ولایت علی) کے بارے میں کریگا تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیگا۔ میں نے کہا جب وہ خدائی وعدہ کو پورا ہوتے دیکھیں گے تو اس وقت جانیں گے کہ بلحاظ نصرت کون کمزور ہے اور بلحاظ تعداد کون کم ہے یعنی یہ وعدہ پورا ہو گا حضرت مجتہد اور ان کے انصار کے ظہور کے وقت۔

میں نے کہا۔ اس آیت کا کیا مطلب ہے (مزل) لے رسول ان لوگوں کے کچھ پر صبر کرو۔ فرمایا جو کچھ تمہارے بارے میں کہتے ہیں اور ان کو بعنوان مشائستہ اپنے سے الگ رکھو اور (لے محمد) مجھے ان لوگوں سے جو تمہارے وصی کو جھٹلاتے ہیں نمٹ لینے دو اور ان کو تھوڑی سی مہلت دے دو، میں نے کہا کیا یہ تنزیل ہے۔ فرمایا ہاں۔

میں نے کہا سورہ المدثر کی اس آیت کا مطلب کیا ہے (پوری آیت یہ ہے جہنم پر اسیں فرشتے معین ہیں اور ہم نے تو جہنم کا نگہبان بس فرشتوں کو نبایا ہے اور ان کا یہ شمار کافروں کی آرائش کے لئے مقرر کیا ہے تاکہ اہل کتاب (فوراً) یقین کر لیں دیکھو ان کی کتاب میں ایسا ہی ہے) اور مومنوں کا ایمان اور زیادہ ہو۔ امامانے فرمایا۔ تاکہ مومنین یقین کر لیں کہ خدا اور رسول اور رسول کا



وصی کا حق میں میں نے کہا اس کا کیا مطلب ہے کہ ایمان والوں کا ایمان زیادہ ہو فرمایا۔ ولایت وصی سے ایمان زیادہ ہو گا میں نے کہا اور اس کا کیا مطلب ہے اہل کتاب اور ایمان والے شک نہ کریں فرمایا۔ علی کی ولایت میں، میں نے کہا یہ شک کیا تھا۔ فرمایا یہ شک اہل کتاب اور ان مومنوں سے جن کا ذکر اللہ نے کیا ہے متعلق نہیں۔ کیونکہ ان کی ولایت میں شک نہیں تھا۔

میں نے کہا اس کا کیا مطلب ہے۔ نہیں ہے یہ مگر ان کے لئے نصیحت ہے۔ فرمایا۔ اس سے مراد ولایت علی۔

میں نے کہا اس آیت سے کیا مراد ہے۔ یہ ایک بہت بڑی ہے۔ فرمایا۔ اس سے مراد ولایت ہے۔

میں نے کہا۔ اس آیت سے کیا مراد ہے۔ تم میں سے جو چاہے مقدم ہو یا مؤخر، فرمایا۔ جس نے سہقت کی۔ ہماری ولایت کی طرف

وہ روک دیا گیا۔ جہنم سے اور جو پیچھے رہا۔ ہماری ولایت میں وہ سب سے پہلے جہنم میں ڈال دیا گیا۔

میں نے پوچھا۔ اصحاب یمن سے کون مراد ہیں۔ فرمایا۔ خدا کی قسم وہ ہمارے شیعہ ہیں میں نے پوچھا ہم نہیں تھے تو مصلحتیں سے کون مراد ہیں۔ فرمایا وہ لوگ جنہوں نے ولایت کو وصی محمد اور ان کے بعد والے ادھیار کی ولایت کو تسلیم نہ کیا اور ہم پر صلوة نہ بھیجی۔ میں نے پوچھا۔ اس سے کیا مراد ہے وہ مذکورہ سے رد گردانی کرتے سپہ میں نے پوچھا۔ اس سے کیا مراد ہے وہ شک وہ نصیحت ہے۔ فرمایا ولایت مراد ہے۔

میں نے کہا۔ اس سے کیا مراد ہے۔ وہ نذر کو فاکر کرتے ہیں۔ فرمایا۔ نذر سے مراد ہے جو روز میثاق ہماری ولایت کے متعلق تھی۔

میں نے کہا۔ اس آیت سے کیا مراد ہے ہم نے تم پر قرآن کو نازل کیا۔ فرمایا۔ اس سے تنزیل ولایت مراد ہے۔ میں نے کہا کیا یہ تنزیل ہے۔ فرمایا ہاں لیکن بتاؤں یعنی بیان ہے آیات سابقہ کے متعلق۔

میں نے کہا اس آیت سے کیا مراد ہے فرمایا مذکورہ سے مراد ہے ولایت۔

میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا۔ اپنی رحمت میں چہ چاہتا ہے داخل کر لیتا ہے فرمایا اس سے مراد ہے ہماری ولایت اور خدا نے فرمایا۔ اور ظالموں کے لئے دردناک عذاب تیار ہے کیا تم (راوی) نہیں خود کرتے کہ خدا نے فرمایا ہے کہ انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے خود اپنے اوپر ظلم کیا ہے پھر فرمایا۔ اللہ کی شان اس سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے کہ اس پر ظلم کیا جائے ظلم کی طرف اس کو نسبت دی جائے لیکن خدا نے اپنے نفس کے ساتھ ہم کو بھی شامل کر لیا ہے اور اس نے ہم پر ظلم ہونے کو اپنے اوپر ظلم قرار دیا ہے اور ہماری ولایت کو اپنی ولایت بنایا ہے پھر اپنے نبی پر تہ آن کو نازل کیا اور فرمایا۔ ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ انہوں نے اپنے نفسوں پر خود ظلم کیا میں نے کہا جو آپ نے فرمایا ہے یہ تنزیل ہے فرمایا۔ ہاں۔

۹۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْحَطَّابِ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيِّ

بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكًا» قَالَ: يَعْنِي بَوْلَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام، قُلْتُ: «وَوَيْلٌ لِّكَ يَوْمَ

ذَلِكَ» قَالَ: «يَوْمَ تَكُونُ الْأَنْفُسُ فِي أَصْفَادِهَا» قُلْتُ: «وَمَا أَصْفَادُهَا» قَالَ: «أَنْفُسُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِبَوْلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام»

قُلْتُ: «وَمَا أَصْفَادُهَا» قَالَ: «أَنْفُسُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِبَوْلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام» قُلْتُ: «وَمَا أَصْفَادُهَا» قَالَ: «أَنْفُسُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِبَوْلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام»

الْقِيَامَةِ أَعْمَى ۝ قَالَ : يَعْنِي أَعْمَى الْبَصَرَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى الْقَلْبَ فِي الدُّنْيَا عَنْ وِلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قَالَ : وَهُوَ مُتَحَيِّرٌ فِي الْقِيَامَةِ يَقُولُ : وَلَمْ حَسَرْتُ نَبِيَّ أَعْمَى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيرًا قَالَ : كَذَلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا ۚ قَالَ : الْآيَاتُ الْأَيْمَةُ عَلَيْهِ السَّلَامُ «فَنَسِيتَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تُنْسَى» ، يَعْنِي تَرَكَهَا وَكَذَلِكَ الْيَوْمَ تَتْرَكَ فِي النَّارِ كَمَا تَرَكَتِ الْأَيْمَةُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : فَلَمْ تَطْعُ أَمْرَهُمْ وَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَهُمْ ، قُلْتُ : « وَكَذَلِكَ نَجْزِي مَنْ أَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِآيَاتِ رَبِّهِ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَشَدُّ وَأَبْغَى ۝ » قَالَ : يَعْنِي مَنْ أَشْرَكَ بِوِلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ غَيْرُهُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِآيَاتِ رَبِّهِ وَ تَرَكَ الْأَيْمَةَ مُعَانِدَةً فَلَمْ يَسْمَعْ آثَارَهُمْ وَلَمْ يَقُولْهُمْ ، قُلْتُ : « اللَّهُ لَطِيفٌ بِعِبَادِهِ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ ۝ » قَالَ : وَوِلَايَةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، قُلْتُ : « مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ ۝ » قَالَ : مَعْرِفَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْأَيْمَةُ « تَرْذُلُهُ فِي حَرْثِهِ ۝ » قَالَ : تَرْيِضُهُ مِنْهَا ، قَالَ : يَشْتَوِي نَصِيبَهُ مِنْ دَوْلَتِهِمْ « وَ مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَالَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ ۝ » قَالَ : لَيْسَ لَهُ فِي دَوْلَةِ الْحَقِّ مَعَ الْقَائِمِ نَصِيبٌ .

۹۲- میں نے پوچھا کیا مراد ہے اس آیت میں عذاب ہو جھٹلانے والوں پر۔ فرمایا مراد یہ ہے کہ ملکہ ولایت علی کے بارے میں جو تم پر وحی کی ہے اس کے جھٹلانے والوں پر عذاب ہوگا۔ پھر فرماتا ہے کیا ہم نے اولین کو اور ان کے بعد آخرین کو ہلاک نہیں کیا اولین سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے ادھیار کی اطاعت میں مسلمان کو جھٹلایا تھا اور ہم مجرمین کو ایسی ہی سزا دیا کرتے ہیں پھر حضرت نے فرمایا۔ مجرم سے مراد مجرم آل محمد ہیں جنہوں نے آنحضرت کے وحی کے ساتھ کیا جو کہا۔

میں نے پوچھا منتقین سے کون مراد ہیں۔ فرمایا۔ ہم اور ہمارے شیعہ، ہمارے علاوہ دوسرے لوگ ملت ابراہیم پر نہیں اور وہ لوگ اس ملت سے الگ ہیں۔

میں نے کہا۔ سورہ نسا کی اس آیت کا مطلب کیا ہے۔ اس روز روح اور ملائکہ صف بہ صف کھڑے ہوں گے الخ۔ فرمایا امام علیہ السلام نے، اس سے مراد یہ ہے کہ روز قیامت ہم کو کلام کرنے کی اجازت ہوگی اور ہم سچ بات کہنے والے ہوں گے میں نے کہا جب آپ کلام کریں گے تو کیا کہیں گے فرمایا۔ ہم خدا کی تعظیم و تہجد کریں گے اور اپنے نبی پر درود بھیجیں گے اور اپنے شیعوں کی شفاعت کریں گے۔ ہمارا رب اس کو روز نہ کرے گا۔ میں نے پھر یہ آیت پڑھی۔ کتاب نجا رحیمین میں ہے۔ فرمایا یہ نجا رحیمین لوگ ہیں جنہوں نے حق آئیمہ غضب کیا اور ان پر ظلم روا رکھا۔ پھر میں نے یہ آیت پڑھی۔ یہ ہے وہ جسے تم جھٹلایا کرتے تھے فرمایا جسے وہ لوگ جھٹلاتے تھے اس سے مراد ہیں امیر المؤمنین۔ میں نے کہا کیا یہ تنزیل ہے۔ فرمایا۔ ہاں۔

ابو بصیر نے اس آیت کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا۔ جس نے میرے ذکر سے دو گردانی کی تو بے شک اس کی روزی تنگ ہوگئی۔ فرمایا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ولایت امیر المؤمنین سے دو گردانی کی۔ میں نے پوچھا اور اس کا کیا مطلب ہے



أَخَذَ مِيثَاقَ شِبَعْنَا بِالْوَلَايَةِ وَهُمْ دَرَّ، يَوْمَ أَخَذَ الْمِيثَاقَ عَلَى الدَّرِّ وَالْإِفْرَازِ لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَلِمُحَمَّدٍ  
وَالنَّبِيِّ بِالنَّبُوءَةِ .

۱۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے، خداوند عالم نے ہمارے شیعوں سے ہماری ولایت کا اقرار لیا ہے جبکہ وہ عالم  
ذریں تھے اس نے ان سے اسی وقت اپنی ربوبیت اور حضرت رسول خدا کی نبوت کا بھی اقرار لے لیا تھا۔

۲۔ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَرْبَعٍ ، عَنْ مَالِجِ بْنِ  
عُقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام : وَعَنْ عُقْبَةَ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ :  
إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ ، فَخَلَقَ مَا أَحَبَّ وَمَا أَحَبَّ وَكَانَ مَا أَحَبَّ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ الْجَنَّةِ وَخَلَقَ مَا أَبْغَضَ  
مِمَّا أَبْغَضَ ، وَكَانَ مَا أَبْغَضَ أَنْ خَلَقَهُ مِنْ طِينَةِ الشَّارِ ، ثُمَّ بَعَثَهُمْ فِي الظَّلَالِ فَقُلْتُ : وَأَيُّ شَيْءٍ الظَّلَالُ ؟  
قَالَ : أَلَمْ تَرَ إِلَى ظِلِّكَ فِي الشَّمْسِ شَيْءٌ عَوَلَيْسَ شَيْءٌ ، ثُمَّ بَعَثَ اللَّهُ فِيهِمُ النَّبِيِّينَ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْإِفْرَازِ  
بِاللَّهِ وَهُوَ قَوْلُهُ : «وَلَكِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ» ثُمَّ دَعَاهُمْ إِلَى الْإِفْرَازِ بِالنَّبِيِّينَ ، فَأَقَرَّ بَعْضُهُمْ  
وَأَنْكَرَ بَعْضُهُمْ ، ثُمَّ دَعَاهُمْ إِلَى وَلَايَتِنَا فَأَقَرَّ بِهَا وَاللَّهُ مِنْ أَحَبِّ وَ أَنْكَرَهَا مِنْ أَبْغَضَ وَهُوَ قَوْلُهُ :  
«فَمَا كُنُوا لِيُؤْمِنُوا بِمَا كَذَبُوا بِهِ مِنْ قَبْلُ» ثُمَّ قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : كَانَ التَّكْذِيبُ ثُمَّ .

۲۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے، خدا نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا۔ پس پہلے پیدا کیا۔ ان کو جس کو وہ دوست رکھتا  
اور جن کو وہ دوست رکھتا تھا ان کو پیدا کیا۔ طینت جنت سے اور جن کو وہ دشمن رکھتا تھا۔ انہیں پیدا کیا اس چیز سے جسے  
وہ دوست نہ رکھتا تھا یعنی ان کو پیدا کیا طینت نار سے۔ پھر ان دونوں کو سایہ میں رکھا۔ میں نے کہا سایہ کیا چیز ہے کیا تم  
نے اپنے سایہ کو دھوپ میں نہیں دیکھا وہ کوئی شے ہے لیکن وہ کوئی شے نہیں ہے یعنی اس کی حقیقت کو جو پوشیدہ ہے نہیں  
سمجھ سکتے۔ وہ ایک غیر مادی چیز ہے پھر خدا نے نبیوں کو ان کے پاس بھیجا اور انہوں نے اقرار باللہ کی دعوت دی۔ جیسا کہ خدا نے  
فرمایا ہے اگر تم ان سے پوچھو کہ تمہیں کس نے پیدا کیا ہے تو وہ کہیں گے اللہ نے پھر ان کو نبیوں کے اقرار کی دعوت دی گئی بعض نے اقرار  
کیا اور بعض نے انکار کیا۔ پھر ہماری ولایت کی دعوت دی گئی پس جنہوں نے ہمیں دوست رکھا۔ انہوں نے اقرار کیا اور جنہوں نے ہم سے  
بغض رکھا انہوں نے انکار کیا اور وہ لوگ ایمان نہ لائے جنہوں نے اول روز ہی ہماری تکذیب کر دی تھی پھر امام نے فرمایا یہ  
تکذیب وہیں ہوئی تھی

۳۔ مُحَمَّدٌ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ غَامِرٍ  
عَنْ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ الْغُمَّاشِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : وَلَا يَتَنَا  
وَلَايَةُ اللَّهِ الَّتِي لَمْ يُبْعَثْ نَبِيًّا قَطُّ إِلَّا بِهَا .

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ہماری ولایت ہے خدا نے کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر اس کے ساتھ۔

۴۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَعْقُوبَ . عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَا مِنْ نَبِيٍّ جَاءَ قَطُّ إِلَّا بِمَعْرِفَةٍ حَقِّقْنَا وَتَفَضَّلْنَا عَلَى مَنْ سِوَانَا .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ کوئی نبی نہیں آیا۔ مگر اس نے ہمارے حق کی معرفت کرائی اور ہماری فضیلت ہمارے غیر پر ثابت کرائی۔

۵۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى . عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَزْجَعٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي الْقَبَاحِ الْكِنَانِيِّ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَمِعْتُهُ يَقُولُ : وَاللَّهِ إِنْ فِي السَّمَاءِ لَسَبْعِينَ صَفًّا مِنَ الْمَلَائِكَةِ ، لَوْ اجْتَمَعَ أَهْلُ الْأَرْضِ كُلُّهُمْ يُحْصُونَ عَدَدَ كُلِّ صَفٍّ مِنْهُمْ مَا أَحْصَوْهُمْ وَإِنَّهُمْ لَيَدِينُونَ بِوَلَايَتِنَا .

۵۔ راوی کہتا ہے میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا کہ واللہ آسمان میں ملائکہ کی ستر صفیں ہیں اگر تمام ابنِ زمین جمع ہو کر شمار کرنا چاہیں تو شمار نہیں کر سکتے یہ سب تقرب حاصل کرتے ہیں ہماری ولایت ہے۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ مَحْبُوبٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْقُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : وَلَايَةُ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَكْتُوبَةٌ فِي جَمِيعِ صُحُفِ الْأَنْبِيَاءِ وَلَكِنْ يَبْعَثُ اللَّهُ رَسُولًا إِلَّا بِسُوءِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَوَصِيَّةِ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۶۔ فرمایا۔ امام رضا علیہ السلام نے کہ تمام صحفِ انبیاء میں ولایت علی کا ذکر تھا خدا نے کوئی رسول ایسا نہیں بھیجا جو نبوت محمد اور وصایت علی کا مقرر نہ ہو۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمُودٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ ، عَنْ الْقُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ نَصَبَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ عِلْمًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ ، فَمَنْ عَرَفَهُ كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ أَنْكَرَهُ كَانَ كَافِرًا وَمَنْ جَهِلَهُ كَانَ ضَالًّا وَمَنْ نَصَبَ مَعَهُ شَيْئًا كَانَ مُشْرِكًا وَمَنْ جَاءَ بِوَلَايَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ .

۷۔ فرمایا۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے، خدا نے علی کو ایک نشان قرار دیا ہے اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان، جس نے ان کو پہچان لیا وہ مومن ہے۔ انکار کیا وہ کافر ہے اور جو ان سے جاہل رہا وہ گمراہ ہے اور جس نے ان کے ساتھ کسی اور کو قرار دیا وہ مشرک ہے اور جو ان کی ولایت کے ساتھ قیامت میں آئے گا وہ داخل جنت ہوگا۔

۸۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُخَيَّرٍ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِينَانَ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ بَابُ فَتَحَةِ اللَّهِ، فَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ مُؤْمِنًا وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِرًا وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ فِيهِ وَلَمْ يَخْرُجْ مِنْهُ كَانَ فِي الطَّبَقَةِ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: لِي فِيهِمُ الْمَشِيئَةُ.

۸۔ ابو حمزہ سے مروی ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا۔ علی وہ دروازہ ہیں جس کو اللہ نے کھولا ہے جو اس میں داخل ہوا وہ مومن ہے اور جو اس سے خارج ہوا وہ کافر ہے اور جو نہ داخل ہوا نہ خارج ہوا وہ اس طبقہ میں ہے جس کے شعلے خدا نے کھلے کر اس کے لئے میری شیت ہے چاہے بخشوں چاہے نہ بخشوں۔

۹۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَجْبُورٍ، عَنِ ابْنِ رِثَابٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ: كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ أَخَذَ مِيثَاقَ شِيعَتِنَا بِالْوَلَايَةِ لَنَا وَهُمْ ذُرِّيَّةُ يَوْمٍ أَخَذَ الْمِيثَاقَ عَلَى النَّارِ، بِالْأَقْرَارِ لَهُ بِالرُّبُوبِيَّةِ وَلِمُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالسَّبُوتِ وَعَرَضَ اللَّهُ جَلَّ وَعَزَّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أُمَّتَهُ فِي الطَّيْنِ وَهُمْ أَطْلَعُوا وَخَلَقَهُمْ مِنَ الطِّينَةِ الَّتِي خَلَقَ مِنْهَا آدَمَ وَخَلَقَ اللَّهُ أَرْوَاحَ شِيعَتِنَا قَبْلَ أَبْدَانِهِمْ بِالْفَنِيِّ غَامٍ وَعَرَضَهُمْ عَلَيْهِ وَعَرَّاهُمْ رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَرَّاهُمْ عَلِيًّا وَنَحْنُ نَعْرِفُهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ.

۹۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا، خدا نے عالم میں۔ شیعوں سے ہماری ولایت کا عہد لیا اور اپنی ربوبیت اور حضرت رسول خدا کی نبوت کا اور خدا نے پیش کیا امت محمد کو مٹی کی صورت میں دیا تھا کہ وہ سایہ میں تھے اور پیدا کیا ان کو اس مٹی سے جس سے آدم کو پیدا کیا تھا اور ہمارے شیعوں کی روح کو۔ ان کے ابدان کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا اور ان کو آنحضرت پر پیش کیا اور رسول اللہ کا تعارف ان سے کرایا اور علی علیہ السلام کو بھی پہچنوا یا اور ہم اپنے شیعوں کو ان کے طرز کلام سے پہچان لیتے ہیں۔

## ایک سونو وال باب

اتمہ علیہم السلام کا اپنے دوستوں پر چاٹنا اور قتی مصالحت کے لحاظ سے ہدایت کیے نا

(باب ۱۰۹)

فِي مَعْرِفَتِهِمْ أَوْلِيَاءَهُمْ وَالتَّغْوِيضِ إِلَيْهِمْ

۱ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَجْزُوبٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَهُوَ مَعَ أَصْحَابِهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَنَا وَاللَّهِ أَجْبَكَ وَأَتَوَلَّاكَ، فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: كَذَبْتَ، قَالَ بَلَى وَاللَّهِ إِنِّي أَجْبَكَ وَأَتَوَلَّاكَ، فَكَرَّرَ ثَلَاثًا. فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: كَذَبْتَ، مَا أَنْتَ كَمَا قُلْتَ، إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْأَزْوَاحَ قَبْلَ الْأَبْدَانِ بِالْقِيَامِ ثُمَّ عَرَضَ عَلَيْنَا الْمُحَبِّ لَنَا، فَوَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ رُوحَكَ فِيْمَنْ عَرِضَ، فَأَيْنَ كُنْتَ؟ فَسَكَتَ الرَّجُلُ جُلٌّ عِنْدَ ذَلِكَ وَلَمْ يُرَاجِعْهُ.

وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: كَانَ فِي الشَّارِ

۱۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص چند ساتھیوں کو لے کر امیر المؤمنین کے پاس آیا اور کہنے لگا۔ میں آپ کا دوست ہوں امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ تو جھوٹا ہے اس نے تین بار یہی کہا کہ میں آپ کا دوست ہوں امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا تو جھوٹا ہے جیسا تو کہہ رہا ہے ایسا نہیں ہے خدا نے خلقت اجسام سے دو ہزار برس پہلے ارجح کو پیدا کیا پھر ہم نے سامنے پیش کیا ان لوگوں کو جو ہمارے دوست تھے خدا کی قسم ان میں سے میں نے تیری روح کو نہیں دیکھا تو اس وقت کہاں تھا یہ سن کر وہ چپ ہو گیا اور حضرت کے پاس نہ آیا۔

۲ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِنَّا نَعْرِفُ الرَّجُلَ إِذَا دَأَيْنَاهُ بِحَقِيقَةِ الْإِيمَانِ وَحَقِيقَةِ النِّفَاقِ.

۲۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ہم ہر شخص کو دیکھتے ہی پہچان لیتے ہیں کہ وہ صاحب ایمان ہے یا صاحب نفاق۔

۳ - أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ وَنَعْمَةُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ ، عَنْ عَنَسِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : سَأَلْتُهُ عَنِ الْإِمَامِ : فَوَضَّعَ اللَّهُ إِلَيْهِ كَمَا قَوَّضَ إِلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ . وَذَلِكَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَأَجَابَهُ فِيهَا وَسَأَلَهُ آخَرَ عَنْ تِلْكَ الْمَسْأَلَةِ فَأَجَابَهُ بِغَيْرِ جَوَابِ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ سَأَلَهُ آخَرَ فَأَجَابَهُ بِغَيْرِ جَوَابِ الْأَوَّلَيْنِ ، ثُمَّ قَالَ : « هَذَا عَظَاوُنَا فَاْمُنْ أَوْ ( أَعْطِ ) بِغَيْرِ حِسَابٍ » وَهَكَذَا رَوَى فِي فُرَاغَةٍ عَلَيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ . قَالَ : قُلْتُ : أَصْلَحَكَ اللَّهُ فَجِئَ أَجَابَهُمْ بِهَذَا الْجَوَابِ يَعْرِفُهُمُ الْإِمَامُ ؟ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَمَا تَسْمَعُ اللَّهُ يَقُولُ : « إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ » وَهُمْ الْأَقَمَّةُ وَآيَاتُهَا لِسَبِيلٍ مُّقِيمٍ ، لَا يَخْرُجُ مِنْهَا أَبَدًا ، ثُمَّ قَالَ لِي : نَعَمْ إِنَّ الْإِمَامَ إِذَا أَبْصَرَ إِلَى الرَّجُلِ عَرَفَهُ وَ عَرَفَ لَوْنَهُ وَإِنْ سَمِعَ كَلَامَهُ مِنْ خَلْفٍ خَائِطٍ عَرَفَهُ وَ عَرَفَ مَا هُوَ ، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ : « وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ » إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّلْعَالَمِينَ وَهُمْ الْعُلَمَاءُ ، فَكَيْفَ يَسْمَعُ شَيْئًا مِنَ الْأَمْرِ يَنْطَلِقُ بِهِ إِلَّا عَرَفَهُ ، نَاجِ أَوْهَالِكَ ، فَلِذَلِكَ يُجِيبُهُم بِالَّذِي يُجِيبُهُم

۴۔ راوی کہنتلے کہ میں نے امام جعفر صادق سے پوچھا۔ اللہ نے امام کو ہی علم سپرد کیا ہے جو سلیمان بن داؤد کے سپرد تھا فرمایا ہاں راوی کہنتلے یہ میں نے اس لئے پوچھا کہ ایک شخص نے امام علیہ السلام سے ایک مسئلہ پوچھا۔ حضرت نے اس کا جواب دیا دوسرے نے بھی وہی پوچھا۔ آپ نے اس کو جواب دیا۔ تو وہ پہلے دو جوابوں سے الگ تھا پھر یہ آیت سورہ ص کی تلاوت فرمائی (خدا نے سلیمان سے کہا) یہ ہماری عطیہ پس کل دے دو یا بغیر حجاب کے کچھ دے قرأت علی میں یوں ہے جب یہ سناتو میں نے اللہ آپ کی حفاظت کرے، جب حضرت نے ان لوگوں کو یہ جواب دیئے تو انہوں نے امام کو پہچانا۔ توضیح: سورہ ص میں آیت یوں ہے فامننہ اوامسلک اس میں اعط نہیں۔ امام نے جو یہ فرمایا کہ قرأت علی میں یہی ہے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ علی نے اس کی تفسیر اعط فرمائی اور مراد ہے بعض کو دینا اور بعض کو نہ دینا۔ بالکل نہ دینا مراد نہیں۔

امام نے فرمایا سبحان اللہ خدا کا یہ قول تم نے نہیں سنا ہے شک اس میں صاحبان فرست کے لئے نشانیاں ہیں اس آیت میں متوسس سے مراد متم ہیں اور یہی قائم رہنے والا راستہ ہے اور یہ راستہ ہمارے استنباط سے کبھی نہیں نکلتا۔ امام نے پھر فرمایا۔ امام جب کسی شخص کی طرف دیکھتے تو اس کو پہچان لیتے ہیں اور اس کی ماہیت سے واقف ہوتا ہے خدا فرماتا ہے اور اس آیات میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے آسمان و زمین کو پیدا کیا اور لوگوں کی مختلف زبانیں قرار دیں مختلف رنگ عطا کئے، جنگ اس میں مالمین کے لئے خدا کی نشانیاں ہیں فرمایا یہ لوگ علماء آسمان جو کوئی کچھ بولتے وہ اس کو پہچان لیتے ہیں کہ یہ ناجی ہے یا ہلاک ہو نیوالہ ہے لہذا اسی کے لحاظ سے اس کا جواب دیتے ہیں۔

ختم شد



